برطانیہ کے
علماء اہلسنّت اور مشائخ

جلد دوم

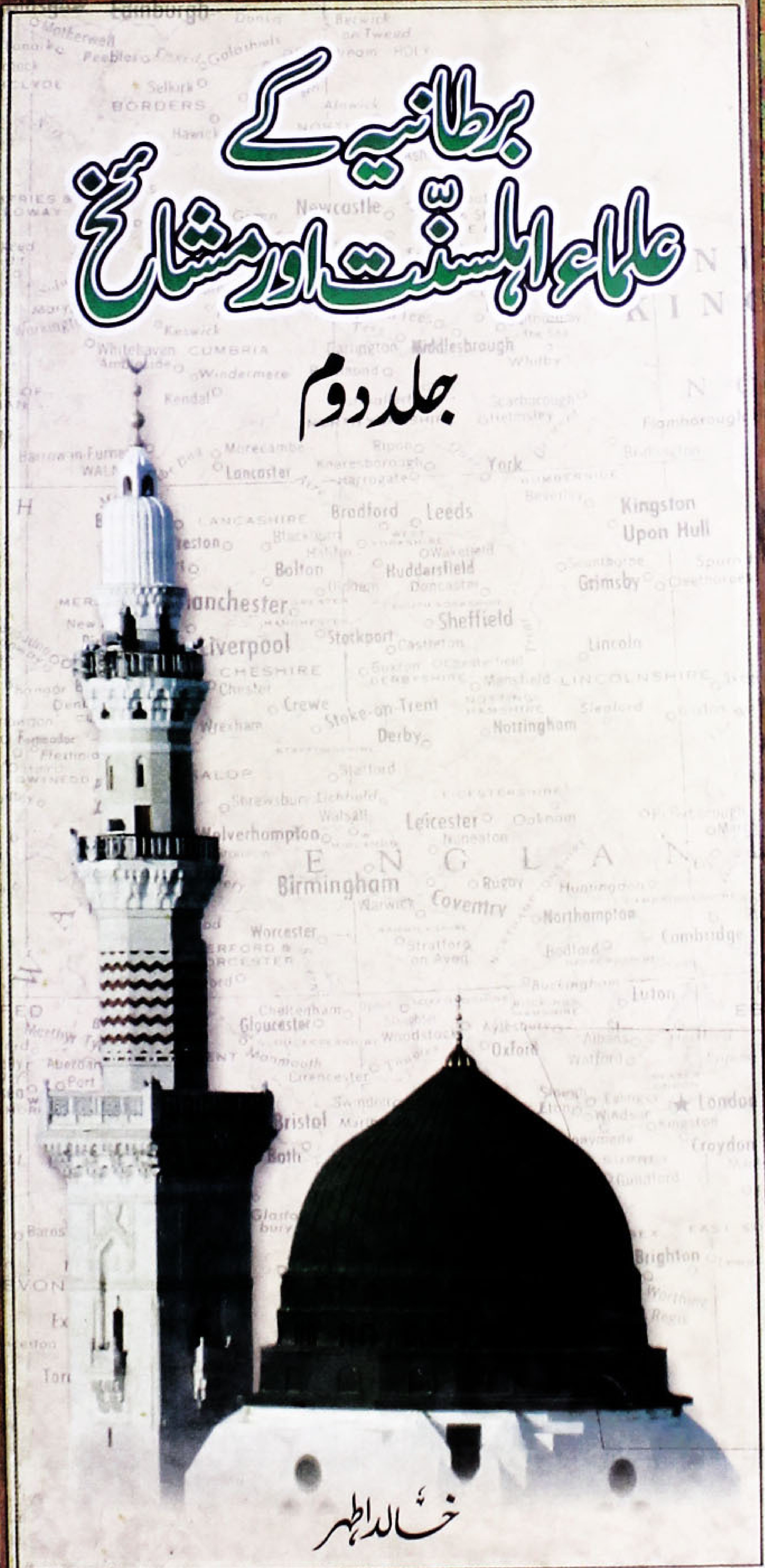

خالد اطہر

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ (القرآن: سورۃ فاطر، پارہ 22)

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں سے وہی اس سے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔

برطانیہ کے

علماء اہلسنّت اور مشائخ

اور دیگر دینی شخصیات

جلد دوم

خالد اطہر

PPA
Publications

پی پی اے پبلی کیشنز: اسلام آباد

Marfat.com

86562

جملہ حقوق بحق عاصم خالد خان اور گلریز خالد خان محفوظ ہیں

86082

کتاب کا نام	:	برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ (جلد دوم)
مصنف	:	خالد اطہر
ایڈیشن	:	اول
سال اشاعت	:	2000ء (اگست)-1421ھ (جمادی الاول)
ٹرانسکرپشن	:	محمد وحید
پروف ریڈنگ	:	ارشد ملک
کمپوزنگ	:	اظفر طاہر
زیر اہتمام	:	نوشاد عالم
طباعت	:	مارشل پرنٹنگ پریس۔ راولپنڈی 563971 563981
ناشر	:	پی پی اے پبلی کیشنز۔ اسلام آباد

PPA PUBLICATIONS

6, ST. 39, G- 6/2, ISLAMABAD 44000, PAKISTAN,
TEL. (00-92-51) 279830, 814225, 817883, 270850
MOB. (00-92) 303 7375052. FAX. (00-92-51) 272405.

Marfat.com

انتساب

بطور نذرانہ عقیدت
عاشق صادق رسولؐ، تاجدار گولڑہ شریف حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ
کے نام

Marfat.com

خالد کے نام

اطہر ضیائی

سکون روح ' سرور حیات ' نور نظر
عطا ہو بختِ سکندر، نصیب عمرِ خضر

ہر اک قدم پہ حفاظت میں صبح و شام رکھے
تمام عمر خدا تجھ کو شاد کام رکھے

بچائے رکھے زمانے کی چشمِ بد سے خُدا
تمام حسنِ صفاتِ بشر ہو تجھ کو عطا

نگاہ اھلِ زمانہ میں سرفراز رہے
وہ کام کر کہ زمانے کو تجھ پہ ناز رہے

ستا سکے نہ کبھی کاش سردوگرم جہاں
خُدا کرے تجھے راس آئے گردشِ دوراں

نہ چھو سکے کبھی تجھ کو ہوائے کبرو غرور
چراغ جادۂ ہستی ہوں ترے فکرو شعور

تری ضیا سے شبستانِ زیست ہو روشن
مہک اُٹھے تری خوشبو سے گلستانِ وطن

عطا کرے تجھے اللہ دولتِ دارین
ہو تیری منزلِ مقصود نقشِ پائے حسینؓ

لہو ہو صَرف ترا دینِ مصطفےٰؐ کیلئے
نفس نفس ہو ترا وقف بس خدا کیلئے

والدگرامی ' محترم جناب محمد عبداللہ خان صاحب اطہر ضیائی نے ' جنہیں صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادیؒ سے خصوصی نسبت حاصل ہے ' یہ دعائیہ نظم اب سے کوئی 30 برس پہلے مجھ ناچیز کیلئے اس وقت تحریر فرمائی تھی جب میں گھر سے پہلی بار چندروز کیلئے کوئٹہ گیا تھا۔ گو کہ والد گرامی کی دعائیں۔ ہر قدم پر سایہ بن کر میرے ساتھ رہی ہیں لیکن ان کے یہ اشعار میرے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں (خالد اطہر)

Marfat.com

10 DOWNING STREET
LONDON SW1A 2AA

7 December 1998

Dear Mr Athar

Thank you for your letter of 15 November requesting a message from the Prime Minister for your forthcoming book.

Prime Minister has asked me to pass on all his good wishes for the success of your book.

Yours sincerely

pp JULIAN BRAITHWAITE
Press Office

Mr Khalid Athar

"برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ" (جلد اول) کی اشاعت کے موقع پر وزیر اعظم مسٹر ٹونی بلیئر کے ایماء پر بھیجے گئے خط سے اقتباس، جس میں کتاب کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے۔

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	اظہار	12
2	پیر سید محمد شبیر علی شاہ گیلانی نقشبندی مجددی	15
3	الشیخ محمد ناظم عادل آفندی حقانی القبرصی	28
4	پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی قادریؒ	35
5	پیر آفتاب احمد قاسمی صبغتہ اللہ	40
6	الحاج حافظ پیر محمد نقیب الرحمٰن	45
7	الحاج ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی	51
8	علامہ مولانا احمد نثار بیگ قادری	57
9	صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی قادری	74
10	علامہ مولانا سید حسین الدین شاہ	78
11	علامہ مولانا بشیر احمد سیالوی	88
12	علامہ مولانا حافظ محمد حنیف رضوی	97
13	پیر جہانزیب بادشاہ قاسمی	101
14	ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی	109
15	ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی	117
16	صاحبزادہ پیر الطاف حسین قاسمی قادری نقشبندی	123
17	علامہ مفتی قاری عبدالرحیم	135
18	الحاج پیر محمد علی نقشبندی مجددی حنفی سیفی	148
19	علامہ مفتی محمد ایوب اشرفی شمسی	151
20	پیر حکیم غلام محمد نوشاہی قادری	158

Marfat.com

21	الحاج پیر محمود حسین نقشبندی	161
22	پیر سید محمد نورانی حیدر علی	166
23	الحاج پیر گل ریاض نقشبندی	168
24	علامہ مولانا حافظ محمد فاروق چشتی	174
25	الحاج مولانا لیاقت حسین نوشاہی قادری	189
26	علامہ قاری غلام رسول	194
27	علامہ قاری خادم حسین چشتی	201
28	علامہ قاضی غلام مرتضیٰ صابر نوشاہی قادری	211
29	علامہ ابوالرضا حافظ منظور احمد ربانی	215
30	الشیخ محمد حنیف حقانی نقشبندی	223
31	مولانا مفتی حافظ جمیل احمد نوشاہی	233
32	مولانا منیر احمد نوشاہی	237
33	علامہ مفتی حافظ محمد نذیر نقشبندی	241
34	علامہ الحافظ القاری علی اکبر سجاد	246
35	الحاج علامہ مولانا عبدالعزیز رشیدی	257
36	علامہ ابوالنصیر حافظ محمد بشیر چشتی گولڑوی	265
37	صاحبزادہ مولانا قاری محمد نجیب رحمانی	275
38	صاحبزادہ مفتی قاری محمد بشیر احمد طاہر	286
39	مولانا حافظ قاری رجب علی قادری نوشاہی	295
40	صاحبزادہ محمد طاہر مفتی	299
41	مولانا حافظ قاری محمد علی اظہر قادری نوشاہی	307
42	علامہ مولانا محمد حنیف قمر نوشاہی	314
43	صاحبزادہ علامہ حافظ رفیق احمد چشتی	321

Marfat.com

44	مولانا قاری محمد عبدالغنی سعیدی	327
45	مولانا محمد بوستان ناصر نوشاہی	334
46	علامہ مولانا محمد فرید ہارونی	339
47	مولانا حافظ محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی	345
48	علامہ مولانا غلام مسعود احمد قادری	352
49	مولانا حافظ سید سلطان مشہدی نوشاہی	358
50	علامہ مولانا حافظ قاری محمد صابر علی صابر	363
51	علامہ مولانا محمد رمضان فریدی	371
52	صاحبزادہ علامہ حافظ محمد رفیق چشتی سیالوی	379
53	مولانا محمد اقبال قادری رضوی مصباحی	386
54	مولانا قاری نذیر احمد فاروقی	392
55	مولانا قاری حافظ محمد علی نقشبندی شرقپوری	401
56	الحاج خلیفہ غلام شبیر قریشی نقشبندی سیفی	409
57	علامہ مفتی قاری غلام سرور نقشبندی قادری	416
58	پیر سید قطب شاہ ابدال نوشاہی	422
59	علامہ مفتی قاضی حسن رضا	426
60	علامہ مولانا عبدالرحمٰن نقشبندی مجددی	432
61	مولانا محمد محسن قادری	436
62	علامہ قاری محمد اسحاق نعیمی	440
63	مولانا طارق مجاہد جہلمی	449
64	علامہ ابوالرشید محمد خورشید احمد قصوری اشرفی	459
65	مولانا قاری محمد فاروق اشرفی	472
66	علامہ محمد نذیر احمد مہروی	475

Marfat.com

67	علامہ عطاء المصطفیٰ قادری نقشبندی سیفی	481
68	مولانا حافظ محمد حنیف خاکی قادری	487
69	مولانا حافظ منیر احمد صابر چشتی الازہری	492
70	مولانا محمد یونس قادری رضوی	498
71	مولانا قاضی عبدالغنی نوشاہی	502
72	مولانا حافظ محمد مہربان سلطانی	504
73	مولانا حافظ محمد جاوید قمر	511
74	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	514
75	علامہ مولانا ابوالفضل محمد یوسف	521
76	مولانا حافظ قاری تصدق حسین صدیقی نقشبندی	526
77	مولانا حافظ محمد عبداللہ سلطانی	532
78	مولانا حافظ محمد عالم سیالوی	538
79	مولانا حافظ قاری عبدالقیوم نقشبندی	545
80	مولانا حافظ قاری محمد راسب نوشاہی	552
81	مولانا قاری نصیر احمد چشتی	557
82	مولانا قاری شاہ محمد نوری	562
83	مولانا حافظ محمد عبدالقادر نوشاہی قادری	569
84	خلیفہ مولانا قاری شفیق الاسلام زاہدی نقشبندی	574
85	مولانا حافظ محمد طفیل گودھڑہ صدیقی نقشبندی	579
86	خلیفہ صوفی محمد عبدالرزاق نقشبندی	582
87	حافظ محمد ایاز قریشی نقشبندی	586
88	مولانا جہانگیر اختر نعیمی	590
89	پیر سید کوثر حسین شاہ نوشاہی	593

Marfat.com

90	حافظ محمد ظہیر نقشبندی	598
91	الحاج خلیفہ قاری عبدالقیوم الفت نوشاہی قادری	601
92	پیر سید تصدق حسین شاہ نوشاہی	604
93	خلیفہ صوفی محمد یٰسین زاہدی نقشبندی	606
94	الحاج خلیفہ محمد یونس نقشبندی گھمکولوی	611
95	حافظ قاری محمد اقبال قادری نوشاہی	613
96	مولانا اشفاق احمد قادری نوشاہی	617
97	حافظ محمد مقصود احمد نقشبندی	622
98	حافظ گل نواز چشتی سیالوی	624
99	مولانا حافظ اختر حسین نذر علی	626
100	مولانا الحاج شاہ عبدالوحید طاہر علوی	628
101	صاحبزادہ سید طاہر شاہ ابرار نوشاہی	637
102	حافظ قاری محمد یٰسین جماعتی	639
103	الحاج مولانا عبدالرحمٰن مجاہد	644
104	صاحبزادہ پیر سید انصر زماں شاہ نوشاہی	651
105	الحاج خلیفہ قاری محمد یٰسین قریشی نوشاہی	653
106	مولانا قاری گل نواز چشتی نوشاہی	658
107	حافظ محمد ضیاء الحق نوشاہی	660
108	مولانا قاری محمد یونس نوشاہی	662
109	مولانا خلیل الرحمٰن فائز قادری نوشاہی	664
110	حافظ مصری خان	668
111	مولانا قاری سلیم اختر قریشی نقشبندی مجددی	670
112	حافظ محمد اقتدار احمد نوشاہی قادری	672

Marfat.com

113	حافظ محمد بلال علی نوشاہی	673
114	الحاج خلیفہ محمد صادق صابر قاسمی نقشبندی	675
115	چوہدری طالب حسین نوشاہی	681
116	حاجی بشیر احمد	684
117	ڈاکٹر ابو ظفر محمد عبدالغفار نوشاہی	686
118	حاجی محمد اشرف طاہر نوشاہی	688
119	الحاج محمد حنیف قادری	691
120	خلیفہ حاجی محمد اقبال قادری	694
121	الحاج چوہدری محمد انور	697
122	خلیفہ الحاج صوفی محمد یعقوب قادری نوشاہی	699
123	حاجی چوہدری برکت علی	703
124	حاجی محمد مالک نوشاہی	707
125	حاجی محمد فضل نوشاہی	709
126	حاجی طالب حسین	711
127	الحاج محمد نجیب نوشاہی	713
128	الحاج محمد یوسف نوشاہی	715
129	حاجی محمد بشیر نوشاہی	716
130	الحاج محمد رمضان قادری نوشاہی	717
131	حاجی محمد ایوب نوشاہی	718

Marfat.com

اظہار

"برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ" کو کتابی شکل میں پیش کرنے کا ارادہ میں نے کیوں کیا' اس بارے میں تفصیلی گذارشات جلد اول کے پیش لفظ میں پیش کر چکا ہوں۔ پہلی جلد کی اشاعت کے بعد جہاں اکثر و بیشتر علماء کرام' مشائخ عظام اور عوام اہلسنت نے میری بے حد حوصلہ افزائی فرمائی وہیں یہ شکایت بھی پیدا ہوئی کہ کتاب میں بہت سی اہم شخصیات کا تذکرہ نہیں ہے۔ اس بات کا مجھے خود بھی احساس تھا لیکن کتاب کی ضخامت اور ہر ممکن کوشش کے باوجود بعض حضرات سے رابطہ میں ناکامی یا ان کی عدیم الفرصتی کے باعث انہیں کتاب میں شامل نہیں کیا جا سکا تھا چنانچہ کئی مخلص دوستوں اور کرم فرماؤں کے مشورہ پر میں نے فوری طور پر کتاب کے دوسرے حصہ کے لئے کام شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ کتاب آپ تک پہنچ رہی ہے۔ کتاب کی پہلی جلد میں 92 شخصیات شامل تھیں اور وہ 575 صفحات پر مشتمل تھی' اس کوشش میں کہ کتاب کے دوسرے حصہ میں کوئی اہم شخصیت باقی نہ رہ جائے' شخصیات کی تعداد 130 تک اور صفحات 720 تک پہنچ گئے۔ کچھ میٹیریل کتاب کے آخری کاپیاں پریس جانے تک موصول ہوتا رہا جسے شامل کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی (8 اگست 2000ء تک جو چیزیں بذریعہ فیکس یا بذریعہ ڈاک موصول ہوئیں وہ شامل کرلی گئیں) پھر بھی چند انٹرویو اور تصاویر شامل نہ ہو سکے جس کا مجھے بہت افسوس ہے لیکن غیر معمولی تاخیر کی وجہ سے انہیں شامل کرنا کسی طرح ممکن نہ تھا۔

کتاب کی دوسری جلد کے حوالے سے بھی میں اپنی چند پچھلی گذارشات دہرانا ضروری سمجھتا ہوں۔

○ تقدیم و تاخیر کا مسئلہ بعض اوقات انسان کو کڑے امتحان میں ڈال دیتا ہے اس لئے کہ ہمارے یہاں اس کی روایات بھی مختلف ہیں۔ اگر تقریر کا معاملہ ہو تو ترتیب کچھ اور ہوتی ہے اور اگر تحریر کی صورت ہو تو کچھ اور' پھر ہر ایک کا اپنا پیمانہ اور اپنا نقطہ نظر ہوتا ہے۔ اس کتاب کی ترتیب کے وقت بھی یہ مسئلہ درپیش تھا۔ میرے لئے کتاب میں شامل سب ہی شخصیات محترم ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا یہ منصب بھی نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے کوئی درجہ بندی کروں' اس لئے میں تمام مشائخ عظام اور علماء کرام پر انتہائی ادب کے ساتھ یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تقدیم و تاخیر کے سلسلہ میں کسی قسم کا کوئی فارمولا میرے پیش نظر نہیں تھا۔ ایک مجبوری یہ بھی تھی کہ میٹیریل اور تصاویر کی آمد کا سلسلہ آخری لمحات تک جاری تھا۔ چنانچہ جیسے جیسے مضامین تیار ہوتے گئے وہ Pasting کے بعد پریس بھیجے جاتے رہے اس لئے کہ محدود وقت میں کتاب کی طباعت اور جلد بندی مکمل ہونا تھی۔ جہاں تک ممکن ہو سکا ہے اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ کوئی شکایت پیدا نہ ہو لیکن پھر بھی تمام شخصیات سے میری دست بستہ گذارش ہے کہ اگر وہ

Marfat.com

تقدیم و تاخیر کے حوالہ سے کوئی بات محسوس کریں تو از راہ مہربانی اسے درگذر فرمادیں۔

○ کتاب میں شامل بعض انٹرویوز طویل ہیں اور بعض مختصر' اسی طرح بعض شخصیات کی تصاویر کم ہیں اور بعض کی زیادہ۔ اس بارے میں بھی میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ کسی بھی انٹرویو یا مضمون میں' یا تصاویر کی شمولیت میں' میں نے اپنی طرف سے کوئی غیر ضروری قطع و برید نہیں کی ہے بلکہ حتیٰ الامکان کوشش کی ہے کہ کوئی ضروری یا متعلقہ بات یا تصویر نظرانداز نہ ہو جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ بعض شخصیات نے تفصیلاً "گفتگو فرمائی اور میری درخواست کے مطابق میرے سوالات کے جوابات تفصیل کے ساتھ دیئے جبکہ کچھ حضرات نے اختصار یا بے حد اختصار کو ترجیح دی۔ اسی طرح تصاویر کا معاملہ تھا' متعدد حضرات سے میری بار بار گذارش اور پاکستان سے خطوط بھیجنے اور کئی کئی ٹیلیفون کالز کرنے کے باوجود ان کی ایک دو تصاویر ہی حاصل ہو سکیں جو کہ کتاب میں شامل کرلی گئیں (چند حضرات کی تصاویر آخر وقت تک نہیں ملیں اور چند حضرات نے تصویر شائع کرانے سے معذرت فرمالی) ۔ امید ہے کہ اس وضاحت کے بعد قارئین کرام کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

○ کتاب میں شامل شخصیات کے بارے میں یا ان کے حوالہ سے جو حقائق' حالات' واقعات اور تاثرات بیان کئے گئے ہیں وہ ریکارڈ شدہ انٹرویو یا تحریر کی شکل میں ان ہی سے حاصل کئے گئے ہیں ان پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے اور کسی غیر ضروری قطع و برید کے بغیر و حتیٰ الامکان احتیاط کے ساتھ کتاب میں پیش کردیئے گئے ہیں' اس کے باوجود اگر سہوا" کوئی غلطی ہو گئی ہے یا پروف ریڈنگ میں کوئی چوک ہو گئی ہے تو اس کے لئے بھی میں پیشگی معذرت چاہتا ہوں۔ اگر مستقبل میں دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کی ضرورت ہوئی تو اس میں لازمی طور پر اس کی تصحیح کردی جائے گی۔

○ کتاب کے اس حصہ میں بعض ایسی شخصیات شامل ہیں جن کا مستقل قیام پاکستان میں ہے لیکن یا تو ان کی برطانیہ آمد و رفت کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے یا پھر وہاں بالواسطہ طور پر ان کی غیر معمولی دینی خدمات ہیں' اس لئے ان کا تذکرہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ کتاب میں چند ایسی شخصیات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جو خود باضابطہ عالم دین تو نہیں ہیں لیکن برطانیہ میں دین اور مسلک کے لئے ان کی گراں قدر اور بے لوث خدمات ناقابل فراموش ہیں اور اس کتاب کا بنیادی مقصد بھی ایسی شخصیات کو اجاگر کرنا ہے جنہوں نے برطانیہ میں مسلمانوں کو دین سے قریب رکھنے اور دینی فرائض کی انجام دہی کے لئے رہنمائی کرنے یا سہولتیں فراہم کرنے میں کوئی اہم اور مؤثر و نتیجہ خیز کردار ادا کیا ہے۔ خاص طور پر کتاب میں جمعیت تبلیغ الاسلام سے متعلق کئی حضرات کا تذکرہ شامل ہے' اس لئے کہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ برطانیہ میں تبلیغ و ترویج دین و مسلک کے حوالے سے بے سرو سامانی کے عالم میں منظم اور جانفشاں کوششیں شروع کرنے کا سہرا جمعیت تبلیغ الاسلام اور اس کے بانی و روح رواں قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے سر ہے۔ میں یہاں خاص طور پر ان کے لئے اظہار تشکر ضروری سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کے لئے جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ علماء کرام اور دیگر دینی شخصیات سے رابطے

Marfat.com

اور انٹرویوز کرانے میں میری بے حد مدد فرمائی اور اس سلسلہ میں ابتدا سے آخر تک مجھے ان کی مشفقانہ اور بے لوث رہنمائی حاصل رہی۔

○ ممکن ہے کہ قارئین یہ محسوس کریں کہ بعض ایک ہی جیسے سوالات اکثر و بیشتر شخصیات سے دہرائے گئے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ سوال ایسے موضوعات یا مسائل و معاملات پر مبنی ہیں جو اس وقت برطانیہ کے مسلمانوں کے لئے عموماً" اور عوام اہل سنت کے لئے خصوصاً" بڑی اہمیت کے حامل' بلکہ تشویش کا باعث ہیں۔ ان کے بارے میں مختلف علماء کرام کے تاثرات اور خیالات جان کر قارئین ان کے حوالہ سے اپنی کوئی رائے قائم کرنے یا کوئی نتیجہ نکالنے میں کامیاب ہو سکیں گے اور دینی خدمات انجام دینے والے حضرات ان جوابات کی روشنی میں ان مسائل کے تدارک کے بارے میں سوچ سکیں گے۔

اپنی معروضات ختم کرنے سے قبل میں اپنی اہلیہ پروفیسر نسرین خالد اور بیٹوں عاصم خالد اور گلریز خالد کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہر لحہ میری حوصلہ افزائی کی اور مجھے بہتر سے بہتر ماحول فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے اور دین و دنیا کی خوشیاں نصیب کرے۔ انگلینڈ میں اپنے انتہائی مخلص اور بے لوث دوستوں جناب ملک افضل خان صاحب' جناب ملک محمد ازرم صاحب چشتی' جناب افتخار احمد صاحب انصاری اور جناب علامہ قاری محمد خان صاحب قادری کے بھرپور تعاون پر میں ان کا بھی بے حد ممنون ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ کامیابیاں عطا فرمائیں۔

آخر میں' ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو کر ان کا شکر ادا کرتا ہوں اور دست بہ دعا ہوں کہ وہ میری اس حقیری دینی کاوش کو اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰؐ کے صدقہ میں اپنی بارگاہ اولیٰ میں قبول فرمائیں اور مجھے آئندہ بھی دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

خالد اطہر

11 جمادی الاول 1421ھ

12 اگست 2000ء

Marfat.com

پیر سید محمد شبیر علی شاہ گیلانی نقشبندی مجددی

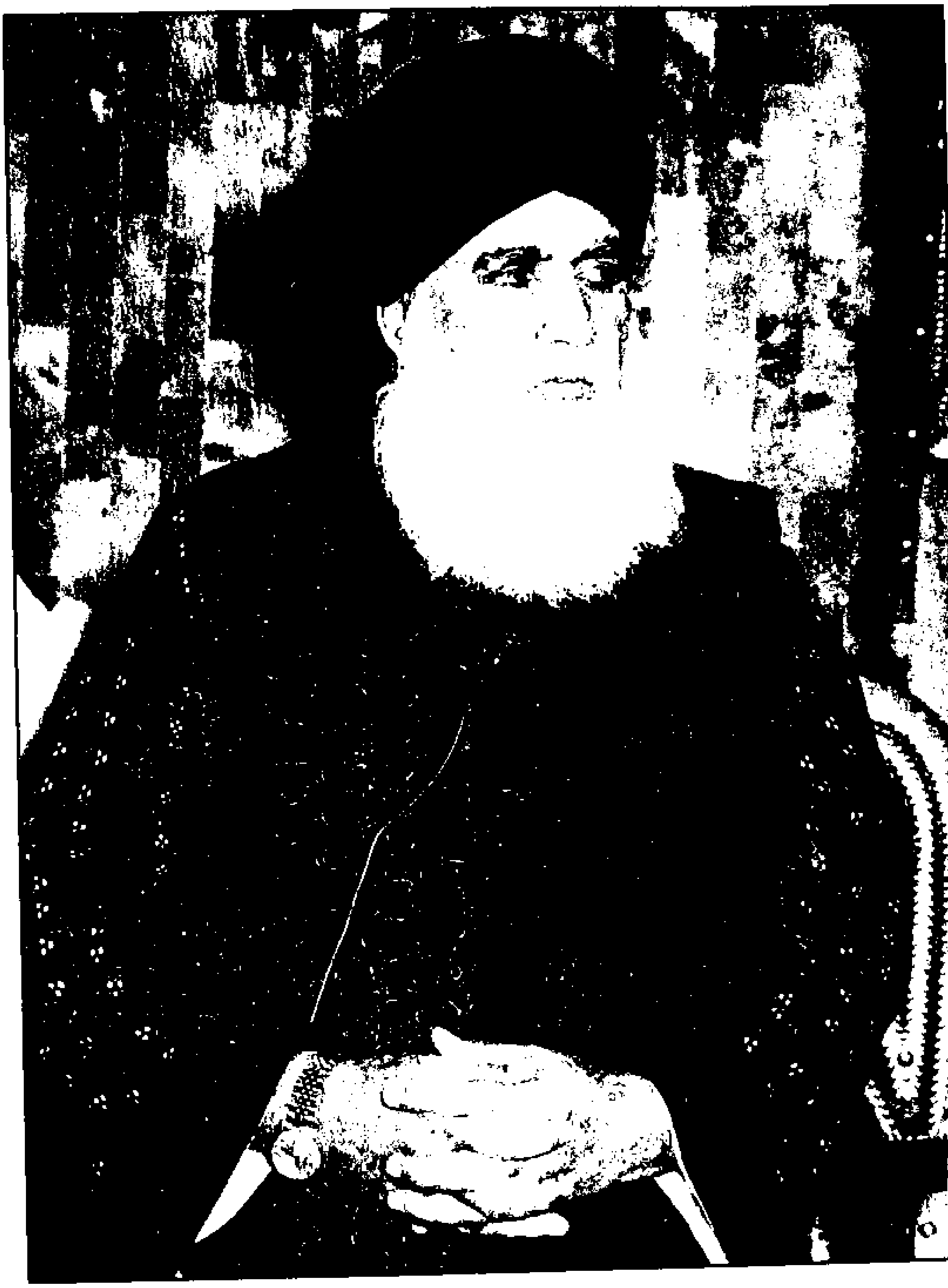

شیخ المشائخ ' پیر طریقت ' رہبر شریعت ' قدوۃ السالکین ' سخن فہم و سخن شناس ' متین و فہیم ' سربکف مجاہد ' عابد و زاہد ' مرقع عجز و انکسار پیر سید محمد شبیر علی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی ' مجددی آف چورا شریف عصر حاضر میں تہذیب و شائستگی کی حسین علامت اور اسلاف و اکابر کی روایت کے علمبردار اور ان

Marfat.com

مرکزی جامع مسجد گھمکولویہ برمنگھم میں بین الاقوامی سنی کانفرنس کے موقع پر پیر سید شبیر علی شاہ صاحب' مفتی عبدالرسول صاحب منصور الازہری' مفتی گل رحمان صاحب قادری اور مولانا محمد بوستان صاحب قادری

کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ پیر صاحب علوم عصری و دینی پر عبور رکھتے ہیں' سحرانگیز شخصیت اور وجد آفریں طرز کلام و انداز تخاطب کے مالک ہیں۔ آپ گزشتہ ربع صدی سے برطانیہ اور پاکستان میں دین کی خدمت کر رہے ہیں برطانیہ کے مختلف شہروں میں مساجد کے قیام' انہیں آباد کرنے' مسلمانوں میں دین سے رغبت پیدا کرنے اور مسلک اہل سنت کے فروغ و احیاء کے لئے ان کی خدمات کا ہر سطح پر بھرپور اعتراف کیا جاتا ہے۔ آپ نے راچڈیل میں ایک دینی ادارہ جامعہ حیدریہ اور اپنا آستانہ قائم کیا ہوا ہے جہاں حضرت باباجی فقیر محمدؒ چوراہی صاحب کے عرس کی تقریبات اور دیگر روحانی محافل منعقد ہوتی ہیں۔ برطانیہ کے مختلف شہروں میں بڑی تعداد میں پیر صاحب کے معتقدین موجود ہیں۔

قبلہ پیر شبیر علی شاہ صاحب 14 اپریل 1947ء کو چورا شریف میں بروز جمعۃ المبارک ایک عظیم مذہبی و روحانی خانوادہ میں تولد ہوئے' آپ کے والد مکرم حضرت پیر سید محمد فضل شاہ صاحب (جنہیں کالی کپڑوں والی سرکار کہا جاتا تھا) اپنے عہد کے ولی کامل اور بزرگ ہستی تھے۔ قبلہ پیر شبیر علی شاہ صاحب کے دادا مکرم حضرت پیر سید محمد حیدر شاہ صاحب المعروف کالی چادر والی سرکار اپنے عہد کے قطب اور غوث تھے اور انہوں نے ہی پیر صاحب کی روحانی تربیت فرمائی۔ پیر صاحب کے جدین حضرت باباجی فقیر محمدؒ صاحب افغانستان سے ہجرت کر کے چورا شریف تشریف لائے تھے' جو اس وقت ایک چھوٹا سا گمنام قصبہ تھا لیکن حضرت باباجیؒ کی ذات گرامی کی وجہ سے یہ قصبہ نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں سرہند شریف کے بعد طریقت نقشبندیہ مجددیہ کا مرکز بن گیا بلکہ اسے عالمگیر اور لافانی شہرت بھی نصیب ہو گئی اور یہاں سے امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوریؒ' پیر سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی علی پوری' حضرت سید چنن شاہ صاحب آلو مہار شریف' حضرت پیر سید ہادی نادار نتھیال شریف' حضرت پیر حیدر شاہ صاحب کرتو شریف' حضرت حافظ عبدالکریم صاحب عید گاہ شریف راولپنڈی اور حضرت خواجہ

Marfat.com

پیر سید شبیر علی شاہ صاحب چورا شریف برمنگھم میں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی اور خلیفہ کرامت حسین کے ہمراہ

خان عالم بادلی شریف جیسے جید بزرگوں نے اکتساب فیض کیا۔ اس مرکز سے 75 خانقاہیں وابستہ ہیں۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت باباجی فقیر محمدؒ چوراہی صاحب نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے بعد برصغیر میں بہت بڑا کام کیا اور یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ دو قومی نظریہ (جس کی بنیاد حضرت مجدد الف ثانیؒ نے رکھی تھی) کی تکمیل میں امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ اور حضرت بابا فقیر محمدؒ صاحب چوراہی کا بہت نمایاں اور قابل قدر کردار ہے۔

چورا شریف کے اس عظیم خانوادہ سے براہ راست تعلق نے پیر سید شبیر علی شاہ صاحب کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اور قرآن پڑھنے کا آغاز اپنی والدہ محترمہ سے کیا اور مقامی سکول سے پرائمری تعلیم حاصل کی۔ چھٹی جماعت کے لئے چکوال میں اسولہ کے مقام پر ایک سکول میں داخلہ لیا اور ساتھ ساتھ قرآن پاک کی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آپ نے اپنے دادا پیر حیدر شاہ صاحب المعروف کالی چادر والی سرکار کے ہاتھ پر بیعت کی تاہم آپ کے والد گرامی نے آپ کو سلسلہ طریقت میں پیش رفت کے لئے اپنے بھائی پیر محمد علیؒ شاہ صاحب کی طرف منسلک کیا جو ایک بڑے جلالی فقیر تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی لاہور کے ایک سرحدی گاؤں کالا خطائی کے قریب ایک درخت کے نیچے گزار دی۔ پیر سید محمد شبیر علی شاہ صاحب نے طریقت کی تمام منازل اپنے چچا پیر محمد علیؒ شاہ صاحب کی سرپرستی ہی میں طے کیں۔

زمانہ طالب علمی ہی میں پیر محمد شبیر علی شاہ صاحب کی ملاقات گوجرانوالہ میں مولانا محمد بشیر حسین

Marfat.com

پیر سید شبیر علی شاہ صاحب سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم میں جلسہ میلاد النبیؐ کے موقع پر صاحبزادہ سید لخت حسین شاہ صاحب، مولانا غلام رسول صاحب چکسواری، شیخ محمود رشید صاحب اور پیر سلطان فیاض الحسن صاحب کے ساتھ

چشتی نقشبندی سے ہوئی جن سے وہ فیض حاصل کرتے رہے۔ گوجرانوالہ سے میٹرک کرنے کے بعد وہ لاہور آ گئے اور مغلپورہ میں حضرت وڈے میاں صاحب کے مدرسے میں داخلہ لیا جہاں مولانا قیوم عرفانی صاحب ناظم الامور تھے۔ یہاں آپ نے مفتی قاری غلام محمد سیالوی صاحب سے قرآن پاک صحیح تلفظ کے ساتھ دوبارہ پڑھا۔ آپ نے مولانا قیوم عرفانی صاحب کے مشورے پر ہی لاہور کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ میں داخلہ لیا اور وہاں سات سال حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی کی سرپرستی اور شفقت میں گزار دیے۔ یہاں پیر صاحب کو مولانا نصراللہ خان صاحب (جو آج کل کراچی میں افغانی بابا کے نام سے مشہور ہیں) اور مولانا شیر اللہ خان صاحب جیسے اساتذہ ملے۔ خاص طور پر مفتی عزیز اللہ صاحب بدایونی جو صاحب منزل درویش تھے، پیر شبیر علی شاہ صاحب سے خصوصی محبت فرماتے تھے۔ ان سے پیر صاحب نے ترجمے کے ساتھ لفظاً" قرآن پاک پڑھا۔ 1969ء میں آپ کے والد گرامی وصال فرما گئے لیکن وہ اپنی زندگی میں ہی پیر صاحب کو آزاد کشمیر کی ذمہ داری سونپ چکے تھے۔ 1974ء میں مفتی صاحب نے پیر شبیر علی شاہ صاحب کو رخصت کی اجازت دی تو انہوں نے دین کی خدمت اور فروغ کے لئے آزاد کشمیر میں گاؤں گاؤں، شہر شہر اور قریہ قریہ جا کر کام کیا۔ اسی دوران حاجی محمد اکرام صاحب نے جو پیر صاحب کے بڑے محبوب دوست تھے انہیں انگلینڈ منتقل ہونے کا مشورہ دیا چنانچہ 1975ء میں پیر صاحب انگلینڈ منتقل ہو گئے اور اب وہ گزشتہ 25 سال سے برطانیہ میں بھی دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

اپنی برطانیہ آمد اور اس وقت کی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے پیر سید شبیر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ "ان دنوں برطانیہ میں گنتی کے چند علماء تھے۔ عام مسلمان اور یاران طریقت سب اندھیرے میں

Marfat.com

مرکزی جامع مسجد ہمکولوبہ برمنگھم میں 1997ء میں بین الاقوامی سنی کانفرنس کے موقع پر پیر سید شبیر علی شاہ صاحب' پیر صوفی عبداللہ خان صاحب اور خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندی تصویر میں مولانا محمد بوستان قادری صاحب' راجہ محمد سلیم اختر صاحب اور مولانا سید تنویر حسین شاہ صاحب بھی موجود ہیں

ٹکریں مار رہے تھے۔ الحمدللہ ہم نے تبلیغ دین کے سلسلے کا آغاز بولٹن سے کیا' پورے برطانیہ اور سکاٹ لینڈ میں گاؤں گاؤں جاکر دین کی تبلیغ کی۔ یہاں مسلمانوں کا حال یہ تھا کہ انہیں قبلہ تک کا علم نہیں تھا۔ صرف چند گھر تھے جو اسلام کے بارے میں کچھ جانتے تھے۔ چنانچہ لوگوں کو ارکان اسلام اور مساجد کی ضرورت واہمیت سے آگاہ کیا' الحمدللہ آج پورے برطانیہ میں بڑی تعداد میں مساجد اور دینی ادارے موجود ہیں' درود و سلام سے فضائیں گونج رہی ہیں۔ عید میلادالنبیؐ کے جلوس نکل رہے ہیں اور علماء مشائخ اور قراء حضرات دین کی خدمت کر رہے ہیں"۔

برطانیہ آمد کے بعد ابتدائی دور کے حوالے سے پیر صاحب نے فرمایا "میں جب 1975ء میں بولٹن سے راچڈیل پہنچا تو یہاں سنہری مسجد کا مسئلہ چل رہا تھا' مسجد بند پڑی تھی چنانچہ اس معاملے کو سب سے پہلے حل کروایا' مسجد آباد ہوئی لیکن اسی دوران ایک نئی جگہ خرید کر وہاں مسجد بنائی۔ بریڈفورڈ سے قاری محمد اسماعیل صاحب مصباحی کو بلوا کر یہاں خطیب مقرر کیا۔ اسی دوران تبلیغ دین کے سلسلے میں دوستوں کا قافلہ برمنگھم پہنچا جہاں ایک مکان میں نماز جمعہ ادا کی وہاں مجھے لوگوں سے رابطے اور تبادلہ خیال کا موقع ملا اور یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا کہ میں نے دوستوں کو توجہ دلائی کہ اس علاقے میں نئی مسجد تعمیر کی جائے چنانچہ وہاں مسجد قائم ہوئی۔ وہاں پاکستان کے شہر بھیلاں سے مولانا محمد ریاض صاحب کو جو پیر کرم شاہؒ صاحب کے شاگرد تھے بلا کر دوستوں نے مہتمم مقرر کیا اس مسجد کا نام بھی مسجد ضیاء القرآن رکھا گیا۔ پھر ہم لوگ لوٹن پہنچے جہاں مسلمانوں نے ایک چھوٹے سے مکان کو مسجد بنایا ہوا تھا' اسے ایک باضابطہ مسجد کی شکل دی جو

Marfat.com

آج عظیم الشان اور فلک بوس جامعہ غوثیہ کی شکل میں موجود ہے- یہاں میری ملاقات علامہ قمرالزماں اعظمی سے ہوئی جوکہ انڈیا سے آئے ہوئے ممتاز عالم دین ہیں - ان سے میری ملاقات ایک پیر بھائی پیر معروف صاحب کے گھر ہوئی اور انہوں نے بے حد شفقت و محبت کا مظاہرہ کیا- یہاں دوست احباب کی معاونت سے نئی مسجد بنانے کے ضمن میں علامہ ارشد القادری سے ملاقات ہوئی جو بے حد باغ و بہار شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ بے پناہ صلاحیتوں کے حامل ہیں- دین کی تبلیغ کے ضمن میں تحریر و تقریر کے حوالے سے برطانیہ میں ان کی بڑی خدمات ہیں- یہاں دوسرے مسالک کی یلغار کو اگر کسی نے للکارا تو وہ علامہ ارشد القادری ہی تھے- شدید برفباری کے موسم میں بڑھاپے کے عالم میں وہ تین چار من کوئلہ خود جھونکتے تھے تاکہ مسجد گرم رہے اور زیادہ سے زیادہ نمازی آئیں - علامہ ارشد القادری صاحب کی شیر برج روڈ والے مسئلے میں بھی بڑی خدمات ہیں"-

دینی و تبلیغی سرگرمیوں کے حوالے سے پیر سید شبیر علی شاہ صاحب نے مزید فرمایا کہ "پیٹربرا میں ہم نے دوستوں کے تعاون سے ایک جلسہ کیا- بریڈفورڈ میں صاحبزادہ حبیب الرحمٰن محبوبی ہمارے آبائی دوستوں میں سے ہیں' ان کا خاندان ایک علمی خاندان ہے وہ بھی ہمارے ساتھ شامل رہے- میں نے ڈربی میں برطانیہ کا پہلا یوم مجدد" منانے کا فیصلہ کیا اس سلسلے میں یہ طے کیا گیا کہ ایسے علماء کرام کو مدعو کیا جائے جو حضرت مجدد الف ثانی" کی سیرت و شخصیت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات رکھتے ہوں- اس ضمن میں ہیلی فیکس کی جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد سلیم سے رابطہ کیا گیا جن کی بڑی دینی خدمات ہیں- اسی طرح لیسٹر میں مولانا عطاء المصطفیٰ جمیل کو بھی ہم نے تیار کیا- ہم مقررہ تاریخ کو ڈربی پہنچے جہاں ایک کمرے میں جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا اس جلسے میں جس سے تین علماء نے خطاب کیا حاضرین کی تعداد صرف تیرہ یا چودہ تھی- اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس وقت صورتحال کیا تھی لیکن آج الحمدللہ صورتحال بڑی مختلف اور بہتر ہے' اس ضمن میں جو بات اہمیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ برطانیہ کے لوگ مساجد اور علماء کی جتنی خدمت کرتے ہیں اور کر رہے ہیں اس کی مثال کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی - حالانکہ ان پر کئی طرح کے دباؤ ہیں' اپنے گھروں کو MAINTAIN کرنا' پاکستان میں رشتہ داروں اور بزرگوں کی خدمت' برطانیہ میں مساجد کی خدمت' علماء و مشائخ کی قدر افزائی وغیرہ وغیرہ- اس کے جواب میں ہم انہیں کیا دے رہے ہیں؟ وہ اگرچہ ان کی خدمات اور قربانیوں کا بدل نہیں ہے لیکن ہم اپنی کوشش اور ہمت کے مطابق کام کر رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جن گھروں میں فحش اور بیہودہ فلمیں دیکھی جاتی تھیں وہاں پر اب علماء و مشائخ کی آڈیو ویڈیو کیسٹیں دیکھی اور سنی جاتی ہیں' میلاد اور نعت خوانی کی محفلیں ہوتی ہیں- حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ میں جو دین آیا وہ اللہ کی رحمت کے بعد علماء و مشائخ کی وجہ سے آیا جنہوں نے یہاں پتھر کھائے' گالیاں سنیں' لوگوں نے طنز کئے لیکن ان کی محنت کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہر جگہ گیارھویں کی محفلیں 'نعت خوانی' محافل میلاد اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے"-

برطانیہ میں مساجد کی تعمیر اور دینی خدمات کے ساتھ ساتھ یہاں جوان ہونے والی مسلمانوں کی نئی

Marfat.com

پیر سید شبیر علی شاہ صاحب چورا شریف خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب نقشبندیؒ کے ہمراہ بلیک برن میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت فرما رہے ہیں۔ مائیک لئے ہوئے صوفی محمد اصغر صاحب ہیں

نسل کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے کی جانے والی کوششوں کے ضمن میں پیر صاحب نے فرمایا کہ یہ معاملہ یقیناً" بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ 77-1976ء میں کسی وقت مانچسٹر میں مختلف مذاہب کے لوگوں کا ایک اجتماع ہوا تھا جس میں ہندو' سکھ' عیسائی وغیرہ سب شامل تھے' اس اجتماع سے میں نے بھی مختصر خطاب کیا تھا' اس گفتگو کے بعد فارغ ہو کر جب میں باہر نکلا تو ایک بوڑھے شخص نے مجھے روک کر کہا کہ اگرچہ میں آپ کی اردو تقریر پوری طرح سمجھ نہیں سکا لیکن آپ کا انداز بڑا زور دار تھا' آپ کے جتنے لوگ بھی یہاں آئے ہیں ہم نے انہیں پٹڑی سے اتارنے کی بڑی کوشش کی لیکن ایسا ممکن نہیں ہوا' اس لئے اب ہم نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ آپ کی نئی نسل اگر عیسائی نہ بنی تو بہر حال مسلمان بھی نہیں رہے گی۔ اس کا یہ کہنا میرے لئے بڑا تکلیف دہ تھا۔ میں نے اسے جواب دیا کہ ہم نسل در نسل مسلمان ہیں اور مسلمان رہیں گے اور ہمیں یا ہماری نئی نسل کو کوئی پٹڑی سے نہیں اتار سکتا"۔

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

پیر صاحب نے فرمایا "گرد آلود ہونے اور زنگ آلود ہونے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ ہماری نئی نسل گرد آلود تو ہو سکتی ہے یہ زنگ آلود نہیں ہے' تھوڑی سی محنت اور توجہ سے یہ اصل شکل میں سامنے آ سکتی ہے' اس ضمن میں والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھروں میں اسلامی ماحول پیدا کریں' خود پابندی سے نماز پڑھیں' بچوں کو پابندی سے مساجد بھیجیں' اس سلسلے میں سکولوں اور مدارس کا بھی بہت بڑا کردار ہے"۔

پیر صاحب نے انگریزی کو غیر ضروری اہمیت دئے جانے کے نقصان دہ اثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مغرب نے ہم سے ہمارا لباس چھین لیا' شلوار قمیض کی جگہ پینٹ کوٹ نے لے لی' ایک مادری زبان

Marfat.com

رہ گئی تھی اب ہم اسے بھی چھوڑ رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ کل بچے ہمارا جنازہ بھی انگریزی میں پڑھائیں گے' اس لئے ضروری ہے کہ عربی کی تعلیم پر توجہ دی جائے' بچوں سے اردو اور مادری زبان میں گفتگو کی جائے تاکہ بچے اپنے ماحول اور اقدار سے دور نہ ہوں۔ پیر سید محمد شبیر علی شاہ صاحب نے اس بات پر بطور خاص زور دیا کہ اگر گھر میں ماں باپ اسلامی شعائر کی پابندی اور اسلامی اقدار کا احترام نہیں کریں گے تو بچوں سے اس کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے سکاٹ لینڈ میں قیام کے دوران ایک بچے کی زبانی اس واقعے کا ذکر کیا کہ بچے نے واضح الفاظ میں یہ کہا کہ گھر میں امی ابو نماز نہیں پڑھتے' ہمارے گھر میں قرآن پاک تک نہیں ہے اور مجھے مار مار کر مسجد جانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اس صورتحال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ بچے کو صحیح مسلمان بنانے کے لئے والدین گھر کا ماحول اسلامی بنائیں۔ یہ کام ناممکن نہیں ہے صرف تھوڑی سی محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ گھروں میں نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ ہر دس پندرہ دن یا مہینے بعد کوئی دینی محفل منعقد کی جائے' جس میں بچے خاص طور پر شریک ہوں والدین بچوں کو خاص طور پر جمعہ کے دن ضرور مسجد ساتھ لے کر جائیں۔ تاہم خوش آئند اور حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ صورتحال میں نمایاں بہتری آ رہی ہے جو نوجوان کل کلبوں اور سینماؤں میں جاتے تھے وہ اب مساجد کا رخ کر رہے ہیں اگر والدین اپنی مثال پیش کرتے ہوئے اصلاح احوال پہ توجہ دیں تو نتائج بہت اچھے نکلیں گے۔

برطانیہ میں ایسے اداروں کا ذکر کرتے ہوئے جہاں دینی اور عصری تعلیم ساتھ ساتھ دی جاتی ہے' پیر سید شبیر علی شاہ صاحب نے کہا کہ "اگرچہ مختلف مسالک کے ادارے کام کر رہے ہیں اور سب کا مقصد دین کی خدمت اور فروغ ہے' بہرحال ملٹن کینز والا ادارہ جامعہ الکرم جواب ریٹ فورڈ منتقل ہو گیا ہے' اچھا کام کر رہا ہے۔ کوونٹری کے قریب حجاز کالج کی کارکردگی بھی اچھی ہے۔ بریڈ فورڈ میں پیر حبیب الرحمٰن صاحب کا ادارہ صفتہ الاسلام بھی اچھا کام کر رہا ہے۔ مجموعی طور پر برطانیہ میں بچوں میں دینی تعلیم کا شوق بڑھ رہا ہے' اس ضمن میں کوششوں کو مزید تیز کرنے کی ضرورت ہے' بہرحال وہ وقت دور نہیں جب یہاں اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا"۔

پیر سید محمد شبیر علی شاہ صاحب نے راچڈیل میں اپنے ادارے جامعہ حیدریہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "بنیادی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ اہل سنت والجماعت کے جتنے ادارے ہیں وہ سب میرے ادارے ہیں اور میں اگر چاہتا تو ہر شہر میں ایک ادارہ خرید سکتا تھا' لیکن میری یہ کوشش اور خواہش کبھی نہیں رہی' میری توجہ اس بات پر مرکوز تھی کہ زیادہ سے زیادہ مساجد قائم ہوں' لوگ باجماعت نماز ادا کریں' اس ضمن میں میرا شوق تھا کہ ہمیں کوئی چرچ مل جائے جسے ہم خرید کر مسجد بنائیں کیونکہ جو مساجد موجود ہیں وہاں ہم اگر اپنا پروگرام کرنا چاہیں تو کمیٹی کی کچھ پابندیاں ہوتی ہیں جن کا میرے خیال میں احترام کیا جانا چاہئے۔ بہرطور راچڈیل میں ہمیں ایک چرچ کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس کی انتظامیہ اسے فروخت کرنا چاہتی تھی لیکن ہماری خواہش اور کوشش تھی کہ مسجد کی عمارت کسی بنک کی مقروض نہیں ہونی

86562 69062

Marfat.com

حضرت پیر سید شبیر علی شاہ صاحب 1984ء میں لندن میں پیر عبدالوہاب صاحب صدیقی' پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی اور پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب کے ہمراہ عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت فرما رہے ہیں

چاہئے' ہم نہیں چاہتے تھے کہ ہم بنک سے سود پر قرضہ لیں جو بعد میں مسجد کو ادا کرنا پڑے چنانچہ ہم نے 50 ہزار پونڈ نقد ادا کر کے اس چرچ کا سودا کیا' یہ 1993ء کی بات ہے۔ سودا طے پانے پر انہوں نے چابی ہمارے حوالے کر دی اور ہم نے وہاں نماز کا سلسلہ شروع کر دیا لیکن نماز جمعہ کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ شروع میں کچھ مقامی بندوں نے مخالفت کی لیکن چونکہ سارا معاملہ قانونی طور پر طے ہوا تھا اس لئے ہمیں کوئی فکر نہیں تھی۔ مفتی قاری عبدالرحیم صاحب اور دیگر کئی دوستوں نے اس سارے معاملے میں ہر قدم پر ہم سے تعاون کیا' ہم نے آج تک اس ادارے کو مقروض نہیں ہونے دیا۔ اس ادارے کی کوئی رسید بک نہیں ہے نہ کوئی کمیٹی بنائی گئی ہے جس کا کوئی صدر یا سیکرٹری ہو۔ سب صدر ہیں اور سب سیکرٹری ہیں اب تک یہاں ایک لاکھ پونڈ سے زیادہ خرچ ہو چکے ہیں۔ ہم نے اعلان کر رکھا ہے کہ راچڈیل میں کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کے کفن دفن اور مہمانوں کی دیکھ بھال ہماری ذمہ داری ہے اور ہم یہ ذمہ داری پوری کر رہے ہیں۔ شروع میں اذان دینے کا مسئلہ ہوا۔ ہمیں بتایا گیا کہ اس کے لئے کمیٹی سے اجازت لینا پڑتی ہے تو ہم نے کہا کہ ہم اجازت کیوں لیں اگر اجازت نہ ملی تو ہم پر جہاد فرض ہو جائے گا۔ چنانچہ ہم نے کسی باضابطہ اجازت کے بغیر جمعہ کے دن سے اذان کا سلسلہ شروع کیا' کسی نے کوئی نوٹس نہ لیا' پھر دوسرے اور تیسرے جمعہ بھی اذان دی' پھر ظہر کی اذان کا سلسلہ شروع کیا اور اب پانچوں نمازوں کے لئے باقاعدہ اذان دی جاتی ہے۔ تھوڑی بہت مخالفت ہوئی' ٹاؤن کمیٹی والے آئے' ہم نے انہیں کہا کہ آپ آ کر دیکھیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ الحمدللہ ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ادارے میں ایک سو بچے اور ستر بچیاں دینی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ کئی استاد بیک وقت یہاں پڑھا رہے ہیں۔ قاری مفتی عبدالرحیم صاحب کے علاوہ اساتذہ میں صوفی محمد رفیق' مولانا محمد یعقوب' مولانا محمد رمضان اور مولانا صدیق کوثر شامل ہیں۔ ہم نے بچیوں کی محفوظ آمد و رفت کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہیں' وہ پہلے آتی ہیں اور بچوں سے پہلے واپس جاتی ہیں'

Marfat.com

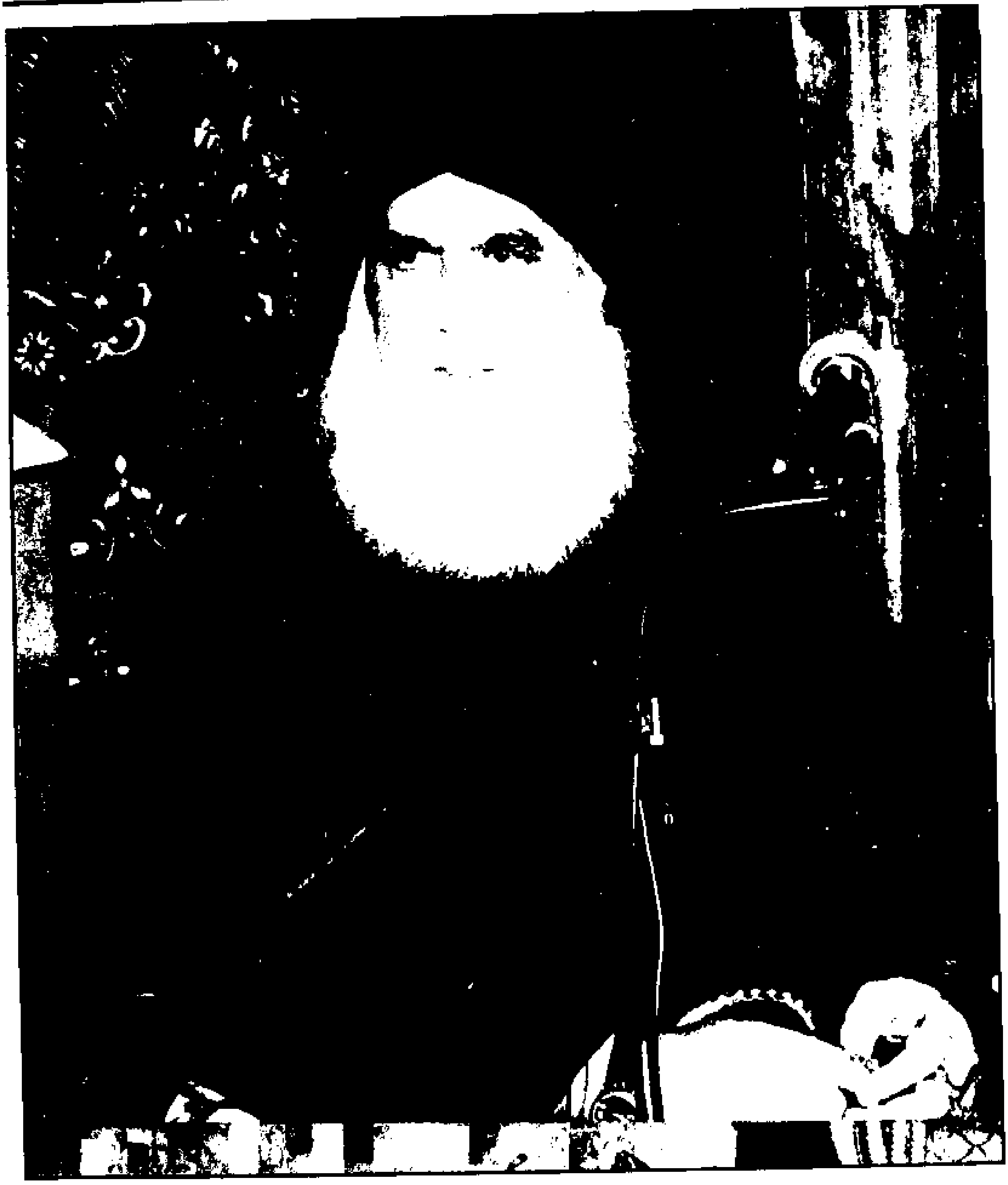

حضرت پیر سید شبیر علی شاہ صاحب راچڈیل میں جامعہ حیدریہ میں حضرت باباجی صاحبؒ چوراہی کے عرس کے موقع پر

ان کے راستے اور گاڑیوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

جامعہ حیدریہ راچڈیل کے آئندہ منصوبوں کے بارے میں پیر صاحب نے بتایا کہ ہم بچیوں کے لئے سلائی کڑھائی اور لڑکوں کے لئے کتابت اور کمپیوٹر وغیرہ کی کلاسز بھی شروع کرنا چاہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ دینی تعلیم ساتھ ساتھ ہو گی۔ کلاسیں ظہر سے عصر، عصر سے مغرب اور مغرب سے عشاء تک ہوتی ہیں۔ مغرب سے عشاء تک مولانا صدیق کوثر عام لوگوں کی مختلف مسائل میں رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ ادارے میں ناظرہ اور حفظ کے ساتھ ساتھ اردو کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور اب بچے اس قابل ہو گئے ہیں کہ وہ اردو میں اپنے والدین کو خط لکھ سکتے ہیں۔

برطانیہ میں علماء اہلسنت کے دو گروپ بن جانے اور ان کے درمیان بڑھتی ہوئی دوری کے بارے

Marfat.com

پیر سید شبیر علی شاہ صاحب اور علامہ سید محمد راشد میاں

میں پیر سید محمد شبیر علی شاہ صاحب نے کہا کہ "اس صورتحال سے مسلک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تاہم میں یہ سمجھتا ہوں کہ جماعت اہلسنّت کا ایک آئین ہے جس کے تحت انتخابات ہونے چاہئیں تاکہ کوئی ایک فرد مستقل قابض نہ ہو جائے۔ بہرحال یہ دلوں کی کدورتیں ہیں جو دور ہونی چاہئیں' اس کے ساتھ اگر علماء اپنے اندر تھوڑی سی لچک پیدا کرلیں 'ایک دوسرے کو برداشت کریں اور دوسروں کو خود پر ترجیح دینے کا حوصلہ پیدا کریں تو یہ مسئلہ ختم ہو سکتا ہے"۔

رمضان اور عید کے چاند پر ہونے والے اختلافات کے بارے میں پیر سید محمد شبیر علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک بہت نازک معاملہ ہے اس ضمن میں میری تجویز یہ ہے کہ محکمہ موسمیات سے مدد لی جائے' انہوں نے ہمیں یہ پیش کش کی ہے کہ وہ یکم محرم سے 30 ذی الحج تک چاند کا اعلان باقاعدہ ٹی وی پر کرسکتے ہیں۔ پیر صاحب نے کہا کہ جب ہم نمازیں یہاں کے وقت کے مطابق پڑھتے ہیں تو چاند کے بارے میں موسمیات والوں سے مدد کیوں نہیں لے سکتے۔ اس ضمن میں بعض حضرات کے سامنے ایک یہ پہلو بھی ہوتا ہے کہ جو پہلی عید ہوگی اس پر چندہ زیادہ ہوگا دوسری پر اس سے کم اور تیسری پر مزید کم ہوگا۔ بہرطور اس معاملے کو محکمہ موسمیات اور شہری انتظامیہ سے مل کر حل کرنا ہوگا۔ اگر ہم سعودی عرب سے وقت کا حساب کرنا چاہیں تو وہ بھی ہو سکتا ہے' فرق صرف دو گھنٹے کا ہے۔ اس ضمن میں تمام مکاتب فکر کے علماء پر مشتمل ایک کمیٹی محکمہ موسمیات سے رابطے کے ذریعے یہ مسئلہ حل کر سکتی ہے"۔

Marfat.com

علماء و مشائخ کے درمیان بہتر تعلقات کار کی ضرورت کے بارے میں پیر صاحب نے کہا کہ علماء و مشائخ ایک گاڑی کے دو پہیے ہیں اور دونوں کو ایک دوسرے کو ساتھ لے کر چلنا چاہئے۔ جو مشائخ یہاں آتے ہیں وہ اپنے خلفاء یا مریدین کو علماء کرام پر ترجیح دیتے ہیں' ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ وہ علماء کی رہنمائی' حوصلہ افزائی اور ان کی غلطیوں کی پردہ پوشی کریں' نہ کہ اسے ہوا دیں۔ اگر کسی عالم سے کوئی غلطی ہو جائے تو یہ نہ کہیں کہ اس سے مسجد چھین لو یا اسے نکال دو۔ ہمارے لئے سب مشائخ اور سب علماء قابل احترام ہیں' ان کے اندر اور ان کی طرف سے تخصیص نہیں ہونی چاہئے۔ الحمد اللہ میرا جماعت اہلسنت سے رابطہ ہے' مشائخ مجھے جانتے ہیں جس نے مجھے یاد کیا' میں خندہ پیشانی سے وہاں گیا۔

اپنی مصروفیات اور پروگراموں کے بارے میں پیر صاحب نے فرمایا کہ میرے آباؤ اجداد کا سالانہ عرس ہر سال ستمبر میں ہوتا ہے' اس میں پہلے ہفتے اور اتوار کو مجھے آنا پڑتا ہے' پھر ربیع الاول کے شروع میں پروگرام ہوتا ہے۔ ربیع الثانی اور جمادی الاول میں اپنے ساتھیوں اور دین سے قربت رکھنے والے حضرات کے ساتھ عمرے کے لئے جاتا ہوں۔ رمضان المبارک کا آخری عشرہ ایک مدت سے مدینہ میں گزرتا ہے' پھر کچھ لوگوں کے ساتھ حج کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔

سلسلہ طریقت کے حوالے سے پیر محمد شبیر علی شاہ صاحب نے کہا کہ "میں تمام سلسلوں کا خادم ہوں۔ پاکستان' بھارت' ایران اور ترکی میں تمام سلاسل کی خانقاہوں پر میری حاضری ہوتی ہے۔ میں وہاں ایک پیر کی حیثیت سے نہیں ایک خادم کی حیثیت سے جاتا ہوں۔ یہ میرا شوق ہے' وہاں سلام نیاز پیش کرتا ہوں۔ ان میں تونسہ شریف' سیال شریف' نیریاں شریف' موہڑہ شریف' گولڑہ شریف شامل ہیں۔ چورہ شریف سے تو میرا گہرا تعلق ہے' میں اسی خاندان کا ایک خوشہ چین ہوں۔ میں اسی طریقت کے مطابق کام کرتا ہوں جس کی تعلیم مجدد پاک نے دی تھی۔ اس سلسلے میں سگریٹ نوشی کے خلاف میں نے تحریک شروع کی کیونکہ یہ میرے شیخ طریقت کا فیصلہ تھا۔ آج حرم نبوی شریف کے چوکیداروں نے بھی نو سموکنگ کے بورڈ لگائے ہوئے ہیں"۔

ایک سوال کے جواب میں پیر سید محمد شبیر علی شاہ صاحب نے کہا کہ میں حضرت مولانا عبدالوہاب صدیقی مرحوم کا ذکر بطور خاص کرنا چاہتا ہوں' جو میرے بچپن کے دوست تھے۔ ہم نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں بھی کچھ وقت اکٹھے گزارا' اس وقت وہ داتا دربار کی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ میری ان سے یہاں کونٹری میں بھی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ ان کے والد مولانا محمد عمر اچھروی بھی بہت شفقت فرماتے تھے۔ مولانا عبدالوہاب صدیقی مرحوم کے صاحبزادگان بھی اب اپنے دادا اور والد کے نقش قدم پر چل رہے ہیں' میرے ساتھ بڑی محبت اور پیار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ میں یہ بات برملا کہنا چاہتا ہوں کہ اولاد کی تربیت کے معاملے میں مولانا عبدالوہاب صاحب تمام علماء میں سب سے آگے ہیں۔ ان سے میری آخری ملاقات حرم شریف میں ہوئی تھی اور وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور معاملات سے بے حد مطمئن تھے' ان کی اولاد ہر اعتبار سے لائق ستائش ہے"۔

Marfat.com

21 فروری 1999ء ۔ اسلامک سنٹر میڈن ہیڈ میں صاجزادہ محمد مصباح المالک صاحب لقمانوی کے جد امجد حضرت زید اللہ خان صاحب المعروف حضرت بابا جی لقمانوی" قادری کے سالانہ عرس کے موقع پر پیر سید شبیر علی شاہ صاحب چورا شریف' پیرزادہ سردار احمد صاحب قادری' صاجزادہ سلطان فیاض الحسن صاحب قادری' مولانا حافظ فاروق احمد چشتی' بیرسٹر علامہ پیر فیض الاقطاب صاحب صدیقی' مولانا سید تنویر حسین شاہ صاحب' صاجزادہ طیب الرحمٰن صاحب قادری' علامہ مفتی گل رحمان صاحب قادری' علامہ غلام رسول صاحب چکسواری' علامہ قاری خلیل احمد صاحب حقانی' صاجزادہ مطلوب الرحمٰن صاحب قادری اور صاجزادہ حافظ سعید احمد صاحب

پیر سید محمد شبیر علی شاہ صاحب نے گفتگو کے آخر میں فرمایا کہ میں نے بساط بھر دین کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا بلکہ

جان دی ' دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

Marfat.com

الشیخ محمد ناظم عادل آفندی حقانی القبروصی

مفتی اعظم قبرص عالی مرتبت شیخ محمد ناظم عادل حقانی صاحب القبروصی عالمی سطح پر نقشبندی تحریک کے رہنما اور بین الاقوامی حقانی انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن کے بانی ہیں۔ عالمی سطح پر خصوصا" برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور تبلیغ و ترویج اسلام کے لئے ان کی کثیرا لجہتی خدمات کا ہر سطح پر اعتراف کیا جاتا ہے۔ انہوں نے دین و مسلک کے فروغ و استحکام کے لئے دنیا بھر کے دورے کئے ہیں اور برطانیہ و یورپ سمیت دنیا کے ہر خطے میں ان کے مریدین اور معتقدین بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں جو ان کے پیغام اور اسلام کی دینی و روحانی تعلیمات کو عام کرنے میں مقدور بھر کوششیں کر رہے ہیں۔ آپ ایک صاحب علم و عمل شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی خوش اخلاقی' متحمل مزاجی' اعلیٰ ظرفی اور وسیع القلبی کے حوالے سے مقبول اور ہر دلعزیز ہیں۔ شیخ محمد ناظم صاحب حقانی کے طلباء کی تعداد لاکھوں میں ہے'

Marfat.com

حضرت شیخ ناظم حقانی صاحب اپنے مریدین کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پیش کر رہے ہیں

انہیں دنیا بھر میں علوم دینی پر ایک سند کی حیثیت حاصل ہے اور قبرص کے عوام کی تو وہ سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت ہیں۔ وہ ہر سال رمضان المبارک برطانیہ میں گزارتے ہیں اور اس دوران برطانوی مسلمان ان سے اکتساب فیض کرتے ہیں۔ وہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور حکومت میں پاکستان کا دورہ بھی کر چکے ہیں۔

حضرت شیخ محمد ناظم صاحب حقانی 22 اپریل 1922ء بمطابق 28 شعبان 1340 قبرص کے قصبے لرناکا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت احمد عادل تھا۔ شیخ محمد ناظم صاحب حقانی کا سلسلہ والد کی طرف سے غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے اور والدہ کی طرف سے حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ سے ملتا ہے اس طرح آپ کو حسنی حسینی سید ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا سے حاصل کی جو قادری سلسلے کے ایک بزرگ تھے۔ انہی کی صحبت میں آپ نے نظم وضبط اور روحانیت کے مدارج طے کئے۔ آپ بچپن سے ہی نہایت نیک اور پسندیدہ عادات کے مالک تھے۔ آپ نے کبھی بچپن میں بھی عام بچوں کی طرح کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کیا' آپ ہر ایک سے خوش اخلاقی سے پیش آتے' انہیں نصیحت کرتے اور ان کے اصرار پر مستقبل کے حوالے سے ان کی رہنمائی بھی کرتے' ان کی بتائی ہوئی باتیں ہمیشہ صحیح ثابت ہوتیں۔ بچپن سے ہی لوگ آپ کی روحانیت' پاکیزگی اور بزرگی کے قائل تھے۔ آپ نے قرآن پاک' حدیث' فقہ' تفسیر اور منطق سمیت تمام مروجہ دینی علوم شیخ جمال الدین لاسونی اور شیخ سلیمان ارض رومی سے حاصل کئے۔

شیخ عبداللہ فیض الداغستانی نے جو نقشبندی سلسلے میں 39 ویں شیخ تھے' الشیخ ناظم صاحب حقانی کو 1973ء میں اپنی وفات سے قبل اپنا جانشین مقرر کیا۔ نقشبندی سلسلے میں موجودہ رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ

Marfat.com

وہ قادری، چشتی کبراوی اور سہروردی سلسلے میں بھی مرشد اور رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سلسلہ نقشبندیہ کو دنیا بھر میں اسلامی تحریکوں میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے اور ایم کی تعلیمات و روایات، شریعت اسلامیہ سے پوری طرح ہم آہنگ ہیں اس سلسلے کے ماننے والے ایشیاء شمالی امریکہ، برطانیہ، جرمنی، مشرق بعید اور مشرق وسطیٰ سمیت ہر خطے اور علاقے میں موجود ہیں۔

الشیخ محمد ناظم عادل صاحب حقانی نے اپنے بچپن کا زیادہ وقت حضور نبی کریمؐ کی ایک عزیزہ حضرت ام حرامؓ کے مزار پر گزارا، آپ وہاں گھنٹوں بیٹھے رہتے اور ان سے سوال و جواب اور گفتگو کرتے رہتے اور جب کوئی انہیں آواز دیتا تو فرماتے کہ مجھے پریشان نہ کرو میں حضرت ام حرامؓ سے گفتگو کر رہا ہوں جو میری بزرگ ہیں۔ شیخ محمد ناظم صاحب حقانی نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ استنبول یونیورسٹی سے کیمیکل انجینئرنگ میں اعزاز کے ساتھ ڈگری حاصل کی لیکن آپ کا طبعی میلان دنیاوی تعلیم کی بجائے معرفت حق کی طرف تھا۔ حضرت شیخ محمد ناظم صاحب حقانی دور جدید میں اسلامی تعلیمات کے عمل و نفاذ اور اسلامی اقدار کی ترویج و اشاعت کی راہ میں درپیش مشکلات و مسائل سے پوری طرح آگاہ ہیں، انہیں عرب دنیا میں سنت نبویؐ کا احیاء کرنے والی شخصیت کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ انہوں نے تبلیغ و ترویج اسلام کے سلسلے میں کئی عالمی رہنماؤں سے ملاقاتیں کی ہیں اور وہ دور جدید میں اسلام کو ایک قابل عمل اور مکمل ضابطہ حیات کے طور پر پیش کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اکتوبر 1993ء میں انہیں حضرت امام بخاری کے مسجد و مدرسے کے احیاء کے لئے ازبکستان کے دورے کی خصوصی دعوت دی گئی اور آپ نے اس ضمن میں گرانقدر کوششیں کیں۔ آپ نے دنیا بھر میں سینکڑوں بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کی ہے اور عیسائی پادریوں اور یہودی راہبوں سے دین اسلام کی حقانیت پر مذاکرات اور تبادلہ خیال کیا ہے۔ انہیں اپنے علم اور خیالات کو ایک متاثر کن انداز میں پیش کرنے کا ملکہ حاصل ہے اور وہ تمام تر اسلامی موضوعات کو دور جدید کے مروجہ طریقوں اور سائنسی اصولوں کی روشنی میں پیش کرنے کی صلاحیت اور اہلیت رکھتے ہیں۔

حضرت شیخ اپنی زندگی اور طرز عمل میں غیر متشدد، معتدل اور متحمل مزاجی کی علامت ہیں یہ ان کے علم اور شخصیت کا ہی اثر ہے کہ غیر مسلم بھی بہت بڑی تعداد میں ان کے پاس آتے اور فیض حاصل کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھ پر اسلام کی حقانیت کو تسلیم کرنے والوں میں جرمن، برطانوی، فرانسیسی، ہسپانوی، اطالوی، امریکی، کینیڈین اور ڈچ باشندے شامل ہیں، اسی طرح ان کے پاس آنے والوں میں عیسائی، یہودی، سکھ، بدھ مت کے پیروکار، ہندو اور لادین، ہر طرح کے لوگ شامل ہیں۔

حضرت شیخ محمد ناظم صاحب حقانی نے نومبر 1994ء میں امن اور مذہب کے موضوع پر چھٹی عالمی کانفرنس میں شرکت کی، یہ کانفرنس اٹلی کے شہر ایوا ڈیل گارڈا میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں اگرچہ دنیا بھر سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے علماء و سکالرز جمع تھے لیکن شیخ محمد ناظم صاحب حقانی کو ان میں خصوصی اور نمایاں حیثیت حاصل تھی اور تین روزہ کانفرنس کے دوران سب سے زیادہ انٹرویو حضرت شیخ

Marfat.com

حضرت شیخ ناظم حقانی صاحب کراچی میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کے موقع پر سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق اس وقت کے گورنر سندھ جناب اشرف ولی محمد تابانی' اس وقت کے وزیر اعلیٰ سندھ ریٹائرڈ جسٹس سید غوث علی شاہ' اس وقت کے وزیر اعظم آزاد جموں و کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خان صاحب اور دیگر مندوبین کے ساتھ

محمد ناظم صاحب حقانی سے کئے گئے جن میں آپ نے اسلام' صوفی ازم اور روحانیت سمیت مختلف موضوعات پر استفسارات کے واضح اور مدلل جوابات دئے ان سے ملنے اور رہنمائی حاصل کرنے والوں میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے عیسائی پادری' یہودی' راہب سرکردہ سکالرز اور ممتاز صحافی شامل تھے' اس موقع پر آپ نے عیسائیوں کے مذہبی پیشوا پوپ پال سے بھی ملاقات کی- اس عالمی کانفرنس اور اس موقع پر آپ سے ملاقاتوں اور تبادلہ خیال کے نتیجے میں سو کے قریب افراد نے اسلام قبول کیا جس میں کانفرنس کا تصور پیش کرنے والا شخص بھی شامل تھا- اٹلی ان ملکوں میں شامل ہے جہاں اسلام کی روشنی تیزی سے پھیل رہی ہے-

شیخ محمد ناظم صاحب حقانی کے سلسلہ طریقت و روحانیت کے حوالے سے یہ بات اہم ہے کہ آپ کو دمشق میں حضرت سلطان اولیاء عبداللہ داغستانیؒ کی خدمت میں جانے کا حکم ملا اور آپ نے رخت سفر باندھا تو جنگ عظیم کی وجہ سے راستے بند تھے اور آپ بڑی صعوبتیں اٹھاتے ہوئے ڈیڑھ سال کی کوششوں کے بعد 1365ھ مطابق 45-1944ء میں حضرت عبداللہ داغستانی کی خدمت میں حاضر ہوئے- ابھی آپ کے سفر کی تکان بھی نہیں اتری تھی کہ نصف شب کے وقت آپ کو بیدار کر دیا گیا اور حضرت عبداللہ داغستانیؒ نے انہیں اپنے ساتھ عبادت میں شامل کر کے راتوں رات تمام روحانی منازل طے کرا دیں- حضرت عبداللہ داغستانی کی نگاہ عارفانہ نے آپ کے سینے کو رشد و ہدایت سے بھر دیا- ابھی آپ کو اپنے مرشد کی خدمت میں ایک دن ہی گزرا تھا کہ آپ کو قبرص کے مسلمانوں کی ہدایت کے لئے قبرص جانے کا حکم ملا- آپ مرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے قبرص پہنچے اور دین حق کے لئے کام شروع کر دیا- یہ وہ دور تھا جب مسجدوں کو تالے لگے ہوئے تھے اور اذان دینا جرم تھا- آپ نے خدا اور رسولؐ کے عشق میں پابندیوں اور احکامات کی پروا کئے بغیر دین حق کے لئے اپنی جدو جہد نہ صرف جاری رکھی بلکہ جیسے جیسے پابندیاں بڑھتی گئیں آپ کی کوششیں بھی تیز تر ہوتی گئیں- یہ بھی آپ کی ایک کرامت ہے کہ جس دن

Marfat.com

آپ کو گرفتار کیا جاتا اس کے دوسرے روز ہی آپ بازاروں میں گھومتے اور پیغام حق دیتے نظر آتے۔ آپ کے خلاف 114 مقدمات قائم ہوئے جن کی سزا 100 سال قید بامشقت ہو سکتی تھی لیکن جس روز ان مقدمات کی سماعت تھی اسی دن عدنان میندریس ترکی کے نئے صدر منتخب ہو گئے اور مقدمات خارج ہو گئے اور مسجدوں کو کھولنے اور اذان دینے کی اجازت دیدی گئی۔

حضرت شیخ محمد ناظم صاحب حقانی نے عوام کی ہدایت و راہنمائی کے لئے قبرص' ترکی' شام اور لبنان کے علاوہ جرمنی اور یورپ کے مختلف شہروں کا متعدد بار دورہ کیا ہے۔ آپ نے ملیشیاء' برونائی' سنگاپور' سری لنکا اور امریکہ کے بھی دورے کئے۔ آپ پاکستان بھی تشریف لا چکے ہیں۔ آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے والے افراد کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ شریعت محمدیؐ اور سنت نبویؐ کی پوری طرح پابندی کرنے والی شخصیت ہیں اور اپنے مریدین کو بھی ترک سنت سے سختی سے منع کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے پیرو مرشد کی ہدایت پر کئی بار روضہ رسولؐ پر چار دن سے لے کر ایک سال تک خلوت نشینی اختیار کی ہے۔ اس کے علاوہ جب آپ کو حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مزار پر خلوت نشینی کا حکم ملا تو آپ وہاں پہنچے' وہاں خادم نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ ہی شیخ ناظم ہیں' مجھے آپ کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے اور آپ کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے چنانچہ آپ نے چھ ماہ تک مزار غوث اعظمؒ پر خلوت نشینی اختیار کی اور بے پناہ فیوض و برکات حاصل کئے۔ آپ کی ذات سے بے پناہ کشف و کرامات منسوب ہیں جن میں سے صرف دو تین کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

لبنان کے شہر طرابلس اشرالایا کے گورنر نے حج کے لئے روانگی کے وقت شیخ محمد ناظم صاحب حقانی سے بھی اپنے ساتھ چلنے کی استدعا کی لیکن آپ نے بعض وجوہات کے تحت معذرت کر لی جب گورنر حج سے واپس آئے تو انہوں نے حضرت شیخ محمد ناظم صاحب حقانی سے شکایت کی کہ آپ میرے ساتھ نہیں گئے اور کسی اور کے ساتھ حج پر تشریف لے گئے۔ اس موقع پر مجلس میں موجود سو کے قریب حاضرین نے کہا کہ حضرت شیخ ناظم تو اس سال حج پر نہیں گئے وہ ہمارے ساتھ ہی تھے لیکن گورنر نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے اس بات پر اصرار کیا کہ حضرت شیخ طواف کعبہ کے دوران اس کے ساتھ تھے اور اس نے عرفات و منیٰ میں بھی تمام وقت انہیں موجود پایا۔

1989ء میں ایک غیر مسلم امریکی حضرت شیخ سے ملنے برطانیہ کی پیکھم مسجد میں آیا اس نے بتایا کہ میں نے مختلف مذاہب کے متعلق معلومات حاصل کیں مگر میں یہ فیصلہ نہ کر سکا کہ کون سا مذہب سچا ہے آخر کار میں نے ایک روز گڑگڑا کر حضرت عیسیٰؑ سے فریاد کی کہ مجھے سچے راستے کی نشاندہی کریں چنانچہ خواب میں حضرت عیسیٰؑ کی زیارت ہوئی اور آپ نے ایک شخصیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص سے ملو اور اس کے راستے پر چلو چنانچہ میں نے صبح ہوتے ہی خواب والے بزرگ کی تلاش شروع کر دی' نیویارک میں ایک اسلامی بک شاپ پر کتابوں کی ورق گردانی کے دوران مری اوشن سیریز کی ایک کتاب میں شیخ ناظم کی تصویر دیکھی' یہ وہی شخصیت تھی جس کی نشاندہی حضرت عیسیٰؑ نے خواب میں

Marfat.com

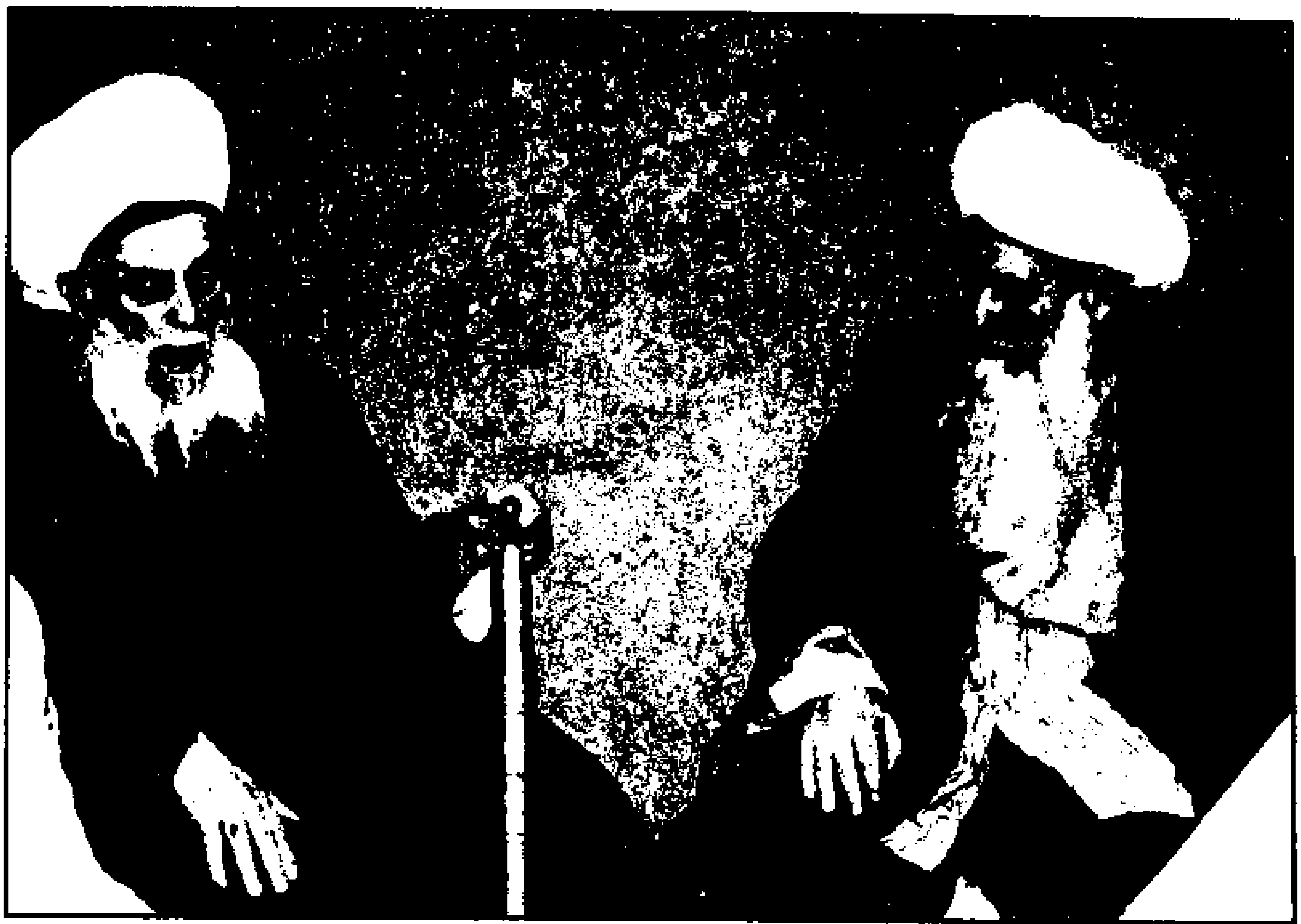

الشیخ محمد ناظم عادل حقانی صاحب اور ان کے داماد شیخ حشام کبانی جو اہل سنت کے عظیم سکالر اور امریکہ میں حضرت شیخ کے مشن کے نگراں ہیں

کی تھی، میں نے قسم کھائی کہ جب تک انہیں مل نہیں لوں گا نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیئوں گا، چار دن کی تلاش کے بعد حضرت شیخ تک رسائی ہوئی اور میں نے وہ شخصیت اور وہ راستہ پالیا جس کی طرف حضرت عیسیٰؑ نے میری راہنمائی کی تھی۔

حضرت شیخ محمد ناظم صاحب حقانی نے دینی و روحانی موضوعات پر متعدد کتب بھی تصنیف کی ہیں جن میں مرسی اوشن سیریز (MERCY OCEAN SERIES) کو بے حد مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ ان کے کئی مریدین اور معتقدین نے ان کی تعلیمات، ارشادات اور مواعظ پر مبنی کئی کتب تالیف کی ہیں جن میں پروفیسر ڈاکٹر ایم اے چغتائی کی "بحر عرفان" اور مسز نسرین روپر کی کتاب "رحمت کے بحر بیکراں" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت شیخ محمد ناظم صاحب حقانی اگرچہ سال کا بیشتر حصہ یورپ اور دوسرے ممالک میں غیر مسلموں کو اسلام کی طرف لانے اور نو مسلموں کو تعلیمات اسلامی پر عمل پیرا ہونے کا درس دیتے گزارتے ہیں تاہم وہ رمضان المبارک شمالی لندن میں اپنے مرکز میں گزارتے ہیں اور پیکھم مسجد 99 کو برج روڈ لندن ایس ای۔ 5 میں تراویح پڑھاتے ہیں اس بابرکت مہینے میں اہل برطانیہ ان کے واعظ حسنہ سے فیض یاب ہوتے اور اپنی پریشانیوں کا مداوا حاصل کرتے ہیں۔

برطانیہ کے ہر اس شہر میں جہاں دنیا کے کسی بھی ملک سے تعلق رکھنے والے مسلمان آباد ہیں، حضرت شیخ ناظم صاحب حقانی کے مریدین و معتقدین بڑی تعداد میں موجود ہیں، جبکہ آپ نے اپنے بعض منتخب مریدین کو خلافت اور اجازت بیعت بھی عطا فرمائی ہے جو آپ کے سلسلہ تبلیغ و تربیت کو منظم طور پر

Marfat.com

آگے بڑھا رہے ہیں۔ آپ کے مریدین و معتقدین کی بہت بڑی تعداد تعلیم یافتہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ آپ کے خلفاء بھی دینی علوم اور روحانی تربیت سے بہرہ مند ہونے کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم سے بھی آراستہ ہیں۔ آپ کے ایسے ہی نوجوان خلفاء میں شیفیلڈ کے الشیخ محمد حنیف صاحب حقانی بھی شامل ہیں جو انتہائی خلوص اور توجہ کے ساتھ دینی، تعلیمی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں اور حضرت شیخ کے مشن کو برطانوی مسلمان نوجوانوں میں عام کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ جو نوجوان حضرت شیخ کی تحریک سے وابستہ ہیں ان کی پوری کوشش یہ ہے کہ وہ جدید دور کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس طور پر تبلیغی خدمات انجام دیں جنہیں آج کے نوجوان اپنے دین و قلب کی پوری ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لیں۔

حضرت شیخ کی تحریک سے وابستہ نوجوانوں نے برمنگھم میں ایک گروپ تشکیل دیا ہے جو منظوم انگریزی میں میلاد شریف اور نعتیہ کلام پیش کرتا ہے۔ اس گروپ کو NASHEED GROUP کا نام دیا گیا ہے اور اس کے روح رواں دو نوجوان عمران اور شیراز ہیں جو انتہائی انہماک کے ساتھ شب و روز ان کاوشوں میں مصروف ہیں۔ نشید گروپ نہ صرف برمنگھم بلکہ برطانیہ کے مختلف شہروں کے تعلیمی اداروں میں جا کر طلبہ کے سامنے اپنے مخصوص انداز میں رسول اکرمؐ کے حضور خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ان کا یہ سلسلہ اس قدر مقبول ہو رہا ہے کہ اب انہیں صرف مسلم اکثریتی علاقوں ہی میں نہیں بلکہ دوسرے مقامی اسکولوں میں بھی مدعو کیا جا رہا ہے اور اس طرح انہیں غیر مسلم بچوں تک بھی اپنا پیغام موثر انداز میں پہنچانے کے مواقع مل رہے ہیں۔ نشید گروپ نے اپنے آڈیو کیسٹ بھی جاری کئے ہیں۔

مناسب ہو گا کہ حضرت شیخ ناظم صاحب حقانی کے تذکرہ کے آخر میں آپ کے داماد اور خلیفہ حضرت شیخ محمد ہشام کبانی کا بھی مختصر ذکر کر دیا جائے جو خود ایک بہت بزرگ شخصیت ہیں اور اہلسنت کے عظیم سکالر ہیں، اور شمالی امریکہ میں حضرت شیخ کے نمائندے ہیں۔ شیخ محمد ہشام کبانی نے سلسلہ نقشبندیہ کے بارے میں ایک معرکۃ الآرا کتاب NAQSHBANDIA SUFI WAY تصنیف کی ہے جس میں سلسلہ نقشبندیہ کے تاریخی و روحانی پس منظر کے ساتھ ساتھ تصوف کے بارے میں بھی بحث کی گئی ہے آپ کی دوسری تصنیفات میں ANGELS UNVEILED اور NAQSHBANDIA SUFI DHIKR قابل ذکر ہیں، شیخ محمد ہشام کبانی بھی دینی و تبلیغی سرگرمیوں کے حوالے سے دنیا کے مختلف حصوں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ اپنے دینی و روحانی پس منظر کے ساتھ مغربی تعلیم اور ماحول کو اچھی طرح سمجھنے کے باعث وہ غیر مسلموں خاص طور پر مغربی دنیا میں اسلام کی تعلیم و تبلیغ میں نہایت کامیابی سے موثر انداز میں کوششیں کر رہے ہیں۔

Marfat.com

پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی قادریؒ

حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ قادری ایک مستند عالم دین ایک عظیم روحانی پیشوا، مفسر قرآن، مبلغ اسلام، مصنف کتب کثیرہ، شاعر قادر الکلام اور سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کے نویں خلیفہ تھے۔ آپ مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے بڑے بھائی تھے جنہوں نے برطانیہ اور یورپ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لئے خود کو وقف کر رکھا ہے۔ حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ ایک صاحب علم و عمل شخصیت تھے، آپ نے نہ صرف دنیا کے مختلف خطوں میں طویل سفر کر کے تبلیغ اسلام کے لئے عظیم خدمات انجام دیں بلکہ پاکستان اور یورپ میں مساجد و مدارس کے قیام اور ان کی سرپرستی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ نے اپنی چالیس سالہ تصنیفی زندگی میں سیرت النبیؐ سے سفرناموں اور طب و حکمت تک متعدد موضوعات پر پانچ سو سے زیادہ تصنیفات چھوڑی ہیں جو آج بھی نہ صرف مذہبی، علمی اور ادبی دنیا میں معتبر شمار کی جاتی ہیں بلکہ تشنگان علم ان سے رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کا مزار مبارک ڈوگہ شریف ضلع گجرات میں ہے۔ آپ نے برطانیہ اور یورپ کے کئی دورے کئے۔ آپ کے برادر خورد مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی آپ کا بے حد احترام کرتے ہیں اور آپ سے بے حد عقیدت رکھتے ہیں۔ وہ پورے یورپ میں سلسلہ نوشاہیہ کے فروغ کے لئے دن رات خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حضرت پیر سید ابوالکمال صاحبؒ برق نوشاہی 6 محرم 1343ھ بمطابق 8 اگست 1924ء جمعۃ

Marfat.com

المبارک کو صبح صادق کے وقت چک سواری ضلع میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام پیر سید چراغ محمد صاحب نوشاہیؒ ہے۔ اگرچہ پیدائش کے وقت آپ کا اسم گرامی غلام رسول رکھا گیا لیکن آپ اپنی کنیت ابوالکمال اور تخلص برق سے مشہور ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب 8 واسطوں سے مجدد اسلام حضرت سید نوشہ گنج بخش قادریؒ سے مل جاتا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد میں سب سے پہلے حضرت سید عون بن یعلی قادری جو حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے خالو اور خلیفہ تھے' آپ کے حکم پر پانچویں صدی میں ہندوستان آئے اور پھر اسی علاقے میں آباد ہو گئے۔

حضرت سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت سید چراغ محمد شاہ صاحب نوشاہیؒ سے حاصل کی جس کے بعد آپ نے لدڑ ضلع میرپور میں مولانا نواب دین صاحب' کلیال چک سواری میں مولانا غلام حسین صاحب' مدرسہ نقشبندیہ سیالکوٹ میں مولانا ابراہیم صاحب' مدرسہ حنفیہ غنیہ سیالکوٹ میں مولانا عبدالغنی صاحب مدرسہ محمدیہ چونڈہ سیالکوٹ میں مولانا محمد شادماں صاحب اور مولانا محمد نذیر صاحب سے بھی مختلف علوم دینی کے سلسلے میں اکتساب کیا۔ پیر سید ابوالکمال صاحبؒ برق نوشاہی نے اپنے والد گرامی حضرت پیر سید چراغ محمد صاحب نوشاہیؒ سے ہی بیعت و خلافت حاصل کی۔ آپ بچپن ہی سے انتہائی نیک اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے' لڑکپن میں بھی ساری ساری رات ذکر اسم ذات اور نوافل میں گزار دیتے۔ آپ نے کوہ ہمالیہ کے دامن میں ایک طویل ریاضت کی' مسلسل روزے رکھے' سحری کے وقت ایک پیالی چاء پیتے اور ایک کھجور سے افطار کرتے اور شب و روز کا اکثر حصہ تلاوت کلام پاک اور نوافل میں گزارتے۔ آپ نے 1940ء میں چک سواری کی مسجد سے ملحقہ حجرہ میں بھی چالیس دن مجاہدہ کیا۔ 1959ء میں آپ نے سون سکیسر کے دامن میں گرمی کے شدید موسم میں سات ماہ ریاضت و مجاہدے میں گزارے ان پہاڑیوں میں نہ پانی تھا اور نہ سایہ آپ کی گذر اوقات جنگلی جڑی بوٹیوں پر تھی۔ عبادت و ریاضت کے اس تسلسل اور شدت نے آپ کی روحانیت کو بے حد تقویت پہنچائی۔

پیر سید ابوالکمال صاحبؒ برق نوشاہی کی پہلی شادی 20 مئی 1946ء کو سید محمد حفیظ شاہ صاحب نوشاہی کی صاحبزادی سیدہ نذیر فاطمہ سے ہوئی جن سے آپ کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہوئیں آپ کی اہلیہ کا 1968ء میں وصال ہو گیا جس کے بعد 1970ء میں آپ کی دوسری شادی علامہ سید محمد انور شاہ صاحبؒ نوشاہی کی صاحبزادی سیدہ رشیدہ بیگم سے ہوئی جن سے آپ کے دو فرزند ہیں۔

پیر سید ابوالکمال صاحبؒ برق نوشاہی نے جہاد کشمیر میں بھی شرکت فرمائی اور مجاہدین کو رسد پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ تبلیغ اسلام کے ضمن میں آپ نے آزاد کشمیر' مقبوضہ کشمیر اور بھارت کے مختلف شہروں کے دورے کئے۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں دینی تبلیغی اجتماعات میں آپ اکثر شرکت فرماتے تھے۔ دیگر ممالک میں آپ نے برطانیہ اور ہالینڈ کے سات تبلیغی دورے کئے اور 1978ء سے 1984ء کے اس عرصے میں یورپ کے کئی شہروں میں دینی تبلیغی سرگرمیوں میں بھرپور طریقے سے شرکت کی اور

Marfat.com

حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ کے برادر عزیز مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی جو سلسلہ نوشاہیہ کے فروغ اور تبلیغ دین کے لئے طویل عرصہ سے گراں قدر اور مئوثر کوششیں فرما رہے ہیں

اجتماعات سے خطاب کیا۔ جرمنی، بلجیم اور فرانس میں بھی آپ نے کئی تبلیغی اجتماعات سے خطاب کیا۔ فرانس میں پیرس اور ادورو کے شہروں میں بھی آپ نے تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ ہالینڈ کے دورے میں قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوئی، خاص طور پر ڈنہاگ کے ایک جلسہ عام میں متعدد قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

پیر سید ابوالکمال صاحبؒ برق نوشاہی نے اپنی پوری زندگی میں دینی اداروں کی مدد و سرپرستی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ خاص طور پر آپ نے ورلڈ اسلامک مشن، اسلامک مشنری کالج اور جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ کو ہمیشہ مکمل مدد و حمایت فراہم کی۔ جامعہ تبلیغ الاسلام گجرات اور جامعہ اسلامیہ چک سواری میر پور آپ کی سرپرستی میں قائم ہوئے اور آپ کی ہی زیر نگرانی ترقی و کامیابی کی منازل طے کرتے رہے۔ آپ نے حضرت مجدد اعظم سید نوشہ گنج بخش قادریؒ کے مزار کی از سر نو تعمیر کرائی بھلوال شریف میں حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کی ریاضت گاہ اور خوشاب میں حضرت سید معروف شاہ قادریؒ کے مزار کی مرمت اور سڑک کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ نے چک سواری میں حضرت بحرالعلوم قادری اور ٹھل شریف میں سید معصوم شاہ صاحب نوشاہیؒ کے مزارات تعمیر کرائے اور زائرین کے لئے سہولتوں کی فراہمی

Marfat.com

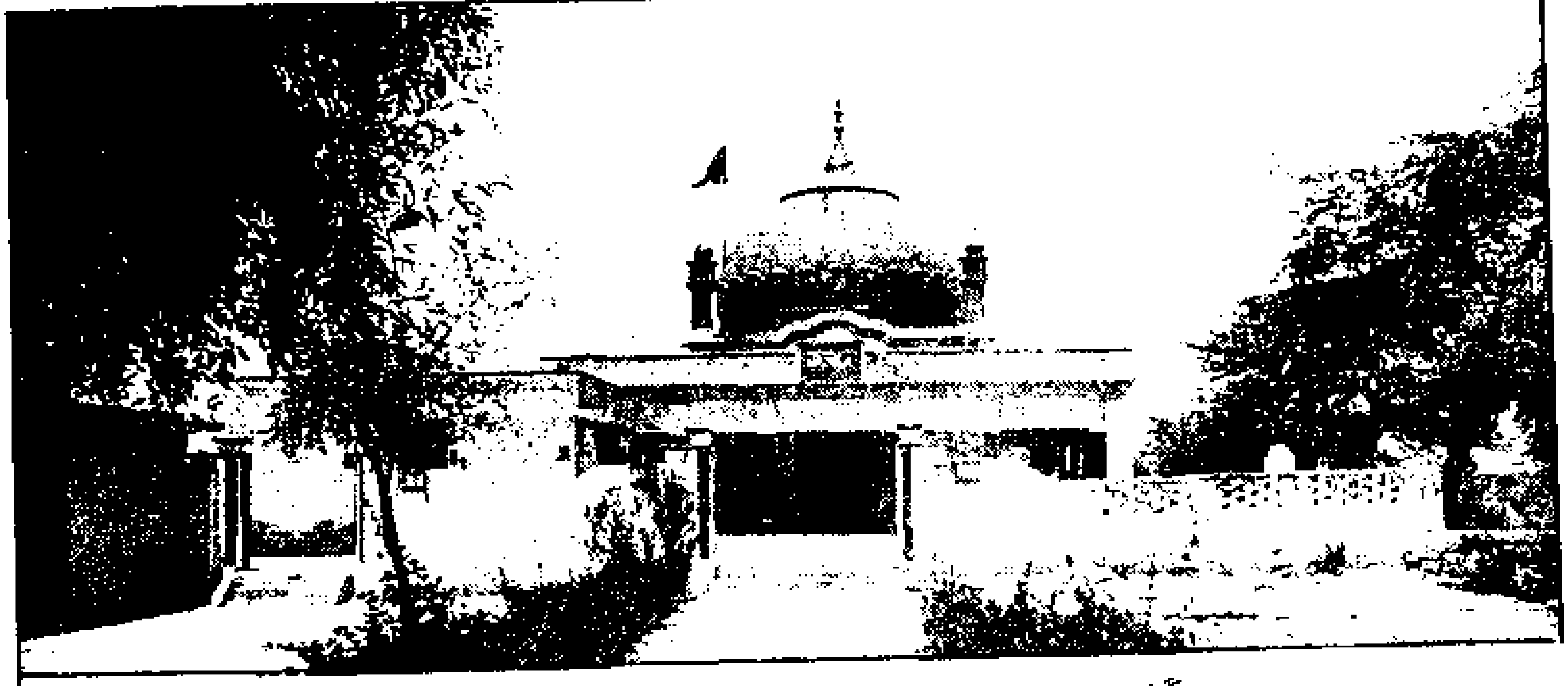

مجدد اسلام حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری کے دادا مرشد اور حضرت سخی شاہ سلیمان قادری نوری کے مرشد حضرت سید معروف شاہ قادری کا روضہ واقع خوشاب شریف ضلع سرگودھا

کا اہتمام کیا۔

پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ نے 1982ء میں فریضہ حج کیا اور روضہ رسولؐ پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے حج کا جو سفرنامہ مرتب فرمایا وہ تاریخی اعتبار سے بے حد اہمیت کا حامل ہے' آپ نے حرمین شریفین سے احباب کو جو منظوم خطوط لکھے ہیں وہ بھی ایک قیمتی ادبی و روحانی سرمایہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ نے اپنی چالیس سالہ تصنیفی زندگی میں تفسیر قرآن' سیرت النبیؐ' فقہ' حدیث' تصوف' حکمت' مناظرہ و تنقیدات' انساب' منطق' صرف و نحو' احوال و سوانح مناقب و فضائل وعظ' عملیات' علم الرویا' مکتوبات فن تاریخ گوئی اور سفرناموں جیسے موضوعات پر پانچ سو سے زیادہ تصنیفات و تالیفات چھوڑی ہیں' آپ پنجابی' اردو' فارسی اور عربی پر مکمل عبور اور کامل دسترس رکھتے تھے۔ قدرت نے آپ کو بے مثال قوت حافظہ عطا کی تھی' جب کسی موضوع پر بات کرتے تو حوالوں میں کتاب کا نام مصنف' صفحہ اور سن اشاعت کے ساتھ پوری عبارت پیش کر دیتے۔ شعر و سخن کی مختلف اصناف میں آپ نے طبع آزمائی کی ہے اور تصوف کو جس طرح پنجابی شاعری میں آپ نے پیش کیا ہے اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ آپ کا کلام عوام و خواص میں یکساں مقبول ہے۔ آپ کو مطالعے کا بے حد شوق تھا دن رات کتب بینی میں مشغول رہے جس شہر میں بھی تشریف لے جاتے وہاں کے کتب خانے آپ کی دلچسپی کا خاص مرکز ہوتے اسی شوق کے تحت آپ نے ڈوگہ شریف میں ایک بہت بڑا ذاتی کتب خانہ جمع کیا جس میں عربی' فارسی' اردو اور پنجابی میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب اور مسودات کا نایاب ذخیرہ موجود ہے جن میں عربی اور فارسی کے قلمی نادر مسودات اور مخطوطات شامل ہیں۔

حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ کا وصال 2 اپریل 1985ء کو ہوا' آپ کے بڑے بھائی حضرت پیر سید عالم شاہ صاحب نوشاہی قادری نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں علماء و مشائخ کے علاوہ عقیدت مندوں کی ایک بہت بڑی تعداد شریک ہوئی۔ آپ کی وفات پر پاکستان' بھارت' برطانیہ' ہالینڈ' فرانس'

Marfat.com

حضرت پیر سید ابو الکمال صاحب برق نوشاہیؒ 1960ء میں اپنے دورہ یورپ کے موقع پر جرمنی میں مولانا محمد حنیف رضا نقشبندی اور صوفی محمد یونس صاحب اویسی کے ہمراہ

جرمنی، ڈنمارک، ناروے، کویت، ابو ظہبی اور سعودی عرب سے علماء، مشائخ، سکالرز اور اہم علمی و ادبی شخصیات نے تعزیتی پیغامات میں آپ کی علمی و دینی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ آپ نے اپنی وفات سے قبل ہی چار صفحات پر مشتمل وصیت نامے میں تمام ضروری امور کی نشاندہی فرما دی تھی۔ ایک ہفتہ قبل اپنے قریبی افراد کو اپنی وفات کے بارے میں اطلاع کر دی تھی، حتیٰ کہ مستری کو بلا کر خود تابوت اور قبر کے بارے میں ہدایات دیں۔ وصال کے روز آپ نے ڈاکٹروں کو فرمایا کہ اب علاج و معالجہ چھوڑ دو اس لئے کہ اب واصل باللہ ہونے میں زیادہ وقت نہیں ہے۔ آپ درود شریف اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

حضرت پیر ابو الکمال صاحب برق نوشاہیؒ نے اپنے بھائی مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کو دربار عالیہ بحر العلومیہ کا مرکزی جانشین اور اپنے فرزند سید رضا حسین شاہ صاحب نوشاہی کو دربار عالیہ نوشاہیہ ڈوگہ شریف ضلع گجرات کے لئے جانشین مقرر فرمایا۔

حضرت پیر برق صاحبؒ کے ایک انتہائی عقیدت مند مرید اور خلیفہ علامہ علی اکبر سجاد صاحب نے جو آج کل برطانیہ (ویک فیلڈ) میں ہیں، آپ کے بارے میں فرمایا کہ حضرت پیر سید ابو الکمال صاحبؒ برق نوشاہی صرف جانشینی کے اعتبار سے پیر نہ تھے بلکہ علماء کرام نے کتب اسلامیہ میں پیران عظام کے لئے جن شرائط کا ذکر کیا ہے وہ سب آپ میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ آپ باشرع تھے، جید عالم تھے، صحیح العقیدہ دین کا درد رکھنے والے اور عشق رسولؐ سے سرشار تھے۔ آپ نے خطابت اور نثر کے علاوہ نظم یعنی اشعار کی صورت میں دین و مسلک کی بھرپور ترجمانی فرمائی۔ آپ کے حمدیہ اور نعتیہ اشعار ملک بھر میں مختلف محافل میں پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ کے اشعار کو قرآن و حدیث کا منظوم ترجمہ کہا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

پیر آفتاب احمد قاسمیؒ صبغتہ اللہ

حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ صبغتہ اللہ حضرت پیر محمد زاہد خان صاحبؒ المعروف پیر خان صاحب کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ نے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے روحانی فیضان کو دنیا میں عام کیا۔ آپ بیک وقت ایک عالم دین' ایک روحانی بزرگ اور عصری علوم کے سکالر تھے۔ آپ نے یورپ خاص طور پر برطانیہ میں شریعت و طریقت کی جو شمع روشن کی اس کی کرنیں آج بھی ہزاروں قلوب کو منور کر رہی ہیں۔ انہوں نے برطانیہ میں تبلیغ دین' حلقہ ذکر و فکر اور عشق مصطفےٰ دلوں میں پیدا کرنے

Marfat.com

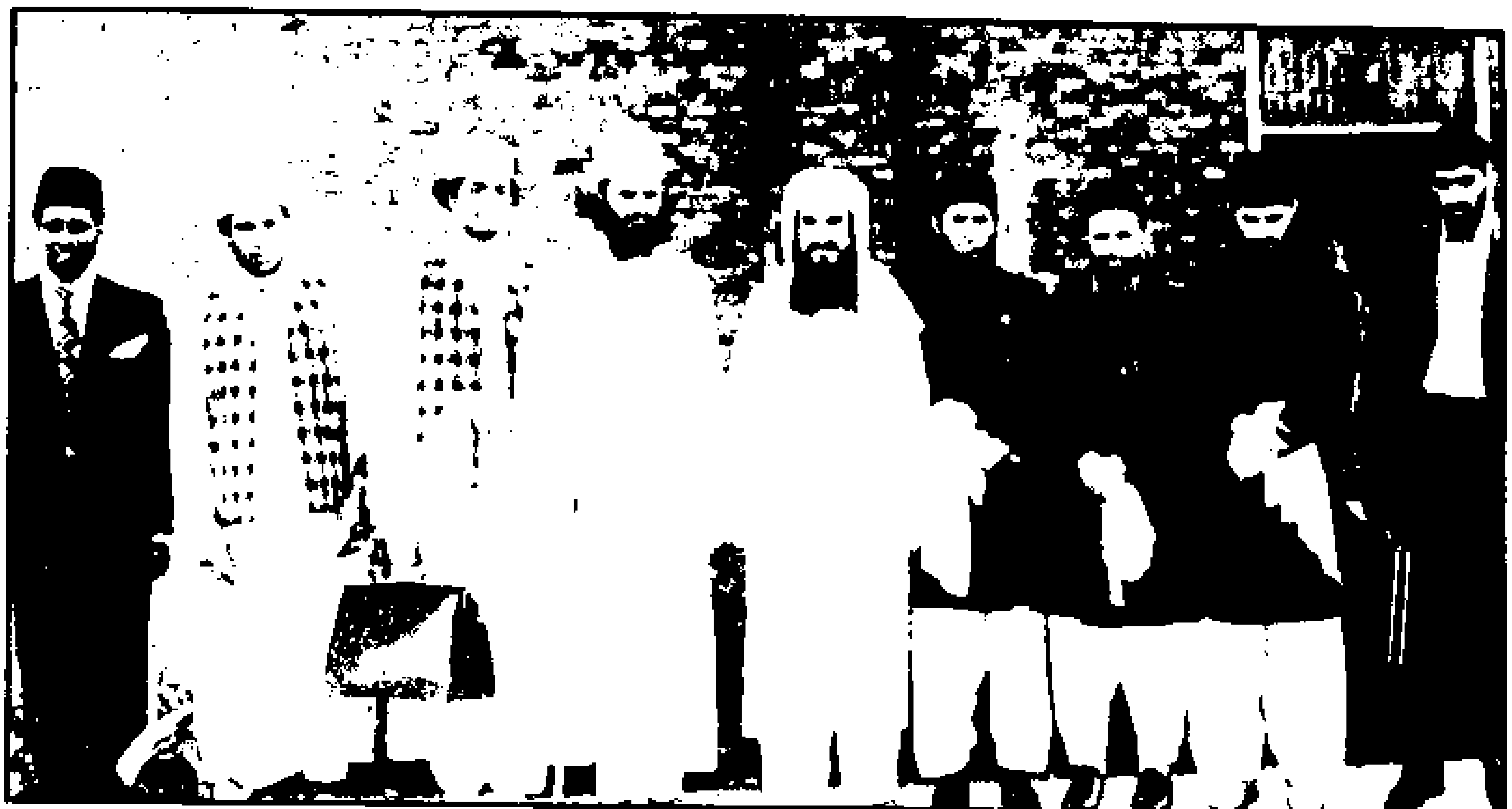

پیر آفتاب صاحب قاسمیؒ 1976ء میں اپنے تبلیغی دورہ میں لوٹن میں شیخ محمود رشید صاحب اور اپنے مریدین کے ہمراہ

کے لئے خود کو وقف کئے رکھا اور آج ان کی اولاد اور خانوادہ موہڑہ شریف اس روشنی کو پھیلانے میں مصروف ہیں۔

حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ نے سرینگر کے سینٹ میری سکول سے میٹرک کیا' پھر گورنمنٹ کالج لاہور کے گریجویشن کی۔ حصول علم کے بعد آپ نے 40 سال تک پورے پاکستان' یورپ' مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید میں شریعت و طریقت کا پیغام مخلوق خدا تک پہنچایا اور متعدد غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ حضرت خواجہ محمد قاسم صادق موہڑویؒ سے بیعت تھے اور شروع ہی سے روحانیت کی طرف مائل تھے۔ اپنے احباب و معتقدین میں وہ سکالر پیر کے طور پر مشہور تھے۔ آپ ہر وقت مطالعے میں مصروف رہتے اور کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے پاس موجود ہوتی' بالخصوص تصوف پر آپ کو خصوصی عبور حاصل تھا۔ دینی و دنیاوی تعلیم کے باوجود آپ مزاجاً "ایک درویش صفت اور سادہ منش شخصیت تھے' وہ اپنے تبلیغی دوروں میں ذکر کی بہت تلقین کرتے تھے۔ پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ نے یورپ کا پہلا دورہ 1972ء میں کیا جس کے بعد وہ ہر سال یورپ جاتے رہے' وہ یورپی سکالرز سے انگلش میں گفتگو کرتے تو وہ ان کی قابلیت اور انداز بیاں سے بے حد متاثر ہوتے۔ ان کا یورپ میں پاکستانیوں کے ساتھ بھی مستقل رابطہ رہتا۔ جن دیگر شخصیات سے ان کے روابط تھے ان میں مراکش کے شاذریہ سلسلے کے پیر حضرت شیخ محمود الصوفی' سوڈان کے شیخ عبدالرحمٰن صاحب اور انگلینڈ کے حضرت شیخ محمود رشید صاحب شامل ہیں۔ یہ تمام حضرات خود بھی صاحب علم تھے۔ پیر آفتاب احمد قاسمی صاحب لندن ہائیڈ پارک سپیکرز کارنر میں انگریزوں کو ان کی زبان میں دعوت اسلام دیتے' اس طرح متعدد انگریزوں نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا' ان میں صوفی عبدالقادر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ بعد میں جب بھی برطانیہ جاتے تو ان کے ہاں قیام کرتے۔ انہوں نے پیر صاحب کے دورہ کا ذکر اپنی کتابوں میں بھی کیا ہے۔

Marfat.com

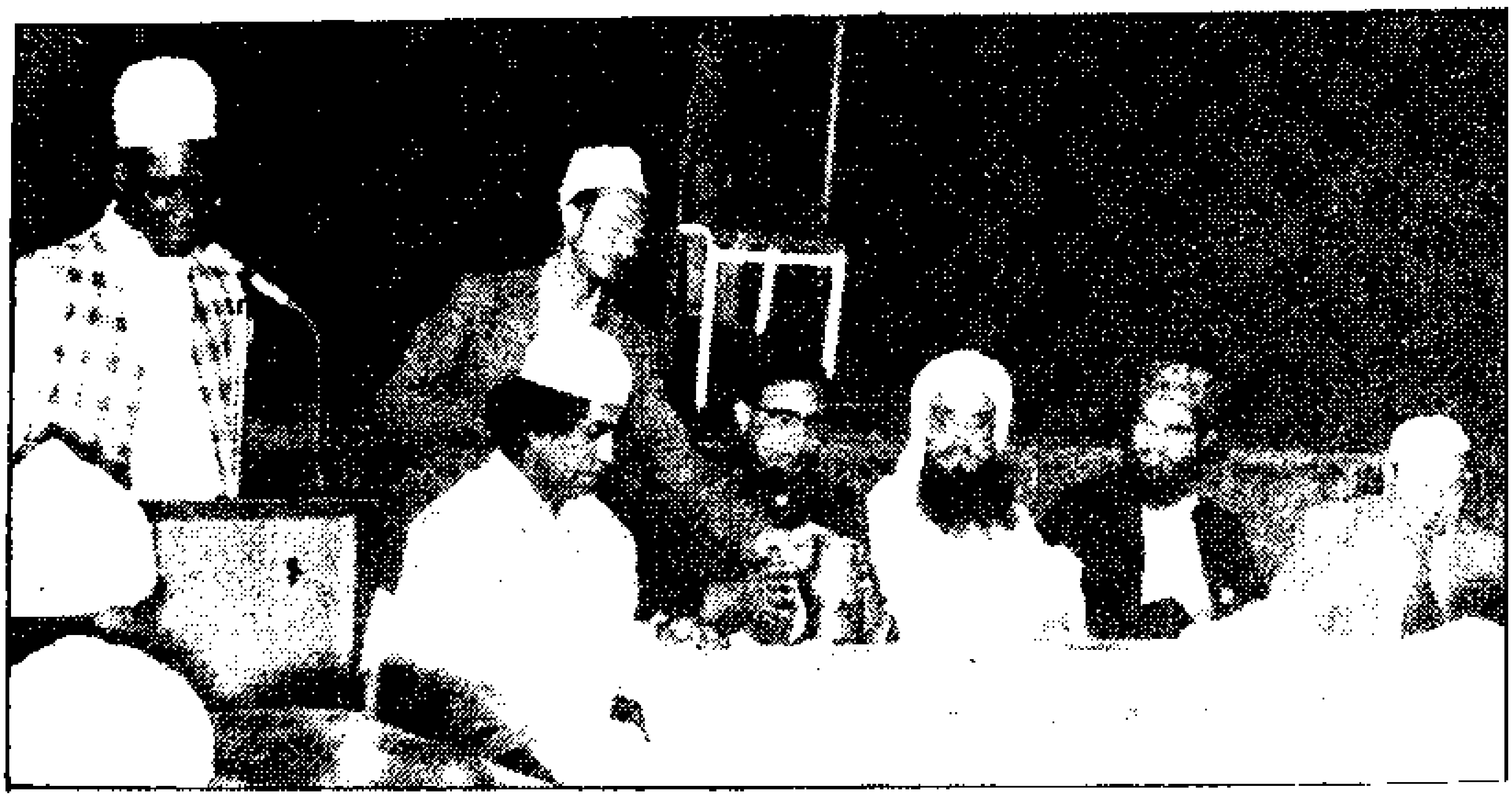

پیر آفتاب صاحب قاسمی 1974ء میں برمنگھم میں ایک تبلیغی اجتماع کے دوران شیخ محمود رشید صاحب کے ہمراہ

برطانیہ میں امام العارفین حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے والوں میں ڈاکٹر عمر حسین قاسمی خاص طور پر اہم ہیں جو اسلام قبول کرنے سے قبل ہندو تھے۔ برمنگھم میں ان کا نرسنگ ہوم اور ذاتی کاروبار ہے' ان کی اہلیہ پہلے ہی مسلمان ہو چکی تھیں اور چاہتی تھیں کہ شوہر بھی اسلام قبول کر لیں۔ اپنے قبول اسلام کے بارے میں ڈاکٹر عمر حسین قاسمی کا کہنا ہے کہ ایک روز میری اہلیہ مجھے پیر صاحب کے پاس لے گئیں' میں نے پیر صاحب کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی لیکن میرا خیال تھا کہ پیر صاحب ایک ہندو کے گھر نہیں آئیں گے لیکن آپ نے دعوت قبول کر لی اور آنے کا وعدہ کر لیا' پھر میں نے سوچا کہ انہوں نے اخلاقاً" میرا دل رکھنے کے لئے دعوت قبول کی ہے اور وہ آئیں گے نہیں' لیکن جب مقررہ وقت پر وہ تشریف لائے تو میرے دل میں کشش پیدا ہوئی اور میں نے ان سے گذارش کی کہ آپ مجھے اسلام قبول کروائیں لیکن پیر صاحب نے فرمایا کہ نہیں ابھی تم ایک سال اچھی طرح سوچو' اگلے سال میں آؤں گا اور اس وقت بھی اگر تمہاری خواہش ہوئی تو میں تمہیں مشرف بہ اسلام کروں گا۔ اس بات نے میرے دل پر اور زیادہ اثر کیا اور میرا یقین اور عقیدہ مزید پختہ ہو گیا۔ یہ ایک سال انتظار اور بے چینی میں گزرا پھر پیر صاحبؒ تشریف لائے تو میں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ میرا نام عمر حسین قاسمی رکھا گیا اور اب الحمدللہ میں حج بھی کر چکا ہوں۔

پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ نے برطانیہ کے علاوہ ڈنمارک' سویڈن' ہالینڈ' فرانس اور سپین کے دورے بھی کئے۔ چونکہ آپ کو اسلامی تاریخ سے بہت لگاؤ تھا اس لئے آپ نے سپین کے شہر لنارس میں اپنے میزبان راجہ حبیب الرحمن اور 70 دوسرے افراد کے قافلے کے ساتھ مسجد قرطبہ کی جانب سفر کیا' انتظامیہ سے اجازت کے بعد وہاں اذان دی گئی اور وہاں آپ نے 70 افراد کے ساتھ نماز ظہر با جماعت ادا کی اور ذکر کی محفل ہوئی۔ پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ نے مشرق وسطیٰ میں بھی طریقت کا پیغام پہنچایا' آج سے بیس بائیس سال پہلے انہوں نے دبئی کا سفر کیا' گو کہ وہاں بلند آواز سے ذکر کی اجازت نہیں تھی لیکن

Marfat.com

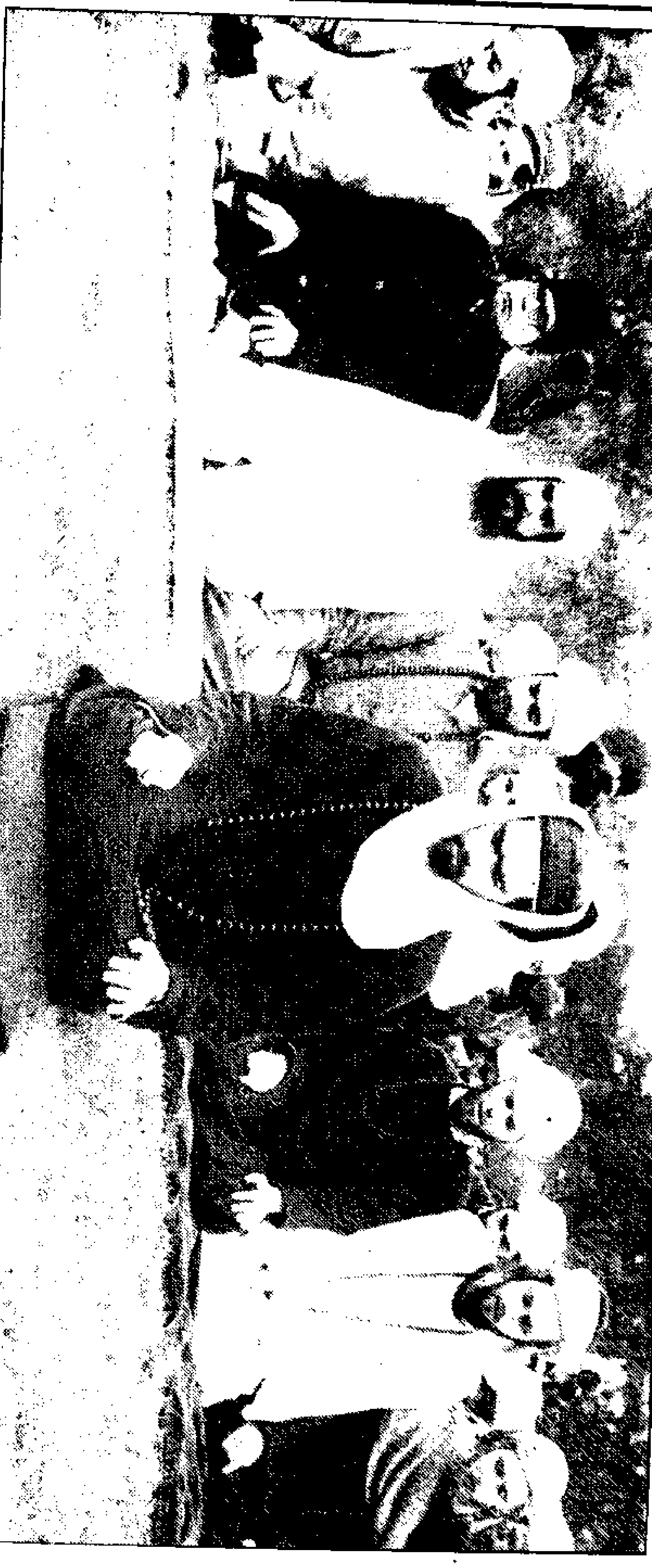

پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی" 1972ء میں ہائیڈ پارک لندن میں نومسلم جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہیں

Marfat.com

پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی صبغۃ اللہ لندن میں دوسرے مذاہب کے مبلغین کے ہمراہ

آپ نے گتے کے بنے ہوئے ایک کمرے میں بیٹھ کر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ختم خواجگان کا اہتمام کیا۔ اب تو مختلف آستانوں کے مشائخ دبئی جاتے ہیں اور بڑی بڑی محفلیں منعقد ہوتی ہیں جن میں ہزاروں افراد شرکت کرتے ہیں لیکن اس کی ابتداء قبلہ پیر صاحب نے کی تھی۔

حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی نے مجموعی طور پر برطانیہ کے دس پندرہ دورے کئے' آخری بار وہ اپنی وفات سے ایک سال قبل برطانیہ آئے تھے۔ ان کا امریکہ کے دورے کا بھی پروگرام تھا لیکن انہیں زندگی نے مہلت نہ دی اور وہ 25 مئی 1992ء کو وصال فرما گئے۔

پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ نے 1965ء میں انجمن محبان طریقت انٹرنیشنل موہڑہ شریف کے نام سے کراچی میں ایک تنظیم قائم کی تھی جس کا مقصد اسلاف کے پیغام کو عام کرنا اور لوگوں کی روحانی تربیت تھی۔ اب پاکستان کے مختلف شہروں کے علاوہ یورپ اور امریکہ میں اس کی شاخیں قائم ہیں جہاں ذکر کی ماہانہ محفلوں اور ختم خواجگان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی تنظیم کے حوالے سے برطانیہ میں اولڈھم میں قاسمیہ زاہدیہ اسلامک سنٹر کام کر رہا ہے' نیویارک میں انجمن محبان طریقت کے زیر اہتمام میلاد شریف کا پہلا جلوس نکالا گیا' اب یہ سلسلہ پچھلے تین برس سے جاری ہے۔ ہالینڈ' سپین' فرانس' بلجیئم اور مشرق وسطی میں انجمن کے زیر اہتمام ہر ماہ ذکر کی محفلوں کا اہتمام کیا جاتا ہے اس کے علاوہ عشق مصطفیٰؐ اور جہاد کشمیر کے موضوع پر کانفرنسیں بھی منعقد ہوتی ہیں۔ ان تمام سرگرمیوں کا مقصد اسلامی لٹریچر کو عام کرنا اور نئی نسل میں رب کائنات کی وحدانیت اور حضورؐ کی محبت کو اجاگر کرنا ہے۔ حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ کی قائم کردہ اس انجمن کو اس وقت ان کے فرزند ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی چلا رہے ہیں وہ اس انجمن کے مرکزی امیر اور اس کی دینی و روحانی سرگرمیوں کے روح رواں ہیں۔

Marfat.com

الحاج حافظ پیر محمد نقیب الرحمٰن

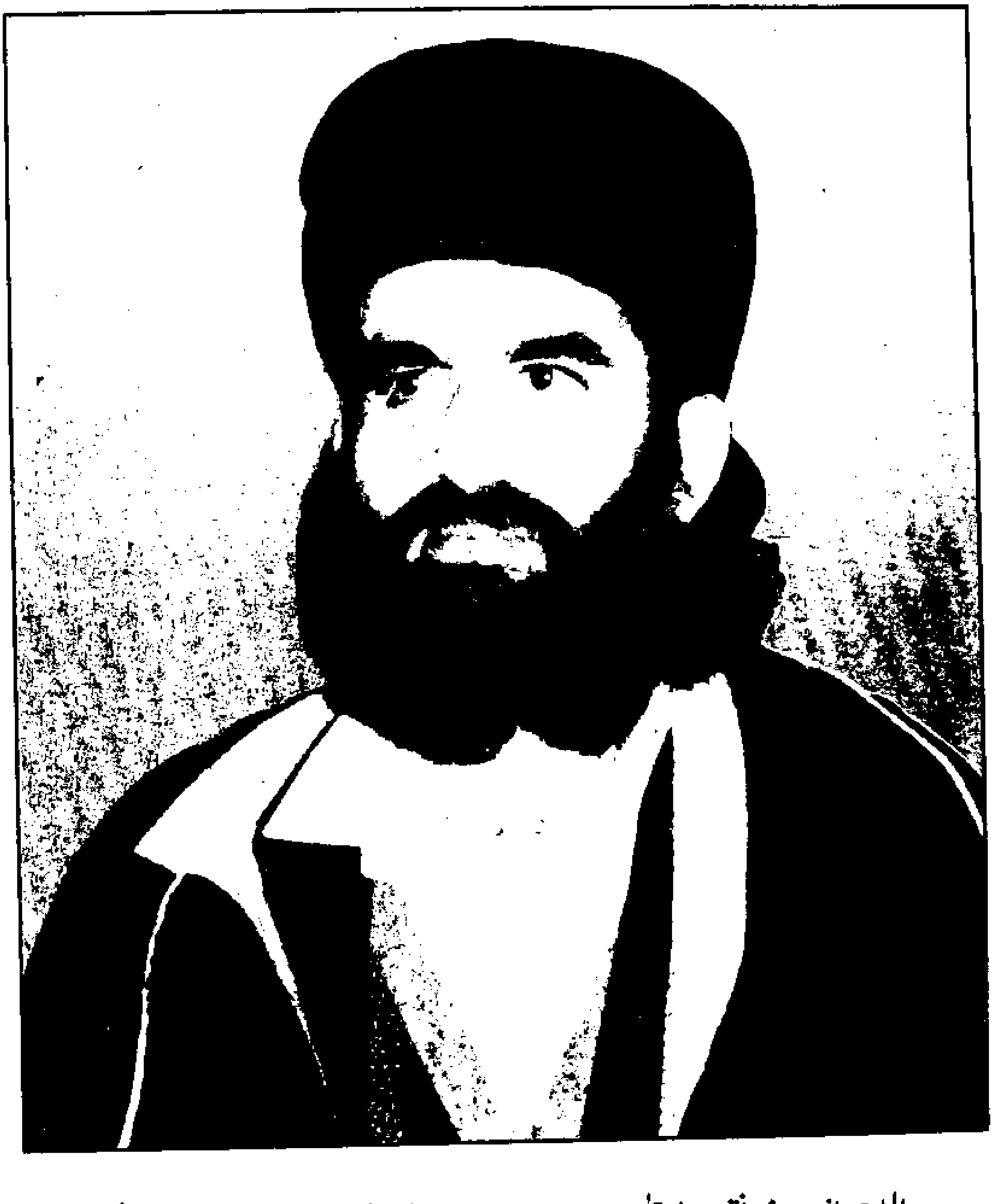

الحاج حافظ پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب دربار عالیہ عیدگاہ شریف راولپنڈی کے سجادہ نشین ہیں۔ آپ علم و عمل اور شریعت محمدیؐ کی پاسداری میں ایک مثال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ اپنے بزرگوں الحاج حافظ عبدالکریم صاحبؒ، حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحبؒ اور حضرت حافظ پیر حبیب الرحمٰن صاحبؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور ان کے حقیقی و روحانی وارث کی حیثیت سے عوام کو عشق رسولؐ اور پابندی شریعت محمدیؐ کا پیغام دے رہے ہیں۔ دربار عالیہ عیدگاہ شریف سے وابستہ مریدین اور معتقدین کی بہت بڑی تعداد برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی مقیم ہے۔ آپ کے کئی مرید اور خلیفہ

Marfat.com

حضرت الحاج الحافظ پیر حبیب الرحمٰن صاحب

حضرت حافظ جی محمد عبدالکریم صاحب

برطانیہ میں علمی، تبلیغی اور تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ الحاج پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب کے والد گرامی حضرت حافظ پیر حبیب الرحمٰن صاحب نے پہلی بار 1987ء میں برطانیہ کے دورے کیا اور اپنے مریدین و معتقدین سے ملاقات کی۔ الحاج حافظ پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب بھی برطانیہ کے دورے کر چکے ہیں اور اپنے مریدین و معتقدین کے ذریعہ برطانیہ میں تبلیغی، دینی و تدریسی سرگرمیوں کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔

الحاج حافظ پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب 4 جنوری 1954ء کو پیر کے دن عیدگاہ شریف راولپنڈی میں پیدا ہوئے، آپ کے والد گرامی حضرت حافظ پیر حبیب الرحمٰن صاحب دربار عالیہ عیدگاہ شریف کے سجادہ نشین اور کامل بزرگ تھے۔ آپ شیخ الحدیث بھی تھے۔ پیر نقیب الرحمٰن صاحب نے اپنی دینی تعلیم والد گرامی سے ہی حاصل کی۔ آپ کے والد گرامی نے اپنے صاحبزادے کی دینی و روحانی تربیت اس طرح کی کہ انہیں اپنے رنگ خاص میں رنگ لیا۔ حضرت حافظ پیر حبیب الرحمٰن صاحب نے اپنی زندگی میں ہی پیر نقیب الرحمٰن صاحب کی جانشینی کا اعلان فرما دیا تھا اور کہا تھا کہ ان کا وجود میرا وجود ہے، ان کی بیعت میری بیعت ہے، ان کی فرمانبرداری میری فرمانبرداری ہے، ان سے تعلق مجھ سے تعلق ہے، ان سے محبت مجھ سے محبت ہے اور ان سے دشمنی مجھ سے دشمنی ہے۔ حضرت حبیب الرحمٰن صاحب نے اپنے فرزند حضرت نقیب الرحمٰن صاحب کو روضہ رسول ﷺ کی حاضری کے لئے روانہ کیا اور انوار و تجلیات کی بارشوں میں انہیں اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا حکم ہوا۔ حافظ پیر حبیب الرحمٰن صاحب اپنے صاحبزادے پیر نقیب

Marfat.com

حضرت پیر نقیب الرحمٰن صاحب اتحاد بین المسلمین کانفرنس کی صدارت فرمارہے ہیں

الرحمٰن صاحب کو حضرت عبدالرحمٰن صاحب ثانیؒ اور حضرت خواجہ عبدالکریمؒ صاحب کے دربار میں لے گئے اور وہاں انہیں اپنی ارادت میں لے کر خلافت خاص سے نوازا۔ پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب نے اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد 29 جولائی 1990ء کو دربار عالیہ عیدگاہ شریف کی مسند سنبھالی۔ آپ کی نظر میں شریعت مطہرہ کی اہمیت کسی بھی دوسری چیز سے بڑھ کر ہے' آپ فرماتے ہیں کہ شریعت' حقیقت' معرفت اور طریقت ایک ہی شے کے مختلف پہلو ہیں' نہ طریقت شریعت سے باہر ہے نہ معرفت شریعت کے بغیر ہے' نہ حقیقت شریعت سے دور ہے اور شریعت مصطفیٰؐ ہی سیدھا راستہ ہے۔ پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب کے چھوٹے بھائی پیر نجیب الرحمٰن صاحب امریکہ میں اپنے سلسلہ طریقت اور دین و مسلک کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب تفسیر' حدیث اور فقہ سمیت علوم ظاہری و باطنی پر مکمل دسترس رکھنے کے ساتھ ایک سچے عاشق رسولؐ ہیں' آپ پر ہر وقت ایک کیف و مستی کی کیفیت غالب رہتی ہے' آپ کی آنکھیں اپنے آقا و مولاؐ کی محبت میں ہر دم پرنم رہتی ہیں اور آپ کے پاس آنے والا بھی اس کیفیت سے

Marfat.com

متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا- آپ ہر سال اپنے خرچ پر متعدد افراد کو مدینہ منورہ لے جاتے ہیں اور مدینہ کو مسلمانوں بلکہ پوری کائنات کے مرکز کے طور پر پیش کر رہے ہیں- آپ کا ایک ہی مشن ہے کہ لوگوں کو دربار رسالت مآبؐ پر حاضر کر دینا- اس وقت عیدگاہ شریف کی رونقیں آپ کی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں- بڑے بڑے علماء، فضلاء، محققین، سکالرز، ادیب اور اساتذہ آپ سے کسب فیض کرتے ہیں آپ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے فرد کو محبت اور عشق مصطفیٰؐ کی دولت تقسیم کر رہے ہیں اور فقرو استغناء کی زمام اقتدار اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے-

پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب نقشبندی سلسلے سے وابستہ ہیں اور آپ کا سلسلہ رسولی محمدیؐ کے نام سے موسوم ہے دربار عالیہ عیدگاہ شریف میں حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰؐ کے عرس کی تقریبات بھی پورے عقیدت و احترام اور دینی جوش و جذبے سے منائی جاتی ہیں- حضرت حافظ پیر محمد عبدالکریم صاحبؒ نے 1898ء میں خانقاہ عالیہ عیدگاہ شریف کی بنیاد رکھی تھی- روایات کے مطابق خود نبی کریمؐ نے حضرت حافظ عبدالکریم صاحب کو حکم فرمایا کہ یہاں ہر سال 8 جون کو میلاد شریف منایا کرو- جدید ترین تحقیق کے مطابق 8 جون عیسوی اعتبار سے نبی کریمؐ کا یوم وصال ہے- چنانچہ گزشتہ 103 برس سے یہ تقریبات منعقد ہو رہی ہیں- ان تقریبات کے موقع پر دور و نزدیک سے علماء کرام اور مشائخ عظام جمع ہو کر اپنے آقا و مولاؐ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود و سلام بھیجتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو عشق رسولؐ سے گرماتے ہیں- پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب کے والد حافظ پیر حبیب الرحمٰن صاحبؒ سے پیر ثانی پیر عبدالرحمٰن صاحبؒ نے کہا تھا کہ آپ کا براہ راست تعلق سرکار رسالت مآبؐ سے ہے اور اب آپ نے مدینہ کے سوا کسی اور طرف نہیں دیکھنا-

دربار عالیہ عیدگاہ شریف کے بانی خواجہ خواجگان حافظ عبدالکریم صاحبؒ جو موجودہ سجادہ نشین حافظ پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب کے پر دادا ہیں، ایک صاحب کشف کرامت بزرگ تھے آپ 11 اپریل 1848ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے آپ کا شجرہ نسب مغلیہ سلطنت کے بانی شہنشاہ ظہیرالدین بابر سے ملتا ہے- آپ بچپن ہی سے عام بچوں سے مختلف تھے اور ذکر و مراقبہ میں مشغول رہتے تھے، آپ نے جوانی میں ہی اپنے دور کی عظیم روحانی شخصیت حضور بابا فقیر محمد صاحبؒ چورا شریف کے ہاتھ پر بیعت کی پھر برصغیر کے طویل دورے کئے- آپ کا حلقہ طریقت ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ برما اور افغانستان تک پھیل چکا تھا، آپ نے ہزاروں غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا- آپ کا وعظ ایسا پر اثر ہوتا کہ آپ سننے والوں کے دلوں کا نقشہ بدل کر رکھ دیتے- آپ سے لاتعداد کرامات منسوب ہیں، آپ نے فرمایا تھا کہ میرے خاندان میں فیض کی کمی نہ ہوگی اور میری سات پشتوں تک مادر زاد ولی پیدا ہوں گے- آپ کا یہ فرمان حرف بحرف درست ثابت ہو رہا ہے اور آپ کے جانشینوں نے اپنے کردار و عمل سے آپ کے فرمان پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے- حضرت حافظ عبدالکریم صاحبؒ کا وصال 20 مئی 1936ء کو ہوا- آپ کے بعد آپ کے فرزند حافظ عبدالرحمٰن صاحب المعروف ثانی صاحبؒ جنہیں زندگی میں ہی آپ نے

Marfat.com

حضرت پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب عید میلاد النبیؐ کے موقع پر خطاب فرما رہے ہیں دائیں جانب آپ کے اکلوتے صاحبزادے حسان حبیب الرحمٰن ہیں

جانشین مقرر کردیا گیا تھا' دربار عالیہ کے پیشوا بنے اور انہوں نے اپنے والد گرامی کے مشن کو آگے بڑھایا حافظ عبدالرحمٰن ثانی صاحبؒ کا وصال 2 جنوری 1961ء کو ہوا۔ آپ کے بعد حافظ حبیب الرحمٰن المعروف لاثانی صاحبؒ نے سلسلہ طریقت کی آبیاری جاری رکھی۔ 29 جولائی 1990ء کو ان کے وصال کے بعد الحاج حافظ پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب دربار عالیہ عیدگاہ شریف کی اس مسند پر فائز ہیں اور عشق رسولؐ کی شمعیں روشن کئے ہوئے ہیں۔

پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب کے والد گرامی حضرت حبیب الرحمٰن صاحبؒ پہلی بار 1987ء میں انگلینڈ تشریف لے گئے تھے اور وہاں اپنے مریدین و معتقدین کے ذریعے تبلیغ دین کے مشن کو آگے بڑھایا۔ پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب پہلی بار اپنے والد گرامی کے ساتھ ہی برطانیہ گئے تھے جن کے بعد آپ نے 1998ء میں بھی برطانیہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ آپ نے اس دوران برطانیہ کے معروف شہروں برمنگھم' مانچسٹر' بریڈفورڈ' گلاسگو' ایڈنبرا' ہیلی فیکس' شیفلیڈ' ریڈنگ' ووکنگ' وٹفورڈ' ڈیوزبری' سلو' ڈربی' نیوکاسل' بولٹن' لیسٹر' چشم اور دیگر شہروں میں محفل میلاد اور روحانی مجالس کی صدارت کی اور اپنے انوار خطابت سے لوگوں کے دلوں کو عشق مصطفےٰؐ سے گرمایا۔ متعدد غیر مسلموں نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور سینکڑوں لوگ ان کے حلقہ عقیدت و ارادت میں شامل ہوئے۔ اس وقت بھی آپ کے عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد برطانیہ کے کونے کونے میں درس و تدریس میں مشغول ہے۔ عیدگاہ شریف سے وابستہ لوگ قریباً" پوری دنیا میں موجود ہیں خاص طور پر برطانیہ میں احیائے اسلام کی تحریک سے وابستہ یہ لوگ اہم کردار ادا کر رہے ہیں برطانیہ میں آپ کے خلفاء اور معتقدین اس مشن کو اپنی زندگیوں کا نصب العین بنا کر دن رات کام کر رہے ہیں محفل میلاد کا انعقاد' درس و تدریس کی مجالس' ذکراللہ ہو کا ورد اور دعوت اسلام

Marfat.com

ان کی زندگیوں کا شعار بن چکا ہے اور حضرت پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب براہ راست ان کی تربیت و رہنمائی اور نگرانی فرما رہے ہیں۔

پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب صرف جدی پشتی روحانی سلسلے کے وارث اور بزرگ ہی نہیں بلکہ جید عالم دین اور سکالر بھی ہیں۔ آپ ملت اسلامیہ کے وسیع تر اتحاد و یکجہتی کا درس دیتے ہیں۔ دینی و روحانی علوم پر رہنمائی کے ساتھ ساتھ وہ عصری و معاشی موضوعات پر بھی بھرپور نظر رکھتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں قومی و بین الاقوامی مسائل کے حل پیش کرتے ہیں۔

برطانیہ میں مساجد اور دینی اداروں کے کردار اور دینی نصاب کے مسئلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں مساجد اور دینی اداروں کا کردار لائق ستائش ہے اور یہ ان اداروں کی خدمات اور کوششوں کا ہی ثمر ہے کہ لوگ اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں اور جو مسلمان ہیں ان میں جذبہ اسلامی زیادہ پختہ اور مؤثر ہو رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جہاں تک طلباء کے لئے بنیادی دینی نصاب کا تعلق ہے وہ تمام اداروں میں یکساں ہونا چاہئے' تاہم ایک بات جو نصاب میں بنیادی اہمیت کی حامل ہونی چاہئے وہ یہ ہے کہ حضور نبی کریمؐ کے ادب اور محبت کو ہر بات پر مقدم ہونا چاہئے اور نصاب ایسا ہو کہ طالب علم 'طالب رسولؐ' بن جائیں۔

برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل اور نوجوانوں کو دین سے قریب رکھنے کی کوششوں کے حوالے سے پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ پوری دنیا میں اسلام کے بارے میں جاننے اور سمجھنے کی کوششوں میں اضافہ ہوا ہے تاہم برطانیہ میں خاص طور پر نئی نسل حق کی تلاش میں سرگرداں ہے اور وہ اسلام کو سمجھنا چاہتی ہے' جہاں تک مسلمانوں کی نئی نسل کا تعلق ہے جو برطانیہ میں پروان چڑھ رہی ہے اگر اسے باقاعدہ اور مؤثر رہنمائی فراہم ہو اور دینی ماحول مہیا کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ راہ راست سے ہٹ جائے۔ پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب نے کہا کہ عید گاہ شریف سے منسلک افراد جو پوری دنیا میں موجود ہیں' برطانیہ میں بھی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ عید گاہ شریف دراصل احیائے اسلام کی تحریک کا ایک عظیم مرکز ہے' پیر نقیب الرحمٰن صاحب نے کہا کہ سیرت کا پیغام ہی مسلمانوں کی بہبود کا ذریعہ ہے اس لئے ہمیں ایک خدا' ایک کتاب' ایک دین اور ایک رسولؐ پر متفق ہوتے ہوئے اسلام دشمنوں کی سازشوں کو بے نقاب کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ عید گاہ شریف دراصل احیائے اسلام کی تحریک کا ایک عظیم مرکز ہے یہاں سے عشق مصطفےٰؐ کی ضوفشانیاں پوری دنیا کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اپنے مستقبل کے عزائم کے حوالے سے انہوں نے فرمایا کہ یہاں ایک عالمی معیار کی لائبریری' دار العلوم' میلاد ہال' معیاری سہولتوں کے آراستہ مہمان خانے تعمیر کئے جائیں گے اور آہستہ آہستہ یہ مدرسہ ایک عالمی اسلامی یونیورسٹی کا درجہ حاصل کرے گا جہاں سے بڑے بڑے مفکر' محقق' مبلغ اور عاشق رسولؐ دنیا کے کونے کونے میں مشعل عشق مصطفےٰؐ کو روشن کرنے نکلیں گے۔

Marfat.com

الحاج ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی

الحاج ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب اشرفی الجیلانی سرزمین یورپ میں ایک عظیم مبلغ اسلام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ جب 1959ء میں اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں پہلی بار انگلستان گئے تو انہوں نے اسی وقت سے تبلیغ دین کو اپنا فریضہ اولین سمجھا۔ برطانوی تعلیمی اداروں میں مخلوط تعلیم اور دیگر تمام مغربی اثرات کے باوجود آپ نے اپنا خالص اسلامی تشخص برقرار رکھا اور اپنے دینی اصولوں سے سرمو انحراف نہیں کیا جس کی وجہ سے انگلستان کے تعلیمی اداروں نے اپنے اصول و ضوابط میں آپ کے لئے نرمی پیدا کی اور آپ کے ساتھی طلبہ بلکہ آپ کے اساتذہ بھی آپ کے اخلاص و اخلاق اور حسن کردار کے گرویدہ ہو گئے۔ اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے بعد بھی آپ نے برطانیہ میں تبلیغ و اشاعت دین اور روحانیت و تصوف کے فروغ کے لئے اپنی کاوشیں مسلسل جاری رکھی ہوئی ہیں۔ انگلستان میں آپ کی رہائش گاہ شمال مغربی لندن کے علاقہ ولزڈن میں واقع ہے اور آپ کے معتقدین و مریدین لندن سے ایڈنبرا تک برطانیہ کے ہر اس شہر میں موجود ہیں جہاں ایشیائی لوگ آباد ہیں۔ ان کے مریدین و معتقدین نہ صرف انگلستان اور سکاٹ لینڈ میں حلقہ اشرفیہ کے زیر اہتمام دینی اور روحانی محافل کا اہتمام کرتے ہیں جن میں خود قبلہ ڈاکٹر صاحب بھی رونق افروز ہوتے ہیں بلکہ آپ کے کئی مریدین و معتقدین جو مستند عالم دین اور بلند پایہ خطیب بھی ہیں ' برطانیہ کے مختلف اداروں اور مساجد میں امامت و خطابت اور تدریس و تبلیغ کے فرائض انجام دے رہے ہیں 'ان شخصیات میں علامہ محمد خورشید احمد قصوری صاحب نمایاں حیثیت رکھتے ہیں جو شیر ربانی سنٹر مانچسٹر سے وابستہ ہیں۔

Marfat.com

ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب نے گزشتہ چالیس برس سے زائد عرصے میں اپنی تمام تر علمی و روحانی صلاحیتوں اور مالی وسائل کو تبلیغ و ترویج اسلام کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ سادات کے عظیم علمی خانوادے سے تعلق رکھنے والی یہ عظیم شخصیت نہ صرف اپنی علمی و روحانی محافل، تقاریر اور اجتماعات کے ذریعے مسلمانوں کو ایمان و سکون کی دولت سے فیضیاب کر رہی ہے بلکہ آپ کی تصنیفات و تالیفات حق کے متلاشی افراد کی مستند علمی رہنمائی کا سامان مہیا کر رہی ہیں آپ نے یورپ کی سماجی و معاشرتی ضروریات اور تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام کے بنیادی اصولوں اور تعلیمات کے بارے میں انگلش میں بھی مختصر کتابیں تحریر فرمائی ہیں جن سے نہ صرف مسلمانوں کی نوجوان نسل کو مغربی ماحول میں اپنے دین اور مسلک کے بارے میں آگاہی و رہنمائی حاصل ہو رہی ہے بلکہ غیر مسلم بھی ان کتب سے مستفید ہو کر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں زیادہ بہتر انداز میں جاننے اور سمجھنے لگے ہیں۔ آپ نے حلقہ اشرفیہ پاکستان بھی قائم کر رکھا ہے جس کا مقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاکؐ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق اس فانی زندگی کی تعمیر کے ذریعے رضائے الٰہی کا حصول ہے آپ کے زیر ادارت کراچی سے ایک مذہبی و روحانی جریدہ آستانہ کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ پاکستان کے تقریباً" تمام بڑے شہروں میں حلقہ اشرفیہ کی شاخیں قائم ہیں۔ ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف کراچی اور لاہور میں اپنے مراکز اور اداروں کے علاوہ یورپ بالخصوص برطانیہ کے مختلف شہروں میں مسلسل دورے کرتے رہتے ہیں جہاں ان کے مریدین بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ آپ کو متعدد بار حج و عمرے اور زیارت کعبتہ اللہ اور روضہ الرسولؐ کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب 19 جنوری 1938ء کو ہندوستان کے تاریخی شہر دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق سادات کے مشہور خاندان اشرفیہ کچھوچھہ شریف سے ہے۔ آپ کے والد گرامی حضرت پیر سید طاہر اشرف صاحب جیلانی ایک عظیم صاحب علم و عمل شخصیت تھے آپ کا سلسلہ نسب 27 پشتوں پر حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی سید ناشیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ سے اور 39 ویں پشت میں حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰؐ سے ملتا ہے آپ کی ولادت سے چار سال قبل شبیہ غوث اعظم شیخ المشائخ حضرت پیر علی حسین صاحب الاشرفی جیلانی کچھوچھہ شریف نے آپ کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے آپ کو محمد مظاہر اشرف کے نام سے موسوم کیا اور آپ کی جلالت، عظمت اور کمال رفعت کے اشارے دیتے ہوئے فرمایا کہ آنے والا یہ شہزادہ اپنے خاندان کے لئے باعث صد افتخار ہوگا۔

قبلہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی تعلیم کا آغاز گھر سے ہی کیا، پھر مدرسہ حسین بخش نزد جامع مسجد دہلی میں حضرت حافظ بھورے صاحب سے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا۔ حافظ صاحب ڈاکٹر پیر سید مظاہر اشرف صاحب کے دادا حضرت پیر سید حسین اشرف صاحب کے شاگردوں میں سے تھے آپ نے فارسی و عربی کی کتب اپنے ماموں علامہ مولانا محمد نسیم احمد دہلوی سے پڑھیں جو اپنے وقت کے جید علماء میں شمار ہوتے تھے اور سنہری جامع مسجد چاندنی چوک دہلی میں خطابت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ درس نظامی کی تعلیم کا

Marfat.com

سلسلہ جاری تھا کہ تحریک پاکستان کی سرگرمیوں اور حالات کے باعث اسکی تکمیل نہیں ہو سکی اور قیام پاکستان کے موقع پر آپ کے والد گرامی حضرت پیر سید محمد طاہر اشرف الجیلانی نے بھی سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دہلی سے لاہور ہجرت کی اور کچھ عرصہ لاہور میں قیام کے بعد آپ کراچی منتقل ہوگئے جہاں آپ کے اہل خانہ کو انتہائی صبر آزما اور تکلیف دہ صورتحال کا سامنا رہا بالا آخر حضرت علامہ مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کے توسل سے کراچی میں فردوس کالونی میں آپ نے ایک قطعہ اراضی قیمتاً" حاصل کر کے مکان تعمیر کیا اور وہاں مستقل قیام اختیار فرمایا۔ آج بھی اسی مکان کے نصف حصے میں دارالعلوم جامعہ طاہریہ اشرفیہ قائم ہے جہاں قدیم و جدید علوم کی معیاری تعلیم کا سلسلہ نہایت احسن طریقے سے جاری ہے۔

ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب نے کراچی میں قیام کی صورتحال واضح ہونے کے بعد دینی تعلیم کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا اور حضرت علامہ مفتی محمد عمر صاحب نعیمی اشرفی کی عظیم درسگاہ جامعہ عربیہ بحرالعلوم میں علوم درسیہ عربیہ کی تکمیل پر توجہ مرکوز کی اور جملہ علوم معقول و منقول میں دسترس حاصل کی ساتھ ساتھ اپنے والد گرامی پیر سید محمد طاہر اشرف صاحب الجیلانی سے سلوک و تصوف کے اسرار و رموز سیکھنے اور سمجھنے کا سلسلہ جاری رکھا اور عروج و ارتقاء کی منازل آپ پر آسان ہوتی چلی گئیں۔ حتیٰ کہ بارہ برس کی عمر میں ہی آپ پر اسرار غریبہ اور انوار عجیبہ ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ یہ اس ماحول ہی کا اثر تھا کہ شعائر اسلامی اور تعلیمات دینی پر عمل میں انہوں نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔ ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب کی والدہ محترمہ چونکہ اپنے صاحبزادے کو اسلام کے ایک عالمی مبلغ کے روپ میں دیکھ رہی تھیں اس لئے انہوں نے آپ کے لئے جدید عصری تعلیم کو بھی نظرانداز نہیں کیا۔ ڈاکٹر پیر محمد مظاہر اشرف صاحب نے 1956ء میں اعلیٰ نمبروں سے میٹرک کیا پھر جناح کالج 'ڈی جے سائنس کالج اور ڈاؤ میڈیکل کالج میں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور میڈیکل کی تعلیم کی تکمیل کے لئے 1959ء میں برطانیہ چلے گئے۔ آپ نے وہاں تعلیم کے دوران بھی تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری رکھا۔ برطانوی تعلیمی اداروں میں مخلوط تعلیم اور دیگر تمام مغربی اثرات کے باوجود آپ کا اپنا اسلامی تشخص برقرار رکھا چنانچہ ان اداروں نے اپنے اصول و ضوابط میں آپ کے لئے نرمی پیدا کی اور آپ کو ایک مقدس اور پاکیزہ شخصیت کے طور پر تسلیم کر لیا اور وہاں ساتھی طلباء و اساتذہ آپ کے اخلاص و اخلاق اور حسن کردار کے گرویدہ ہو گئے۔ آپ نے انگلستان میں قیام کے دوران نیورولوجی میں سپیشلائزیشن کیا۔

ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب نے جہاں طب جدید یعنی میڈیکل کے شعبے میں اعلیٰ اور مستند تعلیم حاصل کی وہیں وہ طب نبوی" طب روحانی اور طب یونانی میں بھی کمال رکھتے ہیں اور بہترین جسمانی و روحانی معالج اور سرجن ہیں' اس طرح آپ عالم کتاب بھی ہیں اور صاحب حکمت بھی اور ہر دو حوالوں سے لوگ ان سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔

والد گرامی کی بابرکت صحبت اور فیضان سے آپ کی طبیعت میں زہد و تصوف کا رجحان شروع سے

Marfat.com

غالب تھا لیکن یہ وہ تصوف نہیں تھا جو انسان کو مست و بے خود کر کے دنیا و مافیا سے بے خبر کر دے بلکہ آپ ہر حال میں پابند شریعت رہے۔ آپ کے والد گرامی نے اپنی زندگی میں ہی آپ کے سلسلہ بیعت و طریقت کے ضمن میں یہ کہہ کر واضح اشارہ کر دیا تھا کہ "میرے پاس نہیں بلکہ الجیلانی کچھوچھہ شریف میں ہے" چنانچہ آپ نے شاہ سید محی الدین اشرف الاشرفی الجیلانی کچھوچھوی ؒ سے بیعت کی سعادت حاصل کی اور آپ کے پیرو مرشد نے آپ کو خلافت بھی عطا فرمائی' اس کے علاوہ آپ پر حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی ؒ کی بھی خاص توجہ اور نگاہ کرم رہی ہے اور ایک مراقبے میں آپ نے ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب کو "دعائے سیفی" کی تلقین کی جسے ڈاکٹر پیر سید مظاہر اشرف صاحب نے اپنی زندگی کا معمول بنا رکھا ہے۔ آپ نے بارہ سال تک اس دعا کے چلے بھی کئے ہیں۔

ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب کی شادی حضرت شیخ المشائخ سید مختار اشرف صاحب اشرفی سجادہ عالیہ کچھوچھا شریف کی بھانجی کی صاحبزادی سے ہوئی اس وقت آپ کی عمر بائیس تیئس برس تھی' دو ہزار روپے حق مہر مقرر ہوا جو آپ نے 140 مرتبہ ادا کیا یعنی مجموعی طور پر دو لاکھ 80 ہزار روپے عنایت فرمائے۔ آپ کے دو صاجزادے محمد اوحد الدین صاحب اور محمد محی الدین صاحب بھی جملہ امور شریعت پر دستگاہ رکھتے ہیں۔ آپ کی تین صاجزادیاں ہیں جو علوم دینی سے واقف اور ان پر عمل پیرا ہیں۔ صاجزادہ محمد محی الدین صاحب مستقل طور پر لندن میں مقیم ہیں۔

ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب کو یہ خصوصی سعادت اور اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے دیار حبیب ؐ کا بے شمار بار سفر کیا ہے' اس سرزمین مقدس پر حاضری' جس کے لئے لوگ ساری زندگی ترستے ہیں آپ کو بار بار نصیب ہوئی۔ آپ نے کم و بیش 20 بار حج بیت اللہ اور 60 بار عمرے کی سعادت حاصل کی ہے۔ آپ کو حضور رسالت مآب ؐ سے ایک خاص والہانہ لگاؤ ہے۔ کثرت سے حج اور عمرے کی سعادت کے باعث آپ کو دربار رسالت ؐ سے خصوصی وابستگی حاصل رہی ہے' یہی وجہ ہے کہ یورپ اور مغربی دنیا کی سیاحت و آمد و رفت کے باوجود عادات و اطوار اور اخلاق و معمولات میں آپ پر سلف صالحین کا رنگ غالب ہے۔

مذہب و مسلک کی تبلیغ و ترویج کے لئے ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب نے برطانیہ میں طویل قیام کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر دنیا کے متعدد ممالک کے طویل اور تفصیلی دورے کئے ہیں اور ہر جگہ اپنے عمل و کردار اور اقوال و افعال سے لوگوں کو دین حق اور مسلک اہلسنت کی طرف مائل کیا ہے۔ کئی غیر مسلموں نے آپ کے پرکشش اور حکیمانہ انداز تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا ہے۔ آپ نے فرانس' امریکہ' کینیڈا' جرمنی' آسٹریلیا' ملائشیا' بھارت' دوبئی' ترکی' ایران' عراق اور شارجہ سمیت مختلف ممالک کا کئی بار دورہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کے علاوہ پوری دنیا میں آپ کے مریدین' معتقدین اور متوسلین کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔

ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب اشرفی الجیلانی ایک بلند پایہ خطیب' مقرر اور مبلغ ہونے کے

Marfat.com

علامہ خورشید احمد صاحب قصوری، حضرت ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف صاحب اشرفی، زینت القراء قاری محمد ابراہیم صاحب قادری اشرفی، منیر احمد صاحب اشرفی اور صغیر احمد صاحب قادری مرحوم

ساتھ ساتھ شاعر، ادیب، صحافی، مورخ، مترجم اور مصنف بھی ہیں۔ آپ نے عربی، فارسی، اردو، ہندی اور انگریزی میں اشعار کہے ہیں تاہم ان کی شعرگوئی اب نعت رسول مقبولؐ کے لئے مخصوص ہو چکی ہے۔ آپ ماہنامہ آستانہ کراچی کے مدیر اعلیٰ کی حیثیت سے بھی اپنے قلم کے ذریعے علمی و روحانی فیض عام کر رہے ہیں۔ آپ نے متعدد کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں جن میں صراط الطالبین فی طریق الحق والدین ایک اہم کتاب ہے جس میں آپ نے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مختلف پہلوؤں اور مسائل کو آسان زبان میں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ شیخ و مرید کے تعلق و آداب، منازل سلوک اور توکل جیسے موضوعات پر آسان اور قابل فہم انداز میں تفصیلی اظہار خیال کیا ہے۔ اسی طرح ان کی ایک اور کتاب سلوک کے قواعد و ضوابط پر ہے جو راہ تصوف کے مسافروں کی عملی و روحانی رہنمائی کرتی ہے۔ ''لطائف اشرف'' میں آپ نے حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیرؒ سمنان کی سیرت و تعلیمات اور ان کی زندگی کے واقعات کو جمع کیا ہے۔ آپ کی دوسری کتب میں محبوب ربانی، حیات محدث اعظم ہند کچھوچھوی، قطب ربانی، مسائل رمضان المبارک و عید الفطر شامل ہیں۔ آپ نے یورپ خصوصاً برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کی نوجوان نسل اور حق کے متلاشی غیر مسلموں کی رہنمائی کے لئے انگلش میں ایک کتاب "BASIC STUDIES OF ISLAM" بھی مرتب کی ہے جس میں بنیادی اسلامی شعائر اور تعلیمات کو نہایت آسان اور موثر انداز میں سمجھاتے ہوئے ان کی اہمیت اور اثرات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب اشرفی الجیلانی کو اللہ تعالیٰ نے علوم دینی کے ساتھ ساتھ ظاہر اسباب و وسائل سے بھی مالا مال کیا ہے اور آپ اپنے کاروباری وسائل سے دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے لئے جو خدمات انجام دے رہے ہیں ان کی مثال ملنا مشکل ہے۔ پاکستان اور بھارت کے علاوہ یورپ اور

Marfat.com

برطانیہ میں مساجد اور مدارس کے ساتھ آپ کا مالی تعاون اور سرپرستی ایک مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔
آپ سنیت پر ٹھوس اعتقاد رکھنا ہر فرض سمجھتے ہیں اس لئے اسلاف عظام اور اپنے اکابرین کے ایام فخر کے ساتھ مناتے اور ان مواقع پر بھرپور اہتمام کرتے ہیں' ایسے موقعوں پر سینکڑوں اور ہزاروں موعوئین آپ کی مہمان نوازی سے متاثر ہوتے ہیں' ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب اشرفی اپنی روحانی اور مادی دولت سے اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں۔ آپ نے متعدد مساجد اور مدارس خود تعمیر کرائے ہیں۔ اشرفی ٹاؤن رائے ونڈ لاہور میں عظیم الشان دینی مدرسہ اور وسیع و عریض جامع مسجد اس کی ایک مثال ہے جس پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں۔ کراچی میں آپ کے زیر نگرانی دارالعلوم جامعہ طاہریہ اشرفیہ جدید و قدیم علوم کی ایک معیاری درسگاہ کے طور پر کام کر رہا ہے جہاں طلباء کے لئے طعام و قیام اور علاج معالجے کا مفت انتظام ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس ادارے میں چندہ' زکوٰۃ و خیرات یا صدقات کی رقوم اور اجناس وغیرہ قبول نہیں کی جاتیں تمام اخراجات حلقہ اشرفیہ برداشت کرتا ہے۔
کراچی میں حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کی یاد میں سمنان ٹاؤن اور حضرت سید محمد طاہر اشرف صاحب کی یاد میں ایک بستی طاہر اشرف آباد قائم کی گئی ہے اسی طرح لاہور میں حضرت شاہ سید محمد علی حسین اشرفی جیلانی صاحب کی یاد میں ایک بستی اشرفی ٹاؤن کے نام سے قائم کی گئی ہے۔ ان تینوں بستیوں کا مجموعی رقبہ تین سو ایکڑ بنتا ہے جہاں تقریباً ایک لاکھ افراد زندگی بسر کریں گے' ان بستیوں میں مساجد' خانقاہیں اور کمیونٹی ہال بھی تعمیر کئے جائیں گے جبکہ ایک مخدوم اکیڈمی بھی قائم کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب اشرفی الجیلانی پاکستان' بھارت اور برطانیہ سمیت دنیا کے مختلف حصوں میں اپنی دینی' علمی اور روحانی سرگرمیوں کے حوالے سے ایک قابل احترام' معزز اور مستند شخصیت کے طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔ تبلیغ و ترویج اسلام اور مسلک اہلسنت کے فروغ و استحکام کے لئے آپ کی خدمات مسلمہ اور ناقابل فراموش ہیں اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ نے دینی خدمات کو خالصتاً دین کی حد تک رکھا اور اسی لئے آپ اپنی کتاب صراط الطالبین طریق الحق والدین کے دیباچہ میں فرماتے ہیں:

"صالحین کی جماعت جو درحقیقت اولیاء اللہ کی جماعت ہے' وہ علماء اصفیاء پر مبنی ہے' جنہوں نے خود کو ہر دور میں سیاست وقتی سے کنارہ کش رہ کر صرف اور صرف دین متین کو تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف رکھا۔ جب بھی اسلام پر نازک وقت اور پر آشوب دور آیا' انہی نفوس قدسیہ نے ملت اسلامیہ کی رہنمائی کا فریضہ کما حقہ ادا کیا۔"

Marfat.com

علامہ مولانا احمد نثار بیگ قادری

علامہ مولانا احمد نثار بیگ صاحب قادری اپنی علمیت کے ساتھ ساتھ اپنی انتہائی متحرک شخصیت کے باعث نہ صرف مانچسٹر بلکہ پورے برطانیہ کے دینی اور سماجی حلقوں میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ آپ مرکزی جماعت اہلسنت (یوکے) کے سرپرست ہیں۔ مانچسٹر اور برطانیہ کے کئی دوسرے شہروں میں ان کے معتقدین کا ایک وسیع حلقہ موجود ہے۔ علامہ صاحب کے والد بزرگوار کا اسم گرامی چوہدری محمد خان صاحب ہے اور ان کا تعلق مغل برلاس قوم سے ہے۔ وہ 18 مئی 1944ء کو بمقام مغل پڑی (براستہ سہالہ ' راولپنڈی) پیدا ہوئے۔

اپنے خاندانی پس منظر اور حصول علم کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ احمد نثار بیگ

Marfat.com

بشپ آف مانچسٹر جناب کیرن بوٹ سنٹرل ماسک وکٹوریہ پارک کے دورے کے موقع پر۔ علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری' مسجد کمیٹی کے سابق سیکرٹری چوہدری منظور احمد صاحب اور ویلفیئر افسر عبداللہ آزاد صاحب بھی موجود ہیں' علامہ صاحب اس وقت مسجد کے خطیب اور اسلامک کلچرل سنٹر کے ڈائریکٹر تھے

صاحب قادری نے فرمایا "میرے آباؤ اجداد زمینداری' فوج اور پولیس سے وابستہ رہے' البتہ وہ دینی اقدار کے پابند تھے۔ خاندان میں دو تین افراد بہت مذہبی ہوئے' خصوصاً" ماموں بزرگوار' جو میرے سسر بھی بنے اور انہی سے میں نے قرآن مجید پڑھا اور نماز کے اسباق سیکھے۔ وہ گولڑہ شریف میں حضور قبلہ بابو جی صاحبؒ کے مرید تھے اور انہوں نے مفکر اسلام علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی سے قریباً" چالیس سال کی عمر میں باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کی۔ بہت خوش الحان مقرر اور خطیب تھے' بہت متقی' پرہیز گار اور صاف گو۔ ہماری قوم مغل کے لوگ چھ سات میل کے علاقہ میں آباد ہیں۔ میرے ماموں بزرگوار اردگرد کے دوسرے دیہات میں بھی بہت ہر دلعزیز مذہبی راہنما تسلیم کئے جاتے تھے۔ ان کی کوششوں سے نہ صرف ہمارے گاؤں کی بلکہ درجنوں دوسرے دیہات کی مساجد نئے سرے سے آباد ہوئیں اور بالخصوص نوجوانوں میں دینی ذوق بیدار رہا۔ ان ہی نوجوانوں میں ایک خوش نصیب میں بھی تھا۔"

علامہ صاحب نے مزید فرمایا "میں نے 1971ء میں ایم اے اسلامیات کی ڈگری لی اور 1979ء میں ایم اے عربی کر لیا۔ پھر ایم اے اردو میں داخلہ لیا مگر خاندانی اور دینی ذمہ داریاں بڑھ جانے کی وجہ سے یہ اعزاز حاصل نہ کر سکا۔ میں نے دینی تعلیم دارالعلوم قادریہ جیلانیہ ٹنچ بھاٹہ راولپنڈی میں حاصل کی۔ اس وقت دارالعلوم میں درس نظامی کا امتحان پنجاب بورڈ کے معیار کے مطابق دیا جاتا تھا یعنی آخری امتحان بورڈ میں عربی فاضل کا دلوایا جاتا تھا۔ اس سے طلباء کو سرکاری اداروں میں ملازمت کے مواقع میسر آ جاتے تھے ساتھی طلباء نے عربی فاضل کا امتحان دیا اور میں چونکہ اس وقت تک نہ صرف گریجویشن بلکہ ایم اے اسلامیات بھی کر چکا تھا۔ اس لئے میں نے ایم اے عربی کا امتحان دیا اور الحمداللہ سیکنڈ ڈویژن میں

Marfat.com

علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری کے دینی، روحانی اور فکری رہنما مفکر اسلام علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی

پاس ہو گیا"۔

علامہ صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا "دارالعلوم قادریہ جیلانیہ کے بانی سربراہ حضرت مفکر اسلام پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی کی روح پرور شخصیت سے میں اپنے شباب کے اوائل ہی سے متاثر تھا۔ قبلہ ماموں صاحب مرحوم کے سبب قبلہ پیر صاحب کے بہت قریب ہونے کا موقع ملا تو آپ کے اندر دین متین کی خدمت کیلئے شعلہ جوالہ پایا۔ یہ اکتوبر 1940ء کی بات ہے کہ مجھے ایک بار آپ سے طویل نشست کا شرف حاصل ہوا' آپ نے میری زندگی کا رخ بدل دیا۔ اس کے بعد میں نے متعدد مرتبہ بیعت کا شرف حاصل کرنے کی خواہش کی مگر آپ ٹال دیتے تھے۔ آخر کار دو سال کے اصرار

Marfat.com

علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری مانچسٹر میں ایک استقبالیہ سے خطاب کر رہے ہیں ان کے بائیں جانب لیبر ممبر پارلیمنٹ مسٹر جیرالڈ کاف مین ہیں

کے بعد 1942ء میں عرس مبارک کے موقع پر مجھے بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ امامت خطابت میں نے دیر سے شروع کی۔ میرے ساتھ کے اکثر حضرات بلکہ سب ہی امامت یا خطابت کرتے تھے۔ مگر میں نے ایم اے اسلامیات کرنے کے بعد یہ فرائض سنبھالے۔ اصل میں' میں سکول اور کالج کے ماحول سے متاثر تھا اس لئے ایک مذہبی راہنما کے لئے ضروری سمجھتا تھا کہ اسے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم سے بھی آراستہ ہونا چاہئے۔ میں ایک عالم دین کیلئے قرآن و حدیث اور فقہ میں عبور کے علاوہ انگریزی' ریاضی' معاشیات اور سیاسیات میں خاصہ مطالعہ بھی ضروری سمجھتا تھا۔ مذاہب عالم اور مکمل تاریخ اسلام پر نیز دور حاضرہ کے نشیب و فراز پر گہری نظر وقت کا تقاضا جانتا تھا اس لئے جب تک ایم اے نہیں کرلیا' مذہبی راہنمائی کی کٹھن ذمہ داری نہیں سنبھالی۔ اگرچہ اپنے ہی دار العلوم کی شام کی کلاسز میرے ذمہ کر دی گئی تھیں اور اس تدریس کیلئے مجھے مناسب مشاہرہ بھی ملنے لگ گیا تھا۔ اس طرح پاکستان میں تقریباً" 9 سال دینی تعلیم یعنی درس نظامی پڑھانے اور سات سال خطابت کی خدمات انجام دینے کی سعادت حاصل رہی۔ اسی دوران ریڈیو پاکستان راولپنڈی میں ہر جمعرات کو سیرت النبیؐ کے موضوع پر اپنی معروضات پیش کرتا رہا۔"

"فیلڈ مارشل محمد ایوب خان مرحوم کا عروج و زوال دیکھا اور بنیادی جمہوریت کے سیاسی ڈھانچے سے خاندانی طور پر مثبت اور کبھی منفی طور پر متاثر بھی ہوا۔ اسی زمانے میں سوشلزم کو ملک میں جڑ پکڑنے کا موقع ملا تھا۔ میں اور میرے ساتھی مقامی سوشلسٹ راہنماؤں کے ساتھ جا ملے۔ ہمارے امیر کارواں داوا

Marfat.com

مانچسٹر میں عید میلادالنبیؐ کے موقع پر علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری دیگر ممتاز علماء کرام اور عمائدین کے ہمراہ۔ (دائیں طرف سے) قاری جاوید اختر صاحب چشتی، علامہ صاحب، علامہ ظفر محمود صاحب فراشوی، علامہ سید زاہد حسین صاحب رضوی، پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی، صوفی ملک محمد ازرم صاحب چشتی، صاحبزادہ سید مزمل حسین شاہ صاحب جماعتی، مولانا حافظ فضل احمد صاحب قادری، چوہدری محمد عنایت زیب اور دیگر

امیر حیدر ہوتے تھے۔ جناب افضل پرویز، آفتاب قاضی، نثار ناسک، جناب قیصر امام (آج کل جنگ لندن) اور زیڈ یو خان مرحوم، اس طرح کے دوسرے حضرات سے پریس کلب، لیاقت باغ میں محفلیں جمتی تھیں جو زیادہ تر ادبی و سیاسی نوعیت کی ہوتی تھیں مگر ان کا پس منظر سوشلزم ہی ہوتا تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے جب پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی تو ہم لوگ بڑے پرجوش تھے، مگر سال دو سال بعد ہی اشتراکیت کا بھوت اتر گیا، پھر جماعت اسلامی کے ساتھ مل کر اشتراکیت کے خلاف کام کیا۔ مولانا فتح محمد صاحب ہمارے راہنما تھے مگر جب بہت سے معاملات میں ان کی پالیسی دیکھی تو بغاوت کر دی۔ شروع شروع میں جماعت کے اندر رہ کر احتجاج کئے، مولانا مودودی صاحب سے ملاقات کی، اپنے اعتراضات پیش کئے مگر اطمینان بخش جواب نہ پا کر جماعت چھوڑ دی۔ اسی دوران پرویزیت کا تفصیلی مطالعہ کیا، تبلیغی جماعت کے چلے بھی کاٹے لیکن بوجوہ تبلیغی جماعت کو بھی الوداع کہا اور واپس سنی تصوف کی چوکھٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔"

علامہ صاحب نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا "1970ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سنی کانفرنس میں حاضر ہوا۔ خطیب پاکستان علامہ سید فیض الحسن شاہ صاحب آلو مہار شریف کی آخری تقریر نے ہماری منزل بھی متعین کر دی، اس کے بعد سنی کانفرنس ہی دماغ میں جاگزین رہی۔ دسمبر 1970ء کے انتخابات میں پہلی بار جمعیت علمائے پاکستان کے راہنماؤں اور امیدواروں کے لئے جدوجہد کی۔ بدقسمتی سے ملک دولخت ہوا تو وہ کرب ناک دن رات اور چھیانوے ہزار پاکستانی فوجیوں کی گرفتاری کے صدمات سے ان حالات کے نتیجہ میں پہلی مرتبہ بچے کھچے ملک میں اسلامی سوشلزم کے نام پر حکومت قائم ہوئی اور میں سال بھر اشتراکیت کی مخالفت کرنے کی پاداش میں جیالوں کے طعن و تشنیع برداشت کرنا پڑے، اس دوران میں نے

Marfat.com

سنٹرل ماسک وکٹوریہ پارک مانچسٹر کے دفتر میں علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری ایک انگریز کو مشرف بہ اسلام کرنے کے بعد اسے سرٹیفکیٹ جاری کررہے ہیں۔ ان کے ہاتھ پر ایک سو سے زائد انگریز مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں

خطابت شروع کردی تھی اور میں اپنے خطبوں میں اشتراکیت کی شدید مذمت کرتا تھا جس کی وجہ سے پیپلز پارٹی سے اکثر ٹکراؤ رہتا تھا۔ دو سال بعد ہی ایک حادثے کے نتیجے میں ختم نبوت تحریک شروع ہوگئی۔ حضرت قبلہ مفکر اسلام ان دنوں مدینہ یونیورسٹی میں ریسرچ کررہے تھے اس لئے مسجد کے علاوہ دارالعلوم کی ذمہ داریاں بھی فقیر کے سر تھیں۔ تحریک ختم نبوت میں ہمیشہ کی طرح راولپنڈی کینٹ ایریا میں دارالعلوم کو بھاری ذمہ داریاں سونپی گئیں کیونکہ کینٹ ایریا میں زیادہ آئمہ مساجد اور خطباء دارالعلوم کے ہی تعلیم یافتہ تھے اس لئے ایک اجلاس میں مجھے کینٹ ایریا میں تحریک کا صدر نامزد کردیا گیا۔ ظاہر ہے کہ یہ براہ راست حکومت کے ساتھ ٹکراؤ تھا۔ تحریک میں دیگر مکاتب فکر کے علماء بھی شامل تھے، ہمیں ایک دوسرے کی مساجد میں جانا پڑتا تھا۔ گرفتاریوں کیلئے کئی بار چھاپے پڑے لیکن اوپر سے مجاہد ملت علامہ عبدالستار خان صاحب نیازی کا حکم تھا کہ حتی الوسع گرفتاری نہ دی جائے اور تحریک کیلئے زبردست جدوجہد

Marfat.com

علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری، علامہ عظیم جی صاحب اور قاری جاوید اختر صاحب چشتی علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب کے ساتھ

کی جائے اس لئے ہر چھاپے پر جلسے کے منتظمین ہمیں محفوظ راستوں بچا کرے جاتے رہے۔ الحمدللہ اس تحریک ختم نبوت میں ضلع راولپنڈی کی حد تک بہت خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری جدوجہد کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور مرزائیت واحمدیت کو ہمیشہ کے لئے غیر اسلامی فرقہ قرار دے دیا گیا۔"

"انہی دنوں میڈیکل کالج سے عزیزم محمد صدیق کی قیادت میں چند طلباء کے وفد نے ملاقات کی اور انجمن طلبہ اسلام (ATI) کی راولپنڈی برانچ قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ یہ بڑی خوشی کا موقع تھا، لہٰذا ایک تاریخ مقرر کر کے چند دیگر علماء کرام کو بھی دعوت دی اور اس طرح میڈیکل کالج لیاقت آباد سے انجمن کے کام کا باقاعدہ آغاز کرنے کا اعلان کیا گیا۔ انجمن کیلئے ابتدائی لٹریچر چھپوانے کا انتظام کیا۔ پھر لیاقت آباد میں ہی اس کا دفتر بنوایا، راجہ بازار میں ایک دارالعلوم میں کنونشن کا اہتمام کیا۔ الحمدللہ اب انجمن طلباء اسلام راولپنڈی میں ایک بڑی تنظیم کا روپ اختیار کر چکی ہے۔ اسی طرح جماعت اہلسنت کی شاخ قائم کرنے کیلئے جناب حاجی حنیف طیب صاحب سے کراچی میں رابطہ کیا، انہوں نے بہت تعاون کیا۔ ڈیڑھ سو کتابیں مفت اور اتنی ہی معمولی قیمت پر، علاوہ ازیں درجنوں پمفلٹ اور اشتہارات مرحمت فرمائے، اور اسی طرح ٹنچ بھاٹہ میں جماعت اہلسنت پاکستان کا پہلا دفتر کھولا گیا اور مقامی لائبریری قائم کی گئی۔ اگلے سال میلاد چوک صدر بازار میں راجہ عبدالرزاق مرحوم کے تعاون سے ان کی کراؤن بیکری کے اوپر والے کمرے میں جماعت کی راولپنڈی برانچ کا افتتاح کرایا۔ افتتاح کے لئے جماعت کے پنجاب کے صدر علامہ منظور احمد شاہ صاحب ساہیوال سے تشریف لائے، یہ شہر بھر کے علماء کرام کا عظیم اجتماع تھا۔ اس کے ساتھ ہی پورے ضلع میں جماعت کی سرگرمیاں عروج پر پہنچ گئیں"۔

Marfat.com

جمعیت علماء پاکستان کے حوالے سے اپنی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ "1970ء سے پہلے جمعیت علماء پاکستان کی ضلع راولپنڈی میں کوئی کارکردگی نہیں تھی۔ راولپنڈی کے ممتاز مرکزی خطیب حضرت علامہ شاہ عارف اللہ صاحب قادری مرحوم صدر اور مولانا مطیع الرضا خان صاحب قادری ناظم تھے۔ قائد اہلسنّت حضرت علامہ شاہ احمد صاحب نورانی جمعیت کے پارلیمانی لیڈر منتخب ہوئے تو طارق آباد میں علماء اہلسنّت کا ایک نمائندہ اجلاس بلایا اس اجلاس میں انہوں نے بہت مایوسی کا اظہار کیا۔ اس کی بڑی وجہ ضلع بھر میں ہماری شکست فاش تھی، قومی اور صوبائی اسمبلی کی تمام نشستوں پر پیپلز پارٹی کے امیدوار واضح اکثریت سے کامیاب ہوئے تھے۔ دیہی علاقے سے ایک مرزائی اور شہری علاقے سے ایک معمولی وکیل خورشید میر مرحوم نامور مد مقابل کو ہرا کر قومی اسمبلی میں پہنچے تھے۔ اسی طرح کی وجوہات کی بنا پر اکابرین اہل سنت کو راولپنڈی اسلام آباد کے علماء کی مجموعی کارکردگی سے بہت مایوسی ہوئی تھی لہذا اجلاس کے اختتام پر علامہ شاہ عارف اللہ صاحب قادری مرحوم اور مولانا مطیع الرضا خان صاحب قادری نے مجھے اور چند دوسرے علماء کرام کو صلح مشورہ کے لئے روک لیا۔ اس مشورہ میں طے پایا کہ راولپنڈی اسلام آباد کے علماء کرام کا کنونشن سبزی منڈی میں طلب کیا جائے۔ اس کنونشن کو کامیاب بار آور بنانے کے لئے زیادہ ذمہ داری مجھ پر اور علامہ مشتاق احمد صاحب چشتی پر عائد ہوئی، کنونشن کے موقع پر مجھ کو ہی نظامت کے فرائض بھی انجام دینے پڑے، الحمدللہ وہ دن راولپنڈی کے اہل سنت کے لئے بہت مبارک ثابت ہوا، متفقہ طور پر حضرت مفکر اسلام علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی کو ضلعی صدر اور بعد میں پورے ڈویژن کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ تمام سرکردہ علماء کرام اور ضلع بھر کے مشائخ عظام کو یکے بعد دیگرے جمعیت میں شامل کیا گیا۔ اسی محنت کا ثمر تھا کہ تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران راولپنڈی اسلام آباد کے علماء و مشائخ کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ جمعیت کا تمام تنظیمی کام ہمیں ہی کرنا ہوتا تھا۔ اس سبب سے ضلع بھر کے علماء و مشائخ کے ساتھ ہمارا مسلسل رابطہ رہتا تھا۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اتنی سعادت عطا فرمائی کہ 70 کے عشرے میں اہل سنت و جماعت کے لئے جمعیت، جماعت اور انجمن طلبہ اسلام تینوں محاذوں پر اتنی مضبوط گہری بنیادیں تعمیر کر دیں کہ پھر کسی کو بھی نظریہ کی جراءت نہ ہو سکی۔ اتنے اختلافات کے باوجود مرکزی قیادت میں ٹوٹ پھوٹ کے باوجود ماضی قریب میں جب اہل سنت کے دیرینہ مطالبے "نظام مصطفیٰ کے نفاذ" کو نفاذ شریعت کے نام سے ملک میں متعارف کرایا گیا اور نواز حکومت کو اہل سنت کی حمایت کی ضرورت پڑی تو راولپنڈی اسلام آباد میں ایک عظیم الشان "یا رسول اللہ ریلی" کا اہتمام ہو سکا"۔

برطانیہ آمد اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ احمد نثار بیگ صاحب نے فرمایا "یکم اگست 1978ء کو میں برطانیہ آ گیا۔ 78ء میں میلاد شریف کے موقع پر پیر صاحب پگاڑا نے حضرت مفکر اسلام کو دس بارہ دن کیلئے سندھ میں مدعو کر لیا چنانچہ یہاں ان کی قبول کی ہوئی میلاد شریف کی دعوتیں میرے اور علامہ مشتاق احمد چشتی کے ذمہ ڈالی گئیں۔ ان میں میرپور آزاد کشمیر کی دعوتیں بھی تھیں،

Marfat.com

ہالینڈ میں ورلڈ جماعت اہل سنت کے زیر اہتمام محفل میلاد النبیؐ کے موقع پر علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری خطاب کر رہے ہیں۔ ساتھ میں علامہ سید سعادت علی صاحب قادری' علامہ بدر القادری صاحب اور مولانا مہر علی چشتی صاحب ہیں۔ ایمسٹرڈم میں یہ ادارہ علامہ صاحب کی کوششوں سے قائم ہوا جس کے سرپرست اعلیٰ مفکر اسلام اور نائب صدر علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری ہیں

بالخصوص میلاد شریف کے دن مرکزی جلوس کے اختتام پر مرکزی جامع مسجد میرپور میں کلیدی خطاب' بس وہی خطاب میری آئندہ کامیابیوں کی بنیاد بنا۔ آزاد کشمیر کے مفتی اعظم علامہ مفتی عبدالحکیم صاحب مرحوم جو صدر جلسہ بھی تھے' تبحر عالم دین اور اعلیٰ پائے کے خطیب بھی' بہت خوش ہوئے۔ اختتام جلسہ کے بعد نجی مجلس میں فرمانے لگے کہ میں نے تمہارے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن جو دیکھا اور سنا تم اس سے زیادہ نکلے۔ تمہارے جیسے دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ قدیم و جدید علوم کے حامل نوجوان پرجوش عالم دین کی یہاں سے زیادہ انگلینڈ میں ضرورت ہے' تم انگلینڈ کی تیاری کرو میں اس کا انتظام کرتا ہوں۔ میرے بہت سے مریدین و معتقدین انگلینڈ میں ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کے الفاظ آج بھی یاد آتے ہیں تو آنکھیں تشکر سے پرنم ہو جاتی ہیں۔ میں تو ان کے بچوں کے برابر تھا مگر انہوں نے بہت عزت افزائی فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ اس کا فیصلہ تو میرے آقائے نعمت حضرت مفکر اسلام ہی کر سکتے ہیں۔ اس طرح قبلہ مفتی صاحب کی سفارش پر حضرت صاحب کی اجازت ملی۔ لیکن آنے سے چند ماہ پہلے یعنی 23 جون 78ء کو عرس مبارک کے موقع پر پہلی بار قبلہ حضرت صاحب نے اپنے چھ پرانے مریدوں کو دستار خلافت سے سرفراز فرمایا۔ عرس مبارک کے دینی جلسے میں عام طور پر سٹیج سیکرٹری میں ہی ہوا کرتا تھا' نصف شب کے وقت حضرت صاحب نے اپنے خطاب سے پہلے "دستار خلافت" کا اعلان کروایا' باری باری خوش نصیب حضرات دستار بوس ہوتے' مولانا محمد اکبر مرحوم ناظم دارالعلوم دستار پیش فرماتے قبلہ حضرت صاحب دستار بندی سے سرفراز فرماتے۔ پانچویں دستار بندی ہو رہی تھی تو میری نظر اس طباق پر پڑی۔ جہاں دستاریں رکھی تھیں۔ دیکھا تو ابھی وہ خالی نہیں ہوئی تھی' مجھے تعجب تھا کہ چھٹا خوش نصیب کون ہو

Marfat.com

گا۔ اتنے میں قبلہ حضرت صاحب نے مجھے ہی طلب فرمایا کہ اب آخری دستار آپ کیلئے ہے' یوں میں سلسلہ عالیہ قادریہ میں مجاز ہوا۔ چند سمجھدار علماء کرام نے مجھ سے سرگوشی کی کہ کوئی بھاری ذمہ داری پڑنے والی ہے۔ اس کے بعد قبلہ حضرت صاحب نے برطانیہ کا بتایا تو عقدہ کشائی ہوئی۔"

برطانیہ آمد کے بعد یہاں اپنی دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا "مانچسٹر کے قریب بری (BURY) ایک چھوٹا سا ٹاؤن ہے۔ یہاں کی مسجد کمیٹی کے زیادہ تر ارکان کا تعلق آزاد کشمیر سے ہے۔ انہوں نے مجھے جولائی 78ء میں سپانسر کیا اور ٹکٹ بھی بھیجا۔ ان لوگوں نے مجھے میری اہلیت سے زیادہ محبت و عزت دی اور مقدور بھر میری مالی معاونت بھی کی۔ اس وجہ سے میں نے ان کی توقعات پر پورا اترنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ جمعہ کا اجتماع بڑھنے کی وجہ سے ان کا ہفتہ وار چندہ بھی بڑھ گیا۔ ان کے رجسٹرڈ معاونین کی تعداد میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ میں نے سب سے زیادہ توجہ بچوں کی تعلیم و تربیت پر دی۔ میرے اپنے اہل و عیال تو پاکستان میں تھے' یہی بچے میرا سب کچھ تھے۔ میری ان تھک محنت کا اثر یہ ہوا کہ بچوں کی تعداد چار گنا بڑھ گئی یعنی تیس سے بڑھ کر ایک سو بیس ہو گئی۔ میرا کوئی نائب یا معاون بھی نہیں تھا۔ مگر میں نے ایسا نظام اپنایا کہ ہر بچہ تسلی بخش تعلیم پا رہا تھا۔ مزید برآں اسلامی تعلیمات یعنی طہارت' عبادت' حلال و حرام' پاکی ناپاکی' جائز و ناجائز جیسے مسائل کی تعلیم اور اس کے ساتھ حمد و نعت اور ملی ترانے بھی سکھائے۔ کچھ بچوں بچیوں کو حفظ بھی شروع کرایا۔ کئی بچوں نے مقابلتاً" بہت تھوڑے وقت میں پورا قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا' اس طرح بری ٹاؤن میں میری تعلیم و تدریس کے گھر گھر چرچے ہونے لگے۔ چند نوجوانوں کو فارغ اوقات میں درس نظامی اور قراءت بھی پڑھاتا۔ اہل سنت کے تمام بڑے دینی مواقع مثلاً" عاشورہ' میلاد شریف اور معراج شریف کا بڑے پیمانے پر انعقاد کیا۔ بری جیسے چھوٹے سے غیر معروف ٹاؤن میں حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب' مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب' علامہ عنایت اللہ صاحب سانگلہ ہل' پیر محمد کرم شاہ صاحب" مرحوم اور پیر برکات احمد شاہ صاحب" جلالپور شریف جیسے اکابر کو زحمت خطاب دی۔ یوں ایک چھوٹا سا ٹاؤن تیس چالیس میل کے علاقے میں اہل سنت و الجماعت کی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ وہاں سے ہی میں نے مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب مصباحی کے تعاون سے ماہنامہ پاسبان اہلسنت شائع کرنا شروع کیا جو پورے ملک میں تقسیم ہوتا۔ ہر ہفتہ اتوار کو مجھے جلسوں سے خطاب کرنا ہوتا۔ اس سبب سے بہت تھوڑے عرصے میں میرا حلقہ تعارف خاصہ وسیع ہو گیا۔ اہل سنت کے علماء و مشائخ نے پورے ملک میں مجھے بہت پذیرائی دی"۔

یو کے میں مرکزی جماعت اہلسنت کے قیام کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ بیگ صاحب نے فرمایا "تھوڑے سے وقت میں اتنی بے شمار کامیابیوں سے میرے حوصلے بہت بلند ہوئے۔ یہاں تک کہ میں نے چند پرانے تجربہ کار علماء کرام کے تعاون سے یہاں بھی مرکزی جماعت اہلسنت کے قیام کی کوششیں شروع کر دیں جسے علماء و مشائخ کی کثیر تعداد نے بہ صمیم قلب قبول کیا لیکن کچھ حضرات پر بار گذرنے لگا تو حضرت مفکر اسلام کی ہدایت پر مجھے تنظیمی سرگرمیاں معطل کرنا پڑیں۔ نومبر 1978ء میں

Marfat.com

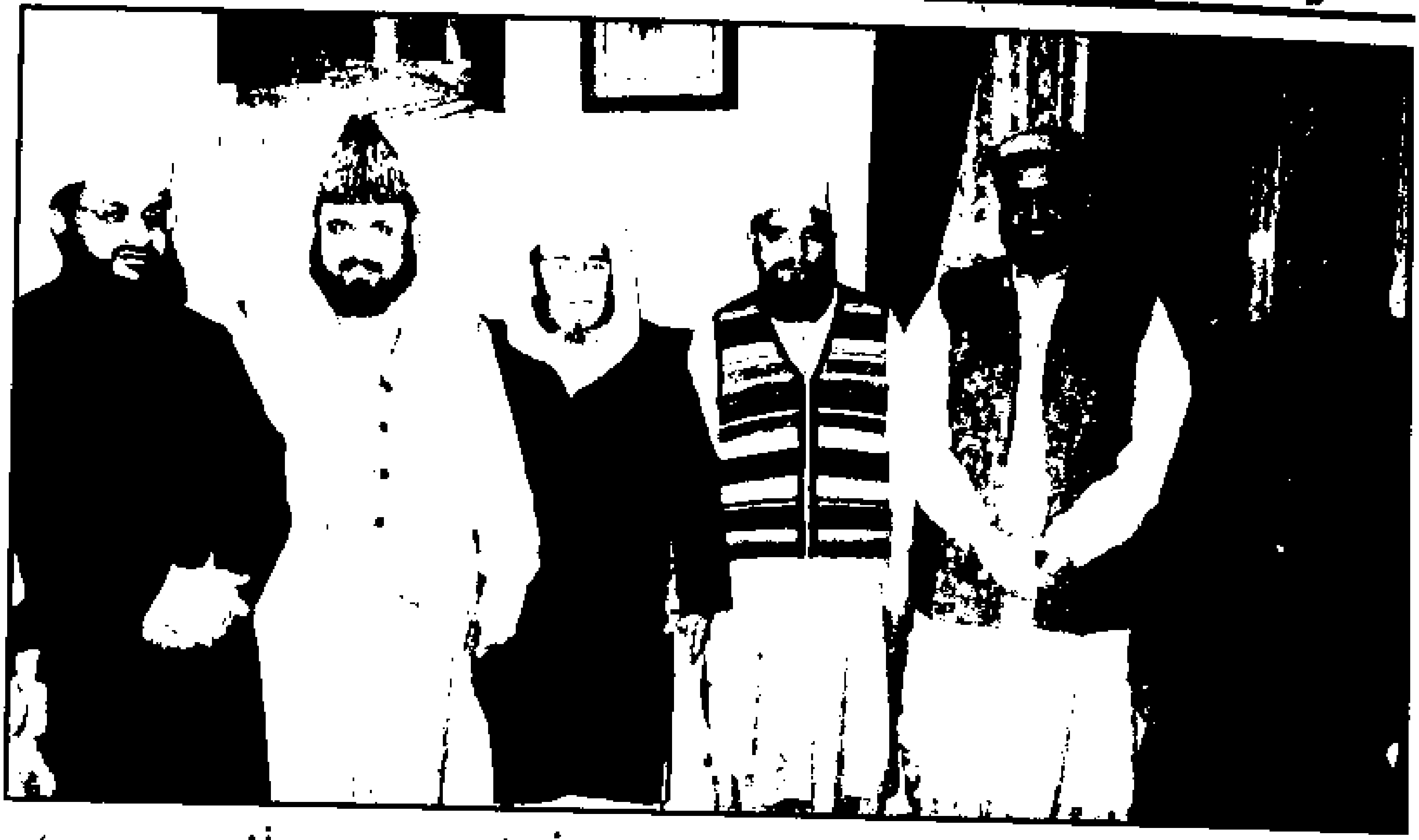

علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری' علامہ ظفر محمود صاحب فراشوی' حاجی فضل کریم صاحب' مولانا فضل سبحان صاحب' صاجزادہ سید مزمل حسین شاہ صاحب جماعتی اور بیرسٹر علامہ فیض الاقطاب صاحب

حضرت قبلہ مفکر اسلام برطانیہ تشریف لائے تو آپ نے تنظیمی کام سے قبل علماء و مشائخ کے بڑے گروپوں میں مفاہمت کو لازمی قرار دیا اور کوششیں شروع کر دیں' چونکہ سب آپ کا دلی احترام کرتے تھے اس لئے مفاہمت کی گفت و شنید تیزی سے شروع ہو گئی' قریب تھا کہ مفاہمت ہو جاتی لیکن عین وقت پر بعض بے محل شرائط کے باعث یہ سنہری خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ 1979ء کے شروع میں ہندوستان سے ممتاز روحانی پیشوا اور خطیب شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں کچھوچھوی انگلینڈ کے دورے پر آئے تو ان کا یہ تبلیغی دورہ نور' علیٰ نور ثابت ہوا۔ ہم نے مفکر اسلام اور شیخ الاسلام کے خطابات کے لئے تمام بڑے بڑے شہروں میں مشترکہ جلسوں کا اہتمام کیا جس سے عوام الناس میں بیداری کی زبردست لہر اٹھی۔ تاہم برطانیہ میں من حیث المجموع اہل سنت والجماعت کی اس وقت صورت حال ناگفتہ بہ تھی۔ ورلڈ اسلامک مشن اور جمعیت علمائے پاکستان غیر موثر اور گروپ بندی کی شکار ہو چکی تھیں۔ بریڈ فورڈ اور شمال مغرب کے چند شہروں کے سوا اہلسنت پورے یو کے میں غیر موثر تھے۔ تمام بڑے شہروں مثلاً" لندن' برمنگھم' مانچسٹر' گلاسگو میں کہیں بھی مرکزی مسجد ہمارے پاس نہ تھی۔ لندن جیسے بڑے شہر میں جہاں آج الحمداللہ ہمارے پاس ڈیڑھ درجن سے زیادہ مراکز ہیں اس وقت سوائے ایسٹ ہیم کے کہیں ہماری مسجد نہ تھی ہر جگہ دوسرے مکاتب فکر کے امام تھے۔ برمنگھم میں صرف سمال ہیتھ اور ہینڈ ورتھ میں دو چھوٹی چھوٹی مسجدیں ہمارے پاس تھیں۔ جہاں سے ہم نے مقامی انتظامیہ کے پر خلوص تعاون کے ساتھ اپنی جدو جہد کا آغاز کیا۔ مانچسٹر میں شمالی علاقہ میں جمعہ کے دن برائے نام ایک دو کمرے کا چھوٹا سا مکان تھا جہاں جمعہ کے دن بیس تیس آدمی ہی سما سکتے تھے' جلسوں کے لئے بنگلہ دیشی بھائیوں سے شاہ جلال مسجد لینا پڑتی تھی۔ یہی حال گلاسگو کا تھا' ہمارے پاس صرف مسجد خضریٰ تھی باقی پورے سکاٹ لینڈ میں ہمارے پاس نہ کوئی مرکز' نہ

Marfat.com

مسجد تھی۔"

علامہ صاحب نے مزید فرمایا "اپریل 1979ء میں کوونٹری کی جامع مسجد میں علماء و مشائخ اہلسنت کا اجلاس زیر صدارت حضرت مفکر اسلام علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی منعقد ہوا جس میں باضابطہ طور پر مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ کی تشکیل و تنظیم کا فیصلہ ہوا' بندہ ناچیز اور علامہ پیرزادہ امداد حسین کو کنوینز مقرر کیا گیا۔ بعد میں برمنگھم کے ایک اجلاس میں باقاعدہ تنظیم کی گئی تو بندہ ناچیز کو سیکرٹری جنرل کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ انہی دنوں ایسٹ ہیم لندن میں زیر سرپرستی حضرت مفکر اسلام پہلی کل برطانیہ سنی کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کا کنوینز بھی بندہ ناچیز کو ہی مقرر کیا گیا۔ اصل میں ایسٹ ہیم مسجد کی انتظامیہ نے جس کے روح رواں جناب جمیل احمد بٹ تھے' وہاں عید میلادالنبیؐ کے حوالے سے ایک بڑا جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے انہیں اس بات پر قائل کیا کہ جلسہ سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ کل برطانیہ سنی کانفرنس کا انتظام کیا جائے۔ اس لئے کہ ہمارے سامنے پاکستان میں منعقد ہونے والی ملتان سنی کانفرنس اور پھر رائے ونڈ میں یا رسول اللہ کانفرنس کے عظیم الشان نتائج تھے۔ انہی تجربات کو ہم نے برطانیہ میں بھی روبہ عمل لانے کا فیصلہ کیا کیونکہ یہاں سنی عوام میں ویسی ہی قنوطیت کی لہر دوڑی ہوئی تھی۔ جناب جمیل احمد بٹ اور ان کی انتظامیہ نے میری تجویز سے اتفاق کیا اور یوں ہم لندن کے قلب میں ایک ایسی بھرپور کانفرنس برپا کرنے میں کامیاب ہو گئے جو برطانیہ کے سنی عوام میں ایک بڑے انقلاب کیلئے سنگ میل اور بعد میں یکے بعد دیگرے چھ عالمی سنی کانفرنسوں کا باب اول ثابت ہوئی۔ اس کے فوراً" بعد ہم نے ڈیوزبری جیسے حساس علاقے میں مولانا ابوالمنیر محمد بشیر صاحب نقشبندی جو اس وقت وہاں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے' کے تعاون سے پہلی کل برطانیہ تاجدار ختم نبوت کانفرنس منعقد کی' اس کے بھی دوررس اثرات مرتب ہوئے۔ ساتھ ہی عوامی تربیت اور رابطے کیلئے ایک ہمہ گیر پروگرام مرتب کیا' طے یہ کیا کہ جمعہ کے خطبہ اور ہفتہ اتوار کے جلسوں کے علاوہ تمام بڑے بڑے شہروں میں حضرت مفکر اسلام کے چار روزہ درس قرآن کا اہتمام بھی کیا جائے۔ پیر سے جمعرات تک ہر روز مختلف عنوانات پر حضرت مفکر اسلام کے درس قرآن نے عوام میں ہماری توقعات سے کہیں زیادہ میں بیداری اور اپنے حقوق کیلئے جدوجہد کا جذبہ پیدا کیا۔ کھانے کی دعوتوں پر بھی حضرت مفکر اسلام راہنمائی فرماتے بلکہ حکم ہوتا کہ محض لغویات پر وقت ضائع نہ کیا جائے بلکہ اس کے برعکس ذمہ دار اور سنجیدہ طبقہ کو مدعو کرکے اس وقت کو ان لوگوں سے رابطے کے لئے زیر استعمال لایا جائے۔ اسی طرح کھانے کے بعد سوال و جواب کی محفل جم جاتی اور ان پڑھے لکھے دنیادار لوگوں کو بھی دین متین سکھانے اور دل میں بٹھانے کا موقع مل جاتا جو عام حالات میں مسجدوں کے قریب نہیں پھٹکتے تھے۔"

"ہمارے ماہنامہ پاسبان اہلسنت' کل برطانیہ سنی کانفرنس لندن' پہلی تاجدار ختم نبوت کانفرنس ڈیوزبری' مختلف شہروں میں جمعہ کے خطبات' ہفتہ اتوار کے منظم جلسوں' چار روزہ مسلسل درس قرآن اور ایسی ہی دیگر سرگرمیوں کی بدولت مساجد کمیٹیوں سے ہمارے قریبی رابطے قائم ہوئے تو انہوں نے اپنی

Marfat.com

علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری لنکا شائر کے سابق چیف کانسٹیبل مسٹر اینڈرٹن کے ساتھ ان کے سنٹرل ماسک مانچسٹر (وکٹوریہ پارک) کے دورے کے موقع پر (بائیں جانب) مسجد کمیٹی کے اس وقت کے صدر چوہدری محمد سرور صاحب اور درمیان میں محمد اسلم صاحب مرحوم قادری مرحوم ہیں

مساجد کے لئے ہم سے متحرک سنی علماء کا مطالبہ کیا۔ اس طرح ہم چند ایسے مزید نوجوان علماء اس ملک میں بلوا سکے جنہیں پاکستان میں تحریکی کاموں کا تجربہ تھا۔ تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق مخالفین سے یہ غلطی سرزد ہو گئی کہ لیسٹر میں ایک خطاب کے بعد انہوں نے شیخ الاسلام حضرت سید محمد مدنی میاں کچھوچھوی کو مناظرے کا چیلنج دے دیا جو مولانا شاہد رضا صاحب نعیمی نے وصول کیا۔ اتفاق سے انہی دنوں حضرت مدنی میاں کچھوچھوی شریف میں سالانہ عرس کی وجہ سے واپس جانا ضروری تھا' انہوں نے یہ معاملہ ہمارے اجلاس میں اٹھایا کہ جاتا ہوں' تو لوگ تالی بجائیں گے' نہیں جاتا تو ان ہزاروں عقیدت مندوں سے ملاقات رہ جائے گی جو سال بعد صرف ایک دن کیلئے ہی آتے ہیں۔ اس پر قبلہ حضرت مفکر اسلام نے فرمایا کہ مناظرہ کا یہ چیلنج صرف آپ کو نہیں پورے اہل سنت کو ہے' آپ بے فکر ہو کر جائیں' ہم سنبھال لیں گے۔ مناظرے کی بات لیسٹر سے چلتی چلتی شیفیلڈ جا پہنچی۔ شیفیلڈ کے سٹی ہال میں نبی کریمؐ کے علم غیب کے موضوع پر مناظرہ منعقد ہوا جس میں ہزاروں سنی عوام' علماء کرام مشائخ عظام نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ ہماری طرف سے حضرت مفکر اسلام صدر اور مناظر حضرت علامہ عنایت اللہ (سانگلہ ہل) تھے۔ دوسری طرف صدر علامہ ضیاء القاسمی اور مناظر علامہ خالد محمود تھے۔ ہمارے مناظر نے صدر گرامی قدر کے مشورے سے ایک کاغذ پر حضورؐ کے علم غیب کے بارے میں اپنا عقیدہ تحریر کر کے مناظرے کے منتظمین کے حوالے کیا اور دوسرے فریق سے مطالبہ کیا کہ وہ بھی تحریر کریں کہ وہ نبی کریمؐ کے علم غیب

Marfat.com

کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لیکن وہ تحریر سے انکار کرنے لگے' آدھ گھنٹہ سے زیادہ دیر تک عوام و علماء نے ان سے برابر مطالبہ کیا تو وہ ایک نامکمل تحریر پر آمادہ ہوئے۔ مناظرے کے دوران وہ بار بار اللہ قدوس کے علم غیب پر زور دیتے تھے جو کہ موضوع ہی نہیں تھا۔ بھلا اللہ قدوس کے علم غیب پر کس مسلمان کو کوئی اختلاف ہو سکتا ہے؟ اختلاف تو نبی کریمؐ کے علم غیب پر ہے۔ ہم اس کے اثبات کے مدعی ہیں اس لئے انہیں نبی کریمؐ کے علم غیب کی نفی میں دلائل دینے تھے لیکن وہ اس طرف آ نہیں رہے تھے' ہمارے اکابر نے فتح کے جھنڈے گاڑ دئے اس لحاظ سے 1979ء اور 1980ء کو برطانیہ میں اہل سنت کی بیداری اور کامیابی کے سال قرار دیا جاتا ہے"۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ احمد نثار بیگ 'صاحب نے کہا'' پورے ملک کی طرح مانچسٹر میں بالخصوص میری سرگرمیوں کا آغاز میری آمد کے ساتھ ہی ہو گیا تھا۔ مانچسٹر میں گھریلو تقریبات میں شرکت کی دعوت ملتی تو میں وہاں اہلسنت کو منظم کرنے کی بھرپور کوشش کرتا۔ جب حضرت مفکر اسلام برطانیہ تشریف لاتے تو ان کا قیام اکثر میرے ہاں ہوتا اور ان کی مصروفیات کی ڈائری مرتب کرنے کی ذمہ داری بھی مجھ پر ہی ہوتی۔ رات کی مجلسوں میں تیس چالیس میل کے علاقے تک کے معتقدین شرکت کرتے جن میں مانچسٹر کے اہل درد نمایاں ہوتے۔ اس موقع پر مانچسٹر کے راجہ محمد گلزار صاحب کا ذکر خیر نہ کرنا بے انصافی ہو گا۔ حضرت مفکر اسلام کی تشریف آوری سے پہلے اور بعد میں وہی واحد شخص تھے جو اہلیان مانچسٹر اور ہمارے درمیان رابطے کا ذریعہ بنے۔ اسی بنا پر 1979ء کے اوائل ہی میں طے پایا کہ حضرت مفکر اسلام کی اس تحریک کیلئے بری کے بجائے مانچسٹر کو مرکز بنایا جائے اور راجہ محمد گلزار صاحب کے ہاں حضرتؒ صاحب کا قیام ہوا کرے۔ یوں 100۔ ہملٹن روڈ پورے برطانیہ میں تحریک بیداری اہلسنت کا مرکز ٹھہرا۔ راجہ صاحب نے یقیناً "بہت محدود وسائل کے باوجود زبردست قربانیاں دیں۔

ہمارے طے شدہ پروگرام کے مطابق مرکزی جامع مسجد مانچسٹر میں قبلہ حضرت صاحب کا چار روزہ درس قرآن شروع ہوا۔ عصر تا مغرب ' دوران درس مسجد کھچا کھچ بھر جاتی۔ ان دنوں مولانا حافظ عبدالرحمن صاحب اشرفی جو آج کل بیت المال بورڈ پنجاب کے چیئرمین ہیں 'اس مسجد کے خطیب ہوا کرتے تھے' وہ بھی درس میں بیٹھتے۔ ایک دن میں نے خود انہیں یہ کہتے سنا کہ مجھے بڑے بڑے اکابر علماء کا درس سننے کا اتفاق ہوا ہے لیکن اتنا علمی بیان میں نے کبھی نہیں سنا۔ ان دروس ہی کے نتیجہ میں شہر کے معززین نے مسجد کے ٹرسٹیوں سے باضابطہ مطالبہ کر دیا کہ مسجد کی انتظامیہ کیلئے انتخابات کرائے جائیں' شہر کے عوام جنہیں منتخب کریں وہی مسجد کا انتظام چلائیں۔ 11 اکتوبر 1979ء کی تاریخ رکنیت اور انتخابات کیلئے قرار پائی۔ ارباب اقتدار نے رکنیت سازی کے لئے ایک ماہ کی مدت بڑھا دی لیکن آخر کار 11 نومبر 79 کو نئی انتظامیہ کو چارج دینا پڑا۔ دسمبر 79ء پہلا مبارک مہینہ تھا جب مسجد کی انتظامیہ کی نگرانی میں پہلی مرتبہ جلسہ شہادت امام عالی مقام حضرت امام حسینؓ منعقد ہوا۔ حضرت مفکر اسلام نے صدارت فرمائی' بندہ ناچیز کو سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری سونپی گئی' نامور خطیب حضرت علامہ سید حامد علی شاہ صاحب گجراتی کے علاوہ

Marfat.com

مانچسٹر میں محفل نعت کے موقع پر علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری' قاری جاوید اختر صاحب چشتی' عطا محمد صاحب چوہدری' قدیر احمد صاحب اور دیگر حضرات کے ساتھ

دیگر علماء کرام کے خطابات بھی ہوئے۔"

اسی حوالے سے علامہ صاحب نے مزید فرمایا "پھر چشم فلک نے 10 فروری 1980ء کا وہ برفانی دن بھی دیکھا جب برطانیہ کی سرزمین پر پہلی مرتبہ حضرت مفکر اسلام اور دیگر علماء کرام و مشائخ عظام کی قیادت میں عظیم الشان جلوس عید میلادالنبیؐ مانچسٹر سے برآمد ہوا۔ نوجوانوں کا جوش و خروش قابل دید تھا' عوام کا جم غفیر دیکھ کر خوشی سے معزز قائدین کے آنسو ابل پڑے۔ علماء و مشائخ کا ایسا فقید المثال اتحاد و اتفاق اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔ تین سال تک مانچسٹر کے جلوس عید میلادالنبیؐ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی پھر قبلہ مفکر اسلام نے ضروری سمجھا کہ تحریک کو لندن منتقل کیا جائے تو مرکزی جلوس بھی وا لتھم سٹو سے برآمد ہونے لگا جسے آج تک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ لیکن یہ انہی دنوں کی برکت ہے کہ آج برطانیہ کے شہر شہر میں عید میلادالنبیؐ کے جلوس بڑے جوش و خروش سے برآمد ہو رہے ہیں"۔

جامع مسجد مانچسٹر میں اپنی دینی خدمات کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا "جامع مسجد مانچسٹر کی نئی انتظامیہ نے اتوار کی دوپہر کو بچوں کیلئے تعلیمی پروگرام شروع کیا تو اس کے لئے بندہ ناچیز کی خدمات بھی طلب کیں پھر جمعۃ المبارک کے خطبہ اور اتوار کی شام کو درس قرآن کی ذمہ داری بھی فقیر حقیر کے کمزور کندھوں پر ڈال دی گئی۔ آخر جولائی 1980ء میں رمضان المبارک کے بے پناہ ہجوم کی جہ سے مستقل خطابت کی ذمہ داری بھی سونپ دی گئی یہ ایک بڑا چیلنج تھا جسے میں نے اللہ قدوس کی بے پناہ فضل و کرم کی توکل پر اپنے پیارے رسولؐ کی نگاہ رحمت کے بھروسے پر قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم میری امید وں سے کہیں زیادہ ابر رحمت بن کر نازل ہوا۔ عوام نے مجھے بے پناہ عزت اور محبت دی' سر آنکھوں پر بٹھایا۔ مسجد کا ہال میری آمد سے پہلے ہی بھر جاتا میں تقریباً" ایک گھنٹہ خطاب کرتا۔ محلوں میں ذکر و فکر' میلاد شریف' گیارھویں شریف کی محفلیں منعقد کرتا جو ہفتہ میں ترتیب وار مسلسل جاری رہتیں۔ بھرپور بیان اور پھر صلوٰۃ و سلام کی برکتوں کے ساتھ محفلیں ختم ہوتیں۔ شہر میں چار ایسے بڑے علاقے ہیں جہاں

Marfat.com

پاکستانی عوام کی خاصی آبادی ہے' ان علاقوں میں ذکر کی محفلوں کے علاوہ ہم نے بچوں کی تعلیم کیلئے مراکز قائم کئے۔ میرے ساتھیوں میں جو کچھ پڑھے لکھے متشرع تھے انہیں مزید پڑھا لکھا کر مدرس لگایا۔ مسجد کے اندر شام کی کلاسز کو منظم کیا اور طلباءو طالبات کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے باقاعدہ کورس مرتب کیا۔ اسی نصاب کو مختصر کر کے اتوار کی کلاسز کے لئے پڑھانا شروع کیا تو وہ بہت کامیاب ثابت ہوا۔ ان کے پیریڈز مقرر کئے' تمام مضامین پڑھانے کے لئے علیحدہ علیحدہ اساتذہ متعین کئے پھر ہر سہ ماہی پر امتحانات اور اچھی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کیلئے انعامات و اسناد ے سلسلہ تعلیم بہت کامیابی سے چل نکلا۔ دوسری طرف انگلش سکولوں میں زیر تعلیم مسلمان بچوں اور بچیوں کو درپیش مشکلات کو حل کرنے کیلئے محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر اور دوسرے افسران سے ماہانہ ملاقاتوں کا اہتمام کیا۔ جس کے نتیجے میں محکمہ تعلیم اکثر سکولوں میں حلال گوشت اور کھانا مہیا کرنے پر رضامند ہو گیا۔ نیز مسلمان بچیوں کے لئے پیراکی کے پیریڈ میں پیراکی کے پورے لباس کی اجازت پر متفق ہو گیا۔ کئی سکولوں میں اردو زبان اور اسلامی تعلیم کے پیریڈز بھی منظور کئے گئے۔ اسی طرح پولی ٹیکنیکل کالج میں ہم نے اسلامیات میں ڈپلوما سپانسر کیا۔ علاوہ ازیں ہم نے محکمہ ٹورزم کے لئے بھی اپنی مسجد کے دروازے کھول دئے' جو سیاح مانچسٹر کی سیاحت کے لئے آتے وہ ہماری مسجد بھی دیکھنے آتے' ہم انہیں اسلام کی مقدس تعلیمات اور ثقافت سے آگاہ کرتے۔ اسی طرح سکولوں اور کالجوں کے بچے پولیس' ہسپتال اور سوشل سکیورٹی کے زیر تربیت عملے کے افراد بھی اسلام اور مسلمانوں کو سمجھنے کے لئے مسجد کا دورہ کرتے تو ہمیں اسلام کی تبلیغ کے سنہری مواقع حاصل ہوتے۔ چیف کانسٹیبل پولیس' لارڈ بشپ آف مانچسٹر' لارڈ میئر' ممبران پارلیمنٹ سے قریبی روابط مستحکم کئے' ہم گاہ بگاہ انہیں دعوت دیتے رہتے۔ وزیر ماحولیات کو دعوت دیکر مقامی راہنماؤں سے متعارف کروایا اور اپنی کمیونٹی کے مسائل سے آگاہ کیا۔"

علامہ احمد نثار بیگ صاحب نے مزید تفصیلات بتاتے ہوئے کہا "کہ تقاریر کے ساتھ ساتھ تحریری سرگرمیاں بھی جاری ہیں' ماہنامہ پاسبان اہلسنت کو اب ضرورت کے تحت مسلم گارڈین کی شکل دیکر انگریزی میں بھی شائع کرنا شروع کیا۔ چند نوجوانوں نے اس کے لئے بھرپور ساتھ دیا۔ علاوہ ازیں میلاد شریف کے موقع پر میلاد النبیؐ اور نبی کریمؐ کی مبارک زندگی پر اردو اور انگریزی میں علیحدہ علیحدہ پمفلٹ شائع کئے۔ ختم نبوت' خلفاء راشدین کی سیرت' واقعہ کربلا' سیرت امام عالی مقام اور سیرت غوث الاعظمؒ پر انگریزی میں لٹریچر شائع کر کے بچوں کی راہنمائی کی اور اردو میں حج' عمرہ پر کتابچہ شائع کیا۔ عوامی رہنمائی کے لئے مسجد کے دفتر کے ساتھ ملحقہ کمرے میں اسلامی لائبریری قائم کی۔ جس میں زیادہ تر لٹریچر انگریزی میں جمع کیا۔ سفارت خانہ پاکستان کی وساطت سے وزارت مذہبی امور پاکستان سے اور ترکی کے مذہبی اداروں سے کثیر انگریزی لٹریچر منگوایا جو مسجد کا دورہ کرنے والے انگریزوں میں تقسیم کیا جاتا۔ اس دوران ایک سو سے زائد انگریز مسلمان ہوئے۔ چند نوجوان نو مسلم تو میرا بہت ہاتھ بٹاتے رہے ان کے ذریعے بہت لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک سال عید میلاد النبیؐ کے موقع پر مسجد کی تصویر کے ساتھ بہت خوبصورت دعوت

Marfat.com

نامہ تیار کروایا اور پورے شہر میں تمام محکموں کے سربراہوں اور عہدیداروں کو میلاد شریف میں شرکت کی دعوت دی جس سے سکولوں کے ماحول پر بہت مثبت اثرات مرتب ہوئے۔ سکولوں کے ہیڈ ٹیچر صاحبان میں سے اکثریت نے شرکت کی دعوت قبول کی جو نہ آسکے انہوں نے باقاعدہ معذرت نامہ ارسال کیا۔ عیدین کے موقع پر بھی ہم سکولوں سے رابطہ رکھتے جس کی وجہ سے ہمارے بچوں کو عید کی چھٹی لینے میں کبھی مشکل پیش نہ آتی۔ اس طرح ہمیں اکثر سکولوں میں دعوت دی جاتی اور ہم بچوں کی اسمبلی میں اسلام کا تعارف کراتے۔ عید میلادالنبیؐ کے ساتھ ساتھ ماہانہ گیارہویں شریف' بڑی گیارھویں شریف' جلسہ شہدائے کربلا' یوم اعلیٰ حضرت' خلفاء راشدین کے ایام' شب برات' جلسہ معراج النبیؐ اور یوم شہدائے بدر پوری پابندی کے ساتھ منعقد کرتے اور برطانیہ کے علاوہ پاکستان سے تشریف لائے ہوئے مقتدر علماء کرام کو بھی دعوت خطاب دیتے۔

گفتگو کے آخر میں علامہ صاحب نے کہا "مخالف مکتبہ فکر کے علماء و عوام نے ہر دو تین سال بعد جامع مسجد واپس لینے کی بھرپور کوشش کی لیکن تائید الٰہی ہمارے ساتھ رہی' اس دوران بعض ناخوشگوار تکلیف دہ واقعات بھی پیش آئے لیکن چونکہ ہمارا مقصد نیک اور ضمیر صاف تھا اس لئے ہماری پوری جماعت کے حوصلے بلند تھے۔ آخرکار انہوں نے اس وقت کے پاکستانی ہائی کمشنر میاں علی ارشد مرحوم سے رابطہ کیا' پہلے ان کے نمائندے اور پھر وہ خود مانچسٹر آئے تاکہ مسجد اور کمیونٹی میں امن و سکون قائم کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ انکو اپنی بارگاہ خاص سے بے پناہ اجر عطا فرمائے وہ بہت لائق اور باصلاحیت پاکستانی افسر تھے' ان کے دور میں پاکستانی کیمونٹی کے لئے بہت عمدہ کام ہوئے اور ملک کا نام روشن ہوا۔ انہوں نے اپنے ویلفیئر اتاشی کرنل رحیم کی نگرانی میں نئے سرے سے مسجد کا آئین تحریر کرایا اور مقامی پاکستانی کونسلر کی نگرانی میں رکنیت کرا کے مسجد کا آئین ارکین جمعیت المسلمین سے پاس کرایا' جہاں کہیں ارکان نے ترمیم چاہی وہ کثرت رائے سے کرا دی گئی۔ پھر اسی آئین کے تحت مسجد کے انتخابات اپنی انتظامیہ کی نگرانی میں کرائے۔ یکم نومبر 1986ء کو انتخابات ہوئے' الحمدللہ ہماری جماعت بڑی اکثریت سے منتخب ہوئی۔ اس کے بعد اسی آئین کے تحت ہر دو سال بعد انتخابات ہوتے رہے۔ نومبر 1991ء کے انتخابات میں ایک افسوسناک صورت حال رونما ہوئی اور مختصرات یہ کہ:

دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

جب میں نے یہ دیکھا کہ ہمارے ہی بعض دوستوں نے ہمارے ہی خلاف ووٹ ڈالے ہیں تو استعفیٰ دینے کا فیصلہ کرلیا' اگرچہ ہماری جماعت نے صرف 32 ووٹوں سے شکست کھائی تھی لیکن اگلے ہی جمعہ میں نے استعفیٰ دے دیا اور خطابت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گیا البتہ دین متین کی خدمت انشاء اللہ عمر بھر کرتا رہوں گا۔

Marfat.com

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی قادری

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان صاحب 3 مئی 1939ء مطابق 14 محرم 1360ھ بروز اتوار اذان ظہر کے وقت یوپی ضلع بدایوں (انڈیا) سے تقریباً 3 میل دور واقعہ قصبہ او جھیانی کے محلہ کھیڑا میں اپنے والد صاحب کے قلعہ نمائے بنے ہوئے مکان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب بدایونی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ بچپن میں صاحبزادہ صاحب کا گھریلو نام مصطفیٰ میاں ہے۔ آپ کا آبائی وطن گردیز افغانستان ہے۔ آپ کے پانچویں دادا محترم نجابت علی خان صاحب بہادر شاہ ظفر کے فوجی کمانڈار کی حیثیت سے انڈیا تشریف لائے اور بدایوں شہر میں قیام پذیر ہوئے اور پھر یہیں مستقل وطنیت اختیار کرلی۔ اس اعتبار سے آپ کا آبائی وطن گردیز ہے اور خاندانی وطن بدایون۔ آپ کی آبائی زبان فارسی، مادری زبان اردو، رہائشی زبان پنجابی اور تعلیمی زبان عربی ہے آپ کے خاندان میں دینی علوم آپ کے دادا محترم مولانا محمد یار خان علیہ الرحمتہ سے آئے۔ آپ کا خاندان یوسف زئی پٹھان ہے۔ آپ والد کی طرف سے یوسف زئی پٹھان اور والدہ کی طرف سے بھڑوچ پٹھان ہیں۔ دادا محترم تو یوسف زئی پٹھان تھے لیکن دادی محترمہ قریشی خاندان سے تھیں۔ اور سلسلہ نسب حضرت بنیامین ابن یعقوبؑ سے ملتا ہے۔

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان صاحب کے دادا مکرم مولانا محمد یار خانؒ صاحب خاندان میں پہلے عالم دین بنے۔ آپ کے آباؤ اجداد میں زیادہ تر مغل باشاہوں کی فوجی خدمات انجام دیتے رہے۔ مولانا محمد یار خان صاحبؒ کو علمی شوق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلویؒ کی ملاقات اور صحبت باسعادت کی وجہ سے پیدا ہوا، اس کے بعد حضرت مولانا نے اپنے اکلوتے صاحبزادے احمد یار خاں صاحب کو ہر طرف سے ہٹا کر دینی علوم کے لئے وقف کر دیا، بعد ازاں حضرت مفتی احمد یار خان صاحبؒ نے اپنی تمام اولاد کو دینی و علمی خدمات کی طرف ہی مشغول کر دیا یعنی دونوں بیٹیوں اور دونوں بیٹوں کو عالم دین بنایا۔ مفتی اقتدار احمد خاں صاحب صرف دو بھائی تھے، بڑے بھائی مفتی مختار احمد خان کا انتقال 1990ء میں گجرات پاکستان میں ہوا اور وہ وہیں اپنے والد محترم کے پہلو میں مدفون ہیں۔ مفتی مختار احمد خاں صاحب اپنے وقت کے بہترین عالم اور نڈر مقرر و خطیب تھے۔ ہم عصر اکابر علماء نے آپ کو خطیب الاسلام کا لقب دیا تھا۔ دونوں بھائیوں کو مکمل دینی تعلیم والد محترم نے دی، انہیں کسی اور مدرسے میں جانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی، نہ کسی دوسرے استاد سے پڑھنے کی ضرورت پڑی۔ دنیوی تعلیم آٹھویں جماعت تک حاصل کی۔ انگریزی، جغرافیہ اور علم الاوقات و حساب بھی دونوں نے اپنے والد صاحب سے ہی سیکھا۔ دونوں بھائی حضرت قبلہ سید علی حسین اشرفی صاحبؒ کچھوچھہ شریف کی دعا بلکہ کرامت سے مولود ہوئے، جس کا تفصیلی واقعہ صاحبزادہ اقتدار احمد خان صاحب نے اپنے چھوٹے پھوپھا محترم محمد حیات خان مرحوم کی زبانی

Marfat.com

اپنے فتاویٰ العطایا جلد اول میں نقل فرمایا ہے- صاحبزادہ اقتدار احمد خاں صاحب کو چار سال کی عمر میں بمقام اجھیانی ضلع بدایوں بروز پیر 15 شوال 1943ء مطابق 1364ھ بسم اللہ کرائی گئی یعنی تیسواں پارہ اور یسرناالقرآن کا قاعدہ شروع کرایا گیا- عمر کے پانچویں سال میں درس نظامی کی پہلی کتاب آمدن نامہ اور فارسی کی پہلی کتاب شروع کرائی گئی- قرآن مجید اور تمام فارسی کتب اپنی والدہ محترمہ سے پڑھیں-

حضرت مفتی احمد یار خان صاحب" 1937ء میں بسلسلہ ملازمت گجرات (پنجاب) آ گئے پھر آخری دم تک یہیں رہائش پذیر رہے- 1971ء میں 3 رمضان کو وفات بھی گجرات میں ہوئی اور وہیں اپنی درسگاہ میں آپ کا مزار ہے- وہیں 24 اکتوبر کو ان کا سالانہ عرس ہوتا ہے جس کی نگرانی اور اہتمام و انتظام خود صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد صاحب کرتے ہیں- صاحبزادہ اقتدار احمد خان صاحب مع اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کے 1943ء میں گجرات منتقل ہوئے تھے لیکن اجھیانی بدایوں کی آمدورفت ترک نہ کی تاہم پاکستان بننے کے بعد پھر مستقل رہائش گجرات پنجاب میں رہی اور اب تک ہے- آپ کی تکمیل تعلیم اور دستار بندی اپنے ہی مدرسہ غوثیہ نعیمیہ گجرات پاکستان میں ہوئی' وہاں درس نظامی میں تقریبا" 26 علوم پڑھائے جاتے ہیں- فارسی کا علم صرف' فارسی کا علم نحو' فارسی ادب' فارسی لغت' عربی علم صرف، علم نحو، علم ادب ،علم لغت، علم فقہ، علم اصول فقہ، علم منطق، علم فلسفہ، علم معانی، علم کلام، علم مناظرہ، علم تصوف (علم طریقت)، علم الاوقات، علم اقلیدس (جیومیٹری)، علم تفسیر، علم اصول تفسیر، علم حدیث، علم اصول حدیث ، علم میراث، علم طب مختصر، فن تقریر اور فن تدریس- صاحبزادہ صاحب نے تمام درس نظامی اپنے ہی مدرسہ غوثیہ نعیمیہ میں حاصل کئے اپنے والد صاحب سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد پھر ان ہی سے مفتی کا ڈھائی سالہ نصاب (کورس) حاصل کیا' پھر مفتی اعظم کا ایک سالہ نصاب مکمل کیا- مفتی کے نصاب میں صرف فقہ حنفی کے مطابق فتویٰ نویسی سکھائی جاتی ہے جبکہ مفتی اعظم کے نصاب میں چاروں فقہوں کے مطابق فتویٰ نویسی سکھائی جاتی ہے- صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان صاحب نے اٹھارہ سال کی عمر میں 1957ء میں پہلا انعام یافتہ فتویٰ لکھا- تکمیل تعلیم کے بعد اپنے ہی مدرسے میں بطور مدرس اور بطور مفتی اسلام خدمات 1957ء مطابق 1378ء سے 1982ء مطابق 1403ھ تک 25 سال یہ خدمات انجام دیں-

صاحبزادہ صاحب کی بیعت بسلسلہ قادری حضرت ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب امیر حزب الاحناف لاہور کے دست حق پرست پر' بیعت طلب حضرت مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلی شریف ہندوستان کے دست مبارک پر اور بیعت خلافت سلسلہ قادری حضرت سید مختار اشرف صاحب سرکار کلاں کچھوچھہ شریف کے دست اقدس پر ہے- صاحبزادہ صاحب نے برطانیہ آنے سے قبل پچیس سال تقریبا" مدرسہ غوثیہ نعیمیہ گجرات پاکستان میں تین ذمہ داریاں سنبھالیں- اول' تدریس کتب بحیثیت صدر مدرس' آپ کے علاوہ تین نائب مدرس تھے- دوم' فتویٰ نویسی' سوم' روزانہ اہل شہر کو درس قرآن وحدیث بشکل وعظ و تقریر- 22 اگست 1982ء کو خطابت و امامت اور درس و تدریس کے لئے صاحبزادہ صاحب کی گلاسگو برطانیہ آمد ہوئی اور انہوں نے یہیں مسجد خضریٰ میں تفسیر نعیمی کی تصنیف گیارھویں

Marfat.com

پارے سے شروع کی۔ آپ نے خطابت' امامت' تصنیف' فتویٰ نویسی کے علاوہ اور کوئی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ آپ کچھ عرصہ بعد گلاسگو سے بریڈ فورڈ منتقل ہو گئے وہاں بھی بطور ملازمت آپ کی صرف تین ذمہ داریاں تھیں یعنی خطابت' امامت اور تدریس مگر تفسیر اور دیگر کتب کے حوالے سے تصنیفی و تالیفی کام اور فتویٰ نویسی ذاتی مشغولیت تھیں۔

صاحبزادہ صاحب کا خیال ہے کہ کئی وجوہ سے برطانیہ کے مسلم معاشرے میں علمی انتشار کی کثرت ہوئی جس سے بیشمار الجھاؤ پیدا ہوئے خاص طور پر سالانہ عبادات میں۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں مسلمان افراد کی اکثریت اپنے اسلامی تشخص پر برقرار ہے اس کی ایک وجہ عام مسلمانوں کی اپنی دلچسپی اور دوسری وجہ علماء اکابر کی بہترین کارکردگی اور محنت شاقہ و اتحاد و یکجہتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ برطانیہ کی بعض مساجد و مدارس کی بدنظمی کی وجہ ارکان کمیٹی اور ٹرسٹ کی دینی امور سے ناواقفیت اور دنیا سازی اور خطباء علما کی بے بسی اور عدم استحکام ہے جب تک ذمہ دار اور باشعور علما کو منبر و محراب پر استحکام حاصل نہیں ہوتا اس وقت تک ناخوشگوار واقعات پیش آتے ہی رہیں گے۔

صاحبزادہ صاحب کا فرمانا ہے کہ برطانیہ میں رمضان اور عیدین کا مسئلہ اس وقت تک قوانین اسلامی کے مطابق حل نہیں ہو سکتا جب تک کہ لوگوں کے ذہنوں سے شخصیت پرستی اور فرقہ بازی کی لعنت ختم نہیں ہوتی آج بعض لوگوں کے دلوں میں قرآن و حدیث کے قوانین و اصول کا نہ احترام باقی ہے نہ اہتمام' ہر چیز میں محض رسمیت رہ گئی ہے۔ عبادت کو بھی ایک رسم سمجھ لیا گیا ہے' غلط روش اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر اسلامی فرمودات کے مطابق اسلامی تہوار منائے جائیں تو یقیناً آدھی دنیا کے مسلمان بشمول برطانیہ درست ہو جائیں۔

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان صاحب برطانیہ میں اٹھارہ سال کے عرصے میں گلاسگو سے بریڈ فورڈ' وہاں سے نیو کیسل' وہاں سے لیوٹن اور پھر وہاں سے اب لندن میں مستقل رہائش پذیر ہیں۔ آج کل دینی تصنیفات روزانہ اور بطور خطیب ہفتہ وار مشغولیت رکھتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب کی تصنیفات و تالیفات کی تعداد 20 سے زائد ہے۔ انہوں نے حال ہی میں حرمتہ تصویر پر ایک مکمل اور مدلل مضمون کتابی شکل میں تصنیف کیا ہے جس میں ڈاکٹر پروفیسر طاہر القادری صاحب اور علامہ مدنی میاں صاحب کچھوچھوی کے نظریات کی سختی سے تردید کی ہے باقی تصانیف علی الترتیب اس طرح ہیں:۔ سوانح امام اعظم' فارسی علم صرف کی کتاب آمدن نامہ' فارسی علم نحو فارسی کی پہلی کتاب' راہ جنت بجواب راہ سنت' ردعیسائیت' فتاویٰ جلد اول' فتاویٰ العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ جلد دوم' تفسیر نعیمی گیارھواں پارہ آخری ربع (پہلے تین چوتھائی حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب بدایونی نے تصنیف فرما کر وصال فرمایا)' تفسیر نعیمی بارھواں پارہ' تفسیر نعیمی تیرھواں پارہ' تفسیر نعیمی چودھواں پارہ' حرمتہ خضاب' حرمتہ موجودہ قوالی' العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ جلد سوم' تفسیر نعیمی پندرھواں پارہ' تفسیر نعیمی سولھواں پارہ' تفسیر نعیمی سترھواں پارہ' المصادر عربیہ' فضائل درود تاج شریف' العطایا الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ جلد چہارم جبکہ تفسیر

Marfat.com

نعیمی اٹھارھواں پارہ زیر تصنیف ہے۔

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان صاحب نعیمی کو کچھوچھہ شریف سے اجازت بیعت بسلسلہ قادریہ حاصل ہے اگرچہ اس میں ان کی زیادہ توجہ نہیں ہے پھر بھی پاکستان' برطانیہ' سویڈن' ڈنمارک' فرانس اور انڈیا میں آپ کے مریدین خدمت اسلام میں مصروف ہیں۔ آپ کے بہت سے تلامذہ بھی برطانیہ' پاکستان اور دیگر ممالک میں نہایت جانفشانی اور کامیابی سے مصروف تبلیغ ہیں۔

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان صاحب نے اپنے والد محترم علیہ الرحمتہ ہی سے شاعری کے بھی کچھ اسباق پڑھے تھے مگر شاعری کی طرف بوجہ دیگر دینی مصروفیات زیادہ توجہ نہ دی تاہم آپ کا تخلص اقتدار ہے جبکہ آپ کے حضرت والد محترم کا تخلص سالک ہے۔ شاعری میں بھی حضرت سالک بدایونی کے استاد گرامی حضرت مولانا نعیم الدین نعیم صاحب مراد آبادی تھے ۔حضرت حکیم الامت سالک بدایونیؒ اپنے تلامذہ شعراء کو دو نصیحتیں فرمایا کرتے تھے' پہلی یہ کہ اپنی شاعری کو تخلیق ہرگز نہ کہنا نہ خود کو شعروں کا خالق کہنا' یہ عجمی جہلا کا رواج پڑ گیا ہے' یہ سخت حماقت بھی ہے اور گناہ کبیرہ بھی۔ خالقیت اور تخلیق صرف اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت ہو سکتی ہے۔ دوسری نصیحت یہ کہ اپنی شاعری کا کوئی خاص اور فلاحی مقصد ہونا چاہئے' بے مقصد نظمیں لکھنا بھی گناہ اور فضول ہے۔

دنیا میں ہر زبان کے ہر شاعر کی شاعری کا کچھ مقصد ہوتا ہے' اس اعتبار سے حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحبؒ کی شاعری کو دیکھا جائے تو وہ نعت و قصائد کے غلاف میں فطری' عقلی' نقلی طریقہ پر مختلف النوع مسائل حل کرتی چلی جاتی ہے' چنانچہ حمدیہ نظم میں ایک جگہ فرماتے ہیں:

تیرے عشق میں روئے مرغ سحر
تیرا نام ہے مرہم زخم جگر
تیرا ورد کرے ہر شجر و حجر
سبحان اللہ سبحان اللہ

اس شعر میں آپ نے منطق کا یہ قاعدہ بدلیل قرآنی غلط ثابت کیا کہ ناطق صرف انسان ہے۔ ایک نعت میں فرماتے ہیں:

جبریل کی آنکھوں سے پوچھو' اے چشم حقیقت بیں کہہ تو
انہیں فرش پہ تونے کیا دیکھا' سدرہ سے بڑھے تو کیا پایا

قصیدہ ولادت میں دلائل حدیث سے جشن میلاد النبیؐ منانے کا ابدی فائدہ بیان فرمایا گیا ہے۔ اس قصیدے کا ایک شعر تو مشہور زمانہ ہو چکا ہے:

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سواء ابلیس کے' جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

Marfat.com

علامہ مولانا سید حسین الدین شاہ

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب کا شمار اہلسنت والجماعت کے ان جید اور مستند علماء کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے نہ صرف خود تعلیم و تدریس' خطابت اور تبلیغ کے ذریعہ دین کی خدمت کی بلکہ اپنے تلامذہ اور مریدین و معتقدین کے ذریعہ اللہ اور اس کے نبیؐ کا پیغام دور و نزدیک پھیلایا۔ آپ کے زیر نگرانی راولپنڈی میں جامعہ رضویہ ضیاء العلوم کو اس خطہ میں اہلسنت کی مستند اور مرکزی درس گاہ کی حیثیت حاصل ہے' جہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے اور حضرت شاہ صاحب سے اکتساب فیض کرنے والے علماء' حفاظ کرام اور قراء حضرات اس وقت پاکستان کے علاوہ برطانیہ کے مختلف شہروں میں امامت و خطابت' درس و تدریس اور تبلیغی و تحریکی خدمات نمایاں طور پر انجام دے رہے ہیں' برطانیہ میں ان کی تعداد 30 کے لگ بھگ ہے جن میں جامع مسجد محمدی لیسٹر کے خطیب و امام و مدرس مولانا حافظ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی' جامع مسجد غوثیہ سلو کے خطیب و مدرس علامہ قاضی محمد عبدالخبیر

Marfat.com

استاذ العلماء حضرت علامہ سید غلام محی الدین شاہؒ صاحب بانی و مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

صاحب عباسی' جامع مسجد ایڈنبرا سکاٹ لینڈ کے خطیب و امام و مدرس مولانا عبدالغفور صاحب چشتی' جامع مسجد محمدیہ مانچسٹر کے خطیب و امام مولانا قاری عبدالرسول صاحب حقانی' مولانا محمد صابر صاحب (نیوپورٹ ویلز اور ایڈنبرا سکاٹ لینڈ)' جامع مسجد وکٹوریہ پارک مانچسٹر کے امام و مدرس اور معروف ثنا خوان رسولؐ مولانا قاری جاوید اختر صاحب چشتی' مولانا حافظ محمد صدیق صاحب (سلو) 'مولانا عبداللطیف صاحب (سلو)' نہ صرف برطانیہ بلکہ دنیا بھر میں بحیثیت قاری اور ثنا خوان رسول مقبولؐ مقبولیت حاصل کرنے والے قاری محمد اشرف صاحب سیالوی اور جوہانز برگ جنوبی افریقہ میں نمایاں دینی و تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد اب لندن میں ایکٹن مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام اسلامک سنٹر میں دینی و تدریسی خدمات انجام دینے والے مولانا حافظ قاری محمد صدیق صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں- برطانیہ کے علاوہ جنوبی افریقہ ' امریکہ اور کینیڈا میں بھی جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی سے فارغ التحصیل علماء اور حضرت شاہ صاحب کے تلامذہ اہم دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں- خود قبلہ شاہ صاحب نے دیگر ممالک کی طرح برطانیہ کے بھی متعدد دورے کئے ہیں اور وہاں مختلف شہروں میں دینی اجتماعات سے خطاب کرنے کے علاوہ مختلف اداروں اور مراکز میں ہونے والے دینی کاموں کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی فرمائی ہے- برطانیہ میں جاری دینی و تبلیغی سرگرمیوں اور اس ضمن میں درپیش مسائل و معاملات پر آپ کی گہری نظر ہے اور آپ کی خواہش اور کوشش ہے کہ خاص طور پر برطانیہ میں علماء اہلسنّت اتحاد و اتفاق کے ساتھ

Marfat.com

اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے لئے کام کریں۔

علامہ مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب کا تعلق سادات کرام کے سلسلہ نسب مشہدی حسینی خاندان اہل بیت سے ہے۔ شاہ صاحب اپنے تین بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔ سب سے بڑے بھائی جامعہ رضویہ ضیاء العلوم کے مہتمم اعلیٰ و شیخ الحدیث حضرت علامہ سید غلام محی الدین شاہ صاحبؒ 12 ربیع الاول 1421ھ (بمطابق 16 جون 2000ء) بروز جمعۃ المبارک نماز فجر کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جاملے جبکہ ان سے چھوٹے بھائی مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب جو جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں خطیب تھے، 12 فروری 1999ء ہی کو وصال فرما گئے تھے۔

علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب 11 جنوری 1934 کو سلطان پور ہروئی والا ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ تاریخ حسن ابدال میں ہے کہ ہندوستان کے شہنشاہ جہانگیر نے دوران سفر حسن ابدال سے چل کر دوبار اس مقام پر پڑاؤ ڈالا تھا۔ بعد میں دریائے ہرو پر بند باندھ کر خان پور ڈیم تعمیر کیا گیا ہے۔ آپ کے والد گرامی علامہ سید ضیاء الدین شاہ صاحبؒ بھی ایک جید عالم دین تھے۔ آپ کے خاندان کے بزرگ صدیوں پہلے مشہد سے ظالم حکمرانوں کی ایذا رسانی سے بچنے اور فیض رسالتؐ کو عام کرنے کے لئے عازم سفر ہوئے۔ مختلف زمانوں میں مختلف شہروں کو دریائے علم سے سیراب کرتے ہوئے ان کے جد امجد حضرت سید محمد نسیم شاہ صاحبؒ نے خطہ کشمیر میں دریائے نیلم کے کنارے نوسیری کے مقام پر رشد و ہدایت اور ذکر و فکر کی شمع روشن کی۔ آپ کا مزار مبارک نوسیری میں آرمی کیمپ کے قریب واقع ہے جہاں روحانی فیوض و برکات کا مشاہدہ کرتے ہوئے آرمی کے افسر و جوان مزار کی دیکھ بھال کرتے اور ایصال ثواب کی مجالس قائم کرتے۔ آپ کی اولاد دریائے نیلم کے دوسری جانب بنڈرہ کے مقام پر رہائش پذیر ہوئی۔

مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب نے حفظ قرآن کا آغاز جولائی 1944ء میں علاقہ چھچھ کی مشہور دینی درسگاہ دریا شریف سے کیا، پھر بھوئی کی مشہور درسگاہ سے بھی اکتساب کیا تاہم حفظ قرآن کی تکمیل اپنے گاؤں سلطان پور میں مولانا حافظ عبدالغفور صاحب سے کی۔ سکول کی تعلیم چھٹی جماعت تک اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی، اسی دوران درس نظامی میں شامل فارسی کتب کریما سے سکندر نامہ تک پڑھیں۔ کافیہ مرقات، کنزالدقائق تک کتابیں اپنے گاؤں میں پڑھیں۔ اگست 1950ء میں دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں داخلہ لیا اور مارچ 1953ء تک وہاں موقوفا" علیہ تک کتب کی تکمیل کی۔ جون 1954ء میں جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار فیصل آباد میں محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب کے پاس علم حدیث میں داخلہ لیا اور 15 اپریل 1955ء کو علماء فضلاء کی موجودگی میں حضرت شیخ الحدیث نے آپ کو دستار فضیلت پہنائی اور سند فراغت عطا کی۔ جس کے بعد دینی تعلیم میں اضافے کے لئے آپ نے گولڑہ شریف سے اکتساب کیا۔ اسی دوران تدریس کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔

علامہ مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب نے تدریس کا آغاز جون 1955ء میں دارالعلوم رفیع الاسلام ملکوال ضلع گجرات سے کیا جس کے بانی و مہتمم آپ کے بڑے بھائی مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ

Marfat.com

علامہ پیر سید حسین الدین شاہ صاحب ڈربن میں دارالعلوم کے افتتاح کے بعد دعا فرما رہے ہیں۔ مولانا قاری حفیظ الرحمن صاحب چشتی اور دیگر علماء کرام دعا میں شریک ہیں

صاحب تھے۔ آپ نے وہاں ایک سال تدریس کے فرائض ادا کئے اور اس دوران قطبی، شرح جامی اور سراجی پڑھائیں۔اسی سال آپ گکھڑ منڈی میں عید میلاد النبیؐ کے جلسے میں تشریف لے گئے جہاں غزالی دوراں علامہ احمد سعید شاہ صاحب کاظمی اور فاضل جلیل مولانا محمد یوسف صاحب سیالکوٹی سمیت دوسرے علماء نے بھی خطاب کیا۔ اس تقریب کے بعد انجمن خدام الصوفیہ گکھڑ منڈی کے اراکین نے قبلہ شاہ صاحب سے گزارش کی کہ آپ جامع مسجد ٹھیکیداراں کی خطابت فرمائیں تاہم آپ نے اس بناء پر معذرت کرلی کہ آپ بڑے بھائی صاحب کے مدرسے میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے لیکن ان لوگوں نے حضرت غلام محی الدین شاہ صاحب اور آپ کے والد محترم سے رابطہ کیا اور ان کے ذریعے دباؤ ڈالا جس کے بعد شاہ صاحب نے اپریل 1956ء سے مسجد ٹھیکیداراں میں خطابت شروع کردی اور دو سال گکھڑ میں گذارے۔ اسی دوران انہوں نے اپنی کتاب ہدیۃ الاحباب فی التصرفات مافوق الاسباب المعروف نور ہدایت لکھی جو 16 جنوری 1958ء کو مکمل ہوئی۔ 1958ء میں رمضان المبارک کے دوران جامع مسجد کیلیانوالی میں خطابت فرمائی پھر اپنی تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھنے کی غرض سے گکھڑ منڈی میں صرف جمعہ کے خطبے کا سلسلہ شروع کیا اور دارالعلوم گولڑہ شریف میں مزید تحصیل علم کے لئے داخلہ لے لیا۔ آپ نے دارالعلوم عزیزیہ میں بھی ایک سال تک تدریسی فرائض انجام دیئے اور وہاں شافیہ، فصول اکبری، کنزالدقائق، سراجی اور صرف ونحو کی تعلیم دی۔

علامہ مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب دینی و تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ تحریکی حوالے سے بھی بے حد سرگرم رہے ہیں۔ انہوں نے دوران تعلیم تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا۔ بھیرہ شہر سے گرفتاریاں پیش کرنے کے لئے مجاہدین ختم نبوت کا جو قافلہ سرگودھا روانہ ہوا تھا آپ کو اس کا امیر چنا گیا، اس قافلے کو ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب کے والد گرامی غازی کشمیر پیر محمد شاہ صاحب،

Marfat.com

استاذالاساتذہ حضرت مولانا سید غلام محی الدین شاہ صاحب اور امیر جماعت حزب الانصار وخطیب شاہی جامع مسجد بھیرہ مولانا افتخار احمد صاحب بگوی نے رخصت کیا- سرگودھا سے شاہ صاحب کو گرفتار کر کے شاہ پور جیل میں پابند سلاسل کردیا گیا جہاں تین ماہ آپ کو قید میں رکھا گیا- 1953ء کا رمضان آپ نے جیل میں گزارا جہاں نوافل میں قرآن پاک سنایا' چاند رات کو آپ کو رہائی ملی-

علامہ مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب نے گکھڑ اور گولڑہ شریف میں اپنی مصروفیات اور پھر مستقل راولپنڈی آمد کے حوالے سے فرمایا کہ " گکھڑ میں اگرچہ لوگوں کی محبت اور جذبہ بہت تھا لیکن وہاں تدریسی ماحول نہیں تھا جبکہ میری خواہش اور شوق پڑھانے کا تھا کیونکہ پڑھانے سے اپنے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے- چنانچہ صورتحال یہ تھی کہ میں جمعہ پڑھانے کے لئے گکھڑ جاتا تھا جبکہ باقی دنوں میں میں گولڑہ شریف میں حضرت مولانا محب النبی صاحب سے تعلیم حاصل کر رہا تھا' وہاں میں نے فلسفہ اور منطق کی کتب عالیہ پڑھیں- اسی دوران جامع مسجد سبزی منڈی راولپنڈی کے منتظمین (حاجی اینڈ کمپنی جن کا تعلق شیخ فیملی سے تھا) اس بات پر بضد تھے کہ میں مستقل راولپنڈی آجاؤں اور اگر جمعہ نہ بھی پڑھاؤں تو جامع مسجد سبزی منڈی میں روزانہ نماز فجر کے بعد درس قرآن کا سلسلہ شروع کروں- ان بزرگوں نے کہا کہ ہم گولڑہ شریف سے آنے جانے کے لئے اپنی گاڑی بھی فراہم کریں گے- چنانچہ میں ان کی گاڑی پر رات کو گولڑہ شریف سے راولپنڈی آجاتا اور صبح فجر کی نماز' درس قرآن اور ناشتے کے بعد واپس گولڑہ شریف جاکر وہاں تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکھتا- یہ سلسلہ تین چار ماہ تک چلتا رہا لیکن پھر ایوب خان کا مارشل لاء لگ گیا اور کاروباری مسائل کی وجہ سے حاجی اینڈ کمپنی والوں کے لئے روزانہ اس طرح گاڑی فراہم کرنا ممکن نہ رہا لیکن ان کے ذوق و شوق کو دیکھتے ہوئے گولڑہ شریف میں میرے استاد مولانا محب النبی صاحب نے یہ عنایت فرمائی کہ وہ روزانہ شام کو خود راولپنڈی آجاتے اور میں رات کو جامعہ مسجد غوثیہ بھابھڑا بازار میں ان سے اکتساب علم کرتا- یہ سلسلہ مجموعی طور پر دو سال جاری رہا- اسی طرح میں نے مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی کے ایک شاگرد سید محمود شاہ صاحب پٹھان سے بھی کچھ کتابیں پڑھیں- وہ مجھے پڑھانے کے لئے خود بھابھڑا بازار تشریف لاتے تھے- مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی سر سید احمد خان کے ہم عصر تھے- علی گڑھ میں مولانا لطف اللہ صاحب کے قائم کردہ جامعہ اسلامیہ میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ نے بھی منطق کی تعلیم حاصل کی تھی- بہرحال پھر راولپنڈی کے دوستوں کے اصرار اور حالات کے پیش نظر میں نے گکھڑ والوں سے معذرت کی اور 1958ء کے آخری دنوں میں جامع مسجد سبزی منڈی میں خطیب مقرر ہوگیا- میری مستقل سکونت راولپنڈی میں ہوگئی"-

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم کے قیام کے بارے میں مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب نے فرمایا کہ "حاجی اینڈ کمپنی سے منسلک حضرات کا جامع مسجد سبزی منڈی کے معاملات میں مدد اور تعاون کے ساتھ ساتھ یہ بھی جذبہ تھا کہ اہلسنت والجماعت کا کوئی معیاری دارالعلوم ہونا چاہئے انہوں نے اس ضمن میں مجھ سے کئی بار بات کی- میرا موقف یہی تھا کہ میں پڑھانے کا کام تو کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن جگہ کا

Marfat.com

حصول اور ادارے کی دیکھ بھال کا اہتمام ہونا ضروری ہے۔ میرے بڑے بھائی مولانا سید غلام محی الدین شاہ صاحب" جو گاؤں میں تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ گھر کی دیکھ بھال اور کاشتکاری بھی کرتے تھے' سے بھی ان لوگوں نے رابطہ کیا۔ آپ نے بھی یہی جواب دیا کہ اگر تم دارالعلوم بنالوگے تو میں آجاؤں گا چنانچہ جنوری 1964ء میں جامع مسجد سبزی منڈی کے قریب ایک بوسیدہ سی عمارت خرید کر اسے از سرنو تعمیر کیا گیا اور اس میں دارالاقامہ بنایا گیا جبکہ مسجد میں تدریس کا بندوبست کیا گیا"۔

علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب نے فرمایا کہ "دارالعلوم کے حوالے سے عام طور پر یہی تاثر پایا جاتا ہے کہ اس کے قیام اور کامیابی کا سہرا میرے سر ہے' شاید اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میں جلسوں میں جاتا ہوں' دوسرے ممالک کے دورے کرتا ہوں' لوگوں سے رابطے کرتا ہوں' لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ دارالعلوم جناب غلام محی الدین شاہ صاحب" کی کوششوں سے قائم ہوا' وہ نہ جلسوں میں گئے نہ انہوں نے دورے کئے بلکہ سب کچھ چھوڑ کر شب و روز دارالعلوم کے لئے کام کیا۔ تعلیم و تدریس کے ساتھ ساتھ کھانے پینے سے لے کر دارالعلوم کے انتظامی معاملات تک اس کی کامیابی کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔

دارالعلوم کے قیام کے مختلف مراحل کے حوالے سے علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب نے کہا کہ "1964ء میں دارالعلوم کا افتتاح ہوا۔ پہلے سال ہی قابل اور فاضل اساتذہ کے ساتھ تدریسی کام کا آغاز ہوگیا۔ جامع مسجد سبزی منڈی میں پڑھائی ہوتی تھی لیکن جگہ اب بھی محدود تھی اور لوگوں کی یہ خواہش تھی کہ کسی بڑی جگہ زیادہ بہتر انداز میں ادارہ قائم ہو' چنانچہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں جہاں آج دارالعلوم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم نمبر2 قائم ہے' یہ جگہ ہمیں 1973ء میں الاٹ ہوئی۔ یہ پلاٹ حکومت نے سیٹلائٹ ٹاؤن میں مرکزی مسجد کے لئے وقف کر رکھا تھا تاہم حکومت کی یہ شرط تھی کہ یہ پلاٹ اس تنظیم کو الاٹ کیا جائے گا جو مسجد کی تعمیر کے لئے 50 ہزار روپے بنک میں جمع کرائے گا۔ کئی تنظیموں نے درخواست تو دے رکھی تھی لیکن رقم جمع نہیں ہوئی تھی۔ اسی دوران چیف انجینئر میاں کریم بخش صاحب نے جو ایک نیک اور دیندار شخصیت تھے (یہ جسٹس میاں نذیر کے والد تھے) بتایا کہ اس پلاٹ کے لئے مرزائیوں نے بھی درخواست دی ہے اور وہ پیسے بھی جمع کرا دیں گے۔ ڈپٹی کمشنر کے لئے یہ صورت اس حوالے سے پریشان کن تھی کہ امن و امان کا مسئلہ بن سکتا تھا پھر اس وقت تک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت بھی قرار نہیں دیا گیا تھا اس لئے قانونی طور پر ان کی درخواست پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ صورتحال میں نے حاجی اینڈ کمپنی کے شیخ صاحبان کو بتائی انہوں نے 50 ہزار روپے فوراً" بنک میں جمع کرا دیے۔ ضروری کارروائی کے بعد چار ماہ کے اندر یہ جگہ ہمیں الاٹ ہوگئی اور ہم نے چار دیواری اور ایک عارضی کمرہ تعمیر کرلیا لیکن اسی دوران بھٹو صاحب کا دور آگیا' انہیں ہم سے تو کوئی ذاتی مخاصمت نہیں تھی لیکن مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب اور مولانا عبدالحکیم صاحب نے جو بھٹو صاحب کے قریب تھے ان سے کہا کہ یہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں مولانا نورانی کا اڈہ بن رہا ہے' حالانکہ نورانی صاحب نے یہ جگہ دیکھی بھی نہیں تھی۔ اس سیاسی دباؤ کے باعث وہ جگہ ہم سے چھین کر انہیں تو نہ دی جاسکی لیکن اوقاف کی تحویل

Marfat.com

میں دے دی گئی- 1978ء تک اگرچہ یہ اوقاف کی تحویل میں رہی لیکن قبضہ ہمارا رہا- قاری نور ہاشم صاحب یہاں امام اور مدرس رہے- مقدمے بازی بھی چلتی رہی' اس وقت لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مولوی مشتاق حسین نے ہمارے حق میں فیصلہ دیدیا کہ محکمہ یہ جگہ کسی اور کو الاٹ نہیں کر سکتا' یا تو خود باقاعدہ مسجد کی تعمیر اور انتظام کرے یا اصل الاٹیوں یعنی ہمارے حوالے کردے- بہرطور بھٹو صاحب کا دور ختم ہوا' جنرل ضیاء الحق آئے تو اوقاف نے سیاسی دباؤ ختم ہونے پر یہ جگہ ہمارے حوالے کردی اور 1978ء میں یہاں باقاعدہ تعمیراتی کام کا آغاز ہوا- ہمارے مدرسے میں افریقی طلباء بڑی تعداد میں پڑھتے رہے ہیں- ایک زمانے میں تو یہاں 40 افریقی طلباء زیر تعلیم تھے اور جگہ کی کمی شدت سے محسوس ہوتی تھی چنانچہ نئے دارالعلوم کی تعمیر میں ان طلباء کے عزیز واقارب نے بھی سرگرمی سے حصہ لیا- آج بھی اس ادارے کے بعض کمروں پر یادگار کے طور پر ان طلباء کے نام درج ہیں جنہوں نے تعاون کیا اور نام لکھوانے پسند کئے"-

ادارے سے فارغ التحصیل علماء کرام و قراء حضرات کی خاص طور پر برطانیہ اور دوسرے ممالک میں تدریسی' تبلیغی و دینی خدمات کے حوالے سے علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب نے فرمایا کہ "اگرچہ برطانیہ میں ہمارے 30 کے قریب علماء کام کر رہے ہیں لیکن بحیثیت مجموعی میں سمجھتا ہوں کہ وہاں ہماری توقع کے مطابق کام نہیں ہو رہا ہے- اس میں وہاں کے سماجی اور معاشرتی حالات اور قوانین کا بھی بڑا دخل ہے- مسجد یا دارالعلوم بنانا آسان ہے لیکن برطانوی ماحول میں اسے چلانا مشکل ہے البتہ جنوبی افریقہ میں بہت کام ہوا ہے- تبلیغ کے علاوہ وہاں مساجد و مدارس کے قیام اور نصاب کی تیاری میں بھی یہاں کے علماء نے نمایاں کام کیا ہے- پریٹوریا میں ایک دارالعلوم ہمارے علماء نے قائم کیا ہے جسے وہاں کا مرکزی دارالعلوم کہا جاسکتا ہے- کئی دوسرے ممالک کے طلباء جنہیں پاکستان کا ویزہ نہیں ملتا وہ وہاں چلے جاتے ہیں' وہاں کا ماحول بھی انہیں موزوں معلوم ہوتا ہے اور انگلش ذریعہ تعلیم ہونے کی وجہ سے زبان کا مسئلہ بھی نہیں پیش آتا' برطانیہ کے بھی کچھ لڑکے پریٹوریا میں پڑھ رہے ہیں- مفتی محمد اکبر صاحب ہزاروی وہاں کے مہتمم ہیں- وہاں تین چار دوسرے اساتذہ بھی ہمارے درالعلوم کے فارغ التحصیل ہیں' یہ درالعلوم پریٹوریا کے ایک قریبی علاقے لوڈیم میں واقع ہے جہاں مسلمانوں کی کافی آبادی ہے- جنوبی افریقہ میں دوسرا ادارہ جامعہ صابریہ چشتیہ ہے' یہ جوہانزبرگ کے قریب لینز میں ہے- یہاں محمد یوسف صاحب نگراں ہیں- یہ بھی ایک باقاعدہ دارالعلوم ہے- رمضان میں دو مزید اساتذہ یہاں سے گئے ہیں- ڈربن میں مولانا افتخار چشتی صاحب نے دارالعلوم ضیاء العلوم بنایا ہے- اسی طرح دارالعلوم نور مصطفیٰ ہے- امریکہ میں ہمارے علماء کرام میں سے مولانا شیراز منصور ہیں ان کے علاوہ ڈاکٹر حسان جو ساؤتھ افریقہ سے ہیں' انہوں نے بھی ہمارے ادارے سے تعلیم حاصل کی ہے وہ آج کل تبلیغ کے سلسلے میں امریکہ میں کام کررہے ہیں' وہ ڈاکٹر ہیں' علاج بھی کرتے ہیں اور سنٹر بھی چلا رہے ہیں- قاری فضل رسول' قاری شفیق اور حافظ محمد صدیق بھی بیرون ملک تبلیغ میں مصروف ہیں- اسی طرح FIJI ' آسٹریلیا اور کینیڈا میں بھی سید اطہر شبیر شاہ اور کچھ ساتھی کام کررہے ہیں"-

Marfat.com

علامہ سید حسین الدین شاہؒ کے فرزند اکبر فاضل نوجوان مولانا سید انعام الحق شاہ صاحب ضیائی

اپنے تبلیغی و تحریکی دوروں کے حوالے سے علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب نے فرمایا کہ "بیرونی سفر کا آغاز فریضہ حج کی ادائیگی اور روضہ رسولؐ کی حاضری سے ہوا۔ پہلا تبلیغی دورہ 1978ء میں جنوبی افریقہ کا تھا' تین مہینے کے اس بھرپور دورے میں ایک سو سے زیادہ پروگرام کئے۔ پہلے چار پانچ دن تو صرف ختم نبوت کے مسئلے پر ہی تقاریر ہوئیں پھر آیات مسیح اور دوسرے موضوعات پر تقاریر' نشستیں اور سوال و جواب کے سلسلے جاری رہے۔ جنوبی افریقہ میں قیام کے دوران ہی پیر بھائی اور دوست علامہ مولانا خواجہ بشیر احمد چشتی صاحب (والتھم سٹو گرین 'لندن) نے مجھے برطانیہ آنے کی دعوت دی چنانچہ میں یکم رمضان 1978ء کو لندن پہنچا۔ 15 دن وہاں گزارے پھر 15 دن کے لئے حرمین شریفین چلا گیا' عید مدینہ منورہ میں کی۔ یہ برطانیہ کا پہلا دورہ تھا' اس کے بعد بارہ تیرہ مرتبہ برطانیہ جا چکا ہوں۔ اس دوران اجتماعات' جلسوں اور محفلوں میں شرکت اور رابطوں کا موقع ملتا ہے۔ خواجہ بشیر صاحب کے پاس جاتا ہوں' وہی اہتمام کرتے ہیں۔ دو مرتبہ امریکہ بھی گیا ہوں' ایک بار چھ دن کے لئے اور دوسری بار 15 دن کے لئے۔ البتہ جنوبی افریقہ کے دورے اکثر ہوتے ہیں وہاں جب بھی کسی دارالعلوم کی کوئی تقریب یا پروگرام ہوتا ہے تو میں جاتا ہوں"۔

سلسلہ بیعت و طریقت کے حوالے سے علامہ حسین الدین شاہ صاحب نے بتایا کہ ان کے خاندان کا روحانی تعلق دربار عالیہ گولڑہ شریف سے ہے۔ 1950ء یا 1951ء میں جب وہ دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں زیر تعلیم تھے تو عرس کے موقع پر آپ نے گولڑہ شریف میں امام العارفین قبلہ بابوجی صاحبؒ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے والد گرامیؒ اور بڑے بھائی قبلہ غلام محی الدین شاہ صاحبؒ نے تاجدار گولڑہ

Marfat.com

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ سے بیعت کی تھی۔ 1978ء میں جنوبی افریقہ جانے سے قبل عمرے کے دوران جب شاہ صاحب نے بارگاہ رسالتؐ میں حاضری دی تو وہاں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد صاحب مدنی نے آپ کو چاروں سلاسل کی اجازت رحمت فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلویؒ اور غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہمارے جدین ہیں اور ان کا سلسلہ قادریہ ہے' تاہم جب جنوبی افریقہ میں ان کے صاحبزادے مخدوم العلماء مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی سے شاہ صاحب کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے شاہ صاحب کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف سے اجازت دی۔ شاہ صاحب نے اس حوالے سے فرمایا "خلافت ملنے کے باوجود میں اس وقت تک بیعت نہیں کرتا تھا' لیکن حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی نے فرمایا کہ ایک تو یہ بخل ہے اور دوسرے اپنے شیخ کے فیض کو بند کرنا ہے۔ تم جتنے لوگوں کو سلسلہ میں داخل کرو تو اس نیت سے کرو کہ یہ لوگ میرے شیخ کے لئے دعا کرتے رہیں گے' ان کا فیض عام رہے گا اور وہ صدقہ جاریہ بنے گا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے سلسلہ چشتیہ اشرفیہ میں لوگوں کو بیعت کرنا شروع کردیا"۔

برطانیہ میں علماء مشائخ کی خدمات' وہاں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل اور نوجوان نسل کو دین کے قریب رکھنے کے لئے کی جانے والی کوششوں کے حوالے سے علامہ حسین الدین شاہ صاحب نے کہا کہ "حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کا جوہر قابل برطانیہ منتقل ہو چکا ہے۔ اچھے معلم' مقرر' مناظر' قاری اور مصنف برطانیہ کی کشش کے نتیجے میں وہاں پہنچ چکے ہیں لیکن ان تمام اہل علم سے یہ گلہ ہے کہ وہ اختلاف وانتشار کا شکار ہیں۔ اجتماعی تنظیم کے تحت ادارے پھل پھول نہیں رہے ہیں' شخصیت پرستی نمایاں ہے۔ کچھ حضرات ضرور ہیں جو اجتماعی کام کررہے ہیں۔ حضرت پیر کرم شاہ صاحب کی تربیت نے کچھ بہتری کے آثار پیدا کئے ہیں۔ جامعہ الکرم میں ایک اچھا ادارہ بننے کے امکانات ہیں جو یورپ کی ضروریات کو پورا کرسکتے لیکن عام طور پر علماء میں سستی اور سہل پسندی نظر آتی ہے۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس سے حضور نبی کریمؐ نے بھی پناہ مانگی ہے۔ میرے خیال میں اگر یہاں سے جانے والے علماء کرام وہاں کے قوانین اور ماحول کی وجہ سے دارالعلوم قائم نہیں کرسکتے ہیں تو بھی اگر وہ ہر ماہ اپنی ایک دن کی کمائی اپنے گاؤں بھیجیں تو اس سے اچھے استاد کی ایک ماہ کی تنخواہ بن جائے گی اور اگر ایک سال تک بھیجیں تو ان کے گاؤں میں دارالعلوم قائم ہو کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کی نیت اور استقامت دیکھتا ہے تو غیب سے دروازے کھول دیتا ہے اور ایسے لوگ مدد وتعاون فراہم کرتے ہیں جن کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ برطانیہ میں مقیم علماء کو پاکستان اور بھارت کے دینی اداروں سے تعاون کرنا چاہئے جہاں سے وہ گئے ہیں کیونکہ یہ دین کی فیکٹریاں ہیں یہاں سے اہل علم پیدا ہوتے رہیں گے اور اگر خدانخواستہ یہ فیکٹریاں بند ہوگئیں تو تقریروں اور دوروں کا سلسلہ بھی ختم ہو جائے گا"۔

نئی نسل کے حوالے سے علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب نے فرمایا کہ "کہا جاتا ہے کہ برطانیہ اور مغرب میں نئی نسل خراب ہورہی ہے لیکن میرا مشاہدہ اس کے برعکس ہے۔ برطانیہ کی مساجد میں نماز تراویح میں جتنے نوجوان آتے ہیں وہ تناسب کے اعتبار سے راولپنڈی سے کہیں زیادہ ہیں۔ دور دور سے

Marfat.com

نوجوان دینی اداروں میں آتے ہیں' میں ان سے مایوس نہیں ہوں' صرف ان کی تربیت اور رہنمائی کرنے کی ضرورت ہے۔ رہنمائی کے ضمن میں ایک تو اہل علم کا کردار اور طرز عمل مثالی ہونا چاہئے اور دوسرے اگر زبان نہ بھی آتی ہو تو ان کی شخصیت پرکشش ہونی چاہئے۔ جو علماء انگلش جانتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ سادہ زبان میں لٹریچر مرتب کریں اور پروفیشنل جلسوں کی بجائے تبلیغی اجتماعات اور ہفتہ وار اور ماہانہ نشستوں کا اہتمام کریں جس میں نوجوان نسل کی تربیت ہو۔ سوال وجواب کی نشست ہو اور کالجوں' سکولوں اور دوسروں کی کتابوں سے ان کے ذہنوں میں جو شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں وہ ان کا اظہار کر کے اپنی تشفی کر سکیں۔ اہل علم کو چاہئے کہ اعتراضات اور سوالات کو خندہ پیشانی سے سنیں' لوگوں کو مریض سمجھیں' مرض نہ سمجھیں اور مریض کے بجائے مرض کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ بہرطور برطانیہ میں علماء و مشائخ کا بڑا کام ہے' پہلے بزرگ کہا کرتے تھے کہ ہمیں پہلے معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ کب رمضان آیا اور کب ربیع الاول۔ اب مساجد و مراکز بن رہے ہیں' ہر طرف اذانیں ہو رہی ہیں' اجتماعات اور محفلیں منعقد ہو رہی ہیں' لیکن ہمیں اپنے اختلافات صرف علمی سطح تک محدود رکھنے چاہئیں۔ مسلک کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس سے قوم ومذہب کی بدنامی ہو۔ گروپ بندی کے حوالے سے منطقی بات بھی ہے اور قرآن کا بھی فرمان ہے کہ "آپس میں لڑو جھگڑو گے تو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ میں اس بات کا قائل ہوں کہ اللہ نے کسی بھی قوم کی ترقی کے لئے اتفاق و اتحاد کو ایک اصول بنادیا ہے' اگر ایک غیر مسلم قوم بھی اس اصول پر عمل کرتی ہے تو وہ دنیاوی طور پر کامیاب اور ترقی یافتہ ہو جائے گی اور اگر ہم اس پر عمل نہیں کریں گے تو محض دعائیں مانگنے سے کام نہیں چلے گا۔ علماء کرام کی تنظیمیں اگر مختلف بھی ہیں تو بھی وہ مسلک کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم سے کام کر سکتی ہیں اس کے بغیر مذہب و مسلک کی خدمت و ترقی ممکن نہیں ہے' اسی طرح ہمیں برطانیہ میں مسلمان طلباء کے لئے ایک دینی نصاب پر متفق ہونا ہو گا۔ افریقہ کے علماء اتنے زیادہ صاحب علم نہیں ہیں لیکن انہوں نے اپنے اداروں کے لئے باقاعدہ نصاب مرتب کیا ہے۔ برطانیہ کے علماء کو بھی چاہئے کہ وہ ایک نصاب مرتب کریں۔ سب علماء سے مل کر ان کی رائے لیں اور یہ نہ دیکھیں کہ یہ کس نے مرتب کیا ہے بلکہ اسے متفقہ قرار دیں تاکہ کسی کا لیبل نہ لگے' اس نصاب کو جاری ونافذ کردیں' اس سے بچوں پر اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ افریقہ میں مسلمان بچے کسی چیز کو لے کر Thank you کی بجائے جزاک اللہ کہتے ہیں' بزرگ سے مصافحہ کرتے ہوئے دونوں ہاتھ ملاتے اور اس کے ہاتھ چومتے ہیں' چھوٹی سی بچی بھی قرآن کے ادب اور پردے کے احکامات سے واقف ہے اور برقعہ نما کپڑا اوڑھتی ہے' لڑکے ٹوپی یا عمامہ سر پر رکھتے ہیں۔ یہ باتیں چھوٹی عمر سے دی جانے والی تربیت کے باعث ہیں۔ برطانیہ میں علماء کو چاہئے کہ وہ بچوں سے پیار اور شفقت سے پیش آئیں' ان کے ساتھ نشستیں رکھیں' مسابقت کا جذبہ پیدا کریں' دینی معلومات اور تعلیم میں بھی دلچسپی کا عنصر پیدا کریں۔ اس طرح ان میں دین کا شوق بھی پیدا ہو گا اور برطانیہ اور مغربی ممالک میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کو بھی یقینی بنایا جا سکے گا"۔

Marfat.com

علامہ مولانا بشیر احمد سیالوی

علامہ مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی ایک بلند پایہ علمی ' دینی اور روحانی شخصیت ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملتا ہے جبکہ طریقت میں وہ حضرت خواجہ قمرالدین صاحب سیالویؒ سے وابستہ ہیں۔ علامہ بشیر احمد سیالوی صاحب کی ددھیال اور ننھیال گزشتہ کئی پشت سے علمی ' دینی اور تدریسی خدمات انجام دیتی رہی ہے اور آج بھی ان کے خاندان کے افراد پاکستان اور برطانیہ میں مختلف مقامات پر دین کے فروغ ' احیاء اور نوجوان نسل کو دینی علوم و اقدار سے قریب تر رکھنے کے لئے کما حقہ کوشش کررہے ہیں۔ آپ کو مختلف شہروں میں اپنے وقت کے انتہائی معتبر اور واجب الاحترام اساتذہ اور علماء دین سے اکتساب فیض کا موقع ملا اور اب یہ فیض ان کے اور ان کے شاگردوں کے ذریعے دوسروں تک پہنچ رہا ہے۔ برطانیہ میں آپ کے قیام کی مدت پندرہ سولہ برس ہے اور اس دوران آپ نے یہاں دینی تعلیم و تدریس کے لئے گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔

علامہ بشیر احمد سیالوی صاحب 1945ء میں فیصل آباد کے قریب چک جھمرہ سے تین میل کے فاصلے

Marfat.com

پیر عبدالغفار غزنوی صاحب' خواجہ صوفی محمد اسلم صاحب' علامہ بشیر احمد سیالوی صاحب' صاحبزادہ دلشاد حسین صاحب اور دیگر علماء کرام کیتھلے میں میلادالنبیؐ کے جلوس کے موقع پر

پر واقع لاہوریاں چک میں پیدا ہوئے- والد گرامی کا نام میاں رحیم اللہ صاحب تھا- آپ کے آباؤ اجداد افغانستان سے ہجرت کر کے جہلم آئے اور آپ کا خاندان گزشتہ چار پشتوں سے دینہ کے قریب ایک گاؤں کھوکھا میں آباد ہے- ننھیال فیصل آباد میں تھی' نانا حضرت علامہ مولانا غلام نبی صاحب کی زندگی میں آپ کا خاندان فیصل آباد میں مقیم رہا- نانا کے وصال کے بعد علامہ بشیر احمد صاحب سیالوی کے والد گرامی اپنے خاندان کے ساتھ آبائی ضلع واپس آ گئے- ابتدائی تعلیم والد گرامی کے زیر نگرانی ہوئی پھر جہلم آ کر سکول میں داخلہ لیا' قرآن پاک کی تعلیم بھی جاری رہی- والد صاحب کی خواہش پر ساتویں جماعت کے بعد گجرات میں پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے ادارے انجمن خدام الصوفیہ میں داخلہ لیا اور ان کے صاحبزادے پیر سید احمد شاہ صاحب کے پاس صرف و نحو اور فارسی کی ابتدائی تعلیم شروع کی- لاہوریاں چک میں اپنے ماموں حضرت مولانا فضل حسین صاحب قادری سے گلستان و بوستان پڑھی- کچھ عرصہ جامعہ رضویہ فیصل آباد میں بھی دینی تعلیم کے حصول کا موقع ملا پھر حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا غلام رسول صاحب رضوی نے لاہور میں جامعہ نظامیہ کی ابتدا کی تو دو سال وہاں صرف و نحو اور فقہ کی کتابیں پڑھیں' وہاں مولانا محمد اللہ بخش صاحب سے جو حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی صاحب کے شاگرد تھے' اکتساب کا موقع ملا- مولانا صاحب ایک سال جامعہ نظامیہ میں رہنے کے بعد واپس اپنے علاقے واں بچھراں (میانوالی) چلے گئے اور انہوں نے وہاں تدریس و تقریر کے میدان میں غیر معمولی خدمات انجام دیں- جب وہ لاہور سے میانوالی گئے تو مولانا بشیر احمد سیالوی صاحب بھی وہیں تشریف لے گئے اور چار سال نحو' شرح جامی' شرح وقایہ' منطق' شرح تہذیب اور ادب ان سے پڑھا- واں بچھراں سے مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی سے حصول فیض کے لئے بندیال شریف چلے گئے اور

Marfat.com

ان کے پاس ایک سال گزارا، درس نظامی کی تکمیل کے لئے شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی کی خدمت میں حاضری دی۔ حدیث کی تعلیم بھی حاصل کی اور 1964ء میں جامعہ رضویہ فیصل آباد سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد دینی و تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔

تعلیم سے فراغت کے بعد اور دوران تعلیم بھی علامہ مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی کا کافی عرصہ سیال شریف میں گزرا اور آپ کو حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب سیالوی کا قرب حاصل رہا۔ تاہم بیعت کا موقع نہ بنا۔ چار سال لاہور میں تدریس و خطابت کے بعد 1967ء میں کراچی جانے کا اتفاق ہوا جہاں اپنے ایک ساتھی مولانا محمد طفیل اور دارالعلوم حامدیہ رضویہ کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی غلام نبی صاحب کے ہمراہ خطیب پاکستان علامہ محمد شفیع اوکاڑوی صاحب سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ مولانا اوکاڑوی صاحب کو پی ای سی ایچ سوسائٹی میں اپنے مدرسہ غوثیہ کے لئے مدرس کی ضرورت تھی انہوں نے علامہ بشیر احمد سیالوی صاحب کو مجبور کیا جس پر آپ نے ان کے ادارے میں خدمات انجام دینا شروع کر دیں۔

حضرت خواجہ قمرالدین صاحب سیالوی سے بیعت کا پس منظر بتاتے ہوئے مولانا بشیر احمد صاحب نے کہا "یہ غالباً 71-1970ء کی بات ہے کہ ایک روز میں نے ماہنامہ رضائے مصطفیٰ میں خواجہ قمرالدین صاحب سیالوی کی تحریک پاکستان کے لئے خدمات کے بارے میں ایک مضمون پڑھا جو مولانا محمد صادق صاحب نے تحریر فرمایا تھا، اس مضمون میں جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ یہ تھی کہ انگریزوں نے آپ کو مسلم لیگ کی حمایت نہ کرنے اور اپنے آستانے پر خاموشی سے وقت گزارنے کے بدلے چالیس لاکھ روپے نقد اور منہ مانگی جاگیر دینے کا وعدہ کیا۔ اس کے جواب میں حضرت شیخ الاسلام نے جو جواب دیا وہ تاریخ کا حصہ ہے، آپ نے فرمایا کہ چالیس لاکھ روپے کو تو میں اپنے جوتے کی نوک کے برابر بھی نہیں سمجھتا اور جہاں تک جاگیر کی پیش کش کا تعلق ہے تو یہ پورا ملک میرا ہے اور تم غاصب ہو، ایک غاصب کو غصب کی ہوئی جاگیر میں سے کسی کو کچھ پیش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر تم مجھے انگلستان میں کوئی جاگیر پیش کرو تو میں سوچوں گا کہ مجھے وہ قبول کرنی چاہئے یا نہیں۔ اس طرح آپ نہ صرف مسلم لیگ کی زیر قیادت تحریک پاکستان کی حمایت سے دستبردار نہیں ہوئے بلکہ حکومت وقت کے نمائندے کو منہ توڑ جواب دے کر اس کی پیش کش کو ٹھکرا دیا"۔ مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی نے کہا "اس واقعہ کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا اور مجھے یقین کامل ہو گیا کہ یہ کسی کامل ولی کی ہی شان ہو سکتی ہے، کوئی دنیادار اتنی بڑی پیش کش کو ٹھکرا نہیں سکتا۔ اس کے فوراً بعد حضرت شیخ الاسلام کراچی تشریف لائے اور 1971ء میں مجھے ان سے بیعت کا شرف حاصل ہوا اور میں نے اپنی خاندانی پہچان کی بجائے سیالوی لکھنا شروع کیا۔ مجھے اپنی اس نسبت پر فخر ہے اور میں اسے باعث اعزاز سمجھتا ہوں۔ میرے والد گرامی میاں رحیم اللہ صاحب نے راولپنڈی کے علاقے چک بیلی خان میں روپڑ شریف کے آستانے پر نقشبندی سلسلے میں بیعت کر رکھی تھی، خاندان کے کچھ افراد حضرت سلطان باہو کے آستانے پر قادری سلسلے میں بیعت ہیں۔ میرے بھائی حضرت علامہ مولانا قاری محمد یوسف صاحب سیالوی جن کا شمار پاکستان کے نامور قراء میں ہوتا ہے اور فن قراءت

Marfat.com

علامہ بشیر احمد سیالوی صاحب حج سے واپسی کے بعد جامع مسجد غوثیہ برنلے کے خطیب و امام اور ممتاز عالم دین و مصنف علامہ محمد حسین ساجد الہاشمی صاحب کے ہمراہ

کے استاد کی حیثیت سے جن کے بے شمار شاگرد ہیں' وہ بھی سیال شریف سے بیعت ہیں- میرے بھائی بھی گزشتہ 23' 24 سال سے مختلف دینی مدارس میں قرآن پاک کی تعلیم دے رہے ہیں"-

علامہ مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی نے اپنے خاندان کی دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "میرے چھوٹے بھائی مولانا قاری محمد یوسف صاحب کے علاوہ آباؤ اجداد سے ہمارے خاندان کو دین کی خدمت کا اعزاز حاصل رہا ہے- ننھیال کے حوالے سے ہم ہاشمی اور ددھیال کے حوالے سے ہم صدیقی ہیں- میرے ماموں زاد حضرت علامہ مولانا ساجد ہاشمی صاحب جو میرے داماد بھی ہیں یہاں برطانیہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں- ایک اور عزیز اور شاگرد مولانا محمد ظہور احمد صاحب اس وقت پاکستان آرمی میں خطیب ہیں- مولانا محمد فاروق صاحب جو حافظ قرآن ہیں اور میرے بھانجے اور داماد ہیں' پیڑ برا میں سات سال سے خطابت کر رہے ہیں- میرے بھائی قاری محمد یوسف صاحب کے صاحبزادے مولانا حافظ قاری محمد فضیل احمد صاحب بھی میرے داماد ہیں وہ حال ہی میں برطانیہ تشریف لائے ہیں' حفظ اور قراءت کے ساتھ درس نظامی مکمل کر چکے ہیں اور میرے ساتھ ہی تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں' اسی طرح لنگر پور شریف میں ہمارا ایک خاندانی دینی خدمات کا سلسلہ ہے- ہمارے ننھیال کی طرف سے حضرت میاں غلام حسن صاحب کا تعلق سموات شریف سے ہے جو آزاد کشمیر میں ایک مشہور روحانی درسگاہ ہے جہاں حضرت حافظ عبدالمقیم صاحب ایک بہت قابل بزرگ تھے اور میاں غلام حسن جو خود بھی قریشی صدیقی تھے ان بزرگ کے خلیفہ تھے- میرے والد گرامی کے دونوں بھائی حافظ عبیداللہ صاحب اور مولانا ہدایت اللہ صاحب دونوں دینی حوالے سے جانی پہچانی شخصیات ہیں- وہ ساری زندگی اپنے مسلک پر ثابت قدمی سے قائم رہے' ان کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا غلام رسول صاحب کی بھی دینی خدمات کے

Marfat.com

حوالے سے ایک پہچان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں لحن داؤدی عطا فرمایا ہے' نعت خوانی کے حوالے سے ان کی بڑی پہچان ہے۔ مولانا غلام رسول صاحب میرے سسر بھی ہیں اور تایا زاد بھی۔ میرے چچا حافظ عبید اللہ صاحب جب حفظ کرنے گئے تو انہوں نے گھر سے کوئی رابطہ نہ رکھا لوگ سمجھے کہ وہ ان دنوں کے حالات کے مطابق افریقہ چلے گئے ہیں۔ حفظ کر کے جب واپس آئے تو ہماری دادی اور ان کی والدہ نے پوچھا کہ کہاں رہے اور کیا لائے تو آپ ان کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے اور الحمد سے لے کر والناس تک پورا قرآن پاک سنا دیا' یہ ان کے حافظ کا کمال تھا"۔

اپنے صاحبزادگان کے بارے میں علامہ مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی نے بتایا کہ آپ کے بچے جدید تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ بڑے صاحبزادے محمد سعید اس وقت یونیورسٹی میں ہیں اور اکاؤنٹسی کا کورس کر رہے ہیں دس سپارے بھی حفظ کر چکے ہیں' درس نظامی میں ابتدائی طور پر صرف و نحو اور فقہ کی تعلیم حاصل کی ہے۔ چھوٹے صاحبزادے حافظ محمد عتیق کو علامہ صاحب قرآن پاک حفظ کرا چکے ہیں' انہوں نے اے لیول تک تعلیم حاصل کی ہے اور درس نظامی کر رہے ہیں۔ محمد نوید نے جی سی ایس ای میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے' وہ پہلے ایشیائی ہیڈ بوائے ہیں۔ دس مضامین میں سے چھ میں اے سٹار اور باقی میں اے گریڈ لیا ہے۔ اے لیول کا امتحان دے چکے ہیں' ابتدائی طور پر وہ بھی صرف و نحو اور فقہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چوتھے صاحبزادے محمد شبیر اس وقت جامعہ الکرم میں ہیں اور انہوں نے جی سی ایس ای کا امتحان دیا ہے' انہوں نے بھی درس نظامی کی ابتدائی کتابیں صرف و نحو' فقہ اور حدیث پڑھی ہیں۔ پانچویں صاحبزادے ابھی چھوٹے ہیں اور سکول سے فارغ ہوئے ہیں۔ انہوں نے ابتدا ہی سے ناظرہ قرآن پڑھا ہے' اردو اور عربی پڑھ رہے ہیں پھر صرف و نحو کی تعلیم کا پروگرام ہے۔ علامہ صاحب نے کہا میری کوشش یہی ہے کہ اللہ بچوں کو دینی و دنیاوی علوم سے آراستہ فرمائے۔ بہرحال یہ اللہ کا بڑا کرم ہے کہ ہمیں دینی تعلیم کا موقع بھی ملا ہے اور اللہ ہم سے دین کی خدمت بھی لے رہا ہے۔

لاہور' کراچی اور پھر برطانیہ میں اپنی دینی و تدریسی خدمات کے حوالے سے علامہ بشیر احمد سیالوی صاحب نے فرمایا "میں 1964ء میں پہلی بار لاہور آیا اور فاضل عربی کی تیاری شروع کی' امتحان دیا اور پاس ہو گیا۔ تدریس کا آغاز مولانا قاری غلام رسول صاحب کے پاس جامعہ نعیمیہ سے کیا' پھر انہوں نے میکلوڈ روڈ پر تجوید القرآن کے نام سے مدرسہ قائم کیا تھا تو دو سال وہاں ابتدائی صرف و نحو اور عربی ادب کی تعلیم دی' پھر حضرت علامہ مولانا محی الدین صاحب نے جو بڑے فاضل اور عالم شخصیت تھے' لوہاری دروازے کے اندر مدرسہ غوثیہ قائم کیا تھا' وہاں دو سال تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ فاضل عربی کرنے کے بعد میں نے لاہور میں میٹرک اور پھر ایف اے کا امتحان دیا۔ ساتھ ساتھ خطابت اور تدریس کے فرائض بھی انجام بھی دیتا رہا پھر جامع مسجد مصطفیٰ آباد (دھرم پورہ) میں خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ 1967ء میں کراچی گیا اور وہاں حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب کے مدرسے میں پانچ سال صدر مدرس کے فرائض انجام دیئے۔ ان طلباء میں سے چند پاکستان آرمی میں خطیب کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ کچھ

Marfat.com

علامہ بشیر احمد صاحب سیالوی کے چھوٹے بھائی استاد القراء علامہ قاری محمد یوسف صاحب سیالوی

مختلف مدارس میں استاد ہیں یا مساجد میں خطیب۔ والد کے انتقال پر کراچی سے واپس اپنے گاؤں کھوکھا شریف آگیا۔ بعد میں لالہ موسیٰ میں جی ٹی روڈ پر چھوٹے بھائی مولانا یوسف صاحب سیالوی نے مدرسہ عربیہ غوثیہ قائم کیا' وہاں صدر مدرس رہا۔ اسی دوران چک سواری آزاد کشمیر میں ایک بہت بڑی جامع مسجد ہے وہاں سے حضرت مولانا محمد سلیم صاحب جب برطانیہ چلے گئے تو ان دوستوں نے مجھے مجبور کیا چنانچہ میں نے لالہ موسیٰ سے سلسلے ختم کر کے چک سواری میں خطابت اور تدریس کی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ یہاں حفظ کے تو چند بچے تھے لیکن درس نظامی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اس مدرسے جامعہ اسلامیہ رضویہ میں میں نے آٹھ سال کام کیا' مدرسے کو ازسرنو منظم کیا' درس نظامی کو باضابطہ بنایا۔ یہاں سے کئی طلباء نے درس نظامی مکمل کر کے تنظیم المدارس کی سند حاصل کی۔ اس مدرسے سے میرے دو شاگرد مولانا محمد منیر اور صاحبزادہ فیاض الحسن یہاں برطانیہ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے اداروں میں کام کر رہے ہیں' پھر بھائی قاری محمد یوسف صاحب سیالوی نے دینہ میں مدرسے کا سلسلہ شروع کیا تو میں بھی وہیں آگیا کیونکہ والدہ کی صحت بھی خراب تھی اور ہم قریب رہ کر ان کی زیادہ خدمت کر سکتے تھے۔ یہ سلسلہ 1984ء تک چلتا رہا۔ پھر سلو برطانیہ میں میرے قریبی عزیز اور دوست چوہدری محمد اسحٰق نے برطانیہ آنے پر مجبور کیا چنانچہ ان کی سپانسرشپ پر میں 1984ء میں برطانیہ آگیا"۔

برطانیہ میں اپنے قیام اور دینی خدمات کی تفصیل پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ بشیر احمد صاحب سیالوی نے فرمایا "برطانیہ میں کچھ عرصہ تو سلو میں ہی قیام رہا' پھر بولٹن (لنکا شائر) میں مقیم ایک عزیز مجھے ساتھ لے گئے۔ اسی دوران بریڈ فورڈ میں حضرت نوشہ گنج بخش" کے عرس کے موقع پر حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی سے ملاقات ہوئی' وہاں کچھ دوستوں نے جو مجھ سے غائبانہ طور پر اور

Marfat.com

چک سواری کے حوالے سے واقف تھے' ملاقات کی اور کہا کہ اولڈھم کی جامع مسجد میں آپ کی خدمات کی ضرورت ہے' چنانچہ ان کے کہنے پر میں نے اگست 1984ء میں گرین گیٹ سٹریٹ اولڈھم کی تبلیغ الاسلام جامع مسجد میں کام کا آغاز کیا- میں اس ادارے سے آٹھ سال وابستہ رہا- کچھ عرصہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے ادارے شیر برج روڈ بریڈ فورڈ میں بھی خطابت کی- ساتھ ہی گھر پر درس نظامی کی تعلیم جاری رکھی کیونکہ مساجد میں ایسا ممکن نہ تھا- یہ سلسلہ آج بھی کامیابی سے جاری ہے- دو ساتھیوں نے مجھ سے مکمل درس نظامی پڑھا اور فارغ ہو کر یہاں خدمات انجام دے رہے ہیں ان میں سے مولانا محمد ایوب صاحب نے جو اس وقت جامعہ الکرم میں کام کر رہے ہیں' مجھ سے آٹھ سال گھر پر پڑھا ہے- بریڈ فورڈ کے بعد میں نے دو سال کا عرصہ پرسٹن میں گزارا- اب اولڈھم میں ساتھیوں نے گلاڈوک ایریا میں جامع مسجد بلال کے لئے ایک خوبصورت جگہ خریدی ہے' وہاں میں امامت' خطابت اور تدریس کے فرائض ادا کر رہا ہوں"-

موجودہ برطانوی معاشرے میں مسلمانوں خاص طور پر نوجوانوں کی صورتحال اور بچوں کے دین سے لگاؤ کے لئے ضروری اقدامات کے حوالے سے مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی نے کہا کہ ہماری مساجد میں کام ہو رہا ہے لیکن اسے کافی نہیں کہا جا سکتا- مسلمان چاہتے ہیں کہ بچوں کو دین کی بھرپور تعلیم ملے لیکن یہاں صرف ناظرہ قرآن پڑھایا جاتا ہے- تعلیم کا کوئی مناسب نظام اور نصاب نہیں ہے- جس عمر میں بھی بچہ آئے' داخل کر لیا جاتا ہے- نماز' کلمے اور دعائیں یاد کرا دینے کو کافی سمجھا جاتا ہے- جبکہ یہاں کے ماحول اور معیار کے مطابق یہ کافی نہیں ہے- اس طرح جب بچے بڑے ہوتے ہیں تو ان کی دینی بنیاد مستحکم نہیں ہوتی- ہم بھی انہیں مدارس سے فارغ کر دیتے ہیں جبکہ یہی وقت بچے کے بگڑنے یا سنورنے کا ہوتا ہے- مساجد میں ناظرہ قرآن پاک پڑھا دینا کافی نہیں ہے' اس کو مکمل دینی تعلیم دے کر ذہن بدلنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کا قلب و ذہن واضح نہیں ہو گا تو یہاں کے ماحول میں وہ بے راہ رو ہو جائے گا- میرے خیال میں بچوں کو ترجمہ قرآن پڑھایا جائے' منتخب احادیث پڑھائی جائیں' انہیں عربی زبان پڑھائی جائے تاکہ وہ قرآن کو عربی میں سمجھیں- اسلام کی عظمت ان کے دل میں اجاگر ہو' قرآن کریم کا معجزہ کھل کر سامنے آئے- اس طرح یہاں کی بے راہ روی' لادینی ماحول اور فحاشی و عریانی ان پر اثر انداز نہیں ہو گی جبکہ ہماری مساجد اور مدارس میں اس کا اہتمام نہیں ہے جو میرے نزدیک بہت بڑا جرم ہے' ایک بہت بڑا المیہ ہے- میرے نزدیک اس کی ذمہ دار انتظامی کمیٹیاں ہیں جو اس طرف توجہ نہیں دے رہی ہیں- مساجد لاک اپ ہیں صرف جمعہ کو کھلتی ہیں' پانچوں نمازوں کیلئے چھوٹے کمرے ہیں' جمعہ کے علاوہ مساجد خالی ہیں- ان مساجد سے اگر ہم باقاعدہ مدارس کا کام لیں تو ہماری ہر مسجد بغیر کسی اضافی خرچ کے ایک بڑا مدرسہ بن سکتی ہے- صرف اسی طرح ہم برطانیہ میں اپنی نئی نسل کا مستقبل محفوظ بنا سکتے ہیں"-

دینی مدارس کے لئے کوئی مقررہ نصاب اور اس نصاب کی تیاری کے ضمن میں علماء اہلسنت کی ذمہ داریوں کے حوالے سے علامہ بشیر احمد صاحب سیالوی نے کہا کہ یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ علماء اہلسنت کی مختلف تنظیمیں موجود ہیں لیکن گزشتہ چند برسوں سے تنظیمی سطح پر کچھ انتشار ہے- بہرحال ایک

Marfat.com

علامہ بشیر احمد سیالوی صاحب اپنے سسر مولانا غلام رسول صاحب اور اپنے صاحبزادوں حافظ محمد عتیق' محمد نوید' محمد شبیر اور محمد سعید کے ہمراہ

واضح اکثریت مرکزی جماعت اہلسنت کے ساتھ ہے اور ہماری میٹنگوں میں کئی بار یہ موضوع زیر غور آیا ہے کہ ہمیں بچوں کے لئے ایک ایسا نصاب ترتیب دینا چاہئے جس میں قرآن حکیم کی تعلیم کے علاوہ دین کی بنیادی باتیں' سیرت النبیؐ' خلافت راشدہ' عظمت اولیاء اور خاص طور پر مسلک اہلسنت کے عقائد و نظریات کو نئی نسل تک منتقل کیا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت دفعہ یہ کوشش کرنے کے باوجود کوئی باقاعدہ نصاب ترتیب نہیں دیا جا سکا' یقیناً" یہ ہماری ہی کمزوری ہے۔ ایک بات یہ ہو سکتی ہے کہ علماء کی تنظیمیں اگر نصاب مرتب کر لیں اور ان تنظیموں سے علماء اور مساجد کی وابستگی گہری اور مستحکم ہو تو یہ نصاب ان مساجد میں رائج ہو سکتا ہے' لیکن یہ حقیقت ہے کہ جامع نصاب مرتب ہونے کے بہت اچھے اثرات ہوں گے۔ اس ضمن میں یہ بھی پیش نظر رہنا چاہئے کہ ایک تو تنظیموں کے پاس زیادہ فنڈ نہیں ہے کہ وہ مساجد سے ہٹ کر اس قسم کا کوئی کام کریں' نہ ان کی ایسی سوچ ہے۔ البتہ انفرادی طور پر بعض ادارے ضرور اس سطح پر کام کر رہے ہیں مثلاً" جامعہ الکرم' حجاز کالج وغیرہ۔ وہاں موجودہ حالات کے مطابق بچوں کو تعلیم دی جا رہی ہے اس کو مثالی بنانا چاہئے۔ علامہ مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی نے کہا کہ میں جب شروع میں آیا تھا تو میں نے اولڈھم میں یہ رائے دی تھی کہ میں آپ کو ایک نصاب مرتب کر کے دیتا ہوں' چھ سال کی عمر میں بچے کو داخل کیا جائے' 9 سال سے 15 سال تک کے بچوں کے لئے الگ نصاب ہو جس میں ترجمہ قرآن' منتخب احادیث' فقہ' سیرت کا منتخب حصہ' خلافت راشدہ اور اولیاء کاملین کے حالات اور تعلیمات شامل ہوں"۔

جماعت اہلسنت اور علماء اہلسنت میں اختلافات اور تنظیمی انتشار پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے مولانا

Marfat.com

بشیر احمد صاحب سیالوی نے کہا "ہمارے کچھ ساتھی علماء کا مرکزی جماعت اہلسنت سے اختلاف ہوا 1998ء میں حاجی صاحبزادہ فضل کریم صاحب نے اتحاد کے لئے بڑی کوششیں کیں، میں بھی ان کوششوں میں شامل تھا۔ صلح اور معاہدہ بھی ہوا کہ اتفاق کے ساتھ مسلک کی ترویج اور رضائے الٰہی کے لئے کام کریں لیکن یہ صورت حال تادیر قائم نہیں رہی، حالانکہ اعتراضات دور کر کے اختلافات کو ختم کیا جا سکتا تھا۔ یقیناً" اس صورتحال سے عوام اہلسنت میں بددلی اور پریشانی پائی جاتی ہے"۔

عیدین اور رمضان کے آغاز پر ہونے والے اختلاف رائے کا ذکر کرتے ہوئے علامہ مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی نے فرمایا کہ "اس تمام صورتحال کا میں نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ یہ ہے کہ سعودی حکومت کی طرف سے کیا جانے والا رمضان اور عیدین سے متعلق اعلان اصل وجہ ہے۔ اب لوگ اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ یہاں کے موسمیاتی ادارے اور شرعی تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر کئے جانے والے فیصلوں کو قبول کر لینا چاہئے اور اس طرح یہ اختلاف دور ہو سکتا ہے۔ اگر تمام علماء یہاں کے ماحول کے مطابق کام کریں تو یہ مسئلہ ختم ہو سکتا ہے۔ برطانیہ کے مسلمانوں کی اکثریت نے اس فارمولے کو سراہا ہے جو مرکزی جماعت اہلسنت نے پیش کیا اور اسے باقی مکتبہ فکر کے لوگ بھی سراہ رہے ہیں اور اپنا رہے ہیں"۔

علماء اور مشائخ کے درمیان خوشگوار تعلقات کا نہ ہونے کے تاثر کے حوالے سے علامہ مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی نے فرمایا "علماء و مشائخ لازم و ملزوم ہیں۔ کوئی بھی پیر پہلے عالم دین ہوتا ہے۔ جتنے بھی مشائخ ہیں انہوں نے علوم ظاہری میں کمال حاصل کیا ہے مثلاً" شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمرالدین صاحب سیالوی کا برصغیر پاک و ہند میں ایک بہت بڑا علمی مقام ہے۔ علم پہلا زینہ ہے اگر کسی کو ظاہری علوم میں دسترس یا عبور نہیں ہے تو پھر اسے علماء سے رابطہ رکھنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کوئی ایسا پیر نہیں ہے جس کا علماء سے رابطہ نہ ہو۔ میں علماء کی اس شکایت سے کہ محنت ہم کرتے ہیں اور پھل پیر صاحبان لے جاتے ہیں، سوفیصد متفق نہیں ہوں، علماء کا ایک اپنا کردار ہے۔ بہرحال علماء اور مشائخ کا ایک مشترکہ و متحدہ پلیٹ فارم ہونا چاہئے جہاں سے مکمل اتحاد کا مظاہرہ ہو۔ اس وقت اگرچہ زیادہ اتحاد و یکجہتی نہیں ہے لیکن علماء و مشائخ دونوں اپنی اپنی جگہ دین کا کام کر رہے ہیں۔ اصل میں علماء ہوں یا مشائخ، ہمیں یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ ہم یہاں دین کے حوالے سے آئے ہیں، ہمارے آنے کا مقصد حصول دنیا نہیں ہے۔ اگر کہیں اخلاص، جذبہ یا اتحاد کی کمی ہے تو ہمیں اس کا ازالہ کرنا چاہئے، اسی میں ہماری عزت اور پہچان ہے اور اسی طرح ہم اپنے دین کی خدمت کر کے اپنی نئی نسل کے بہتر مستقبل کی ضمانت فراہم کر سکتے ہیں"۔

Marfat.com

علامہ مولانا حافظ محمد حنیف رضوی

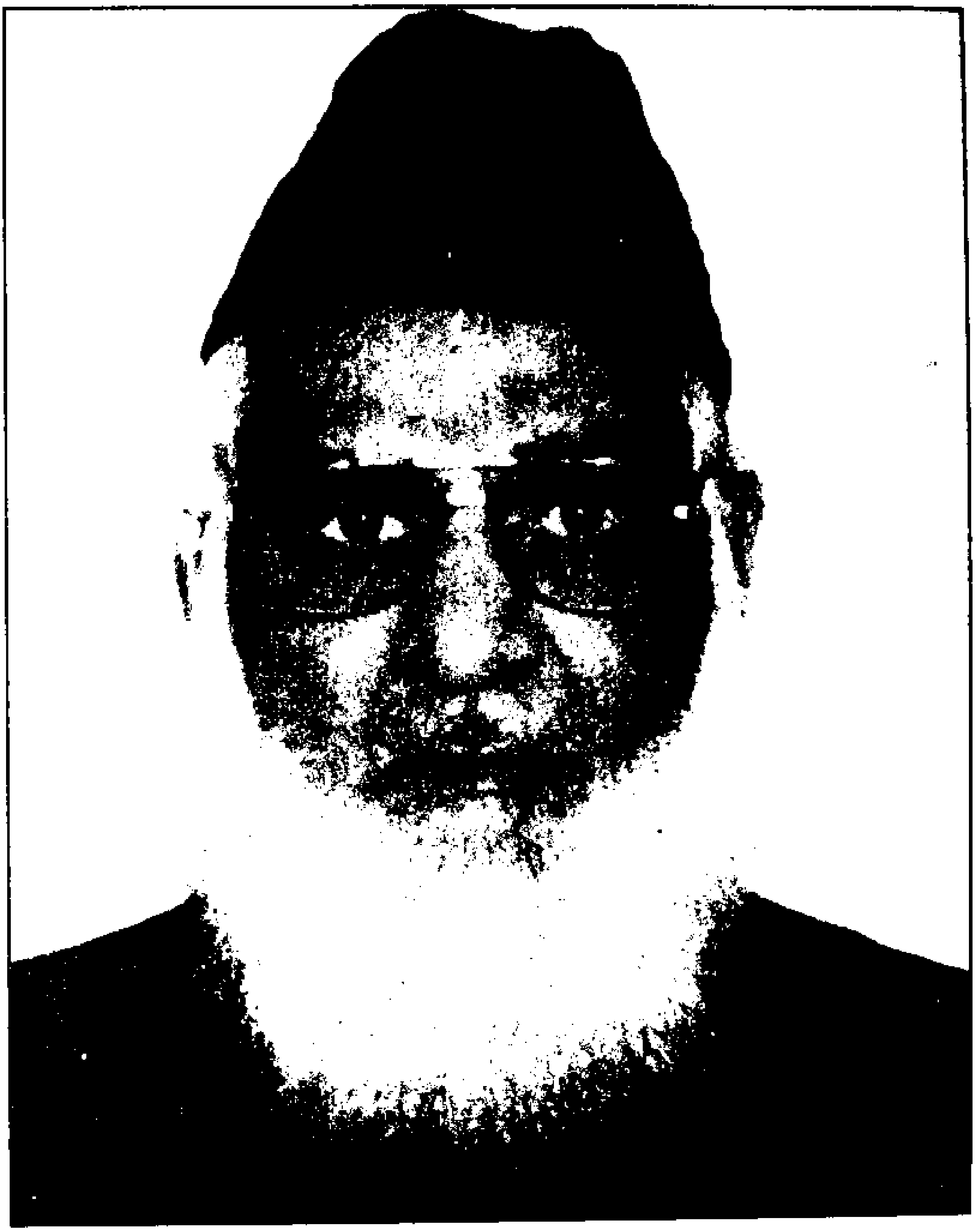

علامہ مولانا محمد حنیف رضوی صاحب 1972ء سے برطانیہ میں انتہائی قابل قدر دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انکا شمار خاص طور پر بولٹن ' پرسٹن مانچسٹر' بری اور ریڈ کلف میں مساجد اور دینی اداروں کے قیام اور ان میں دینی خدمات انجام دینے اور مسلک اہلسنت کو سربلند رکھنے کے لئے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ علامہ محمد حنیف رضوی صاحب آجکل مسلک و تحریکی سرگرمیوں کے علاوہ جامع مسجد

Marfat.com

غوثیہ بولٹن میں جمعہ کو خطابت کے فرائض انجام دیتے ہیں- ساتھ ہی ساتھ علامہ قمرالزماں صاحب اعظمی کی عدم موجودگی میں مانچسٹر کی عظیم الشان مرکزی جامع مسجد چیتھم ہل میں امامت و خطابت اور وہاں دیگر دینی سرگرمیوں کی ذمہ داریاں بھی سنبھالتے ہیں-

مولانا محمد حنیف رضوی صاحب 5 جنوری 1944ء کو راجستھان' پرتاب گڑھ کے علاقہ بساڑ (انڈیا) میں پیدا ہوئے- آپ کے والد محترم حافظ عبدالقادر صاحبؒ خاندانی طور پر ایک زمیندار تھے لیکن انتہائی دینی شخصیت ہونے کے باعث زمینداری کے ساتھ جامع بساڑ میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے تھے- مولانا محمد حنیف رضوی صاحب نے ابتدائی تعلیم بھی اپنے والد مکرم ہی سے حاصل کی اور اس کے بعد حفظ و تجوید کی تعلیم دارالعلوم تاج المساجد بھوپال سے مکمل کی- مولانا صاحب نے 1956ء میں حفظ قرآن کریم کی تکمیل کے بعد ہندوستان کے نامور متبحر عالم دین حضرت علامہ محمد اجمل شاہ صاحب سے مدرسہ اجمل العلوم سنبھل مراد آباد میں متوسطات تک تعلیم حاصل کی اور وہاں سے 1960ء میں بریلی شریف چلے گئے جہاں آپ نے نواسہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب مفسر اعظم ہند حضرت مولانا ابراہیم صاحبؒ کے علاوہ حضرت علامہ مفتی جہانگیر صاحب' مولانا مفتی سید افضل حسین صاحب' حضرت علامہ احسان علی صاحب' حضرت علامہ عبدالتواب عبدالجلیل اسمٰعیل ازہری صاحب اور حضرت مولانا محمد عرفان علی رشیدی صاحب سے تعلیم حاصل کی اور آپ کو نبیرہ اعلیٰ حضرت علامہ ابراہیم رضا صاحبؒ کی خاص عنایات اور توجہات حاصل ہیں- مولانا محمد حنیف رضوی صاحب نے 1963ء میں دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے سند فضیلت حاصل کی-

بریلی شریف سے فراغت کے بعد مولانا محمد حنیف رضوی صاحب کو جامع مسجد اندور میں حضرت علامہ مفتی رضوان الرحمٰن صاحب مفتی اندور کی نیابت کا شرف حاصل ہوا اور وہ چھ ماہ تک وہاں امامت کے فرائض انجام دیتے رہے' پھر آپ نے حضرت مفتی اندور کے حکم پر ناگدا ضلع رتلام میں ایک سال امامت و خطابت کے فرائض انجام دئے اسکے بعد جامع مسجد بھاؤنگر کاٹھیاواڑ میں امامت و خطابت کے ساتھ ساتھ درس حدیث و تفسیر کا سلسلہ جاری کیا جس کے نمایاں اثرات مرتب ہوئے اور اس علاقے میں مسلک کا نمایاں کام ہوا- مولانا صاحب 1966ء میں جامع مسجد چھوٹا اودے پور سے منسلک ہو گئے اور قریباً سات سال تک وہاں امامت و خطابت اور تدریس و تبلیغ کی ذمہ داریاں انجام دیتے رہے اس کے علاوہ انہیں وہاں گجرات کے مشہور صوفی بزرگ بابا عظیم الدین صاحبؒ کی سرپرستی میں دارالعلوم گلشن اجمیر کا قیام عمل میں لانے کا شرف حاصل ہوا جو اب بھی جاری ہے اور اس سے پورا علاقہ فیضیاب ہو رہا ہے-

علامہ مولانا محمد حنیف صاحب رضوی نے 1958ء میں ہندوستان میں اپنے وقت کے مرشد اعظم شہزادہ اعلیٰ حضرت' مفتی اعظم حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحبؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور وہ اسے اپنی خوش بختی تصور کرتے ہیں-

مولانا محمد حنیف صاحب رضوی یکم اکتوبر 1972ء کو برطانیہ تشریف لائے اور آپ نے سب سے

Marfat.com

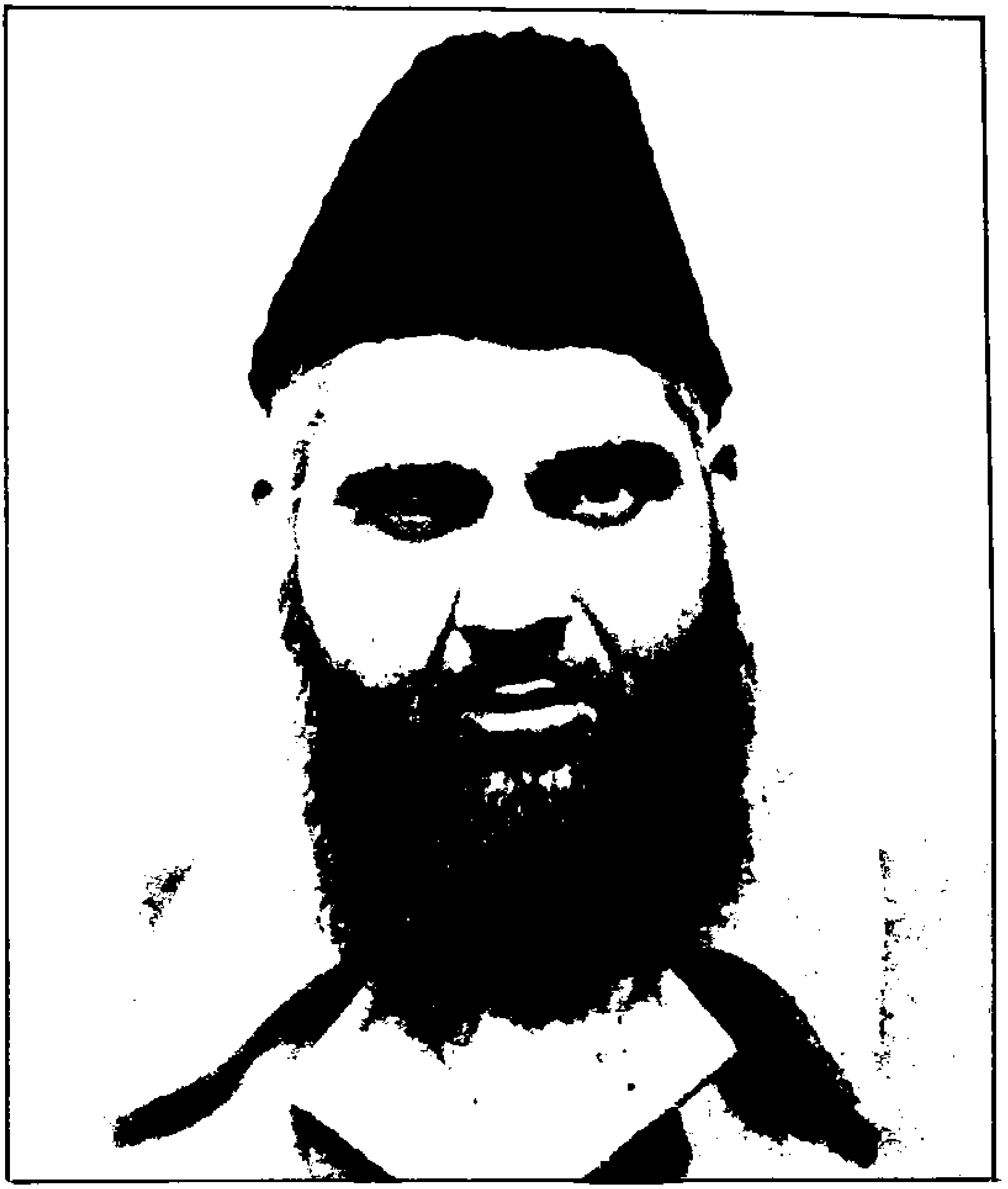

"جب آتش جوان تھا!" علامہ مولانا محمد حنیف صاحب رضوی کی ایک پرانی تصویر

پہلے مسجد رضا پرسٹن میں امامت و خطابت کی ذمہ داریاں سنبھالیں چونکہ بولٹن میں اہل سنت والجماعت کی کوئی مسجد نہیں تھی اس لئے مولانا صاحب پرسٹن سے بولٹن منتقل ہو گئے جہاں آپ نے سنی مسلمانوں کے تعاون سے ایک گھر میں نماز جمعہ اور بچوں کی دینی تعلیم کا بندوبست کیا۔ رفتہ رفتہ وہی ادارہ مسجد نور اسلام کے نام سے مشہور ہوا اور آج خدا کے فضل و کرم سے ایک عظیم الشان مسجد اور درسگاہ کی شکل میں موجود ہے۔ مولانا صاحب نے اپنی صحت کی خرابی کے باعث اس مسجد میں مستقل طور پر امامت کے فرائض تو انجام نہیں دیئے البتہ 1998ء تک جمعہ کی خطابت ان ہی کی ذمہ داری تھی۔

مولانا محمد حنیف صاحب رضوی نے 1976ء میں مسجد نور اسلام کے علاوہ بولٹن میں مکہ مسجد کے قیام اور اس کے افتتاح میں اہم کردار ادا کیا اور مکہ مسجد کے قیام کے بعد اس میں ایک سال تک جمعہ کی

Marfat.com

خطابت و امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت علامہ ریحان رضا صاحب رحمانی میاں" کے ہاتھوں سے عمل میں لایا گیا تھا۔ مولانا محمد حنیف رضوی صاحب نے 1986ء میں مدینہ مسجد بولٹن میں درس و تدریس اور امامت و خطابت کے فرائض انجام دئے اور جب 1988ء میں ایمسٹرڈم ہالینڈ میں نوری مسجد کا افتتاح ہوا تو مولانا صاحب کئی ماہ تک وہاں رہے۔ 1989ء میں بری شہر میں مسجد نور الاسلام کا قیام عمل میں آیا تو مولانا صاحب نے وہاں بھی ایک سال تک دینی خدمات انجام دیں۔

برطانیہ میں اپنی دینی خدمات کے حوالے سے علامہ مولانا محمد حنیف صاحب رضوی نے فرمایا کہ "میرا یہ معمول رہا کہ مساجد کے قیام اور قیام کے بعد ابتدائی عرصہ میں' میں وہاں دینی خدمات انجام دیتا اور پھر جب وہاں کسی مناسب عالم دین کا انتظام ہو جاتا تو میں کسی نئے ادارے کے قیام و انصرام میں لگ جاتا"۔ جب تک صحت اجازت دیتی رہی وہ اسی طرح مساجد اور دینی اداروں کے قیام اور ابتدائی امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج کل مسلمانان بولٹن نے ایک عظیم الشان ہال کو مسجد غوثیہ میں تبدیل کر دیا ہے اور مولانا محمد حنیف رضوی صاحب وہاں جمعہ کے خطاب کا فریضہ انجام دے رہے ہیں' علاوہ ازیں آپ علامہ قمرالزمان خان اعظمی صاحب کی غیر موجودگی میں مانچسٹر کی جامع مسجد چیتھم ہل اور درسگاہ کی ذمہ داریاں بھی سنبھالتے ہیں۔

علامہ محمد حنیف رضوی صاحب نے فرمایا کہ "برطانیہ میں مساجد اور مدارس میں دینی خدمات کے ساتھ ساتھ میں ورلڈ اسلامک مشن کے قیام سے لے کر تاہنوز قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی' علامہ ارشد القادری' علامہ قمرالزماں اعظمی اور علامہ شاہد رضا نعیمی کی معیت میں تمام کانفرنسوں میں ایک مستقل رکن کی حیثیت سے شریک ہوتا ہوں۔ بالخصوص 1974ء 1976ء 1980ء اور 1985ء کی عالمی کانفرنسوں میں شریک بھی رہا اور عملاً" ہر ممکن تعاون بھی کرتا رہا' اس کے علاوہ 1985ء میں عالمی کانفرنس لیبیا میں مستقل مندوب کی حیثیت سے شریک ہوا"۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے معاشرے اور علماء و مشائخ کی خدمات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا محمد حنیف رضوی صاحب نے کہا کہ علماء اہل سنت نے برطانیہ کے مسلمانوں کی معاشرتی' سماجی اور دینی حالت سدھارنے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے' آج یہاں مذہب اور دینی اقدار کا جس قدر بھی احترام نظر آتا ہے وہ ان ہی کی محنتوں کا نتیجہ ہے تاہم برطانیہ میں اسلامی اقدار کے فروغ کے لئے معیاری درسگاہوں کا قیام اور جدید طرز تعلیم کا اہتمام ضروری ہے۔ مولانا محمد حنیف صاحب نے کہا کہ بعض مساجد میں جو ناخوشگوار حالات پیش آتے ہیں ان کی وجہ اقتدار کی رسہ کشی ہے اور مختلف گروہ اور برادریوں کے نمائندوں کا صدر اور سیکرٹری بننے کا جذبہ ہے جو ایک دوسرے کو متصادم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں عیدین کے موقع پر رویت ہلال کے مسئلہ پر اور دیگر اسلامی تہواروں میں اختلاف کا سبب یہاں کے ایک طبقہ کا باہر سے چاند درآمد کرنا ہے' اگر یہ سلسلہ ختم ہو جائے اور لوگ شریعت کے اصولوں کو بنیاد بنالیں تو اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

پیر جہانزیب بادشاہ قاسمی

پیر جہانزیب بادشاہ قاسمی صاحب دربار عالیہ موہڑہ شریف کے عظیم روحانی سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ پیر محمد زاہد خانؒ صاحب کے پوتے اور حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ پیر زاہد خان صاحبؒ نے انہیں خلافت اور پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ نے انہیں اپنی جانشینی کے منصب سے سرفراز فرمایا تھا۔ پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی 1971ء سے انگلینڈ میں مقیم ہیں اور تصوف و روحانیت اور اپنے سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ آپ کا فرمانا ہے کہ آپ اب تک

Marfat.com

پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی صاجزادہ ریاض الحسن صاحب کے ساتھ

سینکڑوں افراد کو اپنے سلسلہ میں شامل کر چکے ہیں۔

پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی 1951ء میں راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا بچپن موہڑہ شریف میں گزرا اس لئے انہوں نے تمام تر دینی و روحانی تعلیم اپنے دادا مکرم حضرت پیر زاہد خان" صاحب سے حاصل کی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک قریبی گاؤں کے پرائمری سکول سے آپ نے پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ پیر جہانزیب صاحب کا فرمانا ہے کہ وہ بچپن ہی سے مجھے زیادہ سے زیادہ وقت اپنے دادا حضور کی خدمت میں گزارنے کی خواہش رہتی تھی۔ اس لئے میں انکی خدمت میں زیادہ سے زیادہ وقت حاضر رہنے کی کوشش کرتا اور اس دوران ان کی گفتگو سنتا اور ان سے روحانی فیضان حاصل کرتا تھا۔ علاوہ ازیں وہاں جو علماء اور خلفاء ہوتے تھے میں نے ان سے قرآن کریم کے ساتھ ساتھ مختلف دینی کتابیں پڑھیں۔ پھر میں کچھ عرصہ ملتان کے ایک سکول میں پڑھتا رہا اور آخر کار جہلم سے میٹرک کیا۔ میری تمام تر روحانی تربیت دادا حضور حضرت پیر زاہد خان صاحب" اور والد مکرم امام العارفین حضرت پیر آفتاب احمد قاسمی صاحب" سے ہوئی"۔

پیر جہانزیب بادشاہ قاسمی صاحب نے فرمایا کہ "دربار عالیہ موہڑہ شریف کے بانی اور میرے پردادا غوث زماں حضرت باباجی خواجہ محمد قاسم صاحب صادق موہڑوی" ایک انتہائی عظیم ہستی ہیں جن کی برصغیر میں بہت نمایاں اور روشن خدمات ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد کیانی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ مغلیہ دور میں ایران کے صوبہ کیہان سے تشریف لائے تھے اور ان کا تعلق وہاں کے شاہی خاندان سے تھا۔ آپ بارہویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام سلطان جیون خان تھا' وہ تجارت کی غرض سے برصغیر میں تشریف لائے تھے لیکن حضرت باباجی" کے بچپن ہی میں سلطان جیون خان صاحب کا انتقال ہو

Marfat.com

پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی موہڑہ شریف میں عرس کے موقع پر پیر اولیاء بادشاہ صاحب کے ساتھ دعا میں شرکت فرمارہے ہیں

گیا تھا اس لئے ان کی پرورش ان کی والدہ محترمہ نے کی۔ جب آپ دینی تعلیم سے فارغ ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر 17 سال تھی، آپ انتہائی وجیہہ، خوبرو اور دراز قد تھے، 17 سال کی عمر میں ہی آپ نے روحانی فیوض کی غرض سے مختلف علاقوں اور مزارات کا سفر شروع کر دیا تھا۔ اسی دوران جب آپ مظفر آباد کشمیر کی طرف جا رہے تھے تو آپ نے اٹھ مقام پر قیام کیا، رات کو خواب میں حضرت خواجہ نظام الدین کیانوی کا دیدار ہوا اور اشارہ ملا جس پر آپ کیان شریف کا سفر کر کے حضرت خواجہ کیانوی کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اس وقت کے غوث تھے، آپ نے حضرت باباجی کو دیکھتے ہی فرمایا کہ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا،

پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی موہڑہ شریف میں عرس کے موقع پر خطاب کر رہے ہیں

Marfat.com

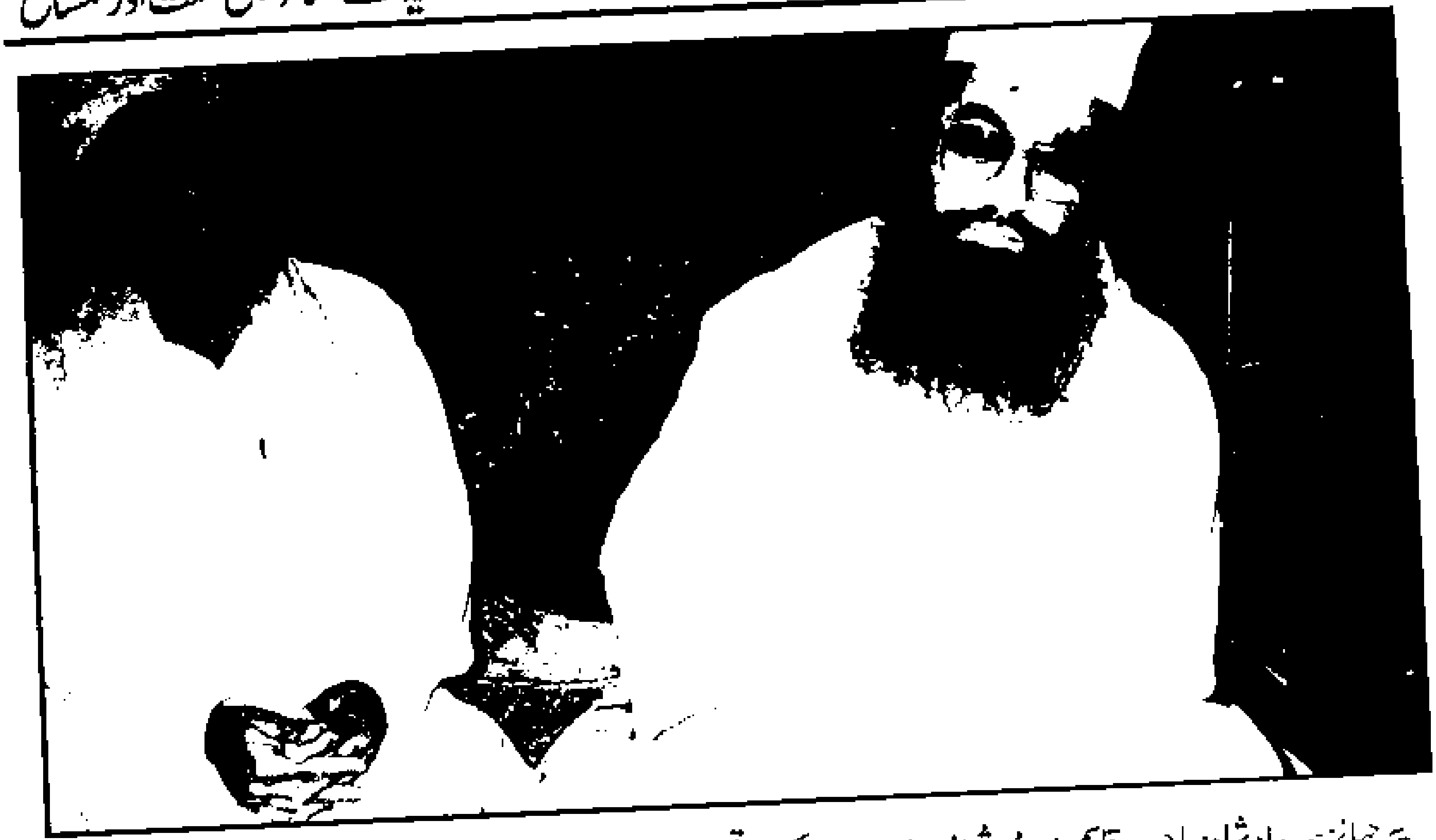

پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی موہڑہ شریف میں عرس کے موقع پر دربار کے خطیب مولانا سید نذر حسین شاہ صاحب کے ساتھ

حضرت باباجیؒ نے آپ سے شرف بیعت حاصل کیا اور انہیں خلافت بھی عطا ہوئی۔ حضرت خواجہ کیانویؒ نے حضرت باباجیؒ سے کہا کہ اب ایسی جگہ خلوت اختیار کرو جہاں کسی جانور کا بھی گذر نہ ہو۔ موہڑہ شریف اس وقت ایک ویران اور بیابان جنگل تھا' آپ نے وہیں آکر ایک پتھر پر قیام کیا۔ حضرت باباجیؒ نے وہیں 80 سال تک دین اور انسانیت کی خدمات انجام دیں اور آپ کا مزار مبارک بھی وہیں ہے"۔

حضرت خواجہ محمد قاسم صاحب صادق موہڑویؒ نے اپنی حیات میں 17 لاکھ تشنگان دین کو بیعت کیا جن میں 35 ہزار ان کے خلفاء تھے اور ان 35 ہزار خلفاء میں سے 750 صاحب طریقت خلفاء تھے' جن کی تعلیمات کا فیضان اب بھی جاری و ساری ہے۔ حضرت باباجیؒ کا وصال 20 نومبر 1943ء کو ہوا۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ' تونسہ شریف والے خواجہ صاحبؒ اور جلال پور والے حضرت صاحب آپ کے ہم عصر تھے۔ حضرت باباجیؒ کا سلسلہ نقشبندیہ تھا اور آپ کو چاروں سلاسل میں بیعت کرنے کا شرف حاصل تھا لیکن آپ نے سلسلہ نقشبندیہ ہی کو ترجیح دی۔

پیر جہانزیب بادشاہ قاسمی صاحب نے کہا کہ "انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کے دادا مکرم پیر زاہد خان صاحب نے اپنی زندگی میں دو بار ان کی دستار بندی فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد گرامی پیر آفتاب قاسمی صاحبؒ دادا مکرم کے جانشین تھے لیکن وہ دادا مکرم کی زندگی ہی میں وفات پا گئے تھے۔ ان کے بعد دوسرے جانشین پیر کیومرث بادشاہ صاحب تھے لیکن وہ خود ہی اپنے تیسرے بھائی پیر اولیاء بادشاہ صاحب کے حق میں جانشینی سے دستبردار ہو گئے تھے اور اب پیر زاہد خان صاحبؒ کی وصیت کے مطابق چوتھے جانشین پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی ہیں۔ پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی نے فرمایا کہ "جب میں 1971ء میں پہلی بار انگلینڈ کے سفر پر روانہ ہو رہا تھا تو پیر خان صاحبؒ نے مجھے اندر اپنے کمرے میں بلایا' وہ تخت پوش پر تشریف فرما تھے اور کافی غمگین تھے' آپ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا' اپنے سر سے دستار

Marfat.com

پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی کے والد گرامی
پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی صبغۃ اللہ

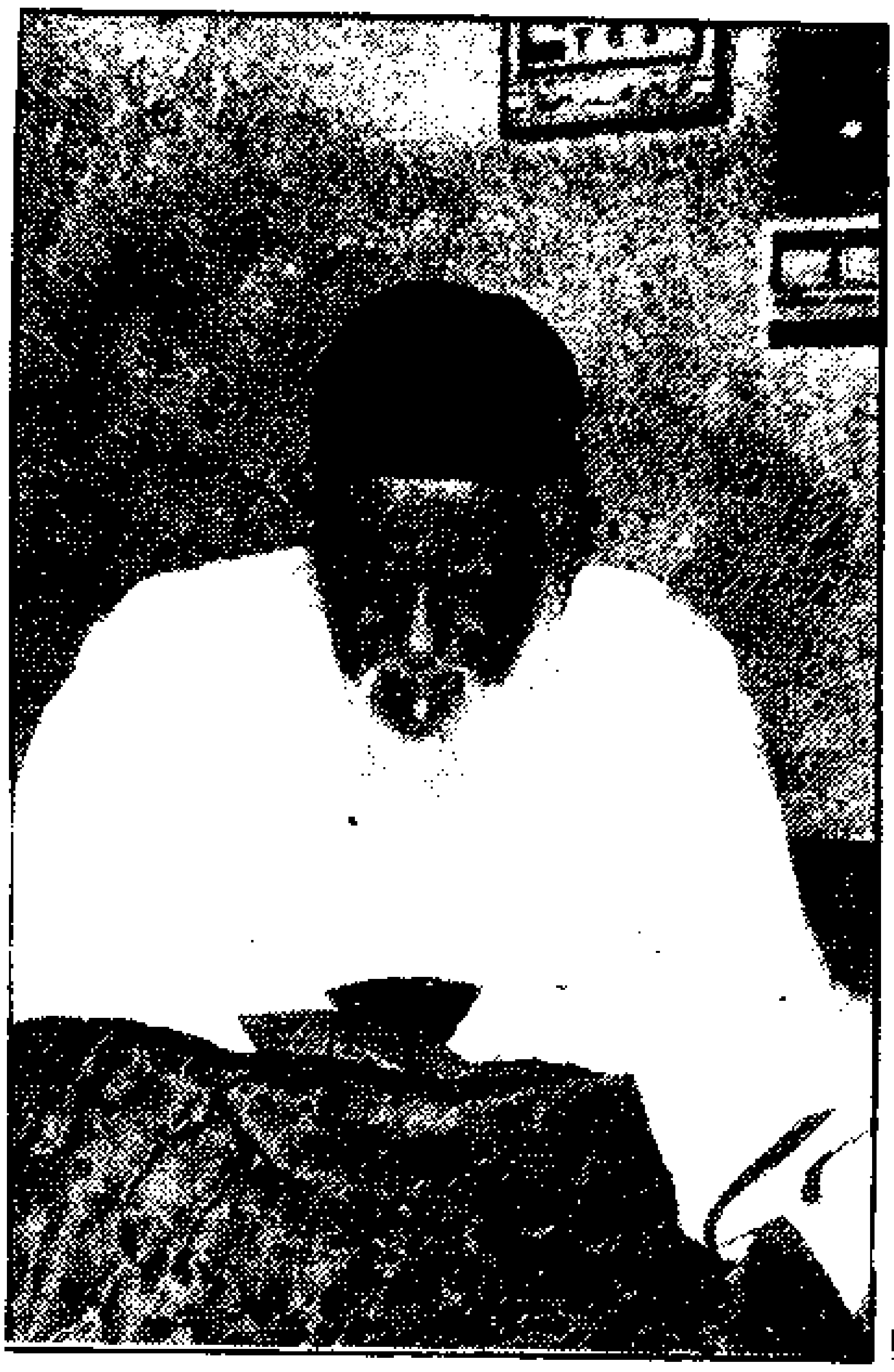

پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی کے دادا اکرم
پیر محمد زاہد خان صاحب المعروف پیر خان صاحب

اتاری اور اپنی ٹوپی اتار کر جاء نماز پر رکھ دی ' پھر دستار میرے سر پر رکھی اور کہا "بچہ اس پگ کی ہمیشہ لاج رکھنا"۔ دراصل دادا اکرم نے مجھے اسی وقت سلسلہ کے لئے منتخب کر لیا تھا لیکن انہوں نے اس کا باضابطہ اعلان والد گرامی پیر آفتاب قاسمی صاحبؒ کے چالیسویں کے موقع پر کیا۔ 25 مئی 1992ء کو والد گرامی کا وصال ہوا اور دادا اکرم نے جولائی 1992ء میں ان کے چہلم کے موقع پر ہزاروں افراد کے اجتماع میں اور سارے خلفاء اور خاندان کے تمام لوگوں کے سامنے بھائیوں کے باہمی اتفاق و رضامندی سے میری دستار بندی فرمائی"۔

پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی نے فرمایا کہ "میرے والد گرامی پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ ایک بہت بڑے سکالر بھی تھے' آپ نے زندگی کے چالیس سال مطالعہ میں صرف کئے' آپ انگریزی' عربی اور فارسی پر یکساں عبور رکھتے تھے۔ آپ 1976ء میں دعوت و تبلیغ کیلئے برطانیہ تشریف لائے اور بغیر کسی دنیاوی لالچ کے پورے برطانیہ میں بھرپور تبلیغی دورے کئے۔ میں 1975ء میں برطانیہ آچکا تھا اور میری بڑی خواہش تھی کہ یہاں پر کوئی معیاری تعلیمی' تربیتی سنٹر قائم کیا جائے چنانچہ اپنی اس خواہش کا اظہار میں نے قبلہ والد گرامی سے کیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ میری بھی یہی خواہش ہے لیکن ابھی حالات کچھ ساز گار نہیں ہیں۔ لیکن میرا یہ یقین ہے کہ یہاں یورپ میں سب سے زیادہ فیضان حضرت بابا جی خواجہ قاسم موہڑویؒ کا ہے خواہ وہ دربار عالیہ ڈھکول شریف کے توسط سے ہو یا دربار عالیہ نیریاں شریف کے توسط

Marfat.com

ہے- یہاں اگر ان مشائخ کے دینی مراکز چل رہے ہیں تو یہ سب کچھ دربار عالیہ موہڑہ شریف کے فیضان کی بدولت ہے- حضرت کی نسبت سے میں دیکھتا ہوں کہ یورپ اور انگلینڈ سمیت دنیا میں ہر جگہ آپ کا روحانی فیضان ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے"۔

پیر جہاں زیب بادشاہ قاسمی صاحب نے اپنی انگلینڈ آمد اور یہاں پر اپنی دینی اور روحانی خدمات کے حوالے سے بتایا کہ میں میٹرک کرنے کے بعد 1971ء میں وزٹ ویزے پر انگلینڈ آیا' پھر قدرت کی طرف سے یہیں پر قیام منظور تھا لہٰذا پھر یہیں پر مستقل طور پر رہائش اختیار کرلی' پھر نو سال بعد قبلہ والد گرامی پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ کے انتقال پر واپسی ہوئی اور کافی عرصہ پاکستان میں گزرا- اس دوران میری شادی بھی ہوگئی پھر سلسلہ کی بھی ذمہ داری تھی جس سے زندگی میں ایک نیا موڑ آیا- پہلے بیٹے کی پیدائش کے بعد میں دوبارہ اہل خانہ کے ہمراہ انگلینڈ آگیا اب کوشش یہی ہوتی ہے کہ سلسلہ کی ذمہ داریاں نباہنے کیلئے سال میں ایک بار موہڑہ شریف ضرور جاؤں- چونکہ میں شروع ہی سے برطانیہ میں مقیم تھا اور یقیناً" قدرت کی طرف سے یہی منظور تھا کہ یہاں رہ کر سلسلہ کی ذمہ داریوں کو آگے بڑھایا جائے لہٰذا ہم جہاں بھی ہیں ہمارا طریقہ اور زندگی درویشوں والی ہے ہمارا مقصد لوگوں کو اس اسلام کی طرف بلانا ہے جو حضور پاکؐ سے ہم تک پہنچا ہے- ہم صوفی ہیں ہمارے لئے انگلینڈ' پاکستان اور امریکہ سب برابر ہیں' سب خدا کی زمین ہے اور خدا نے جہاں جس سے جو کام لینا ہوتا ہے اسے وہاں پہنچا دیتا ہے"۔

پیر جہانزیب بادشاہ قاسمی نے کہا کہ میں جب موہڑہ شریف سے انگلینڈ روانہ ہو رہا تھا تو میرے دادا حضور حضرت پیر زاہد خان صاحبؒ نے جنہوں نے تمام عمر خلق خدا کی فکر کی' چلتے وقت مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا یہ دنیا فانی ہے اگر اس دنیا سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ کی مخلوق کی خدمت کرو' یہی اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم ہے' اس پر کاربند رہو گے تو دنیا اور آخرت میں خوشحالی پاؤ گے اور اس کے بعد اپنی دستار مبارک اپنے سر سے اتار کر میرے سر پر باندھتے ہوئے فرمایا تھا "بچہ اس پگ کی لاج رکھنا"- آپ کے یہ الفاظ آج بھی مجھے یاد ہیں اور میں اپنی زندگی بھر ان الفاظ پر عمل کرتا رہا ہوں اور کوشش ہے کہ زندگی آپ ہی کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے گزر جائے- خلافت کے بعد مجھ پر یہ ذمہ داری اور بڑھ گئی اور میں نے بزرگوں کے طریقے کو اسی طرح جاری رکھا ہوا ہے"- پیر صاحب نے کہا کہ "ہم مختلف شہروں کے دورے کرتے ہیں' لوگوں سے ملتے ہیں اور انہیں دین کی طرف اور ذکر و فکر کی طرف بلاتے ہیں- دربار عالیہ موہڑہ شریف کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس سلسلے کے لوگوں کو ذاکرین کی جماعت کہا جاتا ہے ہم لوگوں کو اللہ کے ذکر کی طرف بلاتے ہیں کیونکہ ذکر سے انسان کا دل صاف ہوتا ہے' جب دل صاف ہوگا تو دل سے جو بھی سپلائی ہوگی وہ پاک صاف ہوگی' ہماری تعلیم و تربیت کا تعلق انسان کی اندرونی دنیا سے ہے' جب انسان کے اندر روشنی ہو جائے گی تو اس کی ظاہری زندگی بھی متاثر ہوگی-

پیر صاحب نے فرمایا کہ "یہاں الحمدللہ سال کے بارے مہینے دعوت و تبلیغ کے پروگرام چلتے رہتے ہیں- جہاں جہاں ہمارے مریدین اور معتقدین ہیں وہ جب ہمیں بلاتے ہیں تو ہم وہاں چلے جاتے ہیں-

Marfat.com

پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی مانچسٹر میں اپنے آستانہ پر علامہ ہاشمی میاں آف کچھو چھہ شریف کے ساتھ

میں دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں اب تک امریکہ، دبئ اور آزاد کشمیر کے مختلف شہروں اور ڈنمارک، ہالینڈ، بیلجیم سمیت یورپ کے ہر ملک میں جا چکا ہوں۔ برمنگھم اور اولڈھم میں ہمارے تعلیمی و تربیتی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ ہمارے دیگر خلفاء بھی اپنے اپنے تبلیغی کاموں میں مصروف ہیں۔ میں اب تک سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں کو اپنے سلسلے میں داخل کر چکا ہوں"۔

ایک سوال کے جواب میں پیر صاحب نے فرمایا کہ "1971ء میں جب میں یہاں آیا تھا تو اس وقت ہم عیدین کی نماز کسی کلب یا ہال میں پڑھا کرتے تھے، مسجدیں کہیں کہیں ہوتی تھیں لیکن الحمد اللہ بزرگان دین کی توجہ سے اس ملک میں بھی دین اسلام نے بڑی ترقی کر لی ہے۔ ہمارے علماء و مشائخ نے یہاں آ کر دینی مراکز قائم کیے جن سے سینکڑوں کی تعداد میں بچے علم دین حاصل کر کے معاشرے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ علماء و مشائخ کی کوششوں سے لوگوں کا اب دین کی طرف بہت رجحان ہو گیا ہے اب اگر لوگوں کو دین کی طرف بلایا جائے تو وہ ہر طرح سے تعاون کرتے ہیں۔ ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ ادھر ادھر بھٹکے ہوئے لوگوں کو ذکر و فکر کی طرف راغب کیا جائے۔ اس ملک برطانیہ میں دینی و روحانی سرگرمیوں کو تیز کرنے کی پاکستان سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہاں لوگوں میں بہت زیادہ جذبہ ہے، ہر آدمی روحانیت کا متلاشی ہے اور جب وہ کسی روحانی شخصیت کے قریب جاتا ہے تو اس کی تشنگی پوری نہیں ہو پاتی اور وہ جو کچھ سمجھتا ہے اسے حاصل نہیں کر پاتا، میرے خیال میں یہاں پر لوگوں کو روحانی طور پر فیضیاب کرنے کی بے حد ضرورت ہے اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنے مشن میں مخلص ہو اور وہ اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال دے، جب وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے مشن پر چلے گا تو انشاء اللہ خود بخود اس کے مسائل حل

Marfat.com

ہونا شروع ہو جائیں گے۔ پھر اس کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ حاصل ہو گا اور اسے بھی یہ محسوس ہو گا کہ میں نے کوئی اچھا کام کیا ہے' اسے پھر ہر مقام اور منزل پر کامیابی حاصل ہو گی"۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے مستقبل اور نوجوان نسل کو دین سے قریب رکھنے کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر صاحب نے کہا کہ "نوجوانوں کو دین سے قریب رکھنے کیلئے سب سے زیادہ ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ ہم یہاں کے طلباء کو ایسے اساتذہ فراہم کریں جو انہیں ان کی زبان میں لیکچر دے سکیں' انہی کی زبان میں کتابیں لکھ سکیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہمیں اپنے بچوں کو مسلمان رکھنا ہے تو اس کیلئے سب سے پہلے ہمیں خود مسلمان بننا ہو گا' گھر کے ماحول کو اسلامی بنانا ہو گا' استاد اور کتابیں یہ کام نہیں کر سکتیں' جب تک کہ والدین اور گھر کا ماحول اسلامی نہ ہو"۔

برطانیہ کی بعض مساجد میں پیش آنے والے ناخوشگوار واقعات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "کئی مساجد میں لوگ گڑبڑ کرتے ہیں اور کبھی کبھی علماء حضرات بھی پریشانی کا سبب بن جاتے ہیں۔ میں اس بات کا قائل ہوں کہ کم از کم مساجد میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہونا چاہئے۔ جو بھی دین کا کام کر رہا ہے اسے کرنے دیا جائے۔ خاص طور سے عید کے موقع پر ہمیں اپنے ہر طرح کے اختلافات کو بھلا کر اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہئے ہم جان بوجھ کر خود ہی کوئی اختلاف پیدا کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی نظریاتی اختلاف ہو تو وہ کم از کم عید پر نہیں ہونا چاہئے"۔

علماء اور مشائخ کے درمیان تعلقات کے حوالے سے پیر صاحب نے فرمایا کہ "علماء و مشائخ کے درمیان الحمدللہ بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ یہاں پر جتنے بھی مراکز اور مساجد ہیں ان میں جو علماء حضرات کام کر رہے ہیں وہ کسی نہ کسی سلسلے سے منسلک ہیں اور صاحب طریقہ اور اہل طریقت ہیں لہٰذا میرے خیال میں علماء و مشائخ ایک ہی راستے اور منزل کی طرف گامزن ہیں۔ آخر میں آپ نے اپنے تحریری و تالیفی کام کے بارے میں کہا کہ وہ ابھی اپنے بزرگوں کے بارے میں ایک تعارفی کتاب لکھ رہے ہیں جس میں ان کا شجرہ نسب' وظائف اور موہڑہ شریف کا تعارف اور سلسلہ نقشبندیہ کے معمولات تحریر کئے جائیں گے۔ یہ کتاب اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں ہو گی کیونکہ میں نے جن لوگوں کو سلسلے میں داخل کیا ہے ان میں ایسے نوجوانوں کی اکثریت ہے جو کسی یونیورسٹی یا کالج وغیرہ میں پڑھ رہے ہیں لہٰذا انہیں بتانے اور سمجھانے کیلئے ضروری ہے کہ اس کتاب کو انگریزی میں بھی منتقل کیا جائے"۔ پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی کے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں۔ بڑے بیٹے صاحبزادہ محمد شاہ جمال قاسم کی عمر دس سال اور چھوٹے بیٹے صاحبزادہ شاہ صبغت اللہ قاسم کی عمر پانچ سال ہے جبکہ صاحبزادی کی عمر آٹھ سال ہے۔ پیر صاحب نے اس عزم کا اظہار فرمایا کہ وہ انشاء اللہ اپنے تمام بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کریں گے۔

Marfat.com

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی موہڑہ شریف کے عظیم روحانی خانوادے کی ایک صاحب علم وعمل شخصیت ہیں۔ وہ نہ صرف دینی و روحانی بلکہ اعلیٰ عصری تعلیم سے بھی بہرہ مند ہیں۔ وہ انجمن محبان طریقت انٹرنیشنل کے مرکزی امیر اور تنظیم اتحاد المشائخ پاکستان کے سرکردہ رہنما ہیں۔ دربار عالیہ موہڑہ شریف کے تحت پاکستان اور دنیا کے مختلف حصوں میں جو دینی، روحانی اور تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں ان میں وہ اپنے واجب الاحترام بھائیوں کے ساتھ مصروف عمل ہیں، وہ اسی سلسلے میں تقریباً" دس بار برطانیہ کا

Marfat.com

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی شارجہ میں صحابی رسولؐ کی ایک تاریخی مسجد میں نماز ظہر ادا کرنے کے بعد

دورہ کر چکے ہیں۔ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے اپنے والد گرامی پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ کی ان کوششوں اور خدمات کو آگے بڑھانے میں نہایت اہم اور سرگرم کردار ادا کیا ہے جس کی بنیاد انہوں نے اپنی دینی و روحانی سرگرمیوں کے ذریعے یورپ میں رکھی تھی۔ ان کے والد گرامی نے تبلیغ دین، تصوف و روحانیت کی ترویج، حلقہ ذکر و فکر اور عشق مصطفےؐ کی جو شمع روشن کی تھی اس کی روشنی آج برطانیہ سے نکل کر پورے یورپ، امریکہ، کینڈا اور متحدہ عرب امارات تک پھیل رہی ہے اور اس میں ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی کی ان کوششوں کا انتہائی نمایاں حصہ ہے جو وہ گذشتہ کئی برس سے پورے خلوص جوش اور جذبے کے ساتھ کر رہے ہیں۔ پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی کا کہنا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ عالمی سطح پر اسلام کی ترویج و اشاعت اور مسلک اہلسنت کے فروغ کے لئے علماء و مشائخ کا اتحاد و اتفاق ایک ناگزیر ضرورت کی حیثیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی 21 نومبر 1959ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے ان کا خاندان بزرگان دین اور صوفیاء کرام کا خانوادہ ہے۔ حضرت باباجی خواجہ محمد قاسم صادق صاحب موہڑویؒ نے 1840ء کے قریب جو سلسلہ شروع کیا اور موہڑہ شریف میں 80 برس قیام فرما کر جس روحانی فیض کو عام کیا اس کا تسلسل آج دنیا بھر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں سترہ لاکھ تشنگان دین کو بیعت کیا جن میں سے 35 ہزار ان کے خلفاء تھے اور ان میں سے 750 صاحب طریقت خلفاء تھے حضرت خواجہ محمد قاسم صادق صاحبؒ کے بعد یہ سلسلہ ان کی اولاد اور خاندان کے توسط سے آج تک جاری و ساری ہے۔

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے ابتدائی تعلیم جہلم سے حاصل کی اور جہلم میں قیام کے دوران ہی حافظ محمد صاحب سے دینی تعلیم حاصل کی۔ میٹرک اور ایف ایس سی میں سکالرشپ حاصل کی۔

Marfat.com

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی اپنے نومسلم انگریز دوست فیروز کے ساتھ حضرت پیر محمد زاہد خان صاحب کی خدمت میں

تعلیم کے ساتھ ساتھ انہیں فٹ بال کے کھیل سے بھی دلچسپی تھی۔ انہوں نے اپنی اور اپنے بزرگوں کی خواہش کے تحت میڈیکل کا شعبہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ پہلے بہاولپور پھر راولپنڈی میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کرتے رہے اور 1986ء میں ایم بی بی ایس کیا۔ راولپنڈی جنرل ہسپتال اور ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی کے علاوہ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (PIMS) اسلام آباد میں خدمات انجام دیں۔ وہ یورولوجی میں ایم ایس کر رہے تھے اور سپیشلائزیشن کے لئے امریکہ جانے والے تھے کہ والد گرامی اور دادا جان کے انتقال کی وجہ سے انہوں نے ملازمت کو خیرباد کہہ دیا اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر دین اور روحانیت کی طرف آگئے اور خود کو دین کے لئے وقف کر دیا

اپنے بزرگوں کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے فرمایا کہ "مجھے اس پر فخر ہے کہ روحانی اور خاندانی طور پر میری نسبت دربار عالیہ موہڑہ شریف کے ساتھ ہے۔ اس دربار کے بانی میرے پردادا حضرت خواجہ محمد قاسم صادق موہڑوی حضرت خواجہ نظام الدین کیانوی ؒ سے بیعت تھے۔ آپ نے 80 سال تک انسانیت اور دین کی خدمت کی۔ میرے دادا حضرت پیر خان صاحب ؒ نے بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے 53 سال تک لوگوں کو دینی روحانی طور پر فیضیاب کیا۔ ان کی زندگی کا ایک اہم مرحلہ یہ تھا کہ انہوں نے تحریک پاکستان اور جہاد کشمیر میں حصہ لیا اور چڑی کوٹ کا مورچہ اپنے مریدین کے ساتھ فتح کیا جس پر انہیں غازی کشمیر کا اعزاز عطا ہوا ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے بتایا کہ اس اعزاز کے حوالے سے ملنے والی سند اور شیلڈ آج بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ اس وقت کے

Marfat.com

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب موہڑہ شریف میں عرس کے موقع پر الحاج پیر اولیا بادشاہ فاروق صاحب کے ساتھ

وزیر اعظم شہید ملت لیاقت علی خان نے انہیں راولپنڈی میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنانے کی اجازت دی تھی۔ انہوں نے ہر لحہ ذکر خدا اور ذکر مصطفیؐ سے لوگوں کے دلوں کو منور کیا ان کا وصال 94 سال کی عمر میں 10 دسمبر 1993ء کو ہوا"۔

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے کہا کہ میرے دادا نے اپنی زندگی میں ہی میرے والد مکرم پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ امام العارفین کو اپنا جانشین اول مقرر فرما دیا تھا جبکہ خاندان کے باہمی اتفاق و رضا مندی سے میرے چچا پیر کیومرث بادشاہ صاحب المعروف پیر بادشاہ کو سجادہ نشین دوم اور موجودہ سجادہ نشین پیر اولیاء بادشاہ فاروق کو سجادہ نشین سوم مقرر فرمایا تھا۔ ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے فرمایا کہ "میرے والد پیر آفتاب احمد قاسمی کا وصال دادا کی وصال سے ڈیڑھ سال قبل 25 مئی 1992ء کو ہوا تھا۔ اپنے والد صاحب پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ کے بارے میں ڈاکٹر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے بتایا کہ انہوں نے اپنی زندگی کے 66 میں سے 40 سال ذکر و فکر دنیا کے سفر اور مطالعے میں گزار دیے۔ انہیں دنیا ایک دانشور اور سکالر پیر کے طور پر جانتی اور مانتی ہے۔ انہوں نے سینٹ میری سکول سری نگر سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی تھی آپ کے علم اور مطالعے کے شوق کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے زیر مطالعہ ہوتی۔ تصوف آپ کی دلچسپی کا خاص شعبہ تھا۔ دینی و دنیاوی اعلیٰ تعلیم کے باوجود آپ ایک سادہ طبیعت انسان تھے انہوں نے یورپ کے متعدد دورے کئے اس کے علاوہ انہوں نے لیبیا، شام، سپین، ہالینڈ اور متحدہ عرب امارات کے بھی دورے کئے، وہ امریکہ کا دورہ بھی کرنے

Marfat.com

پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی' ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی' راجہ محمد اشتیاق صاحب اور مولانا مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی نماز ادا کر رہے ہیں

والے تھے لیکن اللہ کو منظور نہ تھا اور ان کا وصال ہو گیا۔ وہ ہمیں کہا کرتے تھے کہ میری دولت آپ لوگ ہیں اگر آپ نے علم حاصل کر لیا تو میں سمجھوں گا کہ میں نے اپنا مقصد پورا کر لیا۔ ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے کہا کہ آج ہم یہ بات فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے والد نے ہمیں علم کی دولت سے مالا مال کیا۔

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے فرمایا کہ "ہم چار بھائی ہیں۔ جب والد صاحب کا وصال ہوا تو ہمارے بڑے بھائی پیر جہانزیب صاحب قاسمی برطانیہ میں تھے وہ تشریف لائے اور وہ خاندان کے سربراہ مقرر ہوئے۔ سلسلہ بیعت و طریقت کی اجازت حضرت پیر زاہد خان صاحب نے ہم چاروں بھائیوں کو دے رکھی تھی کہ مشرق مغرب شمال جنوب میں پھیل کر فیضان طریقت کو عام کریں۔ اب پیر جہانزیب صاحب قاسمی ہمارے سربراہ ہیں جو کہ برطانیہ میں مقیم ہیں۔ ان کے بعد پیر اورنگزیب صاحب ہیں وہ بھی مجھ سے بڑے ہیں جبکہ مجھ سے چھوٹے پیر رفعت بادشاہ صاحب قاسمی ہیں جو اس وقت کینیڈا میں مقیم ہیں۔ میرے چچا جان پیر اولیاء بادشاہ فاروق صاحب موہڑہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین ہیں اور ہم سب لوگ پیر زاہد خان صاحب اور پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی امام العارفین کے مشن کو محبت اور اتفاق کے ساتھ آگے بڑھا

Marfat.com

رہے ہیں"۔

ڈاکٹر پیر فصیل عیاض صاحب قاسمی نے برطانیہ میں اپنی سرگرمیوں اور دینی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ میں پہلی بار 1993ء میں برطانیہ گیا تھا پھر وہاں دو سال کے اندر اندر اولڈھم میں قاسمیہ زاہد اسلامک سنٹر قائم ہوا جس کے مدرس و مہتمم صاحبزادہ الطاف حسین قاسمی صاحب ہیں جو پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ صاحب کے خلیفہ مجاز ہیں۔اس کے علاوہ برمنگھم میں حاجی خلیفہ یٰسین صاحب زاہدی کی سربراہی میں زاہد یہ اسلامک سنٹر قائم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سرزمین یورپ خاص طور پر برطانیہ میں سب سے زیادہ فیض دربار عالیہ موہڑہ شریف کا ہے۔ برمنگھم میں صوفی عبداللہ صاحب نے برطانیہ کا سب سے بڑا اسلامک سنٹر اور مسجد بنائی ہے ان کا تعلق بھی بالواسطہ دربار عالیہ موہڑہ شریف سے ہے۔ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کا برمنگھم کے علاقہ آسٹن میں بہت بڑا ادارہ ہے' یہ بھی دربار عالیہ کا فیض ہے۔ میرے چچا اور موجودہ سجادہ نشین پیر اولیاء بادشاہ فاروق صاحب 1967ء میں برطانیہ گئے تھے اور وہاں انہوں نے انتہائی کامیاب دورہ کیا اور لوگوں کی روحانی تربیت کے لئے متعدد پروگرام کئے۔ انہوں نے یہاں ایک سال قیام کیا پھر پاکستان آنے کے بعد بھی وہ آتے جاتے رہے۔ میرے بڑے بھائی پیر جہانزیب بادشاہ صاحب بھی یہاں فیضان طریقت کو عام کر رہے ہیں۔ بریڈ فورڈ میں ہمارے خلفاء میں سے خلیفہ محمد صابر قاسمی ہر ماہ محفل ذکر و فکر کا اہتمام کرتے ہیں' وہاں اگلے سال ایک نیا سنٹر بھی کھولا جائے گا۔ ہالینڈ میں بھی ایک پروگرام زیر غور ہے اور وہاں مرکز قائم کرنے کا ارادہ ہے"۔

ڈاکٹر پیر فصیل عیاض صاحب قاسمی نے فرمایا کہ میں تین بار نیویارک (امریکہ) جا چکا ہوں اور وہاں میلاد النبیؐ کے حوالے سے جو پہلا جلوس نکالا گیا تھا وہ دربار عالیہ کے خلیفہ سید صفدر حسین شاہ صاحب قاسمی نے نکالا تھا اور اب ہر سال میں اس جلوس کی قیادت کرتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ نیویارک میں ایک مرکز بنانے کا پروگرام ہے' اسی طرح فلوریڈا میں خلیفہ عبدالمجید قاسمی کا بھی جو کراچی کے رہنے والے ہیں' جلد روحانی سرگرمیوں کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر پیر فصیل عیاض صاحب قاسمی نے کہا کہ میں مجموعی طور پر دس بار برطانیہ کا دورہ کر چکا ہوں۔ ہم برطانیہ کے مختلف شہروں میں ذکر و فکر کے پروگراموں کا اہتمام کرتے ہیں۔ لندن کے علاوہ ہائی ویکمب' لوٹن' ریڈنگ اور گلاسگو میں ذکر و فکر کے پروگرام منعقد ہوتے ہیں جن میں دوسرے لوگوں کے علاوہ میرلون اور ڈاکٹر رزاق بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں کسی شخصیت کے پرچار کی ضرورت نہیں ہے بلکہ سرکار مدینہؐ کی محبت اور عظمت کا مشن ہمارا مشن ہے ہمارے بزرگوں نے ہمیں یہی پیغام دیا ہے اور یہی محبت ہماری پہچان ہے' اس مشن کو ہم جاری رکھیں گے۔

برطانیہ میں بحیثیت مجموعی مسلمانوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے علماء و مشائخ کی کوششوں اور کردار کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر پیر فصیل عیاض صاحب قاسمی صاحب نے فرمایا "میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود دین اسلام کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ایک ہی مسلک کے علماء و مشائخ

Marfat.com

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی خلیفہ محمد مسعود القاسمی صاحب اور ایک ساتھی کے ہمراہ

میں اتحاد و اتفاق کا فقدان ہے۔ ظاہری طور پر ہم ایک دوسرے سے ملتے ہیں لیکن حقیقتاً" اپنے مشن اور مقصد کو چھوڑ کر ہم گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں' لیکن یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں' اگر ہم تھوڑی سی کوشش کریں تو علماء کرام اور مشائخ عظام برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کی اس طرح تربیت کر سکتے ہیں کہ یہاں اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل محفوظ ہو جائے۔ یہاں ہماری نئی نسل ذہین' حقیقت پسند اور صاف گو ہے اسے اگر حقیقت اور سچائی سے آگاہ کر دیا جائے تو وہ نہ صرف اسے قبول کرے گی بلکہ قائم بھی رہے گی انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء کرام جو برطانیہ میں دینی اجتماعات کرتے ہیں۔ اگر وہ ان جلسوں میں دس یا بیس منٹ کا انگلش میں ایسا لیکچر بھی دیں جس سے مسلمانوں کی نئی نسل کو اپنے مذہب کی بنیاد' عقائد اور تعلیمات کا علم ہو سکے تو اسی طرح نمایاں تبدیلی آ سکتی ہے۔ برطانیہ میں مقیم مسلمانوں میں دین کے لئے بے پناہ جذبہ موجود ہے' وہ چاہتے ہیں کہ اگر وہ محنت مزدوری اور روزگار کے چکر میں دینی تعلیم حاصل نہیں کر سکے تو کم سے کم ان کی اولاد تو مذہب سے واقف اور اس پر عمل پیرا ہو۔ برطانیہ میں مساجد اور مدارس کے قیام کے سلسلے میں انہوں نے بے پناہ مالی قربانیاں دی ہیں' اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر دینی مراکز کے لئے وسائل فراہم کئے ہیں' آج اگر برطانیہ میں ایک ہزار سے زیادہ مساجد موجود ہیں تو یہ ان لوگوں کی ہی کوششیں اور قربانیاں ہیں' اب یہ ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے کہ ان مساجد' مدارس اور مراکز سے ان لوگوں اور آئندہ نسلوں کو فیض پہنچے۔

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی صاحب نے کہا کہ برطانیہ کا سماجی و معاشرتی نظام پاکستان سے قطعی مختلف ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ صاحب علم حضرات مساجد' مدارس اور اسلامک

Marfat.com

سنٹرز میں کم سے کم مہینے میں ایک بار ایسے جامع لیکچرز کا اہتمام کریں جن میں والدین اور بچے دونوں شریک ہوں اور انہیں انگریزی میں دینی تعلیمات و عقائد اور سماجی و معاشرتی مسائل کے حوالے سے رہنمائی فراہم کی جائے' اسی میں ہماری کامیابی ہے اگر ہم اپنی اس انانیت سے باہر نہیں نکلے کہ میں زیادہ بڑا پیر ہوں یا میرے مریدوں کی تعداد زیادہ ہے تو دس پندرہ سال بعد ہمیں ان رویوں کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اگر آج ہماری مساجد آباد ہیں تو ہمیں آنے والے کل کے لئے تیاری کرنی چاہئے' اگر نئی نسل کے ذہنوں میں اسلام کا بیج بویا جائے گا تو وہ مساجد میں آئیں گے' علماء و مشائخ کو چاہئے کہ وہ دوسرے مسالک کی مخالفت کی بجائے اپنے مسلک کی ترویج و اشاعت اور عمل پر زور دیں۔ اگر ہم سب مل جل کر کام کریں تو ہماری کامیابی یقینی ہے اور اس سلسلے میں لٹریچر کی تیاری بنیادی اہمیت کی حامل ہے"۔

انجمن محبان طریقت کے قیام اور سرگرمیوں کے بارے میں ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے فرمایا کہ میرے والد گرامی پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی نے کراچی میں 1965ء میں اس تنظیم کی بنیاد رکھی تھی جس کا مقصد بزرگوں کے پیغام کو عام کرنا اور لوگوں کی روحانی تربیت تھا' اب پاکستان کے مختلف شہروں میں اس تنظیم کی شاخیں قائم ہیں جہاں ذکر کی ماہانہ محفلوں اور ختم خواجگان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ تنظیم اب یورپ اور امریکہ کی سطح پر بھی سرگرم عمل ہے اس کی بنیادی غرض و غایت یہی ہے کہ مختلف جگہوں پر حلقہ ذکر قائم کیا جائے' اسلامی لٹریچر کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے' نئی نسل کے شعور میں رب کائنات کی وحدانیت اور حضور اکرمؐ کی محبت کو اجاگر کیا جائے اور ساتھ ساتھ صوفیاء کرام کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔

ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے فرمایا کہ ہم 21 ویں صدی میں داخل ہو گئے ہیں یہ کمپیوٹرائزڈ دور ہے ہمیں ایٹمی قوت ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے' اب اگر ہم اپنی زندگی میں بھی انقلاب لانا چاہتے ہیں تو ہمیں اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا ہوگا' قرآن پاک میں بھی آیا ہے کہ اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو سکون مل سکتا ہے۔ یورپ کی قومیں ترقی کے ظاہری معیار کے حساب سے بہت آگے جا چکی ہیں لیکن وہ ذہنی و قلبی سکون سے محروم ہیں کیونکہ سکون تو صرف اللہ کے ذکر سے حاصل ہو سکتا ہے اور یہ ذکر کسی نسبت سے ہی ہو سکتا ہے۔ صوفیاء کرام میں سے کسی نہ کسی سے نسبت رکھنا ضروری ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حضورؐ کے غلام ہیں جنھوں نے شخصیت پرستی نہیں کی بلکہ اللہ کے ذکر اور اس کے رسولؐ کی محبت کو عام کیا۔ ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے فرمایا کہ حضورؐ کی محبت ہی میں سب کچھ ہے' اس حوالے سے حضورؐ پر درود و سلام ہمارا ایمان ہے۔ جب رب کائنات خود بھی آپؐ پر درود بھیج رہا ہے اس کے ملائک بھی درود بھیج رہے ہیں اور ہمیں بھی حکم دیا گیا ہے تو پھر سرکارؐ پر درود نہ بھیجنے والے کتنے محروم اور کتنے ظالم قرار پائیں گے۔ ڈاکٹر قاسمی صاحب نے کہا کہ "سرکارؐ سے محبت ہمارا ایمان' سرکارؐ سے تعلق وجہ نجات' سرکار کی عادت شریعت' سرکار کی حالت طریقت اور سرکارؐ کا عرفان سرمایہ حیات ہے"۔

Marfat.com

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی، غوث جہاں حضرت میاں محمد صاحب سیفی کے خلیفہ مجاز، اور حضرت میاں محمد صاحب سیفی، مجدد عصر حاضر حضرت آخندزادہ سیف الرحمن صاحب نقشبندی، مجددی، چشتی، قادری، سہروردی کے خلیفہ مجاز ہیں۔ حضرت آخندزادہ سیف الرحمن صاحب افغانستان پر روس کی یلغار اور اس کے جواب میں جہاد شروع ہونے کے بعد افغانستان سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے تھے اور آپ نے پشاور کے قریب خیبر ایجنسی میں قدیم باڑہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر کھجوری میں سکونت اختیار کر لی تھی، اب یہاں آپ کا آستانہ عالیہ مرجع خلائق ہے۔ حرکت انقلاب افغانی کے لیڈر جناب محمد نبی محمدی بھی حضرت آخندزادہ صاحب کے مرید ہیں جو افغانستان کی پہلی اسلامی حکومت میں وزیر مذہبی امور کے عہدہ پر فائز رہے ہیں اور اب اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ جہاد افغانستان میں حضرت آخندزادہ صاحب کے ہزاروں مریدوں نے جام شہادت نوش کیا۔ حضرت آخندزادہ صاحب کی عمر مبارک اس وقت 78 سال کے قریب ہے اور دنیا کے تیس کے قریب ممالک میں آپ کے مریدین اور خلفاء موجود ہیں۔ اس وقت آپ کے خلفاء کی تعداد 15 ہزار سے زائد ہے۔ بہت سے غیر مسلموں نے دوسرے ممالک سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا ہے۔

حضرت میاں محمد صاحب سیفی، نقشبندی، مجددی، چشتی، قادری، سہروردی نے 1982ء میں قریباً 32 سال کی عمر میں حضرت آخندزادہ سیف الرحمن صاحب کے دامن فیض سے وابستگی اختیار کی اور حضرت آخندزادہ صاحب نے 1986ء میں آپ کو خلیفہ مجاز بنا دیا۔ آپ کے کم و بیش ایک لاکھ مرید ہیں جبکہ خلفاء کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ حضرت میاں صاحب کا ادارہ محمدیہ سیفیہ خانقاہ عالیہ کالا شاہ کاکو (لاہور) کے قریب راوی ریان کے علاقہ میں ہے جہاں سے خلق خدا فیض حاصل کر رہی ہے۔ پاکستان کے علاوہ برطانیہ، امریکہ، یو اے ای، انڈونیشیا، ملیشیا، بنگلہ دیش، سویڈن، سعودی عرب اور کینیڈا میں بھی حضرت میاں صاحب کے مرید اور خلفاء موجود ہیں۔ جب حضرت میاں صاحب نے حضرت آخندزادہ صاحب سے بیعت کی تھی تو حضرت آخندزادہ صاحب نے فرمایا تھا کہ پنجاب میں میرے اس مرید کے سب سے زیادہ مرید ہوں گے، یہی وجہ کہ اپریل 2000ء میں ملتان میں ہونے والی سنی کانفرنس میں شرکت کرنے والے 75 فیصد حضرات سیفی تھے اور ان کی تعداد لاکھوں میں تھی۔

بلیک برن میں الحاج خلیفہ صوفی غلام شبیر قریشی صاحب نقشبندی سیفی کے ساتھ جب ان کے مرشد الحاج پیر محمد علی صاحب نقشبندی، مجددی، حنفی، سیفی، سے راقم الحروف کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے مختصر گفتگو کے بعد اصرار کیا کہ میں سلسلے کے حوالے سے مزید گفتگو ان کے مرشد ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی

Marfat.com

سیفی سے کروں۔ انہوں نے کہا' گو کہ اب ڈاکٹر صاحب راولپنڈی میں ہیں لیکن انہوں نے سکاٹ لینڈ میں اپنے قیام کے دوران نہ صرف سلسلہ کے لئے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں بلکہ یہاں ان کی دینی و تبلیغی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ خلیفہ صوفی غلام شبیر قریشی صاحب نے بھی ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کا کچھ اس قدر عقیدت و محبت کے ساتھ ذکر کیا کہ مجھے بھی اس کتاب کی اشاعت سے قبل قبلہ ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب سے ملاقات ضروری محسوس ہوئی۔

ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی نقشبندی مجددی 12 اپریل 1958ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی فضل محمد صاحب محمدی سیفی جو چند برس قبل وصال فرما گئے' 1992ء میں حضرت میاں محمد صاحب سیفی' نقشبندی' مجددی' چشتی' قادری' سہروردی سے بیعت ہوئے تھے اور ان کا فرمانا تھا کہ وہ عمر بھر کی تلاش کے بعد ایک ایسے مرشد کو پانے میں کامیاب ہوئے تھے جس کی انہیں آرزو تھی۔ خود ڈاکٹر صاحب کو ایک عرصہ سے کسی ایسے راہبر کی تلاش تھی جو ان کو روحانیت اور تصوف کے مدارج طے کرا کے ایک ایسی منزل پر پہنچا دے جہاں انسان خود کو اپنے معبود حقیقی سے بہت قریب محسوس کرنے لگتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب 1993ء کے اوائل میں اپنے والد گرامی کے ہمراہ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی دوران ایک روز وہ حطیم میں خدا کے حضور گڑگڑا رہے تھے کہ باری تعالیٰ یا تو مجھے اپنی قربت نصیب فرمادے یا نبی کریمؐ کے کسی ایسے سچے عاشق اور غلام سے ملوادے جو میری رہنمائی کر کے مجھے میری منزل پر پہنچادے۔ دعا مانگتے مانگتے آپ عالم خواب میں چلے گئے جہاں انہیں حضرت میاں محمد سیفی صاحب کی زیارت ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب اس سے قبل نہ ان سے کبھی ملے تھے اور نہ انہیں پہچانتے تھے۔

ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی اس خواب کے تین ماہ بعد اپنے والد گرامی کے ہمراہ حضرت میاں محمد سیفی صاحب کی خدمت میں محفل ذکر کے دوران حاضر ہوئے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضرت میاں صاحب وہی بزرگ ہیں جن کی انہیں عمرہ کے دوران خواب میں زیارت ہوئی تھی۔ جب ملاقات ہوئی تو حضرت میاں صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ ذکر لینا ہے (یعنی بیعت کرنا ہے)؟ جواب میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ذکر لینا ہے اور ذکر والا بھی لینا ہے۔ حضرت میاں صاحب کی زبان مبارک سے زور سے اللہ نکلا اور آپ نے ڈاکٹر صاحب کو بیعت فرمالیا۔ یہ 1993ء کے وسط کی بات ہے اور اس وقت ڈاکٹر صاحب کی عمر صرف 35 برس تھی۔ بیعت کرنے کے بعد حضرت میاں صاحب نے ڈاکٹر صاحب کے والد گرامی سے فرمایا کہ بہت تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا اس نوجوان سے فیضیاب ہوگی۔

حضرت میاں صاحب نے صرف ایک سال بعد یعنی 1994ء میں ڈاکٹر سرفراز صاحب کو سلسلہ نقشبندیہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا اور پھر چاروں سلاسل کے سلوک کی منازل مکمل کرنے کے بعد 1996ء میں خلافت مجاز عطا کی۔ حضرت میاں صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو بیعت کرنے کے بعد ان کے والد گرامی سے جو کچھ فرمایا تھا وہ حرف بحرف پورا ہوا' وہ اس طرح کہ پچھلے 7 برس کے عرصہ میں بڑے بڑے علماء کرام اور بزرگ شخصیات نے ڈاکٹر صاحب سے بیعت کی۔ پاکستان' برطانیہ' امریکہ' ابو ظہبی' شارجہ'

Marfat.com

ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب سیفی کے مرشد گرامی حضرت میاں محمد صاحب سیفی اور حضرت میاں صاحب قبلہ کے مرشد گرامی حضرت آخند زادہ سیف الرحمن صاحب۔ بائیں جانب حضرت آخند زادہ صاحب کے صاحبزادے اور ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب سیفی کے استاد گرامی شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد حمید جان صاحب ہیں

انڈونیشیا' ملیشیا اور بنگلہ دیش میں ان کے مریدین کی تعداد چھ سات ہزار سے اوپر ہے۔ ان کے خلفاء کی تعداد 50 کے قریب ہے لیکن ان میں سے بیعت کرنے کی اجازت 6 خلفاء کو حاصل ہے جن میں الحاج پیر محمد علی صاحب سیفی نقشبندی (برطانیہ)' خلیفہ اعزاز الرحمن (بنگلہ دیش)' مولانا مفتی سید امتیاز حسین شیرازی (جہلم)' مولانا غلام حسین بھیروی (سیالکوٹ)' قاری مشتاق حسین سیفی (ژہوب' بلوچستان) اور صوفی محمد نثار (راولپنڈی) شامل ہیں۔

ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی صاحب نے ساہیوال سے میٹرک اور بہاولپور سے ایف ایس سی اور ایم بی بی ایس کیا' پھر کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز سے فیلوشپ حاصل کی۔ بعد ازاں انہوں نے ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ۔ یو کے) سے سپیشلائزیشن کیا۔ ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب نے جب وہ بہاولپور میں ایف ایس سی کے طالب علم تھے حفظ قرآن کا آغاز کیا' وہاں ان کے استاد حافظ ضیاء الدین صاحب تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے سوا دو سال کے عرصہ میں 1975ء میں حفظ قرآن مکمل کیا۔ تصوف' روحانیت اور دیگر دینی موضوعات پر کتب ابتداء ہی سے ان کے زیر مطالعہ رہیں۔ بعد ازاں انہوں نے اپنے دادا مرشد حضرت آخند زادہ سیف الرحمن صاحب کے صاحبزادے شیخ الحدیث مولانا محمد حمید جان صاحب سے عقائد' فقہ' حدیث اور تفسیر پڑھی۔ شیخ الحدیث صاحب کے ساتھ جو دیگر علماء کرام تھے' ڈاکٹر صاحب نے ان سے بھی استفادہ کیا اور ابتدائی صرف و نحو اور عربی زبان کی تعلیم حاصل کی۔ ڈاکٹر صاحب کا دینی تعلیم کا سلسلہ قریباً" چار سال جاری رہا۔

Marfat.com

ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب سیفی کو 1996ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے برطانیہ جانے کا موقع ملا تو انہوں نے یہ سوچ کر وہاں نہ جانے کا فیصلہ کیا کہ وہ اپنے مرشد کی دوری برداشت نہیں کر سکتے لیکن حضرت میاں صاحب نے ان سے فرمایا کہ تم جاؤ' اللہ تعالیٰ تمہیں وہاں کسی اور کام کے لئے بھیج رہا ہے۔ڈاکٹر صاحب نے مرشد کے حکم پر خود کو برطانیہ جانے پر آمادہ کر لیا۔ ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب سیفی چند ہفتہ لندن میں ٹھہرنے کے بعد سکاٹ لینڈ کے دارالحکومت ایڈنبرا چلے گئے جہاں ان کو قیام کرنا تھا اور سپیشلائزیشن کرنا تھی۔ ایڈنبرا پہنچ کر انہوں نے آٹھویں دن ایک مسجد تلاش کی جو ایک کمرہ پر مشتمل تھی۔ وہ مسجد میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ امام صاحب چھٹی پر گئے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر ڈاکٹر صاحب کو بہت دکھ ہوا کہ وہاں صرف دو نمازی موجود تھے تاہم ان دونوں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ وہ نماز کی امامت فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب نے نماز پڑھائی اور دعا مانگنا شروع کی تو ان دو حضرات میں سے ایک پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی اور انہوں نے ڈاکٹر صاحب سے انتہائی احترام کے ساتھ کہا کہ حضرت آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں' مجھے آپ کے سینہ پر گنبد خضریٰ کا عکس نظر آیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کے ساتھ ذکر کی محفل کی اور ان پر توجہ فرمائی' وہ ڈاکٹر صاحب سے بیعت ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب سے برطانیہ میں بیعت ہونے والے ان کے یہ پہلے مرید حاجی محمد شریف صاحب تھے جو اب وہاں ڈاکٹر صاحب کے 6 خلفاء میں سے ایک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا حلقہ ارادت بہت تیزی کے ساتھ وسیع ہوتا گیا' جو ان کے پاس آتا گیا وہ تبدیل ہوتا گیا۔ بہت جلد پچاس ساٹھ افراد ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ پہلے ہفتہ وار حلقہ ذکر ہوتا تھا پھر ہفتہ میں دوبار ہونے لگا اور آخر کار محفل ذکر روز ہونے لگی' البتہ ہر ہفتہ بڑے پیمانہ پر ذکر کی محفل ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب کے 6 کورس میٹ تھے جن میں 4 مسلمان اور 2 غیر مسلم تھے۔ غیر مسلموں کا تعلق ملیشیاء سے تھا اور ان میں ایک ہندو اور ایک چینی نژاد بدھ تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے وہ دونوں غیر مسلم ساتھی بھی ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی نے ایڈنبرا میں بے شمار نوجوانوں کی روحانی تربیت کی اور انہیں حقیقی معنوں میں دین سے قریب کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے ملنے والے ایک نوجوان سے جو حاجی محمد شریف صاحب کے صاحبزادے ہیں' ان کے تاثرات پوچھے تو انہوں نے کہا کہ پہلے میری جو سوچ تھی وہ اب بالکل تبدیل ہو چکی ہے۔ یہ نوجوان ایڈنبرا ہی میں پیدا ہوئے تھے اور اب ایک سینئر بینک آفیسر ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے انہوں نے جو الفاظ کہے وہ اس طرح تھے۔

I was born a Muslim and Muslims say that there is one God, so I used to think that, is there any God and I have to worship him or not. ,But now after Bayat and Dhikar I feel the presence of Allah Almighty and I believe that I have to worship Allah Almighty, because only Allah is to be worshiped.

اس نوجوان کے یہ تاثرات سن کر ڈاکٹر صاحب کو بے حد خوشی ہوئی اور انہیں حضرت علیؓ کا یہ

Marfat.com

ملتان میں ہونے والی سنی کانفرنس کے دوران لی گئی ایک تصویر۔ بائیں جانب سے تیسرے (بیٹھے ہوئے) ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب سیفی ہیں

قول یاد آیا کہ یا اللہ ہم تیری عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ تو ہے ہی عبادت کے لئے۔

لندن اور ایڈنبرا میں ایک سال کے لگ بھگ عرصہ گزارنے کے بعد جب ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی پاکستان واپس آئے تو یو کے میں ان کے مریدین کی تعداد ساٹھ ستر کے قریب تھی۔ ان میں سے چھ سات مرید جن کی منازل اچھی تھیں اور جن میں الحاج محمد علی نقشبندی سیفی صاحب بھی شامل تھے' ڈاکٹر صاحب کے ساتھ پاکستان آئے اور یہاں آکر تین ماہ تک آپ کے ساتھ رہے' اپنے اسباق مکمل کئے پھر ان کو توجہ کی اجازت ہوئی اور اس کے بعد بیعت کی اجازت بھی دے دی گئی۔ اب وہ پورے یو کے میں سلسلہ کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ الحاج محمد علی سیفی صاحب سمیت یو کے میں ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی صاحب کے 6 خلفاء ہیں لیکن ان میں سے ابھی بیعت کی اجازت صرف الحاج محمد علی سیفی صاحب کو ہے وہ گلاسگو' ایڈنبرا' برمنگھم اور بلیک برن اور لندن میں خلیفہ صوفی غلام شبیر قریشی صاحب سیفی کے ساتھ محفل ذکر منعقد کرتے ہیں۔ گلاسگو میں حاجی امجد صاحب بھی محفل ذکر کرتے ہیں۔ ایڈنبرا میں ڈاکٹر صاحب کے تین اور خلفاء خلیفہ حاجی محمد شریف صاحب سیفی' صوفی فقیر حسین صاحب اور محمد زاہد خان صاحب بھی ہیں۔

الحاج خلیفہ صوفی غلام شبیر صاحب قریشی نقشبندی سیفی کے بارے میں ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی کا ارشاد ہے کہ خلیفہ غلام شبیر صاحب بہت اخلاق اور جذبہ والے انسان ہیں' وہ بہت ایثار اور خلوص کے ساتھ دین کا کام کرتے ہیں یعنی ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا خاص کرم ہے۔ ان کی سلسلہ نقشبندیہ کی خلافت مکمل ہو چکی ہے' ان کے باقی سلاسل بھی پورے ہو جائیں گے اور وہ بہت تیزی سے سلوک کی منازل طے کریں گے۔

ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی پاکستان میں بھی دینی و روحانی خدمات اور اپنے سلسلہ کی

Marfat.com

سرگرمیوں کو آگے بڑھانے میں دن رات کوشاں ہیں۔ آپ نے فیصل آباد میں اپنے آبائی علاقہ میں جامع مسجد انوار مدینہ اور دارالعلوم محمدیہ سیفیہ نقشبندیہ قائم کیا ہے جہاں ان کے انتظامی و دینی معاملات کی نگرانی ان کے بھائی ڈاکٹر محمد ظہیر صاحب اور ڈاکٹر محمد شاہد ریاض صاحب کرتے ہیں۔ 1996ء کے بعد سے راولپنڈی میں ایک ہفتہ وار محفل ہوتی تھی جبکہ اب سات مختلف جگہوں پر ہفتہ وار محفل ذکر ہوتی ہے۔ اسلام آباد میں ڈاکٹر صاحب کے خلیفہ محمد عارف افتخار صاحب سیفی ہفتہ وار محفل ذکر کا اہتمام کرتے ہیں۔ راولپنڈی میں صوفی نثار صاحب اور صوفی محمد لیاقت صاحب ڈاکٹر صاحب کے قریبی خلفاء میں سے ہیں۔ راولپنڈی میں ایک بڑے آستانہ اور دارالعلوم کے قیام کے انتظامات بھی جاری ہیں۔ ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی صاحب کی رہائش گاہ واقعہ چکلالہ سکیم 3 راولپنڈی میں ہرہفتہ محفل ذکر منعقد ہوتی ہے۔ اس محفل میں ایک بار راقم الحروف کو بھی شریک ہونے کا موقع ملا۔ یہ مصرعہ تو اکثر سنا تھا کہ "نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی"۔ اس روز اس مصرعہ کا عملی مظاہرہ بھی دیکھنے میں آیا کہ جس سچے اور پکے مرید پر ڈاکٹر صاحب کی خصوصی نگاہ پڑتی یا اس کا ہاتھ ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں آجاتا وہ خود سے بیگانہ ہو کر عالم بے خودی میں چلا جاتا۔

ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی کی اہلیہ محترمہ بھی سلسلہ سیفیہ نقشبندیہ سے منسلک ہیں اور انہیں چاروں سلاسل میں اجازت حاصل ہے یعنی وہ خلیفہ مجاز ہیں' ان کی زیر سرپرستی ہر اتوار کی صبح راولپنڈی میں خواتین کے لئے محفل ذکر کا اہتمام ہوتا ہے۔ سلسلہ سیفیہ میں حرمت خواتین اور پردہ سے متعلق احکامات دینیہ پر انتہائی سختی سے عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا پورا کنبہ حضرت میاں محمد سیفی صاحب سے بیعت ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں۔ بڑے صاحبزادے 18 سالہ محمد معظم فراز کمپیوٹر اور سافٹ ویئر انجنیئر ہیں۔ انہوں نے سلسلہ نقشبندیہ اور چشتیہ کے اسباق مکمل کئے ہوئے ہیں۔ انہیں نقشبندیہ سلسلہ کی خلافت بھی حاصل ہے۔ سلسلہ کی خدمات اور سرگرمیوں میں وہ اپنے والد گرامی کا بھرپور ساتھ دیتے ہیں اور ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی صاحب کے زیرادارت ادارہ محمدیہ سیفیہ خانقاہ عالیہ لاہور کا ایک ترجمان جریدہ السیف الصارم بھی ہرماہ شائع ہوتا ہے جس کے سرپرست حضرت میاں محمد صاحب سیفی ہیں۔

ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی کا کہنا ہے کہ آج میں جو کچھ بھی ہوں وہ سب اپنے مرشد کریم حضرت میاں صاحب کی نظر عنایت اور ان کی خصوصی توجہ کے صدقہ اور طفیل میں ہوں اس لئے کہ جب میں ان کے پاس گیا تھا تو ایک بے عمل اور ناکارہ انسان تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حضرت میاں صاحب سے جو ملتا ہے اس میں تبدیلی آجاتی ہے۔ اللہ والوں کی پہچان ہی یہی ہے اور ہمارے سلسلہ نقشبندیہ کا خاصہ یہ ہے کہ توجہ ہو تو لطائف خود ذکر کرنے لگتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے سلسلے میں شریعت کی خاص پابندی ہے بلکہ یہ شرط اول ہے۔ ہمارا ہر مرید سر سے پاؤں تک سنت رسولؐ پر عمل کرتا نظر آتا ہے۔

Marfat.com

صاحبزادہ پیر الطاف حسین قاسمی قادری نقشبندی

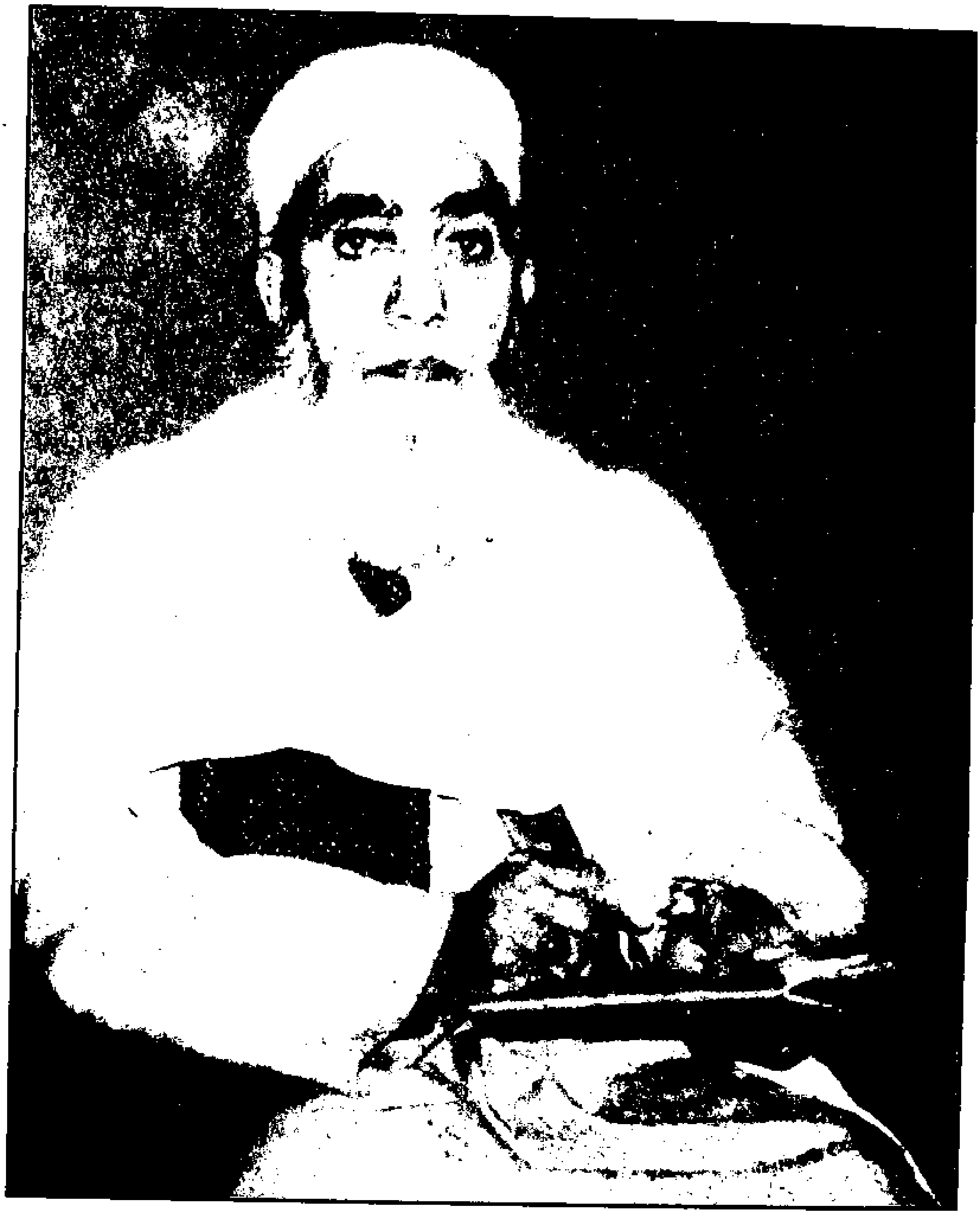

درویش صفت، فقیر منش، حلیم الطبع، پیکر خلوص اور منکسر المزاج صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی قادری نقشبندی دربار عالیہ موہڑہ شریف سے وابستہ ہیں اور امام العارفین حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ کے امیرالخلفاء ہیں۔ آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خلافت وبیعت کی اجازت حاصل ہے۔ آپ نے پاکستان میں اپنے علاقے حسن ابدال میں دینی خدمات انجام دینے کے بعد تقریباً سولہ برس تک کراچی میں تبلیغ وترویج دین کا کام کیا جس کے بعد آپ اپنے مرشد حضرت امام العارفین پیر آفتاب

Marfat.com

احمد قاسمیؒ صاحب کے حکم پر برطانیہ تشریف لے گئے جہاں اب آپ جامعہ قاسمیہ زاہدیہ اسلامک سنٹر اولڈھم کے مہتمم اور منتظم ہونے کے ساتھ ساتھ وہاں درس و تدریس کا کام بھی انجام دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ انجمن محبان طریقت انٹرنیشنل کی برطانیہ شاخ کے امیر ہیں اور اس حوالے سے دین کی خدمت اور برطانیہ میں مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور رہنمائی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

صاجزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی یکم جون 1929ء کو ضلع اٹک کی تحصیل حسن ابدال کے گاؤں ٹانڈہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی حضرت قاضی غلام یحییٰؒ صاحب بہت بڑے عالم دین، صاحب تقویٰ اور پیر طریقت تھے۔ انہوں نے اپنے صاجزادے کا نام الطاف حسین رکھا، تاہم خاندانی علم و فضل کی مناسبت سے شروع سے ہی صاجزادہ کا لقب عطا ہوا اور آپ صاجزادہ صاحب کے طور پر ہی پہچانے گئے۔ صاجزادہ الطاف حسین قاسمی صاحب کے والد گرامی حضرت قاضی غلام یحییٰؒ صاحب حضرت مولانا قاضی محمد شریف صاحب کے شاگرد تھے جو بہت بڑے عالم دین اور پاکباز شخصیت تھے۔ صاجزادہ پیر الطاف حسین قاسمی صاحب کا شجرہ نصب حضرت علیؓ سے ملتا ہے اور وہ یہ شرف رکھتے ہیں کہ وہ حضرت عباسؓ علمدار شہید کربلا کی اولاد میں سے حضرت فضل کی اولاد سے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد یمن سے ہوتے ہوئے دہلی اور پھر دیگر علاقوں میں آئے۔ اب ضلع ہزارہ اور مانسہرہ کے نواح میں ان کے خاندان کے لوگ موجود ہیں۔ صاجزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی کے نانا حضرت مولانا قاضی محمد صاحب شریف ٹانڈہ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ صاجزادہ صاحب کے والد گرامی حضرت قاضی محمد یحییٰؒ صاحب نے ان کی شاگردی اختیار کی پھر مولانا قاضی محمد شریفؒ صاحب نے قاضی محمد یحییٰؒ صاحب کو اپنی دامادی میں قبول کر لیا۔

حضرت قاضی محمد یحییٰؒ صاحب نے اپنے سسر اور استاد محترم سے بیعت بھی کی اور انہیں خلافت بھی عطا ہوئی۔ اسی واسطے سے علم دین کا تعلق صاجزادہ پیر الطاف حسین صاحب تک پہنچا جنہوں نے ابتدائی کتابیں اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں جن کے درس میں چالیس پچاس طلباء ہمیشہ موجود رہتے تھے اور وہ انہیں فی سبیل اللہ پڑھاتے تھے۔ معاشی ضروریات زمینداری سے پوری ہوتی تھیں، تعلیم دین کے لئے وہ کسی سے کچھ نہیں لیتے تھے۔

صاجزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی تیرہ سال کے تھے کہ ان کے والد گرامی وصال فرما گئے۔ انہوں نے اپنے صاجزادے کو یہ نصیحت فرمائی کہ علم دین کے حصول کا سلسلہ جاری رکھنا، اس طرح انہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو بھی وصیت فرمائی کہ بیٹے کو دنیاوی کام کاج میں لگانے کے بجائے تحصیل علم کے لئے بھجوانا۔ صاجزادہ الطاف حسین صاحب نے بتایا کہ "والد محترم نے اپنی بیماری کے آخری ایام میں وفات سے تین روز قبل جبکہ خاندان کے تمام بزرگ اور بڑے ان کے پاس موجود تھے، اپنے بڑے صاجزادے قاضی محمد یوسف کو بلایا اور فرمایا کہ بیٹا میرا جو دنیاوی مال و متاع ہے، قانون اور شریعت کے مطابق تم سب اس کے وارث ہو لیکن جہاں تک دولت فقر کا تعلق ہے اس کو وراثت میں نہیں دیا جا سکتا اور اس سلسلے میں میری نگاہ انتخاب الطاف حسین پر ہے۔ میرے بڑے بھائی نے والد بزرگوار کے اس فیصلے کو قبول کیا

Marfat.com

اور کہا کہ آپ کا جو بھی فیصلہ اور انتخاب ہے وہ ہمارے لئے رحمت اور برکت کا باعث ہو گا۔ اس موقع پر والد محترم نے اپنی دستار مبارک میرے سر پر رکھ دی اور فرمایا' یہ میری طرف سے دستار خلافت ہے۔ اس کے بعد میرے سر پر دست شفقت رکھا اور فرمایا کہ میں دنیا سے جا رہا ہوں لیکن اپنی خلعت فقر تمہیں سونپ رہا ہوں اسے کبھی فراموش نہ کرنا' یہ تم پر بہت بڑی عنایت اور مہربانی ہے اس کی حفاظت کرنا۔ جس کے بعد آپ نے میرے اور تمام خاندان کے لئے دعا فرمائی۔ ساتھ ہی اپنی تسبیح اور عصا بھی مجھے عنایت فرمایا۔ میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت کے سلسلے کے لازمی الفاظ ادا فرمائے جو میں ان کے ساتھ ساتھ پڑھتا رہا اس طرح الحمداللہ مجھے سلسلہ قادریہ میں قبول کر لیا گیا۔ اس واقع کے تین روز بعد والد گرامی وصال فرما گئے۔ آپ کا مزار مبارک آج بھی ٹانڈہ شریف تحصیل حسن ابدال میں مرجع خلائق ہے۔"

صاحبزادہ الطاف حسین صاحب نے اپنے والد مکرم کے وصال کے بعد پیش آمدہ حالات کے بارے میں فرمایا "ہمارے ایک قریبی گاؤں سلطان پور ہروئی والا میں ایک بہت ہی صاحب علم اور سادات خاندان آباد تھا جن میں شیخ الجامعہ حضرت مولانا سید غلام محی الدین شاہ صاحبؒ جن کا حال ہی میں وصال ہوا ہے اور شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مولانا حسین الدین شاہ صاحب (بانیان و منتظمین جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی) شامل تھے۔ میں نے ان بزرگوں کے والد اور چچا سے علم دین کی اگلی کتابیں پڑھیں۔ یہ بزرگ مجھ سے بے پناہ شفقت فرماتے تھے اور بھتیجا کہتے تھے۔ استاد محترم کے بڑے بھائی سید رفیع الدین شاہ صاحب کے تعلقات کاٹھیاواڑ (جوناگڑھ انڈیا) کے میمن سیٹھوں سے ہو گئے تھے اور وہ انہیں کاٹھیاواڑ لے گئے تھے جہاں انہوں نے اپنا ایک دارالعلوم قائم کر رکھا تھا' ہمارے رشتے کے ایک بزرگ حضرت مولانا قاضی عبدالمجیدؒ صاحب بھی ان کے شاگرد کی حیثیت سے ان کے ساتھ کاٹھیاواڑ چلے گئے تھے۔ میرے والد گرامی کی وفات کے بعد مولانا قاضی عبدالمجیدؒ صاحب جب ہمارے پاس آئے تو واپسی پر انہوں نے مجھ سے کاٹھیاواڑ چلنے کو کہا۔ یہ 43-1942ء کی بات ہے کہ میں ان کے ساتھ کاٹھیاواڑ چلا گیا اور وہاں دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ وہیں اگرور کے علاقے میں مولانا عبدالمطلب صاحب نے بھی ایک دینی مدرسہ جامعہ اسلامیہ قائم کیا ہوا تھا وہ اس ادارے کے مہتمم تھے اور ان کے ساتھ چار پانچ اور اساتذہ بھی تھے' وہاں بھی تحصیل علم کا سلسلہ جاری رہا۔ وہاں میں نے موذن کے فرائض ادا کرنا شروع کئے۔ جب مولانا عبدالمطلب صاحب علیل ہوئے تو انہوں نے مجھے امامت اور خطابت کے فرائض بھی سونپ دئے۔ کاٹھیاواڑ کے ایک گاؤں بانٹوا میں بھی میں نے شیخا مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض ادا کئے۔ پاکستان بننے سے دو سال قبل میں اتفاقاً وطن آیا تو راولپنڈی میں ایک بزرگ کے مشورے پر طب یونانی کی کتابیں پڑھ کر حکمت کا سلسلہ شروع کیا اور ایک دواخانہ بھی کھول لیا۔ حکمت کے سلسلے میں حکیم محمد یحیٰ خان صاحب خانپوری اور حکیم حافظ محمد رفیق خان صاحب اعوان (رفیقیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ' راولپنڈی) میرے استادوں کی حیثیت رکھتے ہیں چنانچہ 58-1950ء کا عرصہ تجارت' زمینداری اور ان ہی سرگرمیوں میں گزرا"۔ صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی نے کہا کہ "اگرچہ فقر و تصوف کا شوق موجود تھا لیکن میں کسی ایسے رہنما کی تلاش میں تھا جس سے مزید فیوض و برکات حاصل ہوں۔ اسی دوران طبیعت سلسلہ

Marfat.com

چشتیہ کی طرف مائل ہونا شروع ہو گئی کیونکہ جن استادوں سے پڑھا اور جن دوستوں سے تعلق تھا وہ اسی سلسلے سے منسلک تھے۔ متعدد بار اجمیر شریف میں خواجہ غریب نوازؒ کے مزار پر حاضری کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ وہاں کے سجادہ نشین سے ملاقات کے لئے کئی گھنٹے لائن میں کھڑا ہونا پڑتا تھا' میں جب ان کے قریب پہنچا تو انہوں نے مجھے گلے لگا لیا لیکن جب میں نے بیعت کے لئے درخواست کی تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ بیٹا تمہارا حصہ ہمارے ساتھ نہیں ہے' ہم تمہیں بیعت نہیں کریں گے۔ ویسے تم آتے رہا کرو' ہم دعا کریں گے۔ اگلے سال پھر میں نے حاضری دی اور بیعت کی گزارش کی جس پر انہوں نے فرمایا کہ ناراض نہ ہونا لیکن ہم آپ کو بیعت نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کا حصہ ہمارے پاس نہیں ہے تاہم انہوں نے مجھے بے شمار دعائیں اور کچھ تعویذ دیئے۔"

صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی نے بتایا کہ وہ حضرت خواجہ غلام محی الدین شاہؒ گولڑوی المعروف حضرت بابو جیؒ صاحب کی خدمت میں بھی دوبار حاضر ہوئے' انہوں نے بھی بڑی شفقت اور محبت کا مظاہرہ کیا۔ صاحبزادہ صاحب نے ان سے بھی بیعت کے لئے درخواست کی لیکن آپ نے بھی انہیں وہی جواب دیا جو انہیں اجمیر شریف سے ملا تھا کہ آپ کا حصہ ہمارے ساتھ نہیں ہے لیکن ہم آپ کے لئے دعا کریں گے۔ صاحبزادہ صاحب خاموش ہو گئے لیکن انہیں یہ پریشانی اور تلاش ضرور تھی کہ کوئی ایسا رہنما ملے جو انہیں طریقت کی منازل طے کرا دے۔ اس سلسلے میں صاحبزادہ صاحب نے مزید فرمایا "ضلع ہزارہ کے کوٹ نجیب اللہ میں ایک بزرگ حافظ جی صاحب حضرت پیر مہر علی شاہؒ صاحب کے مریدین اور خلفاء میں سے تھے' ان کے عرس میں آخری دن دعا کے لئے حضرت بابو جیؒ صاحب جایا کرتے تھے۔ ایک بار میں اپنے کاروبار کے سلسلے میں کوٹ نجیب اللہ گیا تو وہاں معلوم ہوا کہ حضرت بابو جیؒ صاحب دعا کے لئے تشریف لا رہے ہیں جس پر پھر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت بابو جیؒ کی محفل میں حاضری دے کر فیوض و برکات حاصل کی جائیں اور پھر بیعت کی درخواست کی جائے چنانچہ میں نے ملاقات کی سعادت حاصل کر کے پھر بیعت کے لئے استدعا کی' جس پر وہ جلال میں آ گئے اور کہنے لگے کہ جب تمہیں بتا دیا ہے کہ ہمارے پاس تمہارا حصہ نہیں ہے تو پھر اصرار کیوں کرتے ہو' میں خاموشی سے ہٹ گیا' پھر مجھے آواز دے کر کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں آپ کے پیچھے نماز ہی پڑھ لوں' فرمانے لگے کہ نہیں کہیں اور جا کر پڑھ لینا۔ کوٹ نجیب اللہ سے واپس آتے ہوئے راستے میں ایک کنویں کے پاس میں نے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا کہ پیچھے سے بابو جیؒ صاحب اپنے مریدین کے ہمراہ جیپ پر وہاں تشریف لے آئے اور مجھ سے فرمانے لگے' جا آگے چلا جا۔ میں وہاں سے بھی چل پڑا پھر آگے جھاری کسی کے مقام پر وضو کر کے نماز پڑھنے لگا اسی دوران حضرت بابو جیؒ پھر ادھر سے گزرے' مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے انہوں نے میری طرف اشارہ کر کے اپنے مریدین سے کچھ کہا ہے' ان کی اس توجہ نے مجھے بے پناہ خوشی دی' میں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے اپنے فضل سے بہتر راہ دکھا تاکہ میں اپنی منزل کی طرف آگے بڑھ سکوں۔ اسی دوران سال ڈیڑھ سال گزر گیا کہ مجھے ایک دن یہ خیال آیا کہ کیوں نہ میں اپنے والد ماجد سے رجوع کروں اس لئے کہ وہ میرے مرشد اور پیر ہیں' انہوں نے مجھے خلافت دی ہے' اسلاف کی کتابوں میں بھی یہ پڑھا تھا کہ اولیاء کی قبور

Marfat.com

صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی برمنگھم میں جشن عید میلاد النبیؐ کے موقع پر پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی 'مولانا غلام رسول صاحب پکھواری 'صاحبزادہ مولانا قاری محمد نجیب صاحب رحمانی اور مولانا قاری سمندر خان صاحب نقشبندی کے ہمراہ

سے بھی فیض حاصل ہوتا ہے' حضرت بایزید بسطامیؒ اور حضرت ابوالحسن خرقانی کا واقعہ بھی پڑھ رکھا تھا' چنانچہ میں اپنے والد ماجد کے مزار پر جا کر مراقب ہو گیا' طبیعت پر غنودگی کی کیفیت تھی' ایسا محسوس ہوا کہ دروازہ کھلا' سامنے ایک کمرہ تھا' دیوار کے ساتھ ایک مسند پر میرے والد گرامی تشریف فرما تھے' ان کا حال اور لباس سب ویسا ہی تھا جیسا کہ زندگی میں ہوتا تھا۔ میں ابھی انہیں مخاطب کر کے اپنا مسئلہ بیان کرنا ہی چاہتا تھا کہ فرمانے لگے' بیٹا گھبراؤ نہیں خدا مہربانی فرمائے گا' ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں' کیوں فکر کرتے ہو۔ میں ان کے حال اور مقام کے بارے میں سوال کرنا چاہتا تھا کہ اسکا بھی جواب آگیا کہ بیٹا اوپر تو ہماری قبر ہے اور اندر یہ ہمارا محل ہے۔ پھر یہ سوال ذہن میں آیا کہ آپ کا تو وصال ہو گیا ہے اب میں اپنی تعلیم و تربیت اور روحانی رہنمائی کے لئے کس کو اپنا پیر بناؤں' کس کا دامن پکڑوں؟ آپ نے اس بارے میں بھی جواب دیدیا اور فرمایا کہ بیٹا تم سلسلہ چشتیہ میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہو لیکن تمہارا حصہ سلسلہ چشتیہ میں نہیں ہے تم گھبراؤ نہیں' تمہارے پیر خود تمہارے گھر آئیں گے' تمہارا سلسلہ نقشبندیہ ہے' وہی تمہیں اپنے فیوض و برکات سے نوازیں گے۔ ابھی یہ بات ہوئی ہی تھی کہ مزار کے خادم محمد زمان پٹھان نے مجھے آ کر ہلا دیا' اس طرح میں پوری طرح جاگ گیا لیکن مجھے میرے سوالات کا جواب اور پریشانیوں کا حل مل چکا تھا"۔

صاحبزادہ صاحب کو منزل کب اور کیسے ملی' اس بارے میں انہوں نے فرمایا "یہ 1958ء کی بات ہے کہ حضرت قبلہ مرشدی پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ امام العارفین ہمارے علاقے کا دورہ کر رہے تھے۔ ہمارے قریب تین چار میل کے فاصلے پر ایک گاؤں بھیڈیاں ہے جہاں آپ نے قیام فرمایا ہوا تھا۔ اسی قیام کے دوران آپ کے صاحبزادے حضرت پیر جہاں زیب بادشاہ صاحب قاسمی کی آنکھ پر کوئی چوٹ آگئی تو انہیں ٹیکسلا کے مشنری ہسپتال میں داخل کیا گیا جہاں ان کی عیادت کے لئے دور و نزدیک سے امام

Marfat.com

العارفین" اور دربار عالیہ موہڑہ شریف کے خلفاء اور مریدین کی بہت بڑی تعداد نے آنا شروع کر دیا' اسی دوران مجھے بھی اپنے علاقے کے ایک غریب شخص کے علاج کے لئے ٹیکسلا ہسپتال جانے کا اتفاق ہوا' اسے داخل کروانے کے بعد میں نے بھی پیر صاحب سے ملاقات اور شہزادے کی عیادت کا پروگرام بنایا۔ ڈیڑھ دو سو افراد کی لائن لگی ہوئی تھی' ابھی میرے آگے دس پندرہ لوگ باقی تھے کہ امام العارفین پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی" کی نظر مجھ پر پڑی' وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور وہیں سے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ آگے آ جائیں۔ میری ان سے پہلے کبھی ملاقات نہیں ہوئی تھی' ان کی طرف سے یہ التفات میرے لئے ایک بڑا اعزاز تھا۔ مجھے پاس بٹھا کر حال احوال پوچھا پھر کہنے لگے کہ مجھے آپ کی تلاش تھی اور اب ھیڈیاں میں آپ سے ملاقات ہو گی۔ میں واپس آ گیا لیکن ان کا یہ جملہ بڑے رمز کی بات تھی کہ "مجھے آپ کی تلاش تھی"۔ میں اگرچہ دوسرے دن بھی ہسپتال گیا لیکن پیر صاحب کی طرف نہیں گیا اس لئے کہ آپ نے فرما دیا تھا کہ اب وہ خود ملاقات کریں گے۔ تین چار روز بعد آپ نے اپنے خصوصی خادم سائیں ہاشم علی شاہ کو ٹانڈہ گاؤں بھیجا کہ وہ بتا آئے کہ پیر صاحب کل شام عصر کے بعد تشریف لا رہے ہیں۔ مجھے پیغام سن کر بے حد خوشی ہوئی۔ میں نے جوابی پیغام بھجوا دیا کہ ہم چشم براہ ہیں آپ ضرور تشریف لائیں۔ میں نے گاؤں میں اور اپنے خاندان کے سب بزرگوں کو اس کی اطلاع کروا دی' میرے علم میں تھا کہ پیر صاحب کے ساتھ دو تین سو افراد ہوتے ہیں' پھر ان کی آمد کی اطلاع پا کر مزید لوگ آتے رہتے ہیں اس لئے آٹھ دس گھر خالی کرا لئے اور قیام و طعام کے تمام ضروری انتظامات کر لئے۔ اگلے دن آپ ڈھائی تین سو افراد کے جلوس کے ساتھ تشریف لائے' خلفاء نے جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ ذکر اور اللہ ہو کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ میں استقبال کرنے والوں میں سب سے آگے تھا' میں نے بڑھ کر استقبال کیا' آپ نے گرمجوشی سے گلے لگا لیا اور فرمایا کہ ہم آپ کے لئے ہی آئے ہیں' آپ کی کچھ امانت ہمارے پاس ہے وہ آپ کے حوالے کرنا ہے۔ حضرت پیر صاحب" اور دیگر مہمانوں کو قیام گاہ تک لایا گیا' محفل جم گئی لنگر اور دیگر انتظامات سے آپ بے حد خوش ہوئے اور بے حد تعریف فرمائی۔ رات کو سائیں ہاشم علی شاہ نے دوبارہ مجھے کہا کہ پیر صاحب صرف آپ کے لئے آئے ہیں اور آج آپ کی خلافت ہے لیکن آپ سوال کریں۔ میں نے کہا کہ مجھے سوال کرنا نہیں آتا' جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ سردیوں کا موسم تھا رات کا ایک ڈیڑھ بج رہا تھا' چائے کی دیگ چڑھی ہوئی تھی' مہمانوں کی خدمت جاری تھی کہ آپ نے محفل برخاست فرمائی۔ لوگ اپنی اپنی قیام گاہوں پر چلے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس کوئی نہ ہو جبکہ میری خواہش تھی کہ میں آپ کے پاس رہتا تاکہ کوئی خدمت انجام دے سکتا لیکن آپ نے مجھے بھی فرمایا کہ آپ بھی جائیں' میں باہر چائے کی دیگ کے پاس بستر لگا کر لیٹ گیا۔ اسی دوران مجھے غنودگی کی سی کیفیت ہوئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت صاحب مجھے بیعت فرما رہے ہیں' آپ نے کچھ کلمات مجھے پڑھائے اور پاس بلا کر فرمایا کہ آپ کا حصہ ہمارے ساتھ ہے وہ آپ لے لیں۔ ابھی ایک ڈیڑھ گھنٹہ گزرا ہو گا کہ آپ نے مجھے آواز دی اور فرمایا کہ پانی کا ایک لوٹا لے لو' ہمیں باہر جانا ہے۔ میں گرم پانی کا کوزہ لے کر ہمراہ چل پڑا' آبادی سے تھوڑا باہر نکل کر وہ وضو وغیرہ سے فارغ ہوئے پھر مجھ سے فرمانے لگے کہ

Marfat.com

آپ بھی وضو کر لیں۔ میں نے کہا کہ آپ کو سردی میں کھڑا رہنا پڑے گا' کہنے لگے کہ آپ بھی تو میرے لئے کھڑے رہے۔ واپس آکر آپ نے فرمایا کہ مسجد میں اعلان کر دینا کہ کل صبح دس بجے محفل ہو گی۔ اگلے دن پیر صاحب کو لے کر مسجد آیا پھر کسی کام سے باہر گیا تو واپسی میں جگہ نہ ملی اس لئے پیچھے ہی بیٹھ گیا لیکن پیر صاحب قبلہ نے نام لے کر مجھے قریب بلایا اور پھر فرمایا' آپ کا حصہ ہمارے پاس ہے وہ لے لیں اور بیعت کرنے کا ارادہ کیا۔ میں دوزانو ہو کر بیٹھ گیا آپ نے میرے ہاتھ پکڑ کر وہی کلمات ادا فرمائے جو میں خواب میں ادا کر چکا تھا۔ کل گناہوں سے توبہ کروائی یہ ایسی بیعت تھی جو میں نے پہلے کبھی کہیں نہیں دیکھی' آپ فرماتے جا رہے تھے میں دہرا رہا تھا' پھر آپ نے اپنے رومال سے میری دستار بندی فرمائی اور کہا کہ یہ دستار خلافت ہے اور آپ خلیفہ مجاز ہیں' آپ کو آج سے ہی دوسرے لوگوں کو بھی سلسلہ طریقت میں داخل کرنے کی اجازت ہے۔ ساتھ میں ولایت کی تعلیم فرمائی' معمولات عطا کئے اور دعا فرمائی اور کہا کہ آپ کی جو امانت ہمارے پاس تھی وہ آپ تک پہنچانے کا موقع خدا نے فراہم کر دیا پھر فرمایا کہ اب آپ سائیں ہاشم علی شاہ کے ساتھ موہڑہ شریف تشریف لائیں گے' چار چھ مہینے بعد ہی موہڑہ شریف کا سالانہ عرس آگیا تو میں نے سائیں ہاشم علی شاہ سے رابطہ کیا اور طے شدہ پروگرام کے مطابق ہم موہڑہ شریف پہنچے' ہمارے ساتھ وہ تیس چالیس افراد بھی تھے جنہوں نے پیر صاحبؒ کی ٹانڈہ گاؤں میں بیعت کی تھی۔ جب ہم موہڑہ شریف کے قریب پہنچے تو رات کا وقت ہو رہا تھا راستہ بھی خراب تھا' پیر صاحب کو ہماری آمد کی اطلاع ہو گئی انہوں نے ہمارے لئے گیس کی لالٹینیں روانہ کیں۔ ہم دربار شریف پہنچے تو ذکر کی محفل جاری تھی' حضرت خواجہ خواجگان امام الصابرین حضرت محمد زاہد خان صاحب المعروف حضرت پیر خان صاحب دربار گہربار موہڑہ شریف کے بانی خواجہ خواجگان غوث زماں حضرت بابا جی خواجہ محمد قاسم صادق غوث موہڑویؒ کی مسند پر جلوہ افروز تھے۔ جب محفل ختم ہوئی تو حضرت قبلہ پیر آفتاب احمد قاسمیؒ نے آپ سے میرا تعارف کرایا کہ یہ میرے دوست صاحبزادہ الطاف حسین ہیں' میں نے انہیں ٹانڈہ گاؤں میں بیعت کر کے حق امانت' خلافت اور تمام اجازتیں دی ہیں مگر میری خواہش ہے کہ ان کا براہ راست تعلق آپ سے بھی ہو۔ حضرت نے فرمایا ہم بھی یہی چاہتے ہیں مگر تمام خلفاء کی دستار بندی عرس کے اختتام کے اگلے روز ہو گی۔ اس طرح عرس کے اختتام پر بڑے بڑے پیران کرام کی دستار بندی ہوئی۔ نیریاں شریف سے پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب' کوہاٹ سے کھمکول شریف والے زندہ پیر صاحب' یہ سب آئے ہوئے تھے۔ پہلے میری اور پھر خلیفہ صوفی شاہ زمان صاحب کی دستار بندی ہوئی۔ میری دستار بندی آپ نے کھڑے ہو کر فرمائی جس پر پورا دربار کھڑا ہو گیا۔ مجھے خلیفہ مجاز فرما کر خصوصی اجازتیں عطا کیں' یوں مجھے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی یہ خلعت عطا ہوئی۔ اس کے بعد میں زیادہ عرصہ گاؤں میں رہا اور وہاں کاروبار اور تجارت وغیرہ کا سلسلہ رہا۔"

اپنی کراچی روانگی اور وہاں سات سالہ قیام کے بارے میں صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ "حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ ایک بار حسن ابدال تشریف لائے' ایک خادم بھی ساتھ تھا' آپ گھوڑا گاڑی پر تھے' فرمانے لگے ہم حویلیاں جا رہے تھے مگر آپ کی یاد آئی تو ہم حسن ابدال اتر گئے اور آپ سے ملنے آ

Marfat.com

گئے۔ میں نے قیام و طعام کی درخواست کی تو فرمانے لگے 'نہیں بس آپ سے ملاقات کرنی تھی اور ایک بات کہنی تھی' وہ یہ کہ آپ اب سات سال کے لئے کراچی چلے جائیں۔ میں نے استفسار کیا کب تک' فرمانے لگے سات آٹھ روز میں 'یہ ہدایت فرما کر وہ واپس چلے گئے۔ مجھے اپنے اس اعزاز اور التفات پر بے حد خوشی ہوئی۔ اس وقت میری شادی ہو چکی تھی دو بچے بھی تھے' اہلیہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ جنہوں نے حکم دیا ہے وہی حکم کی لاج بھی رکھیں گے' آپ ہماری فکر نہ کریں' بس حکم کی تعمیل کریں۔ چھوٹے بھائی قاضی عبدالرزاق بھی بیعت ہو چکے تھے' انہوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کو ایک اعزاز ملا ہے آپ کو مبارک ہو' باقی باتوں کی فکر نہ کریں۔ چنانچہ چند روز میں معاملات دیکھ کر میں ساتویں روز کراچی کے لئے روانہ ہو گیا۔ کراچی پہنچ کر اپنے استاد عبدالمجید صاحب سے رابطہ کیا جو مبارک مسجد میٹھادر میں امام و خطیب تھے۔ انہوں نے بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا' کہنے لگے کہ صاحبزادہ صاحب اچھا ہوا آپ آ گئے یہاں آپ کی بے حد ضرورت تھی' یہاں مسجد میں کوہاٹ کے ایک نائب امام و مولوی تھے جو چلے گئے ہیں' اب آپ آ گئے ہیں تو یہ کام سنبھالیں۔ اس وقت مجھے اندازہ ہوا کہ جنہوں نے مجھے یہاں بھیجا ہے انہوں نے تمام انتظام بھی پیشگی کر رکھا ہے۔ میں نے اسی وقت وہاں مغرب کی اذان دی اور ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ انتظامیہ میری کارکردگی سے مطمئن بلکہ خوش تھی۔ تین چار سال بعد مولوی صاحب علیل ہو کر گھر واپس آ گئے اور میں امام و خطیب کے فرائض ادا کرتا رہا۔ کراچی آنے کے بعد حضرت صاحبؒ کی خدمت میں وقتاً" فوقتاً" عریضے روانہ کرتا رہا لیکن کوئی جواب نہ ملتا آخر دس گیارہ ماہ بعد ان کا خط ملا کہ وہ کراچی کا دورہ فرمانا چاہتے ہیں اور فلاں تاریخ اور گاڑی سے کراچی تشریف لائیں گے۔ ہم نے زبردست انتظام کیا۔ کراچی صدر سے بولٹن مارکیٹ تک کاروں موٹر سائیکلوں بسوں کا ایک جلوس تھا' ذکر و اذکار کی گونج تھی۔ پھر پیر صاحب کی آمد و رفت جاری رہی۔ ہر دو سال بعد دو ڈھائی ماہ کے لئے کراچی تشریف لاتے' آپ خلق خدا سے بے پناہ محبت اور شفقت فرماتے تھے۔ میں نے کسی درویش کو اللہ کی مخلوق کے لئے اتنی محنت کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ امام ربانی اور بزرگوں کے اقوال سے لوگوں کو سرفراز فرماتے' تقویٰ پرہیزگاری کا درس دیتے اور لوگ بھی آپ سے لشکر در لشکر بیعت ہوتے۔ اس طرح کراچی میں میرا قیام 1962ء سے 1978ء تک رہا۔ کراچی میں میرے مریدوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔"

کراچی سے انگلینڈ منتقل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی نے کہا کہ "کراچی مجھے سات سال کے لئے بھیجا گیا تھا جس کے بعد میں نے موہڑہ شریف عریضہ تحریر کیا کہ میری مدت مکمل ہو گئی ہے اب مجھے گھر واپسی کی اجازت دیں۔ جس کے جواب میں حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ نے ایک نوازش نامہ تحریر فرمایا کہ کراچی میں آپ نے بہت کام کیا ہے جب کوئی مالی باغ لگاتا ہے تو چھوٹے پودوں کی حفاظت کرتا ہے جب وہ جوان ہوتے ہیں تو ان کی حفاظت کی ضرورت اور بڑھ جاتی ہے جب پھل پھول لگتے ہیں تو مالی کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے اور جب پھل پک جائے پھر تو حفاظت اور دیکھ بھال اور ضروری ہوتی ہے' اب باغ کی حالت ایسی ہے کہ آپ کو چھٹی نہیں مل سکتی

Marfat.com

4 جون 2000ء کو المدینہ جامع مسجد و اسلامک سنٹر واٹرلو سٹریٹ اولڈھم میں عرس مبارک خواجگان موہڑہ شریف کے موقع پر
پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی' صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی' الحاج خلیفہ صوفی محمد نسین زاہدی اور دیگر خلفاء

ہم آج سے آپ کو امیر الخلفاء کا اعزاز دیتے ہیں' آپ نے اس ضمن میں مجھے باضابطہ سند بھی عطا کی جس پر آپ کی مہر اور دستخط ثبت تھے۔ ساتھ ہی کراچی میں میرے قیام کی مدت میں پانچ سال کی توسیع بھی کر دی۔ ان پانچ سالوں میں بھی خوب رونق رہی' جو ترقیاں اور اعزازات ملے میں ان کا ذکر نہیں کر سکتا۔ جب بارہ سال پورے ہوئے تو میں نے پھر درخواست روانہ کی جواب ملا کہ ہمارے دو کام ہیں (جن کا میں ذکر نہیں کروں گا' وہ کر دیں پھر آپ کو چھٹی مل جائے گی۔ وہ دو کام چار سال میں پورے ہوئے۔ اسی دوران آپ یورپ کے دورے سے واپسی پر کراچی تشریف لائے تو باتوں کے دوران میں نے عرض کیا کہ آپ کبھی ہمیں بھی یورپ لے جائیں۔ فرمانے لگے ' آپ جانا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا آپ لے جائیں گے تو چلا جاؤں گا' بات ختم ہو گئی۔ پھر جب آپ یورپ گئے تو ڈنمارک میں پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب (نیریاں شریف) نے آپ سے گزارش کی کہ ہمیں اولڈھم میں گرین گیٹ سٹریٹ مسجد میں امام و خطیب کی ضرورت ہے اور میری نظر صاحبزادہ الطاف حسین قاسمی پر ہے' اگر آپ کراچی کا کوئی اور انتظام فرما دیں تو انہیں یہاں بلا لیا جائے۔ فرمانے لگے ٹھیک ہے اس نے تین چار سال پہلے خواہش بھی کی تھی' تم اس کا انتظام کرو میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ چنانچہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب نے بریڈ فورڈ میں اپنے ایک مرید سے گارنٹی لیٹر بنوایا اور مجھے بھجوا دیا۔ اس سے پہلے حضرت کا فون مجھے آ گیا کہ کراچی اپنے جانشین کا انتظام کرو اور انگلینڈ آنے کی تیاری کرو۔ میں نے عرض کی کہ میں تو واپس گھر جانے کی درخواست کر رہا تھا' آپ آگے بھیج رہے ہیں فرمانے لگے بس اب بات پکی ہو گئی ہے' ہم نے انتظام کر دیا ہے' اخراجات کا عذر کیا تو کہنے لگے تم ارادہ کرو' اللہ انتظام کرے گا۔ چند دن بعد مجھے لیٹر مل گیا اور اخراجات کا انتظام بھی عجیب طرح سے ہو گیا"۔

Marfat.com

صاحبزادہ پیر الطاف حسین قاسمی صاحب نے مزید فرمایا "19 نومبر 1978ء کو میں انگلینڈ پہنچ گیا جہاں اولڈھم کی گرین گیٹ سٹریٹ جامع مسجد میں امام و خطیب کی جگہ خالی تھی۔ 1982ء کے اوائل تک میں یہاں رہا' درس و تدریس کے علاوہ ذکر و اذکار کی محافل اور تعلیم و تربیت کی مجالس جاری رہیں۔ بہت سے لوگ حضرت امام العارفینؒ کے مرید ہوئے' کچھ لوگوں نے مجھ سے بھی بیعت کی۔ مئی 1982ء میں بعض حالات و واقعات کے تحت میں یہاں سے نیو پورٹ (ساؤتھ ویلز) چلا گیا' وہاں ہاربر روڈ جامع مسجد میں امامت و خطابت سنبھالی۔ وہاں جانے کی وجہ جناب عبدالرحمٰن مجاہد تھے' ان کی بڑی خدمات ہیں وہی مجھے وہاں لے گئے تھے' ان سے رابطہ حضرت مولانا عبدالوہاب صدیقی کے ذریعے سے مضبوط ہوا جنہوں نے کافی مدد بھی کی۔ نیو پورٹ میں ڈیڑھ سال قیام رہا لیکن کچھ زیادہ دل نہ لگا۔ میرے دوست مفتی گل رحمان صاحب اس وقت پرسٹن میں مسجد رضا سینٹ ہال روڈ میں امام و خطیب تھے' وہ وہاں سے چھوڑ رہے تھے' انہوں نے مجھ سے بات کی چنانچہ میں وہاں چلا گیا۔ 1983ء سے 1988ء تک میں نے مسجد رضا پرسٹن میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ 1985ء میں اہل خانہ بھی پرسٹن آ گئے اور اب تک وہیں پر رہائش ہے"۔

جامعہ قاسمیہ زاہدیہ اسلامک سنٹر اولڈھم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے صاحبزادہ صاحب نے فرمایا "کچھ عرصہ کے لئے میں پاکستان آ گیا' دو سال پاکستان میں رہا۔ اس کے بعد امام العارفینؒ کے صاحبزادوں حضرت قبلہ پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی اور قبلہ ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی نے جامعہ قاسمیہ زاہدیہ اسلامک سنٹر اولڈھم میں خدمات انجام دینے پر زور دیا۔ یہ ادارہ انہوں نے خود قائم کیا تھا اور وہ اس کے لئے کوئی ایسا موزوں آدمی چاہتے تھے جو نظامت' مہتمم' درس و تدریس' امامت و خطابت' غرض تمام معاملات کی ذمہ داری سنبھالے۔ اس کے لئے وہ بار بار مجھ سے فرما رہے تھے' میں اپنے پیر زادوں کی بات ٹال نہیں سکتا تھا چنانچہ میں نے یہ ذمہ داریاں سنبھالیں اور جب سے اب تک یہاں خدمات انجام دے رہا ہوں' الحمدللہ تمام نظام کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس وقت یہاں سو کے قریب بچے بچیاں پڑھ رہی ہیں' حفظ اور ناظرہ دونوں شعبے ہیں۔ ہم نے مقامی انتظامیہ اور کونسلوں سے یہاں کی ضروریات کے لئے درخواستیں کی ہیں۔ یہ اسلامک ایجوکیشنل اور کلچرل سنٹر ہے اس میں ہم کچھ کلاسیں بڑھانا چاہتے ہیں۔ یہاں پانچ وقتی نمازیں تو ہو رہی ہیں لیکن مسجد کی باضابطہ منظوری کے لئے درخواست کی ہوئی ہے جونہی جمعہ اور عیدین وغیرہ کی اجازت ملے گی' ہم اس کام کو اور آگے بڑھائیں گے' کچھ اور عمارتیں خرید کر اس مرکز کی توسیع کریں گے"۔ سنٹر کے انتظامی امور سے متعلق صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ پہلے محلے کے کچھ لوگوں اور احباب کا اصرار تھا کہ ایک کمیٹی بنا کر اس کا انتظام چلایا جائے لیکن ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی اور پیر جہان زیب صاحب قاسمی نے کہا کہ ہم اور ہمارے مریدین نے مل کر اللہ کی رضا کے لئے موہڑہ شریف کے خانقاہی نظام کے تحت یہ ادارہ قائم کیا ہے اس لئے دینی ضروریات' نمازوں' بچوں کی تعلیم و تربیت اور دیگر دینی معاملوں میں علاقے کے تمام لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں' ہم کسی قسم کے چندے کا مطالبہ نہیں کرتے' اس کا نظام اللہ چلائے گا' ہم اور ہمارے مریدین چلائیں گے اور

Marfat.com

صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی پرسٹن میں اپنی رہائش گاہ کے گارڈن میں اپنے منجھلے صاحبزادے الحاج قاضی عابد حسین صاحب قاسمی اور پوتے قاضی محمد امیر حمزہ کے ساتھ

اپنے آدمی کے ذریعے چلائیں گے جو آپ لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھے گا۔ اس طرح سب لوگ خاموش ہو گئے اور الحمد اللہ تمام کام عمدہ طریقے سے جاری ہیں"۔

امیر الخلفاء کی حیثیت سے دینی و روحانی سرگرمیوں کے تسلسل سے متعلق صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی نے فرمایا کہ یہ سلسلہ جاری ہے' سینکڑوں مریدین ان کے ہاتھ پر بیعت ہو چکے ہیں۔ برطانیہ کے مختلف شہروں میں بھی ان کے مریدین کی تعداد کافی ہے"۔

انجمن محبان طریقت انٹرنیشنل کے قیام اور سرگرمیوں سے متعلق صاحبزادہ الطاف حسین صاحب قاسمی نے فرمایا کہ "کراچی میں قیام کے دوران میں نے صوفی خلیفہ زمان شاہ صاحب قاسمی' سید محمود الحسن صاحب قاسمی' حاجی عبدالعزیز رنگیلا صاحب' حاجی ابو بکر صاحب و دیگر مقتدر ساتھیوں کے تعاون سے انجمن خادمان اسلام کی بنیاد رکھی' اور پھر الحمد اللہ کہ اس انجمن کی حسن کارکردگی علاقہ میں روشن رہی۔ اسی انجمن خادمان اسلام کی زیر نگرانی مدرسہ قاسمیہ تعلیم القرآن بھی قائم کیا جو اب بھی جوش و جوبن سے چل رہا ہے۔ مدرسہ کے اندر سینکڑوں طلبہ اور طالبات پڑھ رہی ہیں۔ دینی و روحانی کتب پر مشتمل لائبریری بھی انجمن کے زیر انتظام قائم ہے۔ اس انجمن خادمان اسلام کا تاحیات ناظم اعلیٰ ہونے کا شرف بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے حاصل ہے۔ ایک دفعہ اسی مدرسے میں حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ نے ہماری انجمن کی تعریف فرمائی تو میں نے عرض کیا کہ میں انجمن محبان طریقت بنانا چاہتا ہوں جس میں موہڑہ شریف کے ہزاروں احباب اور مریدین کو منسلک کیا جائے' میری اس بات کی تمام مریدین اور خلفاء نے تاکید کی جس پر حضرت پیر صاحبؒ نے بھی تائید و توثیق فرما دی۔ چنانچہ یہ انجمن قائم ہو گئی اور سلسلہ چلتا رہا' میں برطانیہ آیا تو آپ نے مجھے برطانیہ کے لئے اس انجمن کا امیر مقرر فرمایا۔ جامعہ قاسمیہ

Marfat.com

صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی ۱۱ جولائی 2000ء کو اپنے چھوٹے صاحبزادے قاضی محمد رفیق حسین قاسمی کے ساتھ جب انہوں نے لنکا شائر یونیورسٹی سے بی ایس سی کمپیوٹر بزنس میں اعلیٰ نمبروں سے ڈگری حاصل کی

زاہدیہ اولڈھم اس انجمن کا مرکز ہے۔ اس کی شاخیں بریڈ فورڈ' لوٹن اور برمنگھم کے علاوہ ہر اس شہر اور قصبے میں ہیں جہاں موہڑہ شریف کے مریدین موجود ہیں۔ مرکزی طور پر ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی صاحب اس کے صدر اور پیر جہاں زیب قاسمی صاحب سرپرست اعلیٰ ہیں اور میں پورے برطانیہ کے لئے اس کا امیر ہوں۔ اس انجمن کے اغراض و مقاصد میں ذکر و اذکار کی محافل کا انعقاد' اہل طریقت کی بھلائی' اہل اسلام کی خدمت اور امت کا اتفاق و اتحاد شامل ہے"۔

برطانیہ میں مسلمانوں خصوصاً" نوجوان نسل کے مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے صاحبزادہ الطاف حسین صاحب قاسمی نے فرمایا کہ "اگرچہ اس طرف کافی توجہ دی جا رہی ہے لیکن ابھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے' بہت بڑی تعداد میں علماء یہاں آئے ہیں' مساجد اور مراکز بھی قائم کئے گئے ہیں اور کافی کام ہو رہا ہے لیکن میرے خیال میں ہونا یہ چاہئے کہ انگریزی جاننے والے اور اس معاشرے سے واقفیت رکھنے والے علماء سامنے آئیں جو نئی نسل کو اسلام کی نورانیت اور حقانیت سے آگاہ کریں تاکہ اسلام اور مسلمانوں کو عروج ملے۔ یہاں برطانیہ میں بہت سی مساجد اور درسگاہوں میں جو گروپنگ' علاقائیت' برادری ازم اور تعصب ہے اس نے اس نصب العین کو نقصان پہنچایا ہے' اسے روکنے کی ضرورت ہے تا ہم خوش آئند بات یہ ہے کہ علماء اور فقراء کی کوششوں سے کافی بہتری ہوئی ہے۔ جامعہ قاسمیہ زاہدیہ کی طرح اور بھی مراکز قائم ہوئے ہیں جن میں کمیٹیوں کا عمل دخل نہیں ہے مثلاً" پیرزادہ امداد حسین صاحب (جو حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہری کے خلیفہ مجاز ہیں) کے زیر نگرانی جامعہ الکرم قائم ہے' برمنگھم میں صوفی عبداللہ صاحب کا ادارہ جامعہ اسلامیہ' پیر فیاض الحسن اور نیاز الحسن صاحبان کا جامعہ اسلامیہ سلطان باہو ٹرسٹ پھر حضرت عبدالوہاب صاحب کے صاحبزادگان کا قائم کردہ حجاز کالج' یہ سب معیاری ادارے ہیں جہاں کام بہت اچھی طرح ہو رہا ہے۔ آس پاس کے لوگوں کی دینی ضروریات پوری ہو رہی ہیں' لوگ بھی تعاون کرتے ہیں اور کوئی جھگڑے بھی نہیں ہیں"۔

Marfat.com

علامہ مفتی قاری عبدالرحیم

استاد العلماء اور استاد القرآء حضرت علامہ مفتی قاری عبد الرحیم صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ پاکستان اور انگلستان میں دین کے لئے ان کی اعلیٰ خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اس وقت دونوں ملکوں میں ایسے بے شمار علماء کرام، ائمہ مساجد، خطباء حضرات اور قراء کرام مختلف مساجد و

Marfat.com

مدارس اور علمی اداروں میں دینی علوم کی تدریس اور اسلام کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں جو یا تو حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم صاحب کے باقاعدہ شاگرد رہے ہیں یا انہوں نے کسی نہ کسی طور پر ان سے علمی استفادہ کیا ہے۔ اس تبحر علمی کے باوجود مفتی صاحب کی طبیعت میں بڑا انکسار ہے اور وہ اپنی ذات کے بارے میں زیادہ کچھ کہنے سے گریز کرتے ہیں۔

علامہ مفتی قاری عبدالرحیم صاحب یکم اکتوبر 1939ء کو موضع سلھیٹہ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں تولد ہوئے۔ ان کے والد گرامی حضرت مولانا محمد الٰہی صاحب کے والد بزرگوار مولانا فقیر محمد صاحب ایک عالم باعمل تھے۔ وہ اپنے گاؤں سلھیٹہ میں ہی امامت و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دو صاحبزادے عطا فرمائے تھے۔ بڑے صاحبزادے محمد فاضل صاحب فوج میں بھرتی ہو گئے اور محمد الٰہی صاحب نے دینی تعلیم کی ابتداء اپنے ماموں مولانا محمد ولی صاحب سے کی جو بروٹہ تحصیل کہوٹہ کے رہنے والے تھے، مفتی عبدالرحیم صاحب کے والد گرامی کے تینوں ماموں مشائخ چورہ شریف کے مرید تھے۔ چونکہ مولانا فقیر محمد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا اور دونوں بھائیوں کے بچپن کا زمانہ تھا اس لئے ان دونوں کی پرورش ماموں صاحب نے کی۔ پھر حضرت مولانا محمد الٰہی صاحب نے اپنے علاقے کے مختلف علماء سے فنون و علوم پڑھے۔ دورہ حدیث و دورہ تفسیر کی تکمیل جامعہ نعمانیہ لاہور جو اہل سنت و جماعت کا مشہور مذہبی ادارہ تھا میں فرمائی، اسی دوران آپ کے بڑے بھائی محمد فاضل کا انتقال ہو گیا اور آپ واپس اپنے گاؤں سلھیٹہ تشریف لے آئے جہاں آپ نے امامت و تدریس کی ابتداء کی، اپنے خاندان کے افراد کے علاوہ عوام کو بھی علم دین سے مستفیض فرمایا، طلباء کی ظاہری و باطنی پرورش کی۔ کافی علماء آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ بہت خوش الحان واعظ تھے آپ کا وعظ سن کر سامعین پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ چونکہ آپ عالم باعمل تھے اور آپ پر اپنے شیخ کامل کی روحانی توجہ تھی اس لئے آپ کے وعظ سن کے روحانی اثر ہوتا تھا اور سامعین پر حال وارد ہو جاتا تھا۔

مفتی عبدالرحیم صاحب نے بتایا کہ ایک بار عید گاہ شریف راولپنڈی میں حضرت حافظ عبدالکریم صاحب کا سالانہ عرس ہو رہا تھا، کافی علماء تشریف فرما تھے جو یکے بعد دیگرے خطاب کر رہے تھے جب قبلہ والد گرامی نے وعظ کرنا شروع کیا تو سامعین پر رقت طاری ہو گئی۔ جب آپ وعظ سے فارغ ہوئے تو حضرت حافظ عبدالرحمن صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ پر آپ کے شیخ کامل کی پوری توجہ ہے اس لئے آپ کے وعظ میں بڑا سوزو گداز ہے۔ فقیہہ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں نے جو مولانا محمد بشیر صاحب کے والد گرامی تھے، فرمایا کہ یہ علم باطنی آپ نے کہاں سے حاصل کیا؟ فرمایا، دربار عالیہ بگھار شریف سے روحانی فیضان ملا۔ اپنے شیخ کامل سے آپ کا بڑا رابطہ تھا۔ بگھار شریف تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں واقع ہے۔ حضرت خواجہ محمد ہاشم صاحب سے یہ روحانی سلسلہ شروع ہوا آپ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانیؒ سے بیعت تھے اور ان کے خلیفہ مجاز تھے جو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشہور معروف بزرگ ہوئے، موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے رہنے والے تھے۔ آپ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ سراج الدینؒ نے

Marfat.com

پیر سید شبیر علی شاہ صاحب چورا شریف کی صدارت میں ہونے والے ایک دینی اجلاس میں علامہ امداد حسین صاحب پیرزادہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی، علامہ سید زاہد حسین صاحب رضوی، سید صابر حسین شاہ صاحب جیلانی اور علامہ مفتی قاری عبدالرحیم صاحب

جو عالم باعمل اور کامل شیخ طریقت تھے حضرت خواجہ عبدالرحمٰن بگھاروی ؒ کو خلافت سے نوازا اور روحانی فیض عطا فرمایا۔ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن بگھاروی ؒ حضرت خواجہ عثمان ؒ کے مرید تھے۔

مفتی عبدالرحیم صاحب کے والد گرامی کے پیرو مرشد حضرت خواجہ عبدالرحمٰن بگھاروی ؒ متصرف بزرگ تھے۔ مفتی صاحب کے بقول ان کے والد گرامی نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیرو مرشد کے ہم سفر تھا، خواجہ صاحب نے فرمایا کہ آپ نے کبھی اولاد کے بارے مجھے دعا کیلئے نہیں کہا۔ نہایت ادب سے عرض کیا، آپ میرے حالات کے بارے میں مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ خواجہ صاحب ؒ نے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کو دو بیٹیوں کے علاوہ دو بیٹے عطا فرمائے گا۔ جب مفتی صاحب کے بھائی صاحب کی پیدائش ہوئی تو خواجہ صاحب ؒ نے ان کا نام محمد سمیع رکھا۔ تقریباً چھ سال بعد جب مفتی صاحب کی پیدائش ہوئی تو آپ نے ان کا نام عبدالرحیم رکھا، دعا بھی فرمائی اور ان کے بارے میں پیش گوئی بھی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں علم ظاہری و باطنی عطا فرمائے گا۔ مفتی صاحب کا کہنا ہے کہ یہ آپ کی ایک حقیقی کرامت ہے حالانکہ میں اس قابل نہ تھا اور نہ آج خود کو اس قابل سمجھتا ہوں، یہ آپ کا ایک روحانی فیضان ہے۔ مفتی صاحب کے بڑے بھائی مولوی محمد سمیع صاحب مرحوم بھی عالم باعمل تھے، ان کے والد گرامی نے ان کو صرف و نحو، فقہ و حدیث اور تفسیر کے علوم پڑھائے پھر آپ گولڑہ شریف میں استاذالعلماء علامہ محب النبی صاحب ؒ سے پڑھتے رہے۔ راولپنڈی گنج بھاٹہ آبادی نمبر 2 میں خطیب و امام رہے پھر اپنے گاؤں سلہیٹہ تحصیل کہوٹہ میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے، مارچ 1992ء میں آپ کا انتقال پر ملال ہوا۔ ان کے صاحبزادگان میں بڑے صاحبزادے محمد فاروق صاحب نے بی اے تک تعلیم حاصل کی ہے، قرآن مجید مفتی صاحب سے پڑھا اور کچھ مذہبی کتابیں پڑھیں، ان کا اچھا مطالعہ ہے۔ دوسرے صاحبزادے مولوی طارق محمود صاحب سلہیٹہ گاؤں میں خطابت و امامت کے فرائض

Marfat.com

مفتی قاری عبدالرحیم صاحب اپنے خاندان کے بزرگوں کے ساتھ

سرانجام دے رہے ہیں۔ مفتی صاحب کی عدم موجودگی میں یہ دونوں بھائی والد گرامی کے عرس کے انتظامات کرتے ہیں۔

علامہ مفتی عبدالرحیم صاحب نے فرمایا کہ "قبلہ والد گرامی کو غوث زماں حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ گولڑوی سے بڑی عقیدت تھی اور آپ کی خواہش تھی کہ آپ تاجدار گولڑہ سے بیعت ہوں۔ اس مقصد کیلئے آپ نے جب گولڑہ شریف حاضری دی اور اپنی خواہش کا اظہار کیا تو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے فرمایا' مولوی صاحب آپ کا روحانی فیض دربار عالیہ بگھار شریف سے ہے' میں دعاگو ہوں لہٰذا آج ہی آپ بگھار شریف تشریف لے جائیں۔ حضرت کے فرمان کے مطابق جب آپ بگھار شریف آئے تو خواجہ عبدالرحمٰن صاحبؒ سے ملاقات کی' آپ اپنے تسبیح خانہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا' آپ خود تشریف نہیں لائے بلکہ خواجہ پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ نے جو ایک کامل ولی اللہ ہیں' آپ کو میرے پاس بھیجا ہے۔ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب بگھارویؒ نے آپ کو اپنے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل فرمایا۔ یہ بزرگ کتنے کاملین تھے' ایک دوسرے کے مقام کو جانتے تھے اور صحیح رہنمائی فرماتے تھے۔

مفتی صاحب نے کہا کہ والد گرامیؒ فرماتے تھے کہ جب شیخ کامل نے تصوف و علم سلوک کی میری تکمیل فرمائی تو راولپنڈی مشائخ کانفرنس میں خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحبؒ بھی تشریف لائے میرے پیرو مرشد خواجہ عبدالرحمٰن بگھارویؒ بھی تشریف لے گئے' میں ہمراہ تھا تو پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ نے فرمایا'

Marfat.com

علامہ مفتی قاری عبدالرحیم صاحب کے مرشد گرامی حضرت خواجہ مولانا محمد یعقوب صاحب بکھارویؒ جامعہ رحیمیہ رحمٰن آباد کے افتتاح کے لئے تشریف لا رہے ہیں

اب مولوی صاحب کو خلافت عطا فرما دیں۔ اسی نسبت سے والد گرامی تا حیات گولڑہ شریف بھی عرس کے مواقع پر تشریف لے جاتے رہے اور میں خود بھی اسی نسبت سے حاضری دیتا رہتا ہوں اور روحانی فیضان بھی ہے۔ مجھے بھی حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ سے بے حد عقیدت ہے۔

مزید تفصیل بتاتے ہوئے مفتی عبدالرحیم صاحب نے کہا کہ "5 اگست 1968ء کو والد گرامیؒ کا وصال پر ملال ہوا' ان کی عیادت کے لئے جب حضرت خواجہ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ تشریف لائے تو فرمایا کہ آج تک میری کوئی نماز قضا نہ ہوئی۔ وصال کے وقت فرمایا' مجھے دائیں طرف فرشتے دکھائی دے رہے ہیں جو مجھے مقام محمدیؐ سمجھا رہے ہیں۔ سحری کے وقت وصال ہوا وصال کے وقت ان کے الفاظ تھے کہ میرے شیخ طریقت حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحبؒ کا وصال بھی سحری کے وقت ہوا تھا جو مقبول الٰہی کا خصوصی وقت ہوتا ہے۔ ہر سال 10 جمادی الاول آپ کا سالانہ عرس کیا جاتا ہے جس میں آپ کے عقیدت مند آتے ہیں علماء و مشائخ بھی تشریف لاتے ہیں جو آپ کیلئے ایصال ثواب کرتے ہیں۔ میری والدہ ماجدہ مغفورہ عاملہ و متقیہ تھیں جنہوں نے ساری زندگی قرآن مجید کی تعلیم دی' اپنی اولاد کی ظاہری و باطنی پرورش کی۔ آپ کے روحانی اثرات ہم سب پر ہیں پنج وقتہ نماز کی پابندی کے علاوہ سحری کے نوافل بھی ادا کرتی تھیں۔ اپنے مشائخ کے بتائے ہوئے معمولات پابندی سے ادا کرتی تھیں انہیں حضور اکرمؐ سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ سحری کے وقت درود تاج پڑھ کر حضور اکرمؐ کا حلیہ شریف پنجابی کے اشعار میں کچھ اس طرح پڑھتی تھیں کہ سننے والے پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ مجھے آج بھی وہ چند اشعار یاد ہیں۔ 4 نومبر 1967ء کو ان کا انتقال ہوا آپ کا بھی سالانہ ختم شریف ہوتا ہے۔ کثرت سے خواتین آپ کی شاگرد ہیں۔ آپ نے خاندان کے افراد کی پرورش بھی کی۔ سلہیٹہ گاؤں میں آپ کی قبر انور ہے"۔

Marfat.com

حصول علم اور دینی خدمات کے حوالے سے تفصیلات بتاتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا "میں نے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں سلحیٹہ میں مکمل کی اور پنجاڑ سکول میں مڈل تک پڑھا۔ اس دوران میں نے والد گرامیؒ سے قرآن مجید' ناظرہ اور ابتدائی دینی کتب پڑھیں۔ اسکول سے فارغ ہونے کے بعد جامعہ ہاشمیہ رحمانیہ بگھار شریف تحصیل کھوٹہ سے قرآن مجید کو قراءت و تجوید سے پڑھنے کی ابتداء کی۔ قرآن مجید کے کچھ پاروں کا ترجمہ اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ مولانا محمد یعقوب صاحبؒ سے پڑھا۔ آپ قرآن مجید کے قاری ہونے کے علاوہ عالم باعمل اور بہترین مدرس تھے۔ بعد ازاں میں نے مختلف اساتذہ سے قراءت و تجوید کی روایت حفص تک مکمل کتابیں پڑھیں۔ حدرو ترتیل مکمل کر کے مستند اساتذہ سے سند لی جس کا تفصیلی ذکر 1999ء میں شائع ہونے والی کتاب "انگلستان کے نامور قراء" میں شامل ہے۔ صرف ونحو' منطق' فلسفہ' حکمت' فصاحت و بلاغت' فقہ و حدیث' تفسیر کے علوم و فنون میں مفکر اسلام پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی سے دارالعلوم قادریہ جیلانیہ ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی میں پڑھے۔ آپ دارالعلوم قادریہ جیلانیہ ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی کے مہتمم و بانی ہیں انگلینڈ میں بھی اسی نام سے والتھم سٹو لندن میں ایک دینی ادارہ ہے' آپ اس کے بھی بانی و مہتمم ہیں۔ بہترین مدرس و مقرر ہیں' روحانی سلسلہ قادریہ کے پیر طریقت ہیں۔ پاکستان اور انگلینڈ کے علاوہ بیشتر دیگر ممالک میں بھی آپ کے شاگرد اور مرید ہیں۔ میں کافی عرصہ دارالعلوم قادریہ جیلانیہ میں قرآءت و تجوید اور حدرو ترتیل سے طلباء کو قرآن مجید پڑھاتا رہا اور آئمہ مساجد کو تصحیح قرآن مجید کا کورس بھی کرواتا رہا۔ مجھ سے کافی علماء و فضلاء نے تعلیم حاصل کی جو اب مختلف ممالک میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہاں انگلینڈ میں بھی کچھ علماء ہیں جن کی علمی خدمت میں نے کی ہے۔ میں جن دنوں دارالعلوم قادریہ جیلانیہ میں پڑھاتا تھا ان دنوں مرکزی جامع مسجد ٹینچ بھاٹہ میں امامت کے فرائض سرانجام دیتا رہا اور کھوٹہ کی مرکزی جامع مسجد میں خطابت بھی کرتا رہا۔ 1963ء میں ملٹری ڈیری فارم راولپنڈی کی مسجد جس کی توسیع میں نے کرائی تھی' امامت کرتا رہا اور روشن جامع مسجد جھنڈا چیچی راولپنڈی میں خطابت کرتا رہا۔ اسی دوران میں نے جامعہ رحیمیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ ایک عمارت کرایہ پر لی اس میں تدریس کا کام شروع کیا' حفظ و ناظرہ کے مدرس رکھے۔ میں خود قراءت و تجوید کی کتب اور حدروترتیل سے قرآن مجید پڑھاتا تھا۔۔ اکثر طلباء کو روایت حفص کا نصاب مکمل کروایا اور مستند قاری بنائے۔ طلبہ کو درس نظامی کے علوم و فنون بھی پڑھائے۔ کافی بچوں نے قرآن مجید حفظ کیا اور ناظرہ پڑھا۔ میں نے حسن قراءت کے کئی کل پاکستان مقابلوں میں جج کے فرائض بھی انجام دئے"۔

مفتی صاحب نے کہا "جب تک میں پاکستان میں رہا یہ سلسلہ جاری رہا جامعہ رحیمیہ جھنڈا چیچی راولپنڈی کے فارغ التحصیل علماء و قراء کئی دوسرے ممالک کے علاوہ یہاں انگلینڈ میں بھی تدریس' امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اپنی خطابت و امامت کے دوران میں نے برکت حاصل کرنے کے لئے استاد مکرم علامہ محب النبی صاحبؒ سے بھی چند کتب پڑھیں وہ ایک مقتدر مدرس کے علاوہ

Marfat.com

علامہ مفتی عبدالرحیم صاحب جامعہ رحیمیہ میں خطاب فرمارہے ہیں' بائیں جانب اوپر آپ کے والد گرامی حضرت خواجہ مولانا محمد الٰہی صاحب ؒ کی تصویر ہے

عالم باعمل تھے' ہزاروں کی تعداد میں علماء ان کے شاگرد ہیں- آپ ان دنوں جامع مسجد پولیس لائن راولپنڈی میں خطیب تھے اور جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں صدر مدرس تھے- میں نے فاضل عربی کا نصاب مفکر اسلام علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی سے پڑھا- صاجزادہ مولانا حبیب الرحمن صاحب محبوبی ڈھانگری شریف حال مقیم بریڈ فورڈ مہتمم دارالعلوم سنتہ الاسلام اور مولانا عبدالعزیز صاحب آزاد کشمیر نے جو ان دنوں فوج کے خطیب ہیں اور کافی عرصہ دارالعلوم قادریہ جیلانیہ ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی میں مدرس بھی رہے' میرے ساتھ فاضل عربی کا نصاب مکمل کر کے سرگودھا بورڈ سے پاس کیا' یہ دونوں حضرات دارالعلوم قادریہ جیلانیہ میں میرے ہم جماعت تھے- 13 اپریل 1974ء کو میں امتحان دینے جامعہ غوثیہ نعیمیہ گجرات گیا- درس نظامی کا امتحان دیا اور کامیابی حاصل کی جس کی میرے پاس سند موجود ہے- اس واسطہ سے مجھے حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمیؒ سے ایک نسبت خاص ہو گئی- آپ صدرالافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادیؒ کے شاگرد تھے جنھوں نے ایک تفسیر خزائن العرفان لکھی اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی نے ترجمہ کنزالایمان لکھا جو اردو ترجمہ میں بے مثال ہے- روشن جامع مسجد جھنڈا چیچی راولپنڈی کی خطابت کے بعد جب استاد محترم علامہ محب النبی صاحبؒ علامہ عبدالغفور صاحب کے وصال کے بعد صدر مدرس کی حیثیت سے وزیر آباد تشریف لے گئے تو آپ کے حکم کے مطابق میں نے مرکزی جامع مسجد پولیس لائن راولپنڈی میں خطابت شروع کی جو تقریباً سات آٹھ سال جاری رہی- اسی دوران اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ و مدینہ طیبہ کی حاضری کی سعادت نصیب فرمائی- جامع مسجد پولیس لائن راولپنڈی ایک خوبصورت مسجد ہے جس میں تین چار ہزار افراد نماز

Marfat.com

ادا کر سکتے ہیں- ان دنوں میرے ایک شاگرد قاری محمد امین نقشبندی مجددی وہاں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں- ان کے علاوہ میرے اکثر شاگرد علماء قراء راولپنڈی چھاؤنی میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں"۔

برطانیہ آمد کے بارے میں مفتی عبدالرحیم صاحب نے فرمایا کہ "1979ء میں استاذی المکرم مفکر اسلام علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی مدظلہ کے ارشاد کے مطابق امامت و خطابت کے لئے شیفرڈز بش 'لندن آگیا- یہاں چند افراد نے ایک مکان کے نچلی سطح کرایہ پر لے کر نماز ادا کرنے کا سلسلہ شروع کیا تھا جہاں پانچ وقت نمازوں کے علاوہ جمعہ بھی ادا کیا جاتا تھا- وہیں میں نے بھی ایک چھوٹے سے کمرہ میں رہائش اختیار کی ہوئی تھی- جگہ تنگ تھی' میں ایک دن تدریس کا کام کر رہا تھا کہ سعودی عرب سے ایک عرب تاجر آئے جنہوں نے کافی رقم کا چیک انتظامیہ کو دیا کہ نئی جگہ خرید کر مسجد بنائی جائے- لہٰذا ایک بڑا مکان خرید لیا گیا- اس جگہ بھی کونسل نے عارضی اجازت دی جہاں امامت و خطابت کے علاوہ تدریس کا کام ہوتا رہا- اب انتظامیہ نے ایک مسجد بنالی میں نے وہاں طلباء کو ناظرہ قرآن مجید کے علاوہ قراءت و تجوید کا مکمل نصاب پڑھایا' تقریباً" 35 طلباء و طالبات کو قرآن مجید تجوید سے پڑھایا- کافی شاگرد ہیں جو مختلف مقامات پر تدریس کا کام کر رہے ہیں- میں نے چند عیسائیوں کو مسلمان بھی کیا- جن دنوں میں شیفرڈز بش لندن میں رہا ان دنوں یعنی 80-1979ء میں میرے قریب ساؤتھ آل لندن میں ایک مسجد تھی جو بنیادوں سے تعمیر ہوئی تھی- ایلنگ کے علاقے میں کوئی مسجد یا سنٹر نہیں تھا صرف ایکٹن میں ایک اسلامک سنٹر تھا جہاں طلباء و طالبات قرآن مجید ناظرہ پڑھتے تھے- میں کافی عرصہ ایکٹن بھی پڑھانے جاتا رہا- ہونسلو میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی جہاں باقاعدہ نماز جمعہ اور تدریس کا کام ہوتا تھا- اب تو ساؤتھ آل اور ایلنگ لندن میں کافی مساجد و سنٹر قائم ہو گئے ہیں- جماعت اہل سنت یو کے مفکر اسلام پیر طریقت علامہ سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی مدظلہ نے علماء و مشائخ کے تعاون سے قائم کی تھی جس کی ایک شاخ لندن میں بھی تھی- میں لندن میں جماعت اہل سنت کا صدر تھا اور شیخ محمد صادق مرحوم جو وا لتھم سٹو میں رہتے تھے' جنرل سیکرٹری تھے- ایک انتظامی کمیٹی تھی جس کے تعاون سے ہم نے لندن میں کام کیا- اس کا دفتر شیفرڈز بش میں تھا- میں تقریباً" تین سال شیفرڈز بش لندن میں رہا"۔

مفتی صاحب نے مزید فرمایا کہ "1983ء میں آشٹن انڈر لائن گریٹر مانچسٹر میں خطیب کی ضرورت تھی- انتظامیہ نے مجھ سے رابطہ قائم کیا لہٰذا میں نے یہاں آکر خطابت و تدریس کے فرائض سرانجام دینے شروع کئے اپریل 1984ء میں عمرہ کر کے تقریباً" پانچ سال کے بعد پاکستان گیا- آشٹن انڈر لائن میں تین چار سال قیام کے دوران تقریباً" چالیس طلباء و طالبات نے مجھ سے ناظرہ قرآن مجید تجوید سے پڑھا اور بالغ حضرات کو روایت حفص کا مکمل نصاب پڑھایا- ان دنوں کچھ حضرات پڑھنے کیلئے مانچسٹر سے بھی آتے تھے- میں قرآن مجید و حدیث پاک کا درس بھی دیتا رہا- میری موجودگی میں آشٹن انڈر لائن کی جامع مسجد کے ساتھ ایجوکیشن سنٹر کی تعمیر ہوئی جس میں اردو کی کلاسیں بھی ہوتی تھیں- مسجد میں ایک

Marfat.com

علامہ مفتی عبدالرحیم صاحب عرس کے موقع پر خطاب کر رہے ہیں۔ (دائیں جانب) علامہ ساجد الرحمٰن صاحب ہیں

خوبصورت محراب بھی بنوایا گیا اور اس کی مزید توسیع ہوئی۔ میں نے 1987ء میں کچھ عرصہ مکہ مسجد بولٹن میں خطابت و تدریس کے فرائض انجام دئے وہاں چونکہ پارٹیوں کے درمیان کشیدگی تھی اور بری اسلامک سنٹر میں خطیب امام کی ضرورت تھی لہٰذا اپریل 1987ء میں حاجی میاں منظور علی مرحوم کے کہنے پر میں نے اسلامک سنٹر بری میں امامت و خطابت شروع کی کچھ عرصہ پہلے حاجی میاں منظور علی مرحوم نے اس بلڈنگ کو خرید کر اسلامک سنٹر موسوم کر کے مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا تھا۔ میاں منظور علی مرحوم بڑی محنت و اخلاص سے اسلامک سنٹر کے انتظامات کرتے رہے۔ چند سال قبل حاجی میاں منظور علی مرحوم کا انتقال ہو گیا اب ان کے صاحبزادگان انتظامیہ میں ہیں۔ مفتی عبدالرحیم صاحب نے فرمایا کہ ''اسلامک سنٹر بری میں بارہ سال سے زیادہ عرصہ تک خدمات انجام دینے کے بعد میں جنوری 2000ء کے آخر میں جامعہ حیدریہ فیض العلوم راچڈیل سے وابستہ ہو گیا۔ پیر طریقت حضرت پیر سید شبیر علی شاہ صاحب آف چورا شریف اس ادارہ کے بانی اور سرپرست اعلیٰ ہیں۔ آپ کی کافی عرصہ سے خواہش تھی کہ اس ادارہ میں قراءت و تجوید کی باضابطہ تعلیم کا بندوبست ہونا چاہئے۔ چنانچہ میں ان کے حکم پر یہاں حفظ' قراءت و تجوید' صرف و نحو اور فقہ کی کلاسیں لیتا ہوں''۔ مفتی صاحب نے مزید کہا کہ ''میں نے اپنے تمام بچوں کو قرآن مجید ناظرہ تجوید سے پڑھایا۔ میں نے اپنے ایک بیٹے حافظ قاری امجد محمود کو قرآن مجید حفظ کروایا اور قراءت و تجوید کا مکمل نصاب پڑھایا اور دوسرے بیٹے قاری ارشد محمود کو قراءت و تجوید کا مکمل نصاب پڑھا کر صرف و نحو کی ترکیب سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا اب وہ حدیث پاک و فقہ کی کتب مجھ سے پڑھ رہا ہے۔ یو کے کے مقابلہ حسن قراءت میں اس نے سیکنڈ پوزیشن حاصل کی تھی۔ دو بڑے بیٹے محمد داؤد اور ظفر محمود پاکستان میں ہیں وہ قرآن مجید کے قاری ہیں اور نعت خواں ہیں''۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ مفتی عبدالرحیم صاحب نے فرمایا کہ ''یو کے میں اب کافی مساجد و دینی ادارے ہیں' علماء اہل سنت اور عوام باہم مل کر مذہبی کام سرانجام دے رہے ہیں۔ پاکستان و

Marfat.com

ہندوستان سے مشائخ کرام آتے ہیں' روحانیت کا فیضان عام کرتے ہیں' میلادالنبیؐ کے جلوس و جلسے منعقد کیے جاتے ہیں جن میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان شرکت کرتے ہیں۔ بزرگان دین کے عرس منعقد کیے جاتے ہیں۔ خوبصورت مسجدیں بنیادوں سے تعمیر ہو گئی ہیں اور کچھ تعمیر ہو رہی ہیں لیکن میرا ایک تجربہ ہے کہ یہاں یو کے میں نوجوان طبقے کی دینی و مذہبی تعلیم کیلئے محنت کرنی چاہئے۔ مشائخ و علماء کرام کو تدریس کا کام کرنا چاہئے اور دینی تعلیم کو عام کرنا چاہئے تاکہ نئی نسل کو گمراہیوں سے محفوظ رکھا جاسکے۔ مساجد کی انتظامیہ کا فرض بنتا ہے کہ صحیح وہ علماء دین کا انتخاب کریں جو خطابت کے علاوہ تدریس کا کام کریں۔ ہماری مساجد میں بہت سے خطباء و آئمہ ایسے ہیں جو قرآن مجید کو قرات و تجوید سے نہیں پڑھتے' نہ کماحقہ درس نظامی کے مستند عالم ہیں۔ دوسری طرف مساجد کی انتظامیہ کے لئے بھی ایسے لوگوں کا انتخاب کیا جانا چاہئے جو دیندار ہوں اور علم دین سے کافی واقفیت رکھتے ہوں تاکہ وہ مساجد کے تعمیری و تدریسی کام کروا سکیں۔ کہیں کہیں انتظامیہ کے کچھ لوگ علماء کو پریشان بھی کرتے ہیں اور اپنی خواہشات کے مطابق علماء کو کام کرنے پر مجبور کرتے ہیں ایسی ہی وجوہات کی بنا پر انتظامیہ وعلماء کے مابین کشیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور علماء مساجد سے علیحدہ ہو کر اپنے سنٹر قائم کر کے آزادی سے تدریس کا کام شروع کر دیتے ہیں"۔

ایک اور سوال کے جواب میں مفتی عبدالرحیم صاحب نے فرمایا کہ "برطانیہ میں عیدین کا مسئلہ کافی پیچیدہ بنادیا گیا ہے برطانیہ میں عیدین پر اختلاف کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہاں کے کچھ عوام اور بعض علماء یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں رمضان اور عیدین کے چاند کی رویت کے حوالے سے سعودی عرب کی پیروی کرنی چاہئے حالانکہ اکثر اسلامی ممالک حتیٰ کہ پاکستان میں بھی آغاز رمضان یا عیدین منانے کے سلسلے میں سعودیہ کی پیروی نہیں کی جاتی۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے' چاند دیکھ کر روزہ رکھو چاند دیکھ کر عید کرو' جب شعبان و رمضان کے 29 دن ہوں چاند دیکھو' نہیں دکھائی دیتا تو تیس دن پورے کرو۔ برطانیہ میں چونکہ آسمان اکثر ابر آلود رہتا ہے' چاند اکثر آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا لہٰذا ہمارے اہل سنت علماء اور عوام آبزرویٹری سے رابطہ کرتے ہیں' جب چاند دکھائی دینے کے قابل ہوتا ہے تو وقت سے قبل بذریعہ اخبارات اعلان کر دیتے ہیں۔ چونکہ ہم پانچوں نمازوں کے اوقات آبزرویٹری والوں سے لیتے ہیں' جو تمام عبادتوں سے افضل عبادت ہے اس لئے رمضان شریف و عیدین کے چاند کے بارے میں بھی آبزرویٹری والوں سے رابطہ کرنا چاہئے' اس طرح تمام اختلاف ختم ہو سکتے ہیں۔ وہ دن قریب آرہے ہیں جب عوام و علماء اس فارمولے پر اتفاق کرلیں گے' کوششیں جاری ہیں' جب تک یہ اختلافات ختم نہیں ہوتے عوام پریشان ہی رہیں گے"۔

اپنی روحانی نسبت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مفتی عبدالرحیم صاحب نے کہا "میں ابتداء سے والدگرامی سے عقیدت رکھتا تھا' ارادہ بھی یہی تھا کہ آپ سے بیعت ہو جاؤں کیونکہ وہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگ تھے' علم تصوف پر انہیں مکمل عبور تھا اور عالم باعمل تھے۔ وہ چونکہ اپنے مشائخ کا بہت ادب و احترام فرماتے تھے اس لئے انہوں نے مجھے اپنے شیخ کامل کے صاحبزادہ صاحب حضرت مولانا خواجہ

Marfat.com

علامہ مفتی قاری عبدالرحیم صاحب لندن میں ایک طالب علم محمد نسیمن کو تجوید کے ساتھ قرآن کریم پڑھا رہے ہیں

محمد یعقوب صاحب بکھارویؒ سے بیعت کروایا۔ آپ عالم باعمل کے علاوہ بہترین قاری تھے اور علم تصوف بتدریج سکھاتے اور اس پر مکمل توجہ پا کر مقامات طے کرواتے تھے' لہٰذا آپ سے میں نے تفصیلی طور پر اسباق پڑھے' عمل کیا اور آپ کی کامل توجہ سے مقامات طے کئے جن کا تفصیلی ذکر کروں تو بات بہت طویل ہوجائے گی مثلاً" تصوف و علم سلوک کسے کہتے ہیں اور روحانی طور پر مقامات کیسے طے کرائے جاتے ہیں' عقلمندوں کے لئے اشارہ کافی ہے۔ جو اس سلسلہ کے کامل بزرگ ہیں وہ مجھ سے بہتر جانتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں لیکن عوام کو شوق اور رغبت دلانے کیلئے کچھ عرض کرتا ہوں' جیسے ظاہری علوم ہوتے ہیں اسی طرح باطنی علوم ہوتے ہیں' شیخ کامل سے بیعت ہوتے وقت نیک کام کرنے کے لئے وعدے کروائے جاتے ہیں اور سابقہ گناہوں کی معافی مانگی جاتی ہے۔ پھر نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج کی عبادات کا پابند ہو کر نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو روکا جاتا ہے' نفس کو مغلوب کیا جاتا ہے جسے صوفیاء تزکیہ نفس کہتے ہیں۔ تقویٰ اختیار کیا جاتا ہے پھر تصفیہ قلب اسماء الٰہی سے ہوتا ہے۔ تصفیہ قلب کے علاوہ باقی لطائف جو ہر انسان کے سینے میں ہوتے ہیں یعنی لطیفہ اخفیٰ' لطیفہ روح' لطیفہ سر اور لطیفہ خفی۔ ان کو ذکر الٰہی کر کے منور کرنا پڑتا ہے پھر صوفیاء ان پر مراقبات کرواتے ہیں' یہ لطائف انوار الٰہی کے مراکز ہوتے ہیں۔ ان کے بعد لطیفہ نفس' خاک' آب' نار' باد (مٹی' پانی' آگ' ہوا) جو اربعہ عناصر ہیں' کا تزکیہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ دس لطائف ہیں' پانچ کا تعلق عالم امر سے ہے' پانچ کا تعلق عالم خلق سے' پھر ان کے بعد ام الدماغ یا سلطان الاذکار ہے جہاں ذکر الٰہی کر کے منور کر کے شیخ کامل کی توجہ سے تمام حقائق پر مراقبات کروائے جاتے ہیں' جیسے حقیقت صلوٰۃ' حقیقت قرآن' حقیقت کعبہ' حقیقت موسوی' حقیقت عیسوی' حقیقت ابراہیمی' حقیقت محمدیؐ' حقیقت احمدی' حب صرف' دائرہ لاتعین تک مراقبات ہیں۔ ہمارے مشائخ مجددیہ کی تعلیمات کے

Marfat.com

مطابق ولایت صغریٰ و ولایت کبریٰ ان سے حاصل ہوتی ہیں' لیکن شیخ کامل ہو اور مرید صادق ہو تب یہ مقامات طے ہوتے ہیں۔ میرے شیخ فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانے میں طالب بھی بہت کم ہیں اور مطلوب مقامات طے کروانے والے بھی بہت کم ہیں۔ بہرحال مجھے یہ مقامات طے کر کے اپنے والد گرامیؒ اور اپنے شیخ کامل' دونوں سے خلافت کی اجازت ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں مجددیہ تعلیم بھی دیتا ہوں اور اپنے والد گرامیؒ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے سالانہ عرس کا اہتمام کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ظاہری علوم کے علاوہ باطنی علوم کی طرف رغبت دلائی جائے۔ مجھے سلسلہ قادریہ سے بھی نسبت ہے اور میں نے ان بزرگوں سے بھی روحانی فیضان حاصل کیا ہے/ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کے مختلف مقامات پر اعراس کا اہتمام کرواتے ہیں۔ خصوصاً" حضرت میاں جمیل احمد شرق پوری مدظلہ مختلف ممالک کے علاوہ یو کے یعنی انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے مختلف شہروں میں عرس امام ربانی مجدد الف ثانیؒ بڑے اہتمام سے کرواتے ہیں تعلیمات مجددیہ کے فروغ کیلئے انہوں نے بڑا کام کیا ہے اور متواتر کر رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کے موضوع پر کافی تصنیفات شائع کروائیں/ میرے بھی شیخ کامل حضرت خواجہ مولانا محمد یعقوب بگھارویؒ کو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ سے بڑی عقیدت اور محبت تھی' ان کا مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا وسیع مطالعہ تھا۔ آپ جب مکتوبات بیان فرما کر روحانی تبصرہ فرماتے تھے' تو سامعین پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ آپ کثرت سے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے"۔

جامعہ رحیمیہ رحمٰن آباد کھوٹہ کے حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا "میری دیرینہ خواہش تھی کہ تحصیل کھوٹہ کے علاقے میں درس گاہ قائم کی جائے جو صدقہ جاریہ ہو۔ حضور اکرمؐ کے ارشاد کے مطابق' کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو وہ کوئی ایسا عمل نہیں کر سکتا جس سے اس کو نیکیاں ملیں لہٰذا اپنی ظاہری حیات میں تین کام ایسے کر جاؤ کہ مرنے کے بعد ان کا ثواب ملتا رہے۔ وہ تین کام یہ ہیں

(1) صدقہ جاریہ: یعنی مسجد تعمیر کر جاؤ' درس گاہ بنا جاؤ' کنواں کھدوا جاؤ' راستہ بنا جاؤ' مسافروں کے قیام کے لئے سرائے بنا جاؤ' اس طرح کے اور بھی کام ہیں جو صدقہ جاریہ ہیں جب تک یہ قائم کی ہوئی نشانیاں باقی رہیں گی صاحب قبر کو ثواب ملتا رہے گا۔

(2) علم نافع پڑھا جاؤ جس سے عقیدے درست رہیں' عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کے مطابق ہوں۔ جب تک علم حاصل کرنے والے علم دین کی اشاعت کرتے رہیں گے اور عمل ہوتا رہے گا تک صاحب قبر کو ثواب ملتا رہے گا

(3) اولاد صالح چھوڑ جاؤ تاکہ وہ اپنے ماں باپ اور اقرباء کے ایصال ثواب کیلئے دعا کرتے رہیں' جب تک وہ دعا کرتے رہیں گے' صاحب قبر کو ثواب حاصل ہوتا رہے گا۔

حضور اکرمؐ کا دوسرا ارشاد ہے تم میں سے وہ سب سے اچھا ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

Marfat.com

ان احادیث مبارکہ کے مصداق جامعہ رحیمیہ رحمٰن آباد کی بنیاد 1992ء میں رکھی گئی۔ اس علاقے کے عوام کے لئے اشد ضرورت بھی تھی کہ یہاں قرآن مجید کی تعلیم قراءت و تجوید سے دی جائے۔ اپریل 1996ء میں جامعہ رحیمیہ کا آدھا حصہ تعمیر ہو گیا اور افتتاحی تقریب کی گئی جس میں مرشدی مولائی مولانا حضرت خواجہ محمد یعقوب بکھاروی صاحب" تشریف لائے' چونکہ اس علاقے میں آپ کے بڑے روحانی اثرات ہیں اس لئے آپ سے خیر و برکت کیلئے دعا کروائی گئی۔ تیسری وجہ جو میرے ذہن میں تھی کہ دربار عالیہ بکھار شریف جو ہم سب کے لئے روحانی مرکز ہے اس کے قریب جامعہ کی بنیاد رکھی جائے' میرا آبائی گاؤں سلمیٹہ بھی قریب ہے اور مذکورہ جگہ دونوں مراکز کے درمیان میں ہے۔ اب جامعہ رحیمیہ میں چار سال سے زیادہ عرصہ سے تعلیم کا سلسلہ متواتر جاری ہے۔ چند طلباء نے قرآن حفظ کر لیا اور کافی طلباء و طالبات نے ناظرہ قرآن مجید تجوید کے قواعد سے مکمل کر لیا۔ ان دنوں ایک نوجوان حافظ و قاری محمد طاہر صاحب طلباء کو تعلیم دے رہے ہیں اور ایک قاریہ طالبات کو پڑھا رہی ہیں۔ تعداد پہلے سے زیادہ ہے' انتظامات بھی پہلے سے بہتر ہیں۔ جامعہ رحیمیہ کی باقی تعمیر بھی ہو گئی ہے اب ارادہ ہے کہ دن کو ہائی سکول بھی شروع کیا جائے۔ حکومت پاکستان کے مرتب کردہ نصاب کے علاوہ میٹرک کے طلباء و طالبات کو روایت حفص تک نصاب مکمل کروایا جائے تاکہ میٹرک سے ہر فارغ ہونے والا طالب علم قرآن مجید کا مستند قاری ہو۔ قراءت و تجوید کو فروغ دیا جائے' جو والدین اپنے بچوں یا بچیوں کو ظاہری علوم پڑھانے کے متحمل نہ ہوں ان کو مفت تعلیم دی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آئندہ اس ادارے میں درس نظامی کی تکمیل بھی کروائی جائے گی اس کے علاوہ اسکولوں کے اساتذہ کو قرآن مجید کی تصحیح کیلئے کورس کروایا جائے گا تاکہ اساتذہ بھی قرآن مجید کو تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھیں اور پڑھائیں۔ بالغ طلباء کو قرآن مجید حدرو ترتیل کے علاوہ روایت حفص تک مکمل نصاب کر کے فارغ ہونے والے طلباء کو سندیں جاری کی جائیں گی"۔ گفتگو کے آخر میں مفتی صاحب نے فرمایا کہ اس وقت برطانیہ میں نمایاں دینی خدمات انجام دینے والے جن علماء و قراء کرام نے ان سے تجوید و قراءت یا دیگر دینی علوم میں استفادہ کیا ہے ان میں علامہ احمد نثار بیگ صاحب قادری' مولانا ظفر محمود صاحب مجددی فراشوی' علامہ قاری محمد خان صاحب قادری' مولانا قاری محمد سعید صاحب نقشبندی' قاری محمد سمندر خان صاحب نقشبندی' مولانا قاری محمد یٰسین صاحب' خلیفہ قاری محمد افسر نقشبندی صاحب' صوفی محمد رمضان نقشبندی صاحب' مولانا حافظ سید اسرار حسین شاہ نقشبندی صاحب' مولانا حافظ محمد افضل چشتی صاحب' قاری ارشد محمود صاحب' حافظ قاری امجد محمود صاحب' قاری عبدالحلیم صاحب' حافظ قاری محمد مسعود صاحب' حافظ ظہیر عباس صاحب' حافظ خالد محمود صاحب' حافظ شاہباز اختر صاحب' حافظ عنصر محمود صاحب' حافظ علی اصغر صاحب' قاری محمد اکرم صاحب' قاری عبدالجبار صاحب' حافظ محمد بشیر قادری صاحب اور وقار احمد بیگ صاحب خصوصاً" قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ مفتی صاحب نے کافی طلباء کو قرآن مجید حفظ کروایا اور قراءت و تجوید سے قرآن مجید پڑھایا۔

Marfat.com

الحاج پیر محمد علی نقشبندی مجددی حنفی سیفی

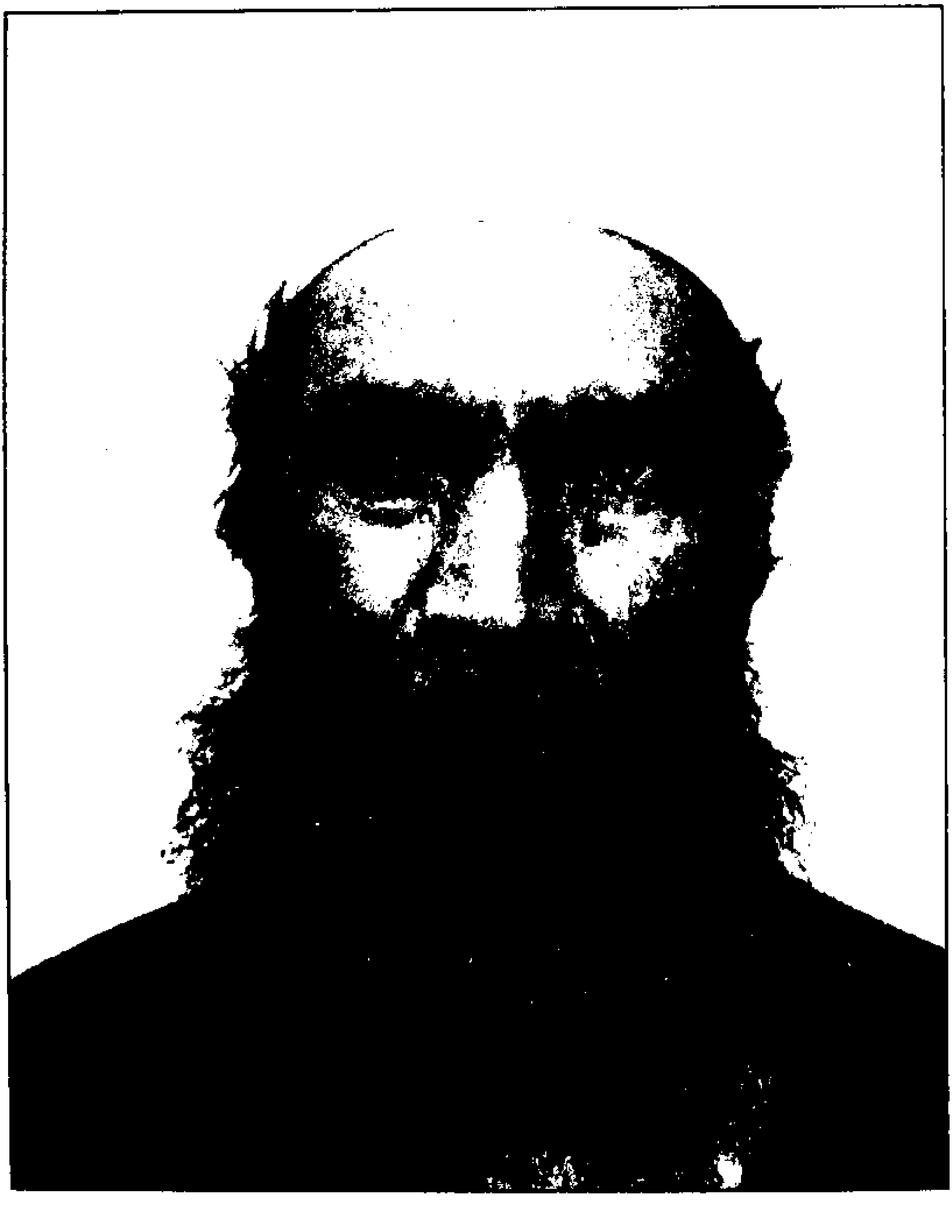

الحاج پیر محمد علی صاحب نقشبندی، مجددی، حنفی، سیفی حقیقی معنوں میں ایک درویش صفت بزرگ ہیں۔ وہ تصوف اور روحانیت کے بلند مقام پر فائز ہیں، انہوں نے نقشبندی سلسلہ کے بزرگ الشیخ محمد ناظم حقانی القبروصی کے ساتھ گیارہ سال کا طویل عرصہ گذارا۔ بعد میں وہ ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی اور غوث جہاں حضرت میاں محمد سیفی صاحب کے توسط سے مجدد عصر حاضر حضرت آخندزادہ سیف الرحمٰن

Marfat.com

سیفی صاحب کے دامن سے وابستہ ہو گئے- پیر محمد علی نقشبندی صاحب سکاٹ لینڈ کے شہر ایڈنبرا میں مقیم ہیں اور سلسلہ کی اشاعت کے لئے پورے یو کے میں سرگرم عمل ہیں- وہ پہلے شریعت' پھر طریقت کے اصول پر پختہ یقین رکھتے ہیں اور اس پر سختی سے کاربند ہیں-

پیر صاحب نے اپنی مختصر گفتگو میں بتایا کہ ان کا تعلق ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں بھدر سے ہے' وہ اسی گاؤں میں 20 جولائی 1932ء کو پیدا ہوئے- انہوں نے ابتدائی تعلیم ماڑی بھنڈراں گاؤں میں حاصل کی اور پانچویں جماعت پاس کرنے کے بعد لاہور آ گئے جہاں انہوں نے داتا دربار کے نزدیک اسلامیہ ہائی سکول سے میٹرک کیا- پیر صاحب کافی عرصہ لاہور میں سپریم کورٹ کی بنچ کے رجسٹرار کے سٹینو گرافر کے طور پر فرائض انجام دیتے رہے' بعد ازاں وہ 1967ء میں انگلینڈ آ گئے- ان کا قیام ریڈہل میں تھا جو سرے کاؤنٹی میں واقع ہے تاہم ان کی پاکستان آمدورفت جاری رہی-

پیر صاحب نے سب سے پہلے 1983ء میں فیصل آباد کے قریب ایک گاؤں سالار والے میں صوفی برکت علی مرحوم سے بیعت کی- صوفی صاحب نے ان کے ساتھ بہت شفقت فرمائی- بیعت کے بعد پیر صاحب پھر لندن آ گئے جہاں ان کی ملاقات حضرت شیخ محمد ناظم حقانی القبروصی سے ہوئی- شیخ ناظم صاحب نے انہیں بیعت کر لیا- پیر محمد علی نقشبندی صاحب گیارہ سال شیخ ناظم حقانی صاحب کے ساتھ رہے- بعد ازاں وہ سکاٹ لینڈ کے شہر ایڈنبرا چلے گئے جہاں اب بھی ان کا قیام ہے تاہم وہ اپنی دینی و تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلے میں پورے برطانیہ میں اور برطانیہ کے باہر دورے کرتے ہیں-

پیر محمد علی نقشبندی صاحب نے بتایا کہ ایک روز ایڈنبرا کی مسجد میں جہاں حافظ عبدالغفور چشتی صاحب امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے ہیں' ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی صاحب سے ان کی ملاقات ہوئی- ڈاکٹر صاحب نے جمعہ کی نماز سے قبل ان سے فرمایا کہ آپ نقشبندی ہیں تو آج ہماری محفل میں شریک ہوں- پیر صاحب نے کہا "گو کہ ڈاکٹر صاحب اپنی اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں ایڈنبرا آئے ہوئے تھے لیکن ان کے روحانی تصرف کو دیکھ کر میں ان سے بہت متاثر ہوا تاہم میں نے فوراً" ان سے بیعت نہیں کی- پہلے انہوں نے مجھے قلب کا ذکر دیا تھا لیکن میرا قلب اتنی جلدی نہیں چلا' اس میں مجھے تین چار ہفتے لگ گئے- اس کے بعد جب قلب چلنا شروع ہوا تو تمام لطائف چلنا شروع ہو گئے- ڈاکٹر صاحب حضرت میاں محمد سیفی صاحب کے خلیفہ ہیں جن کا دربار کالا شاہ کاکو (لاہور) کے قریب راوی ریان کے علاقے میں ہے اور میاں محمد سیفی صاحب مجدد عصر حاضر حضرت آخندزادہ سیف الرحمٰن سیفی صاحب کے خلیفہ ہیں' وہ افغانستان سے ہجرت کر کے تشریف لائے تھے اور اب باڑہ (پشاور) سے آگے کھجوری شریف میں رہتے ہیں-"

پیر محمد علی نقشبندی سیفی صاحب نے مزید کہا "ایک دفعہ عصر کے بعد میں قلب کا ذکر کر رہا تھا تو شیخ ناظم حقانی صاحب میرے سامنے آ گئے' وہ ہنسنے لگے' میرے تمام لطائف بند ہو گئے انہوں نے کہا DO IT لیکن کچھ نہ ہوا' انہوں نے پھر کہا' DO IT لیکن کچھ نہ ہوا' پھر تیسری مرتبہ انہوں نے کچھ سختی سے کہا'

Marfat.com

'YOU MUST DO IT' میں نے اشارہ سمجھ لیا کہ مجھے اجازت دے گئے ہیں کہ بیعت کر لو چنانچہ میں نے 11 جنوری 1996ء کو ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی صاحب سے بیعت کر لی۔ پھر میں نے ان کے ساتھ عمرہ کیا اور پاکستان آ گیا۔ چند ماہ میں ان کے ساتھ کراچی میں رہا' انہوں نے نقشبندی سلسلے کے اسباق مکمل کروا کر مجھے اپنے پیر صاحب حضرت میاں محمد سیفی صاحب کی خدمت میں پیش کیا' جو مجھے اپنے بزرگ حضرت آخندزادہ سیف الرحمن صاحب سیفی کے پاس لے گئے جنہوں نے مجھے نقشبندی سلسلے کا ارشاد خط دیا۔ اس کے بعد میرا پاکستان آنا جانا رہا اور دوسرے سلسلے یعنی چشتی' قادری اور سہروردی مکمل کرنے کے بعد انہوں نے مجھے اجازت دے دی کہ میں لوگوں کو بیعت کروں۔ میں نے پیر صاحب سے عرض کیا کہ یہ بہت مشکل کام ہے کیونکہ اس کا حساب اللہ تعالیٰ کو دینا ہو گا۔ اگر پیر اپنے مرید کی صحیح تکمیل نہیں کرتا تو اسے اللہ کے ہاں حساب دینا ہو گا۔ اسی لئے میں اس سلسلے میں بہت محتاط رہتا ہوں۔ بیعت کرنے سے قبل میری شرط ہوتی ہے کہ پہلے شریعت' پھر طریقت۔ پہلے آدمی باشرع ہو تب میں اسے بیعت کرتا ہوں۔" پیر صاحب نے کہا کہ اس وقت پورے یو کے میں سلسلہ کی بیعت کرنے کی ذمہ داری ان کے سپرد ہے۔ اور ان کے مریدین کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔

الحاج پیر محمد علی نقشبندی سیفی صاحب نے گفتگو کے آخر میں کہا کہ میں خود کو پیر کے بجائے خادم الفقراء کہلوانا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ سلسلے کے حوالے سے انہوں نے مزید گفتگو کرنے سے معذرت کی اور کہا کہ اس سلسلے میں میرے پیر و مرشد ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی صاحب ہی مزید ارشاد فرما سکتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی نے الحاج پیر محمد علی نقشبندی سیفی کے بارے میں گفتگو کے دوران فرمایا کہ یو کے میں ڈاکٹر صاحب کے 6 خلفاء ہیں لیکن ان میں سے بیعت کی اجازت ابھی صرف محمد علی سیفی صاحب کو حاصل ہے جو بڑی محنت' توجہ اور خلوص کے ساتھ پورے برطانیہ میں سلسلہ کی خدمات انجام دے رہے ہیں' انہوں نے کئی شہروں میں پابندی کے ساتھ محافل ذکر کا انتظام کیا ہے اور ان کے مریدین کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

Marfat.com

علامہ مفتی محمد ایوب اشرفی شمسی

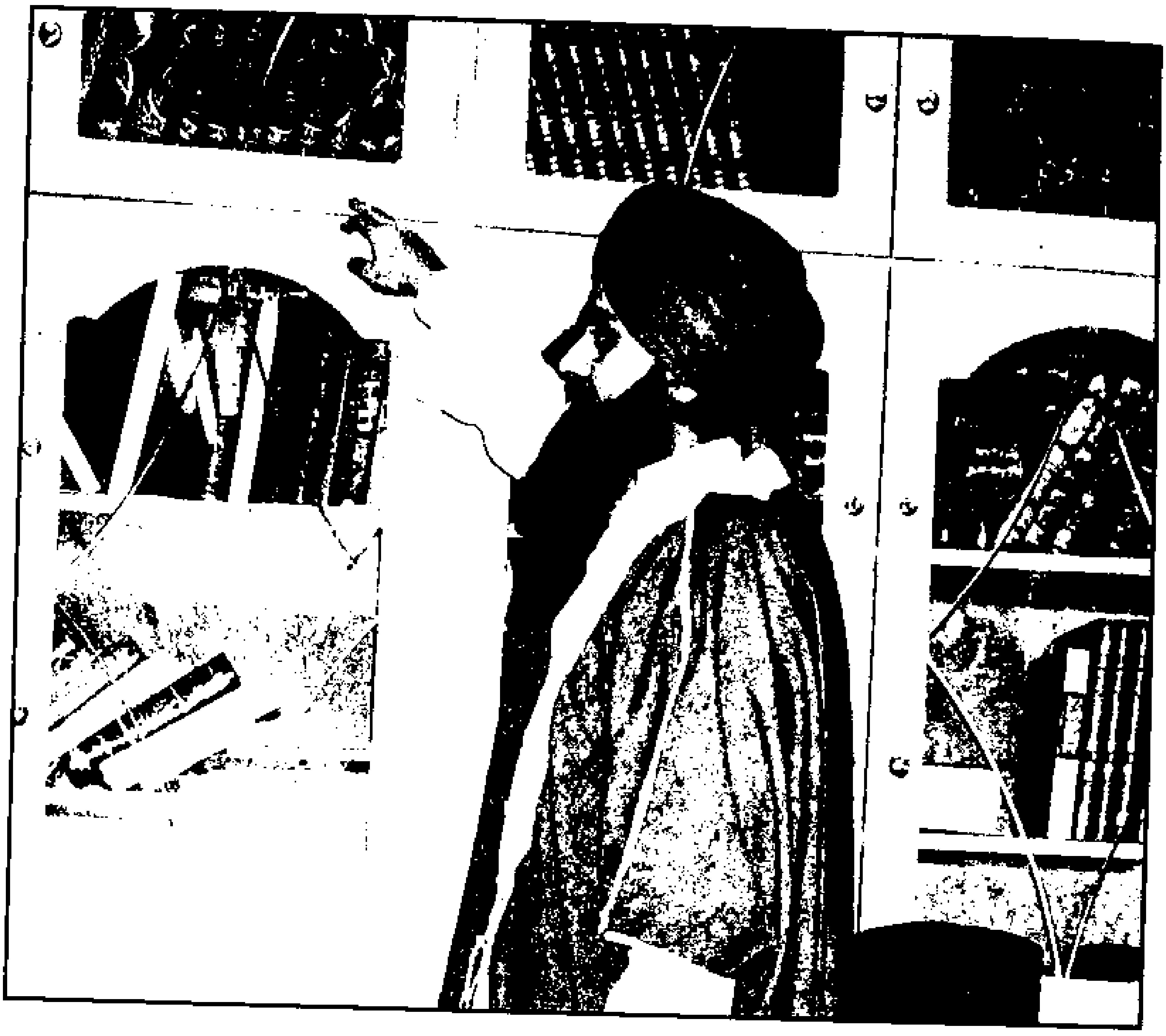

علامہ مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی کا شمار ان مقتدر و مستند علماء کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی علم دین کے حصول اور اسلام کی تبلیغ و تدریس کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ طویل عرصے تک انڈیا کے مختلف شہروں میں بلند پایہ دینی اداروں سے وابستگی کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات اور مسلک اہلسنت کے فروغ و ترویج کے لئے کوششیں کرنے کے بعد آپ چند سال قبل برطانیہ تشریف لائے اور ان دنوں مسجد نور الاسلام بولٹن سے وابستہ ہیں۔ وہ علامہ مفتی محمد معین الدین صاحب اشرفی کے شاگرد اور سرکار کلاں حضرت سید محمد مختار اشرف صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھویؒ سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف کے مرید و خلیفہ مجاز ہیں۔

علامہ مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی یکم اگست 1966ء کو بھارت کے صوبے اتر پردیش (یوپی) کے شہر سنبھل (ضلع مراد آباد) کے علاقے کوٹ ذر میں پیدا ہوئے۔ یہ علاقہ مختلف دینی و دنیاوی علوم و فنون کے مستند افراد کے حوالے سے شہرت رکھتا ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام جناب عبدالحفیظ خان صاحب اشرفی ہے اور وہ ایک خوشحال زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے دادا الحاج عبدالرشید خان

Marfat.com

صاحب اشرفی علاقے کے ایک بڑے زمیندار تھے۔ مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی نے ناظرہ قرآن پاک بچپن میں ہی گھر پر مکمل کر لیا تھا جس کے بعد انہوں نے عصری تعلیم کے لئے سکول میں داخلہ لیا وہ ابھی نویں کلاس میں تھے کہ والد گرامی کے دینی و اسلامی رجحانات نے یہ سلسلہ روک کر انہیں دینی تعلیم کی طرف منتقل کر دیا اور استاد گرامی مولانا پیر محمد صاحب داغستانی کے کہنے پر سنبھل مراد آباد میں ہی مدرسہ اشرفیہ شمس العلوم میں، داخل کرا دیا جہاں حضرت علامہ مفتی حافظ و قاری محمد معین الدین صاحب اشرفی مہتمم تھے جو قانون شریف کے مصنف علامہ قاضی شمس الدین جونپوری کے شاگرد اور شیخ الاسلام حضرت علامہ مفتی سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے مرید و خلیفہ تھے۔

مولانا مفتی معین الدین صاحب کی شخصیت ' صلاحیت اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی نے فرمایا کہ ان کی شخصیت یگانہ روز گار تھی، علم و فنون پر مکمل مہارت اور منطق و فلسفے سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ اگرچہ وہ معاشی طور پر زیادہ خوشحال نہیں تھے لیکن انہوں نے کبھی معاوضہ یا تنخواہ لے کر دین کی تعلیم نہیں دی۔ ان کے مدرسے میں دیگر مدارس سے فارغ ہو کر آنے والے لوگ دین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے اور صورتحال یہ ہوتی کہ جب درس جاری ہوتا تو یہ مدرسہ درسگاہ بن جاتا' جب لوگ مسائل دینی سے متعلق سوال وجواب شروع کرتے تو یہ دارالافتاء قرار پاتا اور جب روحانیت کی بات ہوتی تو یہ ایک خانقاہ معلوم ہوتی۔ علامہ محمد معین الدین صاحب کو اپنے استاد گرامی سے منطق اور فلسفے میں دلچسپی پوری طرح منتقل ہوئی تھی اور یہ کیفیت ان کی تدریس میں بھی نمایاں تھی۔ علامہ مفتی محمد معین الدین صاحب اشرفی اس وقت بھی آستانہ محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف میں دارالافتاء والقضاء کی مسند صدارت پر فائز ہیں۔ ایسے کامل و اکمل استاد گرامی کی رہنمائی میں مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے فلسفہ اور منطق کی کتب ملا حسن' میرزاہد' قاضی بیضاوی' امور عامہ اور تدبیر پڑھیں۔ استاد محترم کی یہ نصیحت ہوا کرتی تھی کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے تم یہی سوچتے رہو کہ آج تم نے کیا پڑھا ہے۔ اس صورتحال کا نتیجہ یہ نکلا کہ مفتی ایوب صاحب کے بقول ان کی کتابوں اور کاپیوں میں وہ سب کچھ لفظ بلفظ لکھا ہوتا تھا جو الفاظ صبح سے شام تک استاد گرامی نے اپنی زبان سے ادا کئے ہوتے تھے۔ مفتی محمد ایوب صاحب نے علامہ محمد معین الدین صاحب کی زیر نگرانی دینی تعلیم کا یہ سلسلہ کئی سال جاری رکھا یہاں تک کہ استاد محترم کے پیرو مرشد حضرت سید محمد مدنی میاں صاحب کی سرپرستی میں مدھیہ پردیش جبل پور میں دارالعلوم اہلسنت کے نام سے ایک عظیم ادارہ قائم ہوا جہاں بھارت کے مختلف صوبوں اور علاقوں کے علاوہ افریقہ اور ماریشس سے آئے ہوئے طلباء بھی داخل ہوئے۔ چند طلباء پاکستان سے بھی آئے ہوئے تھے۔ علامہ معین الدین صاحب کو بھی ان کے پیرو مرشد نے اس ادارے میں بھیجا تو مفتی محمد ایوب صاحب بھی ان کے ساتھ گئے' دو سال وہاں بھی دینی علوم حاصل کرتے رہے اور پانچ مئی 1985ء کو دارالعلوم اہلسنت جبل پور سے انہیں پہلی سند فراغت عطا فرمائی گئی اور دستار بندی ہوئی۔

مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی جبل پور میں دو سال کے تعلیمی پروگرام کے بعد دوبارہ سنبھل

Marfat.com

علامہ مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی اپنے صاحبزادہ محمد نظام اشرف کو درس دیتے ہوئے جو صدر العلماء حضرت سید محمد غلام جیلانی صاحب کے نواسہ ہیں۔ دوسری تصویر میں علامہ صاحب جمعہ کا خطبہ دے رہے ہیں

(مراد آباد) میں مدرسہ اشرفیہ شمس العلوم چلے گئے اور وہاں سے فاضل درسیات کا کورس کیا' اسی طرح مشق افتاء کا عمل بھی جاری رہا' چار سال کے عرصے میں یہ دونوں کورسز مکمل ہوئے اور 23 سال کی عمر میں 1990ء میں 60' 70 ہزار کے مجمع اور علماء ومشائخ کی ایک بڑی تعداد کی موجودگی میں آپ کی فاضل درسیات و افتاء کی دستار بندی عمل میں آئی۔ اس موقع پر موجود سو سے زیادہ علماء کرام وحاضرین کے سامنے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے نہایت فصیح وبلیغ عربی میں آدھے گھنٹے تک ہدیہ تشکر پیش کیا جس سے اجتماع میں موجود اکابر علماء ومشائخ بے حد متاثر ہوئے۔ عربی زبان وبیان پر اس عبور کی وجہ اور پس منظر دراصل وہ ہفتہ وار انجمن تھی جو مفتی معین الدین صاحب قبلہ کی زیر نگرانی ہر جمعرات کو منعقد ہوتی تھی اور جس میں کمپیئرنگ (معتمد جلسہ) کے فرائض مفتی محمد ایوب صاحب انجام دیتے تھے۔

اس تقریب کے بعد حضرت سید تنویر میاں صاحب مہتمم دار العلوم اہلسنت جبل پور نے یہ خواہش ظاہر کی کہ عربی زبان وبیان پر عبور رکھنے والے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی کو دار العلوم میں تدریس کے لئے خدمات تفویض کی جائیں چنانچہ شیخ الاسلام حضرت سید محمد مدنی میاں صاحب کے اشارے پر اور اپنے استاد گرامی کی وساطت سے وہ جبل پور چلے گئے اور چھ جولائی 1991ء کو جب انہیں دار العلوم اہلسنت جبل پور میں نائب شیخ الحدیث مقرر کیا گیا تو ان کی عمر صرف 25 برس تھی۔ ان کی کلاس میں ان سے بڑی عمر کے طلباء موجود تھے لیکن وہ اپنی علمی استعداد اور اساتذہ وبزرگوں کے روحانی فیض و رہنمائی میں چھ سال تک وہاں خدمات انجام دیتے رہے۔ ادارے میں آنے والے ہر عمر اور علاقے کے طلباء نے ان کی قابلیت اور تدریسی صلاحیتوں کا اعتراف کیا۔ اسی دوران استاد محترم مولانا مفتی معین الدین صاحب کی وساطت سے ان کی شادی حضرت علامہ مفتی سید شاہ غلام جیلانی صاحب میرٹھی کی

Marfat.com

صاحبزادی سے طے پائی اور 26 اپریل 1995ء کو تقریب عقد و نکاح میں حضرت غازی ملت علامہ سید محمد ہاشمی میاں صاحب قبلہ کچھوچھوی اور حضرت علامہ سید محبوب میاں صاحب قبلہ کچھوچھوی مہمانان گرامی تھے جبکہ قاضی شمس الدین احمد صاحب جونپوری کے صاحبزادے حضرت احمد شاہ میاں صاحب بھی اس موقع پر موجود تھے۔ جبل پور میں قیام کے دوران مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی کو یہ منفرد اعزاز بھی حاصل ہوا کہ شیخ المشائخ حضرت علامہ مفتی سید محمد مختار اشرف صاحب اشرفی جیلانی نے آپ کو یکم اپریل 1993ء کو اپنے گھرانے کی خاص سند حدیث عطا فرمائی۔ اس سند کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ سند صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے سید محمد مختار اشرف صاحب اشرفی جیلانی کو عطا کی تھی چنانچہ یہ سند لینے کے لئے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی خاص طور پر ان کے پاس گئے اور ان کے دولت کدہ پر یہ اعزاز وصول کیا۔ دار العلوم اہلسنّت جبل پور میں چھ سال خدمات انجام دینے کے بعد دیادرہ گجرات میں حضرت علامہ محمد مدنی میاں صاحب کی سرپرستی میں ہی چلنے والے ایک ادارے دار العلوم نور محمد میں صدر مدرس کے طور پر علامہ مفتی محمد ایوب صاحب کا تقرر ہوا اور وہاں تقریباً" دو سال انہوں نے علوم دینی کی تدریسی خدمات انجام دیں۔

سلسلہ بیعت و طریقت کے حوالے سے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے فرمایا کہ "سکول کے زمانے میں ہی شیخ المشائخ علامہ سید محمد مختار اشرف صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی سنبھل تشریف لائے اور کچھ دن قیام کیا تو والد گرامی نے مجھے ان کی خدمت میں پیش کر کے ان سے بیعت کرا دیا۔ اس طرح میرے پیر و مرشد وہی ہیں جو شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب کے پیر و مرشد ہیں۔ 11 جون 1999ء کو حضرت شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں صاحب نے برطانیہ میں مسجد نور الاسلام میں منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں علماء اور خادمین کی موجودگی میں مجھے اجازت بیعت و خلافت عطا فرماتے ہوئے دستار بندی فرمائی۔ میرا سلسلہ اشرفیہ سے تعلق ہے اور اشرفی سلسلہ قادری بھی ہے اور چشتی بھی ہے"۔

اپنی برطانیہ آمد کے پس منظر اور یہاں دینی و تبلیغی اور تدریسی سرگرمیوں کے حوالے سے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے فرمایا کہ "میرے برادر نسبتی حضرت مولانا حافظ و قاری سید محمد عرفانی میاں صاحب جو پہلے دیادرہ گجرات میں تھے، کسی کی دعوت پر برطانیہ تشریف لائے اور یہاں کچھ دن قیام کیا، اس دوران انہوں نے یہ مناسب خیال کیا کہ مجھے برطانیہ بلوایا جائے چنانچہ میں 17 ستمبر 1997ء کو برطانیہ آ گیا۔ میرا خیال تھا کہ میں یہاں چند ہفتوں سے زیادہ قیام نہیں کر سکوں گا کیونکہ یہاں میرے علمی و تدریسی عزائم و مقاصد کی تکمیل نہیں ہو سکے گی۔ برطانیہ آنے کے فوراً" بعد بھی مجھے یہی محسوس ہوا کہ یہاں میرے پڑھنے پڑھانے کے معاملات آگے نہیں بڑھ سکیں گے اور طویل قیام ممکن نہیں ہو گا تاہم رمضان المبارک کے دوران مسجد نور الاسلام بولٹن کے انتظامی اراکین نے مجھ سے کہا کہ نماز تراویح کے بعد تفسیر قرآن کے سلسلے میں ایک گھنٹے کا درس میں اپنے ذمہ لے لوں۔ میں نے اس پیش کش کو اگرچہ خوشی سے منظور کیا لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ لوگ اسے دلچسپی سے سنیں گے اور مجھے پسند کریں گے لیکن جب

Marfat.com

مسجد نور الاسلام بولٹن کی کمیٹی کے بعض اراکین و متعلقین (دائیں جانب سے) محمد حنیف علی صاحب بٹیل' محمد عثمان ناتھا صاحب اشرفی' محمد عثمان گجرا صاحب چشتی' محمد شبیر ناتھا صاحب اشرفی اور محمد اقبال ناتھا صاحب اشرفی

ایک ماہ مکمل ہوا تو ان لوگوں نے کہا کہ اب ہم آپ کو واپس نہیں جانے دیں گے"۔

مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے فرمایا کہ "اب بھی گجرات سے مجھے لوگ بلانے کے لئے خط لکھتے رہتے ہیں کہ آپ کو منہ مانگی تنخواہ دی جائے گی لیکن یہاں کے لوگ جانے ہی نہیں دیتے۔ چنانچہ اب میں 1997ء سے اس ادارے سے وابستہ ہوں۔ انہوں نے ادارے میں اپنی خدمات اور سرگرمیوں کے حوالے سے کہا کہ یہاں میری آمد سے پہلے دو امام صاحبان موجود تھے ۔ مولانا محمد اقبال صاحب مصباحی جو گجرات سے تعلق رکھتے ہیں اور سولہ سترہ سال سے اس ادارے سے وابستہ ہیں اور دوسرے صدر امام مولانا حافظ و قاری سید محمد عرفانی میاں صاحب جو میرے برادر نسبتی اور علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی کے صاجزادے ہیں۔ میں نے امامت کبھی نہیں کرائی تھی اور دو اماموں کی موجودگی میں تیسرے امام کے تقرر کی امید نہیں تھی لیکن منتظمین کا یہ کہنا تھا کہ اگر تین حضرات بھی پہلے سے ہوتے تو بھی ہم آپ کو ضرور یہاں رکھتے' چنانچہ میں نے بنیادی طور پر عربی اور اردو کی تدریس کے حوالے سے اپنے فرائض سنبھالے۔ اس وقت مسجد نور الاسلام اور مدرسے میں پانچ سو سے زائد بچے بچیاں قرآنی تعلیمات اور عربی و اردو پڑھ رہی ہیں۔ جن بچوں کے بارے میں میرا یہ خیال تھا کہ وہ مشکل دینی علوم اور عربی کی کتابیں نہیں پڑھ سکیں گے وہ نہایت احسن طریقے سے فیض الادب' منہاج العربیہ' معلم الانشاء' فیض الادب ثانی' القراۃ راشدہ ثانی اور شرح مرزا عامل جیسی کتب پڑھ رہے ہیں اور ان بچوں میں دلچسپی اور شوق کا یہ عالم ہے کہ اگر میں انہیں یہ کہتا ہوں کہ یہ اردو کا مسئلہ یا مضمون ہے اسے انگلش میں ترجمہ کر کے دکھاؤ تو وہ نہایت اچھی طرح اسے انگلش میں لکھ لیتے ہیں"۔

مفتی محمد ایوب صاحب نے فرمایا "برطانیہ میں نوجوانوں کو درپیش مسائل اور ان کے حالات کے پیش نظر میں نے تدریس کے عمومی انداز کے ساتھ ساتھ ایک طریقہ کار یہ بھی اختیار کیا کہ نوجوانوں سے دینی امور اور عام زندگی کے مسائل پر گفتگو اور رہنمائی کا سلسلہ شروع کیا۔ شروع میں ایک دو نوجوان

Marfat.com

آئے لیکن پھر یہ گروپ بڑھتے بڑھتے چالیس پچاس تک پہنچ گیا' مختلف کارخانوں اور فیکٹریوں میں کام کرتے والے یہ نوجوان ہفتہ کے دن جب وہ فارغ ہوتے ہیں تو ایک ڈیڑھ گھنٹے کے لئے آتے ہیں اور میں ان کو دینی مسائل و معاملات عملی طور پر سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں مثلاً "وضو کیسے کیا جاتا ہے' نماز کس طرح ادا کرنی ہے' ایک مقتدی ہو تو کیا صورت ہوگی' دو ہوں تو کس طرح کھڑے ہونا ہے' تیسرا آجائے تو کیا تبدیلی آئے گی۔ نوجوانوں کو تعلیم و رہنمائی کا یہ انداز پسند بھی آیا اور انہیں آسانی سے سمجھ میں بھی آیا"۔

مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی نے بتایا کہ مسجد کے اراکین اور متعلقین کی مجموعی تعداد پانچ سو کے قریب ہے اور ہر ایک کی یہی کوشش ہے کہ مسجد اور دین کے کام کو جس طرح بھی ممکن ہو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھایا جائے اس مقصد کے لئے مسجد میں تعمیر و توسیع کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ اس وقت ایک اہم مسئلہ نوجوان بچیوں کی تعلیم و تدریس کا ہے جنہیں عام طور پر مدرسے سے ہٹالیا جاتا ہے' ہماری کوشش ہے کہ مسجد کے ساتھ ایک سنٹر بھی ہو جس میں قابل خواتین ٹیچرز صرف نوجوان بچیوں کو تعلیم و تدریس کی سہولتیں فراہم کریں' اس سلسلے میں کوششیں جاری ہیں۔

برطانیہ میں مسلمان بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے ضمن میں درپیش مشکلات و مسائل کے حوالے سے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی نے فرمایا کہ "علماء و مشائخ کی تمام تر کوششوں کے باوجود ہم نوجوان نسل کو اس طرح تعلیم و تربیت فراہم نہیں کر سکے ہیں جیسے کہ کی جانی چاہئے تھی۔ ہم دینی تعلیمات انہیں بتا ضرور دیتے ہیں لیکن ان کے ذہنوں میں بٹھانے اور عمل میں لانے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ اس سلسلے میں ایک اہم رکاوٹ انگلش ہے۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہمارے علماء انگلش سمجھنے' بولنے اور لکھنے پر عبور حاصل کریں تا کہ یہاں برطانیہ کے مخصوص ماحول اور معاشرتی پس منظر میں ان کی بات نئی نسل تک بہتر اور واضح انداز میں پہنچ سکے"۔ مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے مزید فرمایا کہ "مسجد نور الاسلام میں اس حوالے سے بہترین انتظام کیا گیا ہے' خصوصاً" یہ کہ مسجد میں ایسا ریڈیو نیٹ ورک قائم ہے جو دس میل کے اندر ہر گھر میں سنا جاسکتا ہے اگر ہم مسجد میں ایک جملہ بھی بولیں گے تو پورے بولٹن کے گھروں میں لوگ ریڈیو پر ہماری بات سن سکیں گے اس طرح بچوں بچیوں اور خواتین کو ان کے گھر ہی میں دینی تعلیمات اور رہنمائی فراہم ہو سکتی ہے۔ یہ میرا یقین ہے کہ ہمارے نوجوان بچے اور بچیاں اتنے گئے گزرے نہیں ہیں کہ دین کی باتوں کو سنیں اور پھر وہ انہیں مسترد کر دیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ان تک یہ باتیں اس طرح پہنچیں کہ وہ سمجھ سکیں' پھر ان کے اندر جذبہ اور احساس بیدار کیا جائے اگر مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو رہے ہیں تو یہ کمی ہماری جانب سے ہے۔ "

مفتی صاحب نے نوجوانوں سے گفتگو کے اپنے تجربے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں نے مجھ سے یہ اعتراف کیا کہ ہم بہت برے حال میں تھے اور ہم نے اپنے معاملات درست کئے ہیں۔ پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں انگلش میں بات کر سکتا یا میرا خطاب و بیان انگلش میں ہوتا تو بچوں تک زیادہ بہتر انداز میں میرا پیغام پہنچتا اور اس کا اثر زیادہ ہوتا۔

مفتی محمد ایوب اشرفی صاحب نے برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کے مستقبل کے حوالے

Marfat.com

سے فرمایا کہ مسلمان نوجوانوں کے لئے جن میں لڑکے لڑکیاں دونوں شامل ہیں برطانیہ کا ماحول بے حد خطرناک ہے' برطانیہ میں سوائے روحانیت کے ہر شے دستیاب ہے اور ہم ابھی تک آنے والے خطرات کے مقابلے میں کوئی مؤثر انتظام کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ یہاں انگلش میں تقریریں کرنے والے بیشتر اصحاب بھی وہ ہیں جنہوں نے دین کے بارے میں اپنی محدود سمجھ اور علم کو انگلش میں ترجمہ کر کے بیان کرنا شروع کر دیا ہے۔ دوسری طرف جو علماء دین کا خاطر خواہ علم رکھنے والے ہیں' جو مسائل و معاملات کو سمجھنے اور سمجھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں' وہ انگلش میں بیان نہیں کر سکتے۔ اس طرح نوجوانوں تک انگلش میں جو کچھ پہنچایا جا رہا ہے وہ نامکمل اور بعض اوقات صحیح بھی نہیں ہوتا۔ اس طرح بجائے فائدے کے نقصان ہو رہا ہے کیونکہ کسی خالی ذہن میں غلط معلومات اور خیالات کا پہنچنا زیادہ خطرناک ہے' بہ نسبت اس کے کہ اسے کچھ معلوم نہ ہو۔ مفتی محمد ایوب صاحب نے انگلش میں اظہار خیال کرنے والے اصحاب سے اپیل کی کہ وہ اپنے محدود علم اور سمجھ بوجھ کو دوسروں تک منتقل کرنے کے بجائے کسی قابل' مستند اور دین و مسلک کے مقتدر عالم سے تعلق قائم کریں۔ پہلے مسائل و معاملات کو خود اچھی طرح سمجھیں اور پھر نئی نسل تک پہنچائیں تاکہ ان کی کوششوں سے فائدے کی بجائے نقصان کا احتمال ختم ہو سکے۔

اپنی تصنیفی و تالیفی خدمات اور سرگرمیوں کے حوالے سے علامہ مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی نے فرمایا کہ میرے بولٹن آنے سے قبل یہاں عربی کتب موجود نہیں تھیں تاہم یہاں مسجد کے اراکین اور متعلقین نے اس ضمن میں میرا پورا ساتھ دیا اور سعودی عرب' پاکستان اور بھارت سے کتابیں یہاں منگوانے سے ایک باقاعدہ کتب خانہ بن گیا ہے۔ چنانچہ میں نے وقت اور موقع کے لحاظ سے کام شروع کیا ہے' اس ضمن میں علامہ جلال الدین سیوطی کی ایک کتاب "اولیات" کے نام سے ہے جس میں دین و مذہب سے لے کر سماجی و معاشی موضوعات تک معلومات جمع کی گئی ہیں مثلاً "سب سے پہلا عقیدہ کیا تھا' سب سے پہلے بدن کے اوپر کپڑے کس نے پہنے' سب سے پہلے کونسی بدعت شروع ہوئی' سب سے پہلا شہید کون تھا' سب سے پہلے کس مسلمان نے کس کافر کو کس چیز سے مارا۔ میں نے اس سلسلے میں مستند اور معتبر ماخذوں کی روشنی میں کام شروع کیا ہے اور ساٹھ سے زائد کتب جن میں کلام پاک کے علاوہ بخاری شریف' مسلم شریف' بیضاوی اور دوسری کتابیں شامل ہیں' میرے زیر مطالعہ ہیں' چنانچہ جنرل کالج اور دینی امور پر یہ ایک جامع کتاب ہوگی اور میری کوشش ہے کہ اسے اردو اور انگریزی میں شائع کیا جائے۔

برطانیہ میں علماء کی خدمات' مختلف تنظیموں کی کارکردگی اور ان سے وابستگی کے حوالے سے مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی شمسی نے فرمایا کہ "میں کسی خاص تنظیم سے وابستگی کا قائل نہیں ہوں' اپنے آپ کو آزاد رکھنا چاہتا ہوں اور خود کو محدود کرنے کی بجائے کسی بھی سلسلے اور کسی بھی تنظیم کے اس کام میں شریک ہونے اور مدد دینے کے لئے تیار ہوں جس کا مقصد دین اور مسلک کا فروغ ہو۔ انہوں نے پاکستان' انڈیا اور بنگلہ دیش سمیت مختلف ممالک سے آئے ہوئے علماء و مشائخ کی کوششوں کے ضمن میں کہا کہ وہ اپنی کوششوں میں مصروف ہیں کہ عوام تک دین و مسلک کا پیغام پہنچایا جائے اور مسلمانوں خاص طور پر اپنی نسل کو دینی تعلیم و تربیت کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کئے جائیں۔

Marfat.com

پیر حکیم غلام محمد نوشاہی قادری

پیر حکیم غلام محمد صاحب نوشاہی قادری ایک ایسی درویش صفت شخصیت ہیں جو مجدد اسلام حضرت نوشہ گنج صاحب قادریؒ سے اپنے سلسلہ ارادت' حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی قادری سے اپنے واسطہ خلافت اور مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی قادری سے اپنے رابطہ عقیدت ہی کو اپنا سب سے بڑا سرمایہ سمجھتے ہیں- پیر غلام محمد صاحب نوشاہی قادری جنہیں ان کے اکثر عقیدت مند باباجی کے نام سے یاد کرتے ہیں' اپنے بارے میں کچھ کہنے سے انتہائی گریز کرتے ہیں- ان کا فرمانا ہے کہ میں حضور نوشہ گنج بخشؒ قادری کے دربار کا ایک ادنیٰ غلام ہوں اور میرے لئے یہی کافی ہے- وہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ سے ان کی عقیدت وارادت کا سلسلہ جدی پشتی

Marfat.com

ہے اور جب سے حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے اپنا فیض عام کیا' باباجی کے بزرگ پشت در پشت سلسلہ نوشاہیہ قادریہ سے وابستہ ہوتے گئے- باباجی کے جد امجد حضرت شرف الدین صاحب سب سے پہلے سلسلہ نوشاہیہ سے وابستہ ہوئے تھے' ان کے بعد سے اب تک یہ سلسلہ جاری ہے-

پیر غلام محمد صاحب نوشاہی قادری کے والد بزرگوار کا اسم گرامی پیر محمد دین صاحب نوشاہی قادری تھا جبکہ پیر اللہ دتہ صاحب المعروف پیر اللہ یار نوشاہی قادری آپ کے دادا جان تھے جو کشمیر میں پالکی والی سرکار کے لقب سے بے حد مشہور ہیں- باباجی نے حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی قادریؒ سے بیعت کی تھی اور پیر صاحب نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا تھا' آپ کا شمار حضرت پیر صاحب کے ممتاز خلفاء میں ہوتا ہے- پیر غلام محمد صاحب نوشاہی قادری میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے اور ابتدائی عصری تعلیم وہیں حاصل کرنے کے بعد آپ نے بریلی شریف سے دینی تعلیم حاصل کی- پیر صاحب نے حکمت کی بھی باقاعدہ تعلیم حاصل کی جبکہ حضرت پیر برق شاہ صاحبؒ نے بھی اس شعبہ میں ان کی تربیت اور رہنمائی میں بہت اہم کردار ادا کیا اس لئے کہ وہ خود بھی ایک مستند طبیب تھے- منگلا ڈیم کی تعمیر کے وقت جب متاثرین وہاں سے منتقل ہوئے تو باباجی بھی ضلع شیخوپورہ میں احسان اللہ شہید میں آ گئے اور وہاں انہوں نے کچھ رقبے خرید لئے-

پیر غلام محمد صاحب نوشاہی قادری ابتدائی دنوں ہی میں انگلینڈ آ گئے تھے تاہم اب 1980ء سے ان کا مستقل قیام لنکا شائر کے شہر بولٹن میں ہے- ان کی دینی و روحانی اور سلسلہ نوشاہیہ کے حوالے سے خدمات کا سلسلہ برطانیہ اور پاکستان میں بیک وقت جاری و ساری ہے- چونکہ پیر صاحب ایک کامل طبیب بھی ہیں اس لئے وہ اپنے مریدین' معتقدین اور سائلین کے روحانی علاج کے ساتھ ساتھ ان کا طبی علاج بھی کرتے ہیں اور سینکڑوں مریض شفایاب ہوتے ہیں' برطانیہ میں پیر صاحب کے مریدین و معتقدین بولٹن کے علاوہ بلیک برن' نوٹنگھم' برمنگھم' لیسٹر' گلاسگو اور دوسرے کئی شہروں میں موجود ہیں اور وہاں پیر صاحب کا حلقہ ارادت بہت وسیع ہے- بولٹن میں پیر صاحب کے آستانہ پر حضرت نوشہ گنج بخشؒ صاحب قادری اور حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی قادریؒ کے اعراس کے علاوہ عید میلاد النبیؐ' محرم الحرام اور گیارہویں شریف کے موقع پر دینی اجتماعات اور ذکر و اذکار کی محافل کا سلسلہ جاری رہتا ہے

پیر غلام محمد صاحب نوشاہی قادری کے بڑے صاحبزادے حافظ صوفی محمد صدیق صاحب نوشاہی قادری جو اپنے والد گرامی سے بیعت تھے' پاکستان میں پیر صاحب کی دینی خدمات میں نہ صرف ان کا ہاتھ بٹاتے تھے بلکہ تمام تر انتظامات کی نگرانی کرتے تھے لیکن چار سال قبل داتا دربار پر حاضری کے بعد شیخوپورہ واپس آتے ہوئے ڈسکہ کے قریب ایک حادثہ کے نتیجہ میں واصل بحق ہو گئے- حافظ صوفی محمد صدیق صاحب میرپور میں دربار نوشاہی' جامع مسجد نور اور دارالعلوم قادریہ نوشاہیہ کی تعمیر اور میرپور اور شیخوپورہ میں مختلف اعراس کے انعقاد کے انتظام و انصرام کی نگرانی انتہائی جانفشانی سے کرتے تھے' وہ خود انتہائی دیندار اور درویش صفت انسان تھے' سلسلہ کے حوالے سے بھی ان کی بڑی خدمات تھیں' اس لئے خود ان

Marfat.com

یا اللہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — یا محمد

خلافت نامہ

منجانب سلسلۂ عالیہ قادریہ نوشاہیہ محمدیہ البرقیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

[illegible]

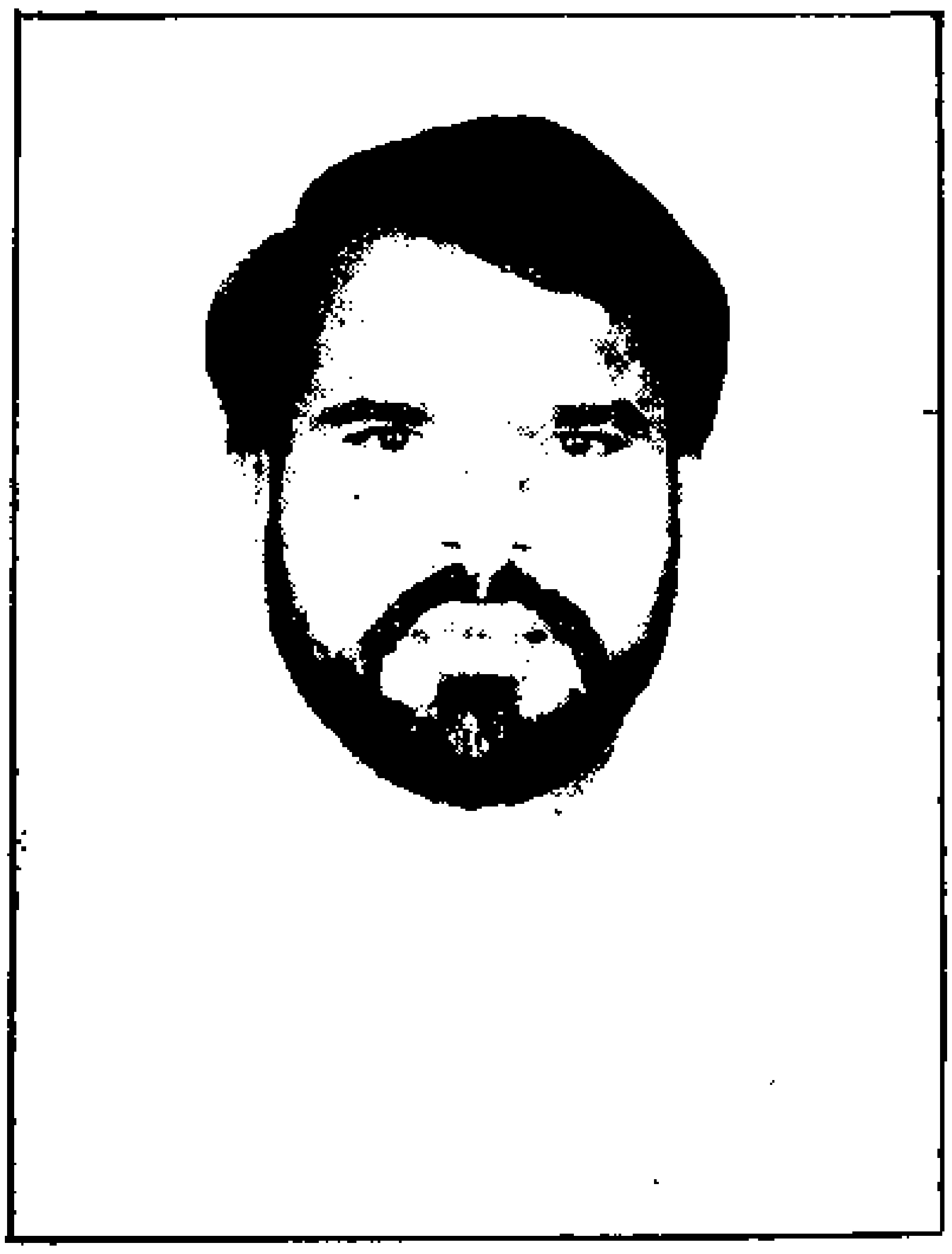

پیر غلام محمد صاحب نوشاہی کے فرزند صاجزادہ محمد رفیق نوشاہی دیا ئیں طرف حضرت پیر برق شاہ صاحب کی جانب سے پیر غلام محمد صاحب کو جاری کیے جانیوالے خلافت نامہ کا عکس

کے معتقدین بہت بڑی تعداد میں موجود تھے۔ تاہم ان کے وصال کے بعد اب پیر غلام محمد صاحب نوشاہی قادری کے دوسرے صاجزادے ' صاجزادہ محمد رفیق نوشاہی قادری جن کا مستقل قیام میرپور آزاد کشمیر میں ہے ' اب تمام کاموں میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں بلکہ ان کی نگرانی کرتے ہیں

پیر غلام محمد صاحب نوشاہی قادری کی سرپرستی اور ذاتی کوششوں سے میرپور میں بن خرماں ' میاں محمد ٹاؤن میں ایک شاندار دارالعلوم قادریہ نوشاہیہ زیر تعمیر ہے۔ اس کی تعمیر کا سلسلہ 1995ء میں شروع ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی جامع مسجد نور کی تعمیر کا بڑا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے ' اندر کا ہال اور برآمدہ مکمل کیا جا چکا ہے جبکہ اس کے مینار کی تعمیر اور تزئین و آرائش کا کام باقی ہے۔ پیر صاحب کی غیر موجودگی میں دربار نوشاہی اور دارالعلوم و مسجد کے کام کی نگرانی ان کے صاجزادے صوفی محمد رفیق نوشاہی قادری صاحب کرتے ہیں۔ پیر صاحب کے مزید دو صاجزادے صاجزادہ محمد شفیق نوشاہی قادری اور صاجزادہ محمد عتیق نوشاہی قادری شیخوپورہ میں مقیم ہیں۔

میرپور میں دربار نوشاہی میں ہر سال حضرت نوشہ گنج بخش قادری '' حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی کے عرس اور بڑی گیارہویں شریف انتہائی عقیدت و احترام اور شان و شوکت سے منائے جاتے ہیں جبکہ شکر گڑھ اور شیخوپورہ میں بھی حضرت نوشہ گنج بخش قادری کا عرس منعقد کیا جاتا ہے اور گیارہویں شریف کا اہتمام شایان شان طور پر کیا جاتا ہے۔ پیر غلام محمد صاحب نوشاہی دارالعلوم قادریہ نوشاہیہ کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد اسے دینی تعلیم کا ایک اہم مرکز بنانے کا عزم رکھتے ہیں اور ان کا فرمانا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ سلسلہ نوشاہیہ کی خدمت کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔

Marfat.com

الحاج پیر محمود حسین نقشبندی

الحاج پیر محمود حسین صاحب نقشبندی حضرت پیر ہارون الرشید صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ موہڑہ شریف کے خلیفہ ہیں اور بریڈ فورڈ میں اسلامک سنٹر اور ادارہ نظریہ کے بانی و منتظم ہیں۔ پیر محمود حسین صاحب سلسلہ نسبت رسولی کے فروغ اور خصوصاً" بریڈ فورڈ میں اس کی دینی' تبلیغی اور روحانی سرگرمیوں کے روح رواں ہیں۔ وہ انتہائی دیندار' پر خلوص' نیک طینت اور خدا ترس شخصیت ہیں۔

الحاج پیر محمود حسین صاحب 19 مئی 1952ء کو راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان کے گاؤں بجگراں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی چوہدری محمد خان صاحب مرحوم نہ صرف صوم و صلوٰۃ کے پابند بلکہ تہجد گزار' انتہائی مذہبی اور صوفی ذہن کے مالک تھے۔ انہوں نے فوج میں ملازمت کے دوران بغداد شریف میں حضرت غوث الاعظمؒ کے دربار پر حاضر ہو کر سلسلہ قادریہ میں اس وقت کے سجادہ نشین کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

الحاج پیر محمود حسین صاحب نے ابتدائی دینی اور دنیاوی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی اور میٹرک پاس کرنے کے بعد 1967ء میں انگلینڈ آ گئے جہاں انہوں نے کام کے ساتھ ساتھ انگلش میں بھی مہارت

Marfat.com

الحاج پیر محمود حسین صاحب کی نگرانی میں قائم ہونے والا اسلامک سنٹر اور راہ نظیریہ بریڈ فورڈ

حاصل کی۔ پیر صاحب کو دین و مذہب سے ابتدا ہی سے لگاؤ تھا وہ نہ صرف پابند صوم و صلوٰۃ بلکہ ذکر و فکر اور تصوف سے گہرا شغف رکھتے تھے اس لئے انہوں نے ملازمت کے ساتھ ساتھ تبلیغ دین کا کام بھی شروع کر دیا۔ الحاج پیر محمود حسین صاحب نے 1977ء میں دربار عالیہ موہڑہ شریف حاضر ہو کر الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب کے دست حق پرست پر سلسلہ نسبت رسولی میں شرف بیعت حاصل کیا۔ جولائی 1982ء میں حضرت پیر صاحب نے الحاج محمود حسین صاحب کو مکمل خلافت عطا فرمائی اور نسبت رسولی کے معمولات ' تعویذات اور اوراد و وظائف کی مکمل طور پر اجازت دے کر خلافت سے مجاز فرمایا اور بریڈ فورڈ میں نسبت رسولی کے سلسلہ کے باقاعدہ اجراء کا حکم فرمایا۔

الحاج پیر ہارون الرشید صاحب 1983ء میں برطانیہ کے اپنے پہلے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے تو اس دوران 8 مئی کو برطانیہ میں الحاج محمود حسین صاحب کی نگرانی میں حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے ادارے اسلامک مشنری کالج میں سب سے بڑے عرس کا انتظام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں علماء و مشائخ نے شرکت کی اور حضرت پیر خواجہ ہارون الرشید صاحب نے سلسلہ نسبت رسولی اور بزرگان موہڑہ شریف کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس موقع پر اجتماع میں حضرت پیر ہارون الرشید صاحب نے بریڈ فورڈ میں الحاج محمود حسین صاحب کی خدمات کو سراہا اور ان کی خلافت کا اعلان فرمایا۔ 1983ء سے ہی حضرت الحاج پیر ہارون رشید صاحب نے برطانیہ میں عرس کے اجتماعات میں الحاج پیر محمود حسین صاحب کو شجرہ نسبت رسولی پڑھنے کے لئے منتخب کیا۔ اس وقت سے آج تک حضرت پیر صاحب نے برطانیہ کے جتنے بھی (قریباً" 14) روحانی دورے فرمائے تو ان کے ہر دورے میں ہر بڑے اجتماع میں الحاج پیر خلیفہ محمود حسین صاحب کو یہ شرف حاصل ہوا کہ وہ شجرہ طریقت پڑھتے رہے۔ پیر صاحب کے برطانیہ کے ہر دورے کے دوران میں بڑے اجتماعات ہوتے ہیں پیر محمود حسین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن سیرت اور خوش آوازی کی دولت سے بھی نوازا ہے۔

Marfat.com

الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب بریڈ فورڈ کے آستانہ عالیہ پر تشریف فرما ہیں

الحاج پیر محمود حسین صاحب نے 1983ء میں حضرت پیر ہارون الرشید صاحب کے حکم پر بریڈ فورڈ 8 میں گرلنگٹن روڈ پر اسلامک سنٹر آستانہ عالیہ اورادنظیریہ قائم کیا جس میں اس وقت تک متعدد علماء کرام نے تعلیمی' تربیتی اور تبلیغی خدمات انجام دی ہیں- یہاں پانچ وقتہ نماز با جماعت اور جمعۃ المبارک کی نماز ہوتی ہے- اس وقت اس ادارہ میں ایک سو سے زائد بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں- جو علماء اس سنٹر میں خدمات انجام دے چکے ہیں ان میں مولانا محمد حنیف رضا صاحب نقشبندی' مولانا قاری ظہور احمد صاحب اور مولانا قاری سمندر خان صاحب نقشبندی بھی شامل ہیں جبکہ آج کل مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور حافظ ظہیر احمد صاحب اور حافظ ایاز قریشی صاحب بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں- آستانہ عالیہ اورادنظیریہ پر ہر ہفتہ محفل ذکر ہوتی ہے' ہر ماہ گیارہویں شریف کا اجتماع ہوتا ہے اور ہر سال عرس کا عظیم اجتماع بھی اس آستانہ کے تحت ہوتا ہے-

الحاج پیر محمود حسین صاحب نے اپنے مرشد کی اجازت سے اس وقت تک بے شمار افراد کو سلسلہ نسبت رسولی میں داخل کیا ہے- خاص بات یہ ہے کہ پیر صاحب سے بیعت ہونے والوں کی زندگیاں اسلام کے سانچے میں ڈھل گئیں' جو لوگ نماز سے دور تھے وہ نمازی بن گئے' جو سگریٹ پیتے تھے انہوں نے سگریٹ اور دیگر منشیات چھوڑ دیں' ان کے چہرے سنت رسولؐ سے مزین ہو گئے' ان کے کردار' اخلاق اور عادات میں نمایاں تغیر رونما ہوا- پیر صاحب کا کہنا ہے کہ یہ سب ان کے مرشد کی عنایات اور روحانی توجہات کا فیض ہے کہ بہت سے لوگوں میں اسلامی اور روحانی انقلاب آیا ہے' بہت سے لوگ جادو' نظربد اور جنات سے آزاد ہو گئے اور بہت سے لاعلاج مریض شفایاب ہو گئے- پیر محمود حسین صاحب نے مزید کہا کہ میں نے اپنے مرشد کی دعا اور توجہ سے بہت سے ایسے لوگوں کا جو لاعلاج تھے' تعویذات اور دم کے ذریعے علاج کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے کلام نوری کی برکت سے مکمل شفا دی- ایسے مریضوں میں

Marfat.com

الحاج پیر محمود حسین صاحب بریڈ فورڈ میں عرس کے موقع پر شجرہ شریف پیش کر رہے ہیں
الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب اور دیگر خلفاء تشریف فرما ہیں

خاص طور پر خارش' جلدی امراض' شوگر' جوڑوں کے درد' دمہ اور بلڈ پریشر کے مریض تھے- ایک مشہور وکیل ارشد علی صاحب سالہا سال سے خارش اور جلدی مرض میں مبتلا تھے اور ڈاکٹری علاج سے تنگ آکر مایوس ہو چکے تھے' نسبت رسولی کے دم اور روحانی تعویذات سے مکمل تندرست ہو گئے اور خدا کے فضل و کرم سے اب وہ سلسلہ نسبت رسولی کے مبلغ ہیں- پیر محمود حسین صاحب نے کہا کہ اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں-

برطانیہ میں تبلیغ دین کے حوالے سے پیر صاحب نے کہا کہ اسلام صرف لیکچر اور تقریروں سے نہیں پھیلتا' اسلام ایک عالمگیر اور عملی دین ہے- دکھی انسانیت کو آرام پہنچانے سے لوگ خود بخود اسلام کے شجر سایہ دار میں پناہ لیتے ہیں- یہ ہمارا تجربہ ہے کہ جب لوگوں کے جسمانی اور روحانی امراض کا علاج کیا گیا اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے قرآنی فیض کو ملاحظہ کر لیا تو وہ اسلام کے پرستار اور عامل ہو گئے- یہ بات صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ہندو' سکھ اور انگریز بھی اسی خدمت خلق سے متاثر ہو کر صوفیاء کرام کے ذریعہ اسلام کی آغوش میں آئے اور آج بھی آ رہے ہیں چنانچہ اسلام کی تبلیغ میں یہی پہلو خلق خدا کے لئے کشش کا باعث رہا ہے اور آج بھی ہے اس لئے علماء کو بھی اور صوفیا کو بھی عملی طور پر اس پہلو پر زور دینا چاہئے-

حضرت الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب کے برطانیہ کے تبلیغی دوروں کے حوالے سے الحاج پیر محمود حسین صاحب نے کہا کہ حضرت پیر صاحب کا جتنا عرصہ بھی یہاں گزرتا ہے' فجر کی نماز سے لے کر عشاء اور رات گئے تک سوائے اللہ تعالیٰ اور رسول پاک ؐ کے ذکر کے کوئی دوسری بات نہیں ہوتی- پیر صاحب کا نصب العین یہ ہے کہ مخلوق خدا کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلایا جائے اور اس کو صحیح تعلیم دی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنے کے لئے سب سے بڑا کام یہی ہے کہ اس کی مخلوق کو اس کی طرف

Marfat.com

الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب بریڈ فورڈ میں سالانہ عرس کے موقع پر خطاب کر رہے ہیں- بائیں جانب علامہ پیر محمد عبدالخالق صاحب مجددی ہیں جو تمام پروگراموں کی نظامت کے فرائض انجام دیتے ہیں

متوجہ کیا جائے اور خالق و مخلوق کا ٹوٹا ہوا رشتہ دوبارہ جوڑا جائے- حضرت پیر صاحب اس کو اپنی عبادت سمجھتے ہیں اور اسی عبادت کے لئے یہاں تبلیغی دورے پر تشریف لاتے ہیں-

الحاج پیر محمود حسین صاحب نے برطانیہ میں حضرت پیر ہارون الرشید صاحب کے سب سے بزرگ خلیفہ مجاز الحاج علامہ پیر محمد عبدالخالق صاحب مجددی کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ صاحب کا نام پاکستان ' آزاد کشمیر اور یورپ کے علماء اہل سنت میں کسی تعارف کا محتاج نہیں- آپ نے برطانیہ میں سلسلہ نسبت رسولی کے فروغ کے لئے ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں اور آپ یہاں حضرت پیر صاحب کے عقیدت مندوں کے قائم کردہ روحانی مراکز کے سرپرست ہیں- پیر محمود حسین صاحب نے کہا کہ علامہ عبدالخالق مجددی صاحب کو حضرت الحاج پیر ہارون الرشید صاحب کے والد گرامی حضرت الحاج خواجہ پیر نظیر احمد صاحبؒ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل ہوا اور ان کے صاحبزادے ' جانشین اور مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف کے سجادہ نشین حضرت الحاج پیر ہارون الرشید صاحب نے علامہ صاحب کو خلافت عطا فرمائی اور روحانی تربیت بھی کی- جب برطانیہ میں مریدین اور معتقدین نے الحاج پیر ہارون الرشید صاحب سے اصرار کیا کہ وہ برطانیہ کا دورہ کر کے انہیں فیضیاب فرمائیں تو حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ پہلے ہمارے خلیفہ علامہ عبدالخالق مجددی صاحب جائیں گے اور اس کے بعد میں برطانیہ کا دورہ کروں گا چنانچہ علامہ صاحب آپ ہی کے حکم پر ستمبر 1981ء میں پاکستان سے برطانیہ آئے اور اس کے بعد اپریل 1983ء میں حضرت پیر ہارون الرشید صاحب برطانیہ کے دورے پر تشریف لائے- پیر محمود حسین صاحب نے فرمایا کہ ہم اپنے مرشد کریم کی خصوصی توجہ اور دعاؤں کے طفیل اور حضرت علامہ صاحب کی سرپرستی میں سلسلہ نسبت رسولی کے ذریعہ بندگان خدا کو فیض پہنچانے اور ان کی روحانی تربیت کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں-

Marfat.com

پیر سید محمد نورانی حیدر علی

پیر سید محمد نورانی حیدر علی صاحب ان مشائخ میں سے ہیں جو بھارت سے برطانیہ آئے اور جو اس خطے میں روحانیت اور تصوف کے فروغ کے لئے طویل عرصے سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ 1972ء سے برطانیہ میں مقیم عوام اہلسنّت کی فکری و روحانی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ آپ سلسلہ قادریہ نقشبندیہ سے وابستہ ہیں اور لنکا شائر کے شہر بولٹن میں مقیم ہیں۔

پیر سید محمد نورانی حیدر علی صاحب 17 اگست 1928ء کو بھارتی صوبے گجرات کے ضلع آنن کے قصبے پٹلاد میں پیدا ہوئے ان کے والد گرامی کا نام حیدر علی اور دادا کا اسم گرامی امیر علی ہے۔ سلسلہ قادریہ رضویہ میں انہوں نے مولانا اختر رضا خان صاحب کے بھتیجے حضرت سبحانی میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور وہ ان کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ پیر سید محمد نورانی صاحب کو اشرفیہ سلسلے میں بھی اجازت بیعت حاصل ہے۔ حضرت سید آل رسول نظمی میاں صاحب جن کا تعلق مارہرہ شریف سے ہے وہ اور پیر سید محمد نورانی صاحب بزرگوں کی سطح پر ایک ہی پشت سے ہیں۔ پیر سید محمد نورانی صاحب کے چچا منیر علی صاحب طبیہ کالج سے سند یافتہ طبیب تھے۔ ساتھ ہی مذہبی معاملات میں بھی انہیں گہری دلچسپی تھی۔ بھارتی صوبہ گجرات کے ضلع بھروچ اور احمد آباد میں ان کے مریدین اور معتقدین کی بڑی تعداد آباد ہے۔

اپنی برطانیہ آمد اور یہاں مذہبی سرگرمیوں کے بارے میں پیر سید محمد نورانی صاحب نے کہا کہ برطانیہ میں بھی میرے مریدوں کی کافی تعداد موجود ہے اور ان لوگوں کی خواہش پر ہی میرا برطانیہ آنا ہوا لیکن میں نے ایسا طریقہ کار اختیار کیا کہ برطانیہ میں دین کی خدمت بھی ہو جائے اور بھارت آنے جانے کا قانونی حق بھی قائم رہے چنانچہ میں نے 1989ء میں برطانیہ میں STAY لیا جبکہ 27 اگست 1972ء کو برطانیہ آنے کے بعد 1989ء تک میں نے آمدورفت کا سلسلہ جاری رکھا۔ 1973ء میں پہلی بار حج بیت اللہ کے لئے گیا جس کے بعد سے اب تک بارہ تیرہ بار حج کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ 1977ء میں بھارت جا کر دو برس مریدین کے ساتھ گزارے اور پھر اہل خانہ کو بھی برطانیہ ساتھ لے آیا اور اب وہ بھی یہاں مستقل سکونت کا حق رکھتے ہیں۔

پیر سید محمد نورانی صاحب نے تعلیمی شعبے میں زیادہ تر اپنے بزرگوں سے ہی اکتساب فیض کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان صاحب جیسے بزرگوں کی صحبت بھی میسر رہی، اسی طرح انہیں بھارت میں مختلف دینی اجتماعات میں خطاب و صدارت کے لئے بلوایا جاتا تھا۔ برطانیہ میں انہوں نے بلیک برن سے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا لیکن وہ کسی ایک شہر یا علاقے تک محدود نہیں رہے بلکہ انہوں نے شہر شہر مسلک اہلسنّت کی ترویج اور روحانی محافل کے سلسلے قائم کئے جہاں جہاں بھی وہ علماء کی دعوت یا مریدین کی درخواست پر تشریف لے جاتے ہیں وہاں مسلک اہلسنّت کی تعلیمات اور بزرگوں کے فیوض و برکات کو اجاگر کرتے ہیں۔ برطانیہ میں ان کے مریدین

Marfat.com

کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے۔ پیر سید محمد نورانی صاحب بولٹن اور بلیک برن میں مریدین کے حلقوں اور روحانی محافل میں شریک ہوتے رہتے ہیں اور سلسلہ قادریہ و نقشبندیہ میں بیعت کرتے ہیں۔ ان دونوں شہروں کے علاوہ لنکاسٹر' پرسٹن' لیسٹر اور برائرفیلڈ میں بھی ان کے مریدوں کی کافی تعداد موجود ہے۔ انہوں نے مولانا شاہ عارف اللہ قادری کی علالت کے دوران برائرفیلڈ میں کچھ عرصہ امامت و خطابت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ ان کے سلسلے کا سالانہ عرس بھارت میں ہوتا ہے' تاہم برطانیہ میں انہوں نے روحانی مجالس کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے' اس کے ساتھ ساتھ وہ مختلف علماء کرام جن میں مولانا شاکر علی رضوی صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں' کے ہمراہ تبلیغ اسلام اور مسلک اہلسنّت کے فروغ کی کوششوں میں شریک رہتے ہیں تاہم وہ مسلک کے لئے کام کرتے ہوئے غیر جانبداری اور خلوص کو اہمیت دیتے ہیں' کسی قسم کی گروہ بندی یا تفرقہ بازی سے خود کو الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ برطانیہ میں علماء و مشائخ کی خدمات کے حوالے سے پیر نورانی صاحب کا نقطہ نظریہ ہے کہ برطانیہ میں علماء بڑی تعداد میں آئے اور ادارے بھی قائم ہوئے لیکن ان میں سے بعض نے حقیقی منزل کی طرف پیش قدمی نہیں کی۔ پیر سید محمد نورانی صاحب نے کہا کہ میں چونکہ ان باتوں سے ڈرتا ہوں اور خود کو بدنامیوں سے دور رکھنا چاہتا ہوں اس لئے میں نے کبھی الگ ادارے کے قیام کی نہ ضرورت محسوس کی اور نہ کوشش کی۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے پیر سید محمد نورانی صاحب نے کہا کہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ نئی نسل کو مناسب ماحول اور تربیت کی ضرورت ہے اگر مولانا شاکر رضوی صاحب جیسے لوگ کام کرنے والے ہوں اور ان کی مخالفت نہ کی جائے تو نوجوان نسل کے مستقبل کو محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں تمام علماء اور عوام اہلسنّت کو اپنے اپنے حلقہ اثر میں مسلک اہلسنّت کے تحفظ و ترویج کے لئے کام کرنا ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مسلمان نماز اور دیگر شعائر اسلامی کی پابندی کریں' حلال و حرام کا خیال رکھیں اور دوسروں کو بھی اس جانب متوجہ کرتے رہیں۔ پیر سید محمد نورانی صاحب نے بولٹن میں دینی و مذہبی سرگرمیوں کے حوالے سے بتایا کہ یہاں مولانا محمد اقبال صاحب مصباحی' مولانا محمد محسن صاحب اور مکہ مسجد والے مولانا صابر علی صاحب دیگر علماء کرام قابل تعریف کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح مانچسٹر میں بھی علامہ قمرالزماں اعظمی صاحب نے دین و مسلک کے حوالے سے عمدہ کام کیا ہے۔ دوسرے ممالک میں اپنی سرگرمیوں کے حوالے سے پیر سید محمد نورانی صاحب نے بتایا کہ ہالینڈ اور بلجیم میں بھی میرے مرید موجود ہیں۔ اور وہاں بھی ہمارے حلقے کام کر رہے ہیں۔ دوسرے سنی علماء اور مشائخ نے بھی ان ملکوں میں کافی کام کیا ہے۔ پیر سید محمد نورانی صاحب ہالینڈ اور بلجیم کا دورہ بھی کر چکے ہیں' اس کے علاوہ انہوں نے چار مرتبہ سڑک کے راستے بھی انگلینڈ سے شام اور عراق میں زیارات کرتے ہوئے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی ہے تاہم وہ اپنے نقطہ نظر کے مطابق نماز کی حفاظت اور صحیح ادائیگی کو یقینی بنانے کا خصوصی خیال رکھتے ہیں اور انہوں نے وقت اور حالات کے مطابق اپنے مزاج اور بزرگوں کی روایات سے انحراف نہیں کیا ہے۔

Marfat.com

الحاج پیر گل ریاض نقشبندی

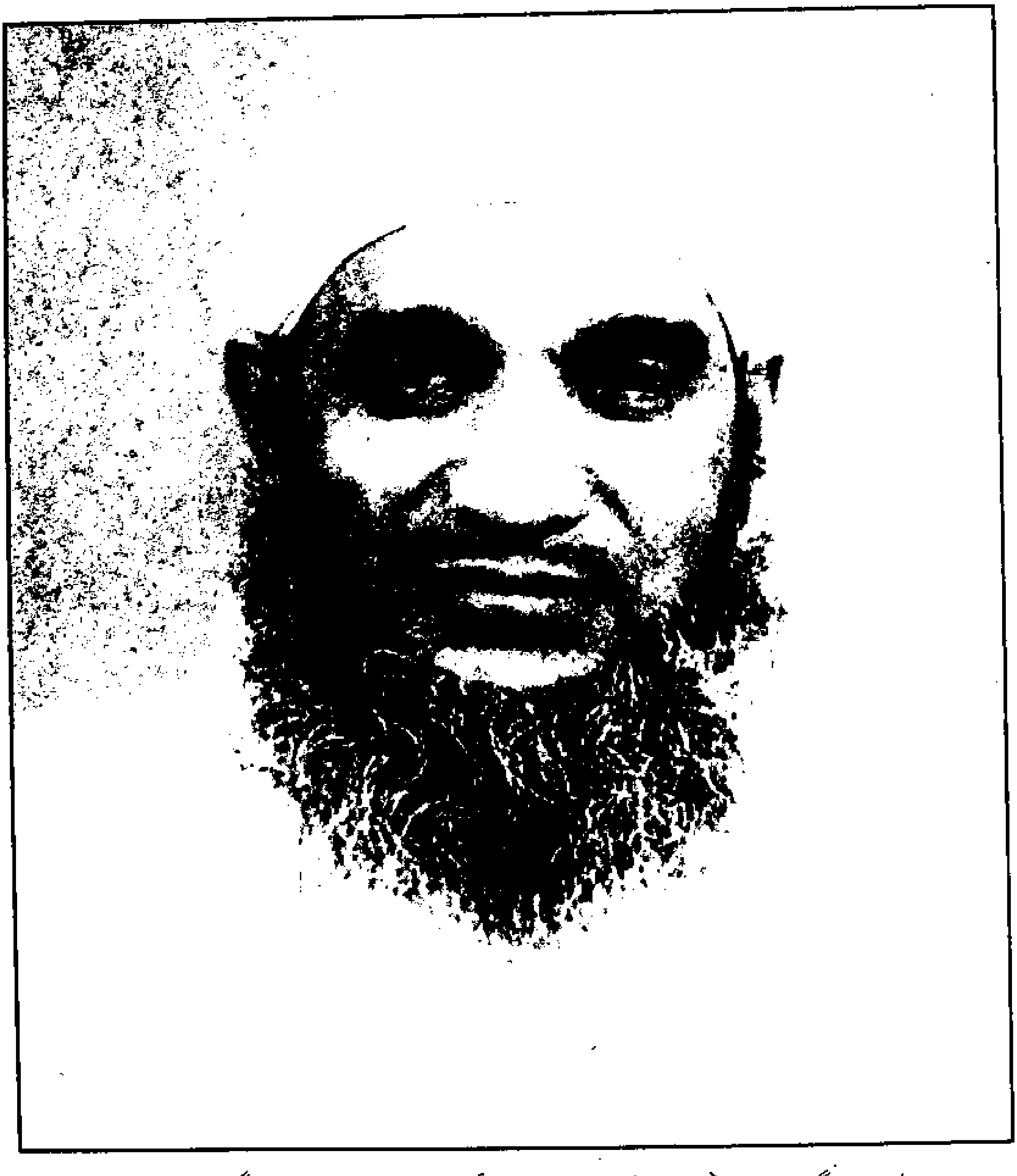

الحاج پیر گل ریاض صاحب نقشبندی ایک باعمل اور پابند شریعت بزرگ ہیں- آپ کے زیر اہتمام برمنگھم کے مشہور علاقہ آلم راک میں قائم ادارہ مدینہ کاشف العلوم اس وقت دینی اور روحانی سرگرمیوں کے ایک اہم مرکز کی حیثیت اختیار کر چکا ہے- الحاج پیر گل ریاض صاحب کی سرپرستی میں اس ادارہ میں باضابطہ دینی تعلیم و تدریس کے علاوہ منعقد ہونے والی دینی محافل اور خصوصاً "ربیع الاول شریف' رمضان شریف اور دیگر مقدس مذہبی تہواروں کے موقع پر ہونے والی تقریبات میں نامور علماء کرام' مشائخ عظام اور ثنا خوانان رسولؐ شرکت فرماتے ہیں اور عوام کو فیضیاب کرتے ہیں' ان میں خاص طور پر مولانا مفتی عبدالرسول صاحب منصور الازہری' مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی اور حضرت شیخ محمود رشید

Marfat.com

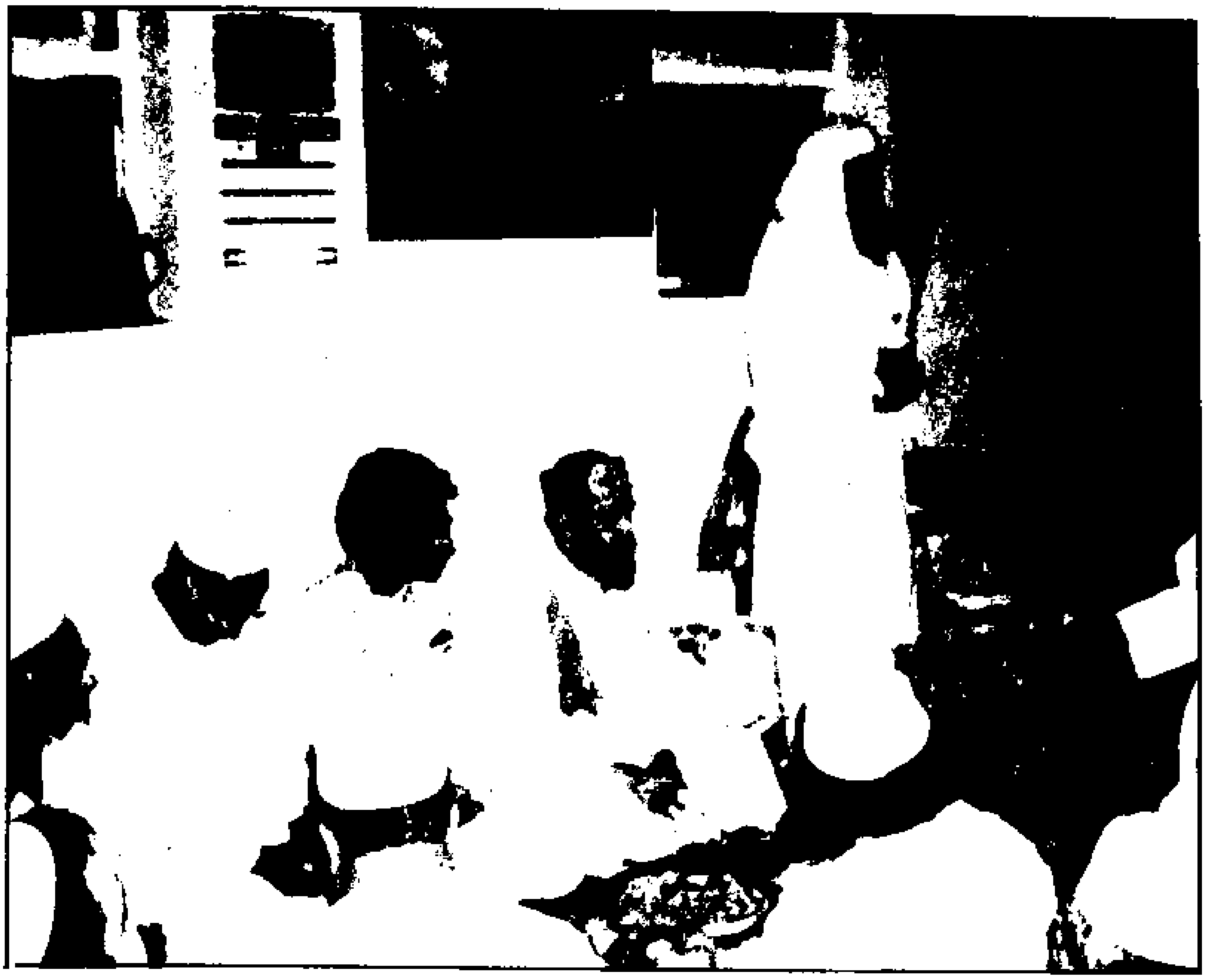

پیر گل ریاض صاحب مدینہ کاشف العلوم میں ایک تقریب سے خطاب فرمارہے ہیں۔ شیخ محمود رشید صاحب موجود ہیں

صاحب قابل ذکر ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پیر گل ریاض صاحب کے آستانہ عالیہ پر ان کے مریدین' معتقدین اور مسائل لے کر آنے والے خواتین و حضرات کی آمد کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ پیر صاحب نے اپنے ادارہ مدینہ کاشف العلوم میں بچوں کی دینی تعلیم و تدریس اور پانچ وقت نمازوں کے علاوہ نماز جمعہ و عیدین کا بھی خصوصی اہتمام کیا ہے۔ بچوں کو دینی تعلیم دینے اور نمازوں کی امامت و خطابت کے لئے پیر صاحب نے ممتاز علماء دین اور حفاظ کرام کی خدمات حاصل کی ہوئی ہیں۔ پیر صاحب مدینہ کاشف العلوم کی ترقی اور اس کے دائرَ کار کو مزید وسیع کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہیں۔ اس ادارہ کا قیام اور اس انتظام و انصرام پیر صاحب کی اپنی ذاتی کوششوں اور جدو جہد کا مرہون منت ہے۔ الحاج پیر گل ریاض صاحب نقشبندی نے اپنا تمام تر وقت اور اپنی تمام تر توانائیاں خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہیں۔

الحاج پیر گل ریاض صاحب 1966ء میں پہلی بار برطانیہ آئے اور یہاں آکر انہوں نے دینی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ وہ وقتاً فوقتاً پاکستان آتے جاتے رہتے ہیں۔ برطانیہ میں طویل عرصے قیام کے دوران انہوں نے دینی و تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ مختلف مساجد و مدارس کے قیام میں بھی بھرپور تعاون فراہم کیا' آپ نقشبندی سلسلے میں دربار عالیہ موہڑہ شریف سے وابستہ ہیں۔ جہاں سے آپ کو خلافت بھی عطا ہوئی ہے۔

الحاج پیر گل ریاض صاحب 1951ء میں سوہاوہ کے قریب کوٹ دھمیک کے تاریخی قصبے میں پیدا

Marfat.com

مدینہ کاشف العلوم برمنگھم میں ایک دینی جلسہ کے موقع پر پیر الحاج گل ریاض صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ

ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام گلفراز خان صاحب ہے جو ایک راجپوت زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ کوٹ دھمیک وہ تاریخی قصبہ ہے جہاں سلطان محمد شہاب الدین غوری کا قلعہ تھا اور اب یہاں پاکستان کے مایہ ناز ایٹمی سائنس داں اور قومی ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب نے سلطان شہاب الدین غوری کا مقبرہ اور مسجد تعمیر کرائی ہے' اب دور دور سے لوگ یہ مزار اور مسجد دیکھنے اس تاریخی علاقے میں آتے ہیں۔ الحاج پیر گل ریاض صاحب کے دادا غلام نادر کیانی صاحب اس علاقے کی ایک معزز اور سرکردہ شخصیت تھے' تاہم اب پاکستان میں الحاج گل ریاض صاحب کی رہائش ضلع جہلم میں سوہاوہ کے مقام پر ہے۔ الحاج پیر گل ریاض صاحب 1966ء میں برطانیہ آئے تو انہوں نے بریڈ فورڈ کے نزدیک واقع شہر کیتھلے میں قیام کیا' یہ وہ دور تھا جب برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں کا دین کی طرف زیادہ رجحان نہیں تھا۔ اپنی برطانیہ آمد کے حوالے سے پیر گل ریاض صاحب نے فرمایا کہ "میری برطانیہ آمد اور ابتدائی تعلیم و تربیت میں میرے ماموں الحاج صوفی نیاز علی کیانی صاحب' دوسرے ماموں الحاج صوفی بوستان صاحب اور الحاج گل رزاق صاحبان کا رول بہت اہم ہے۔ ان بزرگوں نے بچپن سے میری مدد اور حوصلہ افزائی کی۔ خاص طور پر دینی تعلیم کے حصول میں انہوں نے میری بھرپور رہنمائی کی"۔ سلسلہ بیعت و خلافت کے بارے میں الحاج پیر گل ریاض صاحب نے فرمایا کہ "میں 1971ء میں برطانیہ سے ہی فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب گیا اور حج سے واپسی پر پاکستان چلا گیا۔ 1971ء میں دربار عالیہ موہڑہ شریف میں میری حاضری ہوئی جہاں مجھے قبلہ عالم الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب سے بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ دس سال بعد 1981ء میں قبلہ پیر ہارون الرشید صاحب نے مجھے خلافت بھی عطا فرمائی۔ قبلہ پیر صاحب نے 1983ء میں برطانیہ کے دورے کا پروگرام بنایا تو مجھے برمنگھم جانے کا حکم دیا چنانچہ میں اپریل 1983ء میں برمنگھم آ گیا اور یہاں سمال ہیتھ کے علاقے میں ایک مکان خریدا جہاں دینی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ برطانیہ

Marfat.com

مدینہ کاشف العلوم برمنگھم میں میلاد شریف کی تقریب سے مفتی عبدالرسول صاحب خطاب فرمارہے ہیں۔ پیر الحاج گل ریاض صاحب شیخ محمود رشید صاحب کے ساتھ تشریف فرما ہیں

کے اپنے دورے میں قبلہ عالم الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب نے پانچ دن ہمارے ہاں قیام کیا۔ برمنگھم میں آپ کے قیام کے دوران عرس بھی منعقد ہوا جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ قبلہ پیر صاحب نے اس پر اطمینان کا اظہار فرمایا لیکن ساتھ ہی اس توقع پر ہمیں یہ اندازہ بھی ہوگیا کہ علاقے میں دینی سرگرمیوں کے مرکز کے لئے یہ مکان ناکافی ہے چنانچہ ہم نے ایک اور جگہ خریدی جو پہلے فیکٹری تھی' اسے سنٹر بنا کر دین کا کام شروع کیا گیا"۔ الحاج پیر گل ریاض صاحب نے مزید فرمایا کہ "اس علاقے میں مسلمانوں کی آبادی کم تھی اور انگریز زیادہ رہتے تھے جس کی وجہ سے ہمیں کام کرنے میں مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ حکومت ہمیں دینی سرگرمیوں کے لئے باضابطہ اجازت بھی نہیں دے رہی تھی اس صورت حال کے باوجود بھی ہم نے چار سال وہاں کام کیا لیکن جب مزید کام کرنا ممکن نہ رہا تو ہم نے وہ جگہ چھوڑ کر آلم راک کے مرکزی علاقے مین روڈ پر ایک بڑی جگہ حاصل کی جہاں اب موجودہ دینی مرکز کام کر رہا ہے۔ یہ جگہ 60 ہزار پاؤنڈ میں خریدی گئی اور یہ تمام رقم ہم نے ذاتی طور پر خود ادا کی۔ یہاں مدینہ کاشف العلوم کے نام سے ادارہ قائم کیا گیا ہے جہاں ہونے والی تقریبات میں ممتاز علماء کرام شرکت کرتے ہیں۔ قبلہ پیر ہارون الرشید صاحب بھی دو بار برمنگھم کا دورہ کر چکے ہیں ان کے دورے کے نتیجے میں یہاں دینی سرگرمیوں اور موہڑہ شریف کے معتقدین کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ مدینہ کاشف العلوم میں جمعتہ المبارک اور پانچ وقتہ نماز کے علاوہ بچوں کے لئے باقاعدہ درس اور تعلیم کا اہتمام ہے' ذکر پاک کی محافل منعقد کی جاتی ہیں جن میں بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوتے ہیں۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے دینی رجحانات اور اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کے حوالے سے الحاج پیر گل ریاض صاحب نے فرمایا "میں جب ابتدائی مرحلے میں برطانیہ آیا تو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لوگوں کی دلچسپی بھی محدود تھی ان کے پاس وسائل بھی نہیں تھے اس لئے دینی کاموں کو آگے بڑھانے کے

Marfat.com

لئے بہت محنت کرنا پڑی تاہم یہ حقیقت ہے کہ جب کوئی بھی کام خاص رضائے الٰہی کے لئے کیا جاتا ہے تو اللہ کی نصرت حاصل ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور ہم دینی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے میں کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہر مقام اور ہر مرحلہ پر میری دستگیری اور رہنمائی فرمائی جس کی وجہ سے آج یہ ادارہ اس پیمانہ پر دینی خدمات انجام دینے کے قابل ہوا"۔

الحاج پیر گل ریاض صاحب نے فرمایا کہ "1966ء سے لے کر آج تک برطانیہ میں مسلمانوں کی صورت حاصل اور عمومی حالات میں نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں اور علماء کرام و مشائخ عظام کی کوششوں اور خدمات کے نتیجے میں مسلمانوں کی دینی سرگرمیوں میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کا کام بھی آگے بڑھا ہے۔ اس وقت جو اہم ترین موضوع درپیش ہے وہ ہے نئی نسل کی تربیت جس کے لئے ضروری ہے کہ والدین اور علماء کرام مسلمانوں کی نئی نسل پر زیادہ توجہ دیں اور محنت کریں کیونکہ برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کا دارومدار بچوں اور نوجوانوں پر ہے"۔

الحاج پیر گل ریاض صاحب نے کہا کہ "اس میں کوئی شک نہیں کہ برطانیہ میں مساجد کی ضرورت تھی لیکن اب اللہ کا شکر ہے کہ برطانیہ کے ہر اس شہر' قصبہ بلکہ محلہ میں مساجد تعمیر اور قائم ہو چکی ہیں جہاں مسلمان آباد ہیں اور یہ دین اسلام ہی کا اعجاز ہے کہ آج یہاں چرچ مساجد میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ تاہم اب یہاں مسلمانوں کی آئندہ نسل کو دین سے قریب رکھنے کے لئے مساجد سے زیادہ اچھے دینی تعلیمی اداروں اور تدریسی مراکز کے قیام کی ضرورت ہے"۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ برطانیہ کے علماء کرام اور مشائخ عظام کو اس صورت حال کا ادراک اور وقت کی ضرورت کا احساس نہیں ہے چنانچہ اس سلسلے میں کئی ایسی منظم اور باضابطہ کوششیں کی گئی ہیں جن کے کچھ نہ کچھ اثرات یقیناً" سامنے آرہے ہیں لیکن پھر بھی ابھی ضرورت کے مطابق ایسے ادارے قائم نہیں ہوئے ہیں' ابھی ایسے بہت سے اداروں کے قیام کی ضرورت ہے۔

الحاج پیر گل ریاض صاحب نے فرمایا کہ جب تک ہم برطانیہ کے ہر شہر میں اپنی آنے والی نسل کی ضرورت کے مطابق مستند اور باضابطہ دینی تدریسی ادارے اور اسلامک سکول کھولنے میں کامیاب ہوں اس وقت تک ہم موجودہ دینی تعلیمی مراکز اور مساجد میں قائم مدارس کے نظام کار اور طریقہ تدریس کو بہتر بنا کر بھی کچھ نہ کچھ نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ پیر صاحب نے کہا کہ اس وقت یہاں مسلمانوں کو سب سے زیادہ توجہ اپنے بچوں کی دینی تعلیم کی طرف دینا چاہئے انہوں نے کہا کہ ہم اپنے بچوں کو صرف اسی وقت دین سے قریب رکھ سکتے ہیں جب ہم ان کے سامنے خود کو ایک عملی نمونہ اور مثال بنا کر پیش کریں گے۔ پیر گل ریاض صاحب نے کہا کہ ہمیں اس وقت خاص طور پر اپنی بچیوں کی دینی تعلیم اور انہیں اسلامی طرز معاشرت سے روشناس کرانے پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ برمنگھم میں اس سلسلے میں چند خواتین نے اہم خدمات انجام دی ہیں جن میں سے میں خاص طور پر حافظہ قاریہ کبریٰ افتخار کا تذکرہ کرنا چاہوں گا جو پاکستان سے برطانیہ آنے کے بعد سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم اور محی الاسلام جامعہ

Marfat.com

الحاج پیر گل ریاض صاحب لندن میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس کے موقع پر

صدیقیہ آسٹن برمنگھم میں مسلمان بچیوں کی دینی تعلیم و تدریس اور تربیت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دے چکی ہیں۔ انہوں نے اب بھی اپنی ان خدمات کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اور اس سلسلے میں ان کے شوہر افتخار احمد انصاری صاحب بھی ان کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔

برطانیہ میں بعض مساجد میں پیش آنے والے ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے پیر گل ریاض صاحب نے فرمایا کہ "اب ان واقعات میں پہلے کے مقابلہ میں کمی آتی جا رہی ہے اس لئے کہ ایسے واقعات سے جو بدنامی ہوئی ہے اس کی وجہ سے انتظامی کمیٹیوں کے عہدیداروں اور علماء کرام دونوں نے صورت حال کو سمجھنے اور اسے بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اس قسم کے واقعات کا سبب کہیں تو انتظامی کمیٹی کے عہدیداروں کی ضد یا برادری ازم ہوتا تھا یا کہیں علماء کرام کے ساتھ توہین آمیز سلوک، کبھی صورت حال کی زیادہ ذمہ داری علماء پر بھی ہوتی تھی اس لئے کہ جو علماء کرام پاکستان یا دوسرے ملکوں سے برطانیہ آتے ہیں ان میں سے بعض حضرات اس وقت تک تو خوب محنت، توجہ اور پابندی وقت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں جب تک انہیں یہاں مستقل قیام کی اجازت نہیں مل جاتی اور جب انہیں یہاں مستقل STAY مل جاتا ہے تو وہ اپنے ادارہ میں اپنے فرائض منصبی کی جانب اپنی توجہ اور محنت کم کر کے دوسری سرگرمیوں میں زیادہ دلچسپی لینے لگتے ہیں جس کی وجہ سے انتظامیہ کے عہدیداروں اور نمازیوں کو شکایت کا موقع ملنے لگتا ہے اور جب یہ شکایت بڑھ جاتی ہے تو تنازعہ پیدا ہو جاتا ہے۔ الحاج پیر گل ریاض صاحب نے کہا کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے، مساجد کی انتظامیہ کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ کوئی سیاسی عہدیدار یا نمبردار بن گئے ہیں بلکہ انہیں خود کو دین اور مسجد کا خادم سمجھنا چاہئے، دوسری طرف علماء کرام کو بھی اپنے فرائض منصبی پوری دیانتداری، توجہ اور پابندی وقت کے ساتھ انجام دینے چاہئیں۔ پیر صاحب نے کہا کہ دین کا کام نیک نیتی اور خلوص دل سے اور محض اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کے لئے کیا جانا چاہئے، اسی میں ہم سب کی فلاح ہے"۔

Marfat.com

علامہ مولانا حافظ محمد فاروق چشتی

علامہ مولانا حافظ محمد فاروق صاحب چشتی کا شمار برطانیہ کے ان چند ممتاز علماء اہل سنت میں ہوتا ہے جو اپنی انتہائی متحرک اور فعال شخصیت اور اپنی گراں قدر دینی خدمات کے باعث نمایاں حیثیت رکھتے ہیں- یو کے میں ان کا مرکز تو برمنگھم ہے لیکن وہ دینی سرگرمیوں اور مذہبی پروگراموں کے حوالے سے

Marfat.com

برطانیہ پہنچنے کے بعد مولانا حافظ محمد فاروق صاحب چشتی کا برمنگھم میں پہلا خطاب- سٹیج پر شیخ محمود حسین رشید صاحب اور ڈاکٹر ایس اے خان صاحب نمایاں ہیں

مختلف شہروں خصوصاً "مڈلینڈز' ویسٹ یارکشائر اور لنکاشائر میں بہت سرگرم نظر آتے ہیں- اس کے ساتھ ساتھ ناروے' جرمنی' بلجئم' آئرلینڈ' ڈنمارک اور فرانس میں بھی آپ کی دینی و تبلیغی سرگرمیاں قابل ذکر ہیں-

علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی ضلع اٹک تحصیل حضرو علاقہ چھچھ کے مشہور قصبہ عدلزئی میں 5 جنوری 1952ء کو پیدا ہوئے' آپ کے چار بھائی اور چار بہنیں ہیں- آپ والد کی طرف سے خاندان قریش سے ہیں- آپ کے پردادا ضلع مردان تحصیل صوابی کے ایک نواحی قصبہ (شیخ کوئے) سے تعلیم اور درس و تدریس کے سلسلے میں علاقہ چھچھ کے ایک گاؤں سلیم خان میں تشریف لائے- آپ کا اسم گرامی مولانا صالح احمد" تھا' علم فقہ اور فارسی پر انہیں کامل عبور تھا اس لئے اس دور میں آپ پورے علاقہ میں فقیہہ ملا کے طور پر مشہور تھے- فارسی پر اتنی کامل دسترس حاصل تھی کہ انہوں نے قرآن مجید کا لفظی ترجمہ فارسی زبان میں کیا جس کا قلمی نسخہ آج بھی موجود ہے- یہ ترجمہ اس وقت اتنے معقول وسائل نہ ہونے کی وجہ سے شائع نہ ہو سکا اور اب 160 سال گزر جانے کی وجہ سے اس کا کاغذ بے حد کمزور ہو چکا ہے' تاہم تبرک کے طور پر یہ نسخہ آج بھی موجود ہے- علامہ محمد فاروق صاحب چشتی کے دادا صاحب عالم فاضل نہ بن سکے اس لئے کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کا وہ زمانہ نہیں پایا جس میں وہ ان سے مستفید ہو سکتے-

مولانا حافظ محمد فاروق صاحب چشتی کے والد بزرگوار الحاج سید احمد صاحب ایک مرد درویش اور نہایت ہی متقی انسان ہیں' قرآن مجید سے انہیں خاص پیار ہے اور الحمد اللہ اس پر اتنا عبور ہے کہ اگر کوئی حافظ قرآن پڑھتے پڑھتے رک جائے تو وہ اسے تسلی بخش انداز سے لقمہ دے کر متشابہ دور کر سکتے ہیں جبکہ آپ حافظ قرآن نہیں ہیں لیکن وہ اتنی کثرت سے قرآن مجید پڑھتے ہیں کہ ان کو یہ کمال حاصل ہو گیا ہے- ان کی عمر 105 سال کے لگ بھگ ہے' اس کے باوجود اب بھی ہر ماہ چار پانچ قرآن پاک ختم کرتے ہیں جبکہ صحت و تندرستی کے دور میں تو انہیں بہت زیادہ تلاوت کی سعادت نصیب ہوتی تھی- آپ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

مرکز جامع مسجد غوثیہ کے جلسہ میلادالنبیؐ سے علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی خطاب کر رہے ہیں۔ صاحبزادہ عثمان غنی صاحب' صاحبزادہ فاروق القادری صاحب' چوہدری محمد عظیم صاحب اور راجہ رزاق صاحب سٹیج پر بیٹھے ہیں

انہوں نے ۱۴ سال کی عمر میں نماز شروع کی تھی اور آج تک زندگی میں فرض نماز تو درکنار کبھی نفلی نماز بھی قضا نہیں ہوئی۔ سفر کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ نے نماز کے لئے بہترین موقع نصیب فرمایا اور اس چیز کو وہ اللہ کے فضل' حضورؐ کی توجہ اور اپنے پیر کامل کی نسبت کا فیضان سمجھتے ہیں۔ جوانی کے عالم میں آپ نے قبلہ عالم حضرت الحافظ عبدالکریمؒ صاحب عید گاہ شریف راولپنڈی سے شرف بیعت حاصل کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ بیعت کے بعد تو تہجد' اشراق' چاشت' اوابین اور صلوٰۃ التسبیح بھی اسی طرح ادا کرنیکا موقع ملتا رہا جس طرح فرض نماز کا موقع نصیب ہوتا۔ آپ نے زندگی میں سورہ یٰسین' سورہ مزمل' سورہ ملک' سورۃ تغابن کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھا ہے' باقی وظائف معمولات نقشبندیہ بمعہ حزب البحر شریف پابندی سے پڑھتے ہیں۔ آپ کو حافظ جی صاحبؒ سے باقاعدہ اجازت وخلافت حاصل ہے لیکن آپ نے طریقت کا سلسلہ آگے نہیں بڑھایا بلکہ اس نعمت کو اپنی بخشش اور درجات کی بلندی کیلئے رکھا ہے۔

علامہ حافظ محمد فاروق چشتی صاحب کے چاروں بھائی عبدالستار' میاں داد' عبدالرزاق اور منظور الٰہی علوم دینی کے شعبہ کی جانب نہیں آئے البتہ ان کے بھتیجوں اور بھانجوں میں کافی حفاظ موجود ہیں جن میں حافظ محمد حسین' حافظ محمد اقبال' حافظ صادق علی' حافظ سجاد الٰہی اور حافظ سرفراز الٰہی وغیرہ شامل ہیں۔

علامہ فاروق چشتی صاحب کے نانا کے خاندان میں علم و فضل کا نور موجود ہے' آپ کے نانا جان مولانا عبدالعزیزؒ صاحب نہایت متقی' پرہیز گار اور بلند پایہ عالم دین تھے' یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنے دونوں صاحبزادوں کو دین مصطفیٰ پڑھایا۔ الحاج مولوی نور حسین صاحب نقشبندیؒ اور مولانا مولوی امیر حسین صاحب نقشبندیؒ کو دینی علوم سے بہرہ ور کرایا اور حصول تعلیم کے لئے دہلی اور سہارنپور تک بھیجا۔ الحاج مولوی نور حسین صاحب نقشبندیؒ بچھ میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کیلئے سہارنپور تشریف لے گئے پھر تکمیل تعلیم کے بعد حضرت حافظ جی صاحبؒ عید گاہ شریف کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا "مولوی جی' آپ کا دیا اور بتی و تیل وغیرہ تو مکمل ہے' صرف دیا سلائی جلانے کی ضرورت ہے' لیکن میں اپنی محبت کی وجہ سے آپ کو عید گاہ میں کچھ عرصہ رکھنا چاہتا ہوں چنانچہ آپ 15 سال دربار

Marfat.com

علامہ حافظ فاروق صاحب چشتی' ان کے والد گرامی الحاج سید احمد صاحب نقشبندی' علامہ مفتی عبدالمالک صاحب لقمانوی (بائیں) اور مفتی اکبر صاحب ہزاروی

شریف میں حافظ جی صاحبؒ کی خدمت میں رہے' علم شریعت تو پاس تھا ہی لیکن مرشد کامل کی توجہ نے علم طریقت و حقیقت سے مالا مال فرما کر دستار خلافت عطا فرمائی اور تحصیل پھالیہ کے مشہور قصبہ (قیم کے سموراں والا) میں بھیج دیا تاکہ مخلوق کی رشد و ہدایت کے لئے کام کریں' وہاں آپ نے شریعت اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خوب خدمت کی اور آخری دم تک مرشد کے حکم کے مطابق وہیں وقت گزار دیا۔ آپ بلند پایہ عالم دین' کامل ولی اور اعلیٰ درجے کے حکیم تھے۔ ان کے تینوں کمالات کے کرشمے اور ان کو چاہنے والے اور ماننے والے آج بھی موجود ہیں۔ ثانی الذکر مولانا مولوی امیر حسین صاحب نقشبندیؒ نے فتح پوری سے سند فراغت پائی اور حافظ جی صاحبؒ سے عید گاہ شریف میں بیعت و خلافت پائی۔ آخری دم تک اپنے گاؤں (عدلزئی شریف) میں درس و تدریس پر گامزن تھے اور اپنے علاقہ کے لوگوں کی مذہبی اور روحانی تربیت فرماتے رہے۔ آپ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے عامل بھی تھے۔ سخت ترین جن اور جادو آپ کی معمولی سی توجہ سے دور ہو جاتے تھے جن کی درجنوں مثالیں آج بھی عدلزئی شریف میں موجود ہیں۔ آپ کے دو صاحبزادے ہیں۔ حافظ خدا بخش صاحب عدلزئی شریف کی مرکزی مسجد کے خطیب و مدرس ہیں جبکہ دوسرے صاحبزادہ حافظ محمد طیب ابھی تک دینی دارالعلوم میں زیر تعلیم ہیں۔

علامہ محمد فاروق چشتی صاحب کے نانا کے خاندان میں اور بھی کافی علماء حق ہوئے ہیں' خاص طور پر مولانا قاضی غلام رسول صاحب قابل ذکر ہیں جو نہایت ہی بے باک اور سنی العقیدہ عالم دین تھے' ان کے علاوہ مولانا قاضی محمود حسین صاحب درویش طبع عالم دین اور مولوی محمد یوسف صاحب بھی بلند پایہ عالم تھے۔ مولانا قاضی محمد بنیامین صاحب مرحوم کو عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ دنیاوی امور میں بھی اعلیٰ دسترس حاصل تھی۔ وہ لوگوں کے جائز کاموں میں شب و روز کوشاں رہتے تھے اور مخلوق کی خدمت کو اعلیٰ درجے کی نیکی سمجھ کر کیا کرتے تھے۔ یہ سعادت انہیں سلطان الاولیاء حضرت بابا جی صاحبؒ دریا شریف والوں کی نسبت سے ملی تھی' کیونکہ وہ آپ کے خادم خاص تھے۔ عدلزئی شریف میں آج بھی ایک عظیم الشان مسجد اور مدرسہ ان کی دینی یادگار کے طور پر موجود ہے۔ ان کا مزار بھی مسجد ہی کے صحن میں واقع

Marfat.com

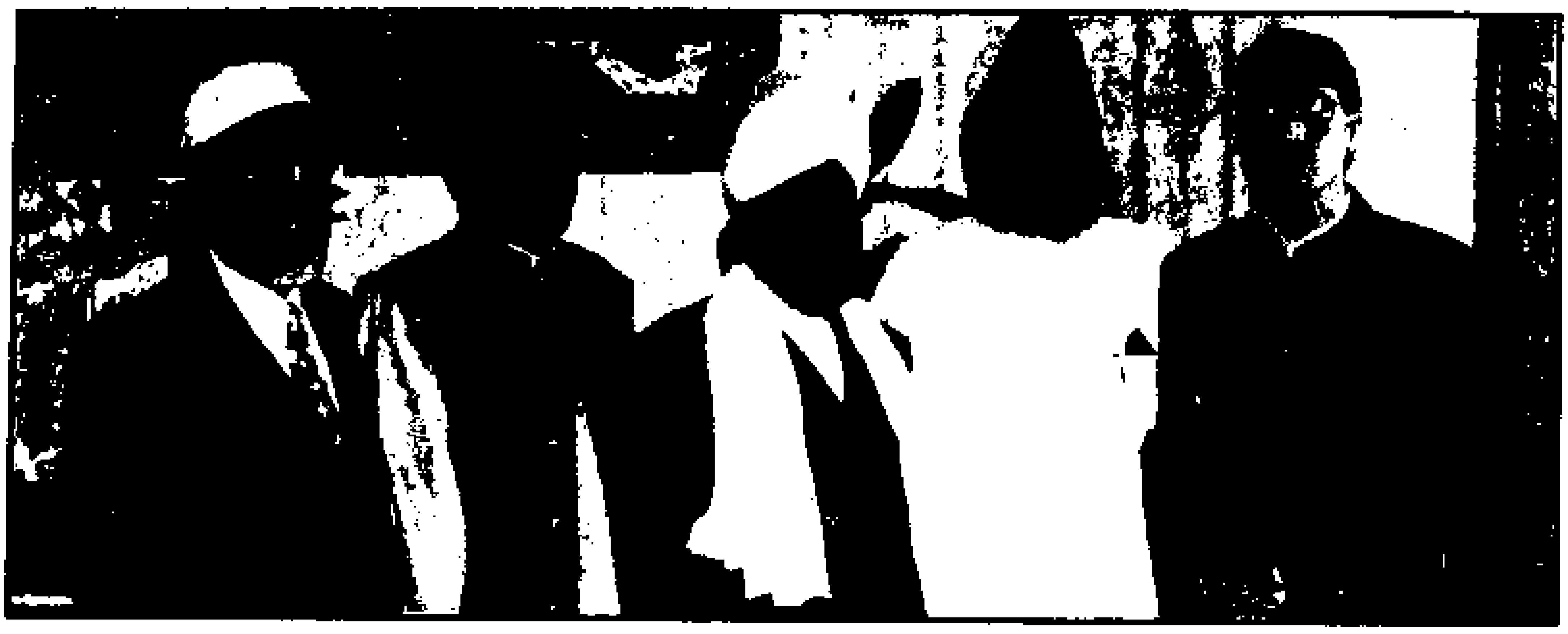

علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی ' صوفی محمد بوستان صاحب القادری ' چوہدری محمد منیر صاحب ' نائب حسین مغل صاحب اور بادشاہ میاں صاحب

چوہدری محمد عظیم صاحب کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ کے موقع پر میزبان ' خطیب پاکستان صاحبزادہ محمد ابوبکر صاحب چشتی اور علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی

ہے۔ ان کے تین صاحبزادے قاضی محمد جمیل صاحب ' پروفیسر قاضی محمد ذکریا صاحب اور قاضی عبدالوحید صاحب ہیں ' جن میں دو سکول ٹیچر ہیں اور ایک عالم بھی ہیں اور پروفیسر بھی ' پروفیسر قاضی محمد ذکریا صاحب حضرو شہر میں کالج کے پروفیسر بھی ہیں اور ان کا ایک پرائیویٹ انگلش میڈیم سکول بھی ہے۔ وہ دینی خدمات سعادت سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔ مولانا محمد فاروق چشتی صاحب کے دادا کے خاندان میں بھی کافی علماء کرام رہے جن میں مولانا قاضی غنی احمد صاحب زاخیل نوشہرہ ' مولانا حسین احمد صاحب مردان ' مولانا غلام محی الدین صاحب مرحوم اور مولانا یعقوب احمد صاحب وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی کو اس حوالے سے بڑی سعادت حاصل ہے کہ ان کے والدین کے خاندان میں علم و تقویٰ کا نور موجود تھا۔ ان کی ولادت سے پہلے ان کے پانچ بھائی یکے بعد دیگرے پیدائش کے بعد انتقال کرتے گئے۔ آپ کے والد سخت مغموم و پریشان تھے ' انہوں نے حضرت بابا جی صاحبؒ دریا شریف والوں سے دعا کروائی تو آپ نے دعا کے بعد فرمایا "آپ ارادہ کرلیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا تو اسے حضورؐ کا دین پاک پڑھاؤں گا" چنانچہ اس ارادے اور نیت کے بعد اللہ نے جو بیٹا دیا وہ مولانا محمد فاروق صاحب چشتی ہیں۔ آپ نے قرآن مجید اپنے والد صاحب الحاج مولوی سید احمد صاحب

Marfat.com

صاحبزادہ سید نصیر الدین صاحب نصیر گولڑوی علامہ فاروق چشتی صاحب کے ہاں عظمت اولیاء کانفرنس سے خطاب فرمارہے ہیں

سے پڑھا- اور گاؤں کے سکول میں پرائمری تک تعلیم بھی حاصل کی- انہوں نے سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے ماموں مولانا امیر حسین صاحب سے قانچہ کیھوالی' نحو میر' خلاصہ 'منیرا لمصلی' نورالایضاح اور فارسی میں کریما اور نام حق بھی پڑھ لیا تھا- سکول کے ہیڈ ماسٹر محمد مسکین حمید والے نے مولانا محمد فاروق صاحب چشتی کے والد صاحب سے کہا کہ آپ کا بچہ بہت ذہین ہے اور پڑھائی میں شوق بھی رکھتا ہے اگر آپ چاہیں تو ہم سرکاری خرچ پر اسے نہ صرف میٹرک تک تعلیم دلائیں گے بلکہ جہاں تک پڑھتا گیا ہم گورنمنٹ کے خرچ پر اس کی تعلیم جاری رکھیں گے لیکن مولانا کے والد صاحب نے کہا کہ مجھے پہلے اس کو حافظ قرآن بنانا ہے اور اس کے بعد عالم دین 'چنانچہ حفظ قرآن کے لئے راولپنڈی کے ایک دارالعلوم جامعہ عثمانیہ کا تعین کیا گیا- اس جامعہ کے بانی استاذ العلماء مولانا قاری محمد امین صاحب' مولانا محمد فاروق صاحب چشتی کے والد صاحب کے استاد زادے ہیں- مولانا محمد فاروق صاحب چشتی حفظ شروع کرنے سے قبل دریا شریف حضرت باباجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے دعا فرمائی اور اجازت دی' اس کے بعد ان کے والد بزرگوار نے حافظ ملت قبلہ عالم حضرت حافظ عبدالکریم صاحب کے مزار پر انوار پر حاضر ہو کر دعا مانگی کہ یا اللہ اپنے اس کامل بندے کے توسل سے میرے بیٹے کو حافظ قرآن اور عالم دین بنا اس کے بعد وہ انہیں اس وقت کے تینوں صاحبزادگان حضرت اقدس جناب منظور صاحب' حضرت پیر محبوب الرحمان صاحب اور حضرت پیر حبیب الرحمان صاحب کے پاس لے کر گئے- ان تینوں شخصیات نے بھی دعائیں فرمائیں' بعد ازاں مولانا محمد فاروق صاحب چشتی کے والد صاحب انہیں حضرت قاری صاحب کے زیر نگرانی حافظ شاہ زمان صاحب کے پاس حفظ کے لئے چھوڑ گئے- حفظ میں انہیں تین اساتذہ حافظ شاہ زمان صاحب' حافظ غلام نبی صاحب اور حافظ محمد ایوب صاحب کی شفقت حاصل رہی اور ان تینوں اساتذہ کی محنت اور توجہ سے انہوں نے ایک سال چار ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا- حفظ کے بعد وہ گاؤں چلے گئے-

علامہ محمد فاروق صاحب چشتی نے ایک سال سلیم خان میں مدرسہ خدام الدین کے مدرس مولانا

Marfat.com

انگریز نومسلم محمد صدیق علامہ حافظ فاروق صاحب چشتی کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد ان کے ساتھ

علامہ صاحب کے والد گرامی الحاج سید احمد صاحب نقشبندی اور سسر الحاج جعفر حسین صاحب

نومسلم محمد صدیق صاحب علامہ حافظ فاروق چشتی صاحب کے ہاتھ پر قبول اسلام کے بعد۔ تصویر میں ملک محبوب حسین صاحب' چوہدری مشتاق صاحب' علامہ محمد یوسف صاحب چشتی اور چوہدری رفیق صاحب

طیب صاحب سے درس نظامی کے پہلے سال کی کتابیں پڑھیں جبکہ دوسرے سال حضرو کے مدرسہ حقائق العلوم میں پیر طریقت' علامہ مفتی ہدایت الحق صاحب کے زیر نگرانی تعلیم حاصل کی۔ اس دارالعلوم میں مولانا محمد غوث شاہ صاحب' مولانا غلام یحیٰی صاحب اور حضرت مفتی صاحب کے والد ماجد بھی تھے۔ مولانا محمد فاروق صاحب چشتی تیسرے سال کے لئے جامعہ عثمانیہ راولپنڈی میں داخل ہو گئے۔ یہ دیو بندی مکتبہ فکر کا دارالعلوم تھا یہاں انہوں نے مولانا فضل حق صاحب ہزاروی سے فارسی کی تمام کتب پڑھیں۔ صرف ونحو مکمل مفتی عبدالودود صاحب سے' مکمل فقہ مولانا عبدالہادی صاحب سے۔ علم کلام' ادب' ترجمہ' تفسیر اور حدیث میں مشکوۃ المصبیحہ مولانا قاری محمد امین صاحب سے پڑھیں۔ جبکہ منطق سلم تک مولانا عبدالکریم صاحب بنوں والے سے پڑھی۔ اسی تعلیمی عرصہ میں مولانا محمد فاروق صاحب چشتی کو کسی سے حضرت امیر حزب اللہ پیر فضل شاہ جلالپوری صاحب کی زیارت نصیب ہوئی۔ دوران گفتگو اس انداز سے آپ نے شان رسالت اور شان اہل بیت بیان فرمائی کہ آپ کی گفتگو نے مولانا کے دل و دماغ کی دنیا

Marfat.com

برمنگھم میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس- پیر صوفی عبداللہ خان صاحب' علامہ مفتی سعید احمد صاحب سعیدی بندیالوی' مفتی عبدالرسول صاحب منصور الازہری' مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی' مولانا حافظ محمد فاروق صاحب چشتی' صوفی محمد بوستان صاحب القادری' چوہدری محمد عظیم صاحب' قاری محمد شعیب صاحب چشتی' صاحبزادہ محمود صاحب قاسمی موہڑوی اور علامہ ورنالوی نمایاں ہیں

علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی اور علامہ قاری محمد خان صاحب قادری نیلسن میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت فرما رہے ہیں

بدل ڈالی اور اسی تڑپ کے پیش نظر حضرت خواجہ سید احمد شاہ صاحب میرویؒ سے ان کی ملاقات ہوئی' وہ طالب علمی کے دوران ہی جامعہ عثمانیہ سے جا کر دو سال تک میرا شریف میں نماز جمعہ پڑھاتے رہے۔ یقیناً "حضرت خواجہ میرویؒ" ان کاملین میں سے تھے جن کی شان میں یہ کہنا قطعاً" غلط نہ ہو گا

صحبت مجلس پیر میرے دی بہتر نفل نمازوں
اک اک سخن شریف انہاندا کردا محرم رازوں

Marfat.com

پاکستان قراءت اکیڈمی راولپنڈی کے بانی قاری خوشی محمد الازہری صاحب مرحوم علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی کو اکیڈمی کے بارے میں بریف کر رہے ہیں۔ صاحبزادہ عثمان غنی اور الحاج اسلم چشتی بھی موجود ہیں۔ دوسری تصویر میں اکیڈمی کے سالانہ اجتماع سے خطاب کے بعد علامہ صاحب راولپنڈی کے علماء کرام مفتی نثار المصطفیٰ صاحب' قاری محمد انور صاحب' قاری غلام حسین صاحب فاروقی اور صاحبزادہ سید اظہار بخاری کے ساتھ

حضرت خواجہ صاحبؒ نے مولانا فاروق صاحب چشتی کو سلسلہ عالیہ چشتیہ کی خلافت سے نوازا اور عرس شریف کے موقع پر ہزاروں زائرین کی موجودگی میں کرم فرمایا۔

حصول تعلیم کے مزید مراحل اور اپنی دینی خدمات کے بارے میں علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی نے خود اس طرح فرمایا "موقوف علیہ تک کتابیں جامعہ عثمانیہ میں پڑھنے کے بعد دورہ حدیث شریف کے لئے میں جامعہ نعیمیہ لاہور چلا گیا' وہاں حضرت مفتی اعظم مفتی محمد حسین صاحب نعیمیؒ سے مسلم شریف پڑھی اور اس دور کے عظیم محدث و مفسر علامہ غلام رسول صاحب سعیدی سے بخاری شریف' نسائی شریف' ترمذی شریف' ابن ماجہ شریف اور مولانا معراج الاسلام سے ابوداؤد شریف پڑھی۔ لاہور داتا حضورؒ کی نگری ہے' جہاں جامعہ نعیمیہ میں قرآن و حدیث کے معارف حاصل ہوتے تھے وہاں ہر جمعرات کی رات داتا حضورؒ کے قدموں میں گزار کر یہ کہنا پڑھتا تھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

دورہ حدیث مکمل کرنے کے بعد بیول تحصیل گوجر خان کے احباب مجھے جامع مسجد بیول میں لے گئے جہاں

Marfat.com

علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی محفل میلاد النبیؐ کے اختتام پر دعا فرما رہے ہیں۔ ان کے صاحبزادے مبشر فاروق چشتی بھی ساتھ ہیں۔ دائیں جانب جامع مسجد غوثیہ کے چوہدری محمد سعید صاحب اور حاجی محمد تعظیم صاحب ہیں

علامہ حافظ فاروق صاحب چشتی، علامہ مفتی محمد یوسف صاحب چشتی، صوفی ملک ازرم صاحب چشتی، ملک محبوب حسین صاحب اور صوفی محمد قدیر صاحب

میں نے دس سال گزارے۔ علاقہ پوٹھوار کے 84 دیہات کو الحمداللہ میلاد کا گہوارہ بنایا۔ اکثر میلوں کی غیر شرعی رسومات کو بند کرا کے میلاد النبیؐ کے پروگرام منعقد کرائے۔ مجھے وہاں لے جانے والوں میں تین احباب چوہدری محمد یونس صاحب مدیر اسلامی لائبریری بیول، الحاج منصبداد صاحب اور الحاج صوفی منظور حسین بھٹی صاحب خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ پورے علاقے میں الحمداللہ دین کا خوب کام ہوا، یوں تو پورا علاقہ ہی قابل صد تحسین ہے لیکن جن حضرات نے مذہبی اور دینی معاملات میں میرا ساتھ دیا ان میں الحاج ماسٹر محمد آزاد صاحب خلیفہ مجاز کھمکول شریف، الحاج ملک لال حسین صاحب، صوفی محمد الیاس صاحب بیول، ڈاکٹر محبوب حسین چوھا، الحاج سید منیر حسین شاہ صاحب کنوعا شریف، سید زیدی شاہ صاحب، راجہ محمد ازرم صاحب کلر سیداں، چوہدری محمد ازرم صاحب، چوہدری غلام رسول صاحب

Marfat.com

حافظ محمد فاروق صاحب چشتی پیرس میں صوفی محمد عارف صاحب چشتی کے زیر اہتمام درس قرآن کے بعد دعا فرمارہے ہیں

سموٹ' سائیں منیر حسین صاحب نکال' صوفی محمد اسحاق صاحب زرگر بیول' حاجی ارجمند صاحب' چوہدری بانکا خان صاحب اور صوفی عبدالرحمان خان صاحب قابل ذکر ہیں بالخصوص صوفی محمد قدیر صاحب بیول سے برطانیہ اور برطانیہ سے پورے یورپ میں مذہبی کاموں میں میرے ساتھ ساتھ رہے۔ صوفی محمد قدیر صاحب ایک متمول خاندان اور دنیاوی معاملات میں پیش پیش رہنے والے خاندان کے فرد ہیں' لیکن دین کامل کی برکت اور حضورؐ کی عنایت سے انہیں دنیاداری کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کی دینداری بھی نصیب ہوئی۔ وہ کئی بار زیارت حرمین شریفین کا شرف پا چکے ہیں۔ اعلیٰ درجے کے نعت خواں ہیں اور نعت خوانی میں صرف صوت اور لحن میں نہیں بلکہ نعت کو ایک مضمون کے طور پر پڑھتے ہیں۔ ایک ایک گرہ دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں اور ایک ایک تضمین کہیں تو صفت کی موصوف نظر آتی ہے اور کہیں مبتداء کی جز نظر آتی ہے۔ یہ اللہ کا کرم ہے جس نے انہیں نعت رسول مقبولؐ کے لئے چن لیا"۔

علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی روحانی طور پر پیر سید نصیر الدین صاحب نصیر گیلانی سے اپنا خصوصی تعلق بتاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کی تعلیمات اور وظائف کی بدولت مجھے کافی روحانی ترقی نصیب ہوئی۔ علامہ صاحب کا کہنا ہے کہ ملکی سطح پر خدمات اور دینی و دنیوی امور میں جن شخصیات نے میرا بہت ساتھ دیا ان میں الحاج پیر صوفی محمد صفدر علی صاحب سلیمانی' الحاج ملک محبوب حسین صاحب' چوہدری مشتاق حسین صاحب' عبدالوحید ملک صاحب' چوہدری محمد فاروق صاحب' چوہدری محمد طارق صاحب' جاوید بھٹی صاحب' سید علی اصغر شاہ صاحب' چوہدری صابر حسین صاحب اور چوہدری فضل حسین صاحب آف پلاک وغیرہ خصوصی دعاؤں کے حقدار ہیں۔

علامہ حافظ محمد فاروق چشتی صاحب نے فرمایا کہ "انہوں نے 1975ء سے 1983ء تک مرکزی جامع مسجد بیول شریف گوجر خان میں نمایاں دینی و سماجی خدمات انجام دیں پورے علاقہ کے لئے ائمہ اور خطباء کا انتظام اور پورے علاقہ میں جلسہ و جلوسوں کے لئے علماء کا انتخاب اور انتظام انہی کے ذمہ تھا۔ مولانا صاحب نے کہا کہ بیول شریف میں رہتے ہوئے انہیں سلطان الاولیاء حضرت بگا شیر درکالی' بابا شہید پاک' میرہ شمس' دیوان شاہ عبدالباقی صاحب بیول' حضرت عربی شاہ قلندر' حضرت میاں عبدالحکیم صاحب' حضرت سائیں مرچو' حضرت خواجہ اکمل شاہ صاحب وارثی اور حضرت سائیں محمد جی مجذوبؒ جیسے بزرگوں کی درگاہوں سے خصوصی فیض حاصل ہوا۔ یہ شخصیات معرفت کے سمندر ہیں"۔

Marfat.com

علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی اپنی قیادت میں جانے والے قافلہ حج کے بعض حجاج کو مدینہ منورہ میں ناقۃ الرسولؐ کی نسبت سے پانی کے دو چشموں کی زیارت کرا کے ان کی وجہ عظمت سمجھا رہے ہیں

برطانیہ آنے کے پس منظر اور یہاں اپنی دینی خدمات کے حوالے سے علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی نے فرمایا "1983ء میں مفکر اسلام حضرت علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی کے خلیفہ مجاز الحاج لیاقت علی صاحب قادری الحیدری نے مجھے برطانیہ آنے کی دعوت دی بلکہ ٹکٹ اور سپانسر بھی روانہ کیا۔ لندن پہنچنے پر ان کے رفقاء اور مفکر اسلام کے خدام نے بھرپور استقبال اور خدمات سرانجام دیں۔ برمنگھم میں مدرسہ ضیاء القرآن کے زیر اہتمام نیزبی سکول میں جلسہ ہوا جہاں آسٹن کیمونٹی کے چند احباب، جنہیں اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر مسلک کا درد عطا فرمایا تھا خطاب سننے کے بعد مجھے آسٹن میں رکھنے کے لئے مصر ہو گئے۔ ان حضرات میں خصوصی طور پر چوہدری محمد عظیم صاحب، چوہدری منیر احمد صاحب، الحاج نذیر الدین احمد صاحب، الحاج نائب حسین صاحب مغل، الحاج صادق حسین صاحب مرحوم اور چوہدری محمد سعید صاحب قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ ایک جماعت اور ایک انجمن ہے ۔ چوہدری محمد عظیم صاحب کنفیڈریشن آف سنی مساجد کے مرکزی خازن اور کشمیر فورم کے چیئرمین ہیں۔ چوہدری منیر احمد صاحب مسجد غوثیہ کے ٹرسٹی اور مسلم لیگ کے بانی عہدیداروں میں سے ہیں۔ حاجی نذیر الدین صاحب بنگلہ دیشی کیمونٹی میں نہایت پختہ سنی العقیدہ شخص ہیں اور متعدد بنگلہ دیشی سنی علماء کو یہاں بلوا کر مسلک کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ نائب مغل صاحب مغل ایسوسی ایشن کے متحرک لیڈر اور سماجی کاموں میں بہت پیش پیش ہیں۔ چوہدری محمد سعید صاحب بھی آسٹن کی ممتاز شخصیات میں سے ہیں جن کی کوششوں سے سنی کیمونٹی میں بہت کام ہوا۔ یہ حضرات مرکزی جامع مسجد غوثیہ آسٹن کے بانیوں میں شامل ہیں۔ مسجد کی جگہ کی خریداری ابتدائی مراحل ہی میں تھی کہ ان حضرات نے مجھے یہاں مقرر کیا اور میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا"۔

غوثیہ مسجد پر واجب الادا قرض کی ادائیگی میں بھی مولانا حافظ محمد فاروق صاحب چشتی کا نمایاں کردار ہے جبکہ نوٹنگھم اسلامک سنٹر کی تعمیر میں بھی انہوں نے اہم کردار ادا کیا، وہاں پر حاجی عصمت علی

Marfat.com

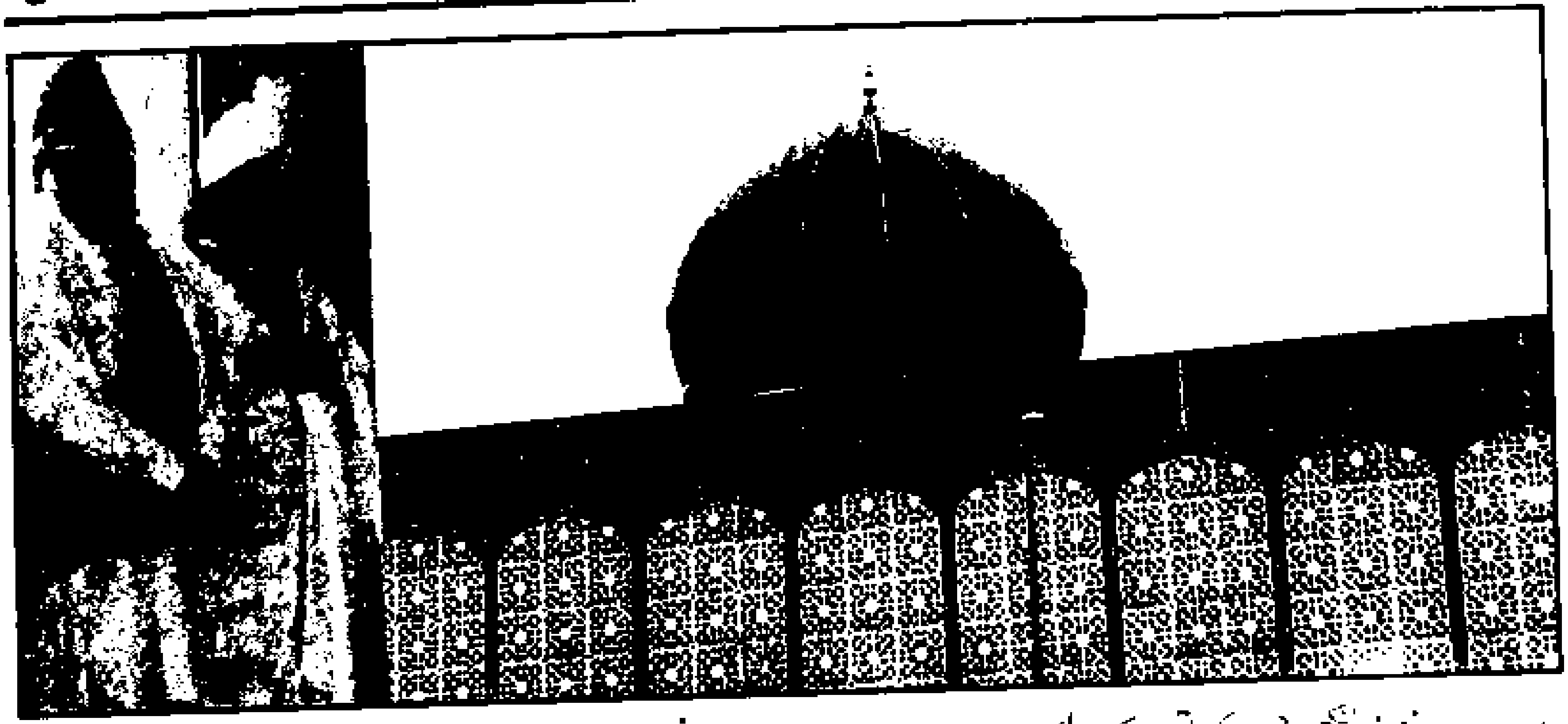

اسلامک سنٹر نوٹنگھم جس کی تعمیر کے لئے علامہ حافظ فاروق صاحب چشتی نے تین لاکھ پاؤنڈ کی رقم اکٹھی کر کے دی۔ دائیں جانب سنٹر کے افتتاح کے موقع پر علامہ صاحب الحاج عصمت علی صاحب کے ساتھ

صاحب' حاجی فضل داد صاحب' صوفی راجہ محمد اعظم صاحب' حاجی کرم داد صاحب اور حاجی ظفر صاحب وغیرہ خصوصاً" قابل ذکر ہیں۔ علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی نے تقریباً" تین لاکھ پاؤنڈ اکٹھے کر کے مسجد کی تکمیل کرائی۔

علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی گزشتہ کئی برس سے سال میں تین مرتبہ حرمین پاک کی حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں ایک دفعہ حج کے موقع پر اور دو دفعہ عمرہ شریف کے لئے۔ سینکڑوں افراد آپ کی معیت میں جو حج بیت اللہ کے لئے جاتے ہیں آپ ان کی رہنمائی بھی کرتے ہیں' حج و عمرہ کے مسائل اور مناسک بھی سمجھاتے ہیں اور اس سرزمین کی زیارت کو مذہبی اور تاریخی حوالے سے بھی بتاتے ہیں جس سے زائرین جہاں ثواب دارین پاتے ہیں وہاں محظوظ بھی ہوتے ہیں اور اسلامی تاریخی معلومات بھی حاصل کرتے ہیں۔

علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی مرکزی جماعت اہلسنت کے پریس سیکرٹری کے طور پر بھی خدمات انجام دے چکے ہیں جبکہ مرکزی جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عالمی کنزالایمان کانفرنس اور کل یورپ ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں بھی انہوں نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ وہ ناروے' آئرلینڈ' سکاٹ لینڈ' ڈنمارک' ہالینڈ' جرمنی' بلجیم اور فرانس میں کئی بار میلاد النبیؐ' معراج النبیؐ اور عرس غوث اعظم کے پروگراموں میں بھرپور شرکت کر چکے ہیں۔ آپ ایک سلجھے ہوئے خطیب اور منجھے ہوئے ادیب ہیں' اپنے بیان میں قرآنی آیات کو اپنا ماخذ بناتے ہیں' احادیث نبویؐ اور آثار صحابہؓ سے بھی استنباط کرتے ہیں۔ ملک کے کونے کونے میں آپ کے خطابات ہوتے ہیں' خطابت کے ساتھ ساتھ آپ اسلامک شرعیہ کونسل یو کے' کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں اور آپ کے پاس پورے ملک سے اکثر نکاح' طلاق' خلع اور وراثت وغیرہ کے مسائل بھی آتے ہیں جن کا حل قرآن و حدیث کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔

برطانیہ میں مہریہ نصیریہ اسلامک ٹرسٹ کے قیام میں بھی علامہ محمد فاروق صاحب چشتی کا نمایاں کردار ہے۔ یہ ٹرسٹ حضرت نصیر ملت پیر سید نصیرالدین شاہ صاحب آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کی زیر سرپرستی قائم کیا گیا ہے۔ اس ٹرسٹ کے مقاصد میں محافل ذکر و فکر کا انعقاد' نوجوانوں کی مذہبی اور روحانی

Marfat.com

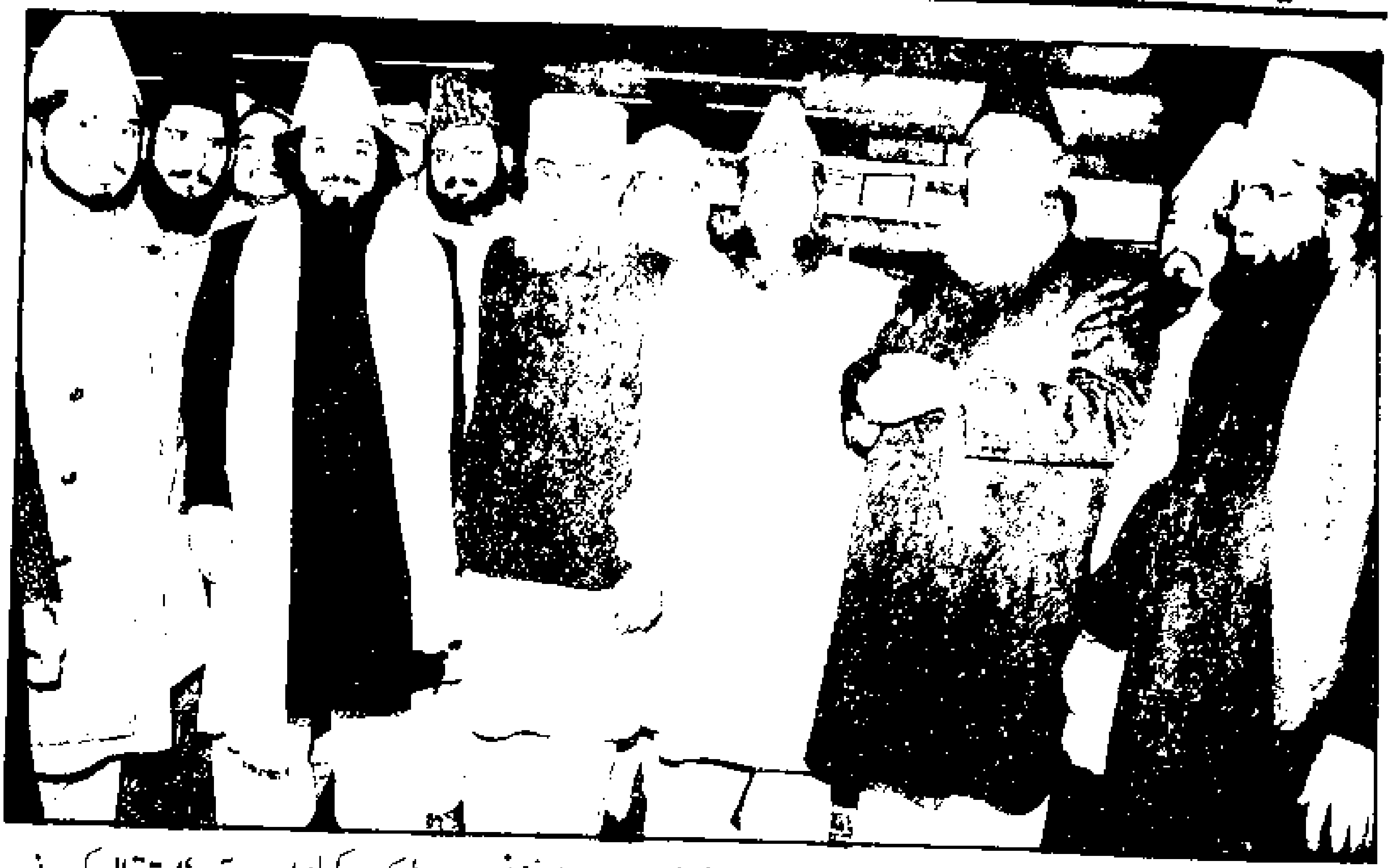

سجادہ نشین سیال شریف حضرت پیر حمید الدین صاحب سیالوی کی کنز الایمان کانفرنس میں شرکت کیلئے لندن آمد' استقبال کرنے والوں میں علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب' مولانا قاضی عبدالعزیز چشتی صاحب' علامہ بوستان القادری صاحب' مفتی محمد سلیمان رضوی صاحب' صاحبزادہ سید مزمل حسین شاہ صاحب' علامہ محمد فاروق چشتی صاحب اور صاحبزادہ خضر شاہ چشتی صاحب

تربیت' قوم کو مذہبی تہواروں سے آگاہ رکھنا اور ان کی اہمیت سے روشناس کرانا' عظمت صحابہؓ و اہل بیتؓ کا تحفظ' ناموس رسالتؐ کی پاسبانی بالخصوص مسئلہ ختم نبوت' اولیاء کاملین کی تعلیمات سے قوم کو آگاہ رکھنا اور ان کی تعلیمات کو عام کرنا' اسلام کے آفاقی اور عالمگیر پیغام کو عام کرنا' مساجد میں پرسکون ماحول مہیا کرنا' نوجوانوں اور بچوں کے لئے وہ تعلیمی نصاب اور پروگرام جس میں وہ توحید اور تثلیث میں فرق کر سکیں' محمدیت' اور موجودہ عیسائیت میں امتیاز کر سکیں اور غیر مسلموں تک اسلام کی دعوت پہنچانا اور حکم توحید سے روشناس کرنا شامل ہے۔ علامہ محمد فاروق صاحب چشتی ٹرسٹ کے مرکزی نائب صدر ہیں جبکہ ڈاکٹر امتیاز شاہ صاحب صدر' مولانا عبدالغفور چشتی صاحب جنرل سیکرٹری' الحاج شبیر حسین صاحب عباسی جوائنٹ سیکرٹری اور راجہ عبدالرحمان صاحب ٹرسٹ کے خازن ہیں۔ اس ٹرسٹ کی شاخیں فقط برطانیہ ہی میں نہیں بلکہ پورے یورپ میں کام کر رہی ہیں۔

مولانا حافظ محمد فاروق صاحب چشتی نے اس نازک دور بلکہ جدید دور میں اصلاح کے لئے قدیم پیغام دیا ہے کیونکہ امت مسلمہ کی اصلاح اسی میں ہے۔ **یا ایھا المدثر قم فانذر** "اے سفید چادر مبارک اوڑھنے والے حبیبؐ اٹھیں اور اپنے آپ کو اللہ کی ذات پاک کا ڈر سنائیں"۔
حضورؐ تو ہیں ہی خشیت الٰہیہ کا مظہر۔ تو فانذر کا کیا مفہوم بنا دراصل اللہ رب العزت نے حضورؐ کی ذات کو مخاطب فرما کر ہر انسان کے ذاتی اصلاح کی نشاندہی فرمائی۔ ہر انسان کو چاہئے کہ پہلے وہ اپنی ذات کی یعنی اپنے آپ کی اصلاح کرے اور دوسرا مرحلہ یہ ہے۔ **وانذر عشیرتک الاقربین** "اپنے رشتہ داروں اور قرابت داروں کو ڈرائیں"۔ ان دونوں مقامات سے انسان کو پہلے اپنی اصلاح کی' پھر گھر والوں کی اور پھر رشتہ داروں کی اصلاح کا پیغام فکر ملتا ہے۔ آج ہر انسان دوسروں کے اصلاح و تربیت کی کوشش میں

Marfat.com

علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی' ڈنمارک کے تبلیغی دورہ پر کوپن ہیگن پہنچنے کے بعد پیر افضل خان صاحب' عابد خان صاحب' دلنواز خان صاحب' عضر خان صاحب' شوکت ملک صاحب' مشتاق خان صاحب' فقیر خان صاحب اور دیگر احباب کے ساتھ

مصروف ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہی نہیں- **ابصر الناس من نظر علی عیوبہ** بہت اچھا دیکھنا تو اس کا ہے جو اپنے عیوب کو دیکھتا ہے-

پڑی اپنے عیبوں پر جو نظر
تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

ہر آدمی جہاں بھی ہے وہ خوف خدا اور محبت مصطفیٰؐ کو اپنا سرمایہ حیات سمجھے اور اپنائے تو انشاء اللہ دارین میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو گا-

دونوں عالم میں تمہیں مقصود گر آرام ہے
تو ان کا دامن تھام لو جن کا محمدؐ نام ہے

خلاف پیغمبر کسے راگزید- کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

جیہڑا تابعداری کری اوہ مقبول ہو وے گا
جو منکر اس پاک جنابوں اوہ مردود ہو وے گا

Marfat.com

الحاج مولانا لیاقت حسین نوشاہی قادری

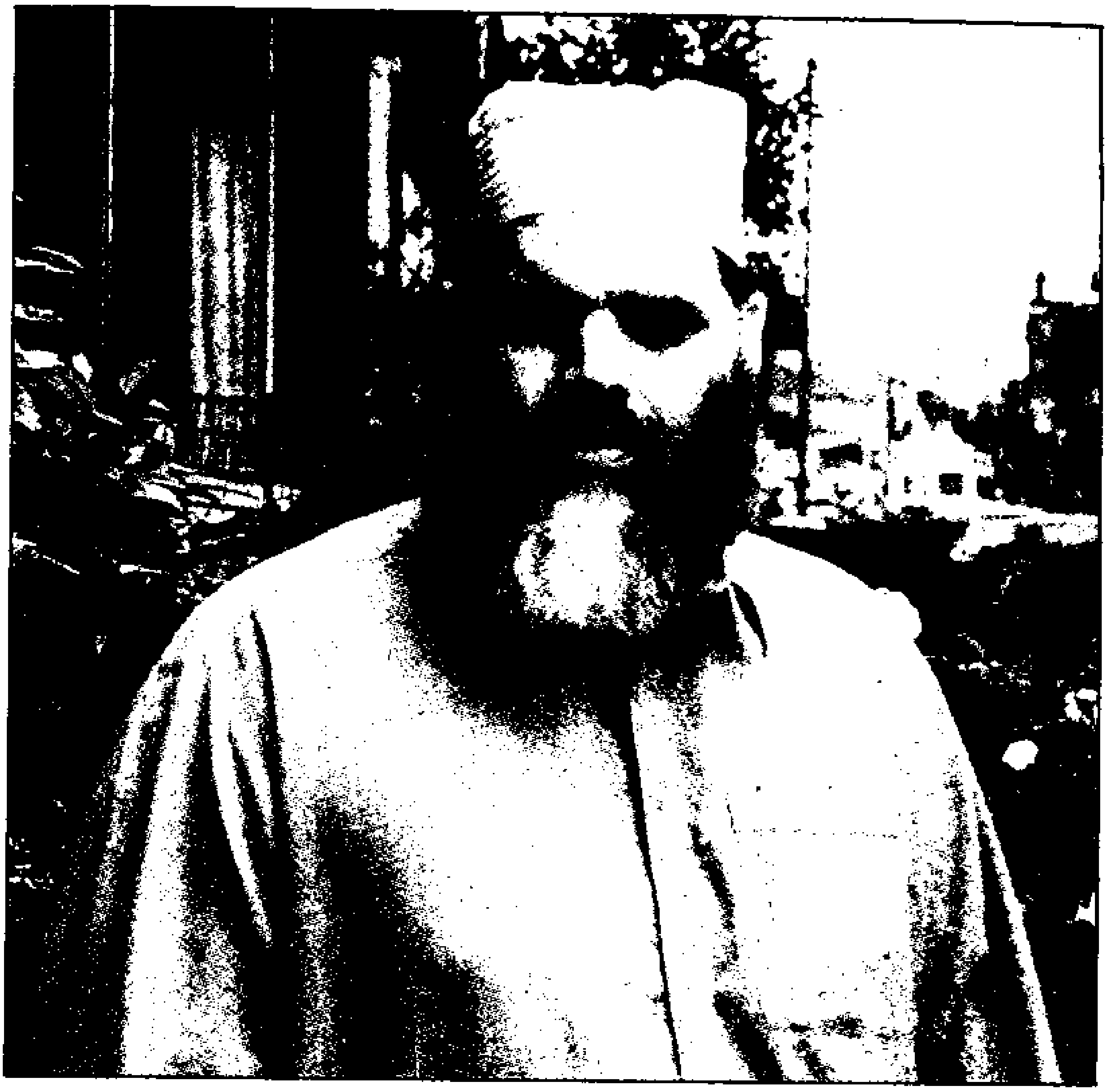

مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی قادری کا شمار ان ممتاز دینی شخصیات میں ہوتا ہے جو طویل عرصے سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں اپنے قیام کے گذشتہ 35 برس کے دوران انہوں نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے زیر سرپرستی جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے مختلف مقامات پر خدمات انجام دی ہیں۔ آپ اس وقت بھی کئی مساجد اور مدارس کے ٹرسٹی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ مسلمانوں کی ایک مشترکہ تنظیم کونسل برائے مساجد بریڈ فورڈ کے بھی صدر ہیں۔ آپ کو کئی ممالک کا دورہ کرنے اور مختلف بزرگان دین کے مزارات پر حاضری کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔

مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی کا تعلق ضلع جہلم کے علاقے دینہ میں ڈھوک چھمالہ سے ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش 24 ستمبر 1951ء ہے اور آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی فضل حسین صاحب

Marfat.com

ہے- آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق مقبوضہ کشمیر سے ہے- والد فوج میں ملازم تھے اور پنشن کے بعد برطانیہ آئے جبکہ دادا پولیس میں تھے- مولانا صاحب پاکستان میں تعلیم اپنے گاؤں کے قریب پرائمری سکول دولیاں اور مڈل سکول چک عبدالخالق میں حاصل کی- ان کے والد 1962ء میں برطانیہ آگئے تھے جبکہ وہ خود 14 سال کی عمر میں دسمبر 1965ء میں برطانیہ آئے- مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی نے برطانیہ آکر سکول میں داخلہ لیا اور عمومی تعلیم حاصل کی- بچپن سے ہی ان کا رجحان دین کی طرف تھا- چنانچہ انہوں نے 1966ء میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے ملاقات کی جن کی برطانیہ میں دین کے لئے خدمات ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہیں- اس وقت برطانیہ میں بہت کم مساجد تھیں' بریڈ فورڈ میں صرف ایک مسجد تھی' یہاں پہلی مسجد 1963ء سے پہلے بنی تھی' وہ ایک ٹیرس ہاؤس تھا جسے خرید کر مسجد بنائی گئی تھی-

مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی نے بتایا کہ اس وقت جمعیت تبلیغ الاسلام کا قیام عمل میں آچکا تھا اور زیادہ تر کام پیر صاحب اپنے گھر سے ہی کر رہے تھے- جمعیت کی مسجد کا افتتاح 1967ء میں ہوا تھا- اس وقت برطانیہ میں مسلمانوں کی مذہبی صورتحال کے بارے میں مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی نے بتایا کہ اکثر ساتھیوں کا خیال تھا کہ ہم مختصر عرصے کے لئے یہاں آئے ہیں کچھ کام کر کے پیسہ کما کر پھر پاکستان واپس چلے جائیں گے جبکہ بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ یہاں مساجد کی ضرورت نہیں ہے اور وہ اس ضمن میں کی جانے والی کوششوں میں بھی کچھ زیادہ تعاون نہیں کرتے تھے' ان کی آمدنی بھی محدود تھی اس لئے چندہ کے حصول میں بھی دشواریاں تھیں' اسطرح کے مسائل تو تھے لیکن مسلمانوں میں کوئی گروپ بندی وغیرہ نہیں تھی- 1968ء میں حکومت برطانیہ نے ایک قانون بنایا جس کے تحت بچے صرف والدہ کے ساتھ برطانیہ آسکتے تھے-اس قانون کے بعد لوگوں نے یہاں خاندان کی شکل میں آنا شروع کیا اور یہاں صورتحال تبدیل ہوئی' ضرورتیں بھی بڑھیں اور آبادی بڑھنے کے ساتھ مذہبی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہوا' کچھ زیادہ تنظیمیں بھی نہیں تھیں اور جو تھیں انہیں زیادہ تجربہ نہیں تھا-

مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی نے بتایا کہ جمعیت تبلیغ الاسلام نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی سربراہی اور قیادت میں سب سے بڑھ کر جو کام کیا وہ یہ تھا کہ وفود کی صورت میں مسلمانوں سے مل کر اس بات کی تبلیغ اور تلقین کی کہ وہ مساجد اور مدارس کے قیام کے سلسلے میں سرگرمی سے حصہ لیں- پیر سید معروف حسین صاحب شاہ نے برطانیہ میں علماء کی کمی محسوس کرتے ہوئے پاکستان اور ہندوستان کے علماء کو یہاں آنے کی دعوت دی' ان کے تبلیغی دوروں کا انتظام کیا' مقامی مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کے لئے اقدامات کئے' مسلمانوں کو قائل کرنے کے ساتھ ساتھ دینی محافل اور کانفرنسیں منعقد کی گئیں- ان تمام شعبوں میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب اور جمعیت تبلیغ الاسلام کی کوششوں کا ہر سطح پر اعتراف کیا جاتا ہے چنانچہ 72-1971ء میں صورتحال بدل چکی تھی' علماء کی ایک بڑی تعداد برطانیہ آچکی تھی اور مساجد بھی کافی تعمیر ہو رہی تھیں' والدین اپنے بچوں کی مذہبی تعلیم میں دلچسپی لے رہے تھے- اس سلسلے میں جمعیت کے زیر اہتمام ایک بڑی اور مرکزی مسجد کی ضرورت محسوس کی گئی جو بریڈ فورڈ شہر کے

Marfat.com

الحاج مولانا لیاقت حسین نوشاہی جامع مسجد حنفیہ کے امام مولانا قاری علاؤالدین نقشبندی کے ساتھ

قلب میں بن رہی ہے' بہت جلد اس کا افتتاح ہونے کی توقع ہے اور انشاء اللہ اس سال نماز تراویح وہاں ادا کی جائے گی۔

بریڈ فورڈ میں جمعیت کی اس مرکزی جامع مسجد کی تعمیر و تکمیل میں غیر معمولی تاخیر کے اسباب اور پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ جمعیت کا شروع سے ہی بریڈ فورڈ میں ایک بڑی جامع مسجد تعمیر کرنے کا منصوبہ تھا۔ 1966ء میں بریڈ فورڈ کونسل نے جب ایک جگہ چند مکانات گرائے تو اس نے یہ جگہ مسلمانوں کی عبادت گاہ کے لئے مخصوص کی اور اعلان کیا کہ مسلمان اگر چاہیں تو یہاں مسجد بنا سکتے ہیں لیکن اس وقت مسلمانوں کی تعداد بھی زیادہ نہیں تھی' کوئی مؤثر تنظیم بھی وہاں نہیں تھی' جو چند مسلمان کاروباری حضرات تھے ان کے مالی حالات بھی زیادہ مضبوط نہیں تھے اس لئے اس سلسلے میں پیش رفت نہیں ہوئی۔ 1971ء تک انتظار کرنے کے بعد بریڈ فورڈ کونسل نے وہ جگہ کسی اور مقصد کے لئے زیر استعمال لانے کا فیصلہ کیا۔ اس ضمن میں یہ بات بھی اہم ہے کہ یہاں کے مقامی مسلمانوں نے اس صورتحال سے جمعیت تبلیغ الاسلام کو آگاہ نہ کیا البتہ جب جمعیت کو جگہ واپس لئے جانے کا علم ہوا تو اس نے بریڈ فورڈ میں ایک جلسہ کر کے لوگوں کو متوجہ کیا۔ مسجد کی جگہ کے ایک حصے کی قیمت کا انتظام کر کے بریڈ فورڈ کونسل سے رابطہ کیا گیا لیکن انہوں نے کہا کہ ہم نے پانچ سال انتظار کے بعد اب وہ جگہ کسی اور منصوبے کے لئے دیدی ہے چنانچہ جمعیت نے کسی اور مناسب جگہ کی تلاش شروع کی۔

ورلڈ اسلامک مشن کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "1974ء میں بریڈ فورڈ میں منعقدہ عالمی کانفرنس میں ورلڈ اسلامک مشن کا قیام عمل میں آیا۔ پاکستان' بھارت اور دیگر ممالک کے علماء جمع ہوئے' بریڈ فورڈ میں مرکزی دفتر قائم ہوا اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب اس کے بانی کنوینر مقرر ہوئے۔ بدقسمتی سے کچھ ہی عرصے بعد علماء میں تفریق و اختلاف

Marfat.com

پیدا ہو گیا' وہ یہاں برطانیہ کے ماحول کے ساتھ ہم آہنگی پیدا نہ کر سکے۔ مولانا صاحب نے مزید کہا کہ جمعیت تبلیغ الاسلام کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب' اہلسنت کے دوسرے گروپ کے ساتھ شامل ہو گئے جو ایک علیحدہ مسجد بنانے کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ ان کے جانے سے اس نئی مسجد کے قیام کے منصوبے کو بہت بڑا نقصان پہنچا' نہ صرف مسجد بلکہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے سارے منصوبے دس سال پیچھے چلے گئے۔ اہلسنت کے دوسرے گروپ کے مولانا ابوالمحمود نشتر صاحب 1969ء میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی دعوت پر برطانیہ آئے تھے' انہوں نے ایک طویل عرصہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے ساتھ گزارا' وہ میرے استاد بھی تھے' ان کے علیحدہ ہونے سے جمعیت کو تنظیمی لحاظ سے بہت نقصان پہنچا بہرحال اب مسجد کی تعمیر تکمیل کے قریب ہے اور یہ جلد ہی مکمل ہو جائے گی"۔

مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے تعلق اور اپنی دینی و تعلیمی سرگرمیوں کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا "میں نے پیر صاحب' مولانا ابوالمحمود نشتر صاحب' مفتی محمد سلیمان صاحب رضوی' علامہ ارشد القادری صاحب اور علامہ قمرالزمان صاحب سے صرف و نحو اور عربی ادب پڑھا ہے۔ اس کے علاوہ ان علماء سے تجوید' فقہ' منطق' حدیث اور اصول حدیث و تفسیر کی تعلیم حاصل کی ہے۔ جن دوسرے علماء سے میں نے اکتساب کیا ان میں حافظ محمد فاضل صاحب' قاری غلام رسول صاحب' شاہ عارف اللہ قادری صاحب' مفتی اقتدار احمد خان صاحب اور مفتی سیف الرحمٰن صاحب ہزاروی بھی شامل ہیں۔ میری تمام دینی سرگرمیاں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی زیر نگرانی ہیں۔ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی بعض مساجد کا ٹرسٹی ہوں' ساتھ ساتھ مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام کا خازن ہوں۔ بعض مواقع پر میں نے امامت کی ہے اور مختلف مساجد میں بچوں کو پڑھاتا رہا ہوں"۔

مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی نے بتایا کہ انہوں نے 1978ء میں حضرت پیر سید ابولکمال برق صاحب نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ نوشاہی میں شمولیت اختیار کی۔ کونسل برائے مساجد بریڈ فورڈ سے اپنے تعلق اور کونسل کے دائرہ کار کے بارے میں انہوں نے فرمایا یہ ایک منفرد تنظیم ہے۔ برطانیہ میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں اور مسالک کے لوگ رہ رہے ہیں لیکن ہمارے مسائل مشترکہ نوعیت کے ہیں۔ شروع میں ہر تنظیم اپنے مسئلے خود حل کرنے کی کوشش کرتی تھی پھر پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے ایماء پر 1981ء میں یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ بریڈ فورڈ میں جتنی مساجد اور مدارس ہیں' کونسل میں ان کے دو دو نمائندے ہیں کونسل کے سالانہ انتخابات ہوتے ہیں اور مسائل کے حل کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ جمعیت تبلیغ الاسلام نے کونسل کے ساتھ مل کر بہت کام کیا ہے جن میں مسلمان لڑکیوں کے لباس' سکولوں میں حلال غذا کی فراہمی اور مذہبی نصاب جیسے معاملات شامل ہیں۔ مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی نے بتایا کہ وہ کونسل کے موجودہ صدر ہیں اور اس سے پہلے خزانچی' نائب صدر اور سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ کونسل نے سلمان رشدی کے خلاف مؤثر مہم چلائی' خلیج کی جنگ میں مغربی اور امریکی فیصلوں کے

Marfat.com

خلاف شدید احتجاج کیا اور قومی سطح پر کانفرنسیں ہوئیں۔ مولانا صاحب نے بتایا کہ انہوں نے خود کونسل کے وفد کے ہمراہ عراق' اردن اور سعودی عرب کا دورہ کیا۔ ان ملکوں کے علاوہ وہ ہالینڈ' جرمنی' عراق' سوڈان اور لیبیا کا بھی دورہ کر چکے ہیں جہاں انہوں نے مختلف کانفرنسوں میں شرکت کی اور 1993ء میں حج کی سعادت بھی حاصل کی۔

مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی کو اب تک مختلف ممالک میں جن بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا شرف حاصل ہوا ان میں حضرت علیؓ' حضرت امام حسینؓ' حضرت حسن بصریؒ' حضرت معروف کرخیؒ' حضرت جنید بغدادیؒ' حضرت ابوبکر شبلیؒ صاحب' ابو سعید مبارک مخزیؒ' حضرت سری سقطیؒ اور حضرت غوث اعظمؒ شامل ہیں۔ پاکستان میں وہ اوچ شریف میں حضرت غوث محمد بلتی اوچیؒ' حضرت سید مبارک حقانیؒ' حضرت داتا گنج بخشؒ' حضرت سید ہاشم دریا دلؒ' حضرت سید سعید شاہؒ' دولہا پاکؒ' حضرت سید ابراہیم شاہؒ' حضرت سید ملک شاہؒ' سید حسن شاہؒ اور حضرت سرکار بحرالعلوم کے مزارات پر حاضری دے چکے ہیں۔

مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے توسط سے جو علماء کرام برطانیہ تشریف لاتے ہیں ان کی برطانیہ آمد' ویزے اور سپانسر شپ وغیرہ کے انتظامات پھر برطانیہ آمد پر ابتدائی بندوبست اور ضروری اقدامات کرنے کی ذمہ داری مولانا لیاقت حسین نوشاہی کے ہی سر ہے اور ان جملہ معاملات میں آپ کو حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ قبلہ پیر صاحب ان تمام انتظامات کے لئے مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی کو ہی ذمہ داریاں تفویض کرتے ہیں۔ مولانا لیاقت حسین صاحب کی ان بے لوث خدمات کا ہر سطح پر ہمیشہ اعتراف کیا جاتا رہا ہے۔ ممتاز عالم دین اور بلند پایہ خطیب علامہ علی اکبر سجاد نوشاہی نے آپ کی ان خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ "مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی کا شمار خادم الفقراء و علماء اور مخلصین اہل سنت و نوشاہیت میں ہوتا ہے۔ انہوں نے برطانیہ میں علماء کی آمد و قیام کے سلسلے میں غیر معمولی خدمات انجام دیں ہیں۔ حضرت نوشہ پاکؒ کے عرس مبارک اور دیگر محافل کے انتظام و انصرام میں بھی وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ آپ کو حضرت قبلہ پیر صاحب کی خصوصی نظر کرم حاصل ہے اور آپ نے پیر صاحب کے ساتھ متعدد ممالک کا سفر بھی کیا ہے"۔

مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی پیر صاحب کے زیر سایہ اصلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے ساتھ ساتھ جمعیت تبلیغ الاسلام کے جملہ امور کی نگرانی اور انجام دہی کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب انہیں اپنا انتہائی قابل اعتماد ساتھی اور ارادت مند سمجھتے ہیں اور مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی اس اعزاز کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

زینت القراء علامہ قاری غلام رسول

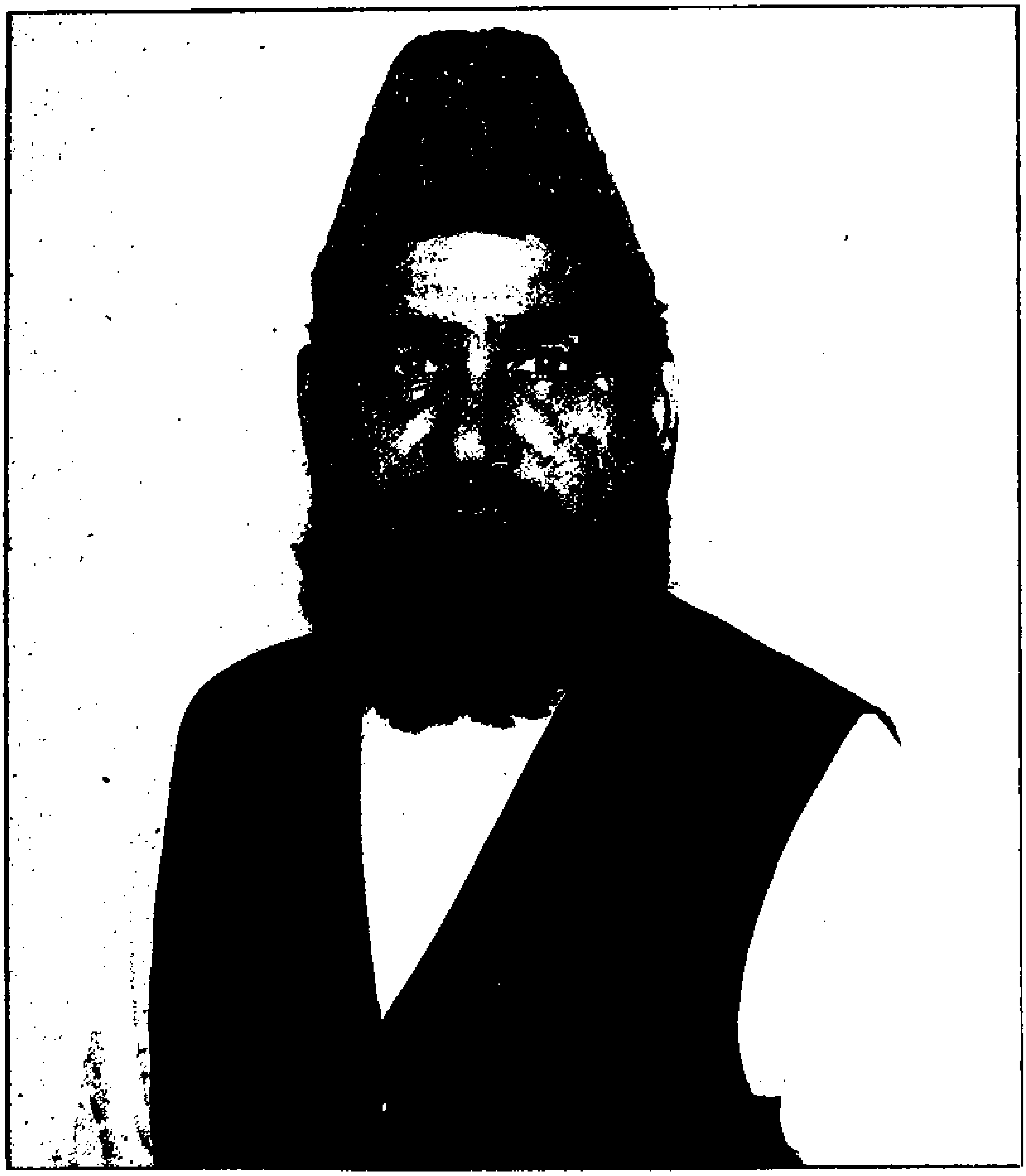

عالمی انجمن فروغ تجوید و قراءت کے صدر علامہ قاری غلام رسول صاحب دنیا بھر میں فن قراءت اور تجوید کے حوالے سے انتہائی معتبر و مستند حیثیت رکھتے ہیں۔ گزشتہ کم و بیش چار عشروں سے آپ نے پاکستان کے علاوہ عالمی اور بین الاقوامی سطح پر قراءت و تجوید کی تعلیم و تدریس اور فروغ کے لئے جس طرح خود کو وقف کر رکھا ہے اس کا ہر سطح پر اعتراف کیا جا چکا ہے۔ آپ فروغ تجوید و قراءت کی عالمی انجمن کے تحت قائم اداروں کے ساتھ ساتھ عالمی قرآنی دوروں کے ذریعے دنیا بھر میں فن قراءت و تجوید سکھانے اور اس کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے جو خدمات انجام دے رہے ہیں اس سے قرآن فہمی کی کوششوں میں

Marfat.com

مرکزی جامع مسجد وکٹوریہ پارک مانچسٹر میں سالانہ انٹرنیشنل محفل نعت کے اختتام پر (دائیں جانب سے) قاری جاوید اختر صاحب چشتی' صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن صاحب' علامہ قاری غلام رسول صاحب اور صاحبزادہ سید مزمل حسین شاہ

نمایاں مدد مل رہی ہے۔ آپ نے فن قراءت و تجوید پر آسان زبان میں کتب بھی تحریر کی ہیں جس سے ہر عمر اور ہر سطح کے افراد استفادہ کر سکتے ہیں اور جو اس وقت علم التجوید والقراءت کے لئے نصابی کتب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ علامہ قاری غلام رسول صاحب لاہور کی مشہور درس گاہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو میں کافی عرصہ تک فن قراءت والتجوید کے معلم رہے' بعد ازاں لاہور ہی میں آپ نے اپنا ادارہ جامعہ تجوید القرآن قائم کیا جس نے اس شعبہ میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

پاکستان' یورپ' امریکہ اور دنیا بھر میں فن قراءت و تجوید میں آپ کے شاگرد قرآن کی تعلیم و

Marfat.com

علامہ قاری غلام رسول صاحب مانچسٹر میں قاری محمد اسمٰعیل مصباحی صاحب اور محمد اکرم ڈار صاحب کے ساتھ

تدریس کے شعبہ میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ برطانیہ میں گراں قدر خدمات انجام دینے کے بعد آپ نے کینیڈا میں بھی دارالقرآن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ دنیا بھر میں کوئی دینی و مذہبی ادارہ ایسا نہیں ہے جو قرآن کے لئے قاری غلام رسول صاحب کی خدمات سے بے خبر ہو۔ آپ کو قومی اور بین الاقوامی سطح کے اہم ترین مواقع پر تلاوت قرآن پاک کا شرف اور اعزاز حاصل ہوا ہے۔ آپ کی آواز میں متعدد بار کلام پاک کی آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ ہو چکی ہے' اس طرح آپ کی آواز میں کلام پاک دنیا بھر میں پہنچ رہا ہے۔ پاکستان میں صدارتی تمغہ حسن کارکردگی کے علاوہ آپ کو متعدد اعزازات حاصل ہوئے ہیں۔ عالمی اور بین الاقوامی سطح پر بھی آپ کو غیر معمولی اعزازات سے نوازا گیا ہے۔ علامہ قاری غلام رسول صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ برطانیہ میں انہوں نے سب سے پہلے علم التجوید اور فن قراء ت کی باضابطہ تعلیم و تدریس کا آغاز کیا۔ وہ کافی عرصہ تک بریڈ فورڈ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے قائم کردہ اسلامک مشنری کالج میں تجوید و قراءت کی تعلیم دیتے رہے۔

علامہ قاری غلام رسول صاحب 1934ء میں موضع سلامت پورہ ضلع لاہور میں پیدا ہوئے۔ گھر کا ماحول شروع سے ہی دینی اور مذہبی تھا چنانچہ گنج مغل پورہ کے اسلامیہ ہائی سکول سے ابتدائی تعلیم کا سلسلہ جاری تھا کہ نویں جماعت کے بعد سکول کی بجائے مرکزی حزب الاحناف دہلی گیٹ لاہور میں داخلہ لے لیا اور 1953ء میں وہاں سے سند دورہ حدیث حاصل کی۔ 1955ء میں دارالعلوم اسلامیہ پرانی انارکلی لاہور سے استاذ القراء جناب قاری عبدالمالک سے فن تجوید و قراءت کی سند حاصل کی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے فن تجوید و قراءت کی تعلیم و تدریس کا آغاز کر دیا۔ 1961ء میں انہیں کل مغربی پاکستان فن قراءت کے مقابلے میں بہترین قاری قرار دیا گیا۔ 1962ء میں ریڈیو پاکستان کے زیر اہتمام کل پاکستان مقابلے میں انہیں

Marfat.com

قاری غلام رسول صاحب ہونسلو (لندن) میں علامہ محمد جعفر بلال صاحب برکاتی کے ساتھ

حسن قراءت پر طلائی تمغہ دیا گیا اور وہ مسلسل نو سال تک یہ اعزاز حاصل کرتے رہے۔ 1971ء میں حکومت پاکستان نے انہیں قراء بورڈ کا رکن نامزد کیا' اس سے اگلے برس 1972ء میں انہیں قومی اسمبلی کے لئے آفیشل قاری مقرر کیا گیا۔ اسی دوران انہوں نے لاہور کی مختلف مساجد میں خطبہ جمعہ کے علاوہ تجوید وقراءت کی تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ انہوں نے کئی برس تک جامعہ نعیمیہ لاہور میں طلباء کو تجوید وقراءت کی تعلیم دی ہے۔ جامعہ نعیمیہ گڑھو شاہو لاہور اور جامعہ تجوید القرآن لاہور میں ان سے استفادہ کرنے والے طلباء کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ قاری غلام رسول صاحب پر لاہور میں دربار حضرت داتا گنج بخش" اور دربار حضرت میاں میر" پر منعقد ہونے والی خصوصی تقریبات اور محفل میلاد میں تلاوت کلام پاک اور صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے ہیں۔ قاری غلام رسول صاحب کا فرمانا ہے کہ آج اگر دنیا بھر میں ان کی آواز میں تلاوت کلام پاک لوگوں تک پہنچ رہی ہے تو یہ ان دعاؤں کی قبولیت ہے جو انہوں نے حضرت داتا گنج بخش" کے مزار پر کیں قاری غلام رسول صاحب نے 1965ء کی پاکستان بھارت جنگ کے دوران ریڈیو ٹیلی ویژن کے علاوہ خود محاذ پر جاکر تلاوت قرآن پاک سے مجاہدین کے حوصلے بڑھائے۔ آپ نے 1974ء کو اسلامی سربراہ کانفرنس کی افتتاحی اجلاس میں تلاوت کے علاوہ بادشاہی مسجد میں 38 اسلامی ممالک کے سربراہوں کی موجودگی میں ایک گھنٹے تک تلاوت کی سعادت حاصل کی جس سے شاہ فیصل مرحوم پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔ جون 1978ء میں شالیمار ریکارڈنگ کمپنی نے پورا کلام پاک ترتیل کے ساتھ آپ کی آواز میں ریکارڈ کرکے پیش کیا۔ اسی طرح 9 جولائی 1979ء سے 22 فروری 1980ء تک برطانیہ میں انگلش ترجمہ کے ساتھ آپ کی آواز میں مکمل کلام پاک کی ریکارڈنگ کی گئی جو دنیا بھر میں

Marfat.com

متعارف کرائی گئی- قاری غلام رسول صاحب کی آواز میں مکمل کلام پاک کی ریکارڈنگ مولانا شاہ احمد رضا خاںؒ صاحب کے ترجمہ کنز الایمان کے ساتھ بھی ہو چکی ہے جبکہ آپ کی آواز میں کلام پاک کی مکمل ویڈیو ریکارڈنگ بھی موجود ہے- آپ کلام پاک کی ریکارڈنگ شام کے صدر حافظ الاسد (مرحوم) اور اعراق کے صدر صدام حسین سمیت کئی عالمی رہنماؤں کو پیش کر چکے ہیں- آپ تعلیم و تدریس کے حوالے سے امریکہ' کینیڈا' ملیشیا' سنگاپور' تھائی لینڈ' برما' افغانستان' ایران' ترکی' برطانیہ' لیبیا' مصر' سعودی عرب' کویت' بحرین اور متحدہ امارات سمیت متعدد ممالک کا دورہ کر چکے ہیں- علامہ قاری غلام رسول صاحب نے مئی 1986ء سے عالمی قرآنی دوروں کے سلسلے کا آغاز کیا جس کا مقصد دنیا کے مختلف خطوں میں قرآنی تعلیمات کو عام کرنا اور فن تجوید و قراءت کے فروغ کے لئے کوششیں کرنا ہے- اس سلسلے میں آپ اب تک 16 عالمی قرآنی دورے کر چکے ہیں اور دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جہاں آپ نے قرآن کا پیغام نہ پہنچایا ہو یا جہاں آپ کی آواز میں قرآن پاک لوگوں کے گھروں اور دلوں تک نہ پہنچا ہو-

تلاوت کلام پاک کے حوالے سے یادگار لمحات کا ذکر کرتے ہوئے قاری غلام رسول صاحب نے فرمایا کہ میری یہ دلی خواہش تھی کہ میری آواز میں تلاوت کلام پاک زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے اور جب یہ خواہش ریڈیو پاکستان پر میری آواز میں تلاوت کے نشر ہونے سے پوری ہوئی تو یہ کیفیت میں فراموش نہیں کر سکتا- یکم جون 1962ء کو ریڈیو پاکستان لاہور سے تلاوت کلام پاک کے نئے سلسلے کا آغاز میری آواز میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت سے ہوا- اپنی آواز سن کر میری آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور میں ایک عجیب خوشی و مسرت کی کیفیت میں سارے گھر میں چکر لگاتا رہا- آج اس واقعہ کو 38 برس گزر چکے ہیں مگر قلب و ذہن میں وہ کیفیت تازہ ہے- اسی طرح ایک اور اہم موقع وہ تھا جب 1962ء میں ہی ایٹمی توانائی کے ادارے سے کچھ افسران نے مجھ سے رابطہ کیا کہ ایٹمی توانائی کے متعلق دفتر کی افتتاحی تقریب میں صدر مملکت فیلڈ مارشل ایوب خان تشریف لائیں گے- اس تقریب میں مجھے تلاوت کے لئے کہا گیا اور یہ فرمائش کی گئی کہ ایسی آیات تلاوت کی جائیں جن میں تسخیر کائنات کا ذکر ہو چنانچہ میں نے تیرہویں پارے سے تسخیر کائنات سے متعلق آیات منتخب کیں اور تقریب میں پیش کیں- اس وقت تقریب میں صدر مملکت ایوب خان صاحب کے علاوہ مرحوم ذوالفقار علی بھٹو صاحب بھی اسٹیج پر موجود تھے- کسی سربراہ مملکت کے سامنے تلاوت کرنے کا میرا یہ پہلا موقع تھا چنانچہ فطری طور پر میری عجیب حالت تھی' جب میں نے تلاوت کے بعد ترجمہ پیش کیا تو تسخیر کائنات سے متعلق آیات نے صدر مملکت سمیت ہر شخص کے دل پر گہرا اثر کیا' خود ایوب خان صاحب نے بھٹو صاحب کو ان آیات کے ترجمے کی طرف متوجہ کیا- یہ تقریب بھی میرے لئے بے حد اہم تھی' اس کے بعد تو پھر متعدد سربراہان مملکت و حکومت کے سامنے تلاوت کلام پاک کا موقع ملا تاہم یہ تقریب زندگی کے یادگار مواقع میں سے تھی- علامہ قاری غلام رسول صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اہم تقریبات اور اہم شخصیات کے سامنے تلاوت کلام پاک سے دنیاوی فوائد و مراعات کے امکانات ضرور پیدا ہوتے ہیں اور

Marfat.com

مولانا قاری خادم حسین صاحب چشتی کی جانب سے اولڈھم میں دیے گئے عشائیہ کے موقع پر زینت القراء علامہ قاری غلام رسول صاحب اور ان کے صاحبزادے قاری محمد مدثر رسول صاحب (دائیں)

زندگی میں ایسی کئی صورتیں اور امکانات سامنے بھی آئے لیکن میرا مسلک اور نظریہ مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحبؒ کی زبان میں اس طرح ہے:

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا' مرا دین پارہ نان نہیں

علامہ قاری غلام رسول صاحب نے کہا کہ میرے لئے یہ اعزاز و انعام سب سے بڑا ہے کہ مجھے دنیا بھر میں خدمت قرآن کا موقع ملا ہے اور میری آواز اللہ کے کلام اور اس کے حبیب کی مدح و ثنا کے لئے وقف ہے۔

برطانیہ میں علامہ قاری غلام رسول صاحب کی دینی خدمات کے حوالے سے یہ بات بڑی بنیادی اہمیت کی حاصل ہے کہ انہوں نے برطانیہ میں سب سے پہلے فن تجوید و قراءت کی تعلیم کا آغاز کیا 77-1976ء میں سب سے پہلے ڈاکٹر مشرف حسین الازہری روزانہ ہیلی فیکس سے ان کے پاس اولڈہم میں تجوید پڑھنے کے لئے آتے تھے' پھر 1978ء میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی نے شعبہ تجوید و قراءت کے لئے قاری غلام رسول صاحب کی خدمات حاصل کیں اور قاری صاحب نے جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام بریڈ فورڈ میں قائم اسلامک مشنری کالج میں فن تجوید و قراءت کی با قاعدہ تعلیم کا آغاز کیا جہاں علامہ ابوالمحمود صاحب نشتر سمیت 15 علماء تجوید و قراءت کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ مولانا عبدالوہاب صدیقی صاحب اور مفتی گل رحمٰن صاحب بھی قاری غلام رسول صاحب کے تلامذہ میں سے ہیں۔ برطانیہ میں خدمات انجام دینے والے جن قاری صاحبان نے جناب قاری غلام رسول صاحب سے فن تجوید و قراءت کے سلسلے میں استفادہ کیا ہے ان میں جناب کرامت حسین صاحب (لندن)' حافظ قاری

Marfat.com

منظور حسین صاحب بھٹی (لندن)، قاری ظہور احمد صاحب سیفی سیکرٹری ادارہ صوت القرآن (لندن)، قاری طالب حسین صاحب مدنی (سلو)، قاری بشیر احمد صاحب (لیڈز)، قاری کریم بخش صاحب (برسٹل)، قاری عبدالقیوم صاحب جہلمی (ڈڈلی)، مولانا عطاء المصطفیٰ صاحب جمیل اور قاری محمد بوستان صاحب شامل ہیں۔ مانچسٹر کی جامع مسجد محمدیہ کے خطیب و امام مولانا قاری عبد الرسول صاحب حقانی بھی ان علماء میں شامل ہیں جنہوں نے فن تجوید و قراءت میں قاری غلام رسول صاحب سے استفادہ کیا ہے۔ قاری عبدالرسول صاحب حقانی کے بقول قاری غلام رسول صاحب عالم اسلام کے وہ مشہور قاری ہیں جن کا حسن صوت اور حسن قراءت ایک مثال ہے۔ علامہ قاری غلام رسول صاحب کے شاگردوں میں ڈاکٹر قاری محمد یونس صاحب نے بھی قومی اور بین الاقوامی سطح پر بڑا نام پیدا کیا ہے۔ قاری غلام رسول صاحب کے ایک خاص شاگرد قاری احمد خان صاحب ہیں جنہیں قاری صاحب کا جانشین تصور کیا جاتا ہے۔ آپ کے صاحبزادے قاری محمد مبشر رسول صاحب کینیڈا میں دارالقرآن کے نام سے قائم عظیم درسگاہ میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس ادارے کے بانی بھی قاری غلام رسول صاحب ہیں۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے قاری محمد مدثر رسول صاحب بھی اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور اس شعبہ میں اہم خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ لاہور میں جامعہ تجوید القرآن کے ناظم اعلیٰ ہیں۔

علامہ غلام رسول صاحب نے اسلامک کونسل برائے یورپ کے زیر اہتمام 33 ملکوں کی کانفرنس میں تلاوت کی ہے۔ برطانیہ کا کوئی شہر ایسا نہیں ہے جہاں انہوں نے محفل میلاد، گیارہویں شریف اور دوسری دینی و مذہبی محفل میں شرکت نہ کی ہو۔ آپ نے ہیلی فیکس میں پہلی بار یوم صدیق اکبرؓ کی بنیاد رکھی اور اس شہر میں پہلی بار جلوس عید میلادالنبیؐ کے سلسلے کا آغاز کیا۔ نوٹنگھم میں زمین خرید کر صرف رمضان کے ایک مہینے میں مسجد کی جگہ صاف کی اور نماز عید کا اجتماع کرایا۔ قاری غلام رسول صاحب نے بی بی سی لندن پر بھی تلاوت قرآن کی اور نعت کے کئی پروگرام کیے۔ انجمن فروغ تجوید و قراءت کے تحت لندن میں ادارہ صوت القرآن قائم کیا جس کے زیر اہتمام ہر سال کل برطانیہ محفل قراءت منعقد ہوتی ہے۔

برطانیہ میں اپنی دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے علامہ قاری غلام رسول صاحب نے کہا کہ میں نے وہاں جو کچھ بھی کیا اس میں مولانا قاری خادم حسین چشتی صاحب کا تعاون مجھے ہر وقت حاصل رہا۔ فن تجوید و قراءت کے بارے میں آپ کی تصنیفات میں علم التجوید، تجوید اور اسکی اہمیت الترتیل اور اہمیت علم التجوید قابل ذکر ہیں۔ ثناخوان رسولؐ جناب حفیظ تائب نے مولانا قاری غلام رسول صاحب کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

زینت قرآء ہیں فخر اہلسنت آپ ہیں
عالم اسلام کی توقیر و شوکت آپ ہیں
آپ کی آواز میں دل بولتا ہے آپ کا
سیرت و نکہت میں اچھے حسن فطرت آپ ہیں

Marfat.com

علامہ قاری خادم حسین چشتی

علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی طویل عرصے سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور اپنی دینی' تدریسی و تبلیغی اور خطیبانہ خدمات کے حوالے سے ایک ہر دلعزیز اور مقبول عام و خاص شخصیت ہیں۔ برطانیہ میں تحریک آزادی کشمیر کی حمایت میں جو کوششیں ہوتی ہیں اور اس ضمن میں بڑے پیمانہ پر جو کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں ان میں قاری صاحب کا انتہائی اہم اور موثر رول ہے۔ برطانیہ آنے سے قبل پاکستان میں بھی آپ نے دینی' تدریسی اور تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ سیاسی و تحریکی سرگرمیوں میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ تحریک نظام مصطفیٰؐ کے دوران قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ان کا تعلق ایک دیندار اور مذہبی خانوادے سے ہے جو آستانہ عالیہ گولڑہ شریف سے گہری عقیدت رکھتا ہے۔ قاری صاحب ایک سچے پاکستانی کی حیثیت سے وطن کے لئے پر خلوص جذبات رکھتے ہیں۔

علامہ قاری خادم حسین چشتی صاحب 1955ء میں ربیع الاول کے آخری ہفتہ میں آزاد کشمیر کے

Marfat.com

ضلع پونچھ کے گاؤں تیتری نوٹ میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں مقبوضہ کشمیر کے ساتھ سرحد پر آخری گاؤں کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی جناب شیر محمد صاحب چشتی ہے اور آپ گجر قبیلے کے کھٹانہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ قاری صاحب کے والد محترم زمیندار گھرانے سے متعلق ہونے کے باوجود انتہائی نیک، متقی، پرہیز گار اور صوم و صلوٰۃ کی پابند شخصیت تھے، انہوں نے نماز تہجد بھی کبھی قضا نہیں کی۔ قاری صاحب کے والد گرامی، والدہ اور تمام عزیز و اقارب آستانہ عالیہ گولڑہ شریف سے وابستہ ہیں۔ اگرچہ والد گرامی نے گولڑہ شریف میں بڑے پیر صاحب" کا زمانہ بھی پایا تھا لیکن وہ حضرت بابو جی" صاحب سے بیعت ہوئے۔ وہ اپنے گاؤں سے پیدل چل کر بھی گولڑہ شریف گئے ہیں۔ ان کی آستانہ عالیہ سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ وہ آستانہ سے روٹی کے سوکھے ٹکڑے عمامے میں باندھ کر لاتے پھر لوگوں میں یہ کہہ کر تقسیم کرتے کہ یہ بیماری میں شفا اور طالب علموں کے لئے ذہنی صلاحیتوں میں اضافے کا سبب ہونے کے ساتھ ساتھ مصائب و پریشانیوں سے حفاظت کی ضمانت ہیں۔ علامہ قاری خادم حسین چشتی صاحب کی والدہ محترمہ حضرت بابو جی صاحب" اور حضرت لالہ جی" صاحب کے جنازوں میں شامل ہوئیں۔ اسی طرح کوئی بھی عرس یا اجتماع ہوتا تو ان کے اہل خانہ اس میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ قاری خادم حسین صاحب نے بتایا کہ 1947ء سے پہلے اور بعد میں بھی ان کے والد گرامی ڈسٹرکٹ پونچھ سے بنفشہ لاتے اور جہلم آ کر فروخت کرتے پھر یہاں کھیوڑہ سے نمک لیتے اور آزاد کشمیر جا کر فروخت کرتے۔

اپنے تعلیمی و تدریسی مراحل کے ضمن میں علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی نے فرمایا کہ انہوں نے 1964ء کے آخر میں اپنے بڑے بھائی علامہ حافظ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی کے پاس جا کر اوکاڑہ میں دارالعلوم جامعہ عثمانیہ میں حفظ کلام پاک کے لئے داخلہ لیا اور وہاں قاری عبدالشکور صاحب سے اٹھارہ سپارے حفظ کئے پھر جامعہ عثمانیہ کے مہتمم قاضی عبدالرحمن صاحب کے انتقال کے بعد اس مسجد اور مدرسے کو محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لے لیا جس کے نتیجہ میں وہاں تعلیمی معاملات متاثر ہوئے تو قاری صاحب نے باقی کلام پاک جامعہ غوثیہ رضویہ لیڈی پارک اوکاڑہ میں حفظ کیا۔ اس مدرسے کے بانی مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی کے چھوٹے بھائی الحاج صوفی محمد لطیف صاحب تھے جبکہ پرنسپل علامہ مولانا مفتی محمد منیر الزماں چشتی صاحب تھے جنہوں نے بعد ازاں جامعہ چشتیہ منیر الاسلام قائم کیا۔ قاری خادم حسین صاحب نے بتایا کہ انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کی دستار بندی کی تقریب میں حضرت خواجہ قمرالدین صاحب سیالوی"، حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی، حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب سابق صدر جمعیت علماء پاکستان، فقیہہ اعظم حضرت مولانا نور اللہ صاحب بصیرپوری، حزب الاحناف لاہور کے بانی حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب اور مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب بھی شریک تھے۔ ان سب محترم شخصیات کے ہاتھوں قاری خادم حسین صاحب کی دستار بندی ہوئی اور ان کی حفظ قرآن کی سند پر ان کے دستخط ہوئے جسے وہ اپنے لئے اعزاز اور باعث نجات سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

اگست 1996- استاد القراء قاری غلام رسول صاحب جامع مسجد نگینہ اولڈھم میں نماز جمعہ کے بعد صلوٰۃ و سلام پیش کر رہے ہیں- (دائیں جانب) علامہ قاری خادم حسین صاحب ہیں

حفظ کلام پاک کے بعد علامہ قاری خادم حسین صاحب نے 1970ء میں لاہور میں علامہ قاری غلام رسول صاحب کے پاس داخلہ لیا اور وہاں قراءت کے تین سالہ کورس کے ساتھ ساتھ درس نظامی کی کتب بھی پڑھیں- قاری خادم حسین صاحب چشتی نے بتایا کہ انہوں نے قراءت کا تین سالہ کورس ڈیڑھ سال کے عرصے میں مکمل کیا جو جامعہ تجوید القرآن میں ایک ریکارڈ ہے- انہوں نے زبانی اور تحریری دونوں امتحانوں میں اول پوزیشن حاصل کی- قاری خادم حسین صاحب چشتی صاحب نے زینت القراء علامہ قاری غلام رسول صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ علم التجوید اور فن قراءت کے لئے علامہ صاحب کی خدمات سنہری حروف سے لکھی جانے کے قابل ہیں- وہ اس علم و فن کے استاذ الاساتذہ ہیں- نہ صرف پاکستان بلکہ برطانیہ ' امریکہ اور کینیڈا میں بھی آپ نے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں- قاری خادم حسین چشتی صاحب نے کہا کہ آج میں جو کچھ بھی ہوں وہ اپنے والد گرامی جناب شیر محمد صاحب چشتیؒ اور استاد گرامی علامہ قاری غلام رسول صاحب کی محنتوں اور دعاؤں کے طفیل ہوں- جامعہ تجوید القرآن میں انہیں جن اساتذہ سے اکتساب کا موقع ملا ان میں علامہ قاری غلام رسول صاحب کے علاوہ مولانا قاری عطا محمد صاحب (گڑھی شاہو لاہور) اور مولانا عبدالرحمٰن صاحب (اٹک) شامل تھے- قراءت و تجوید کے معیار اور سخت امتحان کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پوری کلاس میں صرف چار طلباء نے کامیابی حاصل کی جن میں قاری صاحب کے علاوہ قاری ظہور احمد صاحب سیفی' قاری شاہ محمد صاحب اور قاری خورشید احمد صاحب شامل تھے- یہاں قاری خادم حسین صاحب نے ہدایہ تک کتابیں پڑھیں جس کے بعد سنی حنفی دارالعلوم بانڈی عباس پور میں قرآن پاک سنانا شروع کیا- یہ ادارہ مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی چشتی گولڑوی نے قائم کیا تھا اور یہاں پہلی بار قرآن پاک سنانے کا اعزاز قاری صاحب

Marfat.com

کے بڑے بھائی علامہ حافظ محمد بشیر صاحب چشتی کو حاصل ہوا اور پھر یہاں دو سال قاری خادم حسین صاحب چشتی نے قرآن پاک سنایا۔ مولانا نعیمی صاحب کے حکم پر قاری خادم حسین صاحب چشتی نے تعلیم کا سلسلہ منقطع کر کے حفظ کی کلاس پڑھانا شروع کر دی لیکن کچھ عرصے بعد صحت کی خرابی کے باعث آپ حیدر آباد چلے گئے اور وہاں محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب کے شاگرد اور خلیفہ مولانا مفتی محمد سعید احمد صاحب قادری کے حکم پر جامعہ غوثیہ رضویہ سعیدیہ بکرا منڈی حیدر آباد میں ڈھائی سال تک پڑھایا۔ اس دوران آپ کو مفسر قرآن حضرت مولانا محمد سعید احمد صاحب اویسی کے دورہ قرآن میں بھی شمولیت کا موقع ملا۔ حیدر آباد میں قیام کے دوران قاری صاحب نے مختلف مساجد اور اجتماعات میں خطابت کے علاوہ حسن قراءت اور نعت خوانی کے متعدد مقابلوں میں بھی شرکت کی۔ آپ نے حیدر آباد میں دو مرتبہ حسن قراءت و نعت خوانی میں پہلی پوزیشن لینے کے ساتھ ساتھ اسلام آباد میں قومی سطح پر ہونے والے مقابلے میں بھی انعام حاصل کیا۔ آپ کو حیدر آباد کی تمام قابل ذکر مساجد مرکزی جامع مسجد بلال گئوشالہ عثمان آباد اور مرکزی مسجد مائی خیری کے علاوہ اندرون سندھ بھی مساجد میں خطابت اور قرآن پاک سنانے کے مواقع اور سعادت حاصل رہی۔ ٹنڈوالہ یار میں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سلیمان صاحب چشتی گولڑوی کے ہاں بھی قرآن پاک سنانے کا موقع ملا۔ قاری خادم حسین صاحب چشتی 1980ء تک حیدر آباد میں مقیم رہے اور دینی' تدریسی اور تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے۔

علامہ قاری خادم حسین چشتی صاحب نے اپنی تحریکی' سیاسی اور تنظیمی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "1965ء کی پاکستان بھارت جنگ کے موقع پر اگرچہ میں بہت چھوٹا تھا لیکن مجھے آج تک وہ مناظر یاد ہیں اور جذبے تازہ ہیں کہ کس طرح پاکستانی عوام نے اپنی فوج کے لئے عطیات اور دفاعی فنڈ کے لئے سازو سامان جمع کیا۔ 1965ء اور 1971ء میں دونوں موقعوں پر ہم تانگے لے کر شہروں اور دیہات میں جاتے اور پاک فوج کے لئے سامان جمع کرتے۔ لوگ' جو کچھ جس کے پاس ہوتا تولیہ' صابن' پیسے' رضائیاں سب ہمارے حوالے کر دیتے۔ ان دونوں جنگوں میں ہمیں سرحدی علاقے کے باعث اپنا گاؤں چھوڑ کر پیچھے آنا پڑا۔ ہمارے گھر' مال' مویشی سب تباہ ہوئے۔ پورا علاقہ خالی ہو گیا اور یہ کیفیات آج بھی ذہنوں میں تازہ ہیں"۔

1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ کا ذکر کرتے ہوئے قاری خادم حسین چشتی صاحب نے فرمایا کہ "اس زمانے میں میں حیدر آباد میں تھا' تحریک کے قائد حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب تھے اور ان کا ایک ہی نعرہ تھا' نظام مصطفیٰ۔ بلکہ یہ تحریک ہی تحریک نظام مصطفیٰ تھی۔ تحریک کے دوران کا ایک واقعہ میں تمام زندگی فراموش نہیں کر سکتا' حیدر آباد میں نماز جمعہ کے بعد دفعہ 144 اور کرفیو لگا ہوا تھا لیکن ہم نے نماز کے بعد کرفیو توڑ کر دفعہ 144 کی خلاف ورزی کی۔ سب مظاہرین گرفتار کر لئے گئے' جس گروپ میں ہم گرفتار ہوئے اس میں میرے علاوہ ایک بزرگ تھے جن کا نام محمد حنیف تھا باقی چالیس پچاس نوجوان تھے جن کی عمریں بمشکل 20 سے 25 سال کے درمیان تھیں۔ آدھی رات کے بعد انہیں بری طرح مارا گیا'

Marfat.com

علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی جشن عید میلادالنبیؐ کے موقع پر خطاب فرما رہے ہیں

اہلکار ہمارے سامنے نوجوانوں پر تشدد کر رہے تھے- نوجوانوں کو مارنے کے لئے ایک مخصوص آدمی تھا جو نوجوانوں کو الٹا لٹا کر اس طرح مارتا کہ ایک اہلکار نے اس کی گردن پر اور دوسرے نے پیروں پر پاؤں رکھے ہوتے اور مارنے والا درے مارتا' یہ سلوک ان نوجوانوں سے ہو رہا تھا جو نظام مصطفےٰؐ کا مطالبہ کر رہے تھے- میرے بارے میں ایک افسر نے اس مارنے والے سے کئی بار پوچھا کہ انہیں گرم کیا ہے؟ تو وہ کہہ دیتا کہ ابھی کرتا ہوں- شاید وہ مجھے عالم دین سمجھ کر بچانا چاہ رہا تھا لیکن جب افسر نے میرے بارے میں سختی سے پوچھا تو اس نے مجھ سے کہا کہ قاری صاحب اب آپ بھی لیٹے ہو جائیں- بہرحال رات کے پچھلے پہر ایک بڑے افسر آئے اور انہوں نے بھی وہی سوال کیا کہ انہیں گرم کیا یا نہیں' پھر وہ میرے بارے میں کہنے لگے کہ انہیں پانچ نمبر میں لے جاؤ' میں سمجھ گیا کہ اب میرے ساتھ انتہائی سخت سلوک ہونے والا ہے لیکن اسی کیفیت نے میرا ایمان تازہ کر دیا اور مجھے مولانا کفایت علی کافیؒ یاد آئے جن کو جب انگریزوں نے پھانسی پر لٹکایا تو انہوں نے تختہ دار کے قریب پوری جراءت سے اشعار پڑھے چنانچہ میں نے بھی یہ سوچ لیا کہ میں بھی جراءت اظہار کا مظاہرہ ضرور کروں گا- میں نے اس افسر سے کہا کہ میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ باہر نکل گیا تھوڑی دیر بعد مجھے بڑے افسر نے بلایا اور کہا کہ آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں- میں نے کہا کہ یہ جلسے' جلوس اور مظاہرے صرف حیدر آباد میں نہیں ہو رہے ہیں بلکہ کراچی سے خیبر

Marfat.com

تک ہر جگہ ہو رہے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ یہ کیوں ہو رہے ہیں۔ بڑے صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ نے آج کس موضوع پر خطاب کیا' میں نے کہا جہاد پر' کہنے لگے جہاد تو کافروں سے ہوتا ہے آپ قوم سے ہمارے خلاف جہاد کروانا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہمارا جہاد حکومت وقت کے خلاف ہے آپ کے خلاف نہیں۔ بڑے صاحب نے کہا کہ آپ حافظ' قاری اور عالم ہیں' **فبای آلاء ربکما تکذبان** کا ترجمہ بتائیں' میں نے بتایا تو وہ طنزاً" کہنے لگے کہ اچھا تو پھر آپ اللہ کی کون کون سی نعمت کو ٹھکرائیں گے' پھر انہوں نے کہا کہ **اطیعواللہ واطیعوالرسول واولی الامر منکم** کا کیا ترجمہ ہے؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور ان کی' جو تمہارے حاکم ہیں۔ اس پر بڑے صاحب نے پھر طنز فرمایا کہ آپ نے حاکم وقت کی اطاعت کی؟ میں نے مختصراً" جواب دیا کہ کیا حاکم وقت نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے' کہنے لگے تمہیں سورۃ الرحمٰن یاد ہے۔ میں نے کہا جی ہاں' انہوں نے مجھے تلاوت کرنے کو کہا۔ یہ کوئی رات کے تین بجے کا وقت تھا۔ نوجوان مار کھا کھا کر نڈھال ہو چکے تھے اس کے باوجود انہیں بیٹھنے نہیں دیا جا رہا تھا۔ میں نے سورۃ الرحمٰن کی تلاوت شروع کی' میرے ذہن میں فوراً" یہ بات آئی کہ حضرت فاروق اعظمؓ کا دل بھی قرآن پاک کی تلاوت سے نرم پڑ گیا تھا۔ علامہ اقبال کا شعر ہے

تو ہی دانی کہ سوز قرات تو۔ دگرگوں کرد تقدیر عمررا

جب میں سورۃ الرحمٰن کی تلاوت کے دوران **کل من علیھا فان** تک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ بڑے صاحب کی آنکھیں جھکی ہوئی ہیں اور ان سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا وہ سراپا آرزو بن کر سن رہے تھے۔ میرے دل نے کہا کہ اب سزائیں تمام ہوئیں۔ تلاوت ختم کی تو بڑے صاحب نے کہا کہ آپ بیٹھ جائیں' آپ سے بعد میں بات کریں گے۔ بہر حال کچھ لوگوں کو سزائیں سنائی گئیں' مجھے سزا تو نہیں سنائی گئی لیکن کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ ہمیں اس حال میں ایک جنگل میں پھینک دیا گیا کہ ہماری آنکھیں بند تھیں' کچھ لوگوں کے پیروں میں تو جوتے بھی نہیں تھے۔ سخت گرمی' جنگل اور پتھریلی زمین سے لوگوں کے پیر زخمی ہو گئے' بہرحال ہم چلتے چلتے کسی نہ کسی طرح شہر پہنچے۔ یہ اور ایسے دوسرے واقعات وہ یادیں ہیں جو فراموش نہیں کی جا سکتیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے رہنماؤں نے ان واقعات اور حالات کو فراموش کر دیا' ہم یہ نہیں سوچتے کہ پاکستان نے ہمیں کیا کچھ دیا اور ہم نے جواب میں پاکستان کو کیا دیا"۔

اپنی برطانیہ آمد کے حالات اور پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے علامہ قاری خادم حسین چشتی صاحب نے فرمایا کہ "1980ء کے آخر میں ہڈرز فیلڈ کی جامع مسجد وکٹوریہ روڈ کے ساتھیوں کی خواہش پر مفتی منیر الزماں صاحب چشتی نے مجھے برطانیہ بلوایا۔ میں وزٹ ویزے پر برطانیہ آیا اور مرکزی جامع مسجد غوثیہ وکٹوریہ روڈ لاک وڈ' ہڈرز فیلڈ میں دس مہینے گزارے اور بہت اچھے گزارے' برطانیہ میں حفظ کی کلاس جس طرح میں نے شروع کی' کسی نے نہیں کی۔ سردیوں میں صبح فجر کے بعد برطانیہ میں حفظ کی کلاس کی کوئی

Marfat.com

زینت القراء قاری غلام رسول صاحب جامع مسجد نگینہ اولڈھم میں نماز جمعہ کی امامت کرنے کے بعد علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی، مسجد کے صدر حاجی محمد صدیق اور دیگر عمائدین کے ہمراہ
اس موقع پر کل برطانیہ انجمن فروغ تجوید و قراءت اور ادارہ صوت القرآن کی بنیاد رکھی گئی

مثال پیش نہیں کر سکتا کہ بچے حفظ کی کلاس پڑھنے کے بعد پھر سکول کالج وغیرہ جائیں۔ اسی طرح برطانیہ میں دن کے وقت جلسے اور اجتماعات کرنا مشکل ہوتے ہیں، رات کے جلسے کا تو کوئی تصور ہی نہیں تھا۔ یہ روایت بھی میں نے ڈالی کہ شب قدر اور شب براءت کو پوری پوری رات جلسے ہوتے ہیں۔ ایک اور اعزاز جو حاصل ہوا وہ یہ کہ عام طور پر ربیع الاول، محرم، شب قدر یا شب براءت کے اجتماعات ویک اینڈ پر کئے جاتے تھے تاکہ زیادہ لوگ شریک ہوں لیکن میں نے یہ طے کیا کہ ہر اجتماع اپنی اصل تاریخ اور دن پر ہو گا اور ویک اینڈ کا انتظار نہیں کیا جائے گا چنانچہ 1983ء سے لے کر اب تک میلاد النبیؐ، محرم، شب برات وغیرہ تمام اجتماعات صحیح تاریخوں پر ہوتے ہیں اور اجتماعات میں لوگوں کی تعداد ویک اینڈ سے زیادہ ہوتی ہے"۔

برطانیہ آمد پر درپیش کچھ مشکلات و مسائل کے حوالے سے قاری خادم حسین صاحب چشتی نے فرمایا کہ "میں جب برطانیہ گیا تو میرے ذہن میں پاکستان کا ہی تصور تھا اور میں اسی انداز میں کام کرتا رہا لیکن وہاں کچھ واقعات ایسے ہوئے کہ میں دس مہینے بعد ہی واپس آگیا۔ یہ 1981ء کی بات ہے، آخری جلسے میں وہاں کے بزرگوں نے میری مالی خدمت کی اور یہ اعلان کیا کہ قاری صاحب جا رہے ہیں لیکن انہیں واپس بلانا ہے۔ بہرحال میں پاکستان آگیا۔ میں ان دنوں شہدادپور میں مرکزی جامع مسجد شاہی بازار سے منسلک تھا کہ ہڈرز فیلڈ والوں نے مجھے سپانسر بھیجا، میں نے کاغذات جمع کرا دیے۔ ڈیڑھ ماہ بعد کراچی میں قونصلیٹ نے مجھے بلایا تو میں سمجھا کہ میرا ویزہ آیا ہو گا لیکن اطلاع ملی کہ کمیٹی نے جواب دیا ہے کہ ہمیں آپ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں واپس شہدادپور آگیا۔ اس ضمن میں ایک اہم بات یہ ہے کہ ہڈرز فیلڈ میں قیام کے دوران اولڈھم میں ایک جلسے کے حوالے سے وہاں کے منتظمین چوہدری خادم حسین صاحب،

Marfat.com

چوہدری روشن صاحب ' محمد بشیر بھٹی صاحب اور چوہدری سردار صاحب مرحوم مجھے ملے تھے اور انہوں نے مجھ پر زور دیا تھا کہ میں اولڈھم جاؤں اور وہاں دینی و تدریسی خدمات انجام دوں۔ انہوں نے اس سلسلے میں ضروری کارروائی میں بھی مدد کی یقین دہانی کرائی تھی لیکن میں نے انہیں کہا کہ اگر قرآن پاک ہی پڑھانا ہے تو میں نے یہاں ابتداء کی ہے ' ایک پنیری لگائی ہے جس کی پرورش ضروری ہے ' میں چلا گیا تو لوگ کہیں گے کہ تنخواہ یا مستقل قیام کے لالچ میں چھوڑ کر چلا گیا لیکن انہوں نے یہ واضح کیا کہ اب اگر میں برطانیہ آیا تو اولڈھم میں ان کے پاس آؤں گا چنانچہ پاکستان واپسی کے بعد جب ہڈرز فیلڈ والوں کا معاملہ صاف ہو گیا تو میں نے چودھری خادم حسین صاحب کو صورتحال کی اطلاع دی جس کے جواب میں انہوں نے ٹیلی گرام کے ذریعے رابطہ کیا اور پوچھا کہ آپ بتائیں کہ آپ کو وزٹ کے کاغذات ارسال کئے جائیں یا مستقل قیام کے؟ مختصر یہ کہ میں 7 اگست 1983ء کو ورک ویزہ پر مستقل طور سے برطانیہ آ گیا۔"

علامہ قاری خادم حسین نے بتایا کہ مستقل طور پر برطانیہ آنے کے بعد سے وہ اب تک مرکزی جامع مسجد نگینہ اہل سنت والجماعت اولڈھم سے وابستہ ہیں اور یہاں خطابت اور تدریسی سرگرمیوں کی نگرانی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر مذہبی تقریبات اور پروگراموں خصوصاً" عید میلاد النبیؐ کے جلسے و جلوسوں کے سلسلے میں قاری صاحب نہ صرف اولڈھم یا لنکا شائر بلکہ پورے برطانیہ میں انتہائی سرگرم فعال اور متحرک رہتے ہیں۔ قاری صاحب نے فرمایا کہ مرکزی جامع مسجد نگینہ اولڈھم کے ٹرسٹ اور انتظامی کمیٹی کے ساتھ ان کے تعلقات انتہائی خوشگوار ہیں ' تمام معاملات اور انتظامی امور باہمی افہام و تفہیم کے ذریعے طے کئے جاتے ہیں ' یہی وجہ ہے کہ وہ گزشتہ 17 برس سے اسی ادارے سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ادارہ ایک ٹرسٹ کے تحت قائم ہوا تھا ' اس کے موجودہ چار ٹرسٹیوں میں راجہ عجائب خان صاحب ' حاجی محمد صدیق صاحب ' چوہدری محمد حسین صاحب اور چچا جیون خان صاحب شامل ہیں۔ راجہ عجائب خان صاحب کا تعلق جہلم سے اور باقی تین حضرات کا تعلق میرپور آزاد کشمیر سے ہے۔ قاری صاحب نے بتایا کہ مسجد کی انتظامی کمیٹی 8 عہدیداروں پر مشتمل ہے جو بحسن و خوبی مسجد و مدرسہ کا انتظام چلا رہی ہے۔ قاری صاحب نے کہا کہ نگینہ مسجد میں طلبہ کی بھی ایک جماعت THE SUNNI MUSLIM YOUTH قائم ہے جو بچوں کے لئے دینی سرگرمیاں اور پروگرام منعقد کرتی ہے۔

علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی نے بتایا کہ اس وقت مرکزی جامع مسجد نگینہ میں روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کی امامت کے فرائض حافظ جاوید اقبال صاحب انجام دے رہے ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ وہ یہیں برطانیہ میں پیدا ہوئے ہیں ' انہوں نے یہیں تعلیم حاصل کی ہے اور قرآن کریم بھی اسی مسجد میں قاری خادم حسین چشتی صاحب کی نگرانی ہی میں حفظ کیا ہے۔ قاری صاحب نے کہا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اب برطانیہ کے علماء اور مسلمانوں کو اس بات کا بخوبی احساس ہو گیا ہے کہ مقامی طور پر علماء تیار کئے جانے چاہئیں تاکہ وہ مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کے ساتھ بہتر طور پر COMMUNICATE کر

Marfat.com

سکیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ زبان (LANGUAGE) ابلاغ میں اہم ترین اور موثر ترین کردار ادا کرتی ہے۔ پچھلے کافی عرصہ سے مختلف حلقے اس بات کی نشان دہی کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان اور آزاد کشمیر سے برطانیہ آنے والے علماء کرام کی اکثریت انگلش سے بے بہرہ ہے جبکہ انگلش یہاں کے بچوں کی مادری زبان بن چکی ہے اس لئے اب ان علماء کے لئے بہت مشکل ہو چکا ہے کہ وہ یہاں کے بچوں کو صحیح طریقے سے علم دین سکھا سکیں' اس میں کوئی شک نہیں کہ اس بات میں کچھ نہ کچھ وزن ضرور ہے اس لئے کہ بچے سارا دن سکول میں انگلش سنتے' انگلش بولتے' انگلش پڑھتے اور انگلش لکھتے ہیں اور اس بناء پر وہ انگلش میں بات زیادہ آسانی سے سمجھ لیتے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر و بیشتر بچے اپنے گھروں میں اپنے والدین یا دوسرے بزرگوں کو مسلسل اردو' پنجابی یا میرپوری میں گفتگو کرتے ہوئے دیکھتے اور سنتے ہیں اور وہ خود بھی ان سے اردو یا اپنی مادری زبان میں بات چیت کرتے ہیں جبکہ اکثر علماء کرام اور اساتذہ بھی اردو' پنجابی یا میرپوری میں بات چیت کرتے ہیں اس لئے یہ کہنا تو درست نہیں ہے کہ بچے ان کی بات سمجھ ہی نہیں پاتے لیکن پھر بھی یہ بات اس حد تک درست ہے کہ اگر علماء اور اساتذہ انگریزی میں بچوں سے بات کریں تو وہ زیادہ COMFORTABLE محسوس کرتے ہیں' مزید یہ کہ اگر دینی کتابیں یا ترجمے انگلش میں ہوں تو بچے ان کو زیادہ آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔

قاری صاحب نے فرمایا کہ وقت کی اس ضرورت اور صورت حال کو برطانیہ کے علماء کرام اور اساتذہ نے بہت اچھی طرح محسوس کر لیا ہے' نہ صرف اہل سنت بلکہ ہر مکتبہ فکر کے علماء اور اساتذہ اس سلسلے میں بڑی تیزی سے کام کر رہے ہیں اور مستقبل میں انگلش بولنے والے علماء زیادہ ہوں گے۔ اس سلسلے میں پچھلے کئی برس سے عملی اقدامات کا آغاز ہو چکا ہے۔ اکثر مساجد میں جمعہ کے خطبات اور درس قرآن کا خلاصہ انگلش میں بیان کیا جاتا ہے اور اکثر جگہوں پر یہ فرائض ایسے نوجوان انجام دے رہے ہیں جنہوں نے اسی مسجد میں دینی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ اساتذہ اور علماء بنیادی دینی معلومات کے کتابچوں کے انگلش تراجم میں بھی اپنے لائق اور دیندار شاگردوں سے مدد لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ علماء اور اساتذہ اب بہت تیزی سے اپنے اداروں میں انگلش مقرر اور مبلغ تیار کر رہے ہیں۔ اب دینی کانفرنسوں' عید میلاد النبیؐ کے جلسوں اور دیگر مذہبی اجتماعات کے موقع پر اردو کے ساتھ انگلش میں بھی لازمی طور پر خطابات اور تقاریر ہوتی ہیں۔ قاری صاحب نے کہا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر سے آنے والے بعض علماء ایسے بھی ہیں جو کالج یا یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہونے کے باعث وہاں سے بھی انگلش کی تھوڑی بہت استعداد لے کر آئے تھے اور یہاں آتے ہی انہوں نے آنے والے وقت کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے اپنی انگلش کو یہاں کی ضرورت کے مطابق بہتر بنا لیا اور اب وہ بڑے اعتماد کے ساتھ اپنے شاگردوں اور طلبہ کے ساتھ ساتھ انگلش میں COMMUNICATE کرتے ہیں۔ قاری صاحب نے کہا کہ اس وقت برطانیہ میں بے شمار دینی کتب کے تراجم انگلش میں دستیاب ہیں اس کے علاوہ بنیادی دینی معلومات پر انگلش میں متعدد کتابچے اور سینکڑوں پمفلٹ لکھے اور شائع کئے جا چکے ہیں جو بچوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔

Marfat.com

ایک سوال کے جواب میں علامہ قاری خادم حسین چشتی صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کے مسلمانوں کو دوبارہ دین سے قریب لانے اور اب انہیں اور ان کی نئی نسلوں کو دین سے قریب رکھنے میں یہاں آنے والے علماء اور مشائخ نے انتہائی اہم بلکہ مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ جب علماء کرام اور مشائخ عظام یہاں آئے اور انہوں نے یہاں کے مسلمانوں کو احساس دلایا کہ انہیں یہاں آکر دین اور اپنے دینی فرائض و عقائد سے غافل نہیں ہو جانا چاہیئے تو ان لوگوں نے بھی مساجد اور مدرسوں کے قیام اور دینی سرگرمیوں کو جاری و ساری کرنے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ ان لوگوں نے جو بنیادی طور پر غریب تھے اور محنت مزدوری کے لئے یہاں آئے تھے' انتہائی فراخدلی کے ساتھ اپنی خون پسینے کی کمائی میں سے مساجد اور مدرسوں کے قیام کے لئے اور ساتھ ہی علماء و مشائخ کی خدمت کے لئے بڑھ چڑھ کر تسلسل کے ساتھ مالی تعاون کیا۔

علامہ قاری خادم حسین چشتی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے بہت سے علماء کرام' مشائخ عظام اور مبلغ حضرات ایسے بھی ہیں جو مستقل طور پر یہاں نہیں آئے لیکن ان کے تبلیغی' تنظیمی و تحریکی دورے جاری رہے یا یہاں برطانیہ میں ان کی سرپرستی میں ان کے معتقدین و معتمدین نے دینی ادارے قائم کیے اور دینی و مسلکی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔ قاری صاحب نے کہا کہ ایسی کئی شخصیات ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں انتہائی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں تاہم میں اس سلسلے میں قائد اہلسنت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد صاحب نورانی صدیقی کا تذکرہ خصوصیت سے کرنا چاہوں گا جن کی نہ صرف پاکستان' جنوبی افریقہ اور برطانیہ بلکہ پورے یورپ میں ناقابل فراموش دینی و تبلیغی خدمات ہیں۔ قاری خادم حسین صاحب نے کہا کہ میری نظر میں حضرت علامہ شاہ احمد صاحب نورانی اس دور کے عظیم مبلغ اور مفکر ہیں اور میں اپنے دل کی گہرائیوں سے ان سے عقیدت رکھتا ہوں اس لئے کہ ان کی قیادت میں ورلڈ اسلامک مشن کے پلیٹ فارم سے اس وقت پوری دنیا میں عظیم دینی و تبلیغی کام ہو رہا ہے۔

قاری صاحب نے فرمایا کہ "اکثر و بیشتر اس بات پر نکتہ چینی کی جاتی ہے کہ برطانیہ میں علماء اہل سنت کی مختلف تنظیمیں یا مختلف گروپ ہیں' اگر دیکھا جائے تو اختلاف رائے تو ہمیشہ ہوتا رہا ہے لیکن میرے خیال میں اس وقت باہمی اختلاف سے قطع نظر علماء کرام کی خدمات' ان کی اچھی باتوں اور مثبت پہلوؤں کو مد نظر رکھنا چاہیئے' یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے پلیٹ فارم سے بہرحال دینی اور مسلکی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ہمیں ان کے اختلاف رائے کو موضوع بحث بنانے کے بجائے ان کے کام کو پرکھنا چاہیئے"۔

علامہ قاری خادم حسین چشتی صاحب نے آخر میں فرمایا کہ "یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل دین سے دور ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا' کل کیا ہو گا اس کا تو علم نہیں لیکن آج آپ رمضان المبارک' ربیع الاول شریف اور جمعہ کے دن مساجد میں چلے جائیں تو آپ کو پاکستان اور آزاد کشمیر کے مقابلے میں نسبتاً" نوجوانوں اور بچوں کی تعداد کہیں زیادہ نظر آئے گی"۔

Marfat.com

علامہ قاضی غلام مرتضیٰ صابر نوشاہی قادری

علامہ قاضی غلام مرتضیٰ صاحب صابر نوشاہی قادری 1983ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ سلسلہ نوشاہیہ سے وابستہ ہیں' اور آپ کو خلافت اور بیعت کی اجازت حاصل ہے۔ خرابی صحت کی وجہ سے اگرچہ آپ کی سرگرمیاں محدود ہیں لیکن آپ دینی و تبلیغی اور تدریسی امور کسی نہ کسی شکل میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ فارسی اور اردو کے بہت اچھے شاعر ہیں۔ آپ نے

Marfat.com

ابتداء میں نظمیں اور غزلیں بھی کہیں لیکن اب آپ صرف نعت کہتے ہیں- صابر آپ کا تخلص ہے-

علامہ قاضی غلام مرتضیٰ صابر صاحب 1936ء میں موضع پوٹھ (تحصیل و ضلع مانسہرہ' ہزارہ) میں پیدا ہوئے' آپ کا تعلق اعوان قوم سے ہے- والد گرامی کا نام قاضی محمد عالم صاحبؒ ہے جو اپنے وقت کے عظیم مدرس' جلیل القدر عالم دین اور اردو فارسی اور عربی کے قادرالکلام شاعر تھے- ہزاروں افراد نے ان سے دین کا علم حاصل کیا اور اب بھی ان کے شاگرد پاکستان کے مختلف علاقوں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں- علامہ قاضی غلام مرتضیٰ صاحب نے ابتدائی تعلیم پرائمری سکول موضع اوگرہ تحصیل مانسہرہ سے حاصل کی' میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول مانسہرہ سے کیا- قرآن پاک ناظرہ' فارسی اور فقہ کی تعلیم پوٹھ میں اپنے بزرگوں کی قائم کردہ درسگاہ میں والد ماجد کے شاگرد خاص اور خلیفہ حضرت مولوی شاہ صاحب سے حاصل کی' اس کے بعد راولپنڈی میں جامعہ غوثیہ بھابڑا بازار میں حافظ عبدالغفور صاحب چشتی کیمبل پوری سے اکتساب کیا' پھر دارالعلوم احسن المدارس راولپنڈی میں فخر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری اور مناظر اسلام استاد الاساتذہ حضرت مولانا اللہ بخش صاحب آف میانوالی سے بھی تحصیل علم کا موقع ملا- علامہ حضرت علامہ قاضی محمد اسرارالحق صاحب حقانی' حضرت علامہ محمد عظیم صاحب کیمبل پوری اور وزیر آباد میں حضرت علامہ پیر محمد عبدالغفور صاحب ہزارویؒ اور استاد الاساتذہ حضرت علامہ عبدالحیٔ صاحب مردانوی سے بھی فیض حاصل کیا- محقق دوراں حضرت علامہ قاضی غلام محمود صاحب ہزارویؒ سے دورہ تفسیر کیا اور جامعہ رحمانیہ اسلامیہ ہری پور ہزارہ سے سند فراغت حاصل کی-

علامہ قاضی غلام مرتضیٰ صابر صاحب نوشاہی نے بتایا کہ آپ نے 1956ء میں دارالعلوم احسن المدارس راولپنڈی میں فخرالمشائخ قطب الارشاد حضرت علامہ پیر ابوالکمال صاحب برق نوشاہی سے شرف بیعت حاصل کیا- 1984ء میں حضرت پیر برقؒ صاحب نے آپ کو سلسلہ عالیہ نوشاہیہ قادریہ کی خلافت عطا فرمائی- یہ خلافت آستانہ عالیہ نوشاہیہ قادریہ بریڈ فورڈ میں عطا کی گئی اور آپ نے بیعت کا سلسلہ جاری رکھا ہے-

برطانیہ آمد سے قبل دینی و تدریسی خدمات کے بارے میں علامہ غلام مرتضیٰ صاحب صابر نوشاہی نے بتایا کہ فوج سے وابستگی کے دوران آپ نے جہلم چھاؤنی' کھاریاں چھاؤنی اور بھمبر چھاؤنی آزاد کشمیر میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دئے- فوج سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے تحصیل مانسہرہ میں ایک قصبے داتا میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض ادا کئے- بعد ازاں پاکستان میں اپنی موجودہ جائے رہائش ہینگل داخلی پکیاہ تحصیل مانسہرہ اور سرائے عالمگیر کے قریب مئے کلاں میں بھی امامت و خطابت اور تدریسی خدمات انجام دیں-

جولائی 1983ء میں بزم نوشاہیہ کی دعوت پر علامہ غلام مرتضیٰ صابر صاحب نوشاہی برطانیہ تشریف لے آئے اور لنکا شائر میں ایکرنگٹن میں مسجد رضا' بلیک برن روڈ پر امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض

Marfat.com

سنبھالے۔ آپ بریڈ فورڈ 3 میں جامع مسجد تبلیغ الاسلام بار کر اینڈ روڈ اور بریڈ فورڈ 5 میں جامع مسجد تبلیغ الاسلام میں بھی تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ پھر جامع مسجد کر کاڈی گلاسگو میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دئے۔ آج کل آپ بریڈ فورڈ میں مقیم ہیں اور خرابی صحت کی وجہ سے زیادہ سرگرم نہیں ہیں لیکن بہت سے حضرات حصول علم کے لئے آتے رہتے ہیں اور جس مسجد میں ضرورت ہو وہاں نماز جمعہ کی امامت فرما دیتے ہیں۔

برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کے حوالے سے علامہ غلام مرتضٰی صابر صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "برطانیہ کے بارے میں عام تاثر یہی تھا کہ یہاں اسلام کا اتنا کام نہ ہو گا لیکن یہاں آ کر دیکھا کہ اسلام کی تبلیغ زور شور سے جاری تھی اور مساجد آباد تھیں"۔ مسلمان بچوں کی تعلیم کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ بچہ جب دنیا میں آتا ہے تو اس کی تعلیم کا آغاز ہو جاتا ہے۔ ماہرین نفسیات آج اس حقیقت پر پہنچے ہیں کہ پیدائش کے بعد جو آواز سب سے پہلے بچے کے کان میں پہنچتی ہے وہ زندگی کی آخری سانس تک اس کے ذہن میں رہتی ہے۔ اسی بنیاد پر حضور نبی کریمؐ نے بچے کے کان میں اذان دینے کا حکم دیا تاکہ اللہ اور اس کے نبیؐ کا نام اس کے کان تک پہنچے اور آخر دم تک اس کے ساتھ رہے پھر اذان کی وجہ سے بچے بچپن کی بیماریوں سے بھی دور رہتے ہیں' جب وہ بولنے کے قابل ہو جائیں تو انہیں اللہ کا پاک کلام اور دیگر باتیں سکھائی جائیں پھر عمومی تعلیم کا آغاز کیا جائے۔ علامہ قاضی غلام مرتضٰی صابر صاحب نوشاہی نے برطانیہ میں مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مساجد اور مدارس کے کردار کی تعریف کی۔

برطانیہ تشریف لانے والے علماء کرام کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے علامہ غلام مرتضٰی صابر صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ علماء دین کے فروغ اور برطانیہ میں مسلمانوں کی رہنمائی کے ضمن میں قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح محنت مزدوری کے لئے یہاں آنے والے لوگوں کو بھی اس بات کا احساس ہے کہ انہیں مساجد' دینی و مذہبی اداروں اور رہنمائی کے لئے علماء کی ضرورت ہے اور اس ضرورت کو سب سے پہلے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب جیسی شخصیت نے پورا کیا۔ پیر صاحب کے بارے میں علامہ غلام مرتضٰی صابر صاحب نوشاہی نے کہا کہ وہ ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں جو دینی علوم کے ساتھ ساتھ ماہر لسانیات بھی ہیں۔ اردو' فارسی' عربی اور پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ ان کے ہزاروں اشعار پر مشتمل کلام کو ہم ترتیب دے رہے ہیں۔ پیر صاحب کے عقیدت مند برطانیہ کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں اور مختلف جگہوں پر انہوں نے حلقہ ہائے ذکر بنائے ہوئے ہیں جہاں ہفتے میں ایک دن ذکر ہوتا ہے پھر کچھ جگہوں پر مردوں اور خواتین کے لئے ذکر کے الگ الگ حلقے قائم کئے گئے ہیں۔ پیر صاحب کا تقدس' پرہیزگاری اور عبادت ایک مسلمہ حقیقت ہے اور برطانیہ میں لوگ ان سے رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔ علامہ غلام مرتضٰی صابر صاحب نے کہا کہ 1956ء میں ٹھل شریف کے مقام پر حضرت قبلہ عالم پیر سید ابو الکمال برق نوشاہی نے فرمایا تھا کہ انشاء اللہ وہ وقت قریب ہے جب سلسلہ نوشاہیہ کے مبلغین پوری دنیا میں پیغام حق پہنچائیں گے' ان کے الفاظ آج حقیقت بن چکے ہیں اور برطانیہ کے علاوہ ہالینڈ' فرانس'

Marfat.com

جرمنی غرض ہر جگہ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے مبلغین سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کی قیادت میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

علامہ غلام مرتضیٰ صابر صاحب نوشاہی کو حج کی سعادت حاصل ہو چکی ہے اس کے علاوہ انہوں نے ہالینڈ کا تبلیغی دورہ بھی کیا ہے۔ انہوں نے سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے فضائل و مناقب پر مشتمل ایک منظوم کتاب منقبات نوشاہیہ بھی تصنیف کی ہے جس کا دوسرا حصہ بھی زیر طباعت ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ آپ نے 9 سال کی عمر سے شعر گوئی کا آغاز کیا۔ آپ کی ایک فارسی اور ایک اردو نعت کے اشعار ملاحظہ ہوں۔

نعت شریف (فارسی)

چہ داند عقل ناقص مدحت آں شاہ والا را
کہ بخشیدہ شرافت خاک پائش عرش اعلیٰ را

عیاں شدز آیہ صلو علیہ ایں رفعت قدرش
کہ ورد آمد ثنائش داور عرش معلیٰ را

شنید ستم کہ تشریف حیات جاوداں بخشد
شہید خنجر مژگاں آں جان مسیحا را

فدائے یک نگاہش ساختے صد دلبراں کنعاں
اگر دیدے زلیخا روئے آں جان تمنا را

عبث آوارہ اندر ہوائے روضہ رضواں
بیا بنگر بہار کوئے دلآرام مولا را

بزل بگذار و گو نعت شہ ہر دوسرا صابرؔ
کہ باشد راحت از ذکر جمالش حق تعالیٰ را

نعت شریف (اردو)

اے سرور خوباں ' عالم ترے رخ کی ضیا کا کیا کہنا
محتاج ضیا ہیں شمس و قمر، محبوب خدا کا کیا کہنا

پابند خم کا کل میں ترے لاکھوں ہیں جنیدؒ و شبلیؒ سے
واللیل کی آیت شانوں پر تری زلف رسا کا کیا کہنا

درمان الم ہے خاک شفا وہ راہگذار اقدس کی
مرے ناز خرام اسریٰ کی خاک کف پا کا کیا کہنا

سلطان رسل کوچے میں ترے دیکھے ہیں سلاطیں کاسہ بکف
اے بحر کرم اے جان سخا ترے جود و عطا کا کیا کہنا

رعنائی کی دولت بخشی ہے جنت کی بہاروں کو تو نے
اے ارض حسیں اے بلد امیں تری آب و ہوا کا کیا کہنا

شایان نوازش ہو جائے صابرؔ کی کبھی یہ روداد الم
اے مکی مدنی ماہ لقا تری شان عطا کا کیا کہنا

Marfat.com

ابوالرضا علامہ حافظ منظور احمد ربانی

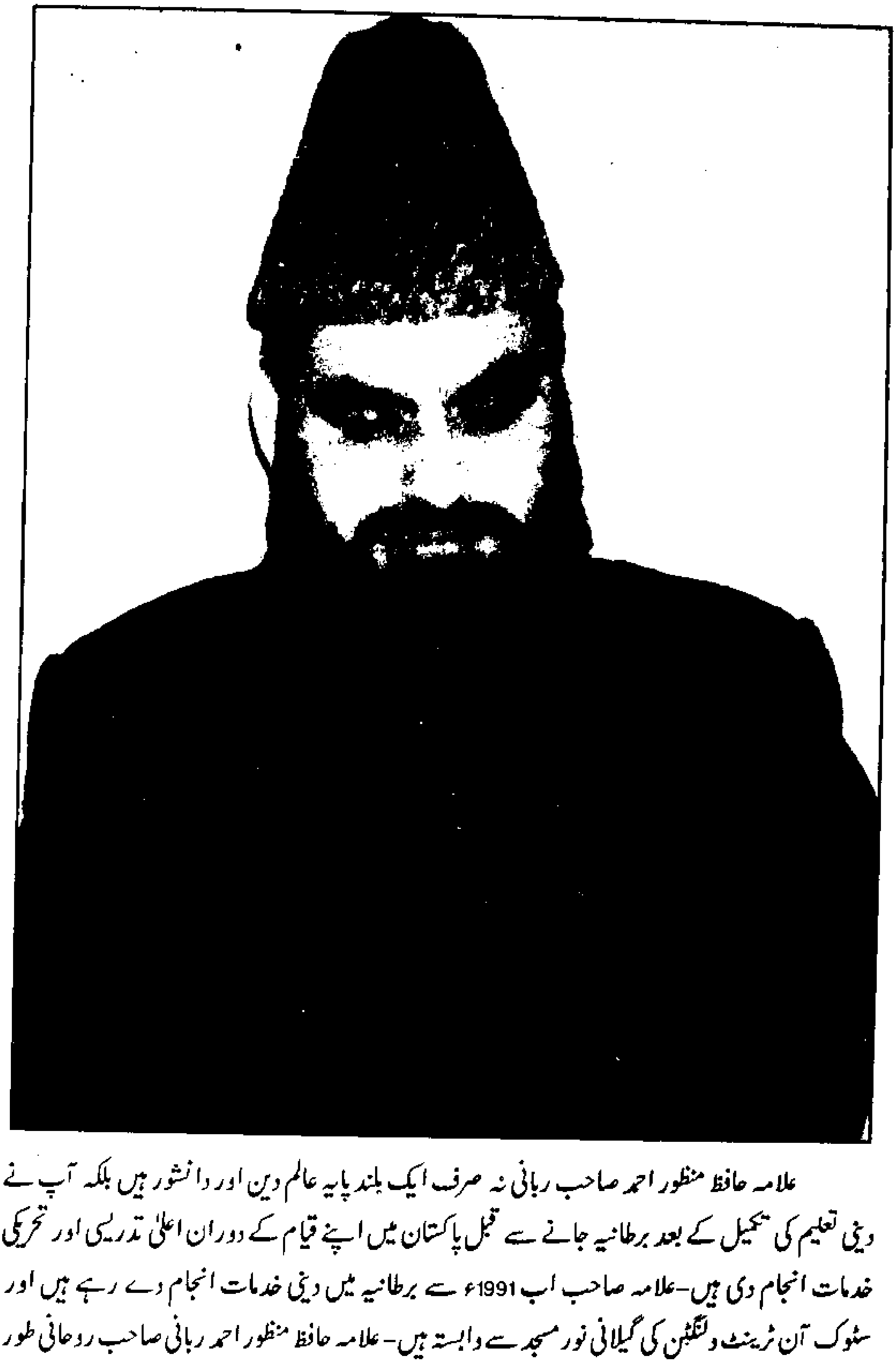

علامہ حافظ منظور احمد صاحب ربانی نہ صرف ایک بلند پایہ عالم دین اور دانشور ہیں بلکہ آپ نے دینی تعلیم کی تکمیل کے بعد برطانیہ جانے سے قبل پاکستان میں اپنے قیام کے دوران اعلیٰ تدریسی اور تحریکی خدمات انجام دی ہیں۔علامہ صاحب اب 1991ء سے برطانیہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اور سٹوک آن ٹرینٹ ولنگٹن کی گیلانی نور مسجد سے وابستہ ہیں۔علامہ حافظ منظور احمد ربانی صاحب روحانی طور

Marfat.com

لاہور میں علامہ منظور احمد صاحب ربانی اور قاری عبدالرشید صاحب نقشبندی کی ایک یادگار تصویر

پر دربار عالیہ نیریاں شریف سے وابستہ ہونے کے ناطے حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی سے بیعت ہیں۔ مولانا ربانی آزاد کشمیر کے مشہور سدھن قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔

علامہ منظور احمد صاحب ربانی آزاد کشمیر کے ضلع پونچھ میں کوٹلی کے قریب دمن پکھو ناڑ کے علاقے میں جنوچی گاؤں میں جنوری 1963ء میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا نام جناب محمد عزیز ہے۔ علامہ صاحب کے نانا مولانا علی شیر خان انتہائی متقی، پرہیز گار شخصیت تھے وہ عابد و زاہد ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی بہادر اور دلیر بھی تھے۔ فوج میں حوالدار کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے۔ وہ اس قدر ذہین اور صاحب علم تھے کہ مستند علماء سے گفتگو کرتے تو وہ ان کی علمیت کے مداح اور معترف ہو جاتے۔ صوفیانہ مزاج کی پر جلال شخصیت تھے۔ اسی طرح مولانا منظور احمد ربانی کے دادا سردار گل شیر خان بھی دینی مزاج رکھنے والی شخصیت تھے۔

حافظ منظور احمد صاحب ربانی کی والدہ محترمہ بھی ایک دینی و روحانی شخصیت تھیں۔ علامہ صاحب نے ان کی دینی و مذہبی شخصیت اور ان کی روحانیت کے حوالے سے ایک واقعہ کا تذکرہ کیا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ "ایک بار ہم سب کسی جگہ سے گزر رہے تھے جہاں راستے میں ایک نالہ تھا جس کے درمیان ایک بڑا سا پتھر تھا جس پر اتنی جگہ تھی کہ وہاں نماز پڑھی جا سکتی تھی۔ والدہ محترمہ نے وہاں نماز پڑھنا شروع کر دی وہ برسات کا موسم تھا، والدہ محترمہ ابھی نماز پڑھ ہی رہی تھیں کہ اچانک نالے میں بہت زیادہ پانی آ گیا لیکن یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے کہ ان کے چاروں طرف انتہائی اونچائی تک پانی تھا لیکن جس جگہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں وہاں پانی نہیں آیا۔ چاروں طرف پانی اونچا ہو جانے کے باعث سب لوگ بے حد پریشان ہو گئے لیکن خدا کے فضل سے والدہ محترمہ بالکل محفوظ رہیں اور جب پانی کم ہوا تو انہیں وہاں

Marfat.com

علامہ حافظ منظور احمد صاحب ربانی جامعہ گیلانیہ نور الاگٹن سٹوک آن ٹرینٹ کے شعبہ حفظ کے مدرس حافظ دل خوش صاحب کے ساتھ' جواب تک تین حفاظ تیار کر چکے ہیں۔ (بائیں جانب) علامہ منظور احمد صاحب ربانی سنی تحریک برطانیہ کے زیر اہتمام کشمیر کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں

سے واپس لایا گیا لیکن اس واقعے کے بعد خاندان والوں نے یہ محسوس کیا کہ میری والدہ محترمہ میں کوئی غیر معمولی بات ہے۔ وہ دراصل ایک خاص کیفیت تھی جو اولیاء اور صوفیاء پر آتی ہے۔ والدہ محترمہ کو حضرت پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی کے والد محترم خواجہ غلام محی الدین صاحب نیرویؒ کے پاس لے جایا گیا' انہوں نے فرمایا کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ اس کے والدہ نے ساری زندگی عبادت و ریاضت میں گزاری' وہ اکثر دربار عالیہ نیریاں شریف آتی جاتی رہتی تھیں۔ انہوں نے ایک پہاڑی میں چالیس روز تک عبادت بھی کی۔ وہ اکثر یہ کہا کرتی تھیں کہ میں اپنا ایک بچہ دربار عالیہ نیریاں شریف کے سپرد کروں گی۔ نیریاں شریف کے صاحبزادگان اکثر ہمارے علاقے میں تشریف لایا کرتے تھے' درحقیقت آزاد کشمیر میں لوگ دربار عالیہ نیریاں شریف سے نہ صرف بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں بلکہ بے شمار لوگوں نے ان بزرگوں کی وجہ سے دین کی سرگرمیوں اور تعلیمات میں دلچسپی لینا شروع کی۔

Marfat.com

حصول تعلیم کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا منظور احمد صاحب ربانی نے فرمایا کہ "میں نے پرائمری کی تعلیم اپنے علاقے میں ہی حاصل کی' میں ساتویں کلاس میں تھا تو ایک بار قبلہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی امام ربانی فاروقی صاحب گاؤں تشریف لائے۔ انہوں نے راستے میں مجھے دیکھا تو امام ربانی فاروقی صاحب نے میری والدہ سے فرمایا کہ یہ بیٹا آپ کو دربار شریف میں داخل کرانا پڑے گا۔ وقت گزرتا رہا میرا اکثر دربار عالیہ نیریاں شریف آنا جانا ہوتا تھا۔ کچھ عرصے بعد میں والدہ کے ہمراہ جب دربار نیریاں شریف گیا تو قبلہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کے بڑے بھائی حضرت پیر نظام الدین قاسمی نے بھی میری والدہ سے کہا کہ مائی صاحبہ آپ کو یہ لڑکا ہمارے حوالے کرنا ہے اور دے کر اس وقت تک بھول جانا ہے کہ یہ آپ کا بیٹا ہے جب تک ہم اسے کسی مقام تک پہنچا دیتے ہیں' چنانچہ والدہ نے جو دربار عالیہ کی بے پناہ معتقد تھیں ان کے حکم کی تعمیل کی اور میں ساتویں کلاس سے سکول چھوڑ کر نیریاں شریف آ گیا' اس طرح میری دینی تعلیم کا آغاز ہوا"۔

اپنی دینی تعلیم کی مزید تفصیلات بتاتے ہوئے مولانا منظور احمد صاحب ربانی نے فرمایا کہ "حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کے بڑے بھائی پیر نظام الدین قاسمی صاحب نے حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں ایک مدرسہ قائم کیا تھا جہاں نیریاں شریف سے کچھ طلبہ کو لایا گیا تھا' ان طلبہ میں میں بھی شامل تھا۔ میرے جو پارے رہ گئے تھے وہ میں نے اس مدرسہ میں مکمل کئے اور پھر دربار عالیہ نیریاں شریف چلا گیا جہاں شعبہ حفظ و قراءت کی تکمیل کی۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد میں نے گوجرانوالہ میں مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب کے ادارے سراج العلوم میں ابتدائی دینی تعلیم یعنی صرف و نحو وغیرہ کا آغاز کیا۔ بعد ازاں لاہور آ کر دار العلوم حزب الاحناف اور جامعہ نظامیہ سے حصول علم کا سلسلہ جاری تھا۔ درس نظامی اور دورہ حدیث کی تکمیل لاہور میں داتا دربار کے قریب دار العلوم حزب الاحناف میں ہوئی"۔

حافظ منظور احمد ربانی صاحب نے فرمایا کہ "1987ء میں درس نظامی کی تکمیل و فراغت کے بعد بھی دینی تعلیم کے حصول کا جذبہ قائم رہا اور انہوں نے لاہور میں رنگ محل کے قریب پاپڑ منڈی کے علاقے میں مولانا مفتی عبد القیوم خان صاحب اور پیر صاحب علی پور شریف کے مرید ایک حافظ صاحب سے جامعہ جماعتیہ حیات القرآن میں مزید اکتساب فیض کیا۔ اپنے قابل ذکر اساتذہ کی خدمات اور صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے حافظ منظور احمد صاحب ربانی نے مولانا عبد القیوم خان صاحب' مولانا مہر دین صاحب اور مولانا عبد الغفور صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔

حصول علم کے بعد اپنی تدریسی و دینی سرگرمیوں کے بارے میں علامہ منظور احمد ربانی صاحب نے کہا کہ "1979ء میں اپنے والد صاحب کے وصال کے بعد میں کچھ عرصہ گھر پر ہی رہا پھر 1981ء میں لاہور میں شاہدرہ کے قاضی پارک محلہ کی جامع مسجد طیبہ میں امامت و خطابت سے عملی زندگی کا آغاز کیا اور 1990ء تک تقریباً" گیارہ سال اسی مسجد میں امامت و خطابت کے ساتھ بچوں کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ اسی دوران میں نے "فدایان رسول ﷺ" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی۔ نوجوانوں کی یہ تنظیم کالجوں

Marfat.com

مولانا منظور احمد صاحب ربانی بچوں کو تدریس کا فریضہ انجام دیتے ہوئے

میں قائم سیاسی تنظیموں سے بالکل مختلف تھی اور اس تنظیم کی خاص بات یہ تھی کہ ایم ایس ایف' پی ایس ایف' انجمن طلباء اسلام یا کسی بھی دوسری تنظیم سے منسلک طلباء اس تنظیم میں شامل ہو سکتے تھے اور یہ سارے لوگ نظریاتی اختلاف کے باوجود تنظیم کے فورم پر متحد و متفق تھے اس تنظیم کا مقصد اسلامی تہواروں کو پورے جوش و جذبے سے منانا تھا یہ تنظیم بے حد کامیاب اور سرگرم رہی"۔

اپنی برطانیہ آمد اور برطانیہ میں اپنی دینی مصروفیات کے حوالے سے علامہ منظور احمد صاحب ربانی نے فرمایا "میرے بہنوئی علامہ حافظ محمد انور قمر صاحب 1985ء میں برطانیہ آ چکے تھے اور دینی خدمات انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے 1989ء میں مجھ سے برطانیہ آنے کے سلسلے میں بات کی اور میرے لئے سپانسر شپ کا بندوبست کیا چنانچہ میں 1991ء میں 21 ستمبر کو برطانیہ آ گیا اور کچھ عرصہ برمنگھم میں رہا۔ پھر مولانا محمد انور قمر صاحب نے میرے بارے میں قاری نذیر احمد فاروقی صاحب سے بات کی اور میں ان کے پاس سٹوک آن ٹرینٹ آ گیا۔ بعد ازاں قاری نذیر صاحب اور مولانا خلیل الرحمن صاحب سے مشورہ کے بعد میں گیلانی نور مسجد ولنگٹن آ گیا اور گزشتہ تقریباً" نو دس سال سے یہیں خدمات دے رہا ہوں"۔

مسجد نور ولنگٹن کی تعمیر و توسیع اور انتظامی امور کے بارے میں علامہ منظور احمد صاحب ربانی نے فرمایا کہ "جب میں 1991ء میں یہاں آیا تھا تو یہ ایک چھوٹی سی مسجد تھی جو اب دو منزلہ ہو چکی ہے۔ نمازیوں اور طلباء کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ہم نے جب مسجد میں توسیع کی ضرورت محسوس کی تو علاقے میں مقیم پاکستان اور آزاد کشمیر کے لوگوں کو اس طرف متوجہ کیا۔ ان تمام لوگوں نے بے حد تعاون کیا اور مسجد کا اوپر والا حصہ تعمیر ہوا۔ اب مسجد میں تین چار سو آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کی دینی' سماجی اور فکری رہنمائی کے لئے اپنی زبان' اردو اور انگلش میں علیحدہ سے وقت دیا جا رہا ہے۔ میرے علاوہ چار پانچ حفاظ کرام ہیں جو مسجد میں تمام تر دینی و تدریسی خدمات انجام دینے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ مسجد کے انتظامی امور ایک کمیٹی کے تحت چل رہے ہیں جس میں عہدیداروں کی آمدورفت

Marfat.com

جاری رہتی ہے۔ شروع میں ہمارے پیر بھائی چوہدری محمد اقبال صاحب مسجد کمیٹی کے صدر تھے پھر ایک اور ساتھی چوہدری محمد گلزار صاحب مسجد کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے وہ ایشین کمیونٹی کے بھی صدر تھے' ان کے پاکستان چلے جانے کے بعد اور لوگ مسجد کی خدمت اور انتظامات میں حصہ لیتے رہے۔ اس وقت چوہدری مشتاق صاحب مسجد کمیٹی کے صدر اور حاجی فضل حسین قادری صاحب نائب صدر ہیں جو دینی کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ ان کے علاوہ سید نسیم حسین شاہ صاحب سیکرٹری ہیں جو خزانچی کے علاوہ اور بھی تمام ذمہ داریاں پوری دلچسپی اور جذبہ سے ادا کر رہے ہیں"۔

علامہ منظور احمد صاحب ربانی نے برطانیہ میں مسلمان بچوں کی دینی تعلیم کے حوالے سے گفتگو کے دوران بیشتر صورتوں میں علماء کرام کی انگلش سے عدم واقفیت سے پیدا ہونے والی صورتحال کے ضمن میں اپنے نقطہ نظر کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مسئلے کو وہ لوگ اجاگر کر رہے ہیں جو صورتحال کا پوری طرح ادراک اور تجربہ نہیں رکھتے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ میں جو پاکستانی اور کشمیری بچے ہیں وہ اپنے گھروں میں اردو' پنجابی اور کشمیری زبانیں بولتے اور سمجھتے ہیں۔ انہیں اگر کسی بھی مسئلے کے بارے میں ان کی اپنی مادری زبان یا اردو میں سمجھایا جائے تو وہ بات بخوبی سمجھ لیتے ہیں اور کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا تجربہ ہے کہ دینی مسائل ہوں یا دنیاوی معاملات' بچوں کو اگر آسان الفاظ میں سمجھایا جائے تو کوئی دشواری پیش نہیں آتی پھر بھی اگر کسی خاص لفظ کے ضمن میں کوئی مسئلہ ہو تو انگلش میں سمجھا دیا جاتا ہے یا مثالوں سے واضح کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح علماء کا انگلش پر عبور نہ رکھنا کوئی بہت بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ تاہم انہوں نے اہلسنت کے ایک متفقہ دینی نصاب کی ضرورت سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ میں بچوں کی دینی تعلیم کی صورتحال پاکستان سے قطعی مختلف ہے۔ یہاں ماحول اور طریقہ کار کا بھی فرق ہے' پھر بچوں کے پاس وقت بھی بڑا مختصر ہوتا ہے اس لئے برطانیہ میں موجود علماء کرام کو چاہئے کہ وہ ایک ایسا جامع نصاب تیار کریں جس سے یہاں بچے اور نوجوان دینی مسائل اور اپنے مذہب و مسلک سے پوری طرح آگاہ اور واقف ہو سکیں۔

علامہ منظور احمد صاحب ربانی نے فرمایا کہ یہاں برطانیہ میں بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے ضمن میں والدین اور اساتذہ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ برطانیہ کے مخصوص معاشرتی پس منظر میں والدین کو خاص طور پر اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہئے کیونکہ عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ والدین اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہے ہیں۔ اگر وہ خود دین پر عمل کریں' اپنے گھروں میں دینی ماحول قائم کریں تو بچہ اپنی شعوری زندگی میں دینی تعلیمات کو زیادہ بہتر انداز میں قبول کرے گا اور اس کی ذہنی و فکری بنیاد مستحکم ہو گی۔ اسی طرح والدین کو یہ بھی چاہئے کہ وہ بچوں کے ذہنوں میں دینی اساتذہ کے لئے احترام اور وقار بھی پیدا کریں کیونکہ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ یہاں کے قوانین نے بچوں کو تحفظ کے نام پر کچھ آزادیاں فراہم کی ہوئی ہیں پھر معاشرتی صورتحال میں کچھ آزادیاں انہوں نے خود حاصل کر لی ہیں اور وہ عمومی طور پر مساجد اور دینی اساتذہ کو خاطر خواہ عزت و تکریم نہیں دیتے جبکہ والدین اس صورتحال سے بے نیاز

Marfat.com

ابو الرضا علامہ منظور احمد ربانی اور ان کے صاحبزادے حامد رضا ربانی

ہیں۔ اس کیفیت کا تسلسل خوش آئند نہیں ہے۔ برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے اور اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ والدین اور اساتذہ باہمی روابط اور مشترکہ کوششوں سے اقدامات کریں تاکہ مستقبل کے چیلنجوں سے عہدہ برآ ہوا جا سکے۔

برطانیہ میں علماء کی خدمات اور ان کے باہمی تعلقات کے تناظر میں علامہ حافظ منظور احمد صاحب ربانی نے فرمایا کہ تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہئے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بیشتر صورتوں میں تنقید کرنے والے اپنی کم علمی کی وجہ سے مسائل کی باریکیوں سے واقف نہیں ہوتے۔ ان کی نظر عمومی اور سطحی ہوتی ہے جبکہ علماء کا اختلاف ان کی تحقیق کے باعث ہوتا ہے۔ اس کی مثال ائمہ فقہ کے درمیان اختلافات ہیں' تاہم یہ ضرور ہے کہ بعض اوقات علماء میں بھی ذاتیات آ جاتی ہیں اور وہ ایک دوسرے کے موقف کو جھٹلانے یا اس پر حاوی ہونے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً "یہاں رویت ہلال کا مسئلہ ہے' علماء پر اس سلسلے میں ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ باہم بیٹھ کر علمی و تحقیقی انداز میں بحث کر کے اپنا فیصلہ اور نتیجہ عوام تک پہنچائیں۔ انہیں اپنے فکری اختلافات کو اپنی نشستوں میں ہی زیر بحث لانا چاہئے' عوام میں یہ معاملات زیر بحث نہیں آنے چاہئیں' بلکہ عوام کو ان کی طرف سے متحد موقف اور مشترکہ رہنمائی حاصل ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت کا تقاضہ ہے کہ علماء و مشائخ متحد و متفق ہو کر آگے بڑھیں اور تبلیغ اسلام اور صوفیاء کرام کے مشن کی ترویج و اشاعت میں اپنا کردار ادا کریں۔

تبلیغ اسلام اور صوفیاء کے مشن کے فروغ کے حوالے سے علامہ منظور احمد صاحب ربانی نے فرمایا کہ "ہمارے مشائخ نے برطانیہ میں مختلف مقامات پر اپنی خانقاہیں قائم کی ہوئی ہیں جہاں محافل ذکر اور دوسرے روحانی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں' ان محافل سے لوگ یقیناً" روحانی طور پر بے حد مستفید ہوتے ہیں' یہ اپنی جگہ ایک مثبت صورتحال ہے لیکن یہ سرگرمیاں مزید موثر اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں اگر مشائخ باہم متحد و متفق ہو کر کام کریں کیونکہ مشائخ ایک بہت بڑی قوت کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے اتحاد سے

Marfat.com

اسلام اور مسلمانوں کو تقویت اور استحکام حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ برطانیہ میں علماء کو پیش آنے والی مشکلات بھی ختم ہو سکتی ہیں۔ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ علماء مشائخ کا اتحاد و اتفاق اسلام اور مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل ہے"۔

بعض مساجد میں رونما ہونے والے ناخوشگور واقعات کے پس منظر اور اس صورتحال میں اصلاح کے لئے ممکنہ تجاویز کے حوالے سے علامہ حافظ منظور احمد صاحب ربانی نے فرمایا کہ بعض مساجد کی انتظامیہ میں ایسے لوگ آجاتے ہیں جن کو تنظیمی ذمہ داریوں کا کچھ علم نہیں ہوتا پھر ان لوگوں کو سربراہی دے دی جاتی ہے' صدر اور سیکرٹری کے القاب کی بناء پر وہ خود کو نہ معلوم کیا سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ القاب سیاسی یا انتظامی نوعیت کے ہیں ان کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسجد سے تعلق اور خدمت ایک دینی فریضہ اور سعادت کی حیثیت رکھتا ہے' جو بھی شخص مسجد کے لئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اجر عطا کرے گا اور وہ اپنی آخرت کو بہتر بنائے گا لیکن اگر یہ تعلق ان عہدوں کے حوالے سے نفس پروری کا ذریعہ بن جائے اور اس کے نتیجہ میں علماء سے اختلافات اور مساجد میں ناخوشگوار صورتحال پیدا ہو جائے تو یہ افسوسناک بات ہے۔ علامہ منظور احمد صاحب ربانی نے کہا کہ علماء کرام کو بھی چاہئے کہ وہ بھی نااہل لوگوں کی حوصلہ شکنی کریں کیونکہ بعض اوقات علماء کے اثر و نفوذ یا تعلقات کی وجہ سے بھی ایسے لوگ تقویت حاصل کر لیتے ہیں"۔ اس ضمن میں علامہ صاحب نے تجویز پیش کی کہ صدر اور سیکرٹری کے القاب کے بجائے متولی مسجد اور خادمین مسجد کے القاب متعارف کرائے جائیں اور ان منتظمین کو یہ احساس دلایا جائے کہ آپ ایک عبادت کے طور پر مسجد کی خدمت کر رہے ہیں' یہ کسی سیاسی جماعت یا ملک کی لیڈری یا حکمرانی نہیں ہے۔

علامہ منظور احمد صاحب ربانی نے دربار عالیہ نیریاں شریف خاص طور پر حضرت علامہ علاؤ الدین صدیقی صاحب کی اسلام اور مسلمانوں کے لئے خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے پوری دنیا میں بہت سے مشائخ دیکھے ہیں اور وہ کام بھی کر رہے ہیں لیکن جس طرح خاص طور پر یورپ میں پیر صاحب نے کام شروع کیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی' وہ جب یورپ میں آئے تو لوگوں کو یہاں یہ علم نہیں تھا کہ رمضان کب آتا ہے اور عید کب ہوتی ہے۔ اسلامی تہواروں اور تعلیمات کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ نیریاں شریف میں محی الدین اسلامی یونیورسٹی ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو پیر صاحب قبلہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر قائم کی ہے ورنہ یہ آزاد کشمیر کی حکومت کے بس کا روگ نہیں تھا' اسی طرح برطانیہ میں جو دینی سرگرمیاں پیر صاحب کے زیر سایہ جاری ہیں ان کی کوئی اور مثال موجود نہیں ہے پھر حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب اپنے خلفاء' مریدین اور خدام میں سے جس کو جو حکم فرماتے ہیں اس پر پورے جذبہ اور عقیدت کے ساتھ عمل ہوتا ہے۔ علامہ منظور احمد صاحب ربانی نے فرمایا کہ میں اپنی ذاتی زندگی میں جس واحد شخصیت سے سب سے زیادہ متاثر ہوا ہوں وہ حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب ہیں۔

Marfat.com

الشیخ محمد حنیف حقانی نقشبندی

امیر حزب الرسول الشیخ محمد حنیف صاحب حقانی نقشبندی انگلستان کی ان چند نوجوان اور زیرک دینی شخصیات میں بہت تیزی سے نمایاں مقام حاصل کر رہے ہیں جو اسی سرزمین پر تولد ہوئے ہیں اور یہاں کے ماحول اور نوجوانوں کے مزاج کا ادراک رکھنے کے باعث اس کے تقاضوں کے مطابق تبلیغ اور تدریس کے فرائض انتہائی خلوص اور تندہی سے انجام دے رہے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انگلستان میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے اور انہیں اسلام اور تصوف و روحانیت سے قریب رکھنے کے لئے روایتی طریقہ کے بجائے ایک موثر منضبط نظام اور مسلسل و مخلصانہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ وہ الشیخ ناظم حقانی القبروصی کے خلیفہ مجاز ہیں جبکہ انہیں حضرت پیر نقیب الرحمن صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ عید گاہ شریف (راولپنڈی) نے بھی اجازت و خلافت عنایت فرمائی ہے۔ شیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے دینی، تبلیغی اور اصلاحی خدمات کے لئے برطانیہ میں ایک تنظیم "حزب الرسول" قائم کی ہے۔

الشیخ محمد حنیف صاحب حقانی نقشبندی 13 اپریل 1968ء کو انگلینڈ کے مشہور صنعتی شہر شیفیلڈ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم حاجی گوور خان صاحب کا دین سے گہرا تعلق ہے، انہوں نے متعدد حج کئے اور وہ انتہائی دیندار، نیک اور نمازی انسان ہیں۔ ان کی ابتداء ہی سے خواہش تھی کہ وہ اپنے صاحبزادے محمد حنیف خان کو دینی تعلیم سے آراستہ کریں جنہوں نے سات سال کی عمر میں ہی ناظرہ قرآن کریم مقامی

Marfat.com

علامہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی 1995ء میں جامعہ برکات العلوم گنج مغلپورہ لاہور میں شیخ محمد حنیف صاحب کی دستار بندی فرما رہے ہیں۔ (بائیں جانب) استاد القراء قاری برخوردار صاحب سدیدی اور (دائیں جانب) صاجزادہ سید ارشد شاہ صاحب اور پیر سید طالب حسین شاہ صاحب گردیزی ہیں

مسجد میں مکمل کر لیا تھا۔ حاجی صاحب نے اپنی اسی خواہش کے مطابق اپنے صاجزادے کو آٹھ برس کی عمر ہی میں بری کے ایک مدرسہ میں بھیج دیا تھا۔

شیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے اپنی دینی تعلیم کے حوالے سے بتایا کہ جب ان کی عمر دس سال کے قریب تھی تو وہ لندن کے علاقہ والتھم سٹو میں دارالعلوم قادریہ جیلانیہ میں داخل ہو گئے جو مفکر اسلام حضرت پیر عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی کے زیر سرپرستی و زیر اہتمام قائم ہوا تھا۔ پیر صاحب نے دارالعلوم میں جو پہلی کلاس شروع کی تھی' شیخ محمد حنیف حقانی بھی اس کلاس کے طالب علم تھے۔ انہوں نے بتایا کہ مناظر اسلام مولانا عنایت اللہ قادری" صاحب جب پاکستان سے تشریف لاتے تھے تو وہیں والتھم سٹو میں قیام کرتے تھے اور طلبہ ان سے بھی فیض حاصل کرتے تھے۔ شیخ صاحب نے بتایا کہ وہ قریبا" تین سال قبلہ پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب کی زیر نگرانی دارالعلوم قادریہ جیلانیہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے' اس دوران انہوں نے پیر صاحب قبلہ سے عربی صرف و نحو' اصول حدیث اور تجوید کی بنیادی تعلیم حاصل کی جسے وہ اپنے لئے ایک سعادت سمجھتے ہیں۔ تین سال بعد والتھم سٹو میں یہ سلسلہ جاری نہ رہنے کے باعث وہ واپس آ گئے اور انہیں بریڈ فورڈ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام قائم اسلامک مشنری کالج میں شعبہ حفظ میں داخلہ دلایا گیا' وہاں مولانا محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی بھی ان کے ہم جماعت تھے' شیخ حنیف صاحب نے کچھ عرصہ وہاں گزارا اور قرآن کریم کے کچھ جزو حفظ کئے لیکن وہ وہاں ایڈ جسٹ نہ ہو سکے' اور واپس شیفیلڈ آ گئے۔ شیخ صاحب نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی جاری رکھی ہوئی تھی اس لئے 14 سال کی عمر میں انہوں نے اولیول کے لئے شیفیلڈ میں داخلہ لیا اور اولیول کا امتحان پاس کیا۔

شیخ محمد حنیف صاحب نے فرمایا کہ "یہ میری خوش قسمتی تھی کہ شیفیلڈ میں جب میں سکول میں او

Marfat.com

شیخ محمد حنیف صاحب حقانی 1987ء میں اپنے شیخ طریقت پیر محمد حبیب الرحمٰن صاحبؒ (عیدگاہ شریف راولپنڈی) کے ساتھ

لیول کر رہا تھا تو یہاں مجھے حضرت مولانا حافظ قاری محمد علی صاحب نقشبندی نے درس نظامی کی کافی کتب بھی پڑھائیں اور علم قراءت و التجوید پر خصوصی توجہ دی' میں نے ان سے فوائد مکیہ وغیرہ پڑھیں' اسی دوران پیر طالب حسین شاہ صاحب گردیزی لاہور سے دورے پر تشریف لائے جو انتہائی مشفق و مخلص اور دین کا درد رکھنے والی شخصیت ہیں' انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم اپنی دینی تعلیم مکمل کرنے کے لئے لاہور چلو' چنانچہ میں ان کے ساتھ لاہور چلا گیا- میں چار پانچ ماہ ان کے پاس رہا اور دارالعلوم برکات العلوم میں تعلیم حاصل کرتا رہا- بعد ازاں میں نے داتا دربار کے نزدیک جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں داخلہ لے لیا- یہ ادارہ مولانا قاری محمد طیب صاحب (مانچسٹر) کے والد گرامی حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ نے قائم کیا تھا- آخر میں میں نے مولانا قاری محمد برخوردار صاحب کے ادارے جامعہ کریمیہ میں داخلہ لیا- قاری محمد برخوردار صاحب بہت بڑے عالم تھے اور مولانا قاری محمد طیب صاحب کے استاد تھے- میں نے ان سے قراءت و تجوید کی تعلیم کی تکمیل کی اور مقدمتہ الجزریہ بھی انہی سے پڑھی- برکات العلوم میں میری دستار بندی ہوئی جس میں مفکر اسلام حضرت پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب اور پروفیسر سعید احمد اسعد صاحب بھی تشریف لائے"-

شیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے فرمایا کہ "میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد 1995ء میں انگلینڈ واپس آیا- ڈھانگری شریف کے پیر صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب محبوبی نے بریڈ فورڈ میں جو دینی ادارہ حیات العلوم صفتہ الاسلام قائم کیا ہے' مجھے وہاں بطور مدرس اور ایک باضابطہ نظام و نصاب تعلیم مرتب کرنے کے لئے پیش کش ہوئی جسے قبول کرتے ہوئے میں نے وہاں دو سال خدمات انجام دیں- صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب کے ساتھ ساتھ اس ادارہ کے انتظام و انصرام میں ان کے دونوں صاحبزادوں کا بھی بڑا کردار ہے' میں نے ان کے ساتھ اور دیگر مدرسین کے ساتھ مل کر بہت اچھے انداز میں وہاں زیر تعلیم 260 طلبہ کا سسٹم' کلاسوں کی تشکیل و ترتیب' رجسٹریشن کا طریقہ کار اور ایجوکیشن سسٹم وضع کیا- اس عرصہ

Marfat.com

شیخ محمد حنیف صاحب حقانی نقشبندی دارالعلوم منتہ الاسلام بریڈ فورڈ میں اپنے ان شاگردوں کے ساتھ جنہوں نے امتحان میں کامیابی کے بعد اسناد حاصل کیں

میں میں نے آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کے بزرگوں کے بارے میں انگلش میں ایک کتاب "SAINTS OF KASHMIR" بھی مرتب کی جسے صفتہ الاسلام پبلی کیشنز بریڈ فورڈ کے زیر اہتمام شائع کیا گیا۔ مدرسہ حیات العلوم صفتہ الاسلام بریڈ فورڈ میں دو سال خدمات انجام دینے کے بعد میں واپس شیفیلڈ آگیا اس لئے کہ میرا اور میرے والدین کا مستقل قیام یہیں ہے"۔

بریڈ فورڈ ہی میں جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ ہو جانے کے اسباب پر گفتگو کرتے ہوئے شیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے فرمایا کہ "کسی بھی علم یا فن کو تازہ رکھنے کے لئے ریاض ضروری ہے' ڈھانگری شریف والوں سے رخصت ہوتے وقت میں نے سوچا تھا کہ اب شیفیلڈ ہی میں خدمات انجام دوں گا لیکن یہاں انگلینڈ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی بڑی دینی خدمات ہیں' انہوں نے متعدد ادارے قائم کئے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ اس وقت ہمارے نوجوانوں کو خطیبوں سے زیادہ مدرسین کی ضرورت ہے' آپ یہاں آکر ہمارے تعلیمی نظام کو بہتر بنائیں' یہ دین کی خدمت ہے' اگر آپ نہیں آئیں گے تو قیامت کے دن آپ کی بھی پوچھ ہو گی۔ میں نے سوچا کہ پیر صاحب واقعی صحیح فرما رہے ہیں چنانچہ میں نے 1999ء کے وسط میں ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ میں ان کے ادارے سے وابستگی اختیار کر لی۔ اس وقت میری کلاس میں صرف چھ طالب علم تھے اور صرف دو ماہ میں ان کی تعداد بڑھ کر 30 ہو چکی تھی"۔

الشیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے کہا کہ "حیات العلوم صفتہ الاسلام کو خیرباد کہنے کے بعد میں نے طریقت' روحانیت اور اپنے وظائف پر خصوصی توجہ دی۔ انہوں نے کہا کہ میری خاندانی بیعت آستانہ

Marfat.com

شیخ محمد حنیف صاحب حقانی نقشبندی اپنے شیخ الشیخ محمد ناظم عادل حقانی صاحب نقشبندی کے ساتھ

عالیہ عید گاہ شریف راولپنڈی سے ہے۔ میرے والد گرامی نے حضرت حافظ عبدالکریم صاحبؒ کے صاجزادے حافظ عبدالرحمٰن صاحبؒ سے بیعت کی تھی اور میں نے حافظ عبدالرحمٰن صاحبؒ کے صاجزادے پیر حبیب الرحمٰن صاحبؒ سے اس وقت بیعت کی تھی جب وہ 1987ء میں یہاں دورے پر تشریف لائے تھے' وہ بہت اچھے بزرگ اور صاحب علم شخصیت تھے۔ آستانہ عالیہ عید گاہ شریف کے ساتھ میرا خاندانی سلسلہ تھا اور اس آستانہ کے بزرگوں کا میرے نزدیک بڑا احترام اور مقام ہے کیونکہ یہ حضرات شریعت اور دینی اصولوں کی بڑی پابندی کرتے ہیں۔ پیر حبیب الرحمٰن صاحبؒ کے وصال پا جانے کے بعد عید گاہ شریف سے میرا رابطہ منقطع ہوگیا۔ تاہم 1999ء میں جب آپ کے صاجزادے اور دربار عالیہ عید گاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر نقیب الرحمٰن صاحب برطانیہ کے دورے پر تشریف لائے تو انہوں نے بھی مجھے بیعت کی اجازت مرحمت فرمائی"۔

الشیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے فرمایا کہ "اس وقت میرا سلسلہ ارادت و طریقت سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ الشیخ محمد ناظم عادل حقانی القبروصی سے وابستہ ہے۔ ان سے میری پہلی ملاقات 1996ء میں ان کے ایک خلیفہ سید محمد سلیمان اور ان کے ایک نو مسلم مرید داؤد کے توسط سے لندن میں ہوئی تھی۔ وہ رمضان کا مبارک مہینہ تھا' میں شیخ صاحب کو آزمانا چاہتا تھا اس لئے میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے کچھ بتائیں' انہوں نے میرے دل پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ آپ پہلے بیعت ہو چکے ہیں۔ میں نے پہلے بھی سلسلہ نقشبندیہ ہی میں بیعت کی تھی اور حضرت شیخ ناظم صاحب حقانی کا تعلق بھی سلسلہ نقشبندیہ سے ہے اس

Marfat.com

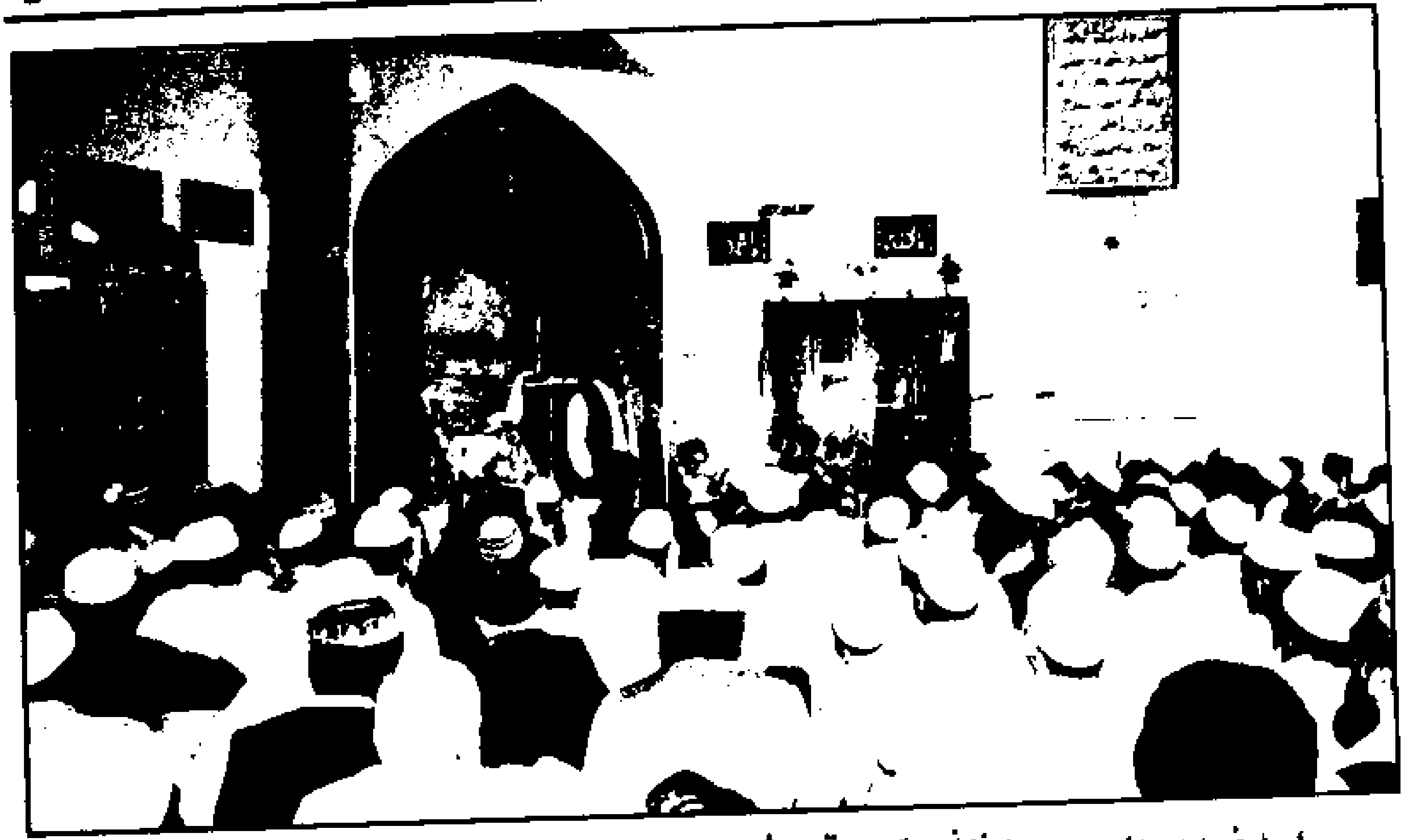

1999ء 'بریڈ فورڈ میں انوار حبیب کانفرنس کے موقع پر شیخ محمد حنیف صاحب حقانی خطاب کر رہے ہیں- حضرت پیر محمد نقیب الرحمٰن صاحب سجادہ نشین عید گاہ شریف اپنے صاحبزادے حسان حبیب الرحمٰن کے ساتھ تشریف فرما ہیں

لئے میں نے حصول فیض کے لئے ان سے بیعت کرلی' جب سے اب تک میں ان کے دامن سے وابستہ ہوں- چار پانچ سال کی وابستگی اور میری خدمات اور صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے حضرت شیخ ناظم حقانی نے 1999ء میں مجھے خلافت سے سرفراز فرمایا اور مجھے وظائف اور بیعت کی اجازت دی- چنانچہ اس اجازت اور خلافت کے بعد ساتھیوں اور شاگردوں نے مجھ سے بیعت کا سلسلہ شروع کرنے کی درخواست کی- اگرچہ میرا نقطہ نظر یہی تھا کہ جب حضرت شیخ دورے پر انگلینڈ تشریف لایا کریں تو لوگ انہی کے ہاتھ پر بیعت کیا کریں لیکن یہاں کے لوگوں کا اصرار تھا اور کہنا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ زیادہ وقت گذار سکتے ہیں اور پھر جب حضرت شیخ نے آپ کو بیعت کی اجازت بخوشی دی ہے تو آپ اس سلسلے کو آگے بڑھائیں' چنانچہ اب تک انگلینڈ کے مختلف شہروں میں درجنوں افراد مجھ سے بیعت کر چکے ہیں"۔

الشیخ محمد حنیف حقانی نقشبندی نے کہا کہ اب اس سلسلہ کے تحت شیفیلڈ' ووکنگ' نیو کاسل' لیڈز' بریڈ فورڈ اور راد ھرم میں ہر ہفتہ محافل ذکر اور تربیتی نشستیں ہوتی ہیں جہاں میں خود جاتا ہوں اور نوجوانوں کو دینی و روحانی تربیت دے رہا ہوں- انہوں نے کہا کہ لیسٹر' ناٹنگھم اور ہڈرز فیلڈ سے بھی نوجوان میرے پاس آتے ہیں' میں خود کسی سے بیعت کے لئے نہیں کہتا' صرف یہ کہتا ہوں کہ اپنا سر خدا کے سامنے سجدہ میں جھکاؤ' مسلمان بنو' عقیدہ درست کرو' سب سلسلے کے بزرگوں کا احترام کرو اور بیعت کے سلسلے میں خود آزماؤ اور جب مطمئن ہو جاؤ تو بیعت کرو- شیخ محمد حنیف صاحب نے کہا کہ دربار عالیہ عید گاہ شریف راولپنڈی سے رابطہ کی تجدید اس طرح ہوئی کہ جب 1999ء میں موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر نقیب الرحمٰن صاحب برطانیہ کے دورے پر تشریف لائے تو ان سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے ازراہ شفقت مجھے اپنے سلسلے کی خلافت عنایت فرمائی چنانچہ اب مجھے سلسلہ حقانیہ اور دربار عالیہ عید گاہ شریف' دونوں سے

Marfat.com

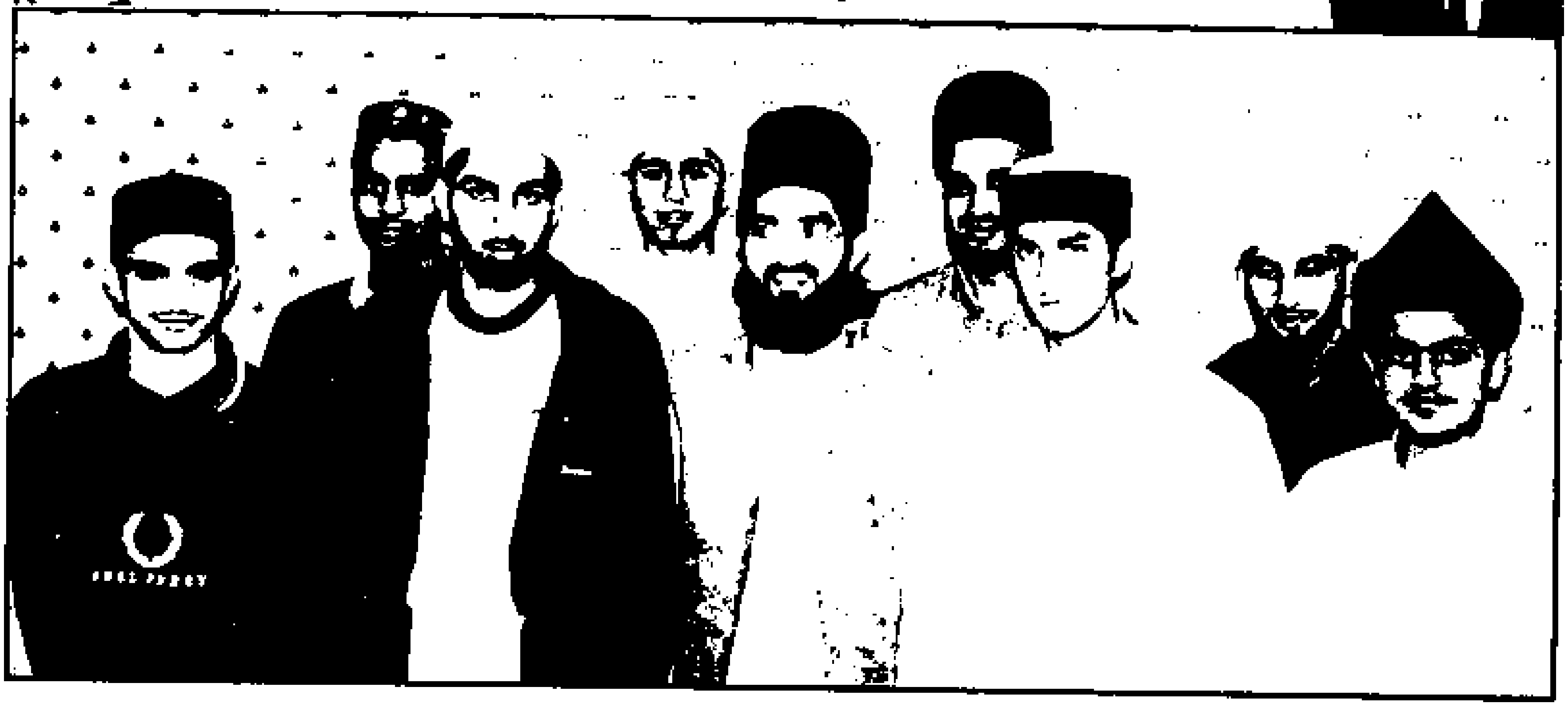

الشیخ محمد حنیف صاحب حقانی اپنے مریدین' معتقدین اور ساتھیوں کے ہمراہ

خلافت حاصل ہے اور دونوں کا بنیادی تعلق ایک ہی سلسلہ یعنی سلسلہ نقشبندیہ ہے۔ شیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے کہا کہ انہوں نے حضرت شیخ ناظم سے بہت کچھ حاصل کیا' کچھ اوراد و وظائف انہوں نے خود عطا کئے پھر کچھ روحانی طور پر اور خوابوں کے ذریعہ رہنمائی حاصل کی۔ اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کے ساتھ حضرت شیخ کے رابطے کے طریقوں اور طرز عمل سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا"۔

حضرت شیخ ناظم حقانی القبرصی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے شیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے فرمایا کہ "آپ کے چہرے پر ایک قدرتی نور ہے' آپ اپنے علم' اپنے حلم اور اپنے انداز سے ہر ایک کو مطمئن کر لیتے ہیں۔ آپ برطانیہ کے مختلف شہروں اور قصبوں میں عام لوگوں سے ملنے کے ساتھ ساتھ معیاری تعلیمی اداروں مثلاً" آکسفورڈ یونیورسٹی' برمنگھم یونیورسٹی اور ڈربی یونیورسٹی کے بھی دورے کر کے وہاں اسلام کا پیغام اور دینی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ان کے تبلیغی اجتماعات میں پاکستانیوں سے زیادہ دوسرے ممالک اور دوسری اقوام کے لوگ ہوتے ہیں اور حضرت شیخ کی تعلیمات اور روحانیت سے فیض حاصل کرتے ہیں"۔

شیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے فرمایا کہ "حضرت شیخ ناظم حقانی والد کی طرف سے حسنی حسینی سید ہیں جبکہ والدہ کی طرف سے مولائے روم سے تعلق ہے اور اس حوالے سے آپ حضرت صدیق اکبرؓ کی

Marfat.com

اولاد میں سے ہیں۔ ان کی نسبت اور تعلیم بہت اچھی ہے۔ 80 برس کی عمر ہے۔ ترک قبرصی ہیں' پروفیشنل انگریزی بولتے ہیں' کیمیکل انجینرنگ میں پی ایچ ڈی کر چکے ہیں' استنبول یونیورسٹی سے منسلک رہے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد کی عثمانی دور خلافت میں بڑی خدمات رہی ہیں۔ حضرت شیخ نے نقشبندی سلسلے کے ہی ایک بزرگ سے طریقت وارادت کی منازل طے کیں' پھر شیخ کے حکم پر دمشق چلے گئے جہاں حضرت شیخ عبداللہ داغستانی کے پاس پہنچے جو شرف الدین داغستانی کے مرید تھے' یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے چیچنیا کی جنگ میں اہم کردار ادا کیا۔ دمشق میں طویل عرصہ گزارنے کے بعد آپ نے فنافی الشیخ کا مقام حاصل کیا' پھر شیخ کے حکم پر ہی وہ بغداد چلے گئے۔ وہ سادہ زندگی گزارتے ہیں اور انتہائی عمر رسیدہ ہونے کے باوجود تہجد سمیت تمام نمازیں کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں۔ حضرت شیخ محمد ناظم حقانی 1973ء سے ہر سال رمضان میں برطانیہ آرہے ہیں' میں سمجھتا ہوں کہ لوگ انہیں دور سے بھی دیکھ لیں تو یہ لوگوں کی خوش بختی ہے۔ جرمنی' ڈنمارک' ہالینڈ' اٹلی' امریکہ' ارجنٹائن ہر طرف سے لوگ ان کے ساتھ رمضان گزارنے کی خواہش لے کر برطانیہ آتے ہیں۔ انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو مسلمان کیا ہے۔ نوجوانوں کے لئے ان کی خدمات بہت زیادہ ہیں اور کوئی دوسرا فرد اس ضمن میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے دنیا کے دیگر ممالک کی طرح برطانیہ کے بھی مختلف علاقوں میں اپنے خلفاء مقرر کئے ہوئے ہیں ہم انہیں گرینڈ شیخ کہتے ہیں انہوں نے بہت سی شخصیات کو بزرگی دی ہوئی ہے"۔

برطانوی معاشرے میں نوجوانوں کو درپیش مسائل اور مستقبل کے حوالے سے شیخ محمد حنیف حقانی صاحب نے فرمایا کہ "یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ بنیاد سے کام کیا جائے۔ ہماری گزشتہ نسل کے دور میں دین کو محض ایک رسم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا' مثلاً "شادی اور موت جیسے مواقع پر رسوم و رواج اور روایات کی اہمیت زیادہ ہے' دین کے احکامات پر عمل نہیں ہوتا۔ پھر دینی تعلیم کی صورتحال بھی کچھ زیادہ حوصلہ افزاء نہیں ہے۔ نماز یاد کر لینے کو دین کی مکمل تعلیم سمجھ لیا جاتا ہے یا زیادہ سے زیادہ کوئی حفظ میں بچے کو داخل کر دیتا ہے لیکن دین کے جو مسائل ہیں یا سماجی و معاشرتی زندگی میں دین کے جو اصول اور احکامات ہیں ان کے متعلق نئی نسل کو کچھ نہیں بتایا جاتا۔ درس نظامی کا جو سلسلہ ہے اس معیار تک پہنچنے کے لئے بھی عربی' فارسی اور اردو کی ضرورت ہے اور برطانیہ میں نئی نسل کے پاس ان سب کے لئے وقت نہیں ہے۔ تاہم اس سلسلے میں جامعہ الکرم والے کچھ اقدامات کر رہے ہیں"۔

شیخ محمد حنیف صاحب نے فرمایا کہ "برطانیہ میں سماجی اور معاشرتی حالات بڑے مختلف ہیں' بچوں کو غیر معمولی پابندیوں میں بھی نہیں رکھا جا سکتا اور حد سے بڑھی ہوئی آزادی بھی برداشت نہیں ہوتی اس لئے ایک جامع نظام کے تحت اقدامات کی ضرورت ہے جس میں والدین اور دینی ادارے مل کر کوششیں کریں۔ چنانچہ ہم نے بنیاد سے کام شروع کیا ہے۔ توحید و رسالتؐ اور نماز کے احکامات سمیت ایک جامع نصاب بنایا ہے' کتابیں اور انتخاب شیخ صاحب کا ہے' نصاب میں کوئی متنازعہ مسئلہ نہیں ہے۔ ہم نئی نسل کو اس زبان میں جو ان کی سمجھ میں آئے' دین کی تعلیم اور رہنمائی فراہم کر رہے ہیں۔ چونکہ مجھے اس

Marfat.com

برطانوی معاشرے میں مزدوری سے کاروبار تک ہر سطح کا تجربہ ہے اس لئے مجھے کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ ہمارے پاس جو نوجوان آتے ہیں وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ہم جو کچھ انہیں بتا رہے ہیں' خود بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ اس کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ پھر ہم تمام تعلیم و تربیت انگلش میں دیتے ہیں تاہم اس ضمن میں یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ برطانیہ میں اب انگلش کا وہ معیار نہیں ہے جو ہم سمجھتے ہیں۔ پاکستان میں پنجاب یونیورسٹی سے فارغ التحصیل یا ادارہ منہاج القرآن کی طرف سے بھیجے گئے انگلش بولنے والے سکالرز کی انگریزی بہت معیاری ہے۔ ہم یہاں کی ضرورت کے مطابق کام کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ مغربی معاشرے میں اسلام کا مستقبل روشن ہے یہ سرکار دو عالمؐ کا ارشاد ہے کہ دین کا سورج مغرب سے طلوع ہو گا۔ امریکہ اسلام کا کتنا بڑا دشمن ہے لیکن وہاں قبول اسلام کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ برطانیہ میں بھی کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کا شعور بیدار ہو رہا ہے اور وہ ذہنی سکون کی تلاش میں اسلام کی طرف آ رہے ہیں۔ تاہم میں یہ سمجھتا ہوں اور ہمارے شیخ کا بھی یہ کہنا ہے کہ تبلیغ تصوف کے بغیر باطل ہے۔ ہمارے بزرگوں نے جہاں بھی تبلیغ کی مثلاً "پاک و ہند میں وہاں آج بھی وہ خوب پھل پھول رہی ہے لیکن جہاں تلوار کے زور پر کی گئی مثلاً سپین میں تو آج وہاں کی حالت دیکھی جا سکتی ہے"۔

الشیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے اپنے شیخ اور تنظیمی و تبلیغی امور کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ "ہمارے ادارے حقانی ٹرسٹ اور حقانی فاؤنڈیشن ہیں۔ شیخ ناظم کی رہائش گاہ ڈالنم میں ہے۔ وہیں شیخ ناظم الحقانی درگاہ ہے۔ یہ سینٹ الگور میں ایک ماشیسری ہوتی تھی جہاں ننس (NUNS) رہا کرتی تھیں وہاں جگہ لے کر ہم نے بہت کام کیا ہے۔ شیخ صاحب کے مراکز تو بہت ہیں لیکن ہم اہلسنت کے مراکز کو تقسیم کرنے کے حق میں نہیں ہیں' جہاں بھی علماء و مشائخ ہیں ہم ان کا ساتھ دیتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔

Marfat.com

شیفلیڈ اور برمنگھم میں بھی ہمارے باضابطہ مراکز ہیں- شیخ صاحب 1973ء سے باقاعدگی سے انگلینڈ تشریف لاتے ہیں وہ بزرگ اور صاحب علم ہیں' تعلیم اور تجربے کی وجہ سے ان کی ہر جگہ اعلیٰ سطح پر رسائی ہے اور اسلامی دنیا کے کئی حکمرانوں اور صاحب حیثیت شخصیات سے ان کے تعلقات ہیں- انہوں نے بڑی تعداد میں لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا ہے- لیکن ساتھ ہی عوام بھی ان کی خدمت میں آتے ہیں اور متاثر ہوتے ہیں- تاریخ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے حالات و معاملات کا تذکرہ ملتا ہے- حضرت شیخ خاندانی طور پر قادری تھے' ننھیال کی طرف سے مولائے رومؒ سے نسبت تھی پھر نقشبندیہ سلسلے میں آئے اور اب وہ اپنے سلسلے کے چالیسویں بزرگ ہیں' اگرچہ اب کافی ضعیف ہو گئے ہیں لیکن اب بھی ہر ملک میں جاتے ہیں' سفر کرتے ہیں' ان کا کمال یہ ہے کہ ان کے گھر میں آج تک فون نہیں ہے- سنت کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزار رہے ہیں- ٹیکنالوجی کا استعمال صرف ضرورت کی حد تک کرتے ہیں اور اپنی زندگی اس یقین پر گذارتے ہیں کہ اللہ جیسے چاہے گا اور جو چاہے گا وہی ہو گا- شیخ صاحب کو نوجوان بہت پسند ہیں اور وہ انہیں تلقین و تربیت کرتے ہیں- فرائض کے ساتھ ساتھ حضرت شیخ اشراق' چاشت' اوابین اور تہجد کے سختی سے پابند ہیں' اذکار بھی خود کراتے ہیں' تراویح پڑھاتے ہیں' سبع عشرہ کے قاری ہیں- ان کی شخصیت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ جو دوسروں سے کہتے ہیں اس پر خود عمل کرتے ہیں' بچوں سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور بچوں کو دینے کے لئے کوئی نہ کوئی مٹھائی ان کے پاس ہر وقت موجود رہتی ہے"-

شیخ محمد حنیف صاحب حقانی نے اپنی تصنیفی و تالیفی خدمات کے حوالے سے بتایا کہ SAINTS OF KASHMIR کے علاوہ ان کے مرتب کردہ مختلف پمفلٹس شائع ہوتے رہتے ہیں- اس کے علاوہ انہوں نے فقہ کی کچھ کتابوں پر بھی کام شروع کیا ہوا ہے- فقہ کی ایک کتاب BACK TO BASICS بھی شروع کی ہوئی ہے- حال ہی میں ان کی ایک اور انگلش کتاب "ریاض گوہر شاہی- اس صدی کا سب سے بڑا فتنہ" شائع ہوئی ہے- یہ کتاب ادارہ حزب الرسول نے شائع کی ہے- اس کے علاوہ ان کے ہفتہ وار درس کے ویڈیو کیسٹ بنائے جاتے ہیں جن سے گھر گھر خاص طور پر خواتین اور بچوں میں تبلیغ کا عمل آگے بڑھ رہا ہے-

Marfat.com

مولانا مفتی حافظ جمیل احمد نوشاہی

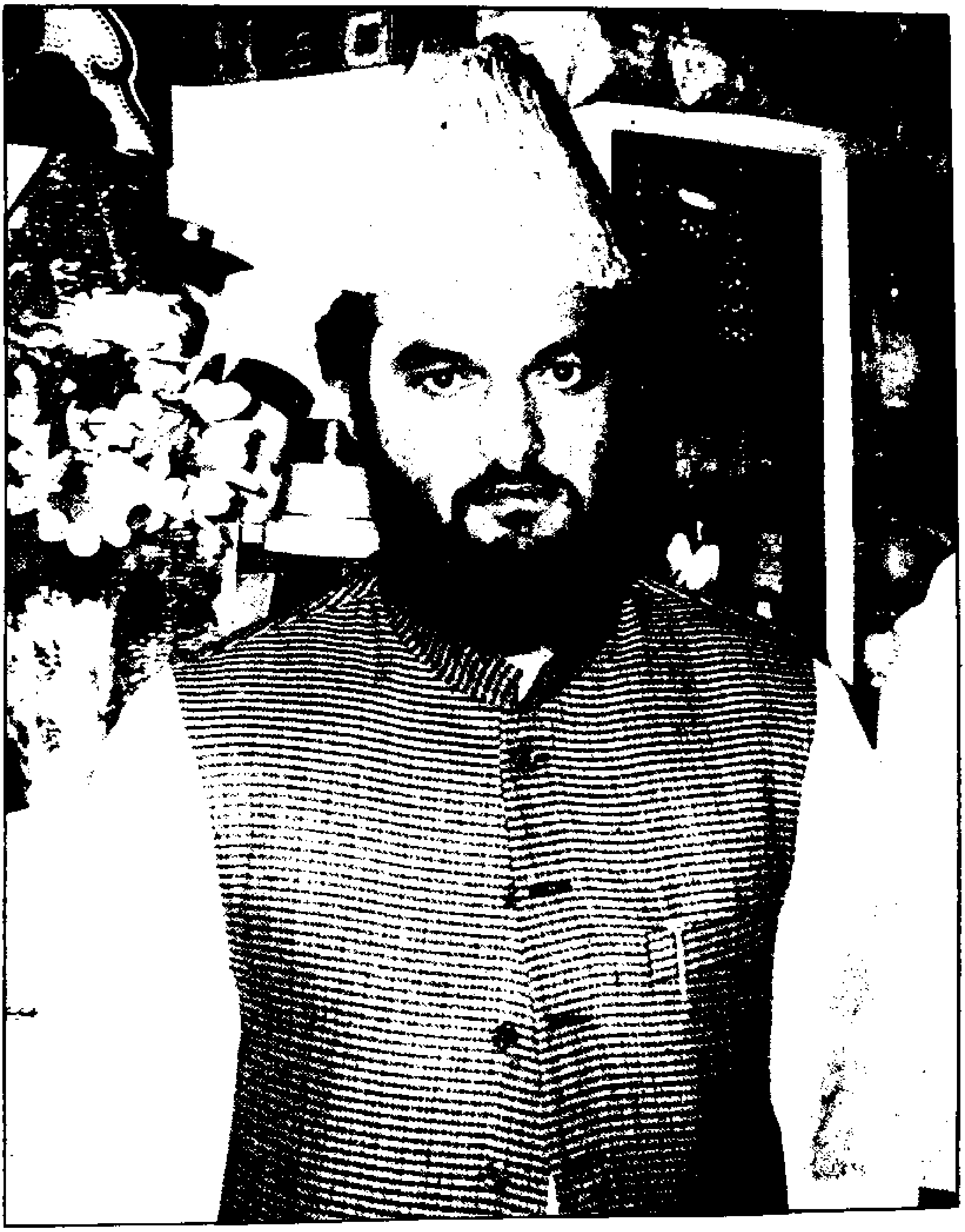

مولانا مفتی حافظ جمیل احمد صاحب نوشاہی بریڈ فورڈ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام تدریسی و دینی خدمات انجام دے رہے ہیں' آپ جمعیت کے فتاویٰ بورڈ کے بھی رکن ہیں جو برطانیہ میں مسلمانوں کے دینی و سماجی مسائل کے حل کی کوششوں میں مدد اور راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مفتی صاحب بریڈ فورڈ 5 میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام قائم مسجد میں خطابت و امامت اور نماز جمعہ کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں مولانا مفتی حافظ جمیل احمد صاحب نوشاہی 4 ستمبر 1969ء کو ضلع میرپور آزاد کشمیر کے گاؤں

Marfat.com

حافظ مفتی جمیل احمد صاحب نوشاہی عید ملن کی تقریب پر پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی اور قاری عبدالقیوم صاحب الفت نوشاہی کے ہمراہ

راٹھیاں میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام صاحبزادہ خان صاحب ہے۔ آپ نے دینی تعلیم کا آغاز گاؤں سے ہی کیا' خاندان میں کوئی اور دینی تعلیم کی طرف نہیں تھا لیکن ان کے والد صاحب کی خواہش تھی کہ بیٹا قرآن مجید حفظ کرے۔ مفتی صاحب نے پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد میرپور شہر میں جامعہ حنفیہ تدریس القرآن سے حفظ کا آغاز کیا' آپ کے خاندان میں بلکہ اس پورے علاقہ میں آپ سے پہلے کوئی حافظ قرآن نہیں تھا جس کا سہرا آپ کے والد کے جذبہ اور شوق کو جاتا ہے۔ مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نے 1981ء میں حفظ کا سلسلہ شروع کیا جو 1983ء میں مکمل ہوا ان کے اساتذہ میں حافظ قاری سید کاظم حسین شاہ صاحب شامل ہیں' ساتھ ہی ساتھ انہوں نے چھٹی اور پھر ساتویں جماعت پاس کی اور وہاں سے فارغ ہو کر جہلم آ گئے۔ بعد ازاں انہوں نے جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب اور علامہ سید غلام محی الدین شاہ صاحب کی سرپرستی میں درس نظامی مکمل کیا اور ساتھ ساتھ تنظیم المدارس کی سند بھی حاصل کی۔ 1988ء میں میٹرک' 1991ء میں ایف اے اور 1993ء میں بی اے کیا۔ 1994ء میں فاضل عربی اور 1995ء میں جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن سے فراغت حاصل کی جہاں انہیں مولانا یٰسین صاحب' مولانا عبدالرزاق چشتی صاحب' مولانا فضل دین صاحب' مولانا عبدالرشید صاحب اور مولانا عبدالقدیر صاحب جیسی شخصیات سے اکتساب علم کا موقع ملا۔

مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نوشاہی نے پاکستان میں اپنی دینی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا "فارغ التحصیل ہونے سے پہلے ہی جب میں ساتویں جماعت میں تھا تو مجھے قبلہ حسین الدین شاہ صاحب نے شمس آباد کی ایک مسجد میں خطیب بنا کر بھیج دیا تھا وہاں میں دو ڈھائی سال رہا پھر میرپور آ گیا جہاں 96-1995ء میں مرکزی جامع مسجد اہلسنّت میں خدمات انجام دیں"

اپنی برطانیہ آمد کے بارے میں مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نوشاہی نے فرمایا "میرے ایک عزیز

Marfat.com

مولانا حافظ مفتی جمیل احمد صاحب نوشاہی 'بانی جمعیت تبلیغ الاسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے ہمراہ

مجھے جہلم میں مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے ملانے لے گئے جنہوں نے مجھے تعلیم مکمل کرنے کے بعد برطانیہ کے لئے سپانسر کرنے کی پیش کش کی۔ حضرت پیر صاحب سے مزید ملاقاتیں ہوتی رہیں' میں نے جہلم میں ہی ان سے بیعت کی۔ انہوں نے ہی میری برطانیہ آمد کا اہتمام کیا اور میں 30 اپریل 1996ء کو برطانیہ آگیا جہاں مجھے قبلہ پیر صاحب نے اپنی سرپرستی میں ہی جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ 5 کی مسجد میں تعینات کیا جہاں میں آج تک کام کر رہا ہوں۔ یہاں 55 بچے ہیں جنہیں ناظرہ قرآن پاک اور دوسری دینی تعلیم دی جاتی ہے' اس کے علاوہ میں جمعہ کی نماز بھی پڑھاتا ہوں۔"
مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نوشاہی نے مزید فرمایا کہ یہاں مفتی سیف الرحمٰن صاحب ہزاروی کی سرپرستی میں ایک فتاویٰ بورڈ قائم ہے' مجھے بھی اس بورڈ میں کام کرنے کے لئے کہا گیا اور میں دو ڈھائی سال سے دوسرے علماء کرام مولانا بشیر احمد طاہر صاحب نوشاہی' مولانا علی اظہر صاحب نوشاہی' مولانا محمد منیر صاحب نوشاہی اور مولانا علی اصغر صاحب نوشاہی کے ساتھ کام کر رہا ہوں۔ اس ادارے نے یہاں بے شمار خدمات انجام دی ہیں' خاص طور پر مسلمانوں کے دینی مسائل کے حل اور باہمی تنازعات حل کرانے میں اس ادارے نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ایسا بھی ہوا کہ بعض خاندانوں میں لوگ ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہو گئے تھے لیکن ہم نے ان کے درمیان صلح کرا دی"۔

پاکستان اور برطانیہ میں دینی تعلیم کے ماحول اور ضروریات کے فرق کے حوالے سے مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "برطانیہ میں بچوں کو محض اردو یا پنجابی میں نہیں سمجھایا جا سکتا ان کے لئے انگلش بے حد ضروری ہے اور چونکہ مجھے انگلش پہلے سے آتی تھی اور پھر میں نے یہاں لینگوج

Marfat.com

کالج میں داخلہ لے کر اپنی انگلش کو مزید بہتر بنا لیا اس لئے اب مجھے بہت سہولت ہوتی ہے۔ پاکستان میں بڑے بڑے جید علماء ہیں لیکن وہ انگلش نہیں بول سکتے جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ علماء اگر یہاں کے بچوں سے انگلش میں گفتگو کریں گے تو اس کا بہت اچھا اثر پڑے گا' دوسرا یہ کہ بچے جب بات کریں گے تو انہیں بھی معلوم ہو گا کہ ان کے استاد کو انگلش آتی ہے ورنہ وہ آپس میں باتیں کرتے رہیں گے۔ یہاں بچوں کو ایک بار سمجھائیں تو وہ اپنی ذہنی استعداد کی وجہ سے بات سمجھ جاتے ہیں لیکن آپ بچے کو مار نہیں سکتے' اگر آپ سختی کریں گے یا ماریں گے تو معاملہ عدالت میں چلا جائے گا' مارنے والے کو سزا ہو گی یا اسے واپس بھیج دیا جائے گا۔ تاہم اچھی بات یہ ہے کہ بچوں میں شوق اور دلچسپی موجود ہے' صحیح طریقے سے انہیں دین کی طرف راغب کیا جائے تو وہ بات سمجھ لیتے ہیں' خاص طور پر انگلش میں سمجھانے کے نتائج بہت اچھے نکلتے ہیں۔ والدین اساتذہ سے رابطہ رکھیں' اس طرح انہیں اپنے بچے کی کارکردگی کا بھی علم ہو گا اور بچوں کو بھی یہ احساس رہے گا کہ ان کے والدین کا استاد سے مسلسل رابطہ ہے۔ بچوں میں دین سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے والدین کی دلچسپی اور توجہ بے حد اہمیت رکھتی ہے"۔

مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نوشاہی نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی شخصیت اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ صاحب نوشاہی برطانیہ میں دین کے لئے ان کی بے مثال خدمات ہیں' پرانے لوگ بتاتے ہیں کہ جب وہ برطانیہ آئے تو یہاں کوئی مسجد نہ تھی۔ لوگوں کو رمضان اور عید کا کچھ علم نہیں ہوتا تھا۔ پیر صاحب نے لوگوں کو دین کی طرف راغب کیا' ہال بک کرا کے عید کی نمازوں کا اہتمام کیا۔ جمعیت تبلیغ الاسلام کا ادارہ قائم کیا' اپنے خرچ پر علما کو برطانیہ بلوایا' دورے کروائے' متعدد مساجد قائم کیں۔ اس وقت صرف بریڈ فورڈ ہی میں نہیں بلکہ پورے برطانیہ میں پیر صاحب کے 18 سے زیادہ ادارے قائم ہیں۔ اگرچہ بعد میں کئی علماء آئے اور انہوں نے اپنی جگہ بنالی لیکن اجتماعی طور پر جو کام پیر صاحب نے کیا ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے' ان کی جدوجہد آج بھی جاری ہے' وہ نئے علماء سے یہی کہتے ہیں کہ جو عقیدہ ہمیں حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلویؒ نے دیا ہے اس پر قائم رہیں۔ وہ آج بھی اہلسنت کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ پیر صاحب کی یہی قربانی کسی سے کم نہیں ہے کہ وہ رات کو فیکٹری میں کام کرتے تھے اور دن میں گھر گھر جا کر بچوں کو پڑھاتے تھے۔ یہ ہر انسان کے بس کی بات نہیں ہے"۔

آخر میں مولانا مفتی جمیل احمد صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ ہم جمعیت تبلیغ الاسلام یو کے کو دوبارہ آرگنائز کر رہے ہیں پھر ہم سنی جمعیت علماء اسلام برطانیہ کا کام بھی از سر نو شروع کریں گے' اس کے سرپرست بھی قبلہ پیر صاحب ہیں۔ انشاء اللہ ہماری کوشش اور خواہش ہے کہ برطانیہ میں دین کے کام کو آگے بڑھایا جائے۔ خاص طور پر نئی نسل کو دین کی طرف راغب کیا جائے۔ یہ بھی کوشش ہے کہ انگریزی میں کوئی رسالہ جاری کیا جائے تاکہ دینی تعلیمات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچیں' وہ انہیں پڑھیں' سمجھیں اور عمل کریں۔

Marfat.com

مولانا منیر احمد نوشاہی

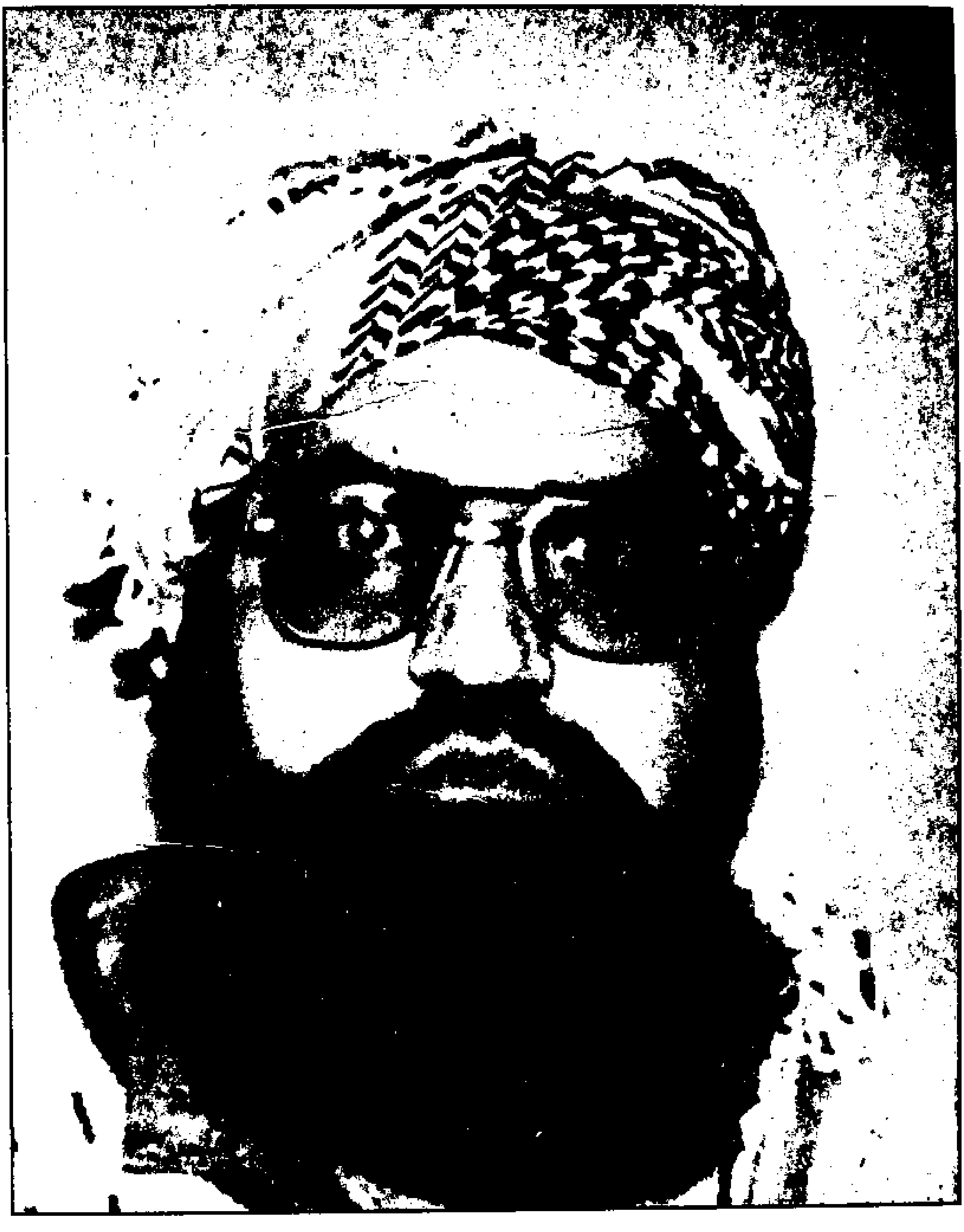

مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ ہیں- اور 1991ء سے برطانیہ کی مختلف مساجد اور دینی اداروں میں تبلیغ و تدریس دین کی خدمات انجام دے رہے ہیں- آج کل اسلامک مشنری کالج شیر برج روڈ بریڈ فورڈ سے وابستہ ہیں-

مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی یکم جنوری 1961ء کو ضلع گجرات کی تحصیل سرائے عالمگیر کے گاؤں

Marfat.com

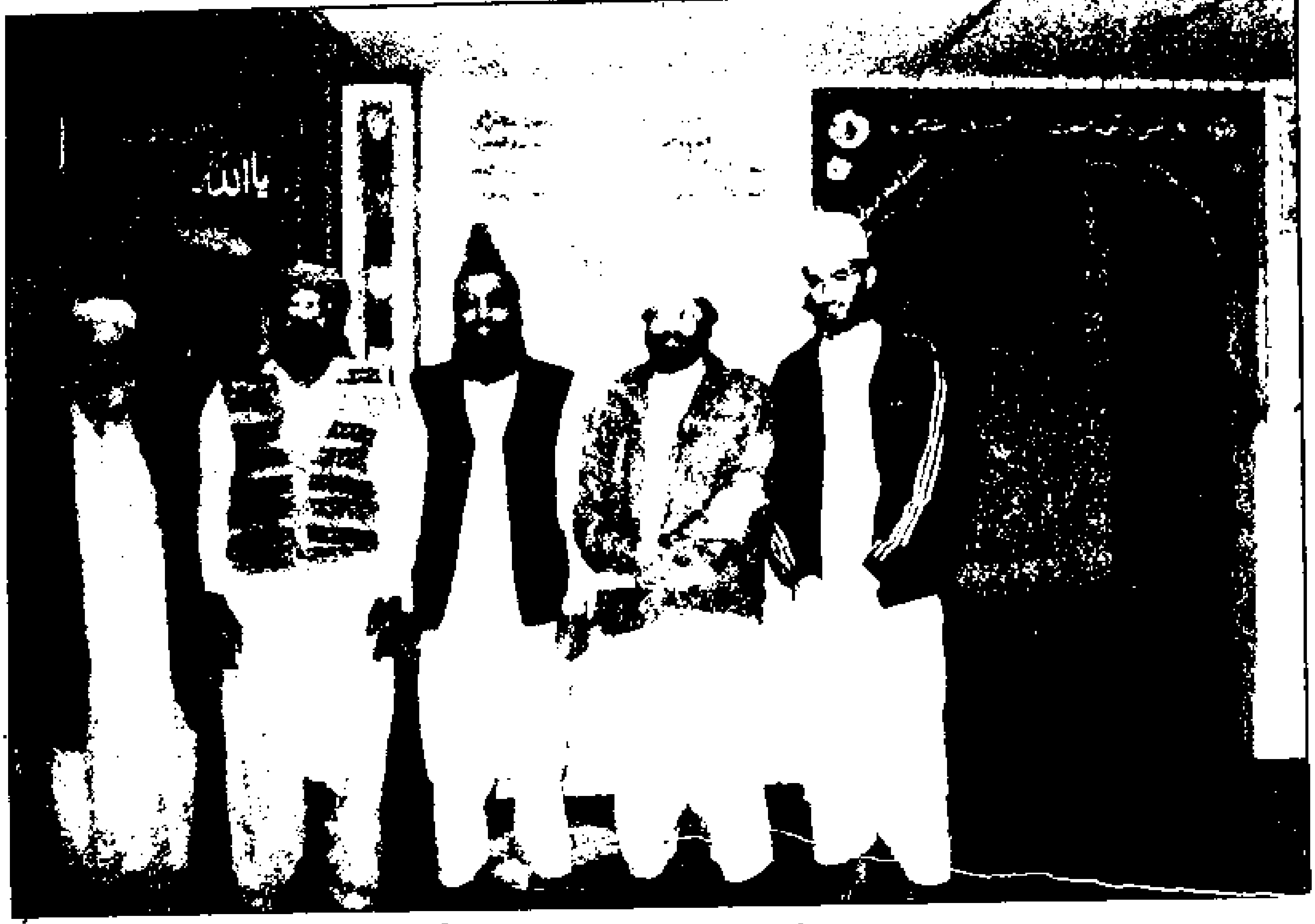

مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی جامع مسجد تبلیغ الاسلام شیر برج روڈ کے اراکین کمیٹی حاجی چوہدری نثار احمد صاحب' حافظ آفتاب احمد صاحب' حاجی محمد اقبال صاحب اور الحافظ القاری محمد علاؤالدین صاحب نقشبندی کے ہمراہ

کنادا میں پیدا ہوئے' ان کے والد گرامی کا نام نذیر احمد صاحب ہے۔ انہوں نے میٹرک تک تعلیم اپنے آبائی علاقہ سے حاصل کی جس کے بعد چک سواری آزاد کشمیر میں جامعہ حنفیہ میں مولانا بشیر احمد سیالوی صاحب اور مولانا محمد یونس صاحب کی زیر نگرانی دینی کتب پڑھیں اور درس نظامی کا آغاز کیا۔ انہیں دینہ ضلع جہلم میں جامعہ رضویہ احسن القرآن میں علامہ قاری یوسف سیالوی صاحب کی درسگاہ سے بھی حصول علم کا موقع ملا۔ انہوں نے منگلا میں مولانا محمود شائق صاحب سے بھی اکتساب فیض کیا۔ مولانا عبداللہ صاحب سیالوی نے سوہادہ میں جو مدرسہ قائم کیا تھا' مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی نے اس مدرسے سے بھی دینی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں انہوں نے راولپنڈی کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی میں علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب اور علامہ سید غلام محی الدین شاہ صاحب کی زیر نگرانی دورہ حدیث کیا۔ مولانا یعقوب صاحب سے بھی کچھ کتب پڑھیں۔ انہوں نے درس نظامی کی تکمیل کی سند 1980ء میں جامع رضویہ ضیاء العلوم سے ہی حاصل کی۔ مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی نے تحصیل علم کا مرحلہ مکمل ہونے کے بعد میرپور آزاد کشمیر میں چترپڑی کی جامع مسجد میں جو مونڈے والی مسجد کے طور پر مشہور ہے دس سال خدمات انجام دیں' جن میں امامت و خطابت اور بچوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم شامل ہے۔ برطانیہ آنے سے قبل پاکستان میں ان کی وابستگی صرف اسی مسجد سے رہی لیکن ایک طویل عرصہ تک' یعنی دس برس۔ مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی کے شاگردوں میں سے کئی طلباء نے حفظ قرآن کی تکمیل کی' ان کے ایک شاگرد حافظ محمد عمران منگیتر کی حیثیت سے برطانیہ اولڈھم میں آئے اور اب یہاں ہر سال کسی

Marfat.com

مولانا حافظ منیر احمد صاحب نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام شیفیلڈ کے زیر اہتمام جلسہ عید میلاد النبیؐ کے موقع پر
مولانا حافظ قاری محمد علی صاحب نقشبندی شرقپوری اور ماسٹر محمد شفیق صاحب کے ساتھ

نہ کسی مسجد میں رمضان المبارک کے دوران کلام پاک سناتے ہیں۔

برطانیہ آمد کے بارے میں مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی نے فرمایا "میں چترپڑی کی مسجد میں خطیب کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا تھا کہ مجھے مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی نے سپانسر کیا اور میں نومبر 1991ء میں برطانیہ آیا۔ برطانیہ میں جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستگی ہوئی اور اس پلیٹ فارم سے خدمات انجام دینا شروع کیں' یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب جہاں میری ضرورت محسوس فرماتے وہاں بھجوا دیتے اور میں امامت و خطابت و تدریس کے فرائض انجام دیتا"۔ مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "میں نے ٹیفیلڈ سٹریٹ ٹینسلے' ریڈنگ اسلامک سنٹر (وہاں راجہ بنارس صاحب کمیٹی کے صدر تھے' انہوں نے قبلہ پیر صاحب سے کہا کہ انہیں ایک عالم کی ضرورت ہے تو قبلہ پیر صاحب نے مجھے وہاں بھجوا دیا) اور ویک فیلڈ گریج سٹریٹ کی جامع مسجد میں خدمات انجام دی ہیں۔ جب وہاں مولانا حافظ بشیر چشتی صاحب جو قاری خادم حسین صاحب کے بھائی ہیں' آ گئے تو میں واپس بریڈ فورڈ آ گیا جس کے بعد میں اسلامک مشنری کالج شیر برج روڈ سے وابستہ ہو گیا اور آج بھی اسی ادارے سے منسلک ہوں" مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی نے فرمای کہ کالج میں ان کے ساتھ جزوقتی استاد کے طور پر حاجی محمد بشیر صاحب اور حافظ محمد اعظم صاحب نوشاہی بھی کام کر رہے ہیں اور مختلف کلاسیں لیتے ہیں۔ ہر ٹیچر کی الگ کلاس ہوتی ہے۔ بچیوں کے لئے ایک علیحدہ کلاس کا اہتمام ہے جسے حاجی محمد بشیر صاحب جو ایک بزرگ شخصیت ہیں' پڑھاتے ہیں۔

بچوں کو تعلیم و تربیت میں کسی دشواری یا مشکلات کے حوالے سے مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی نے کہا "میں اس ضمن میں کوئی دشواری محسوس نہیں کرتا بعض اداروں میں انگلش سے بالکل واقفیت نہ

Marfat.com

رکھنے والوں کو یقیناً" مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل انگلش ہی زیادہ بولتی اور سمجھتی ہے لیکن میں ان کی اور اپنی ضرورت کے مطابق انگلش بول اور سمجھ لیتا ہوں' پھر یہ بچے گھروں میں تو اپنی مادری زبان ہی بولتے ہیں اس لئے کوئی مشکل پیش نہیں آتی"۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کے مستقبل کے ضمن میں مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "صرف علماء کی کوششوں سے نئی نسل راہ راست پر نہیں آئے گی' اس کے لئے ضروری ہے کہ والدین نہ صرف یہ کہ خود دینی تعلیمات پر عمل کریں بلکہ گھروں میں بچوں کو دینی اور مذہبی ماحول فراہم کریں' جب بچوں کے سامنے والدین کا عملی نمونہ موجود ہو گا تو وہ خود بھی دین کی طرف راغب ہوں گے مگر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جب بچے باشعور ہوتے ہیں اور سمجھنے اور عمل کرنے کے قابل ہوتے ہیں تو والدین انہیں دوسری طرف لگا دیتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں دینی تعلیم کی ضرورت مکمل ہو چکی ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ پھر دین سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگر والدین خود باقاعدگی سے مسجد آئیں اور نوجوان نسل کا بھی مساجد سے مسلسل رابطہ قائم رہے تو صورتحال میں نمایاں بہتری آ سکتی ہے"۔

پاکستان یا کشمیر سے آنے والے علماء و مشائخ کی خدمات کو سراہتے ہوئے مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "جتنی بھی دینی شخصیات یہاں آئی ہیں انہوں نے اپنی بساط بھر دین اور مسلمانوں کی خدمت کی ہے تاہم حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی خدمات کا کسی سے موازنہ یا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ قبلہ پیر صاحب کی خدمات کا صرف اپنے ہی نہیں بلکہ غیر بھی اعتراف کرتے ہیں۔ جب برطانیہ میں دین کے لئے کام کرنے کا کوئی نظام اور بنیاد موجود نہیں تھی تو پیر صاحب نے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا بیڑہ اٹھایا اور پھر ان کی وساطت سے متعدد علماء و مشائخ برطانیہ آئے اور یہاں دینی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوا آج بھی ان سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے"۔

برطانیہ میں بعض مساجد میں رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے اسباب اور پس منظر کے بارے میں مولانا منیر احمد صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "کسی بھی مسئلے میں کچھ غلطی انتظامیہ کی ہوتی ہے' کچھ لوگ بھی صورتحال کو صحیح طور پر سمجھ نہیں پاتے۔ بعض اوقات علماء کی طرف سے بھی کچھ مسائل ہوتے ہیں اور بات آگے بڑھ جاتی ہے۔ میرے خیال میں اگر فریقین صبر و تحمل سے کام لیں' ایک دوسرے کی باتوں کو درگزر کیا جائے تو ایسے واقعات سے بچا جا سکتا ہے جن سے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں اور بدنامی بھی۔ بہرحال خدا کا شکر ہے کہ میں عرصہ دراز سے مساجد اور اداروں کے ساتھ وابستہ ہوں لیکن میرے ساتھ کبھی کہیں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا"۔

Marfat.com

علامہ مفتی حافظ محمد نذیر نقشبندی

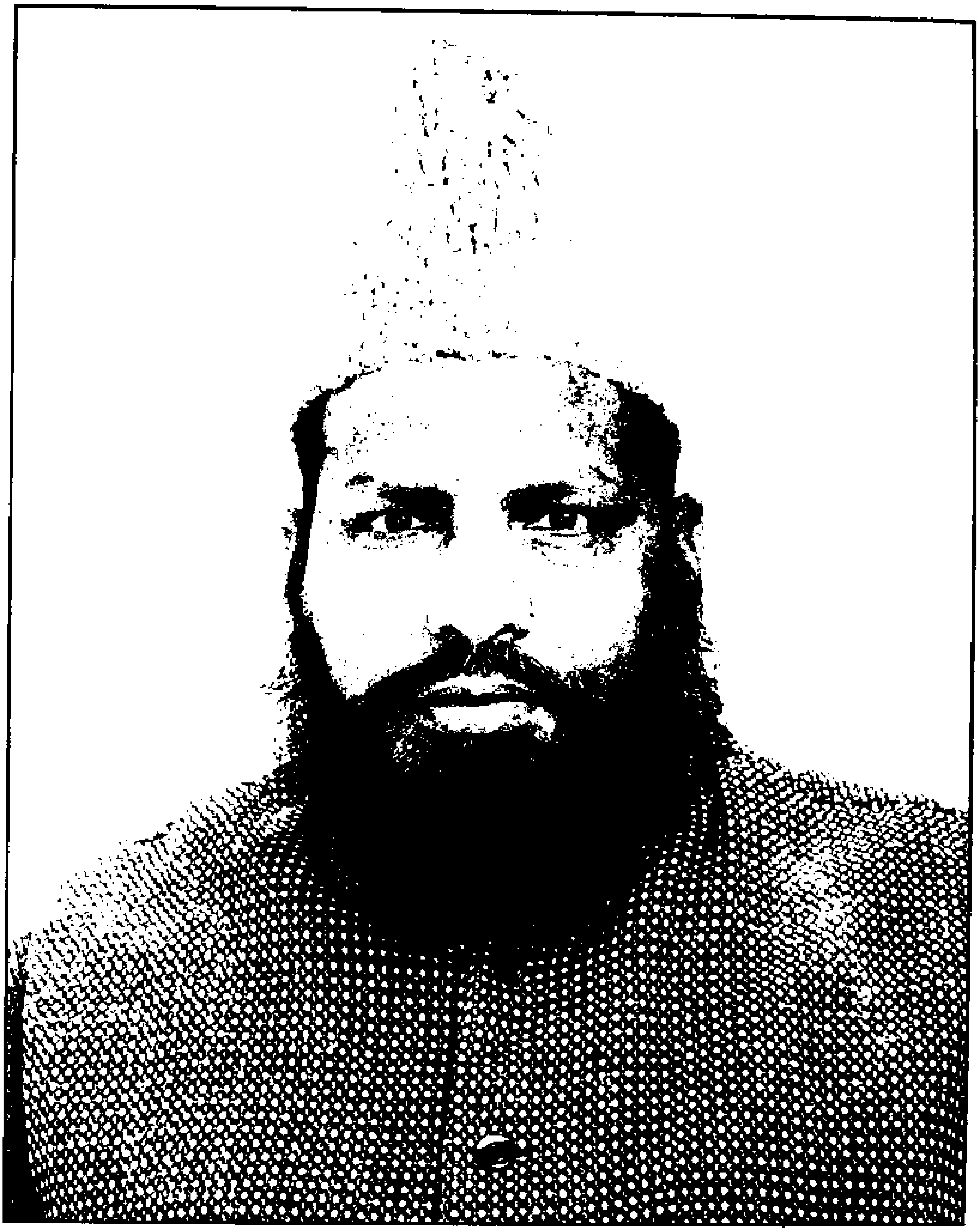

علامہ حافظ محمد نذیر صاحب نقشبندی 1986ء سے برطانیہ کی مختلف مساجد اور دینی اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ برطانیہ آنے سے قبل آپ پاکستان میں بھی کئی اداروں سے وابستہ رہے۔ برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں سے متعلق موضوعات میں آپ کی گہری دلچسپی ہے اور آپ اس حوالے سے مصروف اور سرگرم رہتے ہیں۔ آپ نے پاکپتن شریف سے نقشبندی سلسلے میں بیعت کی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک آپ اسلامک اینڈ کیمونٹی سنٹر شیلٹن، سٹوک آن ٹرینٹ میں امامت و خطابت اور تدریس

Marfat.com

کے فرائض انجام دے رہے تھے۔

علامہ محمد نذیر صاحب نقشبندی 12 مئی 1956ء کو پاکپتن شریف کے قریب ایک گاؤں قلعہ دیور سنگھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام حاجی میاں عبدالرحمٰن صاحب ہے۔ علامہ صاحب کے خاندان میں بیشتر لوگ زمینداری سے وابستہ ہیں اور آپ اپنے خاندان کے واحد فرد ہیں جنہوں نے خود کو دینی خدمات سے وابستہ کیا ہے۔ علامہ محمد نذیر صاحب نقشبندی نے پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی جس کے بعد آپ نے جامعہ نقشبندیہ محلہ پیر کھیاں پاکپتن شریف سے حفظ کلام پاک کی سعادت حاصل کی اور پھر لاہور آ کر دارالعلوم حزب الاحناف میں داخلہ لیا اور ابتداء سے آخر تک درس نظامی کی تکمیل وہیں کی۔ قبلہ سید ابوالبرکات احمد شاہ صاحب سے دورہ حدیث مکمل کیا۔ حصول علم کے فوراً بعد آپ نے تدریس کے شعبے سے وابستگی اختیار کر لی۔ لاہور میں جامعہ اسلامیہ بند روڈ میں ایک سال تک درس نظامی اور صرف و نحو کی کتب پڑھائیں' اس ادارے کے مہتمم مولانا محمد حنیف چشتی صاحب تھے۔ بعد میں علامہ محمد نذیر صاحب نقشبندی نے گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ لاہور میں عربی ٹیچر کی حیثیت سے چار سال خدمات انجام دیں' اس دوران جامع مسجد حنفیہ لاہور میں امامت و خطابت کے فرائض بھی ادا کئے اور جامعہ صدیقیہ میں قاری محمد یوسف صاحب صدیقی سے تجوید و قراءت کی تعلیم کے سلسلے میں جمال القرآن اور فوائد مکیہ سمیت کئی کتب پڑھیں۔

دوران تعلیم اپنے اساتذہ کا ذکر کرتے ہوئے علامہ محمد نذیر صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ انہوں نے قرآن پاک کی تعلیم کا آغاز پاکپتن شریف میں سید عبدالقادر شاہ صاحب کے پاس کیا جو آج بھی جامعہ نقشبندیہ میں شعبہ حفظ میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح دارالعلوم حزب الاحناف میں مولانا عبدالغفور صاحب سے ابتدائی کتابیں پڑھنے کا موقع ملا وہ اب انتقال فرما چکے ہیں۔ علامہ محمد نذیر صاحب نے مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی سے اصول اور منطق کی تعلیم حاصل کی اور مولانا مفتی مہرالدین صاحب سے بھی جو استاد العلماء کی حیثیت رکھتے ہیں' اکتساب فیض کیا انہوں نے 1980ء میں دورہ حدیث مکمل کیا۔

اپنے سلسلہ بیعت کے حوالے سے علامہ محمد نذیر صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ "پہلے میں نے حضرت خواجہ محمد اکبر صاحب چیچوی سے اس وقت بیعت کی تھی جب وہ چیچیاں شریف سے ہجرت فرما کر پاکپتن شریف تشریف لائے تھے' ان کا انتقال 1973ء میں ہوا جس کے بعد میں نے ان کے بڑے صاحبزادے' صاحبزادہ محمد نقش بخش سے پاکپتن شریف میں نقشبندی سلسلے میں تجدید بیعت کی ہے"۔

برطانیہ آمد کا پس منظر بتاتے ہوئے علامہ محمد نذیر صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ "میرے ایک دوست' کلاس فیلو اور استاد بھائی مولانا حافظ محمد بشیر صاحب نقشبندی نے مجھے سپانسر کر کے برطانیہ بلوایا تھا اب وہ پاکستان جا چکے ہیں اور لاہور میں اپنے مدرسے میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ 1986ء میں برطانیہ آنے کے بعد میں نے اپنی خدمات کا آغاز جامع مسجد مدنی ہیلی فیکس سے کیا جہاں مجھ سے پہلے شعبہ حفظ

Marfat.com

علامہ قاری محمد نذیر صاحب نقشبندی' علامہ سید مزمل حسین شاہ صاحب جماعتی اور مولانا قاری محمد امین صاحب چشتی سعیدی کے ساتھ

موجود نہیں تھا' میں نے اس شعبے کا آغاز کیا- میرے پاس 25 بچے اور 18 بچیاں حفظ کر رہی تھیں- اس کے علاوہ میں مغرب سے عشاء تک درس قرآن اور درس حدیث بھی دیتا تھا' میں یہاں نو مہینے تک رہا لیکن کمیٹیوں کے بعض معاملات کی وجہ سے مجھے یہاں سے جانا پڑا جس کے بعد میں نے جامعہ اسلامیہ حضرت سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم میں تین ماہ تدریسی فرائض انجام دیے پھر لندن کی اکسبرج مسجد میں ساڑھے تین سال امام و خطابت کے فرائض انجام دیے- یہ مسجد بنگلہ دیشی مسلمانوں کے زیر انتظام تھی' وہاں سے چھوڑ کر میں آکسفورڈ آ گیا اور جامعہ مسجد غوثیہ میں دینی و تدریسی خدمات کا آغاز کیا- مجھ سے قبل وہاں مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب امامت کرتے تھے اور ان کے ساتھ مولانا محمد شریف صاحب تھے' یہ مقامی علماء تھے اور کسی غلط فہمی کی بناء پر انہیں فارغ کر دیا گیا تھا لیکن بعد ازاں منتظمین کے ساتھ میری بھی نہ بن سکی اور آٹھ ماہ بعد میں نے بھی استعفیٰ دیدیا جس کے بعد میں نے برمنگھم میں علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کے ادارے جامعہ محی الاسلام صدیقیہ میں قاری محمد سلیم صاحب نقشبندی کی جگہ ایک ماہ تدریسی خدمات انجام دیں کیونکہ وہ پاکستان گئے ہوئے تھے- اسی طرح ووسٹر میں میرے ایک دوست قاری شاہ محمد صاحب نوری کو کچھ عرصے کے لئے پاکستان جانا تھا تو ان کی جگہ ڈیڑھ دو ماہ خدمات انجام دینے کے بعد میں یکم جنوری 1991ء کو غوثیہ مسجد کو برج سٹوک آن ٹرینٹ سے وابستہ ہوا اور پونے چھ سال تک وہاں امامت وخطابت اور تدریس کے فرائض ادا کرتا رہا اس کے علاوہ درس حدیث کا سلسلہ بھی جاری رہا- 10 ستمبر 1996ء کو غوثیہ مسجد چھوڑ کر اسی شہر میں اسلامک سنٹر شیلٹن سے وابستگی اختیار کی اور 2000ء کی پہلی سہ ماہی تک اس ادارے میں امامت و خطابت اور بچوں کو دینی تعلیم کی خدمات انجام دیتا رہا- اسلامک اینڈ کمیونٹی سنٹر شیلٹن کے بارے میں علامہ محمد نذیر نقشبندی نے بتایا کہ یہ ادارہ ایک ٹرسٹ کے تحت کام کر رہا ہے

Marfat.com

جس کے صدر راجہ گلناسب خان اور نائب صدر میرباز خان ہیں جبکہ محمد فاروق چوہدری صاحب سیکرٹری' ظفر اقبال چوہدری صاحب نائب سیکرٹری' محمد امین بھٹی صاحب خزانچی اور امجد کبیر صاحب نائب خزانچی ہیں۔ کمیٹی کے یہ عہدیدار گزشتہ تین سال سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہاں نمازوں کے علاوہ بچوں کو قرآن پاک اور دینی تعلیم' درس قرآن اور محافل میلاد کا اہتمام کیا جاتا ہے"۔

بعض مساجد میں رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے اسباب اور مساجد کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ممکنہ اقدامات کے ضمن میں علامہ محمد نذیر صاحب نقشبندی نے کہا فرمایا کہ "مساجد کمیٹیوں میں اکثریت غیر تعلیم یافتہ یا کم تعلیم یافتہ حضرات کی ہے' پھر کچھ علاقائیت اور برادری ازم کا بھی مسئلہ ہے۔ ان وجوہات کے باعث چپقلش پیدا ہوتی ہے اور اس کا نشانہ امام بن جاتا ہے۔ میرے خیال میں مساجد کا انتظام اسی صورت میں بہتر ہو سکتا ہے جب کمیٹیاں خود کو صرف انتظامی امور تک محدود رکھیں اور ادارے کے دینی' مذہبی و تدریسی معاملات کا مکمل کنٹرول امام و خطیب کے پاس ہو' ورنہ ہر معاملے میں کمیٹی کی طرف سے اعتراض اور رکاوٹ کے نتیجے میں مسائل پیدا ہوتے رہیں گے کیونکہ بعض کمیٹیوں کے عہدیدار اپنی مرضی کے خلاف اور اجازت کے بغیر کسی بھی کام کو اپنی توہین تصور کرتے ہیں۔ اس صورت حال کا ایک اثر یہ ہوا ہے کہ علماء کام تو کر رہے ہیں لیکن اس طرح اور اتنا نہیں جتنا کہ ممکن تھا۔ میرے خیال میں امام و خطیب کو جتنے زیادہ اختیارات ہوں گے مساجد کا نظام اتنا ہی بہتر انداز میں چل سکے گا"۔

برطانیہ میں بچوں کو دینی تعلیم کے سلسلے میں پیش آنے والی دشواریوں خاص طور پر انگلش کے مسئلے کے حوالے سے علامہ محمد نذیر صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ "جب ہم شروع میں آئے تھے تو کچھ دشواریاں اور مسائل ضرور تھے لیکن اب تجربات و مشاہدات کے بعد ہم نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ یہ ہے کہ اکثر والدین بچوں کی دینی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ ایک دو گھنٹے کے لئے بچوں کو مسجد بھیج کر خود بری الذمہ ہو کر ساری ذمہ داری امام صاحب پر ڈال دیتے ہیں۔ اسی طرح انگلش کو غیر ضروری طور پر ایک مسئلہ بنا دیا گیا ہے کہ بچے انگلش کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتے جبکہ درحقیقت ایسا نہیں ہے' وہ ایک طرف اگر عام گفتگو میں انگلش کے لفظ بولتے ہیں تو دوسری طرف وہ اردو کے علاوہ اپنی زبانیں پنجابی اور کشمیری وغیرہ بھی بولتے اور سمجھتے ہیں' ہاں اتنی بات ضرور ہے اگر انگلش میں تعلیم و تدریس کا سلسلہ ہو تو نتائج زیادہ بہتر ہو سکتے ہیں۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ استاد اگر ذرا بلند آواز میں بولے تو کہا جاتا ہے کہ بچے خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ اس تمام صورتحال کا اگر تجزیہ کیا جائے تو جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ والدین استاد پر اعتراض کرتے ہیں' کمیٹی بھی اساتذہ اور علماء پر اعتراض کرتی ہے' نمازی بھی امام خطیب اور اساتذہ پر معترض ہوتے ہیں لیکن امام علماء اور اساتذہ اپنا موقف کس کے سامنے بیان کریں۔ منتظمین کو سچائی اور حقیقت کی بجائے چندہ کی زیادہ فکر ہوتی ہے' وہ کہتے ہیں کہ ایک امام یا استاد چلا گیا تو کوئی بات نہیں اور آ جائے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ طرز عمل مناسب نہیں ہے' اگر کمیٹیوں کا نظام درست ہو جائے اور والدین بھی اپنی ذمہ داری محسوس کریں تو تعلیمی نظام خود بخود ٹھیک ہو سکتا ہے۔ تاہم بہت سی مساجد اور ادارے ایسے بھی ہیں

Marfat.com

جہاں کے منتظمین اور کمیٹی کے عہدیدار تعلیم یافتہ' دانش منداور پر خلوص ہیں جس کے نتیجہ میں وہاں کے حالات بہت اچھے ہیں' اور بچوں کی دینی تعلیم کا معیار بھی بہتر ہے"۔

برطانیہ میں علماء کرام کی خدمات اور اسلام و مسلمانوں کی نوجوان نسل کے مستقبل کے حوالے سے علامہ محمد نذیر صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ "علماء و مشائخ ذاتی مفادات سے بالا تر ہو کر شبانہ روز اسلام کی خدمت اور دین کی سربلندی کے لئے کوششیں کر رہے ہیں' ان کا یہاں آنا' جمع ہونا اور خدمات قابل ستائش ہیں"۔ برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ "ویسے تو اللہ نے اپنے کلام اور دین کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عالمی سطح پر سیاست نے ایسے حالات پیدا کر دئے ہیں جن کی وجہ سے مسلمان بچوں کے ذہنوں سے دین کی محبت اور اہمیت کم ہوتی جا رہی ہے۔ ایسی صورت حال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ پیار و محبت اور مناسب منصوبہ بندی کے ساتھ تدریسی و تبلیغی سرگرمیوں کو آگے بڑھایا جائے تاکہ بچے دین کے قریب آئیں۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ والدین مساجد سے اپنا تعلق بحال کریں۔ میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ اب برطانیہ میں مساجد کی تعمیر کا سلسلہ بند کر کے سکول اور معیاری تعلیمی ادارے بنائے جائیں۔ دوسرے مسالک کے لوگ مدارس اور تعلیمی اداروں کے ذریعے دین کی زیادہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ہمارے لوگ تقریبات پر لاکھوں پاؤنڈ صرف کر دیں گے لیکن تعلیمی مقاصد اور اداروں کے لئے اس جذبہ سے رقم خرچ نہیں کریں گے۔ جب تک حکمت عملی میں یہ بنیادی تبدیلی نہیں آئے گی نئی نسل کی تربیت اور اس کے مستقبل کا تحفظ ممکن نہیں ہے"۔

برطانیہ میں رویت ہلال اور اسلامی تہواروں کے موقع پر سامنے آنے والے اختلافات کے حوالے سے علامہ محمد نذیر صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ "یہ خالصتاً" ایک دینی اور علمی مسئلہ ہے۔ اسے سیاسی طور پر نہیں دیکھا جانا چاہئے' اس کا تعلق اسلامی اصولوں سے ہے۔ اس ضمن میں آبزرویٹری کی رپورٹ یا قریبی اسلامی ملک سے رابطے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ برطانوی گورنمنٹ ہیلی کاپٹر پیش کرتی ہے کہ اس کے ذریعے تسلی کر لی جائے' بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ برطانیہ میں 15 لاکھ 20 ہزار مسلمان ہیں' اگر وہ ایک ایک پاؤنڈ بھی دیں تو بڑے سے بڑا جہاز فراہم ہو سکتا ہے جس میں ہر جماعت اور فرقے کے علماء بیٹھ کر فضا میں چاند دیکھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ بہرحال میرا یہ خیال ہے کہ اگر علماء کرام اس مسئلے پر اختلاف کرتے ہیں تو یہ ان کی ذاتی انا کا مسئلہ نہیں ہے جبکہ وہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ اپنی طرف سے کوئی غلطی نہ ہو اور اس طرح وہ اس ضمن میں خود کو بری الذمہ رکھنا چاہتے ہیں"۔

Marfat.com

علامہ الحافظ القاری علی اکبر سجاد نوشاہی

علامہ الحافظ القاری علی اکبر سجاد صاحب نوشاہی ایک ممتاز عالم دین اور بلند پایہ خطیب ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک اچھے قلم کار بھی- آپ 1986ء سے برطانیہ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام اداروں سے وابستہ ہیں- علامہ صاحب مڈلزبرا' ہیلی فیکس' سٹوک آن ٹرینٹ اور ویک فیلڈ میں امامت و خطابت اور درس و تدریس کے فرائض ادا کرنے کے بعد اب بریڈ فورڈ 5 میں جامع مسجد تبلیغ الاسلام برنٹ پلیس میں یہی ذمہ داریاں بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں- علامہ صاحب نے 1980ء میں سلسلہ نوشاہیہ قادریہ کے روحانی پیشوا حضرت پیر سید ابو الکمال برق صاحب نوشاہیؒ سے بیعت کی تھی' بعد ازاں پیر صاحب کے وصال کے بعد ان کے برادر خورد اور خلیفہ اعظم قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی- علامہ صاحب کا قیام ویک فیلڈ میں ہے لیکن آپ دینی خدمات بریڈ فورڈ میں انجام دیتے ہیں-

علامہ علی اکبر سجاد صاحب نوشاہی کا خاندانی پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ آپ کے والد گرامی نور محمد اعوان صاحب پاکستان آرمی سے وابستہ تھے اور 1965ء کی جنگ میں انہوں نے عملی طور پر حصہ لیا تھا- اسی بنا پر وہ اپنے علاقہ میں "فوجی" کے لقب سے پکارے اور پہچانے جاتے تھے- انہیں دین کے ساتھ عملاً" اور فکراً" بہت لگاؤ تھا' ساتھ ہی انہیں فوج سے انتہائی گہری وابستگی تھی اس لئے وہ فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے بیٹے بھی عالم دین بنیں اور فوج میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوں- اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا

Marfat.com

علامہ علی اکبر سجاد صاحب کے چھوٹے بھائی علامہ عدالت حسین صاحب' دوسری تصویر میں علامہ سجاد صاحب اپنے دوسرے چھوٹے بھائی نذر حسین کے ساتھ

قبول فرمائی اور ان کے چار میں سے تین صاحبزادوں یعنی (بالترتیب) علامہ علی اکبر سجاد صاحب نوشاہی' حافظ عدالت حسین صاحب اور نذر حسین صاحب نصیر نے دینی علوم حاصل کئے' البتہ سب سے بڑے صاحبزادے فضل الٰہی صاحب مرحوم زمینداری سے وابستہ رہے اور صرف 36 سال کی عمر میں 4 نومبر 1991ء کو انتقال کر گئے۔ والد گرامی کے انتقال کے بعد وہ ہی والدہ محترمہ کے ساتھ مل کر گھر کا نظام چلاتے رہے اور چھوٹے بھائی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

علامہ علی اکبر سجاد صاحب نوشاہی کا تعلق اعوان قوم سے ہے اور وہ ضلع اٹک تحصیل پنڈی گھیب کے گاؤں نتھیال شریف میں پیدا ہوئے جو کوہاٹ روڈ سے براستہ کھنڈہ پنڈی گھیب جانے والی سڑک پر کھنڈہ سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ حضرت خواجہ نور محمد صاحب تیراہیؒ کے خلیفہ ہادی نامدارؒ صاحب کا مزار اسی گاؤں میں ہے۔ حضرت ہادی نامدارؒ صاحب اپنے مرشد کے حکم پر نتھیال تشریف لائے تھے' ان کی آمد کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کو دینی اور دنیاوی برکتیں ملیں۔ آج بھی صرف ڈیڑھ دو سو افراد کی اس بستی میں ایک درجن حفاظ کرام اور کچھ عالم دین موجود ہیں۔ علامہ صاحب نے اپنے چچا میاں محمد صاحب کے حوالے سے بتایا کہ جب قبلہ ہادی نامدارؒ نتھیال تشریف لائے تو ان ہی کے خاندان کے بزرگوں نے حضرت صاحب کی خدمت و خاطر اور رہائش وغیرہ کا بندوبست کیا تھا۔ حضرت علامہ پیر سید فیاض الحسن شاہ صاحب آلو مہارویؒ کے دادا مکرم حضرت سید چنن شاہ صاحبؒ حضرت ہادی نامدارؒ صاحب کے خلیفہ تھے۔ علامہ علی اکبر سجاد صاحب نوشاہی کا خاندان اب بھی اپنی روایات کے مطابق بزرگوں کی خدمت اور مساجد کی تعمیر کے کاموں میں پیش پیش رہتا ہے۔ علامہ صاحب کے بزرگ تلہ گنگ کے قریب اعوان برادری کے گاؤں سے نتھیال شریف منتقل ہوئے تھے' اس وقت ان کے عمر رسیدہ چچا عبدالخالق

Marfat.com

صاحب خاندان کے بزرگ ہیں۔ علامہ صاحب کے دادا جان کا اسم گرامی نواب خان صاحب اعوان ہے جبکہ آپ کے نانا مکرم کا اسم گرامی جناب مہر خان ملک ہے' ان کی عمر اس وقت 100 برس کے لگ بھگ ہے اور وہ صحت مند ہیں۔

علامہ علی اکبر سجاد صاحب نوشاہی نے گاؤں کے سکول میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی' وہاں ایک مخلص' محنتی اور مشفق استاد ماسٹر محمد شریف صاحب تھے جو دینی و دنیاوی معلومات کا ذخیرہ رکھتے تھے۔ علی اکبر سجاد صاحب نے پرائمری تعلیم کے بعد مڈل سکول کھنڈہ میں داخلہ لیا جو ان کے گاؤں سے 3 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ وہ ساتویں جماعت میں تھے کہ ان کے والد گرامی کا انتقال ہو گیا اور ان کی دنیاوی تعلیم اس سے آگے نہ بڑھ سکی۔ بعد ازاں وہ خطیب اعظم گوجر خان پیر سید شبیر حسین شاہ صاحب کی وساطت سے دارالعلوم رحمانیہ جی ٹی روڈ گوجر خان میں داخل ہوئے اور حفظ قرآن مکمل کیا۔ حفظ کے سلسلے میں قبلہ شاہ صاحب کے علاوہ انہیں قاری محمد بشیر صاحب اور قاری عبدالکریم صاحب کی رہنمائی حاصل رہی۔ دارالعلوم کے بانی و مہتمم اعلیٰ حاجی شیخ عبدالغنی صاحب نے ادارہ میں درس نظامی کا سلسلہ بھی شروع کیا اور اس کے لئے ملک العلماء حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی صاحب کے شاگرد خاص حضرت علامہ محمد رفیق چشتی بندیالوی ؒ کو جامعہ محمدیہ بھیرہ شریف سے بلوایا۔ انہوں نے آتے ہی تدریس کے اعتبار سے ایک تہلکہ سا مچا دیا۔ علی اکبر سجاد صاحب نے بھی صرف ڈیڑھ سال کے عرصہ میں صرف بنائی سے فعول اکبری تک علم الصرف' نحو میر سے کافیہ تک علم النحو' صغریٰ کبریٰ سے شرح تہذیب تک علم المنطق' نور الایضاح سے کنزالدقائق تک علم الفقہ اور نام حق سے بوستان تک علم الاخلاق کی کتب اول تا آخر پڑھ لیں۔ علامہ رفیق چشتی صاحب کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ ٹرین کے ایک حادثہ میں شہید ہو گئے۔ انکے بارے میں علی اکبر سجاد صاحب کا کہنا ہے کہ حضرت علامہ کی یاد روحانی زندگی کے لحاظ سے آج بھی موجود ہے۔ آپ نے بندیال سے فراغت کے بعد جامعہ سلطان باہو بھکر' جامعہ محمدیہ بھیرہ میانی شریف اور دارالعلوم رحمانیہ گوجر خان میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔ آپ مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ قسم کے مؤلف اور مصنف بھی تھے چنانچہ کریما کی شرح' جو فیض عطا کے نام سے دینی اداروں میں معروف ہے' آپ نے تالیف فرمائی ہے۔ علم المنطق کی اصلاحات کو یکجا کر کے علامہ فیض احمد صاحب اویسی نے جو رسالہ تالیف کیا ہے اس کی شرح "مہرالمنطق" بھی آپ ہی نے تالیف فرمائی ہے۔

مزید دینی تعلیم کے حصول کے حوالے سے علامہ علی اکبر سجاد صاحب نے فرمایا "قبلہ استاد صاحب کے بعد دارالعلوم رحمانیہ گوجر خان میں کسی مدرس کا انتظام نہ کیا گیا بلکہ اس خیال سے مجھے کسی دوسری جگہ مزید تعلیم حاصل کرنے کی تجویز سامنے لائی گئی کہ یہ فارغ ہونے کے بعد اسی دارالعلوم میں درس نظامی کو جاری کرے گا۔ میں اس عہد اور پختہ ارادہ و نیت کے ساتھ حضرت علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی ؒ کی خدمت میں بندیال شریف حاضر ہوا لیکن شومئی قسمت کہ حضرت صاحب ان دنوں کراچی تشریف لے گئے تھے اور میرے حالات اجازت نہ دیتے تھے کہ اتنی دور جا سکوں۔ واپسی کا ارادہ کر کے

Marfat.com

علامہ علی اکبر سجاد صاحب اپنے بڑے صاحبزادے محمد حیدر منصور کے ساتھ جب اس نے 4 سال 10 ماہ کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ مکمل کیا

مغموم حالت میں بندیال شریف سے چلا' ظہر کی نماز خوشاب لاری اڈہ والی مسجد میں ادا کی تو وہاں کے خطیب علامہ عطا محمد صاحب کنڈوی جو بندیال شریف سے فارغ التحصیل تھے' فرمانے لگے کہ آپ میرے پاس ٹھہر جائیں چنانچہ میں نے ان سے اسباق شروع کئے' استاد صاحب حج پر تشریف لے گئے تو میں ساتھیوں کے ساتھ کھلی شریف آ گیا اور علامہ محمد انور صاحب کے پاس جامی کے اسباق شروع کئے' تقریباً" ڈیڑھ سال کا عرصہ وہاں گزارنے کے بعد میں نے پاکستان کی مشہور درسگاہ جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور میں مفتی اعظم حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی کے پاس داخلہ لے لیا اور تین سال تک وہاں درسیات پڑھیں۔ علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری' علامہ محمد رشید صاحب' مفتی عبداللطیف صاحب' علامہ عبدالحق صاحب افغانی بابا اور قبلہ مفتی عبدالقیوم صاحب کے پاس اسباق جاری رہے' دورہ حدیث شریف جامعہ میں ہی پڑھا۔ جامعہ میں چوٹی کے فاضلین تدریس فرماتے ہیں' یہ ادارہ پاکستان کی دینی درسگاہوں میں اول درجہ کی درسگاہ ہے۔ دینی خدمات میں جامعہ کا منفرد مقام ہے' شعبہ تدریس کے ساتھ ساتھ یہاں کا شعبہ تالیف بھی اپنے عروج پر ہے۔ فتاویٰ رضویہ کو جدت کے ساتھ شائع کرنے والا جامعہ نظامیہ ہی ہے"۔

علامہ علی اکبر صاحب سجاد نوشاہی نے مزید فرمایا "میں نے جامعہ نظامیہ ہی میں تنظیم المدارس کا امتحان دیا اور ممتاز درجہ میں پاس کیا۔ 1985ء میں جامعہ سے دورہ حدیث کے بعد فارغ ہوا۔ جلسہ دستار فضیلت کی تقریب میں پاکستان بھر کے بزرگ علماء کرام تشریف لائے تھے' حضرت علامہ غلام محی الدین شاہ

Marfat.com

صاحب (جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی) کے دست مبارک سے میرے سر پر پگڑی رکھی گئی- شاہ صاحب نے بڑے محبت بھرے انداز میں دستار فضیلت باندھی اور فرمایا' تو ں میرا گرائیں ہے- گرائیں کے سر پر گرائیں پگڑی باندھے گا- جامعہ نظامیہ میں 15 شعبان سے 15 شوال تک تعطیلات ہوتی تھیں اور اس دوران علماء کرام ملک بھر میں مختلف جگہوں پر دورہ تفسیر القرآن کا اہتمام کرتے ہیں اور خواہش مند طلبہ کو دوبارہ تفسیر القرآن پڑھاتے ہیں- 1982ء میں قبلہ مفتی مختار احمد صاحب گجراتی اور مولانا محمد یعقوب صاحب بندیالوی (مدرس و شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ضیا العلوم سبزی منڈی راولپنڈی) نے مری کی جامع مسجد غوثیہ میں دورہ تفسیر القرآن کا اہتمام فرمایا' چنانچہ میں نے وہاں داخلہ لیا اور ان دونوں بزرگوں سے دورہ تفسیر القرآن پڑھا' آخر میں سند عطا کی گئی- دورہ تفسیر القرآن رمضان المبارک میں پڑھایا گیا تھا اس لئے پنڈی پوائنٹ مری کی ایک مسجد میں اسی سال قرآن پاک سنانے کا شرف نصیب ہوا- علاوہ ازیں 1988ء میں فاضل عربی کا امتحان پاس کیا"- اللہ تعالیٰ نے علامہ علی اکبر سجاد صاحب کو حفظ قرآن پاک کی نعمت' درس نظامی کی تکمیل اور فاضل عربی کے حصول کے ساتھ ساتھ فن خطابت اور تدریسی استعداد بھی عطا فرمائی ہے-

اپنی تدریسی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے علامہ علی اکبر صاحب سجاد نوشاہی نے فرمایا "چونکہ دار العلوم رحمانیہ گوجر خان کے بانی الحاج شیخ عبد الغنی صاحب سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ فراغت کے بعد انشاء اللہ دار العلوم رحمانیہ میں تدریسی فرائض سرانجام دوں گا اس لئے 1985ء میں جامعہ نظامیہ لاہور سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد حسب وعدہ حاجی صاحب اور قبلہ سید شبیر حسین شاہ صاحب کے پاس حاضر ہوا- حاجی صاحب نے بطور مدرس میری تقرری فرمائی اور شاندار طریقے سے افتتاحی تقریب منعقد کرکے مزید حوصلہ افزائی فرمائی- میں نے طلبہ کو ابتدائی اسباق شروع کرائے- چھ ماہ تک ہر طرح کا سکون رہا لیکن تقدیر کو کچھ اور منظور تھا' حاجی صاحب پر فالج کا شدید حملہ ہوا اور وہ کچھ عرصہ بعد داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے- ان کے بعد حالات بگڑ گئے اور میں نے دار العلوم کی تدریس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارے میں سوچ لیا لیکن اس سے قبل ہی میرے شیخ طریقت قبلہ پیر سید ابو الکمال صاحب برقؒ نوشاہی کا وصال ہو گیا اور اس موقع پر حضرت مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب پاکستان تشریف لائے اور ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ بڑے پیر صاحب نے آپ کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا' اگر آپ برطانیہ آنا چاہیں تو پروگرام بنالیں- پیر صاحب نے انہی دنوں میرے لئے سپانسر کا بندوبست کیا اور میں 12 اپریل 1986ء کو برطانیہ آ گیا لیکن بعض قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے ایک سال تین ماہ قیام کے بعد 1987ء میں پاکستان واپس جانا پڑا اور وہاں عربی ٹیچر کی حیثیت سے سکول میں ملازمت اختیار کرلی- اس کے ساتھ ساتھ خطابت اور اپنی رہائش گاہ واقع ڈھوک حیات علی گوجر خان میں عربی درسیات کی کلاسوں کا سلسلہ بھی شروع کر دیا- چند طلبہ کو فاضل عربی کا مکمل کورس پڑھایا اور وہ کامیاب ہوئے- اسی دوران خود بھی فاضل عربی کا امتحان دیا اور سند حاصل کر لی- اس دور میں چند ماہ دار العلوم بھنگالی شریف میں بھی تدریس کے

Marfat.com

علامہ علی اکبر سجاد صاحب کے تینوں صاحبزادے محمد حیدر منصور' محمد مخدوم علی اور محمد ارقم عباس

فرائض انجام دیے- اس دارالعلوم کے مہتمم سید سلطان علی شاہ صاحب ہیں- جولائی 1989ء میں برطانیہ میں مستقل کام کا ویزا ملنے پر یہاں واپس آگیا اور آج تک دلی حسرت ہے کہ یہاں کوئی اسباب پیدا ہوں اور درس نظامی پڑھانے کا موقع ملے- یہاں اگرچہ تدریس ہی کا کام کرتا ہوں مگر درسیات کی تدریس کا اپنا ہی لطف ہوتا ہے' وہ برطانیہ میں میسر نہیں"-

خطابت کے حوالے سے علامہ علی اکبر صاحب سجاد نوشاہی نے فرمایا "خوشاب میں حصول تعلیم کے دوران سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے مشہور بزرگ حضرت سید معروف شاہ خوشابیؒ کے دربار عالیہ پر جمعہ کی نماز پڑھاتا رہا' جامعہ نظامیہ لاہور میں زیر تعلیم تھا تو وہاں سے جمعہ کے لئے گوجر خان آتا تھا اور گندم منڈی میں جامع مسجد غوثیہ میں خطابت کرتا رہا- بوچیال گاؤں میں سکول کی ڈیوٹی اور ڈھوک حیات علی میں جامع مسجد غوثیہ میں خطابت کے مواقع میسر آئے- برطانیہ آنے کے بعد تسلسل کے ساتھ خطابت جاری ہے"-

علامہ علی اکبر صاحب سجاد نوشاہی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا "جولائی 1989ء میں برطانیہ واپس آنے کے بعد میں نے جمعیت تبلیغ الاسلام کے ساتھ دینی کام شروع کیا- آج 11 سال کے عرصہ میں کسی دوسرے ادارہ کے ساتھ جانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی- جمعیت کے ساتھ ہی کام کر رہا ہوں اور آئندہ بھی جمعیت کے ساتھ کام کرنے کو ہی ترجیح دوں گا- میں نے مڈلز برا' ہیلی فیکس' سٹوک آن ٹرینٹ اور ڈیک فیلڈ میں جمعیت کی طرف سے دینی خدمات سرانجام دی ہیں اور اس وقت بریڈ فورڈ 5 میں جامع مسجد تبلیغ الاسلام برنٹ پلیس میں تدریس و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں- اس علاقہ میں

Marfat.com

رہنے والے مسلمان جمعیت تبلیغ الاسلام کے ہمدرد اور مخلص ہونے کے ساتھ ساتھ مسلک کے پختہ ہیں' حفاظ اور علماء کرام کی ہر طرح خدمت اور عزت کرتے ہیں' منتظم کمیٹی باحسن وجوہ اپنے فرائض نباہتی ہے۔ اس مسجد کے قیام میں اہم کردار ادا کرنے والے اس علاقہ کے مخلص احباب ہی ہیں جنہوں نے قبلہ پیر صاحب کے مشورہ سے مسجد کو قائم کیا اور اب اس کی ترقی کے لئے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں"۔

علامہ علی اکبر صاحب سجاد نوشاہی نے 1980ء میں حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ سے بیعت کی۔ تجدید بیعت کے حوالے سے آپ نے فرمایا "صاحب الارشاد قبلہ عالم حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ کے وصال کے بعد آپ کے برادر خورد و خلیفہ اعظم مبلغ اسلام' محسن اہلسنت ابوالشرافت قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے دست اقدس پر تجدید بیعت کی' وجہ صرف یہ تھی کہ جب بھی اس آستانہ پر حاضری ہو تو شیخ کے پاس ہی حاضری ہو۔ مبلغ اسلام' قبلہ پیر برق شاہ صاحبؒ کے وصال پر پاکستان تشریف لے گئے تھے' میں بھی ڈوگہ شریف حاضر ہوا تو وہیں یہ شرف حاصل ہوا۔ مبلغ اسلام قبلہ پیر معروف شاہ صاحب ایک جید عالم دین اور نکتہ سنج خطیب ہیں۔ علماء' صوفیا' اور عوام الناس کی ایک کثیر تعداد راہنمائی کے لئے آپ کو اپنا قائد تسلیم کرتی ہے۔ ان کو مبلغ اسلام اور محسن اہلسنت کے عظیم القابات سے جید علماء کرام نے نوازا ہے"۔

قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی شخصیت اور ان کی دینی و تبلیغی خدمات کا احاطہ کرتے ہوئے علامہ علی اکبر صاحب سجاد نوشاہی نے فرمایا "قبلہ مبلغ اسلام وطن عزیز پاکستان سے بغرض مزدوری برطانیہ تشریف لائے' بریڈ فورڈ میں قیام پذیر ہوئے' فیکٹری میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے 1963ء میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی داغ بیل ڈالی اور دینی کام کا آغاز فرمایا اور تبلیغ اسلام شروع کی' اللہ تعالیٰ نے ان کاوش کو اتنا درجہ قبولیت عطا فرمایا کہ اس وقت جمعیت تبلیغ الاسلام برطانیہ اور ہالینڈ میں سنیت کی پہچان بن چکی ہے اور بین الاقوامی طور پر شہرت رکھتی ہے۔ جرمنی' ہالینڈ' پاکستان' عراق' ایران' فرانس' لیبیا' ناروے اور ڈنمارک کے علاوہ کئی ممالک میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی شاخیں موجود ہیں اور ان ممالک میں جمعیت کے زیر اہتمام دینی کام تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ بریڈ فورڈ میں جمعیت کے زیر اہتمام 13 دینی ادارے دینی کام میں مصروف عمل ہیں' چیف مہتمم قبلہ مبلغ اسلام ہیں مگر ہر ادارے کا انتظام و انصرام چلانے کے لئے علاقہ کے دیندار مسلمانوں میں سے کمیٹیاں تشکیل دی ہوئی ہیں۔ عہدیداران کمیٹی مسجد کے خادم ہونے کی حیثیت سے مسجد کی دیکھ بھال اور تعمیر و توسیع کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے بچوں کے لئے دینی تعلیم کا بندوبست کرتے ہیں۔ اساتذہ کرام' علماء اور خطباء کی خدمت اور ان کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرنا کمیٹی کے ممبران کا کام ہوتا ہے گو مسجد کی تعمیر ایک مشکل امر ہوتا ہے مگر مسجد کو آباد کرنا اس سے بھی مشکل تر ہوتا ہے اور مسجد کی آبادی عالم دین سے ہوتی ہے۔ برطانیہ کی سرزمین پر یہ کام اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے قبلہ مبلغ اسلام کو عطا فرمایا ہے۔ آپ نے دین کی خدمت کا کام بریڈ فورڈ سے شروع کیا' اپنے جاننے والے ان مسلمانوں کے ساتھ جو دوسرے شہروں میں

Marfat.com

علامہ علی اکبر سجاد صاحب کے ایک بزرگ علامہ مسعود الرحمٰن صاحب اور سسر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب

تھے' رابطہ کیا اور برطانیہ بھر سے ساتھیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام حضرت نوشہ گنج بخش قادری" کا عرس شریف منعقد کرنا شروع کیا۔ لوگ آتے' آپ ان کو روحانی فیض تقسیم فرماتے اور ساتھ ساتھ مشورہ عطا کرتے کہ اپنے اپنے شہروں میں دینی کام کا آغاز کرو' اپنے بچوں کی پڑھائی کا بندوبست کرو' نمازوں کی ادائیگی کے لئے کوئی جگہ خریدو' یوں کئی شہروں میں لوگوں نے پہلے پہل کسی دکان یا کسی گھر میں بچوں کی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا' پھر مسلمانوں نے کوئی بڑی جگہ خرید کر مسجد کے نام پر وقف کر دی' اسی طرح کئی شہروں میں قبلہ مبلغ اسلام کی تبلیغ سے لوگوں نے مساجد کی تعمیر کی اور دور دراز علاقوں سے لوگوں نے مساجد کی آبادی کے لئے مبلغ اسلام سے رابطہ کیا۔ آپ نے علمائے کرام کو برطانیہ آنے اور مساجد کو آباد کرنے کے لئے دعوتیں دیں' اس طرح ایک کثیر تعداد میں علمائے کرام برطانیہ آئے اور دینی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ ایک مرتبہ قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ قریباً" 250 علماء کو میں نے جمعیت کے پلیٹ فارم سے یا کسی اور ادارہ کے واسطہ سے برطانیہ بلایا ہے۔ قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سال میں دو مرتبہ عرس شریف کی محافل کا انعقاد فرماتے ہیں' ایک محفل عرس حضرت مجدد اعظم سید نوشہ گنج بخش قادری" کے عرس مبارک کی اور دوسری سالانہ محفل قطب الارشاد حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی" کے عرس مبارک کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر ماہ گیارہویں شریف کا اہتمام پابندی کے ساتھ ہوتا ہے۔ مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام کے علاوہ دیگر وہ ادارے جو جمعیت کے زیر اہتمام قائم ہیں ان میں بھی گیارہویں شریف پابندی کے ساتھ ہوتی ہے۔ محفل میلاد شریف' مجلس محرم شریف اور رمضان المبارک میں شب قدر کی محفل' ختم قرآن کی محفل' شب براءت کی محفل اور معراج شریف کی محفل کے علاوہ کئی محافل کا انعقاد ہوتا ہے"۔

علامہ صاحب نے قبلہ پیر صاحب کی خدمات پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا "جمعیت تبلیغ

Marfat.com

الاسلام جیسی شہرت یافتہ تنظیم کے علاوہ قبلہ مبلغ اسلام نے دوسرے حج مبارک کے موقع پر مسلم ممالک سے آئے ہوئے علمائے کرام کو جمع کیا اور بین الاقوامی تبلیغی ادارہ کا منصوبہ پیش کیا' اس مجلس میں "دی ورلڈ اسلامک مشن" جیسے بین الاقوامی تبلیغی ادارے کا قیام عمل میں آیا جس کا عربی نام الدعوۃ العالمیتہ الاسلامیتہ ہے۔ اس کا مرکزی دفتر جمعیت تبلیغ الاسلام کی مرکزی جامع مسجد ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ میں ہے۔ حضرت قبلہ مبلغ اسلام برطانیہ میں دینی خدمات کے علاوہ پاکستان میں بھی اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہیں چنانچہ آپ کے زیر انتظام چکسواری' دولت نگر گجرات' نوشہ پور راٹھیاں جہلم' مندرہ' سوہاوہ کے قریب موضع کھبل اعوان' سیالکوٹ اور منڈی مرید کے میں دارالعلوم قائم ہیں' ان دینی درسگاہوں میں کثیر تعداد میں طلبہ دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ طلبا کی رہائش' خوراک اور اساتذہ کرام کی خدمات کا بیڑا قبلہ مبلغ اسلام نے اٹھایا ہوا ہے اور ان نوشاہی دینی درسگاہوں میں قرآن ناظرہ' حفظ اور درس نظامی کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے۔ ان اداروں کا سالانہ خرچ ایک بڑی رقم ہوتی ہے جو تمام کا تمام قبلہ پیر صاحب خود برداشت فرماتے ہیں۔ جامعہ نظامیہ رضویہ کے منتظم اعلیٰ حضرت مفتی پاکستان قبلہ مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی نے فتاویٰ رضویہ کی اشاعت نو کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے' جامعہ کے شعبہ تالیف و تصنیف کے زیر اہتمام اس عظیم کام کو سرانجام دیا جا رہا ہے' قبلہ مبلغ اسلام اس سلسلہ میں گزشتہ چار سال سے ہر سال میں ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ کی رقم قبلہ مفتی صاحب کو پیش کرتے ہیں۔ قبلہ مفتی صاحب دو مرتبہ برطانیہ کے دورہ پر تشریف لائے تو اس وقت بھی قبلہ پیر صاحب نے بڑھ چڑھ کر خود بھی اور اپنے احباب کو کہہ کر جامعہ کی خدمت کے لئے اور فتاویٰ رضویہ کی اشاعت کے لئے مالی خدمت کا تعاون کثیر فرمایا۔ بریڈ فورڈ شہر کو چھوٹا پاکستان بھی کہا جاتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں بڑی تعداد میں پاکستانی مسلمان رہائش پذیر ہیں۔ بریڈ فورڈ کے شہر کے عین وسط میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی مرکزی مسجد کی تعمیر جاری و ساری ہے' مسلم اور غیر مسلم اس مسجد کو اسلام کی عظمت کا نشان سمجھتے ہیں۔ قیمتی پتھر' پھر اس پر نقش و نگار' بناوٹ' سجاوٹ' دیواروں میں اس پتھر کی تنصیب قابل دید ہے' اپنے تو اپنے غیر بھی اس پر رشک کرتے ہیں۔ عنقریب اس مرکزی مسجد میں نمازیں' جمعہ و عیدین اور دیگر اسلامی تقریبات کا آغاز ہو گا۔ یہ عظیم کارنامہ قبلہ پیر صاحب سرانجام دے رہے ہیں' قبلہ پیر صاحب کی اپیل پر مسجد کی تعمیر کے لئے مسلمان بڑھ چڑھ کر مالی تعاون کرتے ہیں۔ قبلہ مبلغ اسلام فیکٹری میں کام کرتے رہے' تقریباً 25 سال کے طویل عرصہ تک مزدوری کی اور اتنی مصروفیت اور تھکاوٹ کے باوجود آپ نے وقت نکال کر رضائے خداوندی کے لئے دین کی خدمت سرانجام دی۔ آپ نے برطانیہ کے علاوہ جرمنی' ہالینڈ' فرانس اور دیگر کئی ممالک میں اپنے پر خلوص ساتھیوں سے مل کر مساجد کی تعمیر اور دینی ادارے قائم فرمائے' ان ممالک میں بھی آپ کی سرپرستی میں میلاد النبیؐ' سید الشہداءؓ کانفرنس' عرس غوث اعظمؒ' عرس مجدد اعظم حضرت سید نوشہ گنج بخش قادریؒ اور پیر سید الکمال برق صاحب نوشاہیؒ کا عرس مبارک اور دیگر کئی روحانی محافل کا انعقاد ہوتا ہے۔ بریڈ فورڈ میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس سب سے پہلے آپ نے نکالا' اس

Marfat.com

کے بعد برطانیہ کے ہر شہر میں جہاں مسلمان آباد ہیں میلاد النبیؐ کا جلوس مبارک نکالا جا رہا ہے' چنانچہ یہ سہرا بھی قبلہ پیر صاحب کے سر ہے۔

حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کا ان سب کاموں کے علاوہ ایک محبوب مشغلہ کتب اسلامیہ کا ذخیرہ کرنا بھی ہے' آپ نے تین بیڈ روم کا ایک مکان کتابوں سے بھر رکھا ہے۔ جب پاکستان جاتے ہیں یا کسی دوسرے ملک میں یا حج پر جاتے ہیں تو واپسی پر گھر کے لئے کوئی آرائشی سامان نہیں لاتے بلکہ کتب خرید کر لاتے ہیں۔ فارسی' عربی کتب کے نایاب نسخہ جات بھی آپ کے کتب خانہ میں دستیاب ہیں' تقریباً" ہر فن اور ہر علم کی کتاب آپ کے ہاں موجود ہے اور اہم بات یہ ہے کہ کتب خانہ سے کوئی کتاب اٹھائیں اس کے صفحہ اول پر خریدنے کی تاریخ اور جگہ کے علاوہ کئی حوالہ جات کا اندراج ہو گا جو اس بات کی دلیل ہے کہ قبلہ پیر صاحب کو کتب خریدنے کے ساتھ ساتھ مطالعہ کتب کا بھی شوق ہے۔ آپ انتہائی باریکی کے ساتھ کتب بینی فرماتے ہیں' حوالوں کو انڈر لائن فرماتے ہیں۔ کئی اختلافی مسائل کے حل کی غرض سے حوالہ جات ملاحظہ کرنے کے لئے علماء کرام کی کثیر تعداد آپ سے راہنمائی حاصل کرتی ہے"۔

گفتگو کے دوران اپنی دیگر خدمات کا حوالہ دیتے ہوئے علامہ علی اکبر صاحب سجاد نوشاہی نے فرمایا "میرے گاؤں میں دو مساجد ہیں' ہماری مسجد شریف جس کا نام حیدریہ غوثیہ نامداریہ ہے' انتہائی بوسیدہ ہو چکی تھی۔ 1997ء میں جب میں پاکستان گیا تو میری والدہ محترمہ قبلہ مائی حاجن صاحبہ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے والد محترم اور بڑے بھائی صاحب کے ایصال ثواب کے لئے مسجد کی خدمت ضرور کرنا' چنانچہ میں نے عید الاضحیٰ کے روز مسجد کی تعمیر نو کے لئے مالی تعاون کی یقین دہانی کرا دی اور اس مقصد کے لئے باضابطہ طور پر ایک کمیٹی قائم کر دی' قبلہ استاد اعجاز حسین صاحب کو صدر اور جناب نذر حسین صاحب نصیر کو سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے تعاون سے 2 لاکھ 21 ہزار روپے مسجد کے فنڈ میں روانہ کر دئے۔ مسجد کا ہال مکمل ہو گیا جس پر 2 لاکھ 54 ہزار روپیہ خرچ آیا۔ باقی رقم کی ادائیگی اور باقی رہنے والے کچھ کام کی تکمیل کے لئے بھی مجھے کہا گیا ہے' جسے پورا کرنے کے لئے میں نے پختہ ارادہ کیا ہوا ہے"۔

برطانیہ میں علماء کی خدمات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں علامہ علی اکبر سجاد صاحب نوشاہی نے فرمایا "سرزمین برطانیہ و یورپ پر روشنی کا مینار علماء ہی ہیں جن کی وجہ سے اسلام پھیل رہا ہے اور لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔ یہاں کا معاشرہ اور سماج مخلوط ہے اور عوام زیادہ وقت کام کاج میں گزارتے ہیں' بچوں کا بھی زیادہ وقت سکول میں گزرتا ہے جہاں ان کی نشست و برخاست انگریز بچوں کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ بات بچوں پر بھی اور بڑوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے' تاہم اس کے باوجود بڑوں اور بچوں کو علماء کرام ہی ہدایت کی راہ پر گامزن کرتے ہیں۔ حالانکہ علماء کرام کے اختیارات محدود ہوتے ہیں جس بناء پر انہیں کماحقہ کام کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ علماء کرام دینی کام کو جاری کرتے ہیں تو ابتدائی مراحل سے ہی کمیٹی والوں کو عالم دین سے اختلاف ہو جاتا

Marfat.com

ہے اور کوئی بہانہ کر کے انہیں وہاں سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی عالم دین نے بہت اچھا کام کیا اور عوام ان کے گرویدہ ہو گئے تو کچھ عناصر کو یہ پریشانی ہونے لگتی ہے کہ مولانا صاحب کو کریڈٹ کیوں جا رہا ہے' پھر وہ ان کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیتے ہیں' آخر کار مولانا صاحب کو استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا جاتا ہے اور وہ ٹوٹا ہوا دل لے کر کسی دوسری جگہ ملازمت کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے بہت سے علماء اپنے ادارے قائم کرنے کی کوششوں میں لگ جاتے ہیں تاکہ وہ کسی کی دخل اندازی کے بغیر آزادی سے کام کر سکیں' بعض مساجد اور اداروں میں علاقائی تعصب اور برادری ازم کی وجہ سے بھی اختلافات پیدا ہوتے ہیں"۔

اکثر علماء کرام کے انگریزی سے ناواقف ہونے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں علامہ علی اکبر سجاد صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "یہ معقول بات نہیں ہے کہ علماء کرام انگریزی نہیں جانتے اور بچوں کی زبان نہیں سمجھتے اور اس بناء پر زیادہ دینی کام نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر عالم دین انگلش جانتا ہو تو سونے پر سہاگہ والی بات ہوگی ورنہ بچے اردو' پنجابی' پوٹھواری' میرپوری غرض اپنی مادری زبان کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ بچے جب سکول میں یا دوسری جگہ گورے لڑکوں سے الجھتے ہیں تو انہیں اپنی زبان میں خوب سناتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ماں باپ اپنے لڑکے کو ڈاکٹر' انجینئر یا وکیل دیکھنا چاہتے ہیں لیکن ہر جگہ یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوتا اور اکثر بچے بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بہت سے والدین یہ سمجھتے ہیں کہ دینی معاملات کا اجر تو آخرت کی زندگی میں وصول ہو گا' وہ ہاتھوں ہاتھ اجر لینا چاہتے ہیں' اس لئے وہ کہتے ہیں کہ بچہ ڈاکٹر یا انجینئر بنے یا نہ بنے' ٹیکسی ڈرائیور ہی بن جائے' کم از کم معقول آمدنی تو گھر لائے گا۔ اگر لوگ پڑھانا ہی نہ چاہیں تو استاد کیا کر سکتا ہے۔ علماء کرام کے اختیارات کے ساتھ ساتھ اگر والدین کا تعاون بھی شامل حال ہو تو یورپ بالخصوص برطانیہ اسلام کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ نئی نسل سے مایوس ہونا مناسب نہیں' مذکورہ بالا خرابیوں کے باوجود نوجوانوں کو سکون مساجد ہی میں نصیب ہوتا ہے۔ انہی نوجوانوں میں ایسے نوجوان بھی شامل ہیں جو دین کی خدمت کو اپنا اعزاز سمجھتے ہیں"۔

برطانیہ میں رمضان اور عیدین کے موقع پر رویت ہلال میں اختلافات کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا "یہ کوئی شرعی اختلاف نہیں ہے۔ یہ اختلاف ذاتی نوعیت کا ہے اور انا کا مسئلہ ہے۔ اس کا آسان ترین حل یہ ہے کہ نماز سب سے اہم عبادت ہے' جب ہم لوگ نماز یہاں کے محکمہ موسمیات کے تیار کردہ ٹائم ٹیبل کے مطابق پڑھتے ہیں تو رمضان اور عید کا فیصلہ آبزرویٹری کے مطابق کیوں نہیں کر سکتے"۔

Marfat.com

الحاج علامہ مولانا عبدالعزیز رشیدی

الحاج علامہ مولانا عبدالعزیز رشیدی صاحب 1984ء سے برطانیہ میں دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے تقریباً 14 سال تک میڈن ہیڈ برکشائر کی جامع مسجد میں جو اس شہر کی واحد مسجد ہے امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دیئے ہیں۔ مولانا عبدالعزیز رشیدی صاحب دربار عالیہ موہڑہ شریف سے وابستہ ہیں۔ آپ سلسلہ نسبت رسولی میں حضرت الحاج پیر ہارون رشید صاحب سے بیعت ہیں اور آپ کو خلافت بھی حاصل ہے۔ مولانا صاحب برطانیہ میں حضرت الحاج پیر ہارون الرشید صاحب کے خلیفہ اعظم حضرت علامہ پیر محمد عبدالخالق صاحب مجددی کی سربراہی میں اپنے سلسلہ کے حوالے سے نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ برطانیہ جانے سے قبل مولانا عبدالعزیز صاحب رشیدی راولپنڈی واسلام آباد میں طویل عرصہ تک اوقاف کے خطیب اور زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے چیئرمین رہے ہیں۔

علامہ مولانا عبدالعزیز رشیدی صاحب آزاد کشمیر، ضلع مظفر آباد کے ایک گاؤں ڈلی کے ایک معزز علمی و دینی گھرانے میں 1951ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی مولوی وہاب الدین صاحب (مرحوم) ایک نہایت نیک سیرت صوفی عالم تھے۔ آپ اس علاقے کے مشہور عالم دین و مفتی مولوی یوسف دین صاحب (پوٹھیاں) کے شاگرد تھے اور آپ کی علم اور علماء دوستی کا یہ عالم تھا کہ استاد گرامی کئی کئی دن تک آپ کے گھر میں قیام فرماتے۔ آپ ان سے دینی علوم میں استفادہ کرتے رہتے اور استاد گرامی کے پاس جتنی نایاب اور نادر کتابوں کے نسخے ہوتے ان کو قلمی طور پر نقل کرتے رہتے۔ آپ کا زیادہ تر وقت تلاوت قرآن مجید، شب بیداری اور پھر رفاہی کاموں میں گذرتا تھا۔ رمضان المبارک میں گردونواح کے

Marfat.com

کئی گھروں تک سامان افطاری مہیا کرتے حتیٰ کہ چولہے میں جلانے کے لئے لکڑیوں اور چشمے کے پانی کا بندوبست کرواتے۔ آپ کی ملکی و ملی خدمات کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قیام پاکستان اور آزادی کشمیر کے موقعہ پر عملی طور پر جہاد میں حصہ لیا۔ پونچھ سیکٹر کی لڑائی میں ایک موقعہ پر آپ ایک درخت کی آڑ میں معجزانہ طور پر بچ گئے اور آپ کے بڑے بھائی چوہدری سائیں محمد صاحب کو گولیاں لگیں تاہم آپریشن کے بعد وہ بھی ٹھیک ہو گئے۔ اسی طرح عید الاضحیٰ کے موقعہ پر علاقہ کے مسلمانوں نے ایک بڑے حملے کا پروگرام بنا کر ڈنہ کے قیام پر ایک بڑی لڑائی لڑی۔ اس میں مولوی وہاب الدین صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ ایام تشریق میں دشمنوں کو تہ تیغ کرنے کے ساتھ ساتھ درجہ شہادت بھی نصیب ہو' اس قافلے میں علاقہ کے بہت سے لوگ شہید ہوئے جن میں حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا محمد عبدالخالق مجددی صاحب کے دو سگے ماموں بھی شامل تھے لیکن آپ واپس آکر بہت افسردہ تھے کہ مجھے ایام تشریق میں شہادت نصیب نہ ہوئی۔ شاید اللہ تعالیٰ نے اسی خواہش کی تکمیل فرمائی تقریباً" سات سال بعد 1953ء میں یوم عرفہ کے دن عصر کی نماز کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

علامہ عبدالعزیز رشیدی صاحب نے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں کے سکول میں حاصل کی۔ اس کے ساتھ ہی ابتدائی دینی تعلیم اپنے چچا مولوی محمد اکبر صاحب مرحوم (جو ایک صاحب کرامت ولی تھے) اور دادا صاحب مولوی محمد عبداللہ صاحب مرحوم سے حاصل کی۔ ان کے علاوہ مشہور سیاسی شخصیت بابو عبدالرحیم صاحب کی والدہ صاحبہ سے (جو ایک نہایت نیک سیرت خاتون ہیں اور جنہوں نے علاقے کے اکثر بچوں اور بچیوں کو تعلیم قرآن مجید سے روشناس کیا ہے) سے بھی استفادہ کیا۔ پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان دیا اور فرسٹ ڈویژن حاصل کی' ایف اے کے امتحان کا داخلہ بھیج دیا تھا لیکن امتحان نہ دے سکے۔ مولانا عبدالعزیز صاحب رشیدی نے باقاعدہ درس نظامی کا آغاز 1966ء میں جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم شکر گڑھ سے کیا۔ اس وقت اس عظیم دینی درس گاہ کے ناظم اعلیٰ حضرت استاد العلماء علامہ پیر حکیم عبدالخالق صاحب مجددی تھے' انہی سے ابتدائی درسی کتابیں' صرف و نحو اور فارسی پڑھی۔ اس کے بعد مشہور دینی درس گاہ جامعہ نعیمیہ لاہور (زیر نگرانی حضرت مفتی محمد حسین صاحب نعیمی") اور جامعہ نظامیہ لاہور (زیر نگرانی مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان) سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ شیخ القرآن حضرت مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی سے دورہ تفسیر قرآن مجید پڑھا۔ دوسری بار دورہ تفسیر قرآن مجید داتا دربار کے خطیب شیخ الحدیث مولانا محمد سعید احمد صاحب نقشبندی اور مولانا مقصود احمد صاحب ڈسٹرکٹ خطیب لاہور سے پڑھا۔ اس کے بعد جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی راولپنڈی میں موقوف علیہ تک کتابیں پڑھیں۔ مولانا عبدالعزیز رشیدی صاحب نے 1972ء میں جامعہ عنائتیہ خانیوال میں حضرت علامہ شیخ الحدیث مفتی عبداللطیف صاحب اور مولانا ایوب الرحمان صاحب حامدی (مرحوم) کی زیر نگرانی بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن ملتان سے فاضل عربی کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔ دورہ حدیث حضرت استاد العلماء شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عالم صاحب سے جامعہ

Marfat.com

علامہ عبدالعزیز صاحب رشیدی الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب کی سرپرستی میں منعقدہ عرس کے موقع پر خطاب فرما رہے ہیں۔ پشت پر علامہ پیر محمد عبدالخالق مجددی صاحب تشریف فرما ہیں

حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ سے 1974ء میں کیا۔ تنظیم المدارس پاکستان کی آخری سند جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی راولپنڈی سے امتحان دیکر حاصل کی جو کہ ایم اے کے مساوی ہے۔

علامہ عبدالعزیز رشیدی صاحب نے فرمایا کہ "میں نے جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ سے سند فراغت کے بعد پنجاب میں محکمہ اوقاف کا امتحان پاس کیا۔ اس وقت استاد محترم علامہ پیر محمد عبدالخالق صاحب مجددی اسلام آباد میں اوقاف کے خطیب اور جامعہ اسلامیہ نظریہ کے ناظم اعلیٰ تھے' انہوں نے ارشاد فرمایا کہ آپ اسلام آباد آئیں جامعہ اسلامیہ میں ایک استاد کی ضرورت ہے' میں اسلام آباد چلا آیا۔ ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد علامہ صاحب کی خدمت میں ٹی اینڈ ٹی کالونی اسلام آباد کا ایک وفد آیا کہ ہماری مسجد میں فرقہ وارانہ جھگڑا ہے ایک ایسے خطیب کی ضرورت ہے جو اختلافی مسائل سے ہٹ کر صرف قرآن و حدیث بیان کرنے والا اور اتحاد و یکجہتی کا داعی ہو۔ مجھے اس مسجد میں بھیج دیا گیا۔ میں نے فضا کو سازگار بنایا محکمہ اوقاف اسلام آباد کی طرف سے نئے خطیب کے تعین تک میں وہاں خدمات سر انجام دیتا رہا۔ اس کے بعد میں نے اسلام آباد محکمہ اوقاف کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا اور آئمہ و

Marfat.com

علامہ عبدالعزیز صاحب رشیدی سکول کے بچوں اور اساتذہ کو ان کے مطالعاتی دورے کے سلسلے میں جامع مسجد میڈن ہیڈ میں اسلام کی عظمت کے بارے میں بریفنگ دے رہے ہیں

خطباء اسلام آباد کی فہرست میں میرا نام شامل ہوگیا- اس دوران میں ڈھوک علی اکبر راولپنڈی میں خطابت وامامت کے فرائض انجام دے رہا تھا- کچھ عرصہ بعد مجھے محکمہ اوقاف اسلام آباد کی طرف سے انٹرویو کا خط موصول ہوا' چونکہ میرا نام خطباء اوقاف کی فہرست میں پہلے نمبر پر تھا اس لئے مجھے وثوق تھا کہ اس اسامی پر میرا تقرر ہوجائے گا ان دنوں میرے مرشد گرامی قدر حضرت الحاج پیر ہارون الرشید صاحب لالہ زار کالونی راولپنڈی میں قیام فرما تھے' ہم روزانہ آپ کی محفل پاک میں حاضری دیا کرتے تھے' ملاقاتیوں کا تانتا بندھا ہوا تھا- حضرت علامہ محمد عبدالخالق صاحب مجددی خلیفہ مجاز دربار عالیہ قریب بیٹھے ہوئے تھے جب میں نے دست بوسی کی تو حضرت علامہ صاحب نے قریب ہو کر عرض کیا حضور دعا فرمائیں' پرسوں انکا انٹرویو ہے- جناب پیر صاحب نے نہ دعا فرمائی اور نہ ہی کوئی بات فرمائی- ہم نے سمجھا کہ آپ نے شاید سنا نہیں - حضرت علامہ صاحب نے دوبارہ اور زیادہ قریب ہو کر میرے لئے دعا کی گذارش کی' اس بار آپ نے نہایت غور اور توجہ سے میرے چہرے کی طرف دیکھا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ خاموش رہے- نگاہ کا اشارہ بتارہا تھا کہ پہلے بھی سن لیا تھا اور اب بھی سن لیا ہے' لیکن آپ نے نہ کوئی بات فرمائی اور نہ ہی دعا فرمائی' واپسی پر ہم سارے راستے سوچ و بچار میں رہے- جب تیسرے دن ہم انٹرویو کا خط لیکر اوقاف آفیسر کے پاس گئے تو اس نے مسکرا کر جواب دیا کہ وزیر اوقاف مولانا کوثر نیازی کے اشارے پر انٹرویو ملتوی ہوگیا ہے- چند ہی دن گذرے تھے کہ حافظ محمد یونس صاحب افسر بکار خاص وزیر مذہبی امور نے خطباء کمیٹی کی میٹنگ میں حضرت علامہ صاحب کو کہا کہ مولانا ایک ایسے عالم کی ضرورت ہے جو عربی لکھ اور پڑھ سکتا ہو اس لئے کہ وزیر موصوف کی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کرنے والے مصری سکالر کے ساتھ عربی ٹائپسٹ کی ضرورت ہے- حضرت علامہ صاحب نے آکر مجھے یہ صورت حال بتائی اور میں کچھ عرصہ ادارہ تحقیقات اسلامی میں کام کرنے کے بعد وزارت مذہبی امور میں پہلے عربی ٹائپسٹ اور بعد میں اردو اسٹینو کی اسامی پر متعین ہوگیا اور ساتھ ہی پرائیویٹ طور پر خطابت کے فرائض راولپنڈی میں انجام

Marfat.com

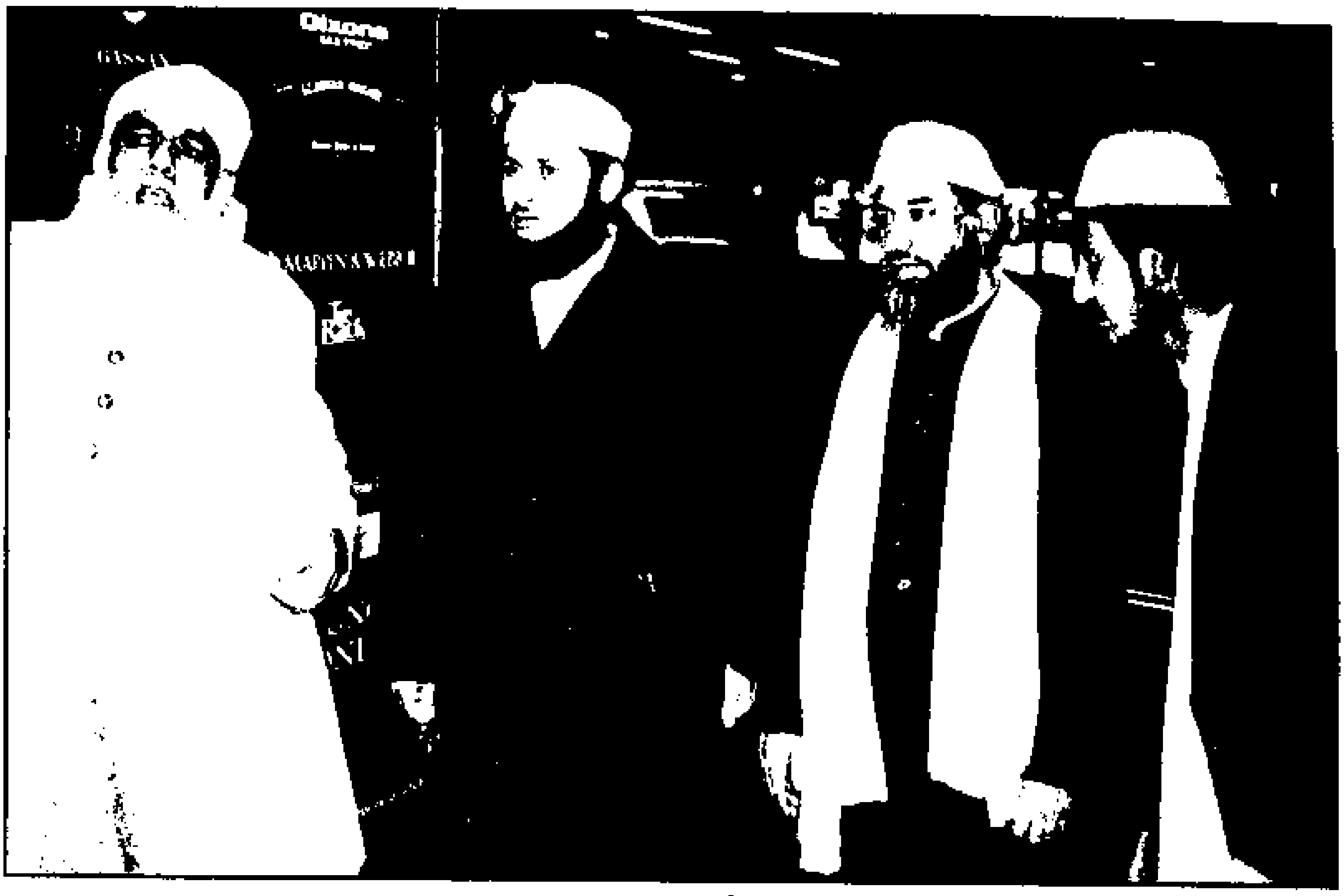

الحاج علامہ عبدالعزیز صاحب رشیدی اپنے برادر نسبتی علامہ محمد فرید صاحب ہارونی' استاذ العلماء علامہ پیر محمد عبدالخالق صاحب مجددی اور صاحبزادے محمد زاہد عزیز کے ساتھ

دیتا رہا۔ بحیثیت اردو اسٹینو تنخواہ کا سکیل بھی خطیب کی اسامی سے زیادہ تھا۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ مرشد گرامی نے میرے لئے خطیب کی اسامی پر تقرری کی دعا کیوں نہیں فرمائی تھی' گویا مرشد گرامی کی نگاہ بصیرت دیکھ رہی تھی کہ ابھی اس آسامی پر تعیناتی کا وقت نہیں آیا"۔

علامہ عبدالعزیز رشیدی صاحب نے مزید فرمایا کہ "اردو اسٹینو کی حیثیت سے مجھے بہت سے وزراء خصوصاً" وزیر مذہبی امور مولانا کوثر نیازی صاحب وزیر امور کشمیر جنرل فیض علی چشتی صاحب اور چوہدری ظہور الٰہی صاحب مرحوم کے ساتھ کام کرنے کا طویل موقعہ ملا۔ تقریباً" پانچ سال تک دفتری ملازمت کے بعد میں اپنی سروس تبدیل کر کے اوقاف کی خطابت میں آگیا۔ اسلام آباد کے سیکٹر جی نائن ٹو کی مرکزی جامع مسجد حیدری رضوی کی تعمیر مکمل ہوئے تقریباً" چھ ماہ گزر چکے تھے لیکن مسجد ابھی تک بند تھی' دو پارٹیوں میں جھگڑا تھا مسجد کے سامنے اور کنارے والے میدان میں علیحدہ علیحدہ دو جماعتیں ہو رہی تھیں۔ محکمہ اوقاف اہل سنت کے حق میں فیصلہ دینے والا تھا۔ اس وقت علمائے اہل سنت کی تنظیم کے صدر علامہ عبدالخالق مجددی صاحب تھے۔ حیدری مسجد کی سنی مکتب فکر کی انتظامی کمیٹی کے وفد سید عرب شاہ صاحب' احمد شاہ صاحب اور ملک محمد یعقوب صاحب علامہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمیں ایک ایسے خطیب کی ضرورت ہے جو حافظ ہو' قاری ہو' خوش آواز اور وجیہہ بھی ہو اور اتحاد امت کا درس بھی دینے والا ہو۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ ایک شرط (یعنی حافظ ہونا) میں آپ نرمی کر دیں اور باقی شرطیں میں پوری کر دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے' میں راولپنڈی میں خطیب تھا وہ لوگ مجھے بتائے بغیر جمعہ کی تقریر سن کر چلے گئے اور اگلے دن میرے دفتر پہنچ گئے۔ اس طرح ان کے اصرار پر میں

Marfat.com

جامع مسجد حیدری رضوی اسلام آباد میں خطیب متعین ہوگیا۔ الحمدللہ وہاں میں نے سینکڑوں کی تعداد میں بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ نوجوانوں کی ایک انجمن بزم عاشقان رسولؐ قائم کی جو دینی و مذہبی کاموں میں حصہ لینے کے علاوہ اسلام آباد میں جلوس میلادالنبیؐ کے سلسلے میں اول درجے پر شمار کی جاتی تھی۔ سیکٹر جی نائن کی عید گاہ کی امامت بھی میرے پاس تھی اور پھر اسی گنجان آباد سیکٹر میں مجھے چیئرمین زکوٰۃ و عشر کمیٹی تعینات کردیا گیا۔ اس سلسلے میں بھی الحمدللہ میری خدمات نمایاں تھیں، بے شمار بیوہ و معذور عورتوں کو مختصر کورس کے بعد اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے سلائی مشینیں فراہم کی گئیں۔ غریب و نادار لوگوں کو اپنی مدد آپ کے تحت کام کرنے کے لئے بنیادی اوزار مہیا کئے اور تمام فیصلے نہایت مستعدی اور عرق ریزی سے پوری چھان بین کے بعد ہر مکتب فکر کے نمائندوں پر مشتمل ممبران کمیٹی کی میٹنگ میں کثرت رائے سے کئے جاتے۔ آڈٹ کرنے والی ٹیم ہمارے طریق کار سے بہت متاثر ہوتی اور مختلف مقامات پر ہماری مثال پیش کرتی۔ مجھے تقریباً" ایک سال تک جامعہ اسلامیہ نظریہ سیکٹر جی سیون فور اسلام آباد میں بحیثیت مدرس درس نظامی کام کرنے کا موقع بھی ملا"۔

برطانیہ آمد کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ عبدالعزیز صاحب رشیدی نے فرمایا کہ "1984ء میں مرشد گرامی قدر الحاج پیر ہارون الرشید صاحب کے حکم سے میں برطانیہ آگیا۔ یہاں انگلستان میں جامع مسجد میڈن ہیڈ زیر تعمیر تھی۔ مجھے اس کا خطیب مقرر کیا گیا، الحمدللہ میری موجودگی میں مسجد کے تعمیری مراحل کی تکمیل ہوئی۔ پہلے کونسل سے ساٹھ سالہ لیز حاصل کی گئی اور بعد میں فری ہولڈ بھی ہوگئی پھر دوسری منزل کی تکمیل بھی ہوئی۔ پہلے سات سالہ دور میں ڈاکٹر محمد اعظم صاحب اسلامک ٹرسٹ کے چیئرمین تھے انہوں نے اپنے دیگر رفقاء کار کے تعاون سے میرے ساتھ تبلیغ دین اور بچوں کے تعلیمی شعبہ میں ساتھ حد درجہ تعاون کیا خاص طور پر حاجی عبدالواحد صاحب جیسے بے لوث خدمت کرنے والے احباب نے اپنے گھر میں قیام کی سہولت دیکر مسلسل پانچ سال تک مجھے نہایت دل جمعی سے مسجد کی خدمت کرنے کا موقع فراہم کیا"۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ "80ء سے 90ء کے عشرے میں عربی کے ساتھ ساتھ زیادہ رجحان اردو تعلیم کا بھی تھا چنانچہ ہم نے میڈن ہیڈ میں جہاں سینکڑوں بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم سے آراستہ کیا وہاں ساتھ ساتھ مڈل تک اردو تعلیم کا نصاب بھی جاری رکھا۔ اسکولوں میں "اردو او لیول" اور "اے لیول" کے امتحان کا بندوبست بھی کرایا اس سلسلے میں سکریٹری اسلامک ٹرسٹ میڈن ہیڈ جناب حبیب الرحمان نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا آپ ڈلبرا سکول میں ٹیچر بھی تھے جس کے نتیجے میں طلباء کی کثیر تعداد نے اردو میں او لیول اور اے لیول کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے انگریزی زبان میں خاص طور پر نوجوان بچوں کے لئے درس و تدریس کا سلسلہ اپنے صاحبزادے محمد شاہد عزیز (جو کمپیوٹر میں ڈگری کررہے ہیں اور انگریزی میں اچھے خطیب ہیں) کے ذریعہ جاری رکھا اس معاملے میں خاص طور پر میری اعانت میرے برادر نسبتی مولانا محمد فرید صاحب ہارونی فرماتے رہے جو کہ فاضل عربی

Marfat.com

جامع مسجد میڈن ہیڈ میں بچوں کو تقسیم انعامات کی تقریب میں علامہ عبدالعزیز صاحب رشیدی، مفتی محمد یونس صاحب کاشمیری اور چیئرمین اسلامک ٹرسٹ ڈاکٹر محمد اعظم صاحب بچوں کے ساتھ

وفاضل درس نظامی کے ساتھ انگریزی میں ماسٹر ڈگری کے حامل ہیں اور نہایت اچھے خطیب ہیں، آج کل وہ ویسٹ ایلنگ جامع مسجد لندن میں خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوش آوازی کی نعمت کے ساتھ نعت اور پنجابی میں میاں محمد بخش صاحب کے کلام کا ذوق بھی بخشا ہے۔ اس لئے یہاں نعت خوان بچوں کی ایک ایسی بزم بھی تیار ہوئی جس نے انگلستان کے طول و عرض میں جگہ جگہ کملی والے کی نعت سے عاشقان رسالتؐ کے قلوب کو گرمایا"۔

علامہ عبدالعزیز صاحب رشیدی نے فرمایا کہ "میڈن ہیڈ میں کثیر تعداد میں مسلمان آباد ہیں لیکن یہ خوش قسمتی ہے کہ یہاں ایک ہی مسجد ہے جو نہایت خوبصورت ہے اور کثیر رقم سے تعمیر کی گئی ہے اس میں ہر مکتب فکر کے لوگ یکساں طور پر اس کی تعمیر و ترقی اور آباد کاری میں حصہ لیتے ہیں۔ میں تقریباً ۱۴ سال تک اس مسجد کے خطیب کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیتا رہا ہوں لیکن اتحاد و یکجہتی کی یہ مثال شاید ہی کہیں ملتی ہو کہ ایک ہی مسجد میں سنی، دیوبندی اور اہلحدیث ایک پلیٹ فارم پر مل کر کام کرتے ہوں، اس کی بنیادی طور پر یہ وجہ بھی ہے کہ میں نے ہمیشہ مسلمانوں کو اتحاد و یکجہتی کا درس دیا ہے اور فرقہ واریت سے بالا تر ہو کر اسلام اور داعی اسلام کے ساتھ والہانہ محبت و الفت کا سبق دیا ہے۔ میں نے ہمیشہ ان کو تلقین کی ہے کہ گروہ بندیوں میں تقسیم ہونا چھوڑ کر صحیح اور سچے اسلام کے شیدائی بنو۔ خود اسلام کی تعلیمات پر عمل کا نمونہ بن کر اپنے بچوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرو۔ آپ کا بچہ اس دیار غیر میں کہہ سن کر نہیں بلکہ آپ کی عملی تصویر کو دیکھ کر اسلام سیکھے گا۔ اسی درس الفت و محبت کا نتیجہ تھا کہ میڈن ہیڈ کے مسلمان اب تک ایک پلیٹ فارم پر مل کر کام کر رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے مزید کہا کہ

Marfat.com

اب میں نے کمزوری صحت اور علالت کے باعث اس مسجد کی خطابت و امامت سے سبکدوشی حاصل کرلی ہے اور نجی طور پر کچھ دینی خدمات سرانجام دیتا رہتا ہوں"۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ عبدالعزیز صاحب رشیدی نے فرمایا کہ "جہاں تک برطانیہ میں مسلمانوں کے معاشرے کا تعلق ہے یہاں دن بدن ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ یہاں پیدا ہونے والے' پرورش پانے والے اور بڑھنے والے بچے بھی اسلام کی طرف کثرت سے راغب ہو رہے ہیں' اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اب اس ملک میں اسلامی ادارے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے انگریزی زبان میں بھی کلاسز کا اہتمام کر رہے ہیں جس کا خاطر خواہ نتیجہ نکل رہا ہے۔ برطانیہ میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری ہے بہت سے بزرگان دین کی یہاں آمد اور محافل کا اہتمام بھی بے شمار لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف راغب کرنے کا ذریعہ ہے۔ میرے شیخ طریقت حضرت الحاج پیر ہارون الرشید صاحب ہر سال تقریباً" تین ہفتے کے روحانی و تبلیغی دورے پر برطانیہ تشریف لاتے ہیں تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ سلسلہ نسبت رسولی میں داخل ہو کر روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے طول و عرض میں حضور پیر صاحب کی روحانی سرپرستی میں آپ کے خلفاء کئی اسلامک سنٹر چلا رہے ہیں جہاں بچوں کو قرآن مجید اور اسلامی تعلیم دی جاتی ہے۔ پانچ وقت نماز با جماعت اور نماز جمعۃ المبارک کے علاوہ محافل اوراد کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ میڈن ہیڈ میں الحاج خلیفہ ملک ذوالقرنین اور بندہ ناچیز نے ماہانہ محفل اوراد نظیریہ شریف کا اہتمام کر رکھا ہے جس میں اوراد پاک' ذکر کلمہ شریف' بارگاہ مصطفےٰ میں درود پاک کا نذرانہ اور ہدیہ نعت شریف کے ساتھ وعظ و نصیحت کا اہتمام بھی ہوتا ہے"۔

علامہ عبدالعزیز رشیدی صاحب نے فرمایا کہ "میرے مرشد گرامی قدر کی روحانی توجہ کا نتیجہ ہے کہ سب سے پہلے ایک عیسائی نے اس وقت میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا جب میں اسلام آباد میں جامع مسجد حیدری رضوی کا خطیب تھا۔ یہاں برطانیہ آنے کے بعد بھی بہت سے غیر مسلموں نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ ایک انگریز لڑکا افریقہ سے یہاں پڑھنے کے لئے آیا تھا' اتفاق سے میرا بیٹا محمد زاہد عزیز اور وہ لندن یونیورسٹی میں اکٹھے پڑھنے لگے تو میرے بیٹے کی کوششوں سے وہ اسلام سے روشناس ہوا اور میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا' اس کا اسلامی نام محمد رشید رکھا گیا' اس موقعہ پر مجلس اوراد نظیریہ شریف کا اہتمام بھی تھا تو وہ نو مسلم لڑکا بھی فرحت و سرور سے اوراد پاک پڑھ رہا تھا۔ میری کوشش ہے کہ یہاں میں دین اور اپنے سلسلہ کے حوالے سے جو بھی خدمات انجام دے سکتا ہوں اس میں کوئی کوتاہی نہ ہو"۔

Marfat.com

ابو النصیر علامہ حافظ محمد بشیر چشتی گولڑوی

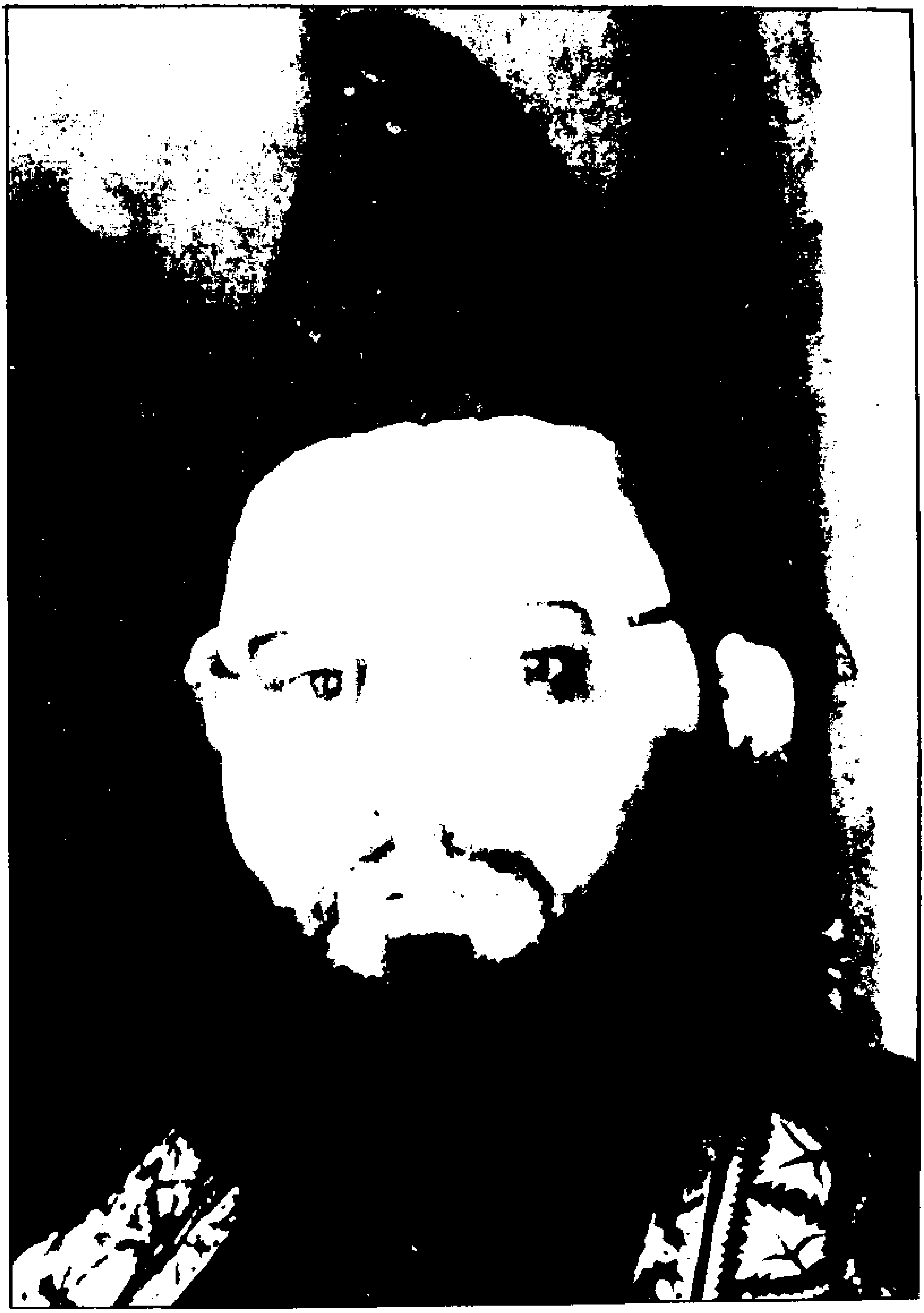

ابو النصیر علامہ حافظ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی 1989ء سے برطانیہ کے مختلف شہروں میں دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ وہ 5 جنوری 1993ء سے اب تک ویک فیلڈ میں گرینج سٹریٹ پر واقع مرکزی جامع مسجد میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان کے چھوٹے بھائی

Marfat.com

ستمبر1979ء علامہ حافظ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی کے والد گرامی چوہدری شیر محمد صاحب اپنے پوتے (علامہ صاحب کے بڑے صاجزادے) محمد نصیرالدین چشتی کو گود میں لئے ہوئے

علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی اولڈھم میں اور بھانجے علامہ قاری محمد امین صاحب چشتی ساؤتھ آل لندن میں گراں قدر دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اور ان کا شمار برطانیہ کے انتہائی متحرک علماء کرام میں ہوتا ہے۔ دینی اور ملی خدمات کے علاوہ وہ تحریک آزادی کشمیر میں بھی انتہائی سرگرم نظر آتے ہیں۔

علامہ حافظ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی کے والد بزرگوار چوہدری شیر محمد صاحب 1947ء میں مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے آزاد کشمیر کے ضلع پونچھ تحصیل راولا کوٹ کے ایک گاؤں تیتری نوٹ میں آباد ہوئے تھے اور وہیں یکم جنوری 1951ء کو حافظ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی کی ولادت ہوئی۔ ان کے والدین پختہ سنی العقیدہ اور بزرگان دین سے گہری عقیدت و محبت رکھنے والے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ حافظ صاحب کے والدین کو اور خود انہیں بھی قبلہ عالم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ اور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف سے بے پناہ عقیدت اور خصوصی نسبت ہے، جس پر وہ تمام عمر فخر کرتے رہیں گے۔

Marfat.com

علامہ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی حضرت مفتی محمد سعید احمد صاحب قادری' اپنے برادر علامہ قاری خادم حسین صاحب چشتی اور مولانا حافظ عبدالغنی صاحب سعیدی کے ساتھ ایک دینی مجلس میں

اپنی ابتدائی تعلیم و تربیت کے حوالے سے علامہ حافظ بشیر چشتی صاحب گولڑوی نے فرمایا "1960ء سے دنیاوی تعلیم کا آغاز ہوا اور میں نے گورنمنٹ ہائی سکول تیتری نوٹ میں پانچویں کلاس تک تعلیم حاصل کی- چھ سال کی عمر میں اپنی والدہ محترمہ سے مکمل نماز' چھ کلمے اور عقیدہ کے بارے میں ضروری تعلیم حاصل کی' بعد میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے میرے ماموں مولانا سراج الدین صاحب چشتی مجھے گوجرانوالہ لے آئے اور پھر انہوں نے مجھے اوکاڑہ کے ایک مدرسہ جامعہ عثمانیہ میں شعبہ حفظ میں داخل کرا دیا- میں نے تین سال آٹھ ماہ میں وہاں سے قرآن پاک حفظ کیا- اسی دوران میں اپنے چھوٹے بھائی قاری خادم حسین صاحب کو بھی اسی مدرسہ میں لے آیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ قبلہ والد گرامی محبت پسری اور ہماری تعلیم کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے اوکاڑہ منتقل ہو گئے"-

دینی تعلیم کی طرف راغب ہونے کے حوالے سے علامہ بشیر احمد صاحب چشتی گولڑوی نے فرمایا "میں اس سلسلے میں اپنے والد گرامی کی دلی خواہش کا ذکر کرنا چاہوں گا- میرے بچپن میں والد گرامی محترم جناب چوہدری شیر محمد صاحب ایک مرتبہ حسب معمول مجھے آستانہ عالیہ گولڑہ شریف لے گئے- اس دن اتفاق سے نماز مغرب کی امامت حضرت پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب بابو جیؒ نے فرمائی والد گرامی حضرت کی امامت اور قراءت سے اتنے متاثر ہوئے کہ نماز کے بعد جب دعائے خیر ہونے لگی تو انہوں نے اپنے مرشد خانے میں بیٹھ کر بارگاہ ایزدی میں اپنی دل کی تمنا کا اظہار یوں فرمایا کہ 'مولا وہ وقت لا جب میرا کوئی بیٹا مصلے پر کھڑا ہو کر نماز پڑھانے کے قابل ہو جائے- والد صاحب قبلہ کی یہ دعا اور یہ تمنا اللہ تعالیٰ نے پوری فرماتے ہوئے اس ناچیز کو اور میرے برادر قاری خادم حسین صاحب چشتی کو اس طرف راغب فرما دیا- والد صاحب کی اس تمنا اور آرزو کا علم یقیناً" مجھے نہیں تھا لیکن جب ناچیز 1970ء میں سنی حنفی

Marfat.com

دارالعلوم عباس پور آزاد کشمیر میں نماز تراویح میں قرآن پاک سنانے کے لئے پہنچا تو اس سال قبلہ والد صاحب نے کچھ تراویح ناچیز کے پیچھے ادا فرمائیں اور قرآن پاک سنا' اسی سال میں نے پہلی بار نماز عید الفطر کی امامت کی اور والد صاحب نے بھی وہیں نماز عید ادا فرمائی- نماز عید ادا فرمانے کے بعد آپ نے رب کا شکر ادا کیا اور شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ نے میری تمنا پوری فرمادی ہے' میں نے فلاں وقت اللہ کی بارگاہ میں یہ دعا کی تھی"۔

دینی تعلیم کی تکمیل کے مراحل کا ذکر کرتے ہوئے علامہ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی نے فرمایا "درس نظامی کی تعلیم کے لئے میں نے سب سے پہلے جامعہ قادریہ رضویہ سرگودھا روڈ فیصل آباد میں داخلہ لیا اور فارسی سے ابتداء کی- اس مدرسے کے ناظم مولانا معین الدین صاحب تھے' یہاں میں نے مختلف اساتذہ سے اکتساب فیض کیا' پھر 1970ء کے آخر میں ہمارے علاقے کے ایک معروف عالم دین اور میرے محسن مولانا مفتی محمد منیر الزماں صاحب چشتی مجھے اپنے مدرسے مرکزی دارالعلوم جامعہ غوثیہ رضویہ اوکاڑہ لے آئے- یہاں پر میں نے ان سے درس نظامی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں' 1971ء میں دورہ تفسیر القرآن دارالعلوم حنفیہ اشرف المدارس میں قبلہ شیخ القرآن مفتی غلام علی صاحب اوکاڑوی سے مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی' پھر حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا قاری عبدالرزاق صاحب کے حکم کی تعمیل پر 1974ء میں مدرسہ احسن البرکات حیدر آباد (سندھ) میں داخلہ لیا' یہاں پر قدوری اور صرف و نحو کی تحصیل علامہ مفتی خلیل احمد خاں صاحب برکاتی اور دیگر اساتذہ سے کی' بعد ازاں قبلہ قاری عبدالرزاق صاحب اور قبلہ مفتی محمد سعید صاحب کے حکم پر میرپور خاص آگیا اور یہاں سے کچھ فاصلہ پر واقع شہر جیمس آباد کی مرکزی جامع مسجد مکہ غوثیہ میں 1974ء کے پورے سال بحیثیت نائب خطیب فرائض انجام دیئے اور وہیں مسجد کے خطیب اور اہلسنّت والجماعت کے خطیب اعلیٰ علامہ مفتی محمود صاحب صدیقی سے درس نظامی کی کچھ کتابیں بھی پڑھیں- میں 1977ء تک مدرسہ احسن البرکات حیدر آباد میں زیر تعلیم رہا- 1978ء میں حیدر آباد ہی میں دارالعلوم رکن الاسلام مجددیہ آگیا' یہاں پر دورہ حدیث کیا اور قاری مولانا عبدالرزاق صاحب سے بخاری شریف پڑھی- دیگر کتابیں مولانا غلام فرید صاحب اور دوسرے اساتذہ سے پڑھیں- بعد ازاں حضرت علامہ مفتی ابوالخیر محمد زبیر صاحب کے ادارے سے درجہ ثانیہ میں تنظیم المدارس کا امتحان پاس کیا- قائد اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی' مولانا عبدالقادر شاہ صاحب' شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری صاحب (کراچی) اور دیگر علماء کرام نے ناچیز کی دستار بندی کی اور جبہ عطا کیا- بعد میں 1977ء سے 1981ء تک پرائیویٹ تیاری کر کے مولوی عربی' عالم عربی اور فاضل عربی کے امتحانات فرسٹ ڈویژن میں حیدر آباد بورڈ سے پاس کئے"۔

پاکستان میں اپنی دینی اور مسلکی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی نے فرمایا "1975ء میں جب میں مدرسہ احسن البرکات حیدر آباد میں زیر تعلیم تھا تو میں نے مولانا مفتی محمد خلیل خاں صاحب برکاتی کی نگرانی میں لطیف آباد نمبر 6 کی اقصیٰ مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام

Marfat.com

علامہ محمد بشیر صاحب چشتی پہلی بار حج بیت اللہ کے لئے روانگی سے قبل الوداع کہنے والے علماء و احباب کے ساتھ

دیے۔ 1975ء کے آخر میں مفتی محمد سلیمان چشتی صاحب مجھے ٹنڈوالہ یار لے آئے' وہاں میں نے مدینہ مسجد میں پہلا مصلیٰ سنایا اور خطابت کا آغاز کیا۔ یہاں پر احباب اور ساتھیوں کے پر زور اصرار پر ناچیز نے انجمن غلامان مصطفےٰ کے نام سے ایک تنظیم بنائی۔ اس کے چیئرمین سید اسماعیل شاہ صاحب منتخب ہوئے' بعد ازاں میں نے انجمن طلبہ مدارس عربیہ کے نام سے بھی تنظیم قائم کی جس کے صدر حافظ شاہ محمد صاحب چشتی مقرر کئے گئے جبکہ ناچیز ہی نے امیر جونیجو صاحب کو انجمن طلبہ اسلام کا صدر مقرر کیا' پھر میں نے جماعت اہلسنت کے ناظم کی حیثیت سے تین چار سال کام کیا۔ اس دوران جمعیت علمائے پاکستان کا یونٹ قائم کیا' اس کا صدر اور جنرل سیکرٹری رہا۔ مفتی محمد سلیمان چشتی صاحب کی خواہش کی تکمیل کرتے ہوئے ان کی نگرانی میں مرکزی عید گاہ میں دارالعلوم حنفیہ رضویہ قائم کیا جو آج بھی علاقے میں دین کی آبیاری کر رہا ہے اس طرح ٹنڈوالہ یار میں میں سن 1975ء سے 1992ء تک میں نے 17 سال تعلیم و تدریس اور دینی خدمت میں صرف کئے۔ ٹنڈوالہ یار (سندھ) میں اپنے طویل قیام کے دوران اہالیان سادات کالونی کی تمنا' اصرار اور ضرورت کے پیش نظر ایک سماجی و فلاحی تنظیم ڈائنامک ویلفیئر سوسائٹی قائم کی۔ میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر محمد حنیف صاحب چشتی صدر' ماسٹر اللہ بخش جعفری صاحب جنرل سیکرٹری' اصغر شاہ صاحب سیکرٹری اطلاعات' سید محمد جمیل شاہ صاحب جوائنٹ سیکرٹری اور شفیع محمد شیخ صاحب خازن منتخب ہوئے گئے۔ اسی تنظیم کے زیر اہتمام اس وقت مدرسہ غوثیہ کنزالایمان کا بھی آغاز کیا گیا۔ سوسائٹی اور مدرسہ اب بھی

Marfat.com

اپنے اغراض و مقاصد کے تحت مصروف عمل ہے۔ ٹنڈوالہ یار ہی میں 1984ء میں ایک اور سعادت جو شاید بخشش و مغفرت کا ذریعہ بن جائے' یہ حاصل ہوئی کہ ایک عیسائی مرد نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا' اس کا نام محمد دین رکھا گیا"۔

اپنے اساتذہ کی دینی و تدریسی خدمات اور حضرت بابو جیؒ صاحب سے اپنی بیعت اور اس کا پس منظر بتاتے ہوئے علامہ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی نے فرمایا "حصول تعلیم کے سلسلے میں میں اپنے تمام اساتذہ سے یکساں طور پر فیض یاب ہوا ہوں۔ لیکن حضرت شیخ القرآن مفتی اعظم پاکستان مولانا غلام علی صاحب اوکاڑویؒ کے پائے کا عالم دین بہت کم دیکھا ہے۔ وہ صبح تدریس کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور قصیدہ بردہ شریف سے کرتے تھے۔ ان کی خاص بات یہ تھی کہ نعت شریف یا قصیدہ سن کر جب تک وہ آبدیدہ نہیں ہو جاتے تھے اس وقت تک وہ کتاب کا آغاز نہیں کراتے تھے۔ وہ بہت محقق' مدقق' فاضل اور باعمل بزرگ تھے۔ میں ان کے عشق رسولؐ کے اس عمل سے بے حد متاثر ہوا۔ ان کے بعد میں اپنے دوسرے استاد غزالی سندھ اور وادی کشمیر کے روحانی پیشوا حضرت علامہ شیخ الحدیث قاری عبدالرزاق صاحب کی شخصیت اور کردار سے بے حد متاثر ہوا۔ ان کو میں نے تنہائی میں' خطابت میں' درس میں ہر جگہ دیکھا۔ وہ انتہائی مخلص' دین سے محبت اور طلباء سے بے پناہ شفقت رکھنے والے استاد اور سچے عاشق رسولؐ تھے۔ میں نے ان کے پیچھے نمازیں پڑھیں' کتابیں پڑھیں' جو لطف ان سے پڑھنے میں آیا وہ بہت کم کسی استاد سے ملا۔ حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خان صاحب برکاتیؒ بڑے بزرگ' عاشق رسولؐ اور محقق تھے' جو فیصلہ اور فتویٰ ایک بار دے دیتے اس پر کبھی نظرثانی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ مفتی محمود الوری صاحب شیخ الحدیث اور حکیم بھی تھے اور طلباء کو تعلیم دینے کے سلسلے میں بڑے مشفق تھے' ان کے صاحبزادے علامہ ابوالخیر صاحب بھی طلباء کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اس گھرانے کی خاص بات ہے کہ ان کے والد بھی مفتی' خود بھی مفتی اور دادا جان بھی مفتی تھے۔ ان کے دادا حضرت مولانا رکن الدین الوریؒ کا کارنامہ یہ تھا کہ انہوں صاحب نے مفتی محمود صاحب الوریؒ کو تیار کیا اور مفتی صاحبؒ کا کارنامہ یہ کہ انہوں نے صاحبزادہ ابوالخیر صاحب کو تیار کیا اور پھر آپ نے ہزاروں لوگوں کو مرید بنایا۔ پاکستان کے ایک نامور نعت خواں خالد محمود صاحب جن کی یہ نعت "یہ سب تمہارا کرم ہے آقا" بے حد مقبول ہوئی' مفتی محمود الوری صاحبؒ کے مرید خاص ہیں"۔

حافظ محمد بشیر چشتی صاحب گولڑوی نے فرمایا "میرے والدین حضرت بابو جیؒ گولڑہ شریف' مقبوضہ کشمیر کے ایک بزرگ باجی الف دین کھٹانہ' سائیں فقیر دین اور قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ صاحبؒ سے بہت متاثر تھے۔ ان کے بارے میں والدین یہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے طفیل دنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ میرے سگے ماموں اور سسر مولانا صوفی حاجی محمد زمان چشتی صاحب کٹر سنی العقیدہ مسلمان ہیں وہ کہتے تھے کہ عقیدہ وہ ہونا چاہئے جو اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلویؒ' محدث اعظم پاکستانؒ اور پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کا تھا۔ 1973ء میں جب میری شادی ہوئی تو قبلہ ماموں جان

Marfat.com

قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی ڈیک فیلڈ میں علامہ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی کے صاحبزادوں حافظ محمد نصیرالدین چشتی اور حافظ محمد فریدالدین چشتی کے ساتھ گفتگو فرمارہے ہیں

نے خواہش کی اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ دونوں میاں بیوی کو حضرت بابو جیؒ صاحب کے حوالے کروں تو ماموں جان کی اس خواہش کی تکمیل کے سلسلے میں ان کے ہمراہ ہم 1973ء میں آستانہ عالیہ گولڑہ شریف پہنچے۔ ماموں جان حضرت بابو جیؒ صاحب سے پہلے ہی بیعت تھے۔ جب ہم حضرت بابو جی صاحبؒ کے پاس پہنچے تو وہ اپنی بیٹھک میں وظائف فرمارہے تھے' وہ فارغ ہوئے تو ہم اندر گئے۔ ان کی مجھ پر جب پہلی نگاہ پڑی تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے شاعر نے بالکل سچ کہا ہے کہ' نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں! مجھے اپنی روحانی اور قلبی کیفیات میں ایک انقلاب سا آتا ہوا محسوس ہوا۔ آپ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا' سنگی کیوں آئے ہو؟ ماموں جی صاحب نے روتے ہوئے کہا کہ اپنے بچے اور بچی کو بیعت کرانے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور یہ کہہ کر میرا ہاتھ پیر صاحب کے ہاتھ میں دے دیا۔ پیرو مرشد خواجہ خواجگان حضرت سید بادشاہ بابو جیؒ نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا' مجھے کلمہ شریف پڑھایا اور فرمایا کہ میں تجھے سلسلہ چشتیہ میں داخل کرتا ہوں' پھر آپ نے پنج وقتہ نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ نماز کی ادائیگی میں کبھی سستی نہ کرنا کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے فرض بھی ہے اور پیر صاحب کے حکم کی خلاف ورزی بھی ہوگی۔ فرمایا کہ ہر نماز کے بعد 10 بار کلمہ شریف اور 10 بار درود شریف پڑھنا اور جتنا بھی مشکل وقت آئے نماز کو ترک نہ کرنا۔ یہ ہدایات فرما کر آپ نے مجلس میں دعا فرمائی' دوستوں اور ساتھیوں نے مبارکباد دی کہ تم نے وقت کے غوث کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ 1973ء میں آپؒ سے بیعت ہوئی اور 1974ء میں آپؒ کا وصال ہوگیا۔ میں آج بھی اس پر فخر کرتا ہوں کہ میرا ہاتھ اللہ کے نبیؐ کی اولاد کے ایک لخت جگر سید بادشاہ کے ہاتھ میں ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ میرا رب بڑا رحیم وکریم ہے وہ ضرور کرم فرمائے گا' اور مرشد برحق یوم ندعو کے تحت اپنے دامن میں چھپا کر خدا کی بارگاہ میں پیش فرمائیں گے"۔

Marfat.com

سندِ حسنِ کارکردگی

الحمدللہ کہ جناب علامہ حافظ محمد بشیر چشتی گولڑوی ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت سندھ حیدرآباد نے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۱۳ھ کے سلسلے میں جلوس کا اہتمام کیا اور قابل دید چراغاں کیا۔ 1992 ضلع آرگنائزنگ کمیٹی جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیدرآباد ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے یہ سند حسن کارکردگی بطور تحسین پیش کرتی ہے۔

محمد اسلم سنجرانی
محمد اسلم سنجرانی
کمشنر حیدرآباد ڈویژن
1992

سبھاگو خان جتوئی
ڈپٹی کمشنر حیدرآباد
1992

علامہ محمد بشیر صاحب چشتی کو جلوس عید میلاد النبی اور بہترین چراغاں کا اہتمام کرنے پر حیدر آباد کی انتظامیہ کی جانب سے دیا جانے والا سرٹیفکیٹ

برطانیہ میں اپنی آمد، قیام اور یہاں دینی خدمات پر اظہار خیال کرتے ہوئے حافظ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی نے فرمایا میرے چھوٹے بھائی قاری خادم حسین صاحب چشتی 1981ء میں مجھ سے پہلے برطانیہ آ چکے تھے، انہیں ورلڈ اسلامک مشن نے سپانسر کیا تھا۔ انہوں نے ہی مجھے کہا کہ آپ یہاں قرآن سنانے کے لئے تشریف لائیں جس پر میں اپریل 1989ء میں پہلی بار اولڈھم برطانیہ آیا۔ برطانیہ آنے سے قبل میں ٹنڈوالہ یار میں تدریسی و دینی خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ یہاں پر آتے ہی اولڈھم کی مدینہ مسجد میں قاری صاحب کی معاونت سے ایک مصلیٰ سنایا۔ پھر ساؤتھ آل، اولڈھم اور ویک فیلڈ میں میرے چار پانچ ماہ بے حد مصروف گزرے۔ میں نے متعدد مقامات پر تقاریر اور خطابات کئے۔ ویزے کی مدت ختم ہونے پر میں واپس پاکستان ٹنڈوالہ یار آ گیا پھر 1990ء کے رمضان سے قبل میں اپنی اہلیہ اور دیگر عزیز و اقارب کے ہمراہ عمرہ کے لئے سعودی عرب گیا تو ورلڈ اسلامک مشن والوں نے وزٹ پر پھر اولڈھم برطانیہ بلا لیا۔ میں نے پھر اسی مسجد میں قرآن پاک سنانے کا شرف حاصل کیا جس میں گزشتہ سال سنایا تھا۔ رمضان شریف کے بعد لندن کی ایک مسجد میں کچھ ماہ خدمات انجام دیں۔ اسلامک سنٹر الفورڈ اور پرسٹن کی مسجد اقصیٰ میں امامت

Marfat.com

کے فرائض انجام دیے۔ اس دوران جب ویزے کی مدت ختم ہوئی اور پاکستان واپسی کی تیاری شروع ہوئی تو پرسٹن کے احباب نے کہا کہ اب ہم آپ کو سپانسر کریں گے۔ میں جب پاکستان پہنچا تو انہوں نے فوراً ہی سپانسر شپ بھیج دی۔ اس طرح میں 1991ء میں پرسٹن آگیا۔ 1991ء کا رمضان شریف مسجد اقصیٰ پرسٹن میں گزرا۔ اس کے بعد سٹوک آن ٹرینٹ کی غوثیہ مسجد میں بھی امامت کی۔ وہاں پر دو بزرگوں صدیق صاحب اور عبداللطیف صاحب نے مجھے مستقل برطانیہ میں قیام کرنے کی پیش کش کی لیکن میں نے اپنے والدین کی علالت کی وجہ سے شکریہ کے ساتھ انکار کر دیا۔ پاکستان واپس آنے سے چند ہفتے تک قبل قاری عبدالغنی سعیدی صاحب نے مجھے ویک فیلڈ بلا لیا' یہاں پر جولائی 1991ء کے چار پانچ ہفتے مرکزی جامع مسجد میں درس و تدریس اور امامت کے فرائض سرانجام دیے۔ یہاں پر چار مساجد پر مشتمل ایک مساجد کمیٹی تھی جس کے چیئرمین حاجی چوہدری بشیر صاحب چشتی گولڑوی ہیں انہوں نے مجھے کہا کہ اگر برطانیہ دوبارہ آنے کا پروگرام ہو تو ہم سے سپانسر شپ لے جائیں' یہاں دین کا کام کرنے کیلئے ہمارے ٹاؤن سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہے۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ ابھی تو میں پاکستان جا رہا ہوں' والدین سے مشورہ کروں گا پھر جو اللہ کا حکم ہو گا۔ چنانچہ والدین کی رضامندی کے بعد نومبر 1992ء میں مجھے ورک ویزا مل گیا اور اس کمیٹی کی سپانسر شپ پر میں 5 جنوری 1993ء کو ویک فیلڈ پہنچ گیا۔ اس وقت سے اب تک میں 12 گرینج سٹریٹ کی مرکزی جامع مسجد میں امامت کے فرائض انجام دے رہا ہوں۔ مسجد کی انتظامیہ میں حاجی محمد بشیر صاحب صدر' چوہدری عبدالعزیز صاحب جنرل سیکرٹری اور چوہدری محمد اکرم صاحب خزانچی ہیں۔ یہاں اس وقت 80 کے لگ بھگ بچے زیر تعلیم ہیں۔ میرے دونوں بیٹے حافظ محمد نصیر چشتی اور حافظ محمد فرید چشتی دینی تعلیم سے آراستہ ہیں اور بڑے لالہ جی صاحبؒ کے مرید ہیں۔ یہاں ویک فیلڈ میں 24 اپریل 2000 کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت نصیب فرمائی کہ ایک انگریز خاتون کو مشرف بہ اسلام کیا' اس کا اسلامی نام آمنہ رکھا اور ایک مسلمان رخسار احمد سے اس کا نکاح مسنونہ پڑھایا۔

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا' مجھ میں ایسی بات نہیں

حافظ محمد بشیر چشتی صاحب گولڑوی نے برطانیہ میں مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں والدین اور اساتذہ کے درمیان ہم آہنگی کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ بچوں میں دینی تعلیم کے حصول کی تڑپ موجود ہے۔ بچوں کا مستقبل روشن بنانے میں سب سے اہم کردار والدین کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اساتذہ کا کردار ہے۔ اگر والدین' اساتذہ اور انتظامیہ کے ساتھی کوشش کریں تو بچے دینی کردار میں ڈھل سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں پر تنظیم المدارس پاکستان کی طرح اہل سنت کے ایک متفقہ نصاب کی بھی اشد ضرورت ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حافظ محمد بشیر چشتی صاحب گولڑوی نے فرمایا کہ یہاں پر دین کو زندہ

Marfat.com

رکھنے میں علماء اور مشائخ کا کردار قابل تحسین ہے کیونکہ انہوں نے یہاں کٹھن حالات میں دین کے کام کا آغاز کیا' مساجد بنائیں' لوگوں کو دین کے قریب رکھنے میں علماء کا کردار روشن ہے۔ حافظ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی نے کہا کہ 1980ء میں انہیں پہلی بار حج بیت اللہ کی سعادت اور گنبد خضرا کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس سفر سے ان کی بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ خصوصاً" یہ کہ انہیں تاجدار اہلسنت قطب مدینہ حضرت علامہ مفتی محمد ضیاء الدین صاحب مدنیؒ کا بھی دیدار نصیب ہوا۔ آپ کے آستانے پر یکم محرم سے 10 محرم تک روزانہ نماز عشاء کے بعد محفل میلاد اور محفل ایصال ثواب شہیدانؓ کربلا منعقد ہوتی تھیں جن میں غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی' شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی' جناب قاری مصلح الدین صاحب' علامہ مفتی ظفر علی خان صاحب اور دیگر علماء اہلسنت شرکت کرتے تھے۔ علامہ بشیر احمد چشتی صاحب گولڑوی نے بتایا ایک مرتبہ قبلہ مفتی صاحب اپنے عقیدت مندوں اور علماء کرام کو وعظ و نصیحت فرما رہے تھے اور کچھ وظائف کی اجازت عطا کر رہے تھے تو انہوں نے بھی مفتی صاحب سے دلائل و خیرات شریف پڑھنے کی اجازت طلب کی جس پر قبلہ مفتی صاحب نے شرط عائد کی کہ پہلے ہمیں دلائل خیرات شریف کی دو لائینیں پڑھ کر سناؤ' انہوں نے فوراً" دو تین لائنیں سنا دیں تب قبلہ مفتی صاحب نے انہیں اجازت عطا کی اور محفل میں نعت شریف پڑھنے کا بھی حکم فرمایا۔

علامہ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی نے بتایا کہ 1981ء میں انہوں نے فضائل و مسائل قربانی کے نام سے ایک کتابچہ لکھا تھا اور اگلے سال دوسرا کتابچہ فضائل محرم و عاشورہ تحریر کیا۔ یہ کتابچے بے حد مشہور اور مقبول عام ہوئے۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ میرے استاد محترم علامہ مولانا مفتی خلیل احمد خان صاحب قادری برکاتیؒ نے ان دونوں کتابچوں کا مطالعہ فرما کر میری خوب حوصلہ افزائی فرمائی۔

مسلمانوں خصوصاً" برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کیلئے اپنے پیغام میں حافظ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی نے کہا کہ

کتنی بے ثبات ہے یہ دنیا ہرگز نہ پوچھئے
یہاں رہنا ہے کس نے کتنا' خدارا نہ پوچھئے

علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں جس چیز کو سب سے زیادہ حسین پایا وہ بقول علامہ اقبال:

خاک طیبہ از دو عالم خوشتراست
آں خوشا شہرے کہ آنجا دلبراست

آخر میں علامہ حافظ محمد بشیر صاحب چشتی گولڑوی صاحب نے فرمایا

تمنا ہے کہ دنیا میں کوئی کام کر جاؤں
اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جاؤں

Marfat.com

صاحبزادہ مولانا قاری محمد نجیب رحمانی قادری

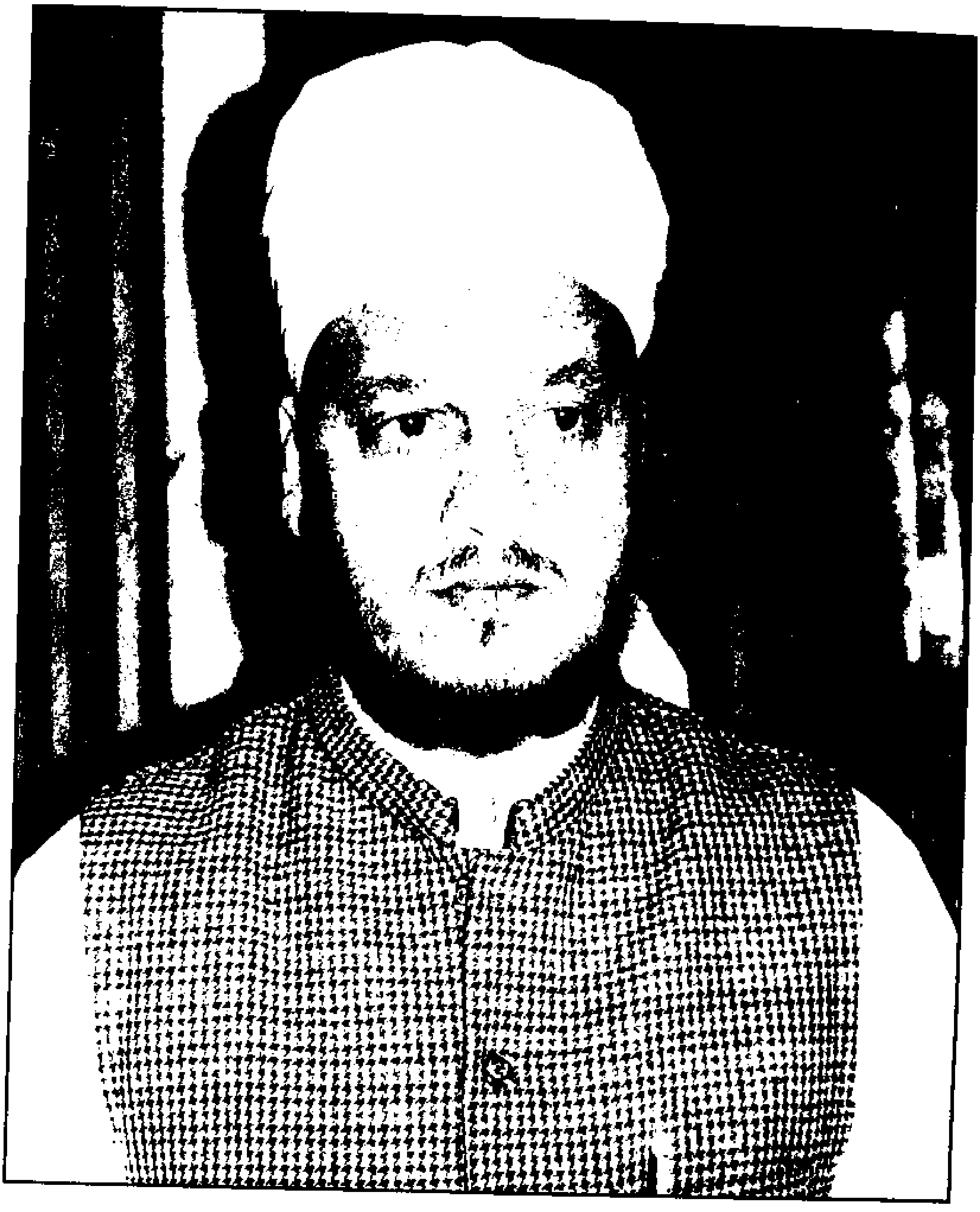

صاحبزادہ مولانا قاری محمد نجیب صاحب رحمانی قادری ایک ایسے عظیم دینی اور روحانی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں جو آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔ آپ 1983ء سے برطانیہ میں تبلیغ و تدریس دین کے شعبے میں انتہائی نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے برمنگھم میں مدرسہ نعیم القرآن قادریہ قائم کیا ہے اور آپ اس ادارے کے توسط سے علاقے میں دینی و تدریسی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب برطانیہ کے مسلمانوں کے سماجی و معاشرتی مسائل کے حل اور

Marfat.com

صاحبزادہ مولانا قاری محمد نجیب صاحب رحمانی کے والد مکرم حضرت مفتی پیر حافظ عبدالرحمٰن صاحب۔

رہنمائی میں بھی گہری دلچسپی لیتے ہیں۔

صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب رحمانی کا تعلق آزاد کشمیر کے علاقے فیض پور (موجودہ ڈھانگری شریف) سے ہے۔ آپ کی پیدائش 15 ستمبر 1959ء کو جہلم میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی حضرت پیر مفتی حافظ عبدالرحمٰن صاحب پاکستان آرمی میں خطیب رہے ہیں۔ قاری محمد نجیب رحمانی صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے بزرگوں بالخصوص اپنے ماموں حضرت قبلہ پیر خواجہ محمد فاضل صاحب سے حاصل کی جو صاحبزادہ پیر حبیب الرحمٰن صاحب کے والد مکرم ہیں۔ حضرت قبلہ خواجہ محمد فاضل صاحب کا وصال 1991ء میں ہوا۔

صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب کے والد گرامی حضرت مفتی حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے گاؤں آکر دین کی خدمت کے لئے خود کو وقف کر دیا اور ہزاروں افراد کو قرآن کی تعلیم سے نوازا۔ مفتی حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی عمر اس وقت سو برس سے زیادہ ہے اور وہ برمنگھم میں

Marfat.com

حضرت الحاج خواجہ حافظ محمد علی صاحبؒ

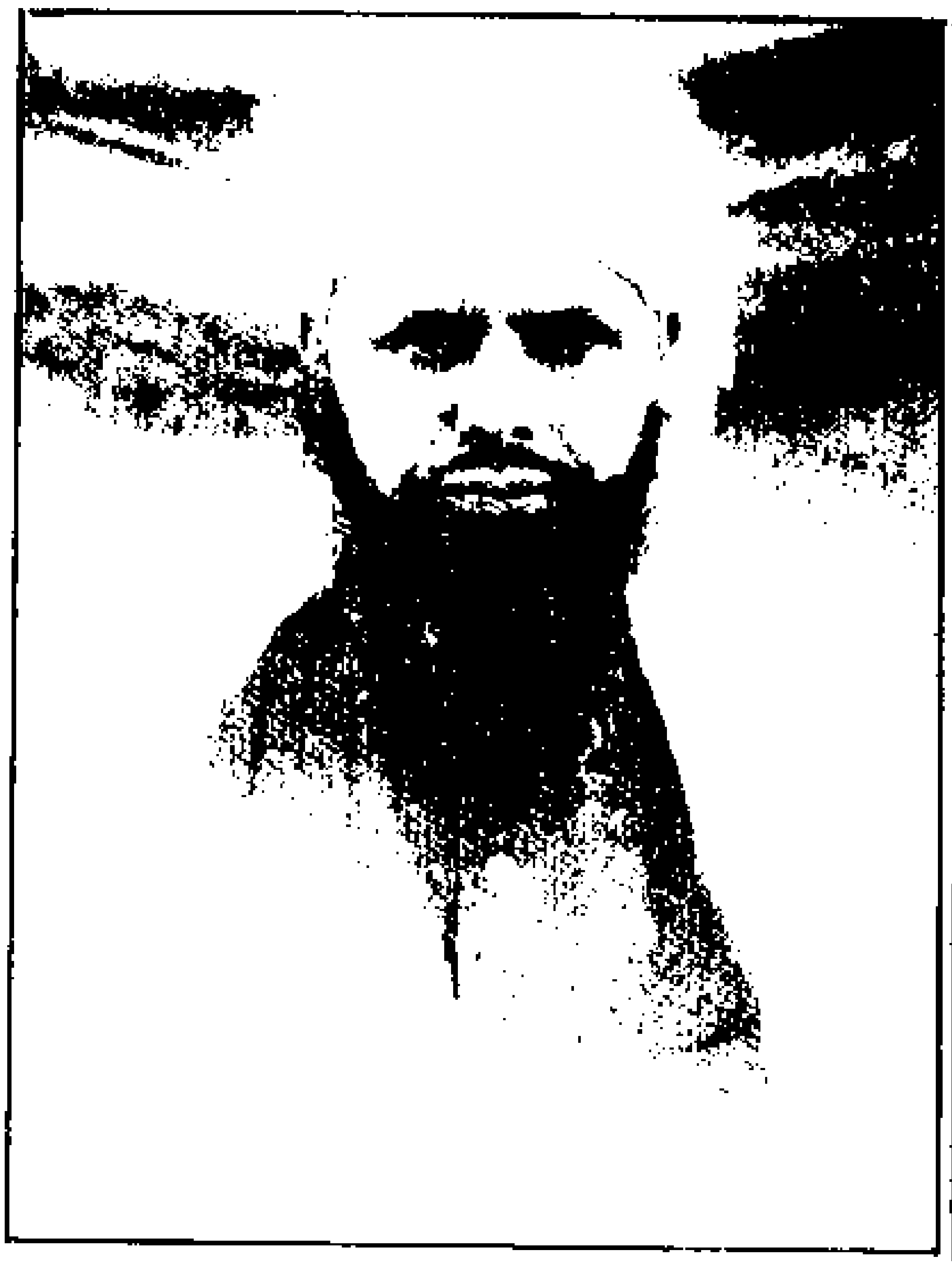

حضرت خواجہ محمد فاضل صاحبؒ

اپنے صاحبزادے قاری محمد نجیب صاحب کے ساتھ ہی مقیم ہیں اور مدرسہ نعیم القرآن قادریہ کی سرپرستی فرمارہے ہیں۔

حضرت پیر مفتی حافظ عبدالرحمٰن صاحب کے والدین بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے اور آپ کے دادا جان نے اپنے دونوں پوتوں یعنی حافظ پیر مفتی عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے بھائی حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب کو اپنے سایہ شفقت میں لے لیا تھا لیکن چند برسوں کے بعد شفیق اور رحم دل دادا جان بھی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ حافظ پیر مفتی عبدالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں ''جب میرے دادا جان نے رحلت فرمائی تو میں اگرچہ چھوٹا تھا مگر مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ گھر میں اکیلے تھے' وہ اندر گھر میں چارپائی پر تھے' میں باہر کھیل رہا تھا' انہوں نے مجھے بلایا' اس طرح چند بار انہوں نے مجھے پکارا' میں اندر جاتا اور پھر باہر کھیلنے نکل جاتا' مجھے کیا خبر تھی کہ میں اپنے ان دادا جان کی شفقت اور پیار سے محروم ہونے والا ہوں جنہوں نے کبھی والدین کی کمی کا احساس ہی نہ ہونے دیا تھا۔ دادا جان کے بعد ہم دونوں بھائی فیض پور شریف میں اکیلے بے سہارا رہ گئے' مفلسی اور غربت کا دور دورہ تھا۔ گاؤں کی ایک رحم دل مائی صاحبہ جو عمر رسیدہ تھیں جن کا تعلق گجرات کے ایک گاؤں سے تھا' مجھے فیض پور شریف سے اپنے گاؤں لے گئیں کہ یہ بچہ غریب ہے ہماری بکریاں چرائے گا اور اس کی زندگی کے لیل و نہار بھی گزرتے جائیں گے۔ مائی صاحبہ کو کیا خبر تھی کہ رب کائنات کو کچھ اور منظور ہے' مائی صاحبہ نے مجھے مسجد میں بٹھایا کہ قرآن پڑھ کر بکریاں چرانے لے جایا کرو' پہلے ہی دن جب مسجد کے استاد صاحب نے مجھے دیکھا تو پوچھا کہ بیٹا تم کون ہو' کہاں کے رہنے والے ہو اور یہاں کیسے آئے ہو' میں نے کہا میں عبدالرحمٰن ہوں میرا تعلق گاؤں ڈھنگروٹ

Marfat.com

صاحبزادہ قاری محمد نجیب رحمانی 1998ء میں جامع مسجد ضیاء القرآن آلم راک میں ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی صاحب (موہڑہ شریف) کی سرپرستی میں ہونے والے جشن عید میلاد النبیؐ میں نظامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں صاحبزادہ صاحب سنی حریت کونسل برطانیہ کے زیر اہتمام انٹرنیشنل کشمیر کانفرنس کے دوران۔

شریف منگلا ڈیم سے ہے۔ میرے والدین اور دادا دادی فوت ہو چکے ہیں میں غریب اور بے آسرا تھا' اس گاؤں کی مائی صاحبہ مجھے وہاں سے بکریاں چرانے کیلئے یہاں لے آئی ہیں۔ استاد محترم نے فوراً" ان مائی صاحبہ کو بلایا اور فرمایا کہ یہ بچہ بکریاں چرانے والا نہیں بلکہ قرآن مجید کا حافظ بنے گا' آج سے یہ میرے پاس رہے گا اور اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے' چنانچہ وہ مجھے اپنے گھر لے گئے اور اپنے بیٹوں جیسا پیار و محبت دیا۔ میں نے ایک سال ہی میں قرآن کریم حفظ کر لیا۔ حفظ قرآن کریم کے بعد میں نے اپنی مجبوریاں استاد محترم کو بتائیں کہ مجھے اجازت دیں تاکہ میں واپس گھر چلا جاؤں مگر وہ راضی نہ ہوئے' آخر میں نے نہایت ہی احترام کے ساتھ عرض کی کہ مجھے آپ اجازت دے دیں' میں اپنے بھائی عبدالعزیز کو آپ کے پاس چھوڑ جاؤں گا اس پر وہ راضی ہو گئے' چنانچہ میں گھر آیا' اپنے بھائی کو ساتھ لے کر استاد محترم کے پاس چھوڑا اور خود واپس اپنے گاؤں چلا آیا۔ میرے بھائی عبدالعزیز نے بھی خوب محنت کی اور دین کا علم حاصل کیا۔ ماہ رمضان میں پورے ذوق و شوق کے ساتھ مکمل قرآن کریم اپنے استاد محترم کو سنایا۔ استاد گرامی کا نام نامی زینت القراء حافظ قاری غلام حسین صاحب تھا جو منڈی بہاؤالدین کے چک 44 کے رہنے والے تھے۔"

صاحبزادہ پیر قاری محمد نجیب صاحب رحمانی اس حوالہ سے فرماتے ہیں کہ "جب والد گرامی یعنی حضرت حافظ صاحب اپنے استاد محسن سے اجازت لیکر ڈھنگروٹ شریف کیلئے واپس روانہ ہوئے تو ان کے

Marfat.com

صاحبزادہ مولانا قاری محمد نجیب صاحب رحمانی مدرسہ نعیم القرآن کے ان طلبہ کو تبرکاً" قرآن کریم کے نسخے دے رہے ہیں جنہوں نے ناظرہ قرآن کریم مکمل کر لیا ہے۔ اوپر طالب علم محمد عقیل اور محمد عامر ہیں' نیچے صاحبزادہ محمد نعیم الحق اور آصف جمیل ہیں۔

ذہن میں لاکھوں سوال اور سوچیں تھیں تاہم وہ اپنے گاؤں پہنچنے کے بعد نماز کیلئے حضرت خواجہ حافظ علیؒ صاحب کی جامع مسجد فیض پور شریف پہنچے تو حضرت صاحب کی نظران پر پڑی۔ آپ نے والد گرامی کو امامت کیلئے کہا کہ آپ نماز پڑھائیں چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی۔ جناب حافظ محمد علیؒ صاحب قراءت سن کر آپ پر فدا ہو گئے اور بڑی شفقت کا اظہار کیا' بعد ازاں اپنی پیاری صاحبزادی کا رشتہ بھی دے دیا۔

Marfat.com

صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب کے اس دور کی تصویر جب وہ ڈھانگری شریف میں حضرت پیر محمد فاضل صاحب کی زیر نگرانی دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے

حضرت مفتی حافظ عبدالرحمٰن صاحب کے آخری شاگرد حافظ عبداللہ صاحب جو 1994ء میں فارغ التحصیل ہوئے اور اب جامع مسجد بڑل منگلا میں خطیب ہیں

قبلہ حافظ محمد علیؒ صاحب نے والد گرامی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا' جاؤ حافظ میرے رب نے جس فضل و کرم سے مجھے نوازا ہے' آج میں تمہیں بھی اجازت دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ کریم دین و دنیا کی نعمتوں سے تم کو سرفراز فرمائے"۔

صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب نے مزید کہا کہ "والد گرامی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اور حضرت خواجہ حافظ محمد علیؒ صاحب سفر کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ حافظ عبدالرحمٰن آج میں نے خواب میں تمہارے اور اپنے والد صاحب کو دیکھا کہ وہ پرواز کر رہے ہیں۔ میں یہ سن کر خاموش ہو گیا تو حضرت خواجہ حافظ محمد علیؒ صاحب بولے حافظ عبدالرحمٰن چونکہ تم قرآن کریم کی تلاوت بہت کرتے ہو اس کی وجہ سے اللہ کریم نے تمہارے والد صاحب کو بلند درجہ کا انعام عطا فرمایا ہے"۔

صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب کا فرمانا ہے کہ "حضرت قبلہ عالم خواجہ حافظ محمد علیؒ صاحب نے فرمایا کہ ہم نے حافظ عبدالرحمٰن صاحب کو بڑل منگلا ڈیم کا امام و خطیب بنا کر نہیں بلکہ بادشاہ بنا کر بھیجا ہے۔ بڑل گاؤں سی ایم ایچ ہسپتال بڑل کالونی کے ساتھ ہی ہے' یہاں پر پیر طریقت حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے 15 سال تک لوگوں کو نور قرآن سے فیض یاب فرمایا۔ اس گاؤں کی آبادی زیادہ تر دو برادریوں جاٹ راجپوت اور راجا برادری پر مشتمل ہے لیکن ان میں ایک دوسرے کے ساتھ اچھے تعلقات اور بڑا پیار و محبت ہے۔ کیپٹن راجا محمد ایوب صاحب والد گرامی کو آرمی میں لے گئے' وہاں آپ کو امامت و

Marfat.com

Marfat.com

خطابت کے ساتھ ساتھ اپنی دینی تعلیم مکمل کرنے کا موقعہ دستیاب ہو گیا۔ گیارہ ایف ایف رجمنٹ لاہور میں تھی' آپ صبح کی نماز پڑھا کر خود پڑھنے چلے جاتے۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب اور ایک دوسرے استاد سے آپ نے خوب دل لگا کر تعلیم حاصل کی اور مفتی بن گئے۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے ہاتھ پر دو غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے' اس دن جمعۃ المبارک تھا۔ آپ ہمیشہ افسروں سے دور دین میں مدغم و محو حال رہتے تھے' 1965ء کی لڑائی میں آپ نے جہاد میں عملی حصہ لیا۔ گیارہ ایف ایف کا امام و خطیب بارڈر پر ایک مجاہد صادق کی طرح مصروف عمل رہا۔ ان کی بہادری استقامت اور زندہ دلی کو دیکھ کر آپ کی رجمنٹ نے آپ کو ایک پستول بطور تحفہ دیا جو آج بھی آپ کے پاس موجود ہے۔ پھر آپ کراچی' ایبٹ آباد اور کوئٹہ میں رہے اور پنشن ہونے سے قبل مفتی کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ آپ 1968ء میں پنشن لیکر دینہ چلے آئے جہاں آپ نے چیئرمین مولوی محمد قاسم مرحوم کے پرجوش اصرار پر اور عوامی محبت کی وجہ سے مدرس کا کام شروع کیا' آپ کوئی دو سال تک پڑھاتے رہے پھر کمیٹی سے اختلاف کی وجہ سے آپ نے اپنے محلہ کی نورانی مسجد سبزی منڈی' اسلام پورہ وارڈ نمبر5 میں بے لوث خدمت کا دینی کام شروع کر دیا' مگر بڑل گاؤں کے لوگوں کو پتہ چلا تو وہ آپ کو اپنے گاؤں لے گئے اور وہاں آپ کو امام و خطیب مقرر کیا گیا۔ آپ کی رہائش بڑل گاؤں میں بھی ہے اور دینہ شہر میں بھی آپ کی جائیداد موجود ہے۔ تاہم اب آپ برمنگھم میں مقیم ہیں۔"

صاحبزادہ مولانا قاری محمد نجیب صاحب رحمانی نے اپنے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے گورنمنٹ سکول دینہ سے میٹرک کرنے کے بعد قاری عبدالقیوم صاحب سے قرات کا کورس کیا جو دینہ (جہلم) میں پڑھاتے تھے اور وہاں ان کا ایک بہت بڑا ادارہ ہے۔ صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب نے بعد ازاں ڈھانگری شریف میں حضرت خواجہ محمد فاضل صاحب سے دینی تعلیم حاصل کی۔ درس نظامی کی ابتدائی کتب انہوں نے اپنے والد حضرت مفتی حافظ عبدالرحمن صاحب سے پڑھی تھیں جبکہ درس نظامی کی تکمیل انہوں نے ڈھانگری شریف سے کی۔ وہ کچھ عرصہ فوج میں بھی بطور خطیب رہے' انہوں نے 1981ء کے بعد آرمی جوائن کی تھی۔ قاری نجیب صاحب رحمانی اپنے والد محترم کے ساتھ منگلا بڑل کالونی میں ایک جامع مسجد میں چار پانچ سال امامت اور جمعہ کی خطابت کے ساتھ درس و تدریس کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔ 1983ء میں برطانیہ آمد سے قبل آپ دینہ کی مسجد نورانی محلہ سبزی منڈی میں بھی خدمات انجام دیتے رہے پھر 1983ء میں برطانیہ آنے کے بعد آپ نے اپنے والد کے حکم پر مدرسہ قائم کیا۔

برطانیہ آمد کے حوالے سے صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب رحمانی نے بتایا کہ انہوں نے یہاں آ کر جامع مسجد ڈڈلی روڈ اور پھر کونسل کی ملازمت کی۔ کونسل کے ذریعے برطانوی حکومت نے ایشیائی بچوں کو ان کی مادری زبان سکھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ قاری نجیب صاحب نے وہاں بچوں کو دو سال اردو پڑھائی' اس کے ساتھ محدود سطح پر عربی تعلیم بھی ہوتی تھی۔ ایک دو اور دینی مدارس سے بھی وابستگی رہی لیکن انہوں نے یہ محسوس کیا کہ آزادی اور خلوص سے کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنا ادارہ قائم کیا

Marfat.com

حضرت مفتی حافظ عبدالرحمٰن صاحب اپنے پوتے محمد نعیم الحق کے ساتھ جو قرآن کریم حفظ کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں صاحبزادہ قاری محمد نجیب رحمانی اپنے کتب خانہ میں

جائے چنانچہ انہوں نے پہلے اپنے گھر میں ہی مدرسے کی بنیاد رکھی جہاں وہ ہفتے اور اتوار کو بچوں کو پڑھاتے تھے۔ والد صاحب مفتی حافظ عبدالرحمٰن صاحب کے برطانیہ آ جانے کے بعد گھر میں تعلیم و تدریس کا یہ سلسلہ کافی عرصہ چلتا رہا۔ مدرسے کے لئے باقاعدہ جگہ چار سال قبل خریدی گئی اور مدرسہ نعیم القرآن قادریہ کا باضابطہ قیام عمل میں آیا۔ اس وقت اس مدرسے میں صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب اور ان کے والد گرامی حضرت مفتی حافظ عبدالرحمٰن صاحب کے علاوہ ایک اور حافظ قرآن اور خواتین اساتذہ تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ برمنگھم 9 میں سمال ہیتھ میں قائم اس مدرسے میں سو سے زائد بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ طلباء کے چار گروپ بنائے گئے ہیں اور ہر گروپ میں 25 کے قریب بچے ہیں۔ روزانہ دو گھنٹے کے علاوہ ان بچوں کو ہفتہ اور اتوار کو بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ دینی تعلیم کے سلسلے میں ایک مختصر نصاب تیار کیا گیا ہے جس میں بنیادی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور معاشرتی موضوعات بھی شامل کئے گئے ہیں اس کے علاوہ مختلف بزرگ علماء کرام کا تیار کردہ لٹریچر بھی پڑھایا جاتا ہے۔ خواتین کی تعلیم و تدریس کے لئے مدرسے میں الگ جگہ مختص کی گئی ہے۔

طلباء کو پیش آنے والی دشواریوں' تعلیمی نصاب اور دیگر مسائل کے حوالے سے صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب رحمانی نے فرمایا کہ "مجھے یہاں 17 برس ہو گئے ہیں اور میرا یہ خیال ہے کہ بچے تعلیم کے لئے خاطر خواہ وقت دینے کو تیار ہیں لیکن والدین اور اساتذہ اس ضمن میں ابھی کسی واضح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے ہیں۔ عام طور پر ہمارے اساتذہ اور بزرگوں کا نقطہ نظریہ ہوتا ہے کہ بچے کو دینی تعلیم کے لئے ایک گھنٹہ روزانہ دیا جائے کیونکہ وہ اپنی تنخواہ اور معاوضوں کے حوالے سے سوچتے ہیں' دوسری طرف پھر والدین بھی بچوں کی دینی تعلیم کے لئے زیادہ وسائل مختص نہیں کر سکتے۔ ٹرسٹ اور مساجد کے مالی معاملات

Marfat.com

بھی بہت زیادہ مستحکم نہیں ہوتے۔ عالم یا استاد بھی یہ سوچتا ہے کہ کسی جگہ ایک گھنٹہ پڑھانے کے بعد کسی دوسری جگہ وقت دیا جائے۔ والدین بیشتر صورتوں میں بچوں کے لئے ناظرہ قرآن پڑھ لینے کی صلاحیت کو کافی سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ صرف ناظرہ قرآن پڑھ لینے سے ثواب تو ہوتا ہے لیکن دین کی سمجھ یا مسائل کے علم میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ علماء کرام کی طرف سے نصاب مرتب کرنے کے تذکرے ہوتے رہتے ہیں لیکن کسی جانب سے ٹھوس پیش رفت سامنے نہیں آتی۔ اگر سب علماء مل کر کوئی متفقہ نصاب تیار نہیں کر سکتے تو ہر عالم اپنے درس اور علاقے کی ضروریات کے مطابق نصاب تیار کر سکتا ہے"۔

صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ "برطانیہ میں بچے دینی تعلیم کے لئے ایک گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں دے پاتے اور بیشتر صورتوں میں علماء بھی یہی چاہتے ہیں جبکہ دوسری طرف یہی بچے سکولوں میں نو گھنٹے دوسرا لٹریچر پڑھتے ہیں اور انہیں مغربی تعلیم دی جاتی ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ایک گھنٹے کی اس تعلیم سے مطلوبہ مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں اور کیا ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہو سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے فرائض ادا کر دئے ہیں۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ استادوں کا خیال رکھیں اور اساتذہ کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی ڈیوٹی صحیح ادا کریں کیونکہ اگر کسی استاد کے پاس 30، 35 بچے ہیں تو ان کی حاضری لگانے میں ہی آدھا گھنٹہ گزر جائے گا۔ قاری نجیب صاحب نے کہا کہ ہمارے مدرسہ نعیم القرآن قادریہ میں صرف ناظرہ قرآن نہیں پڑھایا جاتا بلکہ نماز کے آداب اور دیگر مسائل بھی بتائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیشتر اداروں میں بچے اور اساتذہ ہفتہ اتوار کو چھٹی کرتے ہیں جبکہ ان دونوں ایام میں بچوں کو دینی تعلیم دی جا سکتی ہے۔ اساتذہ اور طلباء دونوں کو زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزارنا چاہئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ برطانیہ میں بچوں کو معیاری اور جامع دینی تعلیم کے لئے والدین اور اساتذہ کے ساتھ ساتھ دینی اداروں کو بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہوں گی۔

صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب نے تدریسی خدمات کے علاوہ اپنی دیگر دینی و سماجی سرگرمیوں کے حوالے سے بتایا کہ ہر اختتام ہفتہ پر کوئی نہ کوئی پروگرام ضرور ہوتا ہے۔ گیارھویں شریف اور میلاد النبیؐ کے حوالے سے بھی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں جن میں وہ باقاعدگی سے شرکت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں کے علماء کرام سے ملاقاتیں اور اجلاس بھی جاری رہتے ہیں جن میں برطانیہ میں اسلام کے فروغ اور مسلمانوں کی مشکلات میں کمی کے طریقوں پر غور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ مدرسہ نور مصطفیٰؐ میں جمعہ کی امامت و خطابت بھی فرماتے ہیں۔

صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب نے اپنے سلسلہ طریقت و بیعت کے حوالے سے بتایا کہ وہ خود تو حضرت خواجہ حافظ محمد فاضل صاحب ڈھانگری شریف سے بیعت ہیں لیکن اس سلسلے کی خلافت ان کے بڑے بھائی محترم قاری محمد طاہر آزاد صاحب کے پاس ہے جو سمرول روڈ پر مدرسہ فیض القرآن میں پڑھاتے ہیں۔ قاری نجیب صاحب کے والد گرامی مفتی حافظ عبدالرحمٰن نے حضرت خواجہ حافظ محمد علیؒ صاحب سے بیعت کی تھی، جو قاری نجیب صاحب کے نانا تھے' ان کا مزار مبارک بھی ڈھانگری شریف میں ہے۔

Marfat.com

نئی نسل کی ضروریات اور مزاج کو پیش نظر رکھتے ہوئے پاکستانی علماء کی دینی و تدریسی سرگرمیوں کے حوالے سے قاری محمد نجیب صاحب نے فرمایا کہ "جو علماء پاکستان سے آتے ہیں ان میں سے بیشتر بچوں کے ساتھ سختی سے پیش آنے کا مزاج اور رویہ رکھتے ہیں جبکہ یہاں صورتحال مختلف ہے۔ بچوں سے سکولوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں شفقت و محبت سے پیش آیا جاتا ہے جبکہ دینی مدارس میں جب انہیں یہ صورتحال نہیں ملتی تو وہ علماء کرام سے کترانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے اگر علماء بچوں سے محبت اور شفقت سے پیش آئیں گے تو وہ زیادہ بہتر انداز میں انہیں دینی تعلیم دے سکیں گے اور اس طرح استاد اور شاگرد کے درمیان محبت اور احترام کا جو رشتہ قائم ہو گا اس سے دین کے فروغ میں بڑی مدد ملے گی اور مسلمانوں کی نوجوان نسل دینی مدارس کی طرف راغب ہو گی پھر اس کے ساتھ ساتھ علماء اور مشائخ میں باہمی اتحاد و اتفاق کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے"۔

برطانوی مساجد میں بعض اوقات رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب نے فرمایا کہ "اسلام اعلیٰ اخلاق کے اصولوں پر مبنی ایک عظیم مذہب ہے اور اس کے ماننے والوں کو بھی یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہئے۔ کسی بھی جگہ جھگڑا یا فساد اس وقت ہوتا ہے جب کوئی بھی فرد اصول اور طریقہ کار کو نظر انداز کر کے اپنی ذات اور انا کو درمیان میں لے آتا ہے ورنہ یہ نہیں ہو سکتا کہ حضور نبی کریمؐ کے ماننے والوں کو اچھی بات بتائی جائے اور وہ اس پر عمل نہ کریں اس میں کوئی شک نہیں کہ غلطی انسان سے ہو سکتی ہے۔ اسی طرح کسی بھی سطح پر اختلافات کا ہونا بھی ممکن ہے لیکن اختلافات کی تشہیر کرنا، گھروں میں جا کر علماء کے بارے میں باتیں کرنا اور اختلافی امور کا دوسرے علماء کے علم میں لانا یہ کسی طرح موزوں طرز عمل نہیں ہے بلکہ جو بھی مسئلہ یا اختلاف ہو اسے باہم بیٹھ کر مشاورت سے حل کر لینا چاہئے۔ کمیٹیوں کے ممبران کو علماء کے معاملات اور دینی امور میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے اور اسی طرح علماء کو اپنے دینی فرائض تک محدود رہتے ہوئے کمیٹی کے انتظامی معاملات میں دخل نہیں دینا چاہئے۔ اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے تو کسی اختلاف یا پریشانی کا کوئی امکان نہیں ہو گا"۔

صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب نے فرمایا کہ "یہاں برطانیہ میں لوگوں میں دین کے لئے بے پناہ جذبہ اور محبت موجود ہے مگر اس جذبے کو بروئے کار لانے کے لئے دینی اداروں اور اساتذہ کی کوششیں ناکافی ہیں۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم بچوں کے اس جذبے اور لگن کو عملی شکل دیں اور انہیں مواقع فراہم کریں بہرحال یہ بات خوش آئند ہے کہ علماء اور صوفیاء نے برطانیہ میں دین کا اتنا کام کیا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے مسلمان بچے کبھی بھی دین سے دور نہیں ہو سکتے، ضرورت صرف توجہ اور کوششوں میں اضافے کی ہے جس کے نتائج غیر معمولی برآمد ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صوفیاء نے ہی اسلام کا پیغام یورپ کے کونے کونے میں پہنچایا ہے اور یہ صوفیا کرام ہی ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے رنگ میں ڈھل کر عوام کو رہنمائی فراہم کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ انہیں اور ان کے توسط و توسل سے ہمیں کامیابی عطا فرمائے"۔

Marfat.com

صاحبزادہ مفتی قاری محمد بشیر احمد طاہر

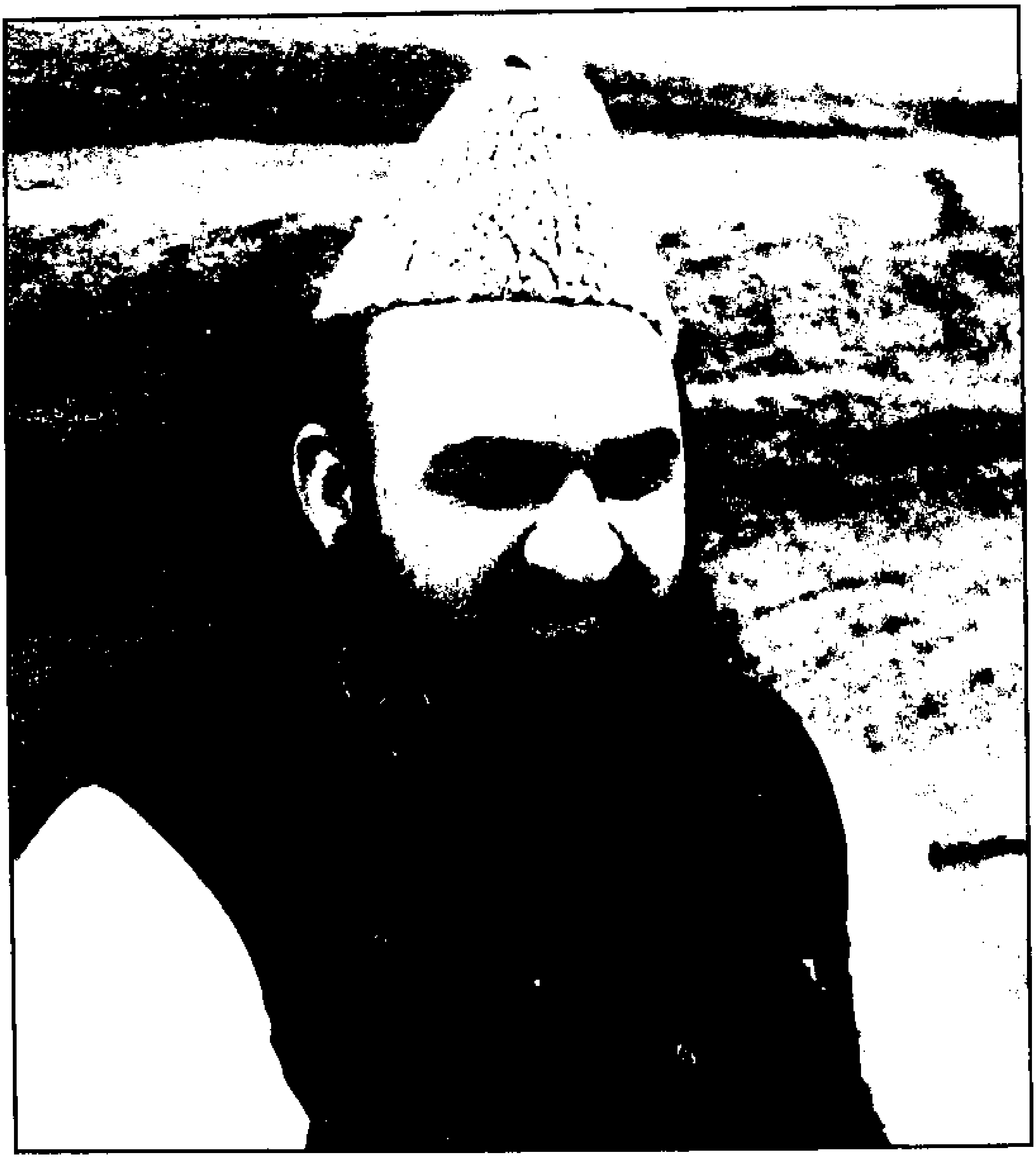

صاحبزادہ مفتی قاری محمد بشیر احمد طاہر صاحب 1991ء سے تبلیغ الاسلام جامع مسجد وکٹر سٹریٹ بریڈ فورڈ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ جمعیت تبلیغ الاسلام کے قائم کردہ فتویٰ بورڈ اور علماء کونسل کے بھی رکن ہیں جو مسلمانوں کے مسائل و مشکلات کے حل اور ان کی رہنمائی کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔

صاحبزادہ قاری محمد بشیر احمد طاہر صاحب نے اپنے خاندانی پس منظر اور ابتدائی تعلیم و تربیت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ "میں 2 مارچ 1952ء کو کوٹلی آزاد کشمیر کے ایک گاؤں آگمار شریف میں پیدا ہوا۔ میرے والد محترم کا نام حاجی کالا خان صاحب اعوان ہے۔ ہمارا خاندان قطب شاہی اعوان

Marfat.com

علامہ قاری محمد بشیر احمد طاہر صاحب پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے ساتھ

کہلاتا ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد صحرائے عرب سے مجاہدین اسلام کے ساتھ برصغیر میں داخل ہوئے اور پاکستان میں ضلع اٹک، ضلع سرگودھا، ضلع میانوالی، ضلع سیالکوٹ اور ضلع جہلم میں پھیل گئے۔ اعوان علوی بھی کہلاتے ہیں اور علوی کی نسبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کی طرف ہے۔ علوی سلسلہ نسب حضرت محمد بن حنفیہؒ سے جا کر ملتا ہے جو کہ حضرت علیؓ کی زوجہ محترمہ حنفیہؒ کے بطن سے پیدا ہوئے اور تاریخی طور پر محمد بن حنفیہؒ مشہور ہوئے۔ میرے پردادا مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لائے جہاں پر 1790ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ اس طرح آپ کو وفات پائے دو سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے۔ میرے دادا جناب ملک محمد غلام صاحب عباسی اعوان کا انتقال 1895ء میں ہوا' یہ دونوں بزرگ انتہائی نیک اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور اپنے گاؤں کے زمیندار تھے۔ شادی کے بعد میرے دادا کے گھر دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی' تینوں ابھی کم عمر ہی تھے کہ دادا جان اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ میری دادی محترمہ بڑی ہمت والی' نماز روزہ کی پابند اور عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ دادا جان کی وفات کے بعد میری دادی جان نے اپنے ایک بیٹے اور میرے تایا غلام محمد صاحب کو اپنے ساتھ زمینداری میں لگا لیا جو کہ 1984ء میں انتقال فرما چکے ہیں اور میرے والد گرامی کو حصول علم دین کیلئے راولپنڈی میں ایک کامل استاد المعروف شیخ صاحب کے حوالے کر دیا جہاں پر انہوں نے ناظرہ قرآن مجید' فارسی کی کتب اور دینی تعلیم کے ساتھ سکول کی تعلیم بھی حاصل کی۔ دوران تعلیم قبلہ والد صاحب کو ان کے استاد آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ صاحب کے دربار میں لے گئے جہاں پر انہوں نے اپنے استاد حضرت شیخ صاحب کی اجازت سے حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کر لی۔ پھر آپ تعلیم مکمل کرنے کے بعد واپس گاؤں آئے اور یہاں آ کر اپنی والدہ کے ساتھ زمینداری کے کاموں میں ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد دادی صاحبہ نے میرے والد محترم کی شادی کر دی اور آپ

Marfat.com

مولانا قاری محمد بشیر احمد طاہر صاحب کے والد گرامی مولانا حاجی کالا خان صاحب اعوان جن کی عمر 120 سال سے زائد ہے۔ دوسری تصویر میں مولانا قاری بشیر احمد طاہر صاحب لاہور میں جشن معراج النبیؐ کے جلسہ کی صدارت کر رہے ہیں جبکہ سید اللہ دین شاہ صاحب خطاب کر رہے ہیں۔ دائیں طرف پروفیسر خلیل کوثر بیٹھے ہیں

کے ہاں مسلسل تین بیٹیاں پیدا ہوئیں لیکن ماں اور بچیوں میں سے کوئی بھی جانبر نہ ہو سکا۔ پھر آپ کی دوسری شادی کی گئی اور آپ کے یہاں اللہ کے فضل و کرم سے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں تولد ہوئیں۔ میرے دو بڑے بھائی قضائے الٰہی سے وفات پا چکے ہیں۔ اس وقت ہم چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ میرے بڑے بھائی حاجی عبدالکریم صاحب میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دوبئی چلے گئے جہاں پر وہ تقریباً" 25 سال سے ایک اعلیٰ عہدے پر کام کرتے رہے ہیں۔ اس وقت ان کی عمر 65 سال ہو چکی ہے۔ دوسرے بھائی محمد زمان صاحب کا شمار کوٹلی کے بڑے پہلوانوں میں ہوتا ہے۔ وہ کوٹلی میں اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔ تیسرے بھائی الحاج عبدالرحمٰن صاحب نے بھی میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہے وہ بھی سعودی عرب اور دوبئی میں گزشتہ 20 سال سے ملازمت کر رہے ہیں۔ والد گرامی حاجی کالا خان اعوان صاحب ماشاء اللہ حیات ہیں اور ان کی عمر اس وقت 120 سال سے اوپر ہو چکی ہے۔ آپ اس وقت اپنے علاقے کے معمر ترین بزرگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی دو بیٹے محمد الیاس' محمد ادریس اور پانچ بیٹیاں عطا کی ہیں۔"

صاحبزادہ قاری بشیر طاہر صاحب نے فرمایا کہ "1960ء تک کوٹلی میں دینی تعلیم کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں تھا اور وہاں بمشکل دو چار حفاظ ہوں گے۔ زیادہ تر غریب لوگ ہی اپنے بچوں کو دینی تعلیم یا حفظ قرآن کیلئے لاتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے خطہ کشمیر خصوصا" ضلع کوٹلی اور میرپور کی قسمت کو تبدیل کرنا تھا اور یہاں پر دین کی فضا کو بنانا تھا اس لئے اللہ پاک نے حضرت قبلہ صاحبزادہ قاضی محمد صادق صاحب چھچھوی مدظلہ' العالی کو پیدا فرمایا جنہوں نے ضلع کوٹلی میں مسجدوں کا جال پھیلا دیا اور کوٹلی کو مسجدوں کا شہر کہا جانے لگا۔ انہوں نے ہر مسجد کو مدرسہ بنا کر سینکڑوں کی تعداد میں قرآن مجید کے حافظ عالم اور قاری بنا دیے۔ آج کوٹلی کی ہر قوم و برادری میں حفاظ کرام ہیں اور ہر امیر غریب کی خواہش ہے کہ ان کا ایک بچہ حافظ قرآن بن جائے۔ 1968ء میں یہ ناچیز اپنی برادری کا پہلا حافظ قرآن تھا' آج اللہ کے فضل و کرم سے

Marfat.com

صاحبزادہ علامہ قاری محمد بشیر احمد طاہر صاحب اپنی مسجد کی نماز کمیٹی کے اراکین کے ساتھ بالکل متصل چوہدری خادم حسین صاحب' صدر چوہدری احمد خان صاحب' چوہدری محمد اقبال صاحب نائب صدر' خواجہ محمد نذیر صاحب' حاجی محمد اکرم صاحب' الحاج قاضی عبدالغنی صاحب امام مسجد' صوفی صابر حسین صاحب

میرا بھانجا حافظ قاری عابد حسین جامعہ غوثیہ لال مسجد چوک گھوڑے شاہ لاہور میں امام و خطیب ہے' میرا ایک بھتیجا اور حاجی عبدالکریم صاحب کا بیٹا حافظ محمد نعیم سہنسہ میں امامت کر رہا ہے- ہماری برادری میں اس وقت دس کے قریب حافظ قرآن ہیں- یہ تمام کے تمام جناب قبلہ چھچھوی صاحب کے فیض یافتہ ہیں- آپ نے یہاں پر مساجد اور مدارس قائم کئے اور لوگوں کو نماز کی دعوت دی- آپ کے اخلاق سیرت اور صوفیانہ ودرویشانہ سیرت و صورت دیکھ کر مجھے بھی دینی تعلیم کی طرف رغبت ہوئی- سکول کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے گورنمنٹ ہائی سکول سے حاصل کی- ساتھ ہی آپ کے درس میں شامل ہو کر ناظرہ قرآن اور دینی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا- دسمبر 1966ء میں دینی تعلیم کے حصول کے شوق و جذبہ کے ساتھ میں نے کوٹلی سے ناڑ تک 20 میل کا فاصلہ پیدل طے کیا- پھر ٹرک پر سوار ہو کر میرپور اور میرپور سے لاہور تک کا سفر بس پر طے کیا- لاہور پہنچنے پر میں نے سب سے پہلے حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار پر حاضری دی اور قریب ہی اہلسنت کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم حزب الاحناف جس کے مدرس و مہتمم حضرت مولانا جناب قبلہ ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری تھے' میں داخلہ لے لیا- وہاں پر صرف و نحو کی تعلیم ابھی جاری تھی کہ میں نے پہلے قرآن مجید حفظ کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے لئے جامعہ صدیقیہ لوکو انجن شیڈ لاہور میں حضرت علامہ مولانا غلام دین صاحب کے مدرسہ میں داخلہ لیا' ابھی چار سپارے ہی حفظ کئے تھے کہ میرے بڑے بھائی الحاج عبدالرحمٰن صاحب مجھے واپس گھر لے آئے کیونکہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے میں نے والدین سے باقاعدہ اجازت نہیں لی تھی جس کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ عارضی طور پر منقطع ہو گیا-

Marfat.com

گاؤں واپس آکر کچھ عرصہ بعد میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے جو اس وقت حیات تھیں' دینی تعلیم کے حصول کیلئے اجازت طلب کی- والدہ صاحبہ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے نہ صرف اپنی طرف سے مجھے اجازت دی بلکہ والد صاحب سے بھی اجازت لیکر دی- ان کا انتقال 27 اگست 1979ء شوال المکرم کو ہوا- میں نے اب تک جو کچھ حاصل کیا اور پڑھا وہ سب والدہ صاحبہ کی دعاؤں کا ثمر ہے اور آج ان کی اولاد میں الحمد اللہ تین حافظ قرآن ہیں"-

صاحبزادہ قاری محمد بشیر طاہر صاحب نے مزید فرمایا "والدین کی باقاعدہ اجازت سے میں دوبارہ حفظ قرآن کے لئے لاہور آگیا اور حافظ محمد اسماعیل صاحب کے قائم کردہ ایک قدیم ادارے درس حضرت وڈے میاں صاحب مغل پورہ سے منسلک ہو کر مولانا قاری محمد بشیر نسیم سے جو کہ علامہ عطا محمد بندیالوی صاحبؒ کے داماد ہیں' 1968ء میں پورا قرآن مجید حفظ کیا- اسی مدرسے میں مولانا قاری غلام محمد صاحب سیالوی سے تجوید اور قراءت کی تعلیم حاصل کی- میں نے تجوید میں تیسیرا لتجوید' جمال القرآن' فوائد المکیہ اور مقدمتہ الجزریہ کا مطالعہ کرنے کے بعد تجوید کی سند 1979ء میں قاری غلام رسول صاحب کے مدرسہ تجوید القرآن صدر بازار لاہور سے بھی حاصل کی' پھر کچھ عرصہ چنیوٹ میں رہنے کے بعد لاہور واپس آکر سلطان پورہ روڈ پر گھوڑے شاہ چوک میں واقعہ غوثیہ لال مسجد میں امامت شروع کر دی- اس چھوٹی مسجد کو ایک بہت بڑی شاندار دو منزلہ مسجد کے طور پر تعمیر کرا کے وہاں حفظ قرآن کا سلسلہ بھی شروع کیا- اس مسجد میں رہتے ہوئے جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو سے 1977ء میں درس نظامی کی تکمیل کی اور 1985ء میں تنظیم المدارس کی سند الشہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ بھی حاصل کی اور اسی دوران 1984ء میں لاہور بورڈ سے میٹرک اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے عربی کورس کیا- 1986ء میں ایف اے اور 1988ء میں بی اے پنجاب یونیورسٹی سے اور منشی فاضل وغیرہ کے پرائیویٹ امتحانات دئے- جامعہ غوثیہ میں 1970ء تا 19 دسمبر 1991ء تک امامت خطابت کے فرائض سرانجام دئے- 1980ء میں جامعہ صدیقیہ بوہڑ والی مسجد سلطان پورہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے قرآن مجید حفظ کرانے کیلئے تقرری ہوئی 1984ء تک یہاں پڑھاتا رہا' چار سال میں 35 بچوں کو قرآن مجید حفظ کرایا- پاکستان کے کئی مقامات پر میرے شاگرد بچوں کو قرآن مجید حفظ کرا رہے ہیں- 1984ء میں جنرل محمد ضیاء الحق صاحب مرحوم نے سکولوں میں عربی اساتذہ کی تعیناتی کا جو سلسلہ شروع کیا اس میں انٹرویو دیا اور پہلی پوزیشن لے کر 1984ء سے 1991ء تک پہلے عربی ٹیچر اور پھر اورینٹل ٹیچر (O-T) کے طور پر بھی خدمات انجام دیں- میری پہلی تقرری گورنمنٹ حبیب ہائی سکول لاہور کینٹ میں ہوئی- 1984ء تا 1988ء اس سکول میں عربی ٹیچر کے طور پر پڑھایا بعد ازاں 1988ء میں میری تقرری گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ لاہور میں ہو گئی"- اپنی سیاسی اور تحریکی سرگرمیوں کے بارے میں صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں ٹیچرز یونین لاہور ڈویژن کا صدر' انجمن مبلغین اسلام شمالی لاہور کا جنرل سیکرٹری اور جمعیت علمائے پاکستان شمالی لاہور کا صدر رہا ہوں اور تحریک نظام مصطفیٰؐ اور تحریک ختم نبوت میں بھی بھرپور حصہ لیا ہے-

Marfat.com

شیفیلڈ میں جلسہ عید میلاد النبیؐ کے موقع پر مولانا قاری محمد بشیر احمد طاہر پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی' مولانا منیر احمد نوشاہی اور مسجد کی انتظامی کمیٹی کے ارکان

مفتی قاری محمد بشیر احمد صاحب طاہر نے اپنے سلسلہ بیعت اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی شخصیت اور برطانیہ میں ان کی دینی خدمات کے حوالے سے فرمایا کہ "میرا حضرت قاضی محمد صادق صاحب چیچوی سے بڑا گہرا قلبی تعلق رہا ہے۔ اگر مجھے کسی روحانی شخصیت نے متاثر کیا تو وہ جناب قبلہ حضرت صاحب چیچوی ہیں جن کی ذات کے ساتھ مجھے حد درجہ محبت ہے' نقشبندی سلسلہ میں یہ ناچیز ان کے ہاتھ پر بیعت ہوا۔ نقشبندی سلسلہ کے علاوہ دنیائے اسلام کے عظیم روحانی پیشوا حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کی اولاد میں سے جناب قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی قادری کی ذات نے مجھے بے حد متاثر کیا اور میں قادری نوشاہی سلسلہ کا روحانی فیض حاصل کرنے کے لئے اس سلسلہ سے بھی منسلک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ عظیم روحانی سلسلوں کی عظیم ہستیوں سے فیض یافتہ ہوں۔ جناب مبلغ اسلام قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب محتاج تعارف نہیں ہیں۔ آپ ایک سدھے سادھے درویش صفت بزرگ' باعمل عالم دین' عظیم مبلغ' اسلاف و اکابرین کا نمونہ' طریق اہلسنت کے پاسبان و ترجمان' برطانیہ میں اسلام کی خدمت کرنے والے' مسلمانوں کو دین کے کاموں کی طرف لگانے والے' جذبہ عبادت' شوق دین' نماز' روزہ' عیدین اور اسلامی تہوار منانے کی ترغیب دینے والے' اس دیار غیر میں ہر نیک کام کی شمع جلانے والے ولی کامل ہیں' مشائخ کی صف میں ایک عظیم روحانی پیشوا جن کا خاندان عظیم جن کے بزرگ عظیم' لوگ جن کے آستانے پر آتے ہیں اور عوام اور علماء کرام کی مشکلیں حل ہوتی ہیں۔ کوئی مذہبی تحریک ہو' دینی مسئلہ ہو' خانگی مسئلہ ہو خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت زیادہ ذہانت اور حکمت سے نوازا ہے۔ قبلہ پیر صاحب کی زندگی اور آپ کا وجود برطانیہ میں بسنے والے لوگوں خصوصاً" مسلمانوں کے لئے خدا کی ایک نعمت ہے سرور دو عالمؐ کا ارشاد ہے کہ جو لوگوں کے معاملات میں اچھا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے معاملات میں بھی اچھا ہو گا اگر اس حدیث نبویؐ کی روشنی میں قبلہ پیر صاحب کو

Marfat.com

دیکھا جائے تو آپ کی ہر بات بے مثال قابل تقلید ہے۔ آپ نے ساری زندگی اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ آپ نے یہاں خود محنت مزدوری کر کے روزی کمائی اور بچوں کو دینی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا' ایک حقیقی مبلغ کی حیثیت سے لوگوں کو ارکان اسلام نماز روزہ کی تلقین اور تعلیم دی عیدین کی نمازوں کا اہتمام کیا جس سے شوکت اسلام ظاہر ہوتی ہے۔ پیر صاحب کی خدمات کا دائرہ وسیع اور کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ یہاں برطانیہ میں علماء کی اکثریت اللہ کے فضل و کرم اور آپ کی کوششوں سے آئی ہے' خصوصاً" بریڈ فورڈ میں کتنے ہی ادارے قبلہ پیر صاحب کی کوششوں سے چل رہے ہیں۔ بریڈ فورڈ میں عظیم الشان مسجد بن رہی ہے اس کے مقابلے کی مسجد پورے انگلینڈ اور یورپ میں نہیں ہے۔ پیر صاحب کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اپنے مذہب' عقیدہ اور مسلک میں مضبوط اور پکے ہیں۔ وہ اپنی زندگی اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی کے نظریات کے مطابق گزار رہے ہیں اگر کسی مسلمان یا عالم میں کوئی کوتاہی دیکھتے ہیں تو اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔

صاحبزادہ قاری محمد بشیر احمد طاہر صاحب نے مزید فرمایا کہ "قبلہ پیر صاحب سے 1989ء میں پہلی بار لاہور میں ملاقات ہوئی وہاں پر میں نے پیر صاحب کو غریب خانے پر تشریف لانے کی دعوت دی جسے آپ نے مہربانی فرما کر قبول فرمایا اور کچھ دنوں بعد میرے گھر رونق افروز ہوئے۔ اس وقت ہماری غوثیہ لال مسجد زیر تعمیر تھی اور شمالی لاہور کے علماء کی بڑی تعداد قبلہ پیر صاحب سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئی تھی جن کے ٹھہرنے کا انتظام مسجد میں ہی کیا گیا تھا۔ اس موقع پر میں نے قبلہ پیر صاحب سے مسجد کے جلد تعمیر ہونے کی دعا کروائی اور حیرت انگیز طور پر اللہ کی مہربانی اور پیر صاحب کی دعا سے دو منزلہ گنبد نما مسجد ایک سال کے اندر مکمل ہو گئی۔ پیر صاحب سے میری دوسری ملاقات حضرت پیر ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ کے عرس مبارک کے موقع پر ڈوگہ شریف میں ہوئی اور وہیں ان سے شرف بیعت حاصل ہوا۔ 1990ء میں قبلہ پیر صاحب نے جمعیت تبلیغ الاسلام کی طرف سے مجھے سپانسر کیا اور میں 19 دسمبر 1991ء کو برطانیہ آ گیا پھر اکتوبر 1993ء میں میرے اہل خانہ بھی برطانیہ آ گئے۔ یہاں پر قبلہ پیر صاحب نے وکٹر سٹریٹ بریڈ فورڈ 9 کی مسجد میں میرا تقرر فرمایا ہے اور میں آج تک اس مسجد کی خدمت کر رہا ہوں۔ یہاں آتے ہی میں نے بعد از نماز ظہر درس قرآن مجید کا آغاز کیا' اللہ کے فضل سے اب تک 19 سپارے مکمل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ جمعۃ المبارک کا خطبہ اور نماز کے ساتھ بچوں کو قراءت و تجوید اور دینی تعلیم دینا میرے فرائض میں شامل ہے یہاں تقریباً" ڈیڑھ سو بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس وقت تین مدرس قاضی عبدالغنی صاحب' حافظ سلیم اختر صاحب اور میں اور دو استانیاں بچے اور بچیوں کو دینی تعلیم دے رہی ہیں۔ اس وقت کی مسجد کے چار ہال مکمل ہو چکے ہیں' ایک ہال میں نماز جمعہ اور عیدین ادا کی جاتی ہیں دوسرا ہال مذہبی پروگراموں اور تقریبات کیلئے مختص ہے جبکہ تیسرا ہال بزرگوں کیلئے ڈے سنٹر کے طور پر استعمال ہو گا۔ مسجد کی ابھی مزید توسیع کا پروگرام ہے جس کا نقشہ بھی پاس ہو چکا ہے"۔

جمعیت تبلیغ الاسلام کی سرگرمیوں اور دائرہ کار کا ذکر کرتے ہوئے صاحبزادہ مفتی بشیر احمد طاہر

Marfat.com

صاحبزادہ قاری محمد بشیر احمد صاحب طاہر اپنے دونوں صاحبزادوں محمد الیاس اور محمد ادریس کے ساتھ

صاحب نے فرمایا کہ "جمعیت نے برطانیہ کے مسلمانوں کے مسائل کے حل کیلئے ایک فتاوئ بورڈ قائم کیا ہوا ہے جس کا میں بھی ایک ممبر ہوں' برطانیہ میں مسلمانوں خاص طور پر بچے بچیوں کے مسائل بہت زیادہ ہیں خصوصاً" جو بچیاں پاکستان سے شادی کر کے آتی ہیں انہیں کئی مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ شادی کر کے آنے والے لڑکے کی کوشش ہوتی ہے کہ مزید رشتے داروں کو یہاں لایا جائے اور زیادہ سے زیادہ پیسے ملک بھیجے جائیں' پاکستان میں ماں باپ بھی یہی توقع کر رہے ہوتے ہیں لیکن یہاں کے اخراجات اور مسائل میں یہ توقعات پوری نہیں ہوتیں تو جھگڑا اور ان بن شروع ہو جاتی ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے جمعیت تبلیغ الاسلام نے شعبہ قضاۃ قائم کیا ہے جو پیر صاحب کی سرپرستی میں کامیابی سے چل رہا ہے اس کے علاوہ ایک علماء کونسل ہے جس کے ارکان مسائل کا شکار لڑکے لڑکیوں سے مل کر فیصلے کراتے ہیں تاکہ ان میں صلح صفائی ہو اور اگر کوئی مسئلہ بات چیت سے حل نہ کرایا جا سکے تو پھر اسے علماء کونسل میں پیش کر کے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ اس کونسل کے دوسرے ممبران میں حضرت مولانا مفتی محمد جمیل صاحب' مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب' مولانا فضل صاحب اور مولانا عبدالشکور صاحب ہزاروی شامل ہیں"۔

پاکستان اور برطانیہ میں دینی تعلیم کے ماحول میں فرق اور مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے صاحبزادہ محمد بشیر احمد صاحب طاہر نے فرمایا کہ "بعض لوگوں کے نزدیک برطانیہ میں مسلمان بچوں کا مستقبل روشن نہیں ہے لیکن میں اس سے مایوس نہیں ہوں' یہاں ایسے بچے بھی ہیں جو پانچوں وقت کی نماز حتیٰ کہ تہجد بھی پڑھتے ہیں جتنی تعداد میں بچے یہاں نماز پڑھتے ہیں پاکستان میں نہیں پڑھتے لیکن ایک کمی ضرور ہے کہ والدین جس طرح سکولوں کے لئے کوششیں کرتے ہیں اس طرح مساجد اور مدرسوں کے لئے بچوں پر زور نہیں ڈالتے۔ پاکستان میں بچوں کو مارپیٹ اور سختی کے ساتھ بھی دینی تعلیم دی جاتی ہے اور وہ پڑھ بھی جاتے ہیں لیکن یہاں برطانیہ میں آزادی ہے' آپ بچے کو کچھ کہہ نہیں سکتے اس لئے یہاں بچوں کی دینی

Marfat.com

مولانا قاری محمد بشیر احمد طاہر صاحب بریڈ فورڈ میں محفل میلاد میں تلاوت فرما رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں وہ جامعہ غوثیہ لال مسجد لاہور میں جلسہ میلاد النبیؐ میں مولانا عبدالستار نیازی صاحب اور قاری عبدالحمید قادری کے ساتھ

تعلیم کے لئے ضروری ہے کہ ماں باپ اور مسجد کمیٹیاں پوری طرح ساتھ دیں بہرحال ہم کوشش کر رہے ہیں"۔ صاحبزادہ قاری محمد بشیر احمد طاہر صاحب نے کہا کہ برطانیہ میں دین کے فروغ اور مسلک اہلسنت کے احیاء میں علماء مشائخ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ ملک عیسائیوں کا ہے' حکومت عیسائیوں کی ہے' معاشرہ عیسائیوں کا ہے' ہمارا کوئی قانون اور رہنما نہیں ہے جس کا حکم چلتا ہو لیکن اس کے باوجود اگر لوگ مسجدوں میں آرہے ہیں' نوجوان نسل دین سیکھ رہی ہے اور عمل کر رہی ہے' بچیاں گھروں میں قرآن پڑھ رہی ہیں اور مسلمانوں کی لائبریریاں قائم ہو چکی ہیں تو یہ سب کچھ علماء اور مشائخ ہی کی خدمات ہی کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ بعض مساجد میں ناخوشگوار واقعات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا بشیر احمد صاحب طاہر نے کہا کہ اس کی وجوہات علاقائیت اور برادری ازم کے حوالے سے ہوتی ہیں۔ ایسے واقعات پاکستان میں بھی ہوتے ہیں' یہاں بھی پاکستان کے لوگ آئے تو انہوں نے اپنے علاقے اور برادری کی بنیاد پر مساجد قائم کرنے کی کوشش کی پھر جو پرانے لوگ تھے وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے کہ وہ سمجھتے کہ اس مسجد کو چلانا چاہئے' وہ دینی مسائل سے بھی اتنا واقف نہیں تھے اب جو لوگ آرہے ہیں وہ ان معاملات کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں' مذہب کے ساتھ ان کا لگاؤ زیادہ ہے اس لئے انشاء اللہ مستقبل میں ایسے واقعات کم ہوں گے۔

مولانا صاحب نے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام اہلسنت علماء و مشائخ اور بزرگوں کی عزت کریں' اپنے دینی اداروں کی عزت اور خدمت کریں کیونکہ علماء و مشائخ کی عزت ہوگی' تو اسلام کی عزت ہوگی۔ خود ان کی عزت ہوگی بدقسمتی سے دیکھا یہ گیا ہے کہ لوگ علماء کی مخالفت کرتے ہیں اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ نوجوان پہلے ہی دین سے دور ہیں اور یہ مخالفت انہیں اور دور کر دیتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ علماء کو عزت دی جائے کیونکہ علماء کے بغیر ہمارا نظام نہیں چل سکتا۔

Marfat.com

مولانا قاری حافظ رجب علی قادری نوشاہی

مولانا قاری حافظ رجب علی صاحب قادری نوشاہی بریڈ فورڈ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام ہلٹن روڈ پر واقع مسجد میں خطابت و امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ قبل ازیں آپ پاکستان میں بھی طویل عرصہ تک نمایاں دینی خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ تحریک نظام مصطفےٰ میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے چکے ہیں۔ آپ مسلم مسجد لاہور کے المناک واقعہ کے بھی عینی شاہد ہیں۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے' سلسلہ قادریہ سے منسلک ہیں اور فقیروالا میں آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے ایک خلیفہ پیر صبغت اللہ صاحب قادری سے بیعت ہیں البتہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے قربت اور عقیدت کے باعث اپنے نام کے ساتھ نوشاہی لکھنا پسند کرتے ہیں۔

مولانا قاری رجب علی قادری صاحب بلوچ قوم کی ایک مشہور شاخ لاشاری سے تعلق رکھتے

Marfat.com

حافظ قاری رجب علی صاحب قادری جامع مسجد تبلیغ الاسلام بیلٹن روڈ بریڈ فورڈ 7 میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کر رہے ہیں

ہیں- آپ نے یکم جنوری 1954ء کو ساہیوال کے ایک گاؤں مرولہ شریف میں ایک دیندار و معزز زمیندار گھرانے میں آنکھ کھولی- اپنی ابتدائی "تعلیم و تربیت اور خاندانی پس منظر کے بارے میں بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا "میرے والدین 1947ء میں ضلع گورداسپور (انڈیا) سے ہجرت کر کے پاکستان آئے اور ساہیوال کے ایک گاؤں مرولہ شریف میں آباد ہوئے- ہمارا خاندان لاشاری بلوچ ہے مگر ہم ٹھیٹھ پنجابی بولنے والے ہیں- والد محترم محمد رمضان خان صاحب لاشاری اور چچا نے پاکستان آ کر زمینداری کو بطور پیشہ اپنایا- میرے والدین شروع ہی سے مذہبی رجحانات اور خیالات رکھتے ہیں' میں نے بھی اسی ماحول میں آنکھ کھولی - والد بزرگوار علاقہ کی ایک معزز شخصیت ہیں اور صوفی محمد رمضان خان کے نام سے مشہور ہیں- انہیں حضرت پیر محمد اسمٰعیل شاہ کرمانوالہ سے بہت عقیدت ہے اور آپ میرے استاد محترم حافظ قاری محمد عیسیٰؒ صاحب کے خلیفہ ہیں- ہوش سنبھالنے پر مجھے ایک پرائمری سکول میں داخل کرا دیا گیا وہاں میں نے استاد محترم غلام محمد شاد صاحب مرحوم کی شفقت سے پانچویں تک تعلیم حاصل کی- ہمارے گاؤں میں ایک بہت بڑا دینی ادارہ درس بلھے شاہ تھا جہاں گاؤں کے بچے قاری حافظ محمد عیسیٰؒ صاحب مرحوم سے ناظرہ اور حفظ قرآن پڑھا کرتے تھے- قاری صاحب قبلہؒ قادری سلسلہ کے بزرگ تھے- آپ ضلع بھر کی مشہور و معروف شخصیت تھے- آپ کی پوری زندگی تعلیم و تعلم القرآن میں گذری' آپ کا مزار پر انوار مرولہ شریف میں ہے- ابتداء میں' میں نے آپ ہی سے بیعت کی تھی- میں دن کو کھیتوں پر کام کرتا اور شام کو قاری صاحب سے سبق لیتا اور رات کو مسجد ہی میں سو جاتا- اس طرح ڈھائی سال کے عرصے میں' میں نے مکمل قرآن پاک حفظ کر لیا اور پہلا مصلیٰ بھی وہیں سنایا میرے والدین اور استاد صاحب میری اس کامیابی پر بے حد خوش ہوئے"-

مولانا صاحب نے مزید فرمایا "میں نے سکول کی مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے قریب کے ایک

Marfat.com

ہائی سکول میں داخلہ بھی لیا لیکن مجھے دینی تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق پیدا ہو چکا تھا۔ اسی شوق کے پیش نظر میں والدین کی اجازت سے تحصیل علم دین کے لئے بھائی پھیرو کے ایک مدرسہ جامعہ احیاء العلوم میں داخل ہو گیا۔ وہاں میرے استاد محترم حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب صدیقی مدظلہ عالی تھے جو کہ ادارے کے مہتمم بھی تھے۔ وہاں سے پھر میں سکھر چلا گیا جہاں پر جامعہ غوثیہ رضویہ میں حضرت مولانا مفتی محمد حسین قادری صاحب سے درس نظامی کی کتب پڑھیں اور درس نظامی کی تکمیل حضرت مولانا محمد اقبال حسین شاہ صاحب فیضی سے کی۔ دورہ حدیث خان پور کے ایک مدرسہ جامعہ سراج العلوم میں شیخ الحدیث مولانا محمد مختار احمد صاحب اویسی سے کیا اور سند بھی وہیں سے حاصل کی۔ 85ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد میں نے تنظیم المدارس کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ 86ء میں فاضل اردو کا امتحان دیا' ساتھ ساتھ قراءت و تجوید کی کتب فوائد المکیہ' تجوید القرآن اور مقدمتہ الجزریہ وغیرہ قاری عبدالوہاب مکی صاحب اور مسلم مسجد لاہور کے قاری محمد عبدالقیوم صاحب سے پڑھیں اور مسلم مسجد لاہور سے قراءت کی سند حاصل کی بچوں کو تدریس کی ابتدا بسم اللہ مسجد پولیس لائنز سکھر سے کی' ساتھ ہی وہیں پر حرم مسجد میں نماز جمعہ بھی پڑھاتا رہا۔ اس کے بعد محمد اقبال شاہ صاحب کے قائم کردہ ایک مدرسہ جامعہ سراج العلوم میں بھی کچھ عرصہ بچوں کو حفظ قرآن کراتا رہا۔ 1975ء میں لاہور آگیا' یہاں پر میں نے فوج میں خطیب کے لئے درخواست دی لیکن منتخب نہ ہو سکا۔ پھر گڑھی شاہو روڈ پر جامع مسجد نور سلطان پورہ میں تقریباً" سات آٹھ سال امامت خطابت کی۔ 75ء میں شادی کے بعد جناح پارک میں کافی محنت کر کے ایک گھر اور مسجد بنائی جس کا نام جامع مسجد غوثیہ تھا۔ ساتھ ساتھ میں جامعہ نعیمیہ میں بھی پڑھاتا رہا۔ جامعہ شمسیہ فیض آباد اور بوڑھے راوی کے پاس قاری محمد افضل صاحب کے مدرسہ جامعہ اسلامیہ میں بھی قرآن کی تعلیم دی۔ اسی اثنا میں میں نے بلدیہ لاہور کے ہائی سکول میں عربی ٹیچر کے لئے درخواست دی جس پر مجھے 26 ستمبر 87ء کو جہانگیر آباد وسن پورہ کے سکول میں ملازمت مل گئی۔ وہاں میں نے 20 نومبر 98ء تک یعنی تقریباً" گیارہ سال پڑھایا"۔

پاکستان میں سیاسی اور دینی تحریکوں میں اپنی شرکت کے حوالے سے مولانا قاری حافظ رجب علی صاحب قادری نوشاہی نے فرمایا "میں نے تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےؐ میں جمعیت علمائے پاکستان کے پلیٹ فارم سے بھرپور حصہ لیا۔ میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ عالی اور حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی مدظلہ عالی کے علم و تقویٰ اور سیاسی بصیرت سے بے حد متاثر تھا۔ جب یہ دونوں شخصیات اکٹھی تھیں تب تک میں جمعیت کے ساتھ کام کرتا رہا اور سلطان پورہ کا صدر رہا۔ لاہور میں ایک بار سیلاب آیا تھا جس سے بڑی تباہی ہوئی تھی' اس وقت میں نے جمعیت کے پلیٹ فارم سے امدادی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ مسلم مسجد لاہور کے المناک واقع کے دوران میں بھی وہیں موجود تھا' اس وقت پولیس نے جو شرمناک کردار ادا کیا تھا اس کا میں عینی شاہد ہوں"

برطانیہ آنے کے سبب اور پیر سید معروف حسین نوشاہی صاحب کی شخصیت کے حوالے سے

Marfat.com

گفتگو کرتے ہوئے قاری صاحب نے فرمایا کہ قبلہ پیر صاحب کا لاہور آنا جانا رہتا تھا وہیں پر اپنے ایک دوست علامہ محمد طفیل اظہر صاحب کے ذریعے 1993ء میں قبلہ پیر صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ پہلی ہی ملاقات میں' میں ان کی شخصیت اور سادگی سے بے حد متاثر ہوا۔ پیر صاحب بہت مخلص اور علم دوست انسان ہیں اور علماء اور مشائخ کے ساتھ خصوصی ربط و تعلق رکھتے ہیں۔ پیر صاحب سے 93ء سے اب تک بہت خصوصی تعلق ہے۔ میری پیر صاحب سے بیعت تو نہیں ہے لیکن میں ان سے مریدوں سے زیادہ عقیدت و محبت رکھتا ہوں اور اسی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ نوشاہی لکھتا ہوں۔ پیر صاحب کے بارے میں ایک حلقہ کا تاثر یہ ہے کہ وہ صرف اپنے مریدوں ہی کو خدمت کا موقع فراہم کرتے ہیں' میرے خیال میں یہ تاثر سراسر غلط ہے اور میں اس کی زندہ مثال ہوں کہ قبلہ پیر صاحب ہر اس ساتھی پر شفقت فرماتے ہیں جس کے ساتھ آپ کا ربط اور تعلق ہو اور ہر اس دینی شخصیت کو بلا امتیاز خدمت کا موقع فراہم کرتے ہیں جو اس لائق ہو۔ مجھے انگلینڈ بلانے میں پیر صاحب کی خصوصی محبت اور شفقت کار فرما تھی۔ ان کی طرف سے بھیجی گئی سپانسر شپ پر میں 20 نومبر 1998ء کو انگلینڈ آگیا اور یہاں آکر جمعیت تبلیغ الاسلام سے منسلک ہوگیا۔ میں آج کل ہلٹن روڈ پر واقع مسجد میں کام کر رہا ہوں' وہاں پانچ وقت کی نماز' بچوں کو قرآن اور نماز جمعہ پڑھاتا ہوں' اس کے علاوہ روزانہ درس قرآن دیتا ہوں۔ یہاں میرے پاس 60' 65 بچے پڑھ رہے ہیں اور بیس پچیس بچوں کی کلاس ہے۔ بچوں کو اردو کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دین کی بنیادی باتوں کی بھی تعلیم دیتا ہوں' یہاں کی خطابت و امامت بھی میرے فرائض میں شامل ہیں۔ قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے اپنی شبانہ روز کوششوں سے یہاں بریڈ فورڈ کے ماحول کو کافی تبدیل کر دیا ہے۔ ایک طویل عرصہ تک آپ رات کو فیکٹری میں کام کرتے تھے اور دن کو دین کی تبلیغ کرتے تھے۔ اس طرح آپ نے یہاں پر دین کا کافی کام کیا ہے۔ اور اس کا سہرہ یقیناً" آپ کے سر ہے۔ اس وقت پیر صاحب کی زیر سرپرستی سترہ اٹھارہ ادارے چل رہے ہیں"۔

قاری صاحب نے آخر میں فرمایا "اگرچہ میں نے زیادہ عرصہ پاکستان میں لاہور میں گزارا ہے وہاں میں نے خود ہی فنڈز وغیرہ جمع کر کے جامع مسجد غوثیہ جناح پارک میں 16 سال تک خدمت انجام دی۔ وہاں کے لوگ بھی بہت تعاون کرنے والے تھے اور یہاں کے لوگ بھی دین کی سمجھ بوجھ اور دین سے محبت رکھنے والے ہیں۔ یہاں کے بچے بڑے ذہین ہیں انہیں کوئی بات اگر سمجھا دی جائے تو وہ فوراً" اسے قبول کر لیتے ہیں اور اس کام میں گہری دلچسپی لیکر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہاں کے بچے زیادہ سختی کو پسند نہیں کرتے' اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ انہیں محبت اور شفقت کے ساتھ دین کی طرف راغب کیا جائے"۔

Marfat.com

صاجزادہ محمد طاہر مفتی

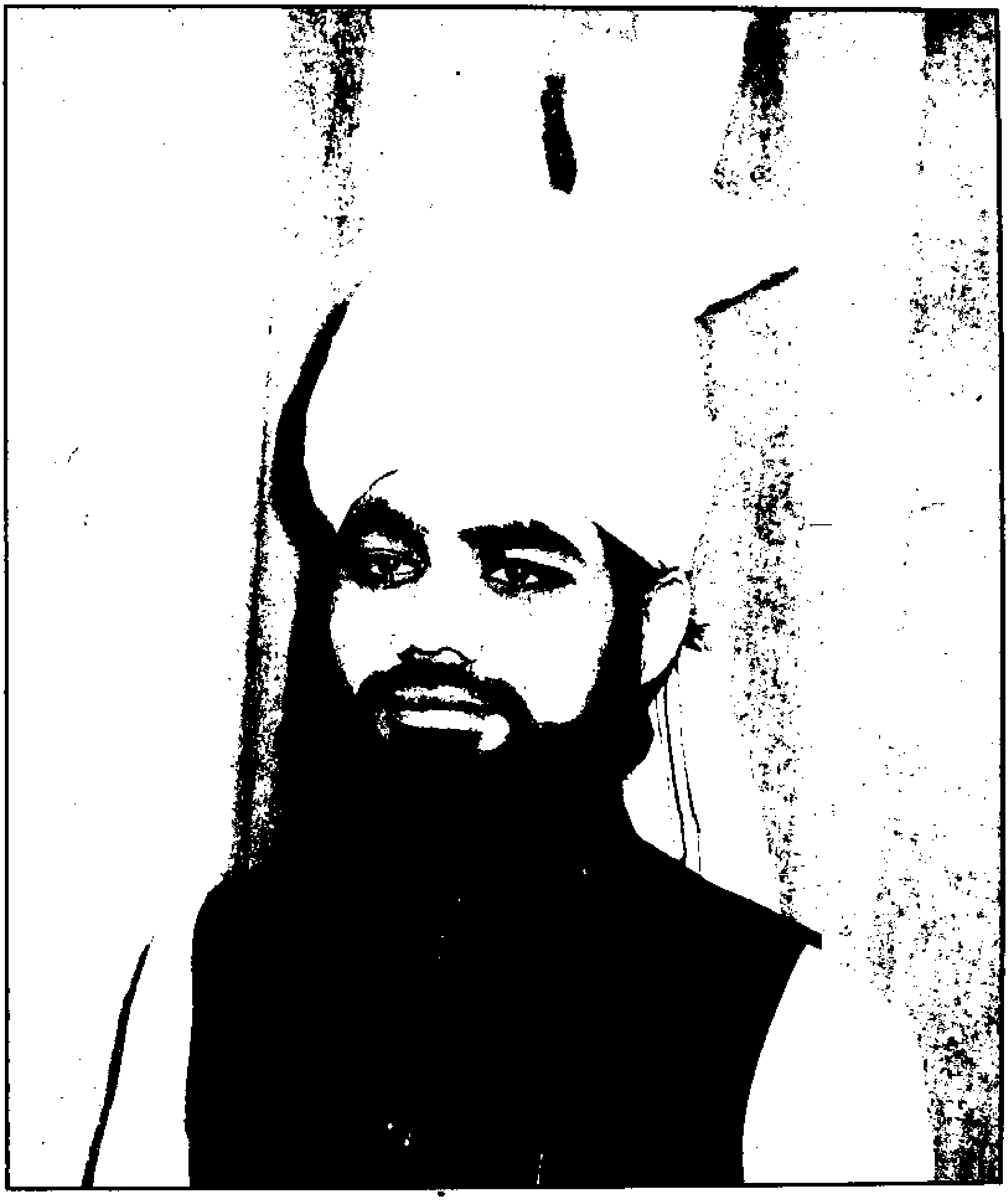

صاجزادہ محمد طاہر مفتی صاحب ایک ایسے خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں جس کا علمی اور روحانی لحاظ سے ایک بلند مقام ہے- صاجزادہ صاحب دینی اور عصری علوم سے بہرہ ور ہیں اور اس وقت برطانیہ میں برمنگھم اور مانچسٹر کے درمیان واقع شہر ٹلفورڈ میں جامعہ غوثیہ میں امامت' خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں- ساتھ ہی ساتھ وہ کیمونٹی کی فلاح و بہبود کے لئے بھی بھرپور خدمات انجام دے رہے ہیں- دینی اجتماعات' تقریبات اور محافل میلاد و مجالس محرم میں نہ صرف برطانیہ کے مختلف شہروں میں خطاب کرتے ہیں بلکہ اس حوالے سے یورپ کے کئی ملکوں اور کینیڈا کا دورہ بھی کر چکے ہیں-

Marfat.com

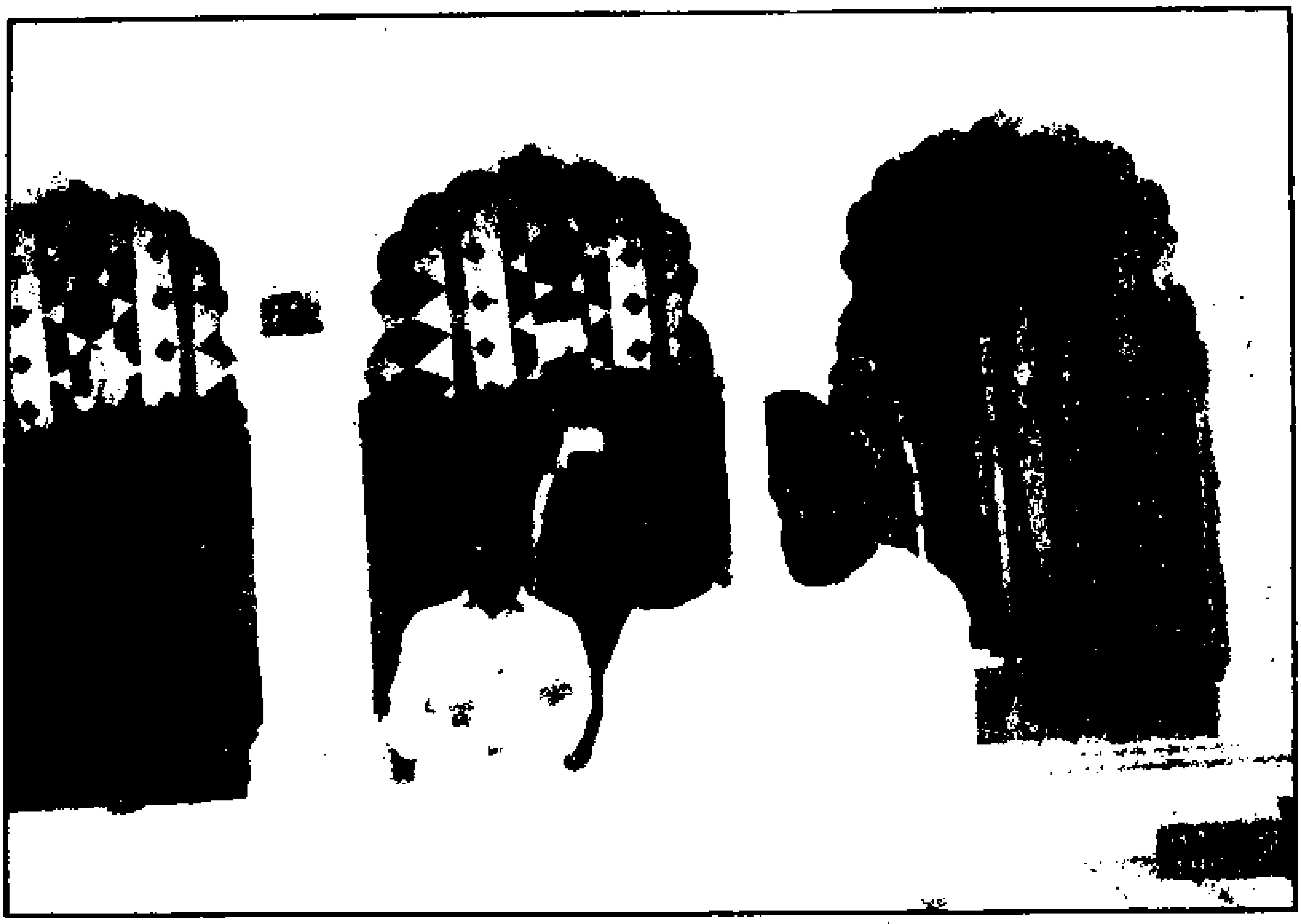

صاحبزادہ محمد طاہر مفتی اپنے دور طالب علمی میں دربار عالیہ گولڑہ شریف میں علامہ قاری ظہور احمد صاحب اور نعت خواں عبدالوحید صاحب چشتی کے ساتھ

مفتی صاحب مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ کے بھی سرگرم رکن ہیں۔

صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب 27 فروری 1965ء کو اٹک آئل کمپنی مورگاہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی حضرت مولانا مفتی محمد صادق چشتی صاحبؒ ایک بلند پایہ عالم دین تھے جبکہ آپ کے دادا مکرم حضرت علامہ پیر نور محمد صاحب بھی حافظ قرآن' قاری اور وقت کے ولی کامل تھے' انہیں پیر صاحب مانکی شریف سے خلافت ملی تھی۔ حضرت علامہ پیر نور محمد صاحب کابل سے ہجرت کر کے اٹک کے ایک گاؤں میں تشریف لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی آواز سے نوازا تھا کہ جب وہ قرات کرتے تو سامعین پر ایک عجیب کیفیت اور رقت طاری ہو جاتی۔ آپ نے علاقہ کے لوگوں کو بے پناہ فیض پہنچایا۔ لوگ اپنے اپنے مسائل لے کر ان کے پاس آتے تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمد صادقؒ صاحب کی کم عمری ہی میں حضرت پیر نور محمد صاحب کا وصال ہو گیا تھا' اسی طرح حضرت مفتی محمد صادقؒ بھی صرف 42 برس کی عمر میں ٹریفک کے ایک حادثہ میں جام شہادت نوش فرما گئے اس وقت ان کے صاحبزادے محمد طاہر مفتی صاحب محض 2 برس کے شیر خوار تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب چشتیؒ سے نہ صرف پاکستان میں کئی علماء نے اکتساب فیض کیا بلکہ برطانیہ میں مرکزی جماعت اہل سنت کے صدر علامہ سید زاہد حسین شاہ صاحب نے بھی ان سے فیض حاصل کیا اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے بانی اور یورپ میں دینی و تبلیغی خدمات کے حوالے سے انتہائی نمایاں مقام رکھنے والے علامہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی بھی ان کے تلامذہ میں سے ہیں۔

صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب کا تذکرہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ان کے بلند پایہ

Marfat.com

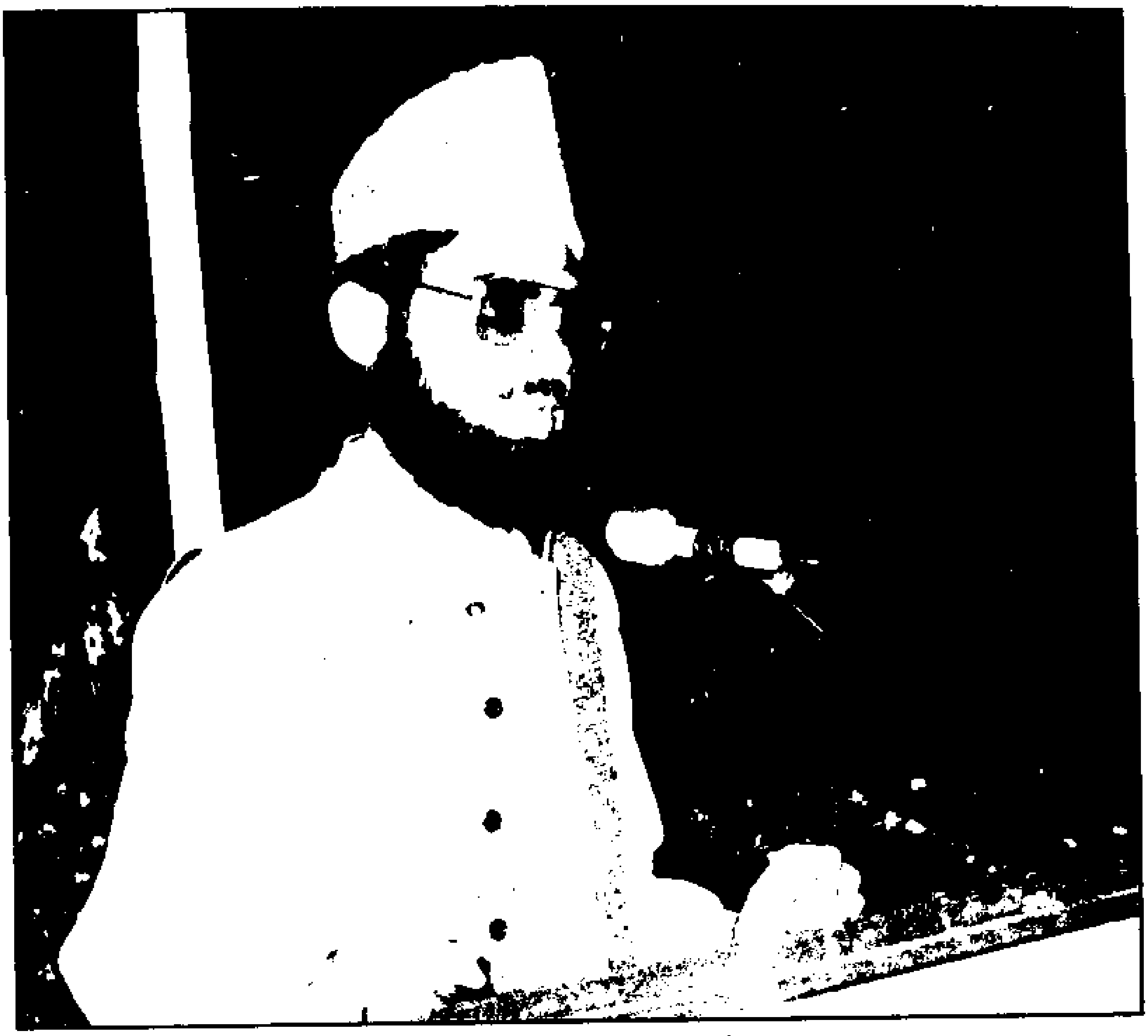

صاحبزادہ محمد طاہر صاحب مفتی ایرانی سفیر جواد منصوری کے اعزاز میں استقبالیہ سے خطاب فرمارہے ہیں۔

والد گرامی کی شخصیت کا تفصیلی ذکر نہ کیا جائے۔ حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحبؒ 1925ء میں ضلع کیمبل پور (موجودہ اٹک) کے مشہور موضع برازئی میں پیدا ہوئے۔ آپ دس بارہ برس کی عمر میں ہی اپنے گاؤں میں قرآن پاک ختم کیا اور سکول میں آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ آپ کو اپنے برادر بزرگ مولانا مفتی شفیق الرحمٰن صاحب نقشبندی (جو ایک عالم دین اور عظیم مبلغ تھے) کی بدولت دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ فارسی وعربی کی ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد آپ نے دینی علوم کی خاطر حضرو (کیمبل پور) کے مختلف دینی مدارس میں درس نظامی کی کتابیں مکمل کیں۔ 1947ء میں پاکستان کی قدیم درسگاہ دارالعلوم حزب الاحناف میں درجہ حدیث میں امتیازی حیثیت سے کامیابی حاصل کی۔ آپ کے صرف ونحو کے استاد مولانا مہرالدین صاحب اور مولانا سید منور علی صاحب تھے جبکہ آپ کے حدیث کے استاد حضرت محدث پاکستان مفتی اعظم شیخ الحدیث علامہ سید ابوالبرکات صاحب ہیں۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحبؒ نے راولپنڈی میں مستقل سکونت اختیار کرلی اور ڈھوک رتہ جامع مسجد قاضیاں کے خطیب وامام مقرر ہوئے۔ قدرت نے آپ کو تقریر اور تدریس دونوں کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ 1950ء میں آپ نے انجمن معین الاسلام کے نام سے ایک جماعت قائم کی۔ انجمن معین الاسلام نے جلوس عید میلادالنبیؐ، مذہبی تقاریب اور دینی جدوجہد میں بہت مثبت اور اہم کردار ادا کیا۔

Marfat.com

1952ء میں مفتی محمد صادق صاحب چشتیؒ بہت سے احباب کے اصرار پر اٹک آئل کمپنی مورگاہ منتقل ہو گئے جہاں آپ نے جامع مسجد مورگاہ میں خطابت و امامت کے علاوہ ایک دینی درسگاہ مدرسہ غوثیہ کے نام سے قائم کی جس میں مقامی طلبہ کے علاوہ بیرونی طلبہ بھی دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ 1962ء میں مفتی صاحب نے فریضہ حج ادا کیا۔ معراج النبیؐ' حزب الصادق علیٰ عنق الکاذب اور محبوب خدا جیسی کتابوں کے علاوہ بے شمار پمفلٹ اور مفید مضامین آپ کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ آپ خانقاہ معلیٰ گولڑہ شریف کے حلقہ ارادت میں شامل اور حضرت پیر سید غلام محی الدین شاہ بابو جیؒ صاحب سے بیعت تھے۔ 24 مئی 1967ء بروز بدھ مفتی صاحب سہ پہر کے وقت آرمی افسران کو درس قرآن دینے کے لئے اپنی موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ سامنے سے آنے والی آرمی ہی کی ایک گاڑی سے تصادم کے نتیجہ میں اپنی جان' جان آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ کی نماز جنازہ مورگاہ کی تاریخ میں سب سے بڑی نماز جنازہ تھی' آپ کو جامع مسجد کے احاطے ہی میں سپرد خاک کیا گیا۔

صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب چونکہ انتہائی کم عمری میں سایہ پدری سے محروم ہو گئے تھے اس لئے ان کے تایا جان مولانا مفتی شفیق الرحمٰن صاحب نقشبندی نے ان کی ابتدائی دینی تعلیم میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ آستانہ عالیہ موہڑہ شریف سے وابستہ تھے اور انہیں خواجہ خواجگان خواجہ قاسم موہڑویؒ صاحب سے خلافت حاصل تھی۔ آپ ہی نے صاحبزادہ محمد طاہر مفتی کو ان کے سکول کے زمانے میں عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم دی۔ صاحبزادہ صاحب نے اٹک آئل کمپنی مورگاہ کے مشہور ایلیٹ ہائی سکول سے میٹرک اور کیپٹل کالج راولپنڈی سے ایف اے کیا۔ بعد ازاں انہوں نے درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری لی۔

اپنی دینی تعلیم کے حوالے سے صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب نے فرمایا "میرے دینی استادوں میں سب سے پہلے استاد میرے تایا جان حضرت علامہ مفتی شفیق الرحمٰن صاحب نقشبندیؒ ہیں جن سے میں نے فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ پھر وہیں جامعہ غوثیہ رضویہ سلطان العلوم میں صرف و نحو کی مزید کتابیں پڑھیں جبکہ دینی تعلیم کی تکمیل جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں کی۔ میرے اساتذہ میں بھیرہ شریف کے علامہ محمد بشیر صاحب' علامہ مولانا غلام محی الدین صاحب سلطان' حضرت علامہ مولانا محمد اشرف صاحب شیخ الحدیث اور جامعہ رضویہ ضیاء العلوم میں حضرت علامہ فضل احمد صاحب' مولانا عبدالرشید صاحب (جو میرے والد گرامی کے شاگرد تھے) فقہ کے استاد مولانا عبدالرزاق صاحب' مولانا محمد یعقوب صاحب چشتی' شیخ الحدیث علامہ مولانا غلام محی الدین شاہ صاحب اور ان کے برادر اصغر حضرت علامہ مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب جیسی بزرگ ہستیاں شامل ہیں مؤخرالذکر دونوں اساتذہ کرام سے میں نے دورہ حدیث کیا اور اس کے بعد 1988ء میں تنظیم المدارس کی سند حاصل کی جو ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کے مساوی ہے۔ میں نے جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے تجوید و قراءت کا کورس بھی کیا' اس شعبہ میں میرے استاد قاری عبدالرب صاحب

Marfat.com

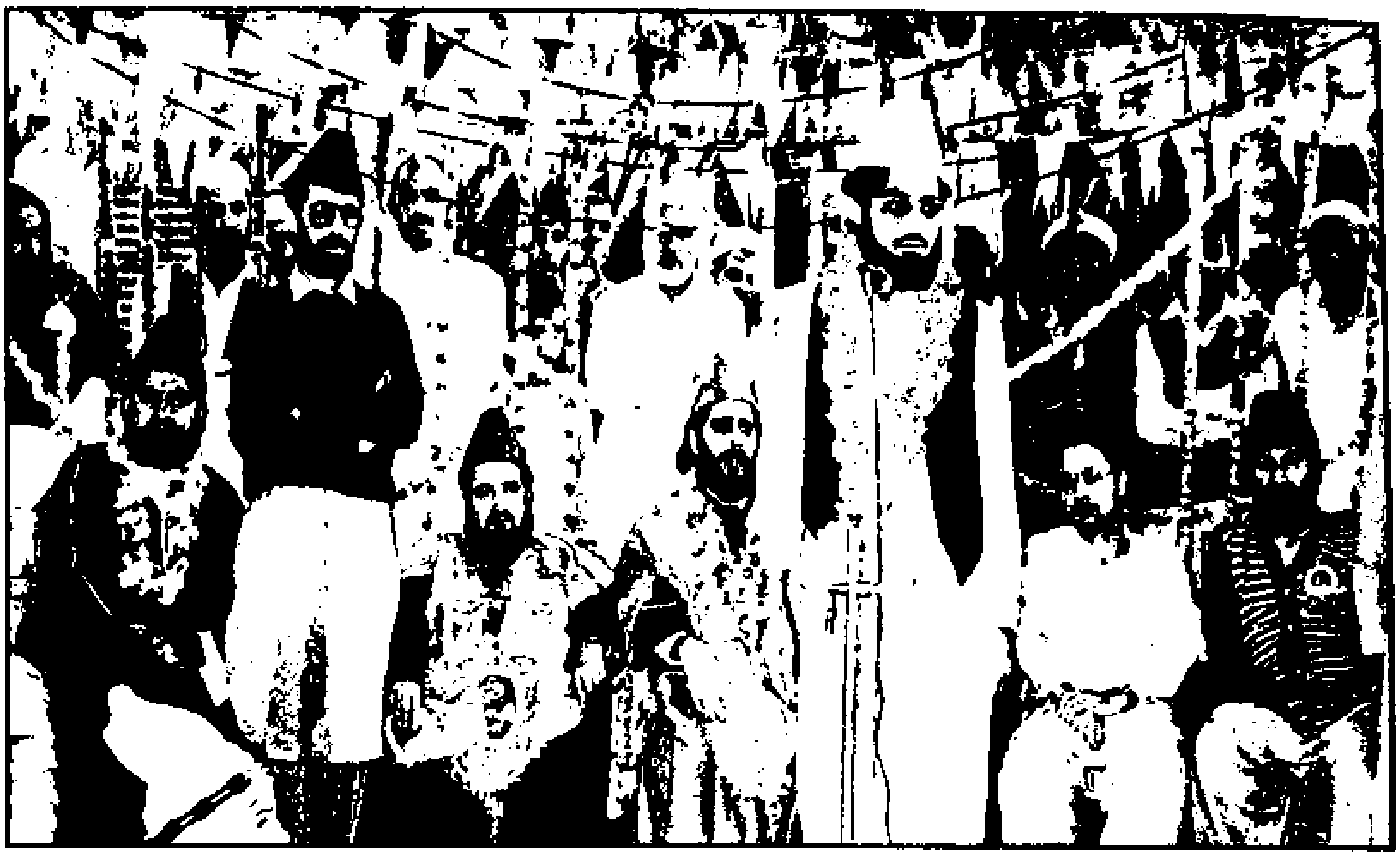

صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب مورگاہ راولپنڈی میں عید میلاد النبیؐ کے موقع پر خطاب فرما رہے ہیں۔ مولانا پیر غلام محی الدین صاحب سلطان' مولانا محمد نواز صاحب مرحوم' علامہ حافظ محمد ارشاد صدیقی صاحب اور قاری میاں امجد صاحب بھی موجود ہیں

تھے۔ میرے تمام ہی اساتذہ نہایت شفیق اور مہربان تھے' خاص طور پر منطق کے استاد علامہ محمد یعقوب صاحب چشتی بڑی لگن ' محنت اور محبت سے پڑھاتے تھے۔ ان کے پڑھائے ہوئے سبق ہمیں فورا" یاد ہو جاتے۔ وہ آج بھی اسلام آباد میں ستارہ مارکیٹ کے قریب مسجد میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں دیکھنا اور ملنا کسی ولی کو دیکھنے اور ملنے کے برابر ہے۔

بیعت کے حوالے سے صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب نے فرمایا "میں چھٹی یا ساتویں جماعت کا طالب علم تھا کہ والدہ ماجدہ کے ساتھ گولڑہ شریف گیا تو قطب الاقطاب حضرت پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب" سے بیعت کے لئے عرض کی۔ آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا' ابھی طالب علم ہو' جب فارغ ہو جاؤ تب بیعت کرنا۔ جب میں علوم اسلامیہ سے فارغ ہوا تو آپ وصال فرما چکے تھے چنانچہ میں نے آپ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت علامہ پیر سید عبدالحق شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے علاوہ مجھے نقشبندی سلسلے کے بزرگ حضرت علامہ غلام محی الدین صاحب نقشبندی مجددی چراہ شریف (اسلام آباد کے نزدیک) سے بھی بیعت اور خلافت حاصل ہے۔ حضرت علامہ غلام محی الدین صاحب کو حضرت پیر چنن شاہ صاحب بخاری سے بیعت اور خلافت حاصل تھی۔"

نقشبندی سلسلے میں خلافت حاصل ہونے کے باوجود بیعت کا سلسلہ آگے نہ بڑھانے کا سبب بیان کرتے ہوئے صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب نے فرمایا "میں نے پیری مریدی کے اس سلسلے کو آگے اس لئے نہیں بڑھایا کہ میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتا۔ جب تک میں اپنے آپ کو حضور نبی کریمؐ کی غلامی میں مکمل طور پر کو ڈھال نہیں لیتا اس وقت تک مجھے بیعت لینے کا تصور نہیں کرنا چاہئے کیونکہ پیری مریدی کوئی کھیل تماشہ نہیں یہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے لوگوں کو ملانے کا طریقہ ہے۔ بیعت کا مطلب ہے

Marfat.com

اپنے آپ کو پیر کے حوالے کر دینا اور پیر اپنے مرید کو صراط مستقیم پر لاتا ہے' اللہ اور اس کے رسولؐ کی بار گاہ میں پہنچاتا ہے تو جب وہ رب کے حکم پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے بھی تزکیہ نفس کیا اس نے فلاح و نجات پائی"۔

پاکستان میں اپنی دینی و تدریسی مصروفیات کے حوالے سے صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب نے بتایا کہ وہ جامعہ غوثیہ رضویہ سلطان العلوم مورگاہ میں ادیب عربی کے طلبہ کو تعلیم دیتے رہے۔ جامع مسجد مدنی گوجر خان میں بھی دس سال تک جمعہ کی امامت و خطابت کے لئے تشریف لے جاتے رہے' اس کے علاوہ مختلف علاقوں میں تقاریر' محافل میلاد اور مجالس محرم سے خطابات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ طالب علمی کے زمانے میں انجمن طلباء اسلام کے جنرل سیکرٹری اور بعد میں اپنے علاقے اٹک آئل کمپنی مورگاہ میں جمعیت علماء پاکستان کے ناظم رہے۔

برطانیہ آمد کے بارے میں صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب نے فرمایا "سکاٹ لینڈ میں گلاسگو اور ایڈنبرا کے درمیاں ولنگٹن ٹاؤن میں ایک مسجد قائم کی گئی تھی جہاں خطیب و امام اور مدرس کی ضرورت تھی۔ اس کے منتظمین میں چوہدری محمد یوسف عنایت صاحب بہت سرکردہ تھے' انہوں نے وہاں پاکستان ایسوسی ایشن بھی قائم کی ہوئی ہے۔ مولانا قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے چوہدری صاحب کو میرے بارے میں مشورہ دیا چنانچہ وہ 1992ء میں پاکستان آئے اور انہوں نے مجھ سے ملاقات کر کے تفصیلی انٹرویو کیا اور 1993ء میں مجھے ویزا بھجوایا۔ اس طرح میں مستقل بنیاد پر 1993ء میں برطانیہ پہنچا۔ یہاں آنے کے بعد میں نے اسلامک سنٹر ولنگٹن میں دینی خدمات کا آغاز کیا۔ پانچ وقت نماز کی امامت' نماز جمعہ کی خطابت و امامت اور سوموار سے جمعرات تک شام کو بچوں قرآن مجید کی تعلیم میرے ذمہ تھی۔ اسی دوران میں نے سٹیفن کالج ایڈنبرا سے انگلش لینگویج اور کمپیوٹر کے کورسز بھی کئے۔ وہاں میں نے چار سال یہ خدمات انجام دیں لیکن پھر اختلافات رونما ہو گئے اور دوسری طرف مجھے اپنی والدہ محترمہ کی علالت اور اپنی شادی خانہ آبادی کے سلسلے میں پاکستان آنا پڑا جہاں مجھے اندازہ سے زیادہ عرصہ ٹھہرنا پڑ گیا۔ جب میں واپس پہنچا تو انتظامیہ نے کہا کہ ہم اتنا انتظار نہیں کر سکتے تھے اس لئے ہم نے دوسرے امام صاحب کا بندوبست کر لیا ہے۔"

ولنگٹن سے ٹلفورڈ منتقل ہونے کے بارے میں صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب نے بتایا کہ "اسلامک سنٹر ولنگٹن سے سبکدوشی کے بعد میں ایک پروگرام کے سلسلے میں برمنگھم آیا تو مولانا قاری حفیظ الرحمٰن چشتی صاحب نے (جو اس وقت خود ٹلفورڈ میں تھے) مجھ سے کہا کہ ٹلفورڈ میں محرم کے سلسلے میں ایک پروگرام ہو رہا ہے' آپ وہاں ضرور جائیں' اور یہ کہ وہاں ایک امام کی بھی ضرورت ہے۔ میں ان دنوں محرم ہی کے چند پروگراموں میں خطاب کرنے کے لئے اٹلی جا رہا تھا' وہاں سے واپس آکر میں ٹلفورڈ گیا اور وہاں پروگرام میں شرکت کی۔ وہاں کے احباب نے نہ صرف مجھے پسند کیا بلکہ مجھے جامع مسجد غوثیہ میں دینی خدمات انجام دینے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں 1997ء سے یہاں امامت و خطابت اور درس و

Marfat.com

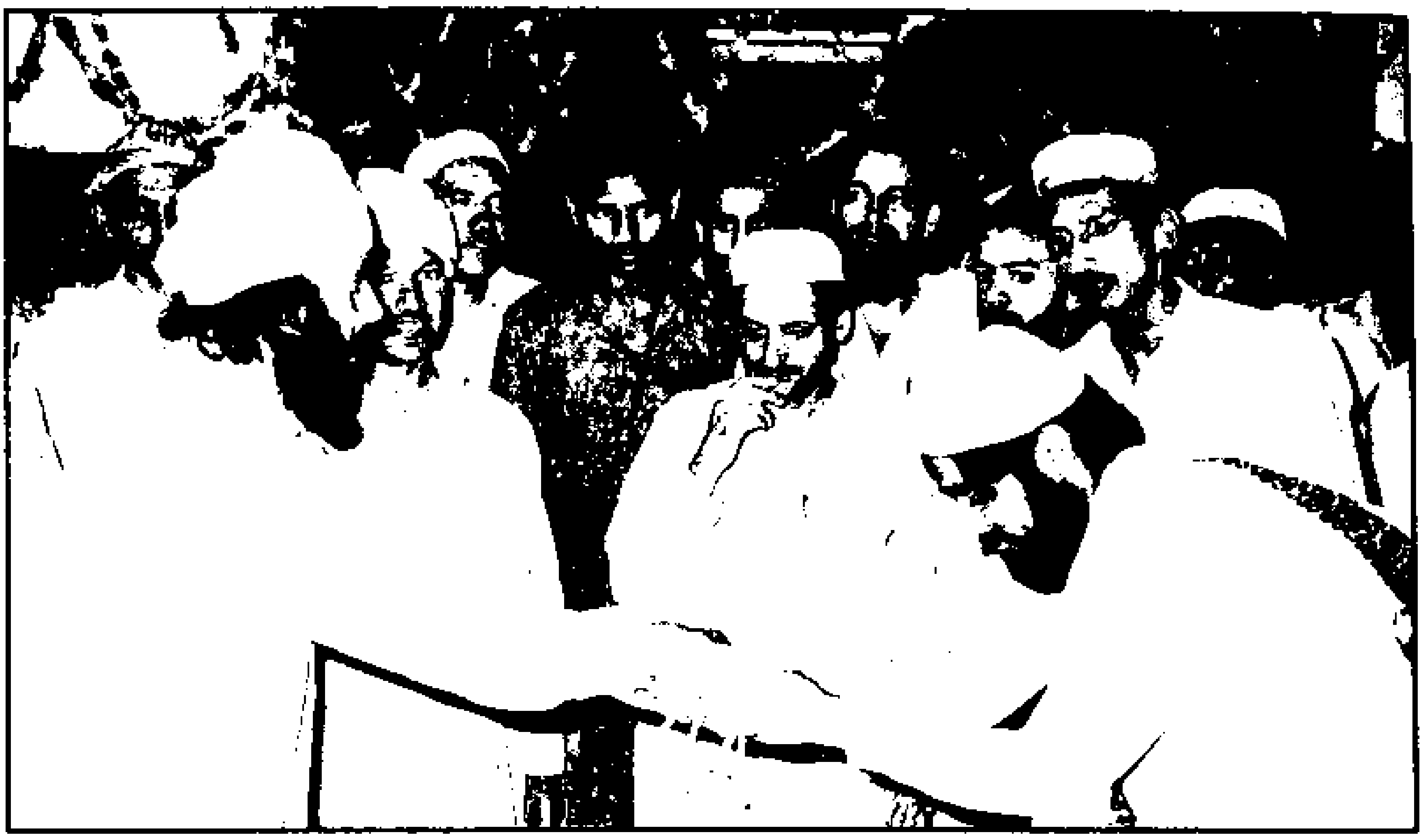

صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب مرکزی جامع مسجد حنفیہ اٹک آئل کمپنی میں اعتکاف کے بعد خطیب مولانا پیر غلام محی الدین صاحب سلطان نقشبندی سے مصافحہ کر رہے ہیں

تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہوں- یہ ادارہ پچھلے دس گیارہ برس سے کام کر رہا ہے اس ادارے کے ٹرسٹی بھی ہیں جن کے ماتحت انتظامی کمیٹی کام کر رہی ہے- ادارے کے صدر راجہ جاوید اختر صاحب' نائب صدر صوفی عبدالجبار صاحب نقشبندی' جنرل سیکرٹری مقبول خان صاحب اور خزانچی راجہ اشفاق حسین صاحب ہیں- اس ادارہ میں 60 سے زائد بچے زیر تعلیم ہیں جنہیں قرآن کریم اور دیگر اسلامی تعلیم دی جاتی ہے- ٹلفورڈ میں 5 ہزار کے قریب مسلمان آباد ہیں جن میں اکثریت پاکستانیوں کی ہے' باقی لوگ بنگلہ دیش' کینیا' ساؤتھ افریقہ اور انڈیا سے تعلق رکھتے ہیں' یہاں چار مساجد ہیں-"

برطانیہ میں بچوں کو دینی تعلیم میں درپیش مشکلات کے بارے میں صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب نے فرمایا کہ "بہت سے علماء کرام یہاں کے بچوں کی فطرت کو سمجھ نہیں پاتے یہاں سب سے بڑا مسئلہ زبان کا ہے- علماء کو دین کے ساتھ ساتھ انگلش اور دوسرے جدید علوم بھی حاصل کرنے چاہئیں تاکہ وہ اپنا ماضی الضمیر آسانی سے طلبہ کو سمجھا سکیں- اس کے علاوہ بہت سے والدین بھی اپنی ذمہ داریاں پوری طرح ادا نہیں کر رہے ہیں- نبی کریمؐ کا فرمان ہے کہ باپ سے بیٹے کے بارے میں اور ماں سے بیٹی کے بارے میں سوال ہو گا- اگر اس حدیث کا احساس لوگوں کو ہو جائے تو سارا معاشرہ ٹھیک ہو سکتا ہے- اگر والدین بچوں کو بے راہ روی سے روکنے کے لئے متحد ہو کر اور مل کر کام کریں تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں' انہیں چاہئے کہ وہ بچوں کو گھروں میں اچھا دینی ماحول فراہم کریں تاکہ انہیں دینی تعلیم کے لئے رغبت فراہم ہو-

برطانیہ میں علماء کرام کی خدمات اور علماء و مشائخ کے درمیان اتحاد و اتفاق کے ضمن میں اپنے نقطہ نظر کا اظہار کرتے ہوئے صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب نے فرمایا کہ علماء نے اپنی بساط کے مطابق کام کیا ہے لیکن کچھ لوگوں نے مذہبی لبادہ اوڑھ کر اسلام خاص طور پر اہلسنت کو بہت بدنام کیا ہے- جہاں تک

Marfat.com

علماء و مشائخ کے درمیان تعلقات کار کا تعلق ہے تو حقیقت یہ ہے کہ جو علماء و مشائخ لوگوں کو قرآن و حدیث کا درس دیتے ہیں انہیں اپنی ذات پر بھی وہی نظام نافذ کرنا ہو گا۔ مساجد میں رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب نے فرمایا "عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جن مساجد میں اس قسم کے واقعات پیش آتے ہیں ان کا ایک اہم سبب برادری ازم یا گروپ بندی رہا ہے۔ بہت سی جگہ پر کمیٹیوں کے عہدیدار بھی ایسے منتخب ہو جاتے ہیں جو خود تعلیم یافتہ اور متقی و پرہیزگار نہیں ہوتے اس لئے وہ عالم کی قدر و منزلت بھی نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل بہت سے علماء کی کوشش یہ ہے کہ وہ اپنے ادارے قائم کریں"۔

رمضان اور عیدین کے موقع پر رویت ہلال کے بارے میں اختلافات کے حوالے سے صاحبزادہ صاحب نے فرمایا "اس کی وجہ بھی انا پرستی اور اپنی چوہدراہٹ قائم کرنے کی خواہش ہے۔ ہم سال کے گیارہ مہینے نمازوں کے اوقات اور سورج کے طلوع و غروب کے لئے برطانیہ کی آبزرویٹری پر عمل کرتے ہیں، جب رمضان یا عید کا معاملہ ہوتا ہے تو کوئی سعودی عرب کی طرف دیکھتا ہے اور کوئی مراکش کی طرف۔ اس طرح ہم نئی نسل کو دین سے متنفر کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں میری رائے ہے کہ علماء کا ایک بورڈ بنایا جائے جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء ہوں وہ شرعی نقطۂ نظر سامنے رکھتے ہوئے آبزرویٹری کی رپورٹ بھی دیکھیں اور کوئی متفقہ فیصلہ کریں"۔

اپنی دینی و ملی خدمات کے حوالے سے صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب نے بتایا کہ میں مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ کا رکن ہوں اور سالانہ کانفرنسوں اور دوسرے معاملات میں اپنی بساط بھر خدمات انجام دیتا ہوں۔ پاکستان میں بھی رضا کارانہ کاموں کے لئے "الصادق ویلفیئر آرگنائزیشن" کے نام سے ایک تنظیم بنائی ہے۔ برطانیہ میں مختلف جیلوں کا دورہ کر کے قیدیوں کی تبلیغ کرتا ہوں۔ مختلف تقریبات میں دین کے حوالے سے اظہار خیال کرتا ہوں۔ حال ہی میں میلاد النبیؐ کے حوالے سے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "THE MOST GLORIOUS DAY OF HUMANITY"۔ دوسری کتاب نماز سے متعلق انگریزی ترجمہ کے ساتھ ہے۔ صاحبزادہ محمد طاہر مفتی صاحب کینیڈا، اٹلی، فرانس، اور سوئزرلینڈ کا دورہ کر چکے ہیں جہاں انہوں نے مختلف دینی اجتماعات، تقریبات اور میلاد و محرم کی مجالس سے خطاب فرمایا ہے۔

Marfat.com

مولانا حافظ قاری محمد علی اظہر قادری نوشاہی

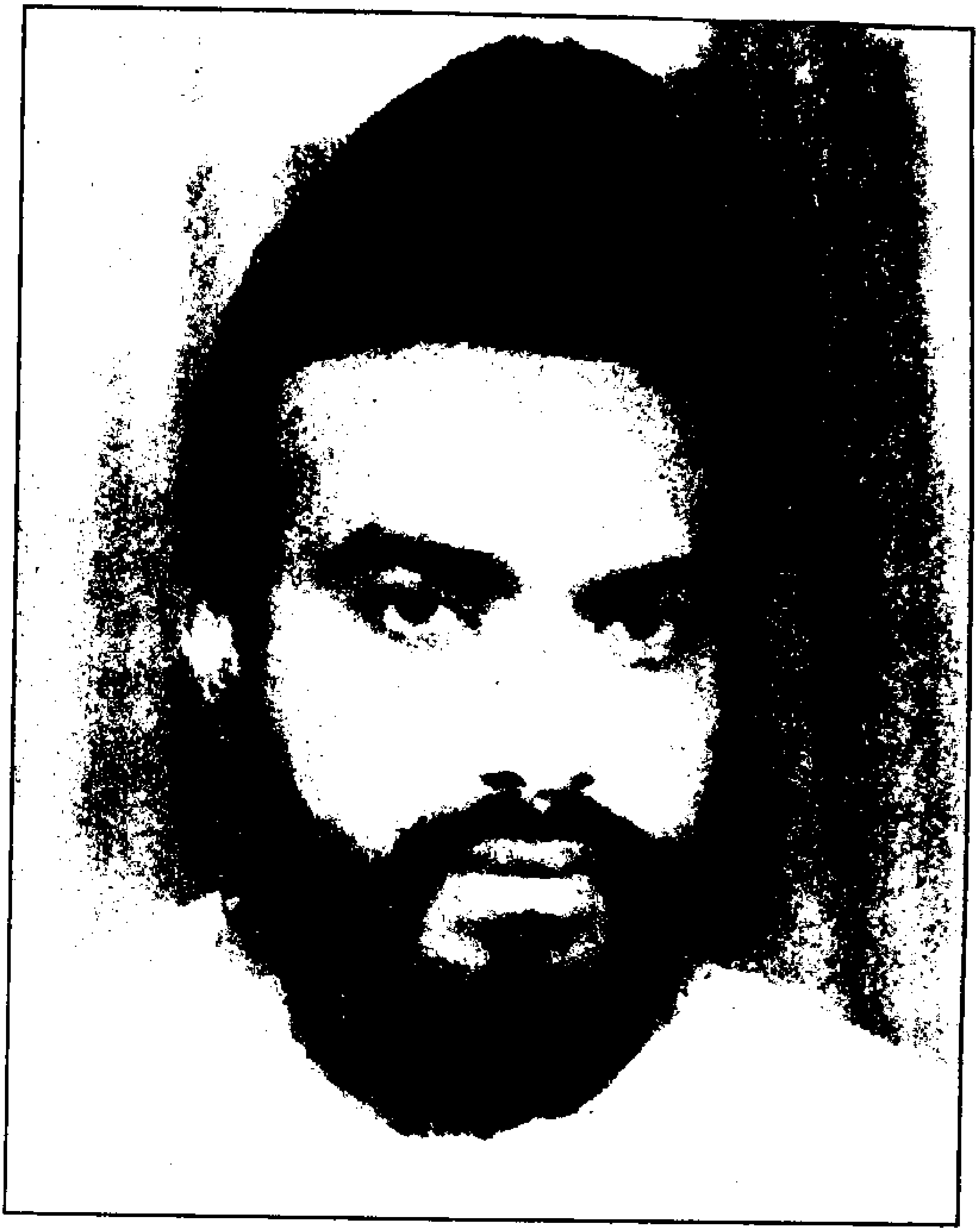

مولانا حافظ قاری محمد علی اظہر صاحب قادری نوشاہی ایک صاحب تصنیف عالم دین ہیں اور 1996ء سے برطانیہ میں تبلیغی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ برطانیہ آنے سے قبل آپ پاکستان کے مختلف شہروں اور مساجد میں دینی و تدریسی خدمات میں مصروف رہے۔ تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے بیعت ہونے کے ناطے قادری نوشاہی سلسلے سے وابستہ ہیں۔ مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب یکم جنوری 1957ء کو

Marfat.com

عید ملن تقریب کے موقع پر مولانا محمد طفیل صاحب اظہر' مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب' محمد منیر صاحب اور محمد صدیق صاحب جنرل سیکرٹری جمعیت تبلیغ الاسلام مسجد فرائزنگ ہال بریڈ فورڈ

ضلع خوشاب کے ایک قصبے ڈھوک دھمن پدھراڑ میں پیدا ہوئے' یہ قصبہ زیادہ تر پڑھے لکھے لوگوں پر مشتمل ہے۔ مشہور و معروف اور جید عالم دین مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی کا تعلق بھی اسی قصبہ سے ہے۔ قاری صاحب ان کے عزیزوں میں سے ہیں۔ قاری صاحب کے والد صاحب الحاج مہدی خان صاحب اعوان ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے' وہ بہت ہی سادہ لوح اور صاف گو انسان تھے' انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے جھوٹ نہیں بولا اور نہ کبھی کسی کو کوئی تکلیف دی۔

مولانا حافظ قاری محمد علی اظہر صاحب نے تعلیم کی ابتداء سکول سے کی' سات جماعتیں پڑھنے کے بعد علاقے کے ایک بڑے عالم دین مولانا غلام مصطفےٰ شاہ صاحب سے قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا۔ ان سے پندرہ سپارے حفظ کرنے کے بعد آپ لاہور آ گئے۔ یہاں مغل پورہ رام گڑھ کے علاقے میں ایک مشہور جگہ درس وڈے میاں میں قاری محمد بشیر صاحب سے جو قاری محمد علی اظہر صاحب کے رشتے کے ماموں بھی ہیں 1968ء میں حفظ قرآن مکمل کیا' بعد ازاں قاری صاحب نے لاہور ہی میں ایک بہت مشہور و معروف قاری غلام محمد سیالوی صاحب سے تجوید و قراءت کے ساتھ قرآن کریم پڑھا اور ان سے اس فن کی مشہور کتب تیسیرا التجوید' فوائد المکیہ' مقدمتہ الجزریہ اور خلاصتہ التجوید پڑھیں۔ قاری صاحب نے 1969ء میں تجوید کی سند حاصل کرنے کے بعد لاہور میں باغبانپورہ روڈ پر پٹیاں والی مسجد میں قرآن مجید سنایا اور کچھ عرصہ امامت کی۔ پھر دیو بندی مکتبہ فکر کے نامور قاری اظہار احمد صاحب تھانوی سے از سرنو تجوید پڑھنے کے بعد ان کے ادارے جامعہ تجوید القرآن موتی بازار سے بھی سند حاصل کی۔ بعد ازاں گڑھی شاہو میں اہلسنت و الجماعت کے ایک بہت بڑے مدرسہ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ جس کے بانی و مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب نعیمی ہیں' سے 1977ء میں درس نظامی کیا۔ یہاں آپ نے مولانا محمد فاضل

Marfat.com

مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب پیر طریقت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے ہمراہ

عباس صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب، مولانا محمد انور علیم صاحب سیالوی جیسے علماء سے تحصیل علم کیا۔ صرف و نحو بھی مولانا صاحبزادہ فاضل عباس شاہ صاحب سے پڑھی اس کے بعد قاری محمد علی اظہر صاحب نے شمس العلوم میانوالی میں مولانا فخرالدین صاحب گاندوی سے دورہ حدیث مکمل کرنے کے بعد تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔

مولانا حافظ قاری محمد علی اظہر صاحب نے 1983ء سے 1987ء تک چار سال بوہڑ والی مسجد سلطان پورہ میں بچوں کو حفظ قرآن کی تعلیم دی جس کے بعد آپ 1987ء میں عمرے کے لئے سعودی عرب چلے گئے جہاں سے چار پانچ ماہ بعد فریضہ حج ادا کر کے واپس آئے اور بارہ سال تک جامع مسجد عیسیٰ باغبانپورہ لاہور سے منسلک رہے۔ قاری صاحب 1987ء میں محکمہ اوقاف سے بھی منسلک ہو گئے، دربار مادھولال حسین کے ساتھ ملحق مسجد میں نو سال خطیب رہے اور تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آپ نے داروغے والا میں مولانا محمد یونس نعیمی صاحب کے جامعہ فخر العلوم نقشبندیہ میں بھی آٹھ سال تک بچیوں کو قرآن پاک پڑھایا، اسی دوران بیک وقت تین جگہ جمعہ پڑھایا، آپ باری باری وہاں خطاب کرتے جو ایک منفرد بات ہے۔

دینی و سیاسی تحریکوں سے وابستگی کے حوالے سے قاری محمد علی اظہر صاحب نے بتایا کہ انہوں نے جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے تحریک نظام مصطفےٰ میں بڑھ چڑھ کر عملی حصہ لیا۔ اور وہ اس تحریک کے دوران تحریر اور تقریری طور پر بہت سرگرم رہے۔ اس سلسلے میں قاری صاحب نے لاہور میں مسلم مسجد میں ہونے والے المناک واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا جس کے دوران پولیس نے جوتوں سمیت مسجد میں گھس کر نمازیوں پر لاٹھی چارج کیا تھا اور علماء اور عوام میں سے بہت سے لوگ زخمی ہو گئے تھے تاہم اللہ کے فضل سے قاری صاحب بالکل محفوظ رہے تھے انہوں نے بتایا کہ وہ مسلم مسجد سے نکلنے والے اس

Marfat.com

تاریخی جلوس میں تحریک کے دیگر قائدین کے شانہ بشانہ تھے۔ اسی طرح وہ تحریک ختم نبوت میں بھی جمعیت علماء پاکستان کے قائد مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی کے ساتھ رہے۔

اپنی تصنیفی خدمات کے حوالے سے مولانا قاری محمد علی صاحب اظہر نوشاہی قادری نے بتایا کہ انہوں نے حضرت مادھولال حسینؒ کی ایک تحقیقی سوانح لکھی ہے جو اب تک پانچ ہزار سے زیادہ تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔ اپنی اس تصنیف کے پس منظر میں حضرت مادھولال حسین کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ وہ حافظ قرآن، عالم دین بزرگ اور بہت بڑے شاعر تھے۔ ان کی پہلی قبر دریائے راوی کے کنارے شاہدرہ میں تھی، آپ نے اپنی زندگی میں ہی یہ وصیت کردی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب پانی میری قبر کے قریب آجائے گا تو مجھے قبر سے نکال کر باغبانپورہ کے قریب دفن کر دینا، دوسرے یہ کہ میری قبر پکی نہ بنانا۔ چنانچہ جب شاہدرہ میں ان کی قبر کے قریب پانی آیا تو لوگوں کو ان کی وصیت یاد تھی۔ جب میت کو نکال کر باغبانپورہ کے قریب دفن کرنے کا پروگرام بنایا گیا تو وہاں جوگیوں نے تدفین میں مزاحمت کی۔ مادھو لال حسین کے جاننے والوں نے کہا کہ آپ یہ فرما چکے ہیں کہ جہاں میری قبر ہو گی وہاں میری دستار پہلے سے موجود ہو گی چنانچہ جب وہاں قبر بنائی گئی تو واقعتاً" آپ کی دستار پہلے سے وہاں موجود تھی اس طرح آپ کو وہاں دفن کیا گیا اور آپ کے ساتھ ہی مادھولال کو بھی جسے آپ نے ہندو سے مسلمان کیا تھا، دفن کیا گیا۔ مادھو نے یہ کہا تھا کہ لوگ آپ کا نام لیں گے کہ یہ بڑا بزرگ ہے میرا نام کون لے گا اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ پہلے تیرا نام ہو گا پھر میرا نام ہو گا اور آج تک مادھولال حسین کا نام اسی طرح مشہور ہے کہ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ہی شخصیت کا نام ہے۔ حالانکہ مادھو اور حضرت لال حسین دو الگ شخصیات ہیں۔ اس کتاب میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے اشعار بھی شامل ہیں۔ کتاب کی ضخامت 150 صفحات کے قریب ہے۔ مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب نوشاہی قادری نے حقیقت الصیام کے نام سے بھی ایک کتاب لکھی ہے جس میں رمضان المبارک کی فضیلت، روزہ اور اعتکاف کے مسائل اور معلومات شامل ہیں۔ یہ دونوں کتابیں 88-1987ء میں لکھی گئیں اور مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب نے انہیں لاہور سے خود شائع کیا۔

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے اپنے رابطے کے حوالے سے مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب نے فرمایا "پیر صاحب سے میری پہلی ملاقات ڈوگہ شریف (گجرات) میں 1986ء میں ہوئی۔ میں تین چار سال پہلے پیر سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب سے بیعت کر چکا تھا جن کا فیصل آباد میں انتقال ہو چکا ہے۔ میرے ایک ساتھی محمد یوسف اکثر قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کا ذکر بڑی عقیدت اور محبت سے کیا کرتے تھے، چنانچہ میرے دل میں بھی پیر صاحب سے ملاقات کی خواہش پیدا ہوئی۔ میں نے محمد یوسف کے ہمراہ ڈوگہ شریف جا کر ان سے ملاقات کی۔ دوسری ملاقات ایک عرصے بعد ہوئی۔ پھر 1992ء میں میں جہلم میں پیر صاحب کے پاس حاضر ہوا اور بیعت کی چنانچہ اب میں قادری نوشاہی سلسلے سے وابستہ ہوں"۔

Marfat.com

الحاج نذر حسین صاحب صدر جامع مسجد جمعیت تبلیغ الاسلام
گرنگٹن ایریا بریڈ فورڈ 8

مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب کے صاحبزادے
عبدالمصطفیٰ رضا

برطانیہ آمد کے بارے میں مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب نوشاہی نے کہا "1992ء میں بیعت کرنے کے بعد ایک دفعہ پیر صاحب نے خود ہی مجھے برطانیہ آنے کے لئے فرمایا۔ میں ان کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے سپانسر کیا اور 30 دسمبر 1996ء کو وہ مجھے اپنے ساتھ ہی بریڈ فورڈ لائے اور گرنگٹن میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی مسجد میں امامت و خطابت اور تدریس کی ذمہ داری سپرد کی۔" پیر صاحب کی شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے قاری محمد علی اظہر صاحب نے کہا "تبلیغ دین کے لئے بے پناہ کوششیں کرنے کے ساتھ ساتھ پیر صاحب ایک بہت بڑے دل والی شخصیت ہیں کیونکہ ہم نے یہ بات بارہا دیکھی ہے کہ جن علماء کو پیر صاحب خود یہاں لاتے ہیں یا بلاتے ہیں وہ یہاں آکر کچھ عرصے بعد ادھر ادھر نکل جاتے ہیں' بعض اوقات زیادتی بھی کرتے ہیں لیکن پیر صاحب نے کبھی کسی کا برا نہیں چاہا بلکہ وہ انہیں معاف کر دیتے ہیں۔ برطانیہ میں مسلمانوں کو اسلام کی طرف واپس لانے میں پیر صاحب کا کردار اور کوششیں ناقابل فراموش ہیں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی تکلف نہیں ہے کہ حضرت پیر صاحب نے مجھے یہاں بلا کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے جسے میں زندگی بھر نہیں بھلا سکوں گا۔ میں اپنے دوستوں سے کہا کرتا ہوں کہ سچا پیر وہی ہوتا ہے جو انسان کی بھوک اور مفلسی دور کر دے۔ درحقیقت پیر صاحب میں اللہ کے ولیوں والی تمام خصوصیات موجود ہیں' ان ہی کی وجہ سے آج میرے مالی حالات بہتر ہوئے ہیں۔ 1998ء میں جب میں حج کرنے گیا تو وہاں میں نے پیر صاحب کیلئے خصوصی دعا کی۔ میرے بیعت ہونے کے بعد پیر صاحب اکثر دربار مادھو لال حسین تشریف لاتے اور لوگوں کے بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب فرماتے تھے۔ آپ کی شخصیت اور خدمات کو دیکھتے ہوئے ہر سال سینکڑوں عقیدت مند سلسلہ نوشاہیہ میں داخل ہوئے۔"

بریڈ فورڈ میں گرنگٹن کی تبلیغ الاسلام مسجد کے بارے میں مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب نوشاہی

Marfat.com

نے بتایا کہ یہاں تقریباً "60 بچے زیر تعلیم ہیں جو ناظرہ اور حفظ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ صبح نماز فجر اور درود سلام کے بعد بھی ہماری ایک کلاس ہوتی ہے جس میں وہ لوگ جو پکے نمازی ہیں' شریک ہوتے ہیں۔ ان کا کلام پاک درست کرایا جاتا ہے۔ یہ کلاس ایک گھنٹہ جاری رہتی ہے' دن میں بچوں کی کلاسیں مختلف اوقات میں ہوتی ہیں۔ دینی تعلیم کے سلسلے میں انگریزی کے حوالے سے دشواریوں یا ممکنہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب نوشاہی نے کہا کہ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے' صرف ایک بہانہ ہے دراصل یہ بات کرنے والے' لوگوں کو اردو سے دور کرنا چاہتے ہیں کیونکہ جو لوگ بہت پہلے یہاں آئے وہ بھی آج تک اس طرح کی انگریزی نہیں بول سکتے جیسی کالجوں اور سکولوں میں بولی جاتی ہے۔ جس طرح بچے ماں باپ کی بات اردو یا پنجابی میں سمجھ لیتے ہیں۔ اسی طرح ہماری بات بھی سمجھ لیتے ہیں بعض اوقات مجلس اور جلسوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انگلش جاننے والا خطاب کرے لیکن جب ایسا کوئی فرد خطاب کرتا ہے تو پرانے لوگ سر جھکائے بیٹھے رہتے ہیں اور ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا' جو لوگ پاکستان سے آ رہے ہیں وہ سب انگلش نہیں جانتے اس لئے جب تک پرانے بزرگ موجود ہیں ہمارا یہ سلسلہ جاری رہے گا' پھر ہم اور دوسرے نئے لوگ انگلش سیکھ لیں گے اور کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب نے کہا کہ قبلہ پیر معروف شاہ صاحب کا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ اگر بچوں کو اردو نہ پڑھائی گئی تو انہیں اپنی مادری اور قومی زبان کا علم نہیں رہے گا' اس لئے مسجدوں میں بچوں کو دوسری اور تیسری جماعت کے قاعدے پڑھائے جاتے ہیں تاکہ انہیں اردو لکھنا پڑھنا آسکے"۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے مستقبل اور نوجوان نسل کو دین سے قریب رکھنے کے لئے کوششوں کے حوالے سے مولانا قاری محمد علی اظہر صاحب نے کہا کہ "میرے خیال میں لوگ اب اسلام کے مزید قریب ہو رہے ہیں' بے شمار ادارے اور تنظیمیں موجود ہیں جو اس سلسلے میں کام کر رہی ہیں یہاں برطانیہ میں ایسے بے شمار بچے ہیں جو پانچوں وقت نماز پڑھتے ہیں' ایسی خواتین ہیں جو یہاں رہ کر بھی پردہ کرتی ہیں۔ درود و سلام کی محفلیں اور مجالس منعقد ہو رہی ہیں۔ پہلے یہی برطانیہ تھا اور یہی مسلمان بھی تھے لیکن ایسی کیفیت نہیں تھی کیونکہ علماء کی کمی تھی' اب صورتحال بہت بہتر ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کا بچہ قرآن اور دین کی تعلیم حاصل کرے اس لئے اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل روشن ہے"۔

جامع مسجد تبلیغ الاسلام گرلنگٹن کی انتظامی کمیٹی کے صدر الحاج چوہدری نذر حسین صاحب کی گراں قدر دینی و سماجی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے قاری محمد علی اظہر صاحب نے انہیں شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ چوہدری نذر حسین صاحب نے مسجد کے لئے اور اپنے مسلمان بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لئے بے مثال خدمات انجام دی ہیں۔ قاری صاحب نے کہا کہ چوہدری نذر حسین صاحب اور ان کی اہلیہ انتہائی دیندار اور خدا ترس شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی فیاض ہیں۔ قاری صاحب نے کہا "الحاج چوہدری نذر حسین صاحب ضلع میرپور کے ایک قصبہ چک سواری کے علاقہ تنگ دیو میں پیدا ہوئے وہ طویل عرصے سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور یہاں کی ایک بڑی کاروباری

Marfat.com

مولانا حافظ قاری محمد علی اظہر صاحب دربار عالیہ نوشاہیہ بریڈ فورڈ میں قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی قادری اور مولانا مفتی محمد بشیر احمد طاہر صاحب کے ہمراہ

شخصیت ہیں۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں خصوصاً" الحاج گلزار حسین صاحب ' الحاج محمد صادق صاحب ' حاجی چوہدری طالب صاحب پہلوان اور چوہدری محمد عتیق صاحب (جنرل سیکرٹری) کی شبانہ روز مساعی کیوجہ سے یہ مسجد پایہ تکمیل کو پہنچی ہے۔ یہ مسجد شہر کے انتہائی مرکزی اور قیمتی مقام پر واقع ہے۔ قریباً" چار سال قبل یہ جگہ 80 ہزار پونڈ میں خریدی گئی تھی اور تین سال کے قلیل عرصے میں اس کا تمام قرضہ اتر چکا تھا۔ یہاں پر رمضان شریف میں پہلا قرآن پاک مجھے ہی سنانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس مسجد کے ساتھ چوہدری نذر حسین صاحب کو خصوصی دلچسپی ہے اور وہ مسجد کی خدمت کیلئے دن رات وقف کئے ہوئے ہیں۔ ان ہی کی کوششوں سے مسجد اب بہت آباد ہے۔ میرے ساتھ چوہدری صاحب کا تعلق بالکل بھائیوں جیسا ہے۔ علاقے میں مسلم کمیونٹی کے لئے ان کی بہت سی سماجی خدمات ہیں۔ چوہدری صاحب کی اہلیہ کو بھی اللہ نے بڑا نرم دل عطا کیا ہے وہ بھی علاقے کے لوگوں کے مسئلے مسائل حل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتی ہیں۔ ان کے پاس آیا ہوا کوئی سائل بھی خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے چوہدری صاحب اور ان کی اہلیہ کئی سالوں سے بمعہ متعلقین حج کی سعادتوں سے فیض یاب ہو رہے ہیں"۔

Marfat.com

علامہ مولانا محمد حنیف قمر نوشاہی

علامہ مولانا محمد حنیف قمر صاحب نوشاہی کا شمار برطانیہ کے ان علماء اور دانشوروں میں ہوتا ہے جو نہ صرف خود جدید دینی اور دنیاوی علوم سے آراستہ ہیں بلکہ وہ ان علوم سے برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کو یہاں کے ماحول اور تقاضوں کے مطابق مستفید کر رہے ہیں۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ کے ہاتھوں پر اب تک کئی غیر مسلم اسلام قبول کر چکے ہیں۔ آپ 1979ء سے برطانیہ میں دینی و تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان دنوں آپ بریڈ فورڈ کونسل کے ایک ذیلی ادارے انٹر فیتھ ایجوکیشن سنٹر سے بطور مذہبی لیکچرر منسلک ہیں۔ آپ اب تک انگلش اور اردو میں چھ کتابیں تحریر فرما چکے ہیں۔

علامہ مولانا محمد حنیف قمر صاحب نوشاہی 10 دسمبر 1949ء بروز ہفتہ پنیام خاص ضلع میرپور آزاد کشمیر میں الحاج محمد زمان قادری صاحب" کے گھر پیدا ہوئے۔ والدہ محترمہ کا نام ریشم بی بی اور بھائیوں کے نام محمد یٰسین اور محمد امین نوشاہی ہیں۔ آپ کا تعلق ملہوترا راجپوت قوم سے ہے۔ مولانا حنیف قمر صاحب نے ابتدائی دینی اور دنیاوی تعلیم اپنے گاؤں پنیام میں حاصل کی۔ چھٹی جماعت سے میٹرک تک گورنمنٹ

Marfat.com

علامہ محمد حنیف صاحب قمر نوشاہی اپنے شیخ طریقت پیر محمد انور صاحب نوشاہی اور قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے ہمراہ۔

ہائی سکول چک سواری میں زیر تعلیم رہے۔ میٹرک کرنے کے بعد 1966ء میں گورنمنٹ ڈگری کالج میرپور میں داخلہ لیا اور 1970ء میں گریجویشن کی ڈگری حاصل کی' بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ 15 فروری 1971ء کو محکمہ تعمیرات عامہ میں ملازمت مل گئی۔ 10 دسمبر1971ء بروز جمعتہ المبارک رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے' شادی کی یہ تقریب نہایت سادہ تھی جس میں ڈھول باجے سمیت کوئی رسم ادا نہیں کی گئی۔ 31 جولائی 1972ء کو محکمہ تعمیرات عامہ سے استعفیٰ دینے کے بعد یکم اگست 1972ء کو نیشنل بینک آف پاکستان چک سواری میں سروس اختیار کی۔

علامہ حنیف قمرنوشاہی صاحب کی دینی تعلیم و تربیت میں ان کے مرشد حضرت علامہ حافظ محمد انور صاحب قادری نوشاہی اور ان کے استاد محترم حضرت پیرابوالکمال صاحب برقؒ نوشاہی نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ پیر طریقت علامہ حافظ محمد انور قادری نوشاہی سے ان کی پہلی ملاقات 16 اگست 1973ء کو ہوئی تھی اور پھر انہوں نے آپ ہی سے علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کرنا شروع کردی' آپ اس وقت جامعہ اسلامیہ چک سواری میں بحیثیت صدر مدرس فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ نہایت متقی اور عبادت گزار تھے۔ علاوہ دیگر وظائف کے ہر روز مکمل قرآن مجید کی تلاوت کرنا آپ کا معمول تھا۔ آپ کا یہ زہدو تقویٰ دیکھ کر مولانا حنیف قمر صاحب نے آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے سید عبدالغفار شاہ صاحب' راجہ محمود صاحب اور منور حسین صاحب کے ہمراہ ایک ساتھ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں شامل ہو کر حضرت علامہ حافظ محمد انور صاحب نوشاہیؒ ہی سے طریقت کی وابستگی اختیار کی۔ اس مختصر سی جماعت کا نام "جماعت المرتاضین" رکھا گیا۔ حضرت پیر محمد انور صاحب نوشاہیؒ نے وابستگان سلسلہ کیلئے ایک کتاب سبیل المرتاضین تحریر فرمائی جو شائع ہو چکی ہے اس کے علاوہ آپ کا ایک مجموعہ نعت بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ پیر صاحب قبلہ مولانا محمد حنیف قمر صاحب سے بے حد شفقت فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپ مولانا صاحب کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں۔

Marfat.com

قائم دائم رکھ میرے حنیف تائیں اے رحمٰن رحیم رؤف مولا
علم و عمل دی زینتوں کرشتہ ہمہ صفت کردئیں موصوف مولا
تے بدی دی واؤں محفوظ رکھیں رہوے نیکیاں وچ مصروف مولا
انور عاصی دے دلوں دعا نکلی حب احمد دا بخشیں سفوف مولا

علامہ مولانا محمد حنیف قمر نوشاہی صاحب نے یکم فروری 1974ء کو بھلوال شریف میں دربار حضرت سخی شاہ سلیمان نوریؒ اور حضرت شاہ معروف خوشابیؒ میں حاضری دی۔ 21 مارچ 1975ء بروز جمعہ دربار قطب الکونین حضرت سخی شاہ معروف خوشابیؒ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس موقع پر پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ نے دربار کی طرف اپنی توجہ فرما کر یوں تحریر فرمایا۔

اج چکسواری شریف وچوں تیری بارگاہ وچ مرتاضین آئے
بارگاہ صمدیت دے اے باسی حاصل کرن اج ابدی تسکین آئے
ساقی بوہائے خانے دا کھول دیویں تشنہ کام مئے قادری پین آئے
برق لج رکھیں گھر آیاں دی تیرے بوہے تے اے مسکین آئے

ساقیا شہر خوشاب دیا کعبہ عاشقاندا آستانہ تیرا
شرق غرب جنوب شمال اندر بڑا شہرہ آفاق میخانہ تیرا
ے خوار دروازے تے آن بیٹھے ذرا گردش وچ آوے پیمانہ تیرا
برق کرم ہو جان مستانیاں تے شالہ ودے اقبال شاہانہ تیرا

الحذر خاموش درگاہ اندر مرتاضین سارے منظور ہوسن
ہوسن دور حجاب سب غفلتاں دے مے عشق دی پی مخمور ہوسن
عین غین دی نہ کوئی تفریق رہسی پردے دوئی والے سارے دور ہوسن
برق غوث جیلان دی مہربانی نور معرفت تھیں نور و نور ہوسن

اپنی دستار بندی کے حوالے سے علامہ مولانا محمد حنیف قمر صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ 4 اپریل 1976ء کو ڈوگہ شریف گجرات میں حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کا عرس مبارک منعقد ہوا اس موقع پر چند دیگر ساتھیوں سمیت پیر سید ابوالکمال برق نوشاہیؒ نے ان کی دستار بندی فرمائی۔ مولانا حنیف قمر صاحب شروع ہی سے اعراس اور دیگر مذہبی پروگراموں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیتے تھے اور ان مواقع پر اکثر تقریر اور خطابت کی بھی سعادت حاصل ہو جاتی تھی جسے لوگ بڑے شوق سے سنتے اور پسند فرماتے تھے۔ جب اس بات کا علم پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کو ہوا تو آپ نے مولانا حنیف قمر صاحب کو برطانیہ بلانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ بزم نوشاہیہ بریڈ فورڈ کی دعوت پر 19 جون 1979ء بروز منگل مولانا حنیف قمر صاحب، حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برقؒ نوشاہی اور مولانا غلام رسول غازی صاحب آف نارووال

Marfat.com

28 فروری 1986ء کو جامع مسجد تبلیغ الاسلام کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کے موقع پر علامہ محمد حنیف صاحب قمر نوشاہی نے پہلی نماز جمعہ کی امامت کی' اس سے قبل وہ حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کے بعد پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی اور علماء و جمعیت تبلیغ الاسلام کے کارکنوں کا گروپ فوٹو

کے ہمراہ برطانیہ پہنچے' ان شخصیات کو خوش آمدید کہنے کے لئے حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی' مولانا محمد بوستان صاحب اور اپنے دیگر کئی ساتھیوں کے ہمراہ خود بنفس نفیس ایئر پورٹ تشریف لائے تھے ان دنوں یہاں پر حضرت نوشہ گنج بخش" کے عرس کی سالانہ تقریبات کا آغاز تھا جن میں شرکت کے لئے انہیں دعوت دی گئی تھی۔ یہاں آمد کے بعد انہیں مختلف مقامات اور مساجد میں بھی خطابت کی دعوت دی گئی ان کے خطابات اور تقاریر کو بے حد سراہا گیا۔

بریڈ فورڈ میں کچھ عرصہ قیام کے بعد 27 اکتوبر 1979ء کو علامہ مولانا حنیف قمر صاحب نوشاہی کو وارنگٹن میں بحیثیت خطیب و مدرس ذمہ داری تفویض کی گئی' آپ نے یہاں پر تقریباً" دو سال تدریسی و تبلیغی خدمات سرانجام دیں' یہیں پر ایک انگریز خاتون الزبتھ سے ان کی ملاقات ہوئی جسے انہوں نے ایک کتاب مطالعہ کے لئے دی' بعد ازاں 11 جنوری 1980ء بروز جمعۃ المبارک مذکورہ خاتون ان کے ہاتھ پر کلمہ شہادت پڑھ کر دین اسلام میں داخل ہو گئیں۔ برطانیہ میں کسی غیر مسلم کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کا ان کا یہ پہلا موقع تھا تاہم انہیں اس کے بعد مزید غیر مسلموں کو کلمہ شہادت پڑھانے کی سعادت حاصل

Marfat.com

ہوئی جس پر حضرت پیر سید ابو لکمال صاحب برقؔ نوشاہی نے بے حد مسرت کا اظہار کیا۔

مولانا محمد حنیف قمر نوشاہی صاحب نے بتایا کہ 13 جنوری 1980ء کو برمنگھم میں میاں محمد صاحب کی یاد میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں انہوں نے سیف الملوک کی حقیقت کو پیش کیا۔ ان کی اس تقریر سے متاثر ہو کر برمنگھم کی ایک معروف شخصیت محمد فاضل پرواز صاحب مرحوم نے ان کے والد کو خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ اس سے قبل کسی عالم دین نے یہ حقیقت پیش نہیں کی۔ مولانا صاحب 12 اپریل 1980ء کو عرس حضرت نوشہ گنج بخشؒ قادری میں شرکت کیلئے ہالینڈ گئے وہاں پر انہوں نے کانگرس ہال میں ایک بڑے مجمع میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے حالات زندگی پر تقریر کی۔ اس دورہ میں انہوں نے دیگر کئی مقامات پر بھی دینی مجالس سے خطاب کیا' وہ 27 اپریل تک دی ہیگ میں محمد ایوب صاحب کے یہاں قیام پذیر رہے اور 28 اپریل 1980ء کو بریڈ فورڈ سے ہوتے ہوئے وارنگٹن واپس پہنچے لیکن 30 اپریل 1980ء کو مولانا قمر صاحب کو جمعیت تبلیغ الاسلام کی جامع مسجد براؤننگ سٹریٹ بریڈ فورڈ میں بطور خطیب و امام مستقل طور پر مقرر کر دیا گیا۔ ان کے یہاں آنے سے علاقہ کے لوگ بے حد خوش ہوئے اور وہیں کے ایک شاعر نے ان کے لئے یہ قطعہ کہا:

پتہ چلیا ساڈے شہر اندر جلیل القدر عظیم انسان آئے
اہل دین دے پیشوا قمر صاحب دین تے صاحب ایمان آئے
سونی شرین مبارک زبان وچوں میاں صاحب دا کلام سنان آئے
خدمت دین دی کرن ممتاز ہر دم اہل سنت دے اہل زبان آئے

بریڈ فورڈ پہنچ کر علامہ حنیف قمر صاحب نوشاہی کو کئی مذہبی جلسوں اور کانفرنسوں میں تقاریر کرنے کا موقع ملا۔ برطانیہ کے مختلف شہروں کے علاوہ انہوں نے یورپ کے بعض دیگر ممالک بشمول ہالینڈ' فرانس اور ناروے میں بھی وہاں کے مسلمانوں کی دعوت پر مختلف جلسوں سے خطاب کیا۔ کچھ عرصہ بعد انہیں بریڈ فورڈ ہی میں بارکر اینڈ روڈ کی تبلیغ الاسلام جامع مسجد میں مقرر کر دیا گیا' تھوڑا عرصہ اس مسجد میں دینی خدمات سرانجام دینے کے بعد 1984ء میں انہوں نے امامت کو خیرباد کہہ دیا اور تدریسی صلاحیت حاصل کرنے کیلئے بریڈ فورڈ کالج سے مختلف کورسز کئے۔ 13 دسمبر 1985ء کو انہیں محکمہ تعلیم نے انٹر فیتھ ایجوکیشن سنٹر بریڈ فورڈ میں بحیثیت مذہبی لیکچرر مقرر کیا۔

انٹر فیتھ ایجوکیشن سنٹر بریڈ فورڈ برطانیہ میں وہ واحد ادارہ ہے جہاں ہندو' سکھ' عیسائی اور مسلمان اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کرتے ہیں۔ مختلف سکولوں میں جا کر ان کی اسمبلیوں میں اسلام کی تبلیغ کرنا' مسلم و غیر مسلم طلباء کو اسلامی معلومات فراہم کرنا' غیر مسلم اساتذہ اور ہر اس فرد کو جو اسلام کے بارے میں جاننا چاہے' دین اسلام کے بارے میں معلومات فراہم کرنا اور ان کے سوالات کے جواب دینا مولانا قمر صاحب کے فرائض میں شامل ہے۔ مولانا صاحب کو اب تک بے شمار سکولوں' چرچوں' ہسپتالوں'

Marfat.com

علامہ محمد حنیف صاحب قمرنوشاہی اپنے والد گرامی کے ساتھ- دوسری تصویر میں اپنے بچوں کے ساتھ ختم قرآن کے بعد دعا فرما رہے ہیں-

سوشل سروسز اور آرمی کے لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع مل چکا ہے- اس ادارے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے مذاہب کے بارے میں واقف ہوں اور ان کے درمیان اچھے تعلقات قائم رہیں- یہ ادارہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان رواداری کو فروغ دے رہا ہے-

مولانا حنیف قمر صاحب نے بتایا کہ 28 فروری 1986ء بروز جمعۃ المبارک ویسٹ گیٹ بریڈ فورڈ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی عظیم الشان مرکزی جامع مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا' اس موقع پر خطاب کے علاوہ پہلی نماز جمعہ کی امامت کی سعادت بھی انہی کو حاصل ہوئی- انہوں نے بتایا کہ جولائی 1986ء میں جب وہ حج کی تیاریوں میں مصروف تھے تو ایک شب حضرت پیر سید ابوالکمال برقؔ نوشاہی خواب میں جلوہ گر ہو کر فرمانے لگے کہ میں بھی حج پر جاؤں گا اور اسی سال مولانا صاحب کو پہلی بار فریضہ حج ادا کرنے اور روضہ رسولؐ کی زیارت کرنے کا شرف حاصل ہوا-

تدریس کے شعبہ میں مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے مولانا حنیف قمر صاحب نے لیڈز پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ میں پی جی سی ای میں داخلہ لیا اور 28 نومبر 1991ء کو لیڈز ٹاؤن ہال میں ایک تقریب میں نہایت اعزاز کے ساتھ انہیں ڈگری سے نوازا گیا- وہ 11 جون 1992ء کو عید الاضحیٰ کے موقع پر الحاج نذیر حسین صاحب کے ہمراہ آرملے جیل لیڈز میں مسلمان قیدیوں کو کھانا تقسیم کرنے گئے جہاں انہوں نے قیدیوں سے اردو اور انگریزی میں خطاب کیا- 1997ء میں انہوں نے ہسپتالوں میں مریضوں کو دیکھنے کیلئے ایک ٹریننگ کورس شروع کیا چنانچہ 22 فروری 1998ء کو بحیثیت مسلم چپلن سینٹ لیوکس ہسپتال میں مریضوں کو دیکھنا شروع کیا- 2 جون 1999ء بروز بدھ بمطابق 17 صفر 1420ھ صبح آٹھ بجے مولانا حنیف قمر صاحب کے والد گرامی اس جہان فانی سے کوچ کر گئے- اللہ تعالیٰ نے مولانا حنیف قمر صاحب کو اوراد و وظائف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے چنانچہ وہ اس سلسلے میں اپنے پاس اٹھنے بیٹھنے والوں کی بھی رہنمائی کرتے رہتے ہیں-

Marfat.com

الحاج غلام نبی صاحب' الحاج شبیر حسین صاحب' الحاج بشیر احمد صاحب اور ان کے کئی دیگر ساتھی سوا لاکھ درود شریف مکمل کرنے کے بعد ہر روز درود شریف کے ساتھ ساتھ دیگر اسمائے حسنیٰ کے ذکر سے اپنی زندگی کو مصروف رکھتے ہیں۔ مولانا محمد حنیف قمر صاحب نوشاہی کو تصنیف و تالیف سے بھی گہرا شغف ہے چنانچہ وہ اب تک درج ذیل کتب تحریر کر چکے ہیں۔

(1) ختم خواجگان قادری نوشاہی (مطبوعہ)' (2) سلسلہ نوشاہیہ کا تعارف (مطبوعہ)' (3) سفرنامہ حجاز مقدس (غیر مطبوعہ)' (4) سفرنامہ ہالینڈ (غیر مطبوعہ) اور (5) سفرنامہ فرانس (غیر مطبوعہ)' (6) میری داستان حیات (غیر مطبوعہ)

برطانیہ میں مسلمان بچوں کو دینی تعلیم دینے میں علماء کی خدمات' جدید دینی مدارس کے قیام کی ضرورت و افادیت اور برطانیہ میں مسلمان معاشرہ کے مستقبل کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ مولانا محمد حنیف قمر صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ یہاں علماء کرام اپنی بساط کے مطابق بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں جس میں ناظرہ قرآن اور اسلام کی بنیادی معلومات وغیرہ شامل ہیں مگر تاحال یہ کوششیں کم ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے بچے دن کو سکول میں ہوتے ہیں اور ان کے پاس وقت کم ہوتا ہے' شام کو مشکل سے دو گھنٹے دینی تعلیم کے لئے نکالتے ہیں لہٰذا ان کے خیال میں برطانیہ کے دیگر شہروں میں بھی انٹرفیتھ کی طرز کے سینٹر قائم ہونے چاہئیں۔ تاکہ سکولوں میں جاکر بچوں کو دینی تعلیم دی جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ جس طرح جناب یوسف اسلام نے سکول قائم کیا ہے' اسی طرز پر مزید سکول قائم ہونے چاہئیں تاکہ ہمارے بچوں کو حقیقی اسلامی ماحول بھی مل سکے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلے میں ایک رکاوٹ یہ بھی ہے کہ اس وقت برطانیہ میں ایسے علماء کی تعداد بہت کم ہے جو انگلش پر مکمل عبور رکھتے ہیں۔ زیادہ تر علماء انگریزی زبان سے نا آشنا ہیں جس سے بچوں کو اسلام کا پیغام صحیح طور پر منتقل نہیں ہوتا' اس سب کے باوجود ہمارے بہت سے بچے اور نوجوان دین کے قریب آ رہے ہیں اور زیادہ باعمل مسلمان بن رہے ہیں' تاہم کچھ ایسے بھی ہیں جو دین سے دور ہو رہے ہیں اور بہت سی غلط کاریوں میں ملوث ہیں۔ تاہم علامہ صاحب نے کہا کہ یہاں پر دینی مدارس اور مساجد میں دین کے حوالے سے بہت قابل قدر کام ہو رہا ہے اور جو علماء یہ کام سرانجام دے رہے ہیں ان کی خدمات کا کوئی بدل نہیں ہے۔ اس ضمن میں اگر کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ان مساجد کی تعلیم کے ذریعے مسلمان بچوں کو نقصان پہنچ رہا ہے یا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے تو یہ بات قطعاً "غلط اور لغو ہے۔

علامہ مولانا محمد حنیف قمر صاحب کے پانچ بیٹے عطاالرحمٰن ' حبیب الرحمٰن' خلیل الرحمٰن' عزیز الرحمٰن اور عتیق الرحمٰن ہیں جبکہ ایک بیٹی رفعت قمر ہے' حبیب الرحمٰن کمپیوٹر سٹڈیز میں اور خلیل الرحمٰن فارمیسی میں فرسٹ کلاس ڈگری حاصل کرنے کے بعد اپنے اپنے شعبوں میں کام کر رہے ہیں' جبکہ دیگر بچے ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

Marfat.com

صاحبزادہ علامہ حافظ رفیق احمد چشتی

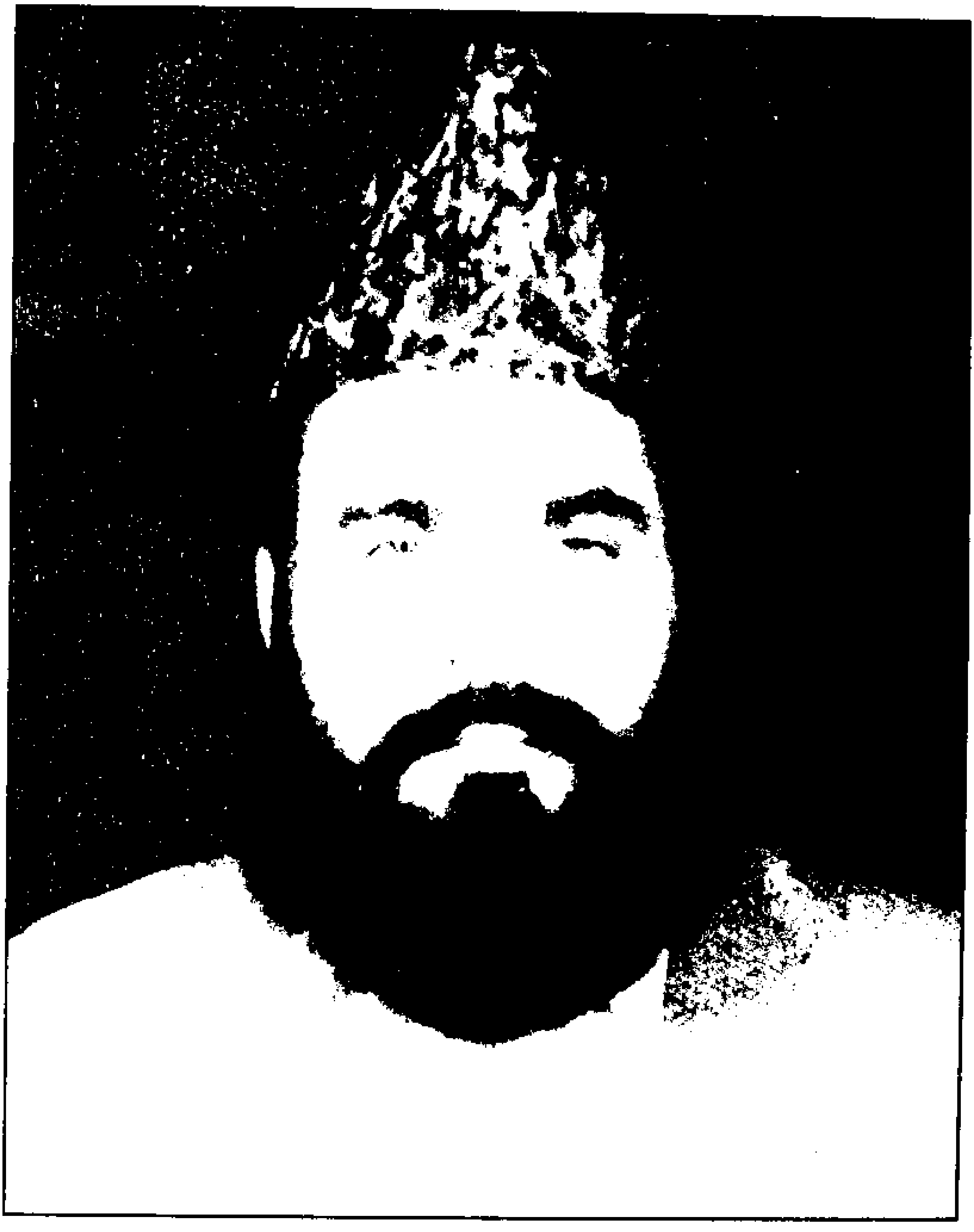

صاحبزادہ علامہ حافظ رفیق احمد صاحب چشتی ایک مستند عالم دین' خطیب اور مدرس و مبلغ ہیں۔ آپ دینی و شرعی امور پر مکمل دسترس اور عبور رکھتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ نہ صرف برطانیہ اور یورپ بلکہ امریکہ اور دوسرے ممالک سے بھی لوگ اہم دینی مسائل اور شرعی امور پر رہنمائی کے لئے آپ سے رابطہ کرتے ہیں اور طالبان علم ان سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ آپ گزشتہ طویل عرصے سے برطانیہ اور

Marfat.com

صاحبزادہ علامہ رفیق احمد صاحب چشتی 1981ء میں مدرسہ جامعہ چشتیہ میں عید میلادالنبیؐ کے جلوس کے اختتام پر دعا مانگ رہے ہیں۔ قاری عبدالقیوم صاحب سیالوی اور صوفی فقیر محمد صاحب قادری ساتھ ہیں۔

پاکستان میں دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ جہاں برطانیہ میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں وہیں ان کی زیر نگرانی و سرپرستی ٹھیکریوالہ چک نمبر74 ج۔ب۔ جھنگ روڈ فیصل آباد میں ایک عظیم مدرسہ جامعہ چشتیہ کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ حافظ آباد میں جامع مسجد بہار مدینہ اور ایک مدرسہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ آپ کے والد گرامی حضرت پیر بشیر احمد صاحب چشتیؒ ایک عظیم روحانی شخصیت تھے۔ آستانہ عالیہ بشیریہ مہریہ حافظ آباد میں آپ کا عرس ہوتا ہے۔ آپ حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ صاحب گولڑوی سے بیعت تھے۔

صاحبزادہ علامہ حافظ محمد رفیق صاحب چشتی 1953ء میں حافظ آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ نے قرآن کریم اپنے والد گرامی حضرت پیر بشیر احمد صاحب چشتیؒ سے حفظ کیا۔ ابتدائی تعلیم بھی حافظ آباد میں حاصل کی، پھر گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج حافظ آباد سے ایف اے کرنے کے بعد بی اے پرائیویٹ طور پر کیا۔ آپ نے گورنمنٹ مسلم ہائی سکول حافظ آباد سے پی ٹی سی اور پنجاب یونیورسٹی لاہور سے منشی فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ صاحبزادہ صاحب نے حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ درس نظامی کی ابتدائی کتب بھی اپنے والد گرامی ہی سے پڑھیں بعد ازاں آپ نے جامعہ غوثیہ نعیمیہ گجرات میں درس نظامی کی مزید تعلیم حاصل کی اور دورہ قرآن جامعہ غوثیہ وزیر آباد سے کیا۔ آپ نے مدرسہ حزب الاحناف لاہور اور جامعہ قادریہ فیصل آباد میں بھی درس نظامی کی تعلیم حاصل کی تاہم آپ نے سند فراغت جامعہ غوثیہ نعیمیہ گجرات سے حاصل کی۔

دینی و تدریسی خدمات کے علاوہ صاحبزادہ صاحب کا ایک اہم کارنامہ ٹھیکریوالہ فیصل آباد میں ایک

Marfat.com

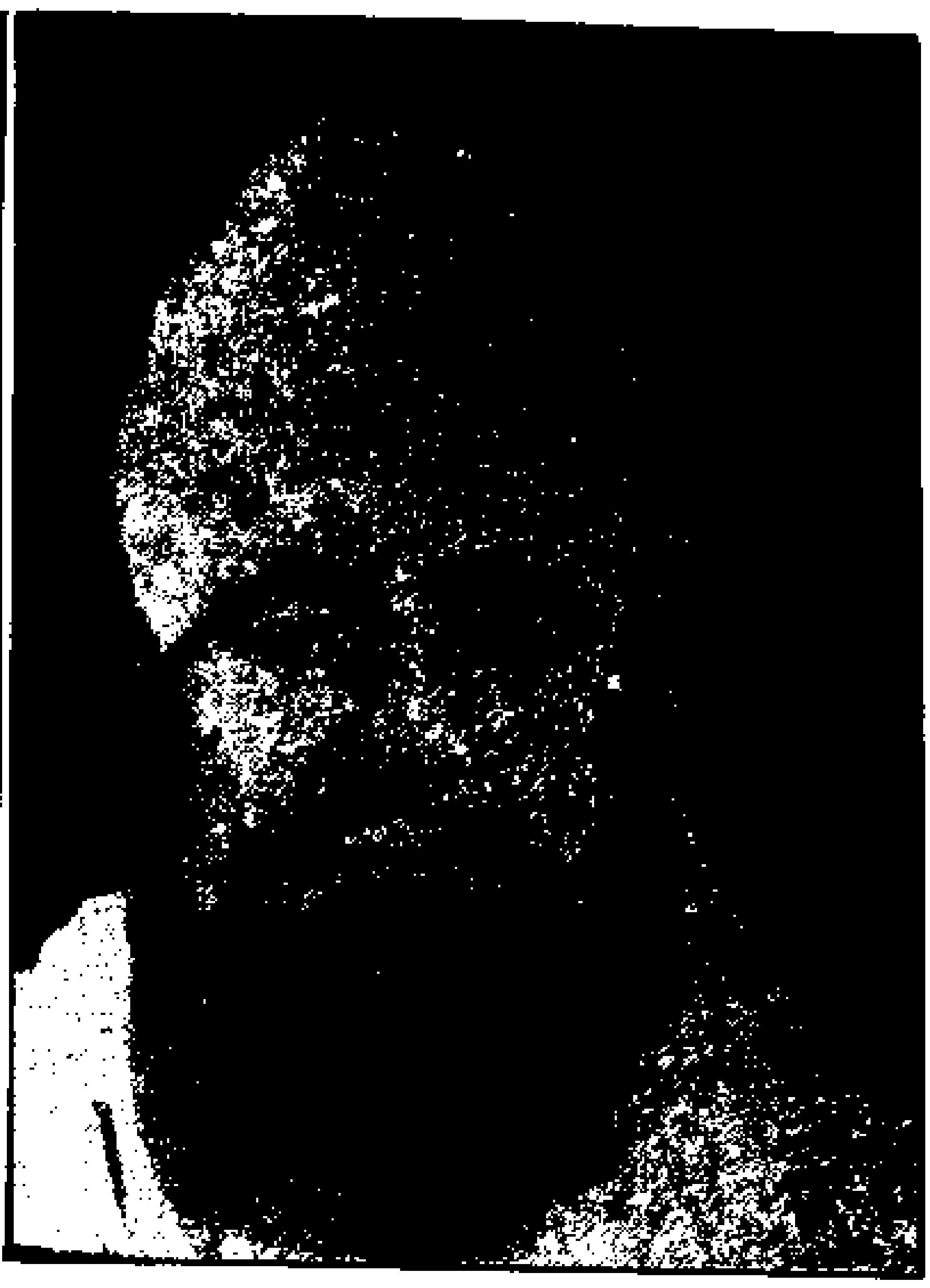

صاحبزادہ علامہ رفیق احمد صاحب چشتی کے والد مکرم
حضرت علامہ پیر بشیر احمد صاحب چشتیؒ

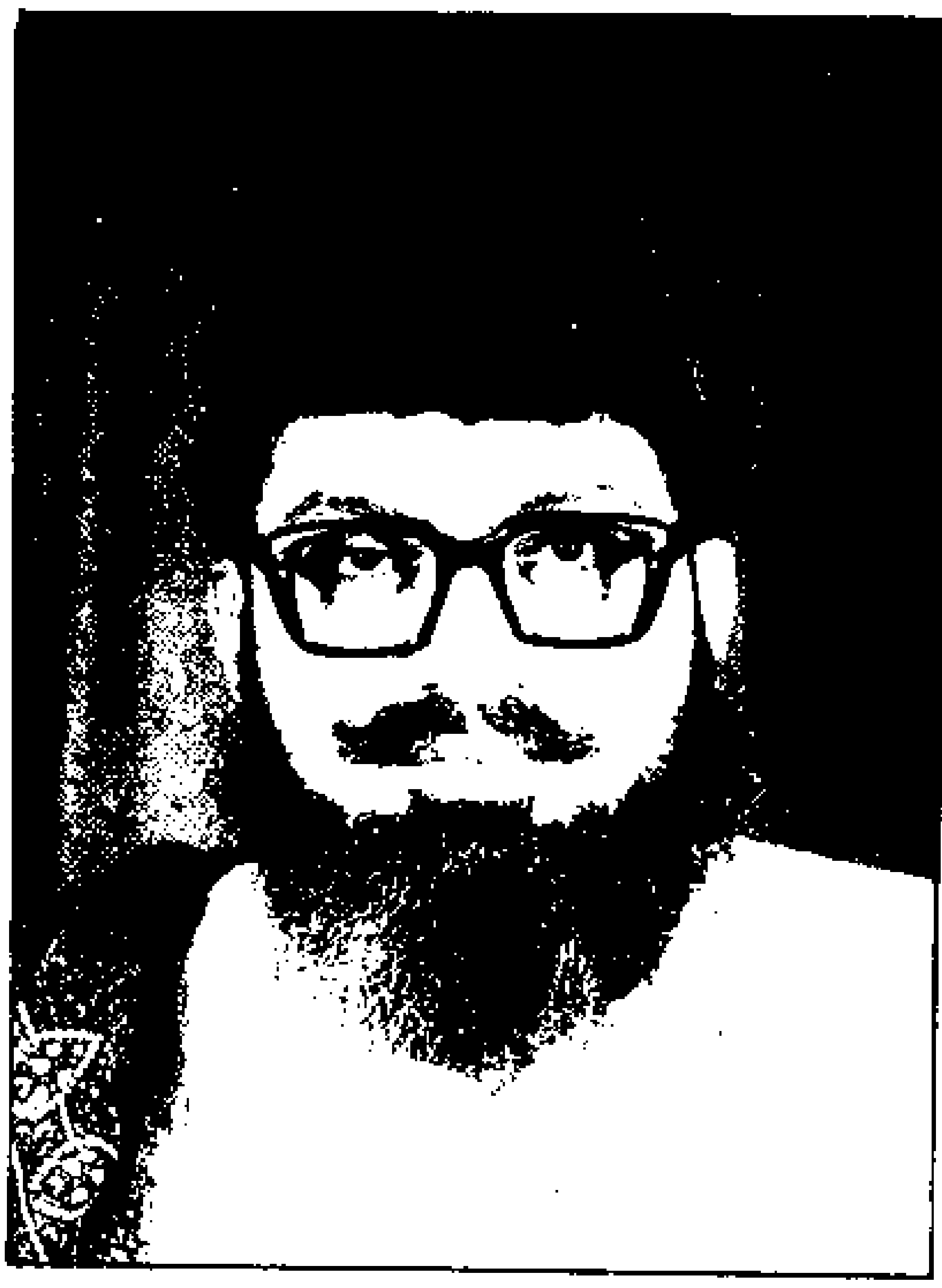

صاحبزادہ علامہ رفیق احمد صاحب چشتی کے برادر بزرگ
صاحبزادہ حافظ عزیز احمد صاحب چشتیؒ

عظیم دینی درسگاہ جامعہ چشتیہ کا قیام ہے- جامعہ چشتیہ سے علاقے کے لوگ اور نوجوان طلباء بڑی تعداد میں فیض حاصل کر رہے ہیں- صاحبزادہ صاحب کے آبائی علاقہ حافظ آباد میں جامع مسجد بہار مدینہ کے نام سے ایک عظیم الشان جامع مسجد اور مدرسہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے-

صاحبزادہ علامہ حافظ رفیق احمد صاحب چشتی کی بیرون ملک دینی خدمات کا آغاز 1983ء میں ہوا جب وہ مسلم کلچرل انسٹی ٹیوٹ کوپن ہیگن سے منسلک ہوئے- بعد ازاں وہ برطانیہ آ گئے جہاں جامع مسجد بارکر اینڈ روڈ بریڈ فورڈ نمبر3 سے وابستہ ہو گئے- صاحبزادہ صاحب نے یہاں خطابت و امامت کے ساتھ ساتھ دینی' تدریسی خدمات بھی انجام دیں- اس دوران انہوں نے درجنوں طلباء کو حفظ کلام پاک کی تکمیل کرائی اور بچوں اور نوجوانوں کے علاوہ چالیس سے اسی برس تک کے بالغ افراد کو بھی قرآن پاک پڑھایا-

صاحبزادہ علامہ حافظ رفیق احمد صاحب چشتی کے بارے میں ان کے برادر بزرگ حضرت علامہ پیر عزیز احمد صاحب چشتی مرحوم نے تحریر فرمایا کہ صاحبزادہ رفیق احمد صاحب چشتی ایک سلجھے ہوئے مقرر ہیں' خوش الحانی انہیں قدرت کی طرف سے ودیعت ہوئی ہے- تقریر کے دوران جب کوئی شعر اپنی لے میں پڑھتے ہیں تو اجتماع پر سحر طاری ہو جاتا ہے- انتہائی مہمان نواز ہیں خاص طور پر علماء اور اہل علم و دانش کی خدمت کو فرض اور سعادت سمجھتے ہیں- صاحبزادہ رفیق احمد صاحب چشتی ایک خوش لباس شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ طبیعت کے اعتبار سے درویش ہیں- آپ کو حکمت سے بھی دلچسپی ہے' اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا دی ہے- خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہیں اور ہزاروں مریض آپ کے ہاتھ سے

Marfat.com

صاحبزادہ علامہ رفیق احمد صاحب چشتی 99ء میں مدرسہ جامعہ چشتیہ ٹھیکریوالہ فیصل آباد میں جلسہ دستار فضیلت سے خطاب کر رہے ہیں۔ سٹیج پر مدرسہ تنویر القرآن لاہور کے ناظم اعلیٰ قاری نجی محمد صاحب سیالوی موجود ہیں

شفایاب ہو چکے ہیں۔ آپ کو شعر و شاعری سے بھی شغف ہے۔ علامہ حافظ رفیق احمد صاحب چشتی کے برادر بزرگ علامہ حافظ پیر عزیز احمد صاحب چشتی خود بھی ایک عالم دین اور مذہبی و روحانی شخصیت تھے اور اپنے والد گرامی حضرت علامہ الحاج حافظ محمد بشیر احمد صاحب چشتیؒ گولڑی کے وصال کے بعد اپنی پوری زندگی دربار بشیریہ حافظ آباد میں لوگوں کی رہنمائی فرماتے رہے۔ صاحبزادہ صاحب کے دوسرے بھائی صاحبزادہ رشید احمد صاحب چشتی راولپنڈی میں ہیں۔

مولانا حافظ محمد رفیق احمد صاحب چشتی کے والد گرامی حضرت علامہ محمد بشیر احمد چشتیؒ 1911ء میں تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی کے ایک گاؤں تھیہ گلباز میں پیدا ہوئے' آپ ابھی ایک ماہ کے تھے کہ والدہ محترمہ کا اور تین سال کے تھے کہ والد صاحب کا وصال ہو گیا۔ آپ خاندانی طور پر اعوان قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ والدین کے بچپن میں ہی انتقال کے باعث آپ کے چچا محترم نے آپ کی پرورش کی۔ حضرت علامہ بشیر احمد صاحب چشتی کے خاندان میں 15 پشت سے حفاظ چلے آ رہے تھے' چنانچہ آپ نے بھی اچانک گھر چھوڑ کر چکوال کے قریب تلہ گنگ موڑ پر اوڈھروال شریف گاؤں کے مدرسے میں داخلہ لے لیا جو حفظ قرآن کے لئے آج بھی شہرت رکھتا ہے۔ یہاں آپ نے حفظ قرآن پاک کی تکمیل کی' حصول علم کے شوق میں ہی پریشانیوں اور مصائب کے باوجود مختلف علاقوں میں گھومتے رہے۔ لسبال شریف' اٹک' پنڈی گھیب اور سرگودھا میں مختلف مدارس اور اداروں سے دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی دوران حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی' جس کے بعد آپ کی زندگی کا ایک نیا رخ سامنے آیا اور آپ نے پیر سید ولایت حسین شاہ صاحب گجراتیؒ کے اصرار پر مدرسہ جامعہ انوار الصوفیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دینا شروع کئے۔ یہیں آپ نے حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی سے دورہ حدیث مکمل کیا اور صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے

Marfat.com

صاجزادہ علامہ رفیق احمد صاحب چشتی 99ء میں مدرسہ جامعہ چشتیہ میں حافظ محمد طاہر تقی (تاندلیانوالہ) اور حافظ ممتاز حسین (جھنگ) کی دستار بندی کر رہے ہیں- بائیں جانب رانا تنویر احمد ہیں

اپنے ہاتھوں سے آپ کو دستار فضیلت عطا کی- آپ کی تقریر انتہائی مؤثر ہوتی تھی- سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کی جامع مسجد میں خطابت کے دوران ہر جمعہ آپ کی تقریر کے بعد چار پانچ ہندو اور سکھ اسلام قبول کرتے تھے- آپ کے آباؤ اجداد بھی حافظ قرآن تھے' آپ خود بھی حافظ تھے اور پھر آپ کے صاجزادے بھی حافظ ہوئے چنانچہ آپ حافظ آباد کے ہی ہو گئے- آپ کا وصال یکم اگست 1974ء کو ہوا- آپ کو تین بار حج بیت اللہ اور حاضری روضہ رسولؐ کی سعادت حاصل ہوئی- آپ نے ایک درویش اور مجاہد کی زندگی گزاری' تحریک ختم نبوت میں سرگرمی سے حصہ لیا اور 1952ء میں اسی تحریک کے دوران چھ ماہ قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں--

حضرت علامہ محمد بشیر احمد صاحب چشتیؒ سیاسی طور پر بھی ایک سرگرم شخصیت تھے- عوام کی خدمت کا جذبہ آپ میں پوری طرح موجزن تھا' پانچ سال تک تحصیل کونسل کے ممبر رہے- حافظ آباد میں چوہدریوں اور سرمایہ داروں کی مخالفت کے باوجود ڈگری کالج بنوایا- آپ کے شاگردوں میں مجاہد تحریک نظام مصطفےٰ کے مجاہد مولانا حاجی عبدالستار انصاری صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں- محسن اہل سنت حضرت علامہ محمد بشیر احمد صاحب چشتی گولڑوی کا عرس ہر سال دس اور گیارہ رجب کو جامع مسجد بہار مدینہ حافظ آباد میں ان کے فرزند ارجمند حضرت علامہ مولانا حافظ رفیق احمد صاحب چشتی کی زیر سرپرستی منعقد ہوتا ہے. صاجزادہ حافظ رفیق احمد صاحب چشتی کے اسلام آباد میں پرسنل سیکرٹری رانا تنویر احمد صاحب نے بتایا کہ مدرسہ جامعہ چشتیہ ٹھیکری والا کا سنگ بنیاد 13 اگست 1981ء کو صاجزادہ علامہ رفیق احمد صاحب چشتی نے رکھا تھا جو اس ادارے کے تاحیات ناظم اعلیٰ ہیں' جبکہ مدرسے کا افتتاح 25 اگست 1981ء کو افتخار ملت

Marfat.com

صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ صاحب فیصل آبادی نے مولانا قاری امتیاز حسین صاحب (برطانیہ) اور مولانا بشیر احمد صاحب سیالوی (کیلی فورنیا۔ امریکہ) کے ہمراہ کیا۔ نومبر 1981ء میں شہداء کربلا کانفرنس کے موقع پر پیر طریقت پیر سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی نے دینی لائبریری کا افتتاح کیا۔ جبکہ جون 1982ء میں صاحبزادہ رفیق احمد صاحب چشتی نے جامعہ چشتیہ میں جامع مسجد ہجویری کی بنیاد رکھی۔ علامہ صاحبزادہ رفیق احمد صاحب چشتی کی خصوصی دلچسپی اور سرپرستی میں ہر سال یہاں پانچ حفاظ کرام کی دستار بندی ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر 250 طالب علم (جن میں 50 طالبات ہیں) قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بیرونی 50 طلباء کا قیام و طعام اور علاج معالجہ' سب مدرسے کے ذمہ ہے۔ یہاں چار اساتذہ کرام خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جن میں صدر مدرس حافظ قاری حیات محمد فیاض صاحب چشتی' حافظ محمد زاہد اقبال صاحب' حافظ محمد بابر صاحب چشتی اور حافظ محمد بوٹا صاحب سلطانی شامل ہیں۔ اس ادارے سے اب تک 70 طلباء قرآن پاک حفظ کر کے مختلف مقامات پر تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں جبکہ مولانا حافظ جہانگیر صاحب چشتی ناروے میں دینی و تبلیغی خدمات میں مصروف ہیں۔ جامعہ چشتیہ کی انتظامی کمیٹی میں بانی جنرل سیکرٹری رانا تنویر احمد صاحب کے علاوہ نگران حاجی لال دین صاحب اور فنانس سیکرٹری بابا غلام بشیر صاحب اور مہر غلام شبیر صاحب شامل ہیں۔ رانا تنویر احمد صاحب نے بتایا کہ مدرسہ کی انتظامی کمیٹی کے پہلے تاحیات چیئرمین چوہدری محمد اقبال خان صاحب تھے۔ نومبر 1994ء میں ان کے انتقال کے بعد علامہ صاحبزادہ رفیق احمد صاحب چشتی نے رانا چراغ خان صاحب کو کمیٹی کا صدر مقرر کر دیا۔ انجمن غلامان رسولؐ کے زیر اہتمام جامعہ چشتیہ میں سالانہ جلسہ معراج النبیؐ و دستار فضیلت منعقد کیا جاتا ہے۔ جلسہ معراج النبیؐ اور دستار فضیلت کے موقع پر علامہ صاحبزادہ رفیق احمد صاحب چشتی خاص طور پر برطانیہ سے تشریف لاتے ہیں اور اپنے والد گرامی کے عرس میں بھی شریک ہوتے ہیں اور اس کے انتظامات فرماتے ہیں۔ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران صاحبزادہ رفیق احمد صاحب چشتی ملک کے مختلف شہروں میں دینی و مذہبی اجتماعات میں شرکت اور جلسوں سے بھی خطاب فرماتے ہیں۔

14 اکتوبر 1985ء کو جب صاحبزادہ حافظ رفیق احمد چشتی صاحب برطانیہ سے دو سال بعد پہلی بار وطن واپس آئے تو آپ نے مدرسہ جامعہ چشتیہ ٹھیکریوالہ فیصل آباد کا دورہ کیا تو اس موقع پر علاقہ کے عوام' آپ کے عقیدت مندوں اور علماء کرام کی کثیر تعداد نے بڑی گرم جوشی سے آپ کا استقبال کیا۔ 23 نومبر 1985ء کو علامہ صاحبزادہ رفیق احمد صاحب چشتی کی زیر سرپرستی ایک میلاد مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پنجاب کے 50 نامور علماء کرام نے شرکت کی اور صدارت صاحبزادہ عزیز احمد صاحب چشتیؒ حافظ آبادی نے کی۔

علامہ صاحبزادہ حافظ رفیق احمد صاحب چشتی کا یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ آپ بیک وقت پاکستان اور برطانیہ میں دینی اور فلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت بریڈ فورڈ میں دینی اور تدریسی خدمات کے علاوہ آپ کی سب سے بڑی مصروفیت دینی و شرعی امور پر لوگوں کی رہنمائی ہوتی ہے جس کے لئے پورے یورپ اور امریکہ سے لوگ آپ سے رابطہ کرتے ہیں۔

Marfat.com

مولانا قاری محمد عبدالغنی سعیدی

سنی حریت کونسل برطانیہ کے امیر اور جامعہ السعید باٹلے کے بانی و مہتمم مولانا قاری محمد عبدالغنی صاحب سعیدی ایک علمی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ 1986ء سے برطانیہ میں مختلف مساجد اور دینی اداروں میں خطابت و امامت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں جبکہ کچھ عرصہ قبل آپ نے باٹلے میں ایک اسلامی تدریسی ادارہ جامعہ السعید قائم کیا ہے آپ اس کے بانی اور مہتمم ہونے

Marfat.com

مولانا قاری عبدالغنی سعیدی صاحب (دائیں جانب) حیدر آباد سندھ میں ایک مقابلہ حسن قراءت کے دوران

کے ساتھ ساتھ اس کے پرنسپل کے فرائض بھی خود انجام دے رہے ہیں۔ مولانا قاری عبدالغنی صاحب سعیدی انتہائی متحرک اور پر خلوص شخصیت کے مالک ہونے کے باعث برطانیہ بالخصوص یارک شائر اور لنکا شائر کے دینی حلقوں میں بہت مقبول ہیں۔

مولانا قاری محمد عبدالغنی سعیدی صاحب کا تعلق کشمیر کی گجر برادری سے ہے۔ آپ یکم جنوری 1953ء کو آزاد کشمیر کے ضلع پونچھ تحصیل راولاکوٹ میں بچیرہ تیتری نوٹ کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی چوہدری سائیں خان صاحب برصغیر کی تقسیم سے پہلے ائر فورس میں تھے' پاکستان بنا تو پاک فضائیہ میں شامل ہوئے اور 1953ء میں صوبیدار کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ عسکری پس منظر رکھنے کے باوجود وہ خود بھی دینی تعلیم کے حصول کے خواہش مند تھے اور لاہور میں دینی تعلیم کے لئے جایا کرتے تھے چنانچہ اپنے صاحبزادے کے لئے بھی ان کی خواہش تھی کہ وہ عالم دین بنیں۔ مولانا قاری محمد عبدالغنی صاحب سعیدی کے ایک ماموں مفتی محمد سعید احمد صاحب قادری بھی ایک بڑے عالم دین تھے' غوثیہ رضویہ سعیدیہ کے نام سے حیدر آباد میں ان کا ایک بڑا دارالعلوم ہے جہاں کشمیر سے بھی بہت سے لوگ پڑھنے کے لئے جاتے تھے۔ مفتی محمد سعید احمد صاحب قادری فیصل آباد میں محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب" سے بھی پڑھتے رہے' پھر مولانا سردار احمد صاحب کے کہنے پر ہی حیدر آباد آئے اور یہ دارالعلوم قائم کیا۔ جب محدث اعظم پاکستان نے انہیں حیدر آباد بھیجا تو یہ ایک چھوٹی سی مسجد تھی اور دوسرے مسلک کے زیر انتظام تھی اب یہ ایک عظیم الشان دارالعلوم ہے۔ ایک بار حکومت نے مفتی محمد سعید احمد قادری صاحب کو نواب شاہ میں ڈسٹرکٹ خطیب بنا کر بھیجا لیکن وہ پھر حیدر آباد واپس آ گئے۔ اور

Marfat.com

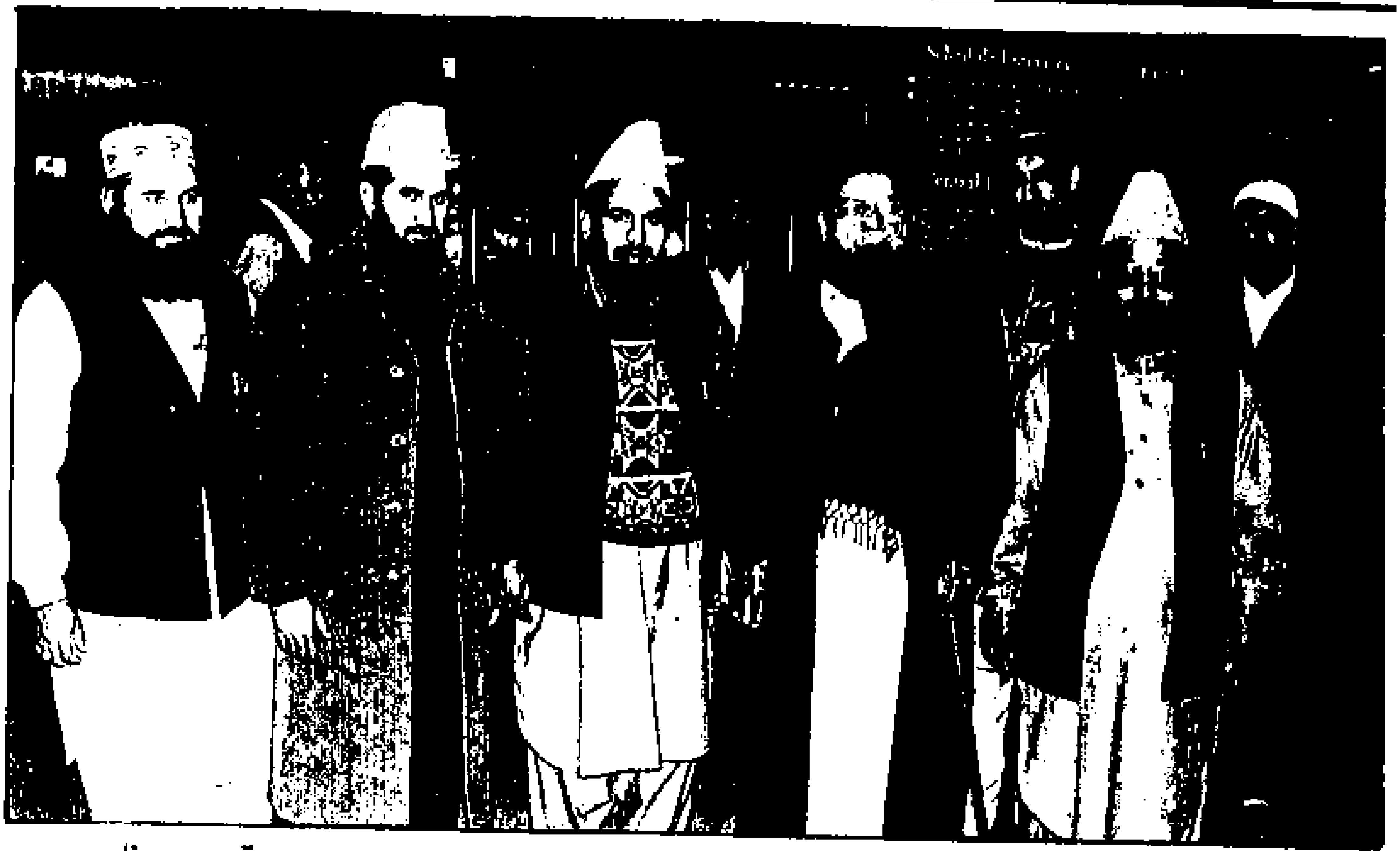

مولانا حافظ عبدالغنی سعیدی صاحب' قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب کے دورہ برطانیہ کے موقع پر حافظ ظہیر اقبال صاحب قادری' علامہ سید نور احمد شاہ کاظمی صاحب اور مولانا محمد امین چشتی السعیدی صاحب کے ہمراہ

دارالعلوم میں خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کے شاگرد اور ادارے سے تعلیم حاصل کرنے والے بے شمار علماء اس وقت پاکستان اور برطانیہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ برطانیہ میں ان کے شاگردوں میں قاری محمد امین صاحب چشتی سعیدی' قاری خادم حسین صاحب چشتی اور مولانا عبدالرشید صاحب شامل ہیں۔ دو سال قبل 1998ء میں مفتی صاحب کا وصال ہوا ہے۔ اس وقت سے صاجزادہ محمود احمد صاحب مدرسے کے مہتمم ہیں جبکہ مفتی صاحب کے دیگر صاجزادے صاجزادہ محبوب احمد' صاجزادہ حامد رضا' صاجزادہ محمد رضا' حافظ حماد رضا اور عمران رضا بھی مدرسے سے وابستہ ہیں۔ مولانا قاری محمد عبدالغنی صاحب سعیدی کے دینی ذوق و شوق کی حوصلہ افزائی اور تکمیل میں ان کے ماموں یعنی مفتی صاحب مرحوم کا بڑا حصہ ہے۔

مولانا قاری محمد عبدالغنی سعیدی نے مولانا غلام علی اوکاڑوی صاحب کے مدرسہ اشرف المدارس اوکاڑہ سے حفظ قرآن کیا پھر حیدر آباد سندھ میں حضرت مفتی خلیل احمد خان صاحب برکاتی کے مدرسے دارالعلوم احسن البرکات سے اکتساب کیا۔ اس کے بعد فیصل آباد میں جامعہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو گئے یہ مدرسہ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمدؒ صاحب کے شاگرد کے شاگرد مولانا معین الدین شافعی نے بولے دی جھگی نامی علاقے میں قائم کیا ہوا تھا۔ قاری صاحب نے یہاں حفظ کی تکمیل کے علاوہ تجوید و قراءت کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا قاری عبدالغنی صاحب سعیدی کے اساتذہ میں قاری عبدالرزاق صاحب' مفتی محمد رحیم صاحب' علامہ فیض احمد صاحب اویسی' علامہ مفتی خلیل احمد خان صاحب برکاتی' مولانا اختر الحامدی صاحب' قاری محمد عالم صاحب صابر' قاری منظور احمد صاحب' قاری تراب الدین صاحب' مولانا نور عالم صاحب' مولانا مفتی عبداللہ صاحب اور مفتی غلام نبی صاحب شامل ہیں۔ قاری

Marfat.com

ایک اجلاس کے بعد مولانا عبدالغنی صاحب سعیدی، مولانا فضل احمد صاحب قادری، مفتی محمد اسلم صاحب صدیقی، مولانا محمد اعظم صاحب چشتی، مولانا بوستان القادری صاحب، حافظ عبدالقادر صاحب اور قاری سمندر خان صاحب

سعیدی صاحب نے صرف و نحو اور فقہ کی تعلیم بھی حاصل کی۔ آپ 1971ء میں حیدر آباد آگئے اور وہاں ایک سال اپنے ماموں کے مدرسہ غوثیہ رضویہ سعیدیہ میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے بعد کراچی چلے گئے جہاں آپ کو عالمگیر روڈ پر دارالعلوم امجدیہ میں پڑھنے کا موقع ملا اور علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری سے درس کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں دارالعلوم غوثیہ رضویہ میں پڑھانا شروع کردیا، پھر شہداد پور میں پولیس ٹریننگ سکول میں امامت و خطابت شروع کی اور سات آٹھ سال وہاں رہے۔ اسی دوران پیر جو گوٹھ میں پیر صاحب پگارا کے مدرسے کے مہتمم مفتی محمد رحیم سے تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ 1982ء میں قاری محمد عبدالغنی سعیدی واپس حیدر آباد آئے اور مدرسہ غوثیہ رضویہ سعیدیہ میں صدر مدرس کے طور پر پڑھاتے رہے۔ پھر حیدر آباد ہی کی ایک اور جامع مسجد کریی کھاتہ چوک میں امام اور خطیب ہو گئے۔ تعلیمی سلسلے کا آخری دور مفتی محمود الوری صاحب کے مدرسے جامعہ رکن الاسلام سے مکمل کیا۔ اس ادارے کی سند کی بنیاد پر کراچی میں تنظیم المدارس کا امتحان دیا جو امتیازی حیثیت میں پاس کرنے پر الشہادت العالیہ کی سند حاصل کی۔ جامعہ رکن الاسلام حیدر آباد سے وابستگی کے دوران قاری عبدالغنی سعیدی صاحب صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کے شانہ بشانہ جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اہلسنّت پاکستان کے پلیٹ فارم سے بھی متحرک رہے۔

مولانا قاری محمد عبدالغنی سعیدی صاحب نے اپنے استاد محترم قاری عبدالرزاق صاحب کے مشورے پر غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی" شاہ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ ان دنوں حضرت صاحب ملتان میں صاحب فراش تھے، حضرت علامہ احمد سعید کاظمی" شاہ صاحب چاروں سلسلوں سے تعلق رکھتے تھے لیکن قادریت زیادہ غالب تھی۔ آپ نے قاری محمد عبدالغنی سعیدی صاحب کو بھی چاروں سلسلوں میں بیعت کیا، علامہ کاظمی" شاہ صاحب کے تینوں صاحبزادے مولانا مظہر سعید

Marfat.com

مولانا حافظ عبدالغنی سعیدی صاحب پرنسپل جامعہ رکن الاسلام حیدر آباد سندھ صاحبزادہ علامہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کے دورہ برطانیہ کے موقع پر ان کے ہمراہ

صاحب کاظمی' قبلہ حامد سعید صاحب کاظمی اور ڈاکٹر راشد سعید صاحب کاظمی جو آکسفورڈ میں پریکٹس کر رہے ہیں' قاری محمد عبدالغنی صاحب سعیدی سے بے حد محبت اور شفقت فرماتے ہیں۔ یہ صاحبزادگان جب بھی برطانیہ آتے ہیں تو قاری صاحب کے پاس قیام کرتے ہیں اور ان سے رابطہ رکھتے ہیں۔

اپنی برطانیہ آمد کے بارے میں قاری عبدالغنی صاحب نے فرمایا کہ "ویک فیلڈ کی مسجد غوثیہ میں ایک عالم دین کی ضرورت تھی' منتظمین نے اولڈھم میں قاری خادم حسین صاحب چشتی سے رابطہ کیا جن کے توسط سے میں 5 اکتوبر 1986ء کو برطانیہ آیا۔ یہاں آکر مسجد غوثیہ میں امامت و خطابت کا آغاز کیا۔ سات سال یہاں خدمات انجام دینے کے بعد میں نے مانچسٹر میں جامع مسجد وکٹوریہ پارک میں جو اہلسنت کی بہت بڑی مسجد ہے' پونے دو سال پیش امام اور نائب خطیب کے فرائض ادا کئے۔ 1991ء میں چونکہ میرا خاندان بھی برطانیہ آگیا تھا اور بچوں کی تعلیم وغیرہ کے حوالے سے مانچسٹر انہیں دور پڑتا تھا اس لئے میں باٹلے آگیا اور وہاں محمدیہ غوثیہ مسجد میں خدمات انجام دینا شروع کیں' یہ سلسلہ چار پانچ سال جاری رہا۔ تاہم میری دلی خواہش تھی کہ بچوں کی معیاری دینی تعلیم کے لئے میں خود کوئی ادارہ قائم کروں' جب میں نے رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو جامع مسجد محمدیہ غوثیہ میں ختم قرآن پاک کے موقع پر لوگوں کی بہت بڑی تعداد کی موجودگی میں اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تو سب نے ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ باٹلے میں براملے سٹریٹ میں ایک پرانا چرچ خرید کر اسے دارالعلوم بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ کافی تگ و دو کے بعد صرف ایک سال کی اجازت ملی جس میں تین سال تک ایک ایک سال کے لئے توسیع ہوتی رہی' بعد میں مستقل اجازت کے مسئلے پر علاقے کی کونسل کے ممبران تقسیم ہو گئے اور کونسل کے مسلمان چیئرمین کے فیصلہ کن ووٹ پر ہمارے حق میں فیصلہ ہوا۔ قبلہ سید حامد سعید کاظمی صاحب نے ادارے کا نام جامعہ السعید تجویز کیا۔ قبلہ ہاشمی میاں محدث کچھوچھوی کے صاحبزادے سے ادارے کا تالا کھلوایا گیا اور پروفیسر

Marfat.com

1999ء میں قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی کے دورہ برطانیہ کے موقع پر مولانا عبدالغنی صاحب سعیدی' علامہ قاری عبدالشکور صاحب ہزاروی اور علامہ مظہر سعید شاہ صاحب کاظمی (بائیں)

سید احمد حسین ترمذی صاحب (ہیلی فیکس) نے افتتاح کیا۔ مستقل ادارے کی حیثیت سے اسے چلانے کی باضابطہ اجازت 2 جولائی 1999ء کو ملی۔ علماء کا ایک ٹرسٹ یہ ادارہ چلاتا ہے جس میں میرے علاوہ مولانا عبداللطیف صاحب دیک فیلڈ' قاری خادم حسین صاحب چشتی اولڈھم' قاری محمد امین صاحب سعیدی چشتی ساؤتھ ہال لندن اور چوہدری عبدالعزیز صاحب دیک فیلڈ شامل ہیں"۔

جامعہ السعید کے حوالے سے مولانا قاری محمد عبدالغنی صاحب سعیدی نے فرمایا کہ "برطانیہ میں مساجد تو بہت بن چکی ہیں' ہماری خواہش ہے کہ ہم اس ادارے کو دارالعلوم بلکہ یونیورسٹی کی سطح تک لے جائیں' فی الحال یہاں حفظ اور ناظرہ کی کلاسیں ہیں' بچوں کو ضروری مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ حفظ میں 38 بچے ہیں جبکہ بچوں کی کل تعداد 70 ہے۔ طلباء کی رہائش کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں جن کے بعد باہر کے بچوں کو بھی داخلہ دیا جائے گا' ادارے کے لئے مستقل نصاب بنانے کے لئے علماء کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو دوسرے اداروں کے نصاب اور جدید تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر نصاب تجویز کرے گی"۔

قاری عبدالغنی سعیدی صاحب نے فرمایا کہ "میں سمجھتا ہوں کہ دینی مدارس کے اساتذہ کو انگریزی زبان آنی چاہئے کیونکہ یہاں بچوں کو جو بات انگریزی میں اثر کرتی ہے وہ کسی اور زبان میں نہیں کرتی تاہم اس علاقے میں رہنے والے زیادہ تر لوگ کشمیری ہیں اس لئے انہیں زیادہ دشواری پیش نہیں آتی"۔ قاری عبدالغنی صاحب سعیدی اردو' پنجابی' سندھی اور کشمیری زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔

برطانوی مساجد میں بعض اوقات رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے قاری محمد عبدالغنی صاحب سعیدی نے کہا کہ یہ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہم مسلمان بننے کی بجائے قومیتوں کے طور پر اپنی شناخت زیادہ پسند کرتے ہیں پھر مساجد کے ضمن میں قبضے وغیرہ کا تصور بھی مسائل پیدا کرتا ہے۔ کمیٹیوں میں علاقائیت کا رجحان بھی پریشانی کا باعث ہوتا ہے لیکن سب جگہ ایسا نہیں ہے متعدد مقامات پر

Marfat.com

حافظ عبدالغنی سعیدی صاحب' علامہ قاری غلام رسول صاحب اور علامہ قاری خادم حسین چشتی صاحب

کمیٹیاں نہایت عمدہ کام کر رہی ہیں۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کے مستقبل اور علماء کی ذمہ داریوں کے حوالے سے قاری عبدالغنی سعیدی صاحب نے فرمایا کہ "والدین پر اس ضمن میں بنیادی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ انڈین فلمیں نئی نسل کو بری طرح متاثر کر رہی ہیں' ماں باپ اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ فحش مناظر جوان اولاد کے ساتھ بیٹھ کر نہ دیکھیں۔ حضور نبی کریمؐ نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے' لیکن اب حیا ختم ہوتی جا رہی ہے۔ والدین اگر گھر میں ماحول درست رکھیں تو بچوں کی تربیت خود بخود آسان ہو جائے گی جہاں تک علماء و مشائخ کا تعلق ہے وہ اگر ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوں تو کام آسان ہو سکتا ہے۔ علماء کے درمیان بہتر تعلقات کار نہ ہونے سے کافی مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ برطانیہ میں مسلک اہلسنت کے سکول بہت کم ہیں جبکہ دوسرے مسالک کے سکول کافی تعداد میں ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے اپنے پرائیویٹ سکول ہوں۔ مسئلہ وسائل کی کمی کا نہیں اخلاص کی کمی کا ہے۔ اگر اہل ثروت آگے آئیں تو ہم نئی نسل کے مستقبل کو محفوظ بنا سکتے ہیں' قرآن پاک کا حکم ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اگر ہم نے اپنے بچوں کو برے ماحول سے نہ بچایا تو ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کے مجرم ہوں گے"۔

قاری محمد عبدالغنی صاحب سعیدی کے چاروں صاحبزادے رضاء المصطفیٰ' ضیاء المصطفیٰ' انوار المصطفیٰ اور اعجاز المصطفیٰ حفظ قرآن کے مختلف مراحل میں ہیں' دو بچیاں ہیں جو بہت اچھی نعت خوان ہیں اور کئی مقابلوں میں انعام حاصل کر چکی ہیں۔ انہوں نے نعتوں کی ایک کیسٹ بھی جاری کی ہے۔

Marfat.com

مولانا محمد بوستان ناصر نوشاہی

مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے قافلہ کے ایک اہم رکن ہیں اور 1973ء سے بریڈ فورڈ اور اس کے نواح میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام مختلف مساجد میں امامت وخطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی 6 مئی 1947ء کو پنڈ کلاں نزد چک سواری میرپور آزاد کشمیر میں ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی میاں اللہ دتہ صاحب ہے۔

مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی نے ابتدائی دینی تعلیم گاؤں کی مسجد سے حاصل کی اور گورنمنٹ ہائی سکول چک سواری سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر مشین محلہ ضلع جہلم میں مفتی سیف الرحمٰن صاحب کھلابٹی اور ان کے بھائی قاضی غلام محمود صاحب سے درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھیں اور وہیں سے منشی فاضل کیا' اس کے بعد مزید تعلیم کیلئے جامع رضویہ فیصل آباد میں داخل ہو گئے اور 1966ء میں درس نظامی کی تکمیل کی۔ یہاں پر ان کے اساتذہ مفتی محمد امین صاحب اور مولانا حنیف صاحب تھے جبکہ انہوں نے

Marfat.com

ڈڈبرا میں مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی کی صدارت میں ہونے والے اجلاس سے آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے قائد سردار عبدالقیوم خان صاحب خطاب کررہے ہیں

مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی' قاری طالب حسین صاحب نوشاہی' قاری محمد شفیع صاحب نقشبندی اور علامہ حافظ نعمت علی صاحب چشتی کے ساتھ

دورہ حدیث شیخ الحدیث مولانا غلام رشید صاحب سے کیا- مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی برطانیہ آنے سے قبل ڈڈیال کے قریب جامع مسجد رٹہ میں دس سال تک امام و خطیب رہے اور ساتھ ہی تدریسی فرائض بھی سرانجام دیتے رہے-

مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی نے سلسلہ نوشاہیہ سے اپنی وابستگی اور برطانیہ میں اپنی اور حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی دینی خدمات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ "1973ء میں قبلہ پیر صاحب چک سواری تشریف لائے تو ایک دوست کی وساطت سے میری آپ سے ملاقات ہوئی- وہاں پر میں نے آپ سے گزارش کی کہ مجھے بھی انگلینڈ میں خدمت دین کا موقع فراہم کیا

Marfat.com

مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام بار کر اینڈ روڈ کی انتظامی کمیٹی کے عہدیداروں کے ساتھ

مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام براؤننگ سٹریٹ بریڈ فورڈ 3 کے دینی کارکنوں کے ہمراہ

جائے جس پر قبلہ پیر صاحب نے مجھے انگلینڈ بلانے کی حامی بھری اور میری تمام اسناد ملاحظہ کیں۔ میں 26 دسمبر 1973ء کو انگلینڈ آ گیا اور اسی رات میں نے قبلہ پیر صاحب سے بیعت کی۔ جب سے میں سلسلہ نوشاہیہ سے منسلک ہوں' دین کی خدمت کے ساتھ ساتھ پیر صاحب جو بھی خدمت مجھے سونپتے ہیں وہ اپنی بساط کے مطابق انجام دینے کی کوشش کرتا ہوں"۔

مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی نے بتایا کہ وہ انگلینڈ آنے کے بعد سے اب تک جمعیت تبلیغ الاسلام کی آٹھ نو مساجد میں امامت و خطابت اور دینی تدریس کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ ان مساجد میں جامع مسجد تبلیغ الاسلام براؤننگ سٹریٹ بریڈ فورڈ 3' جامع مسجد بار کر اینڈ روڈ' جامع مسجد شیر برج روڈ'

Marfat.com

نوشہ پور شریف جہلم میں عرس حضرت غوث الاعظم کے موقع پر مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے ساتھ

جامع مسجد تھارنٹن روڈ' جامع مسجد برنٹ پلیس' جامع مسجد وکٹر سٹریٹ اور مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام ساؤتھ فیلڈ سکوئر شامل ہیں۔ انہوں نے چند سال جامع مسجد برائر فیلڈ' جامع مسجد ڈلز برا اور ہڈرز فیلڈ میں بھی دینی خدمات انجام دی ہیں جبکہ آج کل وہ بار کرا ینڈ روڈ پر جمعیت تبلیغ الاسلام کی جامع مسجد میں امامت و خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مولانا محمد بوستان صاحب نے تفصیلات بتاتے ہوئے فرمایا "وہاں دو کلاسیں ہوتی ہیں جن میں سے ایک کلاس کو حافظ صاحب پڑھاتے ہیں اور دوسری کلاس کو میں پڑھاتا ہوں۔ مسجد کی انتظامی کمیٹی کے صدر چوہدری محمد صدیق صاحب اور جنرل سیکرٹری چوہدری طالب حسین صاحب ہیں۔"

ایک سوال کے جواب میں مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی نے فرمایا "برطانیہ میں علمائے اہل سنت خصوصاً" قبلہ پیر صاحب کی دینی خدمات بہت زیادہ ہیں۔ جس وقت ہم یہاں آئے اس وقت کوئی نمازی نظر نہیں آتا تھا اب اللہ کے فضل سے مساجد بھری ہوئی ہیں۔ اب ایک ایک نماز میں سو سو نمازی ہوتے ہیں خصوصاً" عشاء کی نماز میں تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بریڈ فورڈ میں جمعیت کے 13 یا 14 ادارے ہیں جہاں پر پانچ وقت کی نمازیں ہوتی ہیں اور مسجدیں بھری ہوتی ہیں۔ جمعہ اور تراویح کی نمازوں میں جگہ نہیں ملتی اور یہ سب قبلہ پیر صاحب کی دن رات کی کوششوں سے ممکن ہوا ہے۔ پیر صاحب نے 1962ء سے تبلیغ دین کے کام کا آغاز کیا تھا' ان پچیس چھبیس برسوں میں جمعیت نے 14' 13 ادارے اور مسجدیں قائم کیں پیر صاحب نے دن رات کام کیا اور اب وہ دس پندرہ سالوں سے دینی خدمات کو فل ٹائم دے رہے ہیں۔ جب میں یہاں آیا تو اس وقت براؤننگ سٹریٹ میں ایک مکان خرید کر اسے مسجد بنایا گیا تھا پھر میری موجودگی میں اس مسجد کی قانونی منظوری ہوئی۔"

Marfat.com

ابتداء میں بچوں کو پڑھانے میں کسی وقت کے حوالے سے مولانا بوستان صاحب ناصر نوشاہی نے کہا کہ شروع میں کچھ زبان کا مسئلہ بنا تھا لیکن چونکہ میں نے بی اے تک تعلیم حاصل کی ہوئی تھی اس لئے بچوں کو انگلش میں سمجھانے میں کوئی خاص دقت نہیں ہوئی' ویسے بھی ہمارے گھروں کے بچے اردو اور پنجابی سمجھ جاتے ہیں پھر میں یہاں پر اپنی انگلش کو بہتر بنانے کے لئے کالج بھی جاتا تھا۔ علماء اور کمیٹیوں کے درمیان اختلافات کے محرکات پر مولانا صاحب نے کہا کہ یہ اختلافات کوئی بڑے نہیں ہوتے اگر برداشت کی صلاحیت ہو تو انہیں نظرانداز کیا جا سکتا ہے۔ پڑھے لکھے لوگوں اور علماء میں تو ویسے ہی بہت اچھا تعاون ہوتا ہے' پھر لوگوں کی دینی خدمات کے سامنے یہ اختلافات کوئی حیثیت نہیں رکھتے کیونکہ یہ لوگ محنت مزدوری کرتے ہیں اور علماء کو بلاتے ہیں۔ بریڈ فورڈ میں اس وقت تیں چالیس مساجد ہیں اور یہ سب اللہ کے فضل اور عوام کے تعاون سے چل رہی ہیں لہٰذا ان لوگوں کی بڑی خدمات ہیں۔

مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہم حتیٰ الامکان بچوں کو دینی تعلیم دینے کی کوشش کر رہے ہیں اس سلسلے میں اہل سنت کا ایک متفقہ نصاب بنانے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ یہ کام جلد از جلد آگے بڑھے۔ برطانیہ میں رویت ہلال اور عید کے مسئلہ پر اختلاف رائے کے حوالے سے مولانا محمد بوستان صاحب ناصر نوشاہی نے فرمایا کہ "کچھ پرانی وضع کے لوگ کہتے ہیں کہ رمضان کے 29 یا 30 دن پورے کئے جائیں اور ظاہری طور پر چاند دیکھ کر اس کے مطابق عید کی جائے۔ اس بات کی مخالفت کرتے ہوئے دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ نہیں ہمیں حساب کے ساتھ عیدین وغیرہ کا تعین کرنا چاہئے' اس گروپ میں بھی دو گروپ ہیں۔ ایک گروپ کہتا ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد چاند کے وجود کو تسلیم کیا جائے اور دوسرا دن نئے مہینے میں شمار کیا جائے دوسرا گروپ وجود قمر کو رویت قمر سے مشروط کرتا ہے۔ پھر حساب کے ساتھ چلنے والوں میں دو گروپ ہیں ایک پرانی وضع کا ہے' دوسرا گروپ کہتا ہے کہ جو اعلان سعودی عرب سے ہو گا اس کے مطابق عید ہو گی اور یہ گروپ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے گروپ سے سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ قبلہ پیر معروف شاہ صاحب نے بریڈ فورڈ لیول سے لے کر لندن لیول تک سب کو اکٹھا کیا لیکن موخر الذکر گروپ کے لوگ ایک دو سال ساتھ چلتے ہیں پھر علیحدہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے علماء کو نہیں چھوڑ سکتے۔ لہٰذا اس مسئلے کا حل کسی ایک جماعت کی کسی ایک شخصیت کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ مختلف اداروں میں کام کرنے والے علماء کو اکٹھا کر سکے۔ اگرچہ اس مسئلے کے حل کے لئے بارہا کوششیں ہوئیں کہ علماء حضرات قریب آ جائیں' کئی بار میٹنگیں ہوئیں لیکن ایک فیصلہ ہونے کے بعد مختلف مکاتب فکر کے علماء اس پر قائم نہیں رہے جس کی وجہ سے کافی پریشانی رہتی ہے۔ پیر معروف صاحب نے بارہا علماء سے کہا ہے کہ وہ جس فیصلے پر بھی متفق ہو جائیں اس کے بارے میں ہمیں بتا دیں کہ یہ فیصلہ اور فارمولا ہے تو ہمیں اس فارمولے کو اپنانے میں دقت نہیں ہو گی لیکن چونکہ جو علماء ان باتوں کا فیصلہ کرتے ہیں وہ پہلے کسی ایک نکتے پر مجتمع نہیں ہوتے اس لئے نظام مساجد چلانے والے بھی کسی ایک نکتے پر متفق نہیں ہو پاتے"۔

Marfat.com

علامہ مولانا محمد فرید ہارونی

علامہ مولانا محمد فرید صاحب ہارونی برطانیہ میں دینی خدمات انجام دینے والے ان پاکستانی علماء میں ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں جو دینی اور عصری' دونوں لحاظ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ دینی خدمت کا بے لوث جذبہ' سادہ طبیعت' عاجزی و انکساری' خطابت میں فصاحت و بلاغت اور علم و فضل ان کی شخصیت کے خاصل پہلو ہیں۔ ان اعلیٰ خصوصیات کے پیچھے جہاں ان کی اپنی صلاحیتوں اور کاوشوں کو دخل حاصل ہے وہیں ان کے خاندانی پس منظر' سلسلہ طریقت اور استاد العلماء حضرت علامہ پیر حکیم عبدالخالق صاحب مجددی کی صحبت و تربیت کا فیض اور ان کی فرزندی کے اعزاز کا بھی بڑا حصہ ہے۔ علامہ مولانا محمد فرید ہارونی صاحب 1985ء سے جامع مسجد اور اسلامک سنٹر ویسٹ ایلنگ لندن میں خطابت و امامت اور تدریس و تبلیغ کے فرائض بطرز احسن انجام دے رہے ہیں۔

علامہ محمد فرید صاحب ہارونی 15 جنوری 1964ء کو مظفر آباد آزاد کشمیر کے ایک گاؤں ڈلی شریف میں پیدا ہوئے۔ اپنے خاندانی پس منظر کے حوالے سے وہ فرماتے ہیں "میرے دادا جان جناب مولانا عبداللہ" صاحب اور پردادا جان جناب مولانا جمال الدین" صاحب اپنے علاقے کے امام تھے۔ دادا جان کی زیارت تو میں نے کی ہے' وہ تقریباً" 135 سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔ شریعت مطہرہ کی سخت پابندی فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی سختی سے تلقین کرتے تھے۔ ان کی زندگی میں ہمارے گاؤں میں کوئی شخص داڑھی نہیں

Marfat.com

علامہ محمد فرید صاحب ہارونی حاجی میاں محمد حفیظ صاحب کے ساتھ' دوسری تصویر میں وہ مسجد کمیٹی کے سیکرٹری حاجی عمران ظفر رشیدی صاحب اور ممبر کمیٹی حاجی حسن خراس صاحب کے ساتھ

منڈوا سکتا تھا اور اگر کسی نے داڑھی منڈوا دی تو وہ ان سے چھپتا رہتا تھا۔ آپ بے نماز آدمی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا تک نہیں کھاتے تھے۔ میرے والد محترم جناب حضرت پیر مولوی محمد اکبر صاحب" ایک صاحب کرامت ولی تھے' آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی پھر کچھ کتب ضلع ہزارہ کے مشہور عالم دین مولانا سید غلام صاحب سے (جو اوچھاہ کے امام تھے) پڑھیں۔ کچھ عرصہ اپنے علاقے میں امامت کے فرائض انجام دیتے رہے پھر اپنے مرشد پاک کے حکم سے گوشہ نشین ہو گئے اور کئی چلے کاٹے۔ آپ غوث المعظم رہبر اعظم اعلیٰ حضرت پیر نظیر احمد صاحب سرکار موہڑوی" سے فیض یافتہ تھے۔ میرے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی سے نوازا تھا اور آپ سورہ مزمل' دعاء سریانی' قصیدہ غوثیہ اور چہل کاف کے عامل بھی تھے۔ آپ کی بے شمار کرامتیں مشہور ہیں۔ 20 جنوری 1998ء کو جب آپ کا وصال ہوا تو قبر شریف میں داخل کئے جانے تک آپ کے لب مبارک ذکر الٰہی میں حرکت کرتے رہے جن کا نظارہ جنازہ میں شریک تمام احباب نے کیا اور ابھی تک آپ کی قبر شریف کی مٹی سے خوشبو آتی ہے۔"

علامہ مولانا محمد فرید صاحب ہارونی نے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں ڈلی شریف میں ہی حاصل کی پھر جامعہ خالقیہ رزاقیہ لالہ موسیٰ سے مڈل کیا اور صرف و نحو کی ابتدائی کتب پڑھیں۔ وہاں سے سیالکوٹ تشریف لے آئے اور ادیب عربی اور میٹرک جناب مولانا الطاف محی الدین صاحب کے مدرسہ جامعہ قادریہ سے کیا' پھر جامعہ عنائتیہ خانیوال سے درس نظامی اور فاضل عربی کی سندیں حاصل کیں۔ وہاں سے لاہور آ کر جامعہ نعیمیہ میں داخلہ لیا' یہاں مشہور محدث و مفسر حضرت مولانا غلام رسول صاحب سعیدی سے جن کی تفسیر تبیان القرآن اور شرح صحیح مسلم شہرت دوام حاصل کر چکی ہیں' دورہ حدیث پڑھا اور تنظیم المدارس کا امتحان پاس کیا۔ علامہ صاحب نے ایف اے کا امتحان بھی اسی جگہ رہتے ہوئے پاس کیا پھر 21 سال کی عمر میں گورنمنٹ تعلیم القرآن ہائی سکول راجہ بازار راولپنڈی میں عربی ٹیچر کی حیثیت سے فرائض انجام دینا شروع کئے اور ساتھ ساتھ بی اے کی تیاری بھی کرتے رہے۔

Marfat.com

علامہ محمد فرید صاحب ہارونی کے والد مکرم جناب الحاج پیر مولوی محمد اکبر صاحبؒ اور بائیں جانب علامہ صاحب اپنے صاحبزادوں محمد اویس ہارونی اور محمد انیس ہارونی کے ساتھ

علامہ محمد فرید ہارونی صاحب کا فرمانا ہے کہ ”الحمدللہ اب میں نے ایم اے کر لیا ہے لیکن یہ تو ظاہری ڈگریاں ہیں، اصل علم (جو نور الٰہی ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ، امام مالکؒ اور دیگر آئمہ نے وضاحت سے بیان فرمایا ہے) کا اگر کوئی قطرہ مجھے ملا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ نے والدین کی دعاؤں سے، مرشد پاک اعلیٰ حضرت الحاج غوث زماں قطب دوراں خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب مرکزی سجادہ نشین دربار عالیہ موہڑہ شریف کی توجہ اور اساتذہ کرام کی صحبت سے اور درِ حبیب سے عطا کیا ہے، جس طرح میری ان ڈگریوں کا حصول استاد العلماء حضرت علامہ پیر محمد عبدالخالق صاحب مجددی خلیفہ مجاز مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف کا مرہون منت ہے اسی طرح علم حقیقی کی طرف راہنمائی میں بھی ان کا وافر حصہ ہے“۔

برطانیہ میں اپنی دینی خدمات کے حوالے سے علامہ محمد فرید صاحب نے فرمایا ”جب 1985ء میں میں یہاں لندن آیا تو مختلف احباب نے اپنے ہاں آنے کی دعوتیں دیں مگر میں نے توفیق الٰہی سے ایلنگ کا انتخاب کیا کیونکہ یہاں کوئی مسجد یا اسلامک سنٹر نہ تھا لیکن مخلصین کی ایک ٹیم تھی جو کچھ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ چنانچہ ہم نے الحاج میاں محمد حفیظ صاحب کے گھر پر بچوں کو دینی تعلیم دینا شروع کر دی۔ دن رات کی سخت تگ و دو کے بعد اللہ تعالیٰ نے 1986ء میں ایکلٹن روڈ ویسٹ ایلنگ میں ہمیں یہ جگہ عطا فرمائی۔ ان مخلصین میں حاجی میاں محمد حفیظ صاحب، حاجی عمران ظفر رشیدی صاحب، حاجی محمد سلیمان صاحب، حاجی حسن خراس صاحب اور حاجی محمد بشیر خان صاحب کی بہت قربانیاں ہیں۔ اب یہ جگہ بھی ہماری ضروریات کو پورا نہیں کر رہی ہے اور ہم بڑی جگہ کی تلاش میں ہیں۔ ہمارے ہاں بچے بچیوں کی

Marfat.com

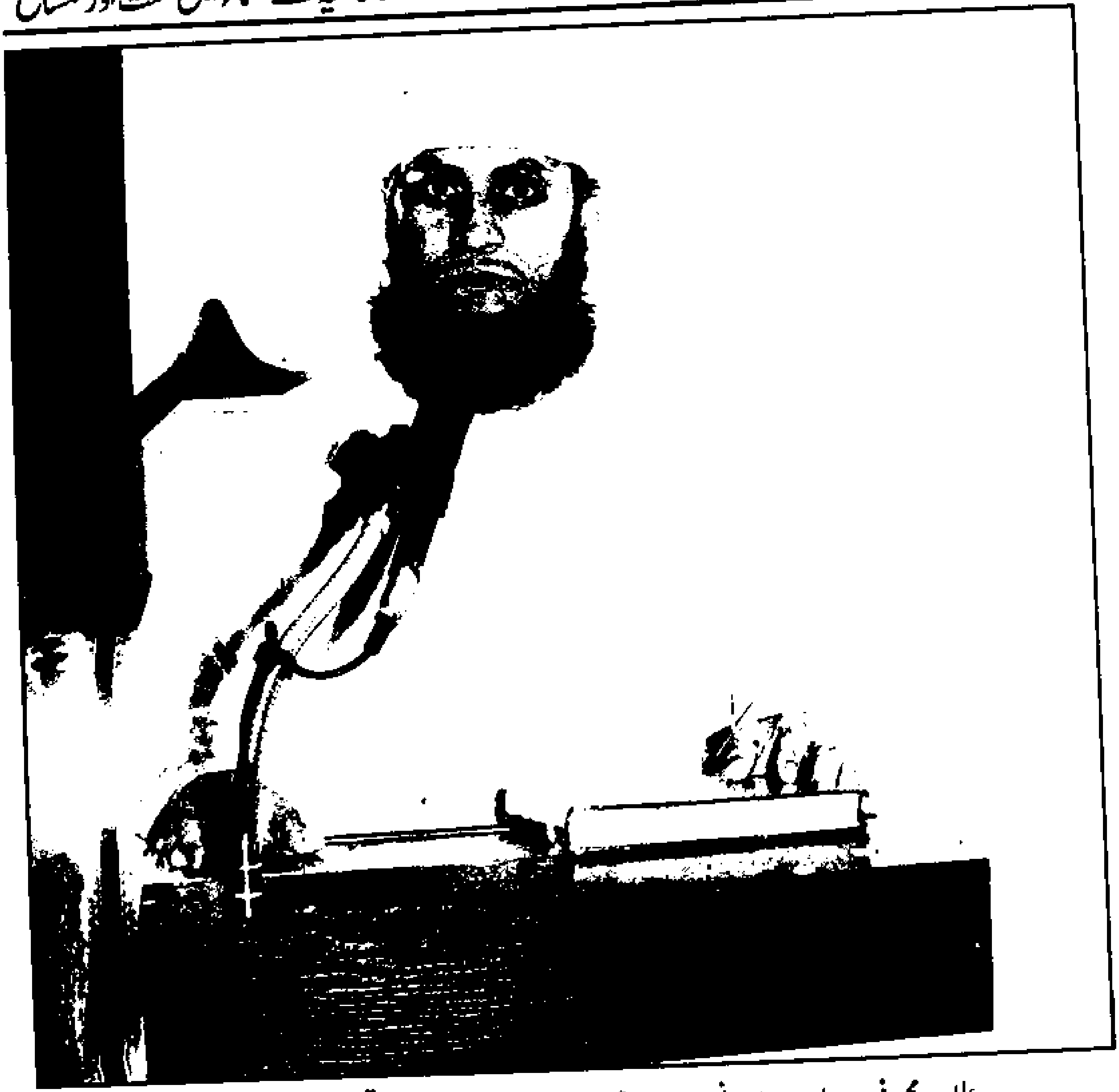

علامہ محمد فرید صاحب ہارونی ویسٹ ایلنگ مسجد میں نماز جمعہ سے قبل خطاب فرمارہے ہیں

الگ الگ کلاسیں ہوتی ہیں، جنہیں ہم ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ مختلف اوقات میں مختلف کورس کرواتے رہتے ہیں جو قرآن پاک کے ترجمہ، تفسیر، احادیث، فقہ اور اردو و عربی زبانوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں جمعہ کا وعظ انگلش اور اردو دونوں زبانوں میں ہوتا ہے اس لئے اس سے نہ صرف نئی نسل کو خاص طور پر بہت ہی فائدہ ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات تو غیر مسلم بھی آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں عیسائیت پر گفتگو کر رہا تھا اس کے بعد جوں ہی جمعہ کی نماز ختم ہوئی، ایک انگریز آگے آکر کہنے لگا کہ آپ نے مجھے جگا دیا ہے اور اب میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ الحمدللہ وہ مسلمان ہو گیا۔ یہ میرے والدین کی دعا اور مرشد پاک کی توجہ ہے کہ اس وقت تک پچاس سے زیادہ افراد نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے اور ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جن سے کئی کئی ہفتے گفت و شنید اور تبادلہ خیالات ہوتا رہا ہے۔ ہمارے ادارہ میں روحانی تسکین کیلئے اکثر محافل ذکر کا انعقاد ہوتا رہتا ہے اور ہر جمعہ کو پابندی سے محفل ذکر ہوتی ہے۔"

برطانیہ میں علماء و مشائخ کی دینی خدمات کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا "علماء اہلسنت نے برطانیہ میں کئی مراکز قائم کر رکھے ہیں جہاں پر لوگوں کے شعور کو بیدار کرنے کی

Marfat.com

سعی کی جاتی ہے تاکہ مسلمان معاشرے میں اعلیٰ مقام حاصل کر سکیں اور اپنے بچوں کی صحیح راہنمائی کر سکیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہاں کے مسلمانوں کی بہت قربانیاں ہیں مگران قربانیوں کا صحیح مصرف علماء ہی کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں مگر اس میں مزید اصلاح کی ضرورت ہے"۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے علامہ محمد فرید ہارونی صاحب نے فرمایا "ماضی کی رفتار کو دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انشاء اللہ برطانیہ میں مسلمانوں کا مستقبل تابناک ہے لیکن مکمل سحر ہونے تک نہ جانے کتنے بچے اور بچیاں یہاں کی تہذیب کی لہروں میں غرق ہو چکے ہوں گے۔ اگر ہم یہاں اپنی نسل کو بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں ایسے سکول قائم کرنے پڑیں گے جہاں بچے اسلامی ماحول میں جدید تعلیم سے آراستہ ہو سکیں۔ بچوں کی بے راہ روی کی وجہ بچوں کی والدین اور علماء سے دوری ہے اور اس کی کئی وجوہات ہیں یعنی زبان، تقسیم اوقات، کم علمی اور بے عملی۔ اس سلسلے میں میری چند گزارشات و تجاویز ہیں اگر ہم سب مل کر کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اپنے حبیبؐ کے طفیل یقیناً" کامیابی عطا فرمائے گا۔

(1) مسلمان بچوں کیلئے الگ سکول قائم کئے جائیں جہاں اسلامی ماحول میں بچوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔ (یہودیوں نے الگ سکول قائم کئے ہوئے ہیں)

(2) بچوں کے سوالات کو نظرانداز نہ کیا جائے بلکہ علماء سے رجوع کر کے تسلی بخش جواب دیا جائے اگر پھر بھی بچہ مطمئن نہ ہو تو کسی دوسرے عالم سے رجوع کیا جائے، ہو سکتا ہے وہ بہتر انداز میں سمجھا دے کیونکہ ہر پھول کی خوشبو مختلف ہوتی ہے اور **وفوق کل ذی علم علیم**

(3) بچوں کے سامنے اسلام کی عملی تصویر پیش کی جائے اگر والدین خود سوئے رہیں یا مسجد کے باہر کھڑے رہیں اور بچے سے کہیں کہ جاؤ نماز پڑھ کر آؤ یا گھر پر موجود ہیں اور ٹیلی فون بجے تو کہیں کہ کہہ دو میں گھر پر نہیں ہوں، تو بچے کیا اثر لیں گے؟ اسی طرح بچوں سے کبھی جھوٹا وعدہ نہ کریں، جو وعدہ کریں اسے پورا کریں۔ اخلاق حسنہ کی تلقین کے ساتھ ساتھ ان کی افادیت پر اکثر گفتگو کرتے رہیں اور اس گفتگو میں بچوں کو بھی بولنے کا موقع دیں۔

(4) سرمایہ دار مسلمانوں کو اس طرف راغب کریں کہ وہ اپنے ریڈیو اور ٹی وی چینل حاصل کریں۔ میڈیا میں جتنے زیادہ مسلمان ہوں گے اتنا ہی اسلامی رنگ جھلکے گا اور بچوں اور بڑوں سب کو فائدہ ہو گا۔

(5) وقتاً" فوقتاً" میڈیا میں اسلام کے خلاف جو زہر اگلا جاتا ہے، خواہ وہ کارٹونوں کی شکل میں ہو یا نیوز اور ڈرامہ کی شکل میں، بچوں کو پیار سے اس کا تسلی بخش جواب دیا جائے۔

(6) بچوں کو دینی محافل میں ضرور ساتھ لے کر جائیں، اگر وہ کچھ بھی نہ سمجھ سکے پھر بھی ان کے دل و دماغ کی تختی پر ان محافل کا گہرا اثر مرتب ہو گا۔

(7) مساجد میں بچوں کے سیمینار، مذاکرے اور مباحثے منعقد کر کے ان کی دینی معلومات اور عملی کوششوں پر انعامات یا سرٹیفکیٹ دے کر ان کی وغیرہ دیگر حوصلہ افزائی کی جائے۔

Marfat.com

(8) اپنے اپنے گھروں میں کم از کم مہینہ میں ایک بار ضرور محفل ذکر منعقد کریں جس میں بچے کھل کر عالم دین سے سوالات کر سکیں اور آئندہ محفل تک جتنے سوال بچے پوچھیں' والدین لکھ لیں یا بچے خود لکھ کر تیار رکھیں۔

(9) والدین علماء کرام کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ بچوں کے سامنے علماء کی عظمت و اہمیت بیان کریں تاکہ بچے ان کی بات پر اعتماد کریں کیونکہ اسلام دشمنوں کی ابتدا سے یہی کوشش رہی ہے اور اب بھی ہے کہ اسلام کے داعیوں کو بے اعتبار بنایا جائے ۔ مستشرقین کے صحابہ کرامؓ پر اعتراضات' علماء کرام کے متعلق من گھڑت کہانیوں کی یلغار' کتب احادیث پر شکوک و شبہات کا اظہار اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ یعنی وہ ذرائع جن سے اسلام آگے پہنچایا جاتا ہے' ان کا وقار و احترام دلوں سے مٹا دیا جائے اس لئے کہ جب وہ ذرائع ہی بے اعتبار ہوں گے تو لوگوں کی توجہ خود بخود ادھر سے ہٹ جائے گی اور اس طرح پیغام اپنی افادیت و اہمیت کھو دے گا۔

(10) جو بچہ بہت ہی ذہین ہو اسے علم دین کے حصول پر لگایا جائے' یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جو کند ذہن ہے یا کسی وجہ سے معذور یا ذہنی طور پر مکمل صحت مند نہیں ہے تو اس کو دینی مدرسہ میں داخل کروا دیا جائے کہ یہ کچھ نہیں کر سکتا اس لئے حافظ یا عالم بن جائے۔ ایسا بچہ کل دین کی کیا نمائندگی کرے گا یا کیا خدمت کرے گا؟

(11) والدین اپنا اور بچوں کا تعلق علماء و مشائخ سے مضبوط رکھیں لیکن اصل اور نقل کا فرق ضرور ذہن میں رکھیں۔ دراصل جو چیز اہم ہوتی ہے اس کی نقل بھی زیادہ تیار ہوتی ہے مثلاً" دنیا میں کرنسی کی اہمیت ہے تو مارکیٹ میں جعلی کرنسی آگئی ہے۔ ڈاکٹری کا پیشہ اہم ہے تو بے شمار جعلی ڈاکٹر لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں' بالکل اسی طرح کا معاملہ دین میں بھی ہے"۔

آخر میں علامہ محمد فرید صاحب ہارونی نے اپنے مرشد الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے نہ صرف پاکستان بلکہ برطانیہ اور دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی انتہائی اہم دینی و تبلیغی خدمات انجام دی ہیں۔ پیر صاحب کے دورہ برطانیہ کے حوالے سے ایک واقعہ دہراتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا "ابھی تھوڑے عرصہ کی بات ہے ہمارے مرشد غوث زماں قطب دوراں الحاج پیر ہارون الرشید صاحب لندن کے دورہ پر تشریف لائے تو ہیتھرو ائرپورٹ پر ہم سب کھڑے ذکر کر رہے تھے اور ملاقاتیں کر رہے تھے کہ میرے پاس کھڑا ایک انگریز کچھ دیر تک تو ہمیں دیکھتا رہا پھر مجھ سے پوچھنے لگا کہ یہ کون ہیں' ان کے چہرے پر ایک خاص چمک ہے اور میرا دل ان کی طرف کھینچا جا رہا ہے' پھر اس نے زور سے ایک نعرہ لگایا (لیکن میں اس کے الفاظ کو نہیں سمجھ سکا' بس ایک چیخ سی تھی) اور حضور پیر صاحب کے قدموں میں آکر کہنے لگا مجھے مسلمان کیجئے میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ اس نے وہیں کلمہ پڑھا اور ہمارے ساتھ چل پڑا۔ ایسے اولیاء اللہ سے نسبت دونوں جہانوں میں کامیابی کا ذریعہ ہے"۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد شکیل الحق چشتی گولڑوی

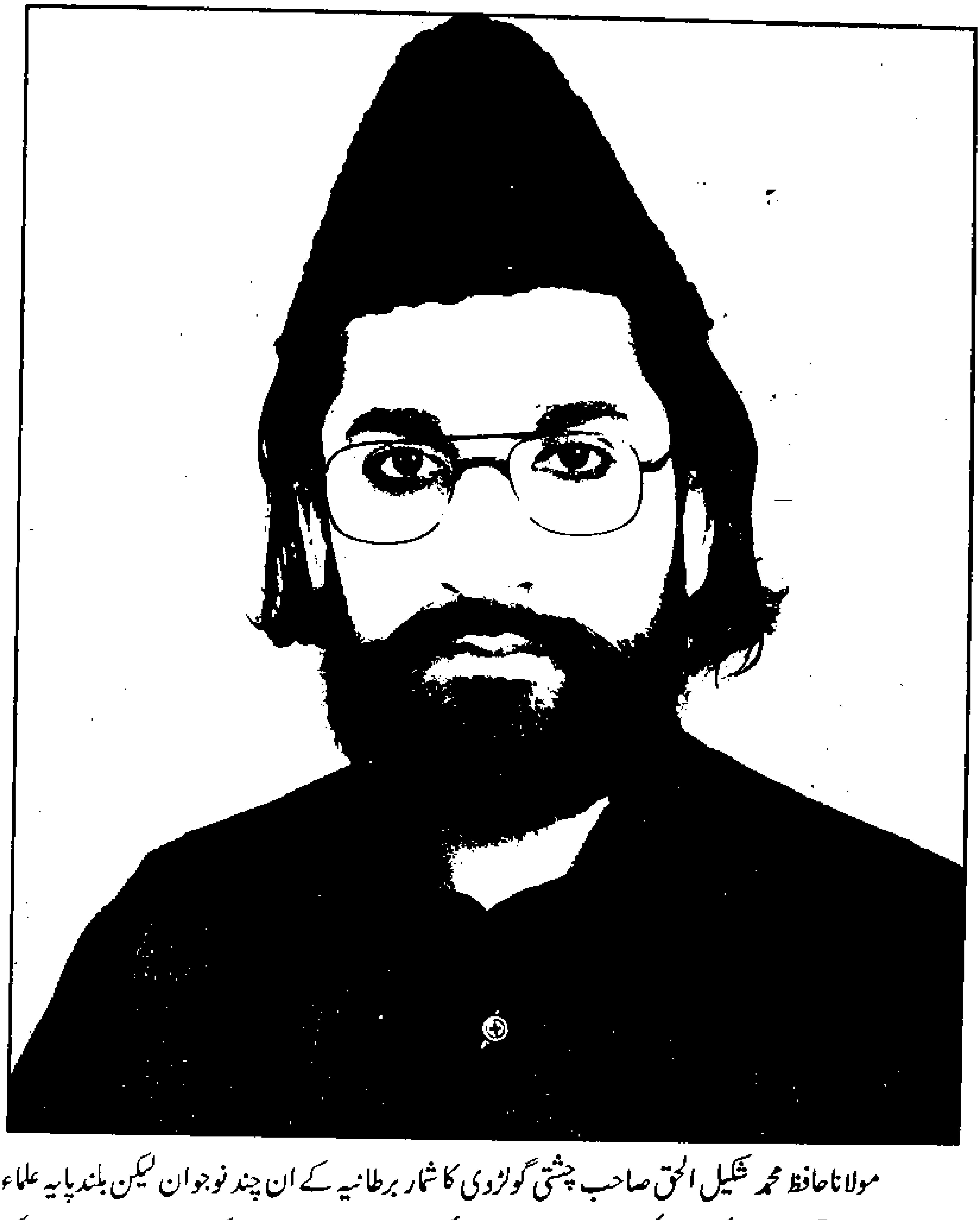

مولانا حافظ محمد شکیل الحق صاحب چشتی گولڑوی کا شمار برطانیہ کے ان چند نوجوان لیکن بلند پایہ علماء و خطباء میں ہوتا ہے جن کی پیدائش ہی برطانیہ میں ہوئی اور انہوں نے یہاں کے ماحول اور تقاضوں کو پوری طرح سمجھتے ہوئے خود کو دین کی خدمت کے لئے وقف کیا۔ انہوں نے تمام تر دینی تعلیم گولڑہ شریف کی معیاری اور مستند درسگاہ سے حاصل کی اور حضرت غلام معین الدین شاہ صاحب گولڑوی المعروف بڑے لالہ جی صاحبؒ سے بیعت ہوئے۔ برطانیہ میں مستقل قیام کے باوجود وہ ہر سال رمضان المبارک میں پاکستان جا کر دربار عالیہ گولڑہ شریف میں نماز تراویح پڑھاتے ہیں۔ وہ اپنی تمام کامیابیوں اور سعادتوں

Marfat.com

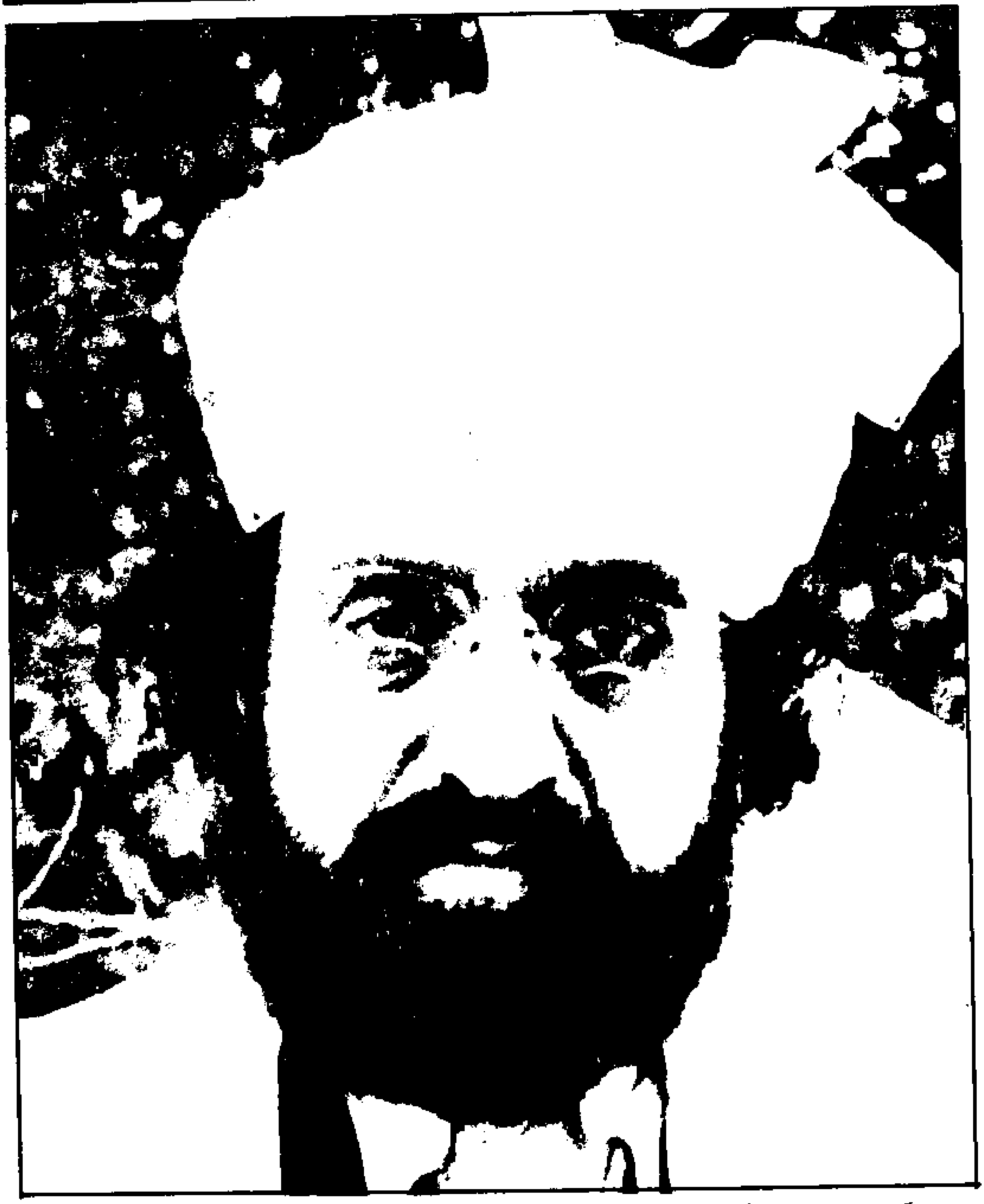

مولانا شکیل الحق صاحب چشتی گولڑوی کے والد گرامی کے مرشد گرامی حضرت پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب گولڑوی المعروف بابو جی صاحبؒ

کو حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ صاحب اور گولڑہ شریف کے بزرگوں کا فیضان سمجھتے ہیں۔

مولانا حافظ شکیل الحق صاحب چشتی کی جو بات لائق ستائش اور قابل تقلید ہے وہ یہ کہ والد گرامی کا وسیع کاروبار ہونے کے باوجود انہوں نے اپنا بچپن دینی تعلیم کے لئے اور اپنی جوانی دینی خدمات' درس و تدریس اور تبلیغ و تربیت کے لئے وقف کر دی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں روز گار کا کوئی مسئلہ نہیں تھا اور وہ چاہتے تو اس قدر جدو جہد کے بغیر پر تعیش زندگی گذار سکتے تھے لیکن یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم اور ان کے مرشد اور والدین کی دعاؤں کا ثمر ہے کہ انہوں نے خالصتاً" دین کی خدمت کے لئے فلاح کا یہ راستہ اپنایا لیکن اسے روز گار نہیں بنایا۔

Marfat.com

مولانا شکیل الحق صاحب چشتی گولڑوی کے مرشد گرامی حضرت پیر سید غلام معین الدین شاہ صاحب گولڑوی المعروف بڑے لالہ جی صاحبؒ

دربار عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر سید عبدالحق شاہ صاحب گولڑوی المعروف چھوٹے لالہ جی صاحبؒ

مولانا محمد شکیل الحق صاحب چشتی کے والد گرامی کا نام حاجی مظہر الحق صاحب ہے ان کا تعلق گوجر خان کے قریب ایک گاؤں جنڈہ سے ہے۔ وہ ایک عرصہ سے گولڑہ شریف سے منسلک ہیں اور حضرت بابو جیؒ صاحب قبلہ کے مرید ہیں۔ حاجی مظہر الحق صاحب حضرت بابو جیؒ صاحب کی دعا سے ہی 40 سال قبل برطانیہ آئے جہاں 5 فروری 1969ء کو مولانا محمد شکیل الحق صاحب کی ولادت ہوئی۔ مولانا شکیل الحق صاحب نے پرائمری اور مڈل POLLARD PARK SCHOOL سے کیا۔ کاشنگ بولنگ ہائی سکول سے سات اولیول کئے، ساتھ ہی 1983ء میں بارہ سال کی عمر میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام شیر برج روڈ کی مسجد میں حافظ محمد آدم صاحب کی نگرانی میں صرف گیارہ ماہ کے مختصر وقت میں حفظ قرآن مکمل کیا اور ان کی دستار بندی ہوئی۔ الشیخ محمد حنیف حقانی صاحب نقشبندی بھی کچھ عرصہ تک حفظ کی کلاس میں ان کے ہم جماعت رہے۔

گو کہ مولانا محمد شکیل الحق صاحب کے والد ایک کاروباری شخصیت ہیں لیکن ان کی ننھیال علمی و دینی پس منظر رکھتی ہے، اس میں پانچ پشت تک جید علماء موجود ہیں اور خاندان میں قرآن کریم اور دینی کتب کے کئی سو سال پرانے قلمی نسخے موجود ہیں۔ بچپن ہی سے والدین انہیں حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ صاحب اور حضرت بابو جیؒ صاحب کے قصے سنایا کرتے تھے۔ 1986ء میں پیر سید غلام معین الدین شاہؒ صاحب المعروف بڑے لالہ جیؒ صاحب علاج کی غرض سے برطانیہ آئے تو ان کے ساتھ ان کے چھوٹے بھائی پیر سید عبدالحق شاہ صاحب مد ظلہ عالی سے بھی حاجی مظہر الحق صاحب کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اپنے صاحبزادے مولانا شکیل الحق کا تعارف کراتے ہوئے بڑے لالہ جیؒ صاحب کو بتایا کہ انہوں نے قرآن کریم حفظ کر لیا ہے اور وہ مزید دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں اس پر لالہ جی صاحبان نے از راہ عنایت یہ فرمایا

Marfat.com

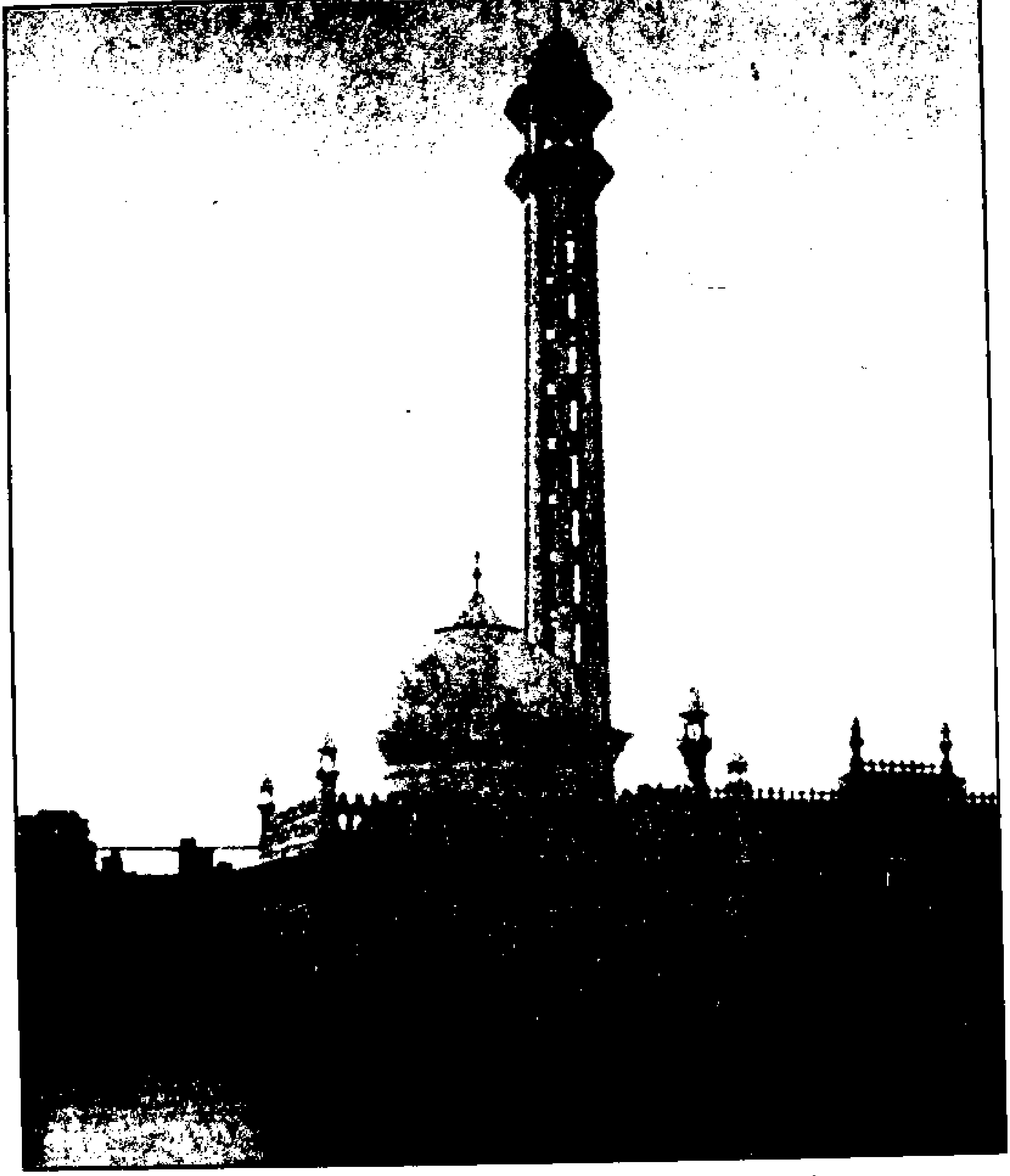

دربار عالیہ گولڑہ شریف جہاں ہر سال رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن کریم سنانے کے لئے حافظ شکیل الحق صاحب چشتی انگلینڈ سے پاکستان آتے ہیں

کہ اگر شکیل الحق اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس مقصد کے لئے گولڑہ شریف آسکتے ہیں چنانچہ مولانا شکیل الحق صاحب ان کی واپسی کے ایک ہی ماہ بعد اکتوبر 1986ء میں گولڑہ شریف پہنچ گئے' اس وقت ان کی عمر 16 سال تھی۔ انہوں نے پاکستان آنے سے قبل لندن ہی میں بڑے لالہ جی صاحب سے بیعت کرلی تھی۔ گولڑہ شریف میں مولانا شکیل الحق صاحب نے شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی فیض احمد فیض صاحب اور حضرت علامہ مولانا محمد اشرف صاحب سے ابتدائی صرف و نحو' فارسی' منطق' فلسفہ' حدیث اور درس نظامی کی تعلیم مکمل کی اور دورہ حدیث کا امتحان دے کر سند حاصل کی۔ ساتھ ہی تنظیم المدارس کی سند بھی حاصل کی جو (M.A(ISLAMIC STUDIES و (M.A(ARABIC کے مساوی ہے۔

Marfat.com

انہوں نے ادیب عربی اور فاضل عربی کے امتحانات بھی پاس کئے۔

گولڑہ شریف سے روحانی' قلبی و جذباتی وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا شکیل الحق صاحب چشتی گولڑوی نے فرمایا "میں نے چار سال حضرت لالہ جیؒ صاحب کے ساتھ ڈاک کی ڈیوٹی بھی کی ہے' میں ان کے پیچھے بیٹھ کر خطوط لکھا کرتا تھا۔ چھوٹے اور بڑے لالہ جیؒ صاحب جب بھی مجھے دیکھتے' مجھ سے میرے کورس کے بارے میں سوال کرتے اور بڑی شفقت و محبت سے پیش آتے۔ لالہ جیؒ صاحب نے دربار شریف کی صفائی کے لئے بھی ہماری ڈیوٹی لگائی تھی' آٹھ سال میں نے یہ ڈیوٹی کی۔ لڑکوں کو اکٹھا کرکے ہم سارے دربار شریف' مسجد اور تالاب کی صفائی کرتے تھے اور جھاڑو لگایا کرتے تھے۔ ہم نے کبھی معمولات تبدیل نہیں کئے کہ کہیں لالہ جیؒ صاحب کی حکم عدولی نہ ہو جائے۔ اگرچہ مدرسے کے تمام اساتذہ ہی لائق احترام تھے اور ہیں' تاہم حضرت علامہ مفتی فیض احمد فیض صاحب ایک عملی بزرگ اور وسیع تجربے کے حامل تھے جبکہ حضرت علامہ مولانا محمد اشرف صاحب فنون کے مسائل بہت احسن طریقے سے سلجھاتے تھے"۔ جہاں تک خطابت کا تعلق ہے' مولانا شکیل الحق صاحب چشتی کے بقول یہ لالہ جیؒ صاحب کی خصوصی مہربانی تھی کہ انہوں نے چند مواقع پر تقریر کا موقع فراہم کیا ورنہ ان کا زیادہ وقت تو کتابیں پڑھنے میں ہی گزرا ہے۔

مولانا شکیل الحق صاحب چشتی نے مزید فرمایا "اگرچہ میں 1996ء میں برطانیہ واپس آگیا تھا لیکن گولڑہ شریف سے تعلق اسی طرح قائم ہے۔ حضرت لالہ جیؒ صاحب کی اجازت سے ہر سال رمضان المبارک میں حضرت پیر مہر علی شاہؒ صاحب کے مزار مبارک سے ملحق مسجد میں قرآن پاک سناتا ہوں اور اس کے لئے ہر سال پاکستان جاتا ہوں۔ اس سلسلے کو بارہ برس ہو چکے ہیں اور اللہ سے دعا ہے کہ وہ مجھے یہ سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق اور ہمت دے۔ گولڑہ شریف سے اپنی نسبت کے پیش نظر اپنے شیخ کے مشورے پر میں نے برطانیہ میں بریڈ فورڈ 3 لیڈز روڈ پر جامعہ غوثیہ مہریہ کے نام سے ایک مدرسہ شروع کیا ہے جس میں ساٹھ ستر بچے پڑھ رہے ہیں' بڑی کلاس بخاری شریف پڑھ رہی ہے' یہاں الفوز الکبیر اور اصول تفسیر وغیرہ میں خود پڑھاتا ہوں۔ بچوں کو چار کلاسوں میں تقسیم کیا ہوا ہے' پہلی کلاس میں اردو' انگریزی اور کچھ مذہبی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جن میں مذاہب کے تقابلی جائزے سے متعلق کتابیں بھی شامل ہیں۔ بڑی کلاسوں میں تصوف' تاریخ اسلام' فقہ' قدوری وغیرہ شامل ہیں"۔ مولانا شکیل الحق صاحب چشتی گولڑوی نے فرمایا کہ میں نے بریڈ فورڈ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے زیر اہتمام مسجد شیر برج روڈ سے اپنی دینی تعلیم کی ابتداء کی تھی' یعنی یہیں سے قرآن کریم حفظ کیا تھا۔ پیر صاحب کی برطانیہ میں دینی تعلیم اور تبلیغ کے لئے بڑی خدمات ہیں اور انہیں ہم بے حد قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مولانا شکیل الحق صاحب چشتی آج کل اپنے ادارہ جامعہ غوثیہ مہریہ میں تدریس و انتظامات کے علاوہ مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ 8 میں نماز جمعہ پڑھاتے ہیں اور پانچ دن درس قرآن بھی دیتے ہیں' یہ سلسلہ دو سال سے جاری ہے۔

Marfat.com

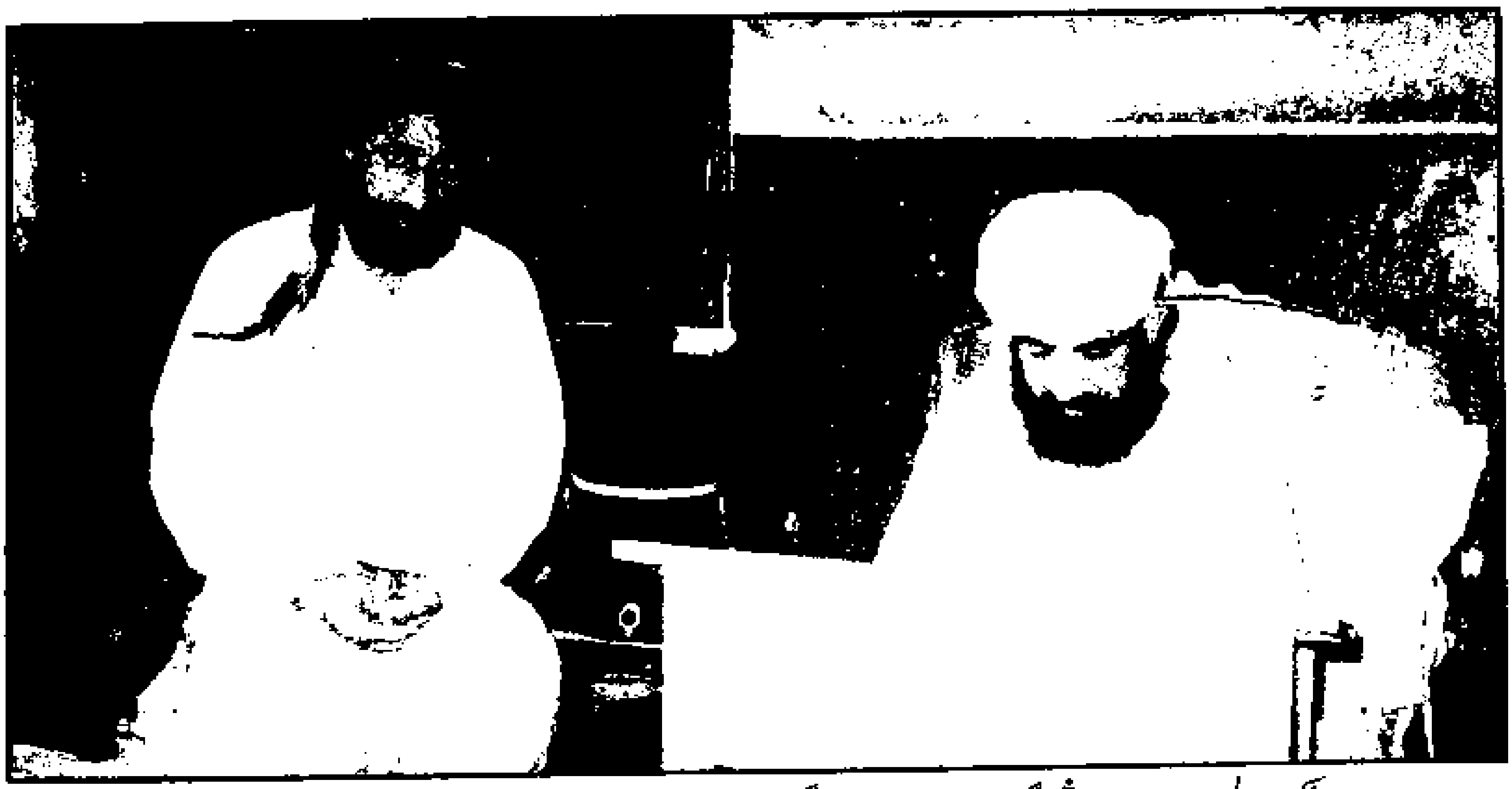

مولانا حافظ شکیل الحق صاحب چشتی گولڑوی دارالعلوم گولڑہ شریف میں اپنے استاد محترم حضرت علامہ مولانا محمد اشرف صاحب کے ساتھ جو آج کل صدر مدرس کے فرائض انجام دے رہے ہیں

برطانیہ میں نوجوانوں کو دین سے قریب رکھنے کی ضرورت اور اس ضمن میں اقدامات کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا حافظ شکیل الحق صاحب نے کہا کہ "ہمارے دینی اور مذہبی رہنماؤں کی یہ ذمہ داری ہے کہ مساجد اور مدارس میں تعلیمی نظام کو بہتر بنایا جائے' ایسے اساتذہ مقرر کیے جائیں جو اردو' فارسی اور عربی کے ساتھ انگریزی بھی جانتے ہوں کیونکہ انگلش میں تعلیم دینے والے اساتذہ طلبہ کو بہتر سمجھا سکیں گے۔ اس ضمن میں تنگ نظری کی بجائے کھلے ذہن سے کام لینے کی ضرورت ہے اس کے ساتھ ساتھ طالب علموں کے ساتھ سختی کی بجائے محبت اور خلوص کا مظاہرہ کرنا چاہیے"۔

مولانا حافظ محمد شکیل الحق صاحب چشتی چونکہ برطانیہ ہی میں پیدا ہوئے اور یہیں پروان چڑھے اس لئے انہیں یہ بہت بڑی سہولت حاصل ہے کہ وہ طالب علموں سے انہی کی زبان اور انہی کے لہجے میں بات کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی تدریس و تربیت کے بہت اچھے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اس حوالے سے انہوں نے کہا کہ "میرے بارے میں حضرت بڑے لالہ جی" صاحب نے فرمایا تھا کہ شکیل میں تجھے ماڈرن مولوی بنا کر برطانیہ بھیجوں گا' چنانچہ یہاں میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ حضرت" کی اجازت اور احکامات کے مطابق کر رہا ہوں" برطانیہ میں دینی مدارس کے طلباء کے لئے نصاب کے حوالے سے مولانا نے کہا کہ یہاں بچے اردو نہیں جانتے انہیں سب سے پہلے اردو پڑھانا ہو گی' پھر دینیات پڑھائی جائے۔ سیرت النبیؐ اور فقہ' اصول تفسیر اور حدیث اردو اور انگریزی میں پڑھانا چاہئیں۔ اس پر مشتمل پانچ سالہ کورس بنایا جائے پھر اگر کوئی مزید آگے جانا چاہتا ہے تو اسے عربی گرامر وغیرہ پڑھائی جائے ورنہ جو کچھ اردو اور انگریزی میں وہ پڑھ چکے ہوں گے وہ ان کے عقائد کے تحفظ کے لئے کافی ہو گا۔ اس صورت حال پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہ مسلک اہلسنت سے تعلق رکھنے والے بچے کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر دوسرے عقائد یا تحریکوں سے کیوں متاثر ہو جاتے ہیں' مولانا شکیل الحق صاحب چشتی گولڑوی نے فرمایا کہ ہمارے سکالرز اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو انگریزی میں اپنے عقائد اور تعلیمات سے پوری طرح

Marfat.com

آگاہ کریں اور اگر وہ کالج یا یونیورسٹی کی سطح تک جانے سے قبل اپنے عقائد کے بارے میں پوری طرح جان چکے ہوں گے تو وہ دوسری تحریکوں سے متاثر نہیں ہوں گے لیکن اگر ان کے پاس بنیادی علم نہیں ہو گا تو وہ متاثر ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں دلچسپ اور معلوماتی لٹریچر تیار کیا جانا چاہئے۔ مولانا شکیل الحق صاحب نے برطانیہ میں جامعہ الکرم رٹفورڈ اور حجاز کالج کوئنٹری جیسے اداروں کی تعریف کی اور کہا کہ "ہر نئے کام میں کچھ مشکلات ہوتی ہیں لیکن یہ ادارے اچھا اور معیاری کام کر رہے ہیں اور ایسی مزید درسگاہیں ہونی چاہئیں۔ جہاں تک برطانیہ میں مقامی سطح پر علماء تیار کرنے کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسے مقامی علماء کی ضرورت اور اہمیت موجود ہے جو یہاں کے ماحول اور تقاضوں سے پوری آگاہی رکھتے ہوں۔ یہاں کے بچوں اور نوجوانوں کو عالم کی سطح پر لایا جائے پھر انہیں آخری سند کے لئے پاکستان کی کسی معیاری درسگاہ میں بھیجا جا سکتا ہے تاہم اہلسنت کی تمام جماعتوں کو مل کر اس مسئلے سے نمٹنا ہو گا کیونکہ یہاں مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت ایک اہم مسئلہ ہے' اس کے لئے تعلیمی نظام اور درسگاہوں میں بنیادی تبدیلیاں لانا ہوں گی"۔

اپنے دینی اور روحانی رجحان کے بارے میں مولانا شکیل الحق صاحب چشتی گولڑوی نے فرمایا "جب میری عمر بارہ سال تھی تو والد صاحب حج کے لئے جا رہے تھے' انہوں نے سب سے پوچھا کہ جس جس کو جو دعا کرانی ہے وہ بتا دے' میں نے کہا کہ آپ دعا کیجئے گا کہ میں حافظ بن جاؤں۔ انہوں نے یہ بات ڈائری میں نوٹ کر لی اور انہوں نے میرے لئے مقام ملتزم پر یہ دعا کی۔ ان کی واپسی کے ایک ماہ کے اندر اندر میں حفظ کے لئے داخل ہو گیا' یہ میرے والد کی خصوصی دعا تھی اور یہ میرے شیخ طریقت کی دعا اور صدقہ ہے۔ 1986ء میں جب میں بڑے لالہ جیؒ صاحب سے بیعت کے بعد رمضان میں تراویح کے لئے گولڑہ شریف گیا تو ٹھیک دو ماہ بعد بڑے لالہ جیؒ صاحب کا وصال ہو گیا' میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی میرے لئے اعزاز ہے کہ میں ان کے جنازے اور دیگر رسوم میں شامل ہو سکا۔ بڑے لالہ جیؒ صاحب کے بعد چھوٹے لالہ جی صاحب بھی میرے ساتھ اسی شفقت اور محبت سے پیش آتے ہیں اور انگلینڈ سے ان کے ساتھ فون پر رابطہ رہتا ہے"۔

ایک سوال کے جواب میں مولانا شکیل الحق صاحب نے کہا کہ یہاں میرا سب سے بڑا مشغلہ مطالعہ ہے' دیگر مسالک کی کتب بھی میرے پاس موجود ہیں پھر حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ صاحب کی تصنیفات سیف چشتیہ' ملفوظات مہریہ' فتاویٰ اور دیگر کئی کتابیں انگریزی میں ترجمہ بھی ہو چکی ہیں' اسی طرح حضرت عیسیٰ کے نزول و عروج پر آپ کی بہترین تصانیف موجود ہیں۔ مسلک اہلسنت کے علماء اور نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ ان کتب کا مطالعہ کریں۔ مولانا شکیل الحق صاحب نے بتایا کہ انہوں نے برطانیہ کے مسلمان بچوں اور نوجوانوں کے لئے بنیادی اسلامی مسائل اور معلومات پر مبنی انگلش میں ایک کتاب INTRODUCTION TOWARDS ISLAM بھی مرتب کی ہے جو نئی نسل کے لئے بہت مفید ثابت ہو رہی ہے۔

Marfat.com

علامہ مولانا غلام مسعود احمد قادری

علامہ مولانا غلام مسعود احمد صاحب قادری ایک دینی و علمی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بزرگ بھی علم دین اور درس و تدریس سے وابستہ رہے ہیں- آپ 1984ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور 10 سال تک جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام مختلف مساجد اور دینی اداروں میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں جبکہ آپ 1994ء سے حضرت سخی سلطان باہو ٹرسٹ ' بریڈ فورڈ 7 میں درس و تدریس اور خطابت و امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں-

علامہ مولانا مسعود احمد صاحب قادری 9 نومبر 1955ء کو ضلع میرپور آزاد کشمیر کے قصبے پنڈ خورد خان آباد میں پیدا ہوئے- آپ کے والد گرامی کا نام مولانا محمد دین صاحب قادری ہے- والدین 1947ء میں مقبوضہ کشمیر کے علاقے بناہ سے نقل مکانی کر کے آزاد کشمیر آئے تھے وہاں ان کے خاص علاقہ کا نام جھوٹ بہادر تھا- ہجرت کرنے کے بعد وہ آزاد کشمیر کے مختلف علاقوں میں رہے پھر مستقل طور پر پنڈ خورد خان آباد میں مقیم ہوئے- مولانا صاحب کے والد اور والدہ دونوں تدریس کے شعبے سے وابستہ تھے' اس طرح علوم دینی کی تدریس انہیں ورثے میں ملی- مولانا مسعود احمد قادری صاحب اپنے والدین کے اکلوتے صاحبزادے

Marfat.com

مولانا مسعود احمد صاحب قادری کی مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے ساتھ ایک یادگار تصویر

ہیں‘ ان کی دو بہنیں ہیں اور وہ بھی تدریس کے شعبے سے وابستہ ہیں۔ والد صاحب تمام عمر درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ ان کا وصال 1989ء میں ہوا۔ ان کے شاگردوں کی ایک بڑی تعداد امریکہ اور برطانیہ میں دینی خدمات انجام دے رہی ہے۔ جس میں حافظ محمد عنایت صاحب‘ جناب محمد حسین صاحب‘ حاجی محمد ولایت صاحب برطانیہ میں اور حاجی محمد بشیر صاحب اور حاجی محمد صدیق صاحب امریکہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اور انہوں نے مساجد و دینی مدارس کے کام کو آگے بڑھایا ہے۔

مولانا مسعود احمد صاحب قادری نے ابتدائی تعلیم پنڈ خورد خان آباد میں حاصل کی پھر چک سواری سے مڈل اور میٹرک کے امتحان پاس کئے۔ 1975ء میں چک سواری میں ہی قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے قائم کردہ مدرسے میں داخل ہوئے اور والد صاحب کی خواہش کے مطابق ادارہ کے مہتمم اعلیٰ اور استاذ الفقراء حضرت مولانا حافظ محمد انور نوشاہی صاحب کی زیر نگرانی دینی تعلیم حاصل کی۔ مولانا صاحب نے جامعہ اسلامیہ چک سواری سے فاضل عربی اور دیگر علوم شرقیہ و دنیہ کی تکمیل کی۔ انہوں نے اسی ادارے سے درس نظامی کی سند حاصل کی۔ مولانا غلام مسعود احمد قادری صاحب نے پرائیوٹ طور پر ایف اے بھی کیا۔ بعد ازاں ستمبر 1979ء میں گورنمنٹ ہائی سکول میں ملازمت کر لی۔ اس کے ساتھ ایسر پٹالہ میں پنڈ کلاں کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کی خطابت و امامت کا سلسلہ شروع کیا۔ 1983ء میں ٹیچرز ٹریننگ کے لئے ان کا تبادلہ ایلیمنٹری کالج میرپور ہو گیا وہاں کورس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی اصلاحی و دینی تربیت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ انہیں میرپور کے کئی سکولوں میں پڑھانے کا موقع ملا جس کے بعد وہ 22

Marfat.com

علامہ مولانا مسعود احمد قادری صاحب کے استاد گرامی حضرت علامہ مولانا پیر سید محمد انور شاہ صاحب نوشاہی

جولائی 1984ء کو قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی دعوت پر برطانیہ آگئے اور اس وقت سے یہاں امامت و خطابت اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔

علامہ مولانا مسعود احمد صاحب قادری کا سلسلہ طریقت اپنے والد کے توسط سے بٹالہ شریف ہندوستان میں ہے۔ آج کل وہاں کے سجادہ نشین حضرت سید الطاف محی الدین قادری صاحب لاہور میں اچھرہ فیروز پور روڈ پر فاضلیہ دربار میں تشریف فرما ہیں۔ مولانا غلام مسعود احمد صاحب قادری نے ان کے والد گرامی حضرت پیر سید نذر محی الدینؒ صاحب سے بیعت کی تھی جبکہ مولانا صاحب کے والد نے موجودہ سجادہ نشین کے دادا حضرت سید فتح محی الدین قادریؒ سے بیعت کی تھی بعد ازاں مولانا مسعود احمد قادری صاحب کی ارادت مندی کا سلسلہ حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب اور آپ کے بڑے بھائی حضرت سید ابوالکمال برق صاحب نوشاہی سے ہوا اور انہوں نے علمی فیض بھی پیر صاحب کے ادارے سے حاصل کیا۔

مولانا مسعود احمد صاحب قادری جب برطانیہ پہنچے تو قبلہ پیر صاحب نے انہیں جامع مسجد تبلیغ الاسلام فرائزنگ ہال میں تدریس کے لئے مقرر کیا جہاں وہ ڈیڑھ سال خدمات انجام دیتے رہے پھر دو سال

Marfat.com

علامہ مولانا مسعود احمد صاحب قادری کیمبرج یونیورسٹی میں سابق ہائی کمشنر پاکستان جناب شہریار خان اور مولانا حافظ فضل احمد قادری صاحب کے ساتھ

تھارنٹن سٹریٹ کی مسجد میں اور اس کے بعد تین چار سال اسلامک مشنری کالج میں تدریس کے فرائض ادا کرتے رہے۔ بعد ازاں انہوں نے پیر صاحب کے حکم پر وکٹر سٹریٹ کی مسجد تبلیغ الاسلام میں امامت و خطابت شروع کی اور وہاں پانچ چھ سال خدمات انجام دیں۔

مولانا مسعود احمد قادری صاحب 1994ء سے حضرت سخی سلطان باہو ٹرسٹ بریڈ فورڈ 7 میں خطابت وامامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں جہاں تین کلاسیں ہیں' ایک حفظ کا شعبہ ہے۔ ادارے میں ان کے ساتھ حافظ مولانا محمد فاضل اظہر صاحب اور بچیوں کے لئے خاتون استاد موجود ہیں۔ یہاں ایک سو سے زائد بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مولانا صاحب اس ادارے میں ناظرہ قرآن' فقہ' حدیث اور دینی مسائل کے ساتھ ساتھ انگریزی میں دینی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں' ان کے پاس زیادہ تر طالب علم تیرہ سے انیس سال کی عمر کے ہیں کچھ ایسے بچے بھی ہیں جو مولانا صاحب کے پاس اردو میں جی سی ایس ای اور اولیول اور اے لیول کی تیاری کرتے ہیں۔ ویک اینڈ اور اتوار کو کچھ پرائیویٹ کلاسیں ہوتی ہیں ان میں یارک شائر کے ڈاکٹرز کے لئے درس قرآن کا اہتمام ہوتا ہے۔ ادارے کے بارے میں مولانا مسعود احمد قادری نے بتایا کہ یہاں کمیٹی کے عہدیداروں میں حاجی محمد لطیف بھٹی صاحب صدر' منیر شاہ صاحب جنرل سیکرٹری اور مردان کے ایک روحانی خانوادے سے منسلک سید ظہورالدین شاہ صاحب خزانچی ہیں اور مسجد اور ادارے کے تمام کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر امامت و خطابت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔ عام طور پر مولانا مسعود احمد صاحب قادری امامت و خطابت کے فرائض خود ادا کرتے ہیں۔ مولانا صاحب نے بتایا کہ پیر سلطان فیاض الحسن

Marfat.com

مولانا مسعود احمد صاحب قادری کے والد بزرگوار مولانا میاں محمد دین صاحب قادریؒ اور ان کے پوتے طاہر محمود قادری (دائیں) اور طیب محمود قادری (بائیں)

صاحب بھی جب برطانیہ آتے ہیں تو وقتاً فوقتاً" ادارے میں تشریف لاتے ہیں۔ تاہم ان کی طرف سے کمیٹی کو مکمل اختیارات حاصل ہیں، کمیٹی کے کچھ احباب ان سے بیعت ہیں اور کچھ کا تعلق دیگر سلسلوں سے ہے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے مستقبل، نئی نسل کو دین سے قریب رکھنے کی کوششوں اور دینی مدارس کی صورتحال کے بارے میں مولانا مسعود احمد صاحب قادری نے فرمایا کہ "جہاں تک برطانیہ میں تعلیم کا تعلق ہے تو یہاں ہر رنگ، نسل اور مذہب کی تعلیم مل جاتی ہے۔ سکولوں میں مختلف اساتذہ طلباء کو مختلف نظریات سے بہرہ مند کرتے ہیں۔ اسلامی نظریات اور تعلیم کو عام کرنے کے ضمن میں قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی خدمات سرفہرست ہیں۔ صرف بریڈ فورڈ میں ان کی نگرانی میں 15 ادارے چل رہے ہیں اور ان اداروں میں بچوں کو مذہبی تعلیم اور دیگر علوم پڑھائے جا رہے ہیں۔ مولانا مسعود احمد صاحب قادری نے کہا کہ اللہ کے فضل و کرم سے برطانیہ کی نہ تو ثقافتی اور نہ سماجی صورتحال ان لوگوں پر اثر انداز ہو سکی ہے جو دین کی تعلیم و تدریس سے وابستہ ہیں۔ بقول اقبال

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

مولانا صاحب نے مزید فرمایا کہ جن لوگوں کا ایمان و عقیدہ مضبوط ہے ان پر اور ان کی اولادوں پر مغربی تہذیب کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا، ہاں جو لوگ نظریاتی اور تعلیمی لحاظ سے کمزور ہیں، ان پر ضرور اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ مولانا مسعود احمد صاحب قادری نے کہا کہ برطانیہ میں جس طرح دین کا کام ہو رہا ہے

Marfat.com

نومسلم محمد جاوید شاہد حسن صاحب (بائیں سے دوسرے) مولانا مسعود احمد صاحب قادری' محمد مشتاق صاحب قریشی (دائیں) سید ظہور الدین شاہ صاحب اور (بائیں) سید عبداللہ شاہ صاحب گیلانی کے ساتھ

میں اس سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ دس پندرہ برسوں میں برطانیہ کے کونے کونے میں مساجد قائم ہو چکی ہیں۔ مساجد آباد ہیں' رمضان اور عیدین میں روح پرور نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ لوگوں کا رجحان اسلام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مولانا مسعود احمد صاحب قادری نے کہا کہ ان کا پروفیشنل حضرات یعنی ڈاکٹرز انجینئرز وغیرہ سے رابطہ ہے وہ بھی کافی حد تک مذہبی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آٹھ دس غیر مسلم نہ صرف دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں بلکہ بریڈ فورڈ میں دو انگریز نومسلم محمد کمال اور محمد جاوید دین کے کام میں لگے ہوئے ہیں' چھ سات خواتین نے بھی اسلام قبول کرنے کے بعد قرآن پاک کی مکمل تعلیم حاصل کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جہاں تک پاکستانی اور کشمیری کمیونٹی کو درپیش مسائل کا تعلق ہے تو مسائل ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن اگر ہم اپنی اقدار اور روایات سے انحراف نہ کریں تو مسائل پیدا نہیں ہوتے۔

مساجد میں بعض اوقات رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے علامہ مسعود احمد صاحب قادری نے فرمایا کہ اس طرح کے واقعات عموماً" لوگوں کی کم علمی اور ناواقفیت کی وجہ سے ہوتے ہیں' جہاں مساجد کی سرپرستی اہل علم حضرات کر رہے ہیں وہاں کبھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

مولانا مسعود احمد صاحب قادری نے آخر میں فرمایا کہ "میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے والدین کی خصوصی دعاؤں اور تربیت اور قبلہ پیر صاحب کی نگاہ کرم سے دین کی مزید خدمت کے مواقع فراہم کرے۔ میری کوشش ہے کہ جس طرح میرے والدین نے میری تربیت کی اسی طرح میں بھی اپنے بچوں کی تربیت کروں۔ میں نے اپنے بیٹوں طاہر محمود قادری' طیب محمود قادری اور بچیوں قرۃ العین' نورالعین اور مدیحہ کوثر کو ناظرہ قرآن مکمل کرا دیا ہے' ساتھ ہی ان کی اردو اور دینی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ میری تمام احباب اور مسلمانوں سے یہی اپیل ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلائیں اور اسلامی تعلیمات پر عمل کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں"۔

Marfat.com

مولانا حافظ سید سلطان مشہدی نوشاہی

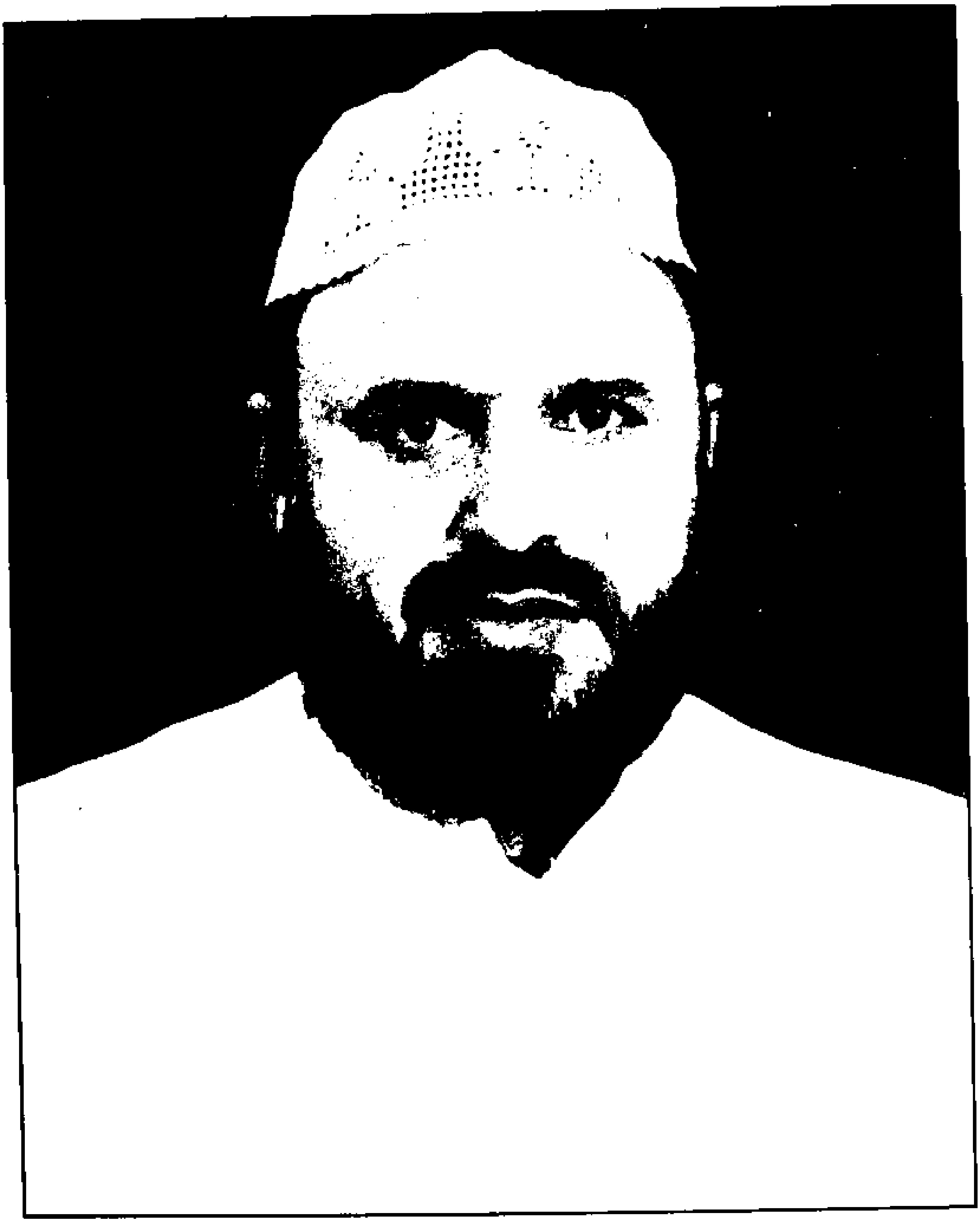

حسنی و حسینی سادات خاندان اور ضلع مانسہرہ کے ایک معزز اور دین دار گھرانے سے تعلق رکھنے والے مولانا حافظ سید سلطان مشہدی صاحب نوشاہی برطانیہ کے دینی و دنیاوی تعلیم پر عبور رکھنے والے علماء کی صف میں ایک قابل قدر اضافہ ہیں۔ تحصیل علم دین کے سلسلے میں آپ نے اپنے وقت کے نامور اور جید علماء سے کسب فیض کیا۔ آپ سلسلہ نوشاہیہ سے منسلک ہیں اور مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف

Marfat.com

حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کی زیر سرپرستی برطانیہ میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا سید سلطان مشہدی صاحب نوشاہی 5 مارچ 1959ء کو ضلع مانسہرہ میں تھانہ شکیاری سے کچھ فاصلے پر واقع قصبہ پنجول کے ایک سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اس قصبہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں دیگر ذاتوں کی بہ نسبت سادات برادری اکثریت میں ہے۔ آپ کے والد محترم حضرت سید عظیم شاہ صاحب اور دادا جان حضرت پیر سید شالیمار شاہ" صاحب کو اپنے علاقے میں خاص مقام حاصل تھا۔ آپ کو اللہ کے فضل و کرم سے حسنی و حسینی دونوں نسبتوں کا شرف حاصل ہے۔ اس قصبہ میں آپ کے دادا جان کے مریدین اور معتقدین موجود ہیں تاہم یہ ایک پس ماندہ قصبہ ہونے کی وجہ سے یہاں آپ کے مریدین کا حلقہ زیادہ وسیع نہ ہو سکا لیکن جتنے بھی ماننے والے ہیں وہ اب بھی آپ کی اولاد سے محبت رکھتے ہیں۔ دادا جان کے وفات پا جانے کے بعد علامہ صاحب کے والد ماجد نے اپنے بزرگوار کے چند مریدین کی تعلیم و تربیت کی لیکن بیعت کے سلسلے کو مزید آگے نہیں بڑھایا۔

علامہ حافظ سید سلطان مشہدی صاحب نوشاہی نے ابتدائی دینی تعلیم گھر میں والد صاحب کی نگرانی میں حاصل کی ساتھ ہی گاؤں کے پرائمری سکول سے پانچویں تک تعلیم حاصل کی۔ آپ کے والد گرامی' اپنی اولاد کی تربیت اسلامی خطوط پر کر رہے تھے اس غرض سے انہوں نے اپنے بڑے صاجزادے علامہ سید نور نبی شاہ صاحب کو لاہور کے ایک مدرسہ میں دینی تعلیم کے حصول کیلئے بھیجا ہوا تھا تقریبا" آٹھ سال کی عمر میں مولانا سید سلطان مشہدی صاحب بھی اپنے بھائی کے پاس لاہور تشریف لے آئے۔ یہاں آکر انہوں نے استاد القراء قاری محمد یوسف صاحب کے مدرسہ میں شعبہ حفظ میں داخلہ لیا اور ان سے علم تجوید کی ابتدائی کتب پڑھنے کے بعد تقریبا" دس سال کی عمر میں حفظ قرآن مکمل کیا۔ گیارہ بارہ سال کی عمر میں قرآن پاک سنانے کے بعد سید سلطان مشہدی صاحب واپس گھر آگئے گھر پر کچھ عرصہ والدین کریمین کی خدمت میں رہنے کے بعد والد محترم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مزید دینی تعلیم کے حصول کیلئے واپس لاہور تشریف لے آئے اور وہاں کی ایک عظیم دینی درسگاہ جامعہ نعمانیہ میں درس نظامی کی تعلیم کیلئے داخلہ لے لیا۔ لاہور میں آپ کو جید اساتذہ سے درس نظامی کی کتب پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ کچھ عرصہ بعد دارالعلوم جامعہ حنفیہ غوثیہ شیرا کوٹ چلے گئے وہاں پر ادارے کے بانی و مہتمم شیخ الحدیث علامہ مفتی قاری عبدالرشید صاحب نقشبندی سے دورہ حدیث کی کتب پڑھیں اور درس نظامی کی سند حاصل کی۔ مفتی صاحب آزاد کشمیر کے رہنے والے تھے آپ منطق صرف و نحو اور فقہ کے بڑے ماہر استاد تھے' طلبہ کے ساتھ انتہائی شفیق اور مہربان تھے۔ بعد ازاں علامہ سلطان مشہدی صاحب نے جامعہ حزب الاحناف سے دورہ حدیث کی سند حاصل کی۔ یہاں پر شیخ الحدیث مفتی مہرالدین صاحب سے تلمذ کیا۔ آپ کی شخصیت بھی انتہائی قابل تقلید تھی آپ کا طلباء کو پڑھانے اور سمجھانے کا انداز سب سے منفرد اور مؤثر تھا' پھر جامعہ حنفیہ غوثیہ شیرا کوٹ ہی سے تنظیم المدارس کے امتحان کی تیاری کر کے وہاں سے نمایاں پوزیشن کے ساتھ امتحان پاس کیا جو ایم اے علوم اسلامیہ کی ڈگری کے مساوی ہے۔ حافظ سید سلطان صاحب

Marfat.com

مشہدی نوشاہی نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دنیاوی تعلیم کی کمی شدت سے محسوس کرتے ہوئے میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا اور اس کے بعد گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائن میں داخلہ لیا اور بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے کالج سے فراغت کے بعد لاہور کی مرکزی جامع مسجد سمن آباد کھجور والی میں امامت و خطابت کا آغاز کیا پھر کچھ ہی عرصہ بعد چند دوستوں کی کوششوں سے آپ کو واپڈا میں ملازمت مل گئی۔

انگلینڈ آنے کا سبب اور حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی شخصیت اور ان سے اپنی پہلی ملاقات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ سید سلطان مشہدی صاحب نے فرمایا کہ مفتی محمد نذیر صاحب نقشبندی اور علامہ نیاز احمد نیازی صاحب کی مخلصانہ کوششوں کے سبب میں 1989ء میں پہلی بار انگلینڈ آیا۔ اور وزٹ ویزے کی مدت پوری ہونے کے بعد میں واپس پاکستان آگیا یہاں آکر کچھ عرصہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مسجد میں خطیب رہا پھر 17 دسمبر 1998ء بروز جمعۃ المبارک پیر سید معروف حسین شاہ نوشاہی صاحب کی دعوت پر دوبارہ انگلینڈ آگیا۔ یہاں پر پیر صاحب نے جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام قائم جامع مسجد فرائزنگ ہال بریڈ فورڈ میں میرا تقرر فرمایا۔ یہ علاقہ انگلینڈ کا خوبصورت علاقہ ہے' یہاں پر اگرچہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ نہیں لیکن جتنی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے مذہب سے لگاؤ رکھتی ہے۔

علامہ حافظ سید سلطان مشہدی صاحب نے مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ عارف قادری نوشاہی کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں پیر صاحب سے پہلی ہی ملاقات میں ان کی سادہ شخصیت سے بے حد متاثر ہوا۔ ان کے ساتھ رابطہ بڑھا تو پتہ چلا کہ حضور واقعی ایک عظیم خاندان کے چشم و چراغ ہیں' حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری" کی اولاد میں سے ہیں اور معرفت کی عظیم منزل پر فائز ہیں' حضور کے بڑے بھائی حضرت پیر سید ابو لکمال صاحب برق نوشاہی" بہت بڑے علامہ اور ولی کامل تھے جن کا روضہ آج بھی مرجع خلائق ہے۔ وہ کتب کثیرہ کے مصنف اور بلند پایہ شاعر تھے آپ کا ایک شعر اس وقت زبان پر بے ساختہ آرہا ہے۔

میں کی جاناں ایں کسی دی چاندنی نوں' احمد مصطفیٰؐ میرے ایمان دے چن' میرے دلے داچن'
میرے فہم و عقل دے چن' برق ویکھ رخ پر نور جدا ٹوٹے ہو گیا' آسمان داچن

علامہ صاحب نے مزید فرمایا کہ قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے کافی ملاقاتیں اور بے شمار روحانی نشستیں ہوئیں' ان کی درویشانہ اور قلندرانہ زندگی' سادہ اور سچائی پر مبنی گفتگو دل میں سما جاتی تھی لہٰذا میں نے 1994ء میں قبلہ پیر صاحب کا دست مبارک تھاما اور آپ سے بیعت کرنے کا شرف حاصل ہو گیا۔ قبلہ پیر سید معروف حسین نوشاہی صاحب کی برطانیہ میں دینی خدمات اس قدر ہیں کہ آنے والا مورخ جب بھی برطانیہ میں دین اسلام کی اشاعت کی تاریخ لکھے گا تو حضرت پیر صاحب کا نام سرفہرست ہو گا۔ پھر یہاں کے عوام کی زبان حال سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت پیر صاحب ہی برطانیہ میں پہلے مبلغ

Marfat.com

علامہ حافظ سید سلطان مشہدی صاحب نوشاہی نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں دوسری تصویر میں وہ اپنے مرشد پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے ساتھ

اسلام ہیں- برطانیہ میں آج تک جتنے بھی علماء ذی وقار اور مشائخ عظام تشریف لائے ان میں سے دو تہائی پیر صاحب محترم ہی کی معرفت تشریف لائے ہیں- یہاں کے عوام اہل سنت پر آپ کا یہ احسان عظیم رہا ہے کہ پاکستان اور انڈیا سے جید علمائے کرام کی صورت میں انہیں تحفے مل رہے ہیں- خاص طور پر آپ کی یہ کوشش رہی کہ معیاری حفاظ و قراء اور مستند وپڑھے لکھے علماء کو بلایا جائے- آپ نے عوام اہلسنت کی دینی رہنمائی کیلئے جمعیت تبلیغ الاسلام قائم فرمائی- اس جمعیت کے زیر انتظام برطانیہ میں اب تک 18 مساجد قائم ہو چکی ہیں اور ایک عظیم الشان تاریخی مسجد بریڈ فورڈ میں زیر تعمیر ہے- اس کے علاوہ پیر صاحب کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ انہوں نے برطانیہ کی اولین اور تاریخی شاہ جہانی مسجد (ووکنگ) کے بعد قائم ہونے والی دوسری مسجد کا سنگ بنیاد اب سے 40 برس قبل 1960ء میں بریڈ فورڈ میں رکھا- پیر صاحب کے دست حق پرست پر اب تک 200 سے زائد غیر مسلم اسلام قبول کر چکے ہیں-

علماء اور مساجد کمیٹیوں کے درمیان اختلافات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ حافظ سید سلطان مشہدی صاحب نے فرمایا کہ "میری مسجد کمیٹی قبلہ پیر صاحب کے مریدین و متعلقین پر مشتمل ہے- حاجی چوہدری برکت علی صاحب اور چوہدری محمد صدیق صاحب اور ان کے ساتھی ہمہ وقت مسجد کی فلاح اور ترقی کیلئے تگ و دو میں مصروف رہتے ہیں - میں ابھی یہاں نووارد ہوں لیکن پھر بھی میں نے یہاں علمائے کرام سے کمیٹیوں کی شکایات سنی ہیں- میں اس بارے میں صرف یہی کہوں گا کہ انتظامیہ کے ارکان کو چاہئے کہ وہ علمائے کرام کی عزت کریں اس لئے کہ وہ انہیں اور ان کے بچوں کو قرآن حدیث کا درس دیتے ہیں اور دین مصطفیٰ کا عشق ان کے سینوں میں بھرتے ہیں- علمائے کرام نہ صرف امامت کے مصلیٰ پر

Marfat.com

فائز ہوتے ہیں بلکہ ان کے استاد بھی ہوتے ہیں اور استاد کا درجہ ماں باپ سے بھی زیادہ ہوتا ہے' علمائے دین کے ساتھ بدکلامی جائز نہیں ہے۔ میرے خیال میں اگر ایک شخص کسی امام کے پیچھے نماز بھی پڑھے اور اس کا احترام نہ کرے' وہ اپنے ساتھ بڑا ظلم کرتا ہے۔ تاہم اس ضمن میں علمائے کرام کو بھی صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے' انہیں چاہئے کہ وہ مسجد کی انتظامی کمیٹی کے امور میں مداخلت نہ کریں اور اگر کوئی بے شعور آدمی بدکلامی کرے تو وہ درگزر سے کام لیں۔ ہمارے ہادی دو جہاںؐ نے تکالیف اور مصائب پر صبر ہی فرمایا اور صبر کی تلقین کی"۔

برطانیہ میں علماء کرام کی خدمات اور برطانوی معاشرہ میں مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے علامہ مولانا سید سلطان صاحب مشہدی نوشاہی نے فرمایا "کسی بھی معاشرہ میں مبلغ کا کردار بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جب تک علماء کرام برطانیہ تشریف نہیں لائے تھے اس وقت یہاں مسلمان اپنی شناخت کھوتے جا رہے تھے لہٰذا پھر اللہ نے کرم فرمایا اور اس سرزمین پر علماء کرام اور مشائخ عظام آنا شروع ہوئے انہوں نے اس بگڑے ہوئے معاشرے میں مسلمانوں کو بیدار کرنا شروع کیا اور اپنی محنت شاقہ سے اپنے مسلمان بھائیوں اور ان کے بچوں کی دینی تربیت کرنی شروع کی اور اب یہ صورت حال ہے کہ ہمارے علماء غیر مسلموں کو بھی اسلام کی جانب رغبت دلا رہے ہیں اور اب تک سینکڑوں غیر مسلم اسلام قبول کر چکے ہیں۔ ان تمام حالات و واقعات کی روشنی میں میری بصیرت کہتی ہے کہ انشاء اللہ یہاں مسلمانوں کا مستقبل بہت شاندار ہے جیسے کہ شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال نے فرمایا کہ۔

نہ ہو نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

اگرچہ قدم قدم پر مسلمانوں کو اسلامی راستے سے ہٹانے کیلئے شیطانی قوتیں مصروف بہ عمل ہیں لیکن خدا کے فضل و کرم سے علماء کرام نئی نئی مساجد اور دینی ادارے قائم کر رہے ہیں' اسلامی تربیت گاہیں تیار ہو رہی ہیں اور ہماری نوجوان نسل ان اداروں اور ماحول میں تربیت حاصل کر رہی ہے۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہر طرف اسلام کا پرچم بلند ہو گا۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے ہی دور کا آغاز ہے

گفتگو کے آخر میں ایک سوال کے جواب میں علامہ حافظ سید سلطان مشہدی صاحب نے کہا کہ عیدین پر اختلاف خالصتاً" ایک علمی مسئلہ ہے اور اسے علمائے کرام کے مابین ہی طے ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں جید علمائے کرام پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل دینا چاہئے جو چاند نظر آنے یا نہ آنے کا فیصلہ کرے۔

Marfat.com

علامہ مولانا حافظ قاری محمد صابر علی صابر

علامہ حافظ قاری محمد صابر علی صاحب صابر ایک مستند' با اصول اور با عمل عالم دین ہیں جو پاکستان میں گراں قدر دینی و علمی خدمات انجام دینے کے بعد گزشتہ گیارہ برس سے برطانیہ میں علوم اسلامیہ کی روشنی پھیلا رہے ہیں اور مرکزی جامع مسجد مکہ' بولٹن (لنکا شائر) میں خطابت و امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں' نعت رسول مقبولؐ کہنے سے انہیں گہرا شغف ہے۔

اپنے خاندانی پس منظر' بچپن اور حصول علم کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا محمد علی صاحب صابر فرماتے ہیں "میرے آباؤ اجداد مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور تحصیل اجنالہ کے چھوٹے سے گاؤں دریا موسیٰ خان سے جو دریائے راوی کے اس پار کنارے پر واقع ہے' ہجرت کر کے 1947ء میں تقسیم ہند کے بعد پاکستان پہنچے۔ نارووال کے قریب موضع جاجن والا میں سکونت اختیار کی۔ میری پیدائش اسی گاؤں میں مارچ 1957ء میں ہوئی۔ چند ماہ کا تھا کہ والدین اس گاؤں کو چھوڑ کر نارووال شہر میں آکر آباد ہو گئے۔ میں نے اسی شہر میں ہوش سنبھالا۔ ذریعہ معاش کاشتکاری تھا اور والدین تعلیم یافتہ نہیں تھے۔ بلکہ خاندان کے بڑوں میں کسی نے بھی اس طرف کبھی توجہ نہ دی تھی۔ خصوصاً" دینی تعلیم میں' جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی بھی اس طرف نہیں آیا تھا اس لئے میری تعلیم کی طرف کوئی خاص دھیان نہیں دیا گیا۔ ایک دو مرتبہ سکول میں داخل ہوا مگر پھر مال مویشی چرانے اور والد صاحب قبلہ کے ساتھ کاشتکاری میں ہاتھ بٹانے کی وجہ سے سکول کا سلسلہ چل نہ سکا۔ البتہ محلے کی مسجد میں والد بزرگوار کے ساتھ نماز کیلئے اور صبح قرآن پاک کی تعلیم لینے جانے لگا۔ میرے سب سے پہلے استاد حضرت مولانا حافظ جان محمد صاحبؒ تھے جو نہایت متقی' محنتی اور شفیق بزرگ اور اس مسجد کے پیش امام تھے' ان سے ناظرہ قرآن پاک پڑھنا شروع کیا۔ اسی دوران میں کسی طرح پھر سکول میں داخل ہوا۔ نہایت غربت کا زمانہ تھا' سکول کیلئے یونیفارم نہیں تھی۔ دوسری طرف آداب مکتب بھی معلوم نہ تھے۔ پہلے دن سکول اس حالت میں گیا کہ دھوتی پہنی ہوئی تھی اور کپڑے بھی گندے تھے۔ پہلی کلاس (جسے ہم پکی پہلی کہتے تھے) کے انچارج جناب ماسٹر حامد علی صاحب تھے' نہایت خوش مزاج باریش اور چہرہ نورانی' انہوں نے میری بہت حوصلہ افزائی فرمائی اور یوں میں باقاعدگی کے ساتھ سکول جانے لگا۔ الحمد اللہ میں نے چھ جماعتیں پاس کیں اور ہر جماعت میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تیسری یا چوتھی جماعت کے ششماہی امتحانات میں ایک اور طالب علم فرسٹ اور میں سیکنڈ ہو گیا تو مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ گھر آتے آتے سخت بخار ہو گیا۔ پھر پہلے سے زیادہ محنت کی اور بفضل اللہ سالانہ امتحانات میں' میں فرسٹ اور وہ طالب علم سیکنڈ پوزیشن میں تھا۔"

علامہ صابر صاحب نے مزید فرمایا "سکول کی تعلیم زمانہ ہی میں حضرت مولانا حافظ جان محمدؒ صاحب نے مجھے حفظ قرآن میں لگا دیا۔ چھٹی جماعت تک میں نے کوئی پانچ چھ پارے حفظ کر لئے تو اب سکول کا کام' حفظ کا سبق' سبقی منزل اور والد صاحب کے ساتھ کاشتکاری میں ہاتھ بٹانا' اتنے سارے کام مشکل ہو

Marfat.com

گئے تو استاد گرامی جناب حافظ جان محمدؒ صاحب اور والد محترم مدظلہ العالی کی اجازت سے سکول سے ایک سال کی چھٹی کرلی۔ ارادہ یہ تھا کہ حفظ کی تکمیل کے بعد دوبارہ سکول جوائن کرلوں گا۔ توفیق الٰہی سے ایک سال تین ماہ میں قرآن پاک کا حفظ مکمل ہوگیا۔ ہماری مسجد میں اس وقت حفظ کی کلاس نہیں ہوا کرتی تھی اس لئے دیوبندی مکتب فکر کی مسجد خراسیاں میں قائم حفظ کلاس میں داخلہ لیا۔ یہ مسجد ہمارے محلے سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر ہے۔ روزانہ دو دفعہ جانا اور دو دفعہ آنا پڑتا تھا۔ تکمیل حفظ کے بعد سکول تو نہ جا سکا۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب غازیؒ خطیب اعظم نارووال نے والد صاحب سے کہا کہ سکول کو چھوڑیں اسے مولوی بنانا چاہئے۔ یہ 1972ء کے اوائل کی بات ہے کہ مولانا علیہ الرحمتہ نے مجھے مناظر اسلام مولانا محمد عبدالرشید صاحب کے دارالعلوم جھنگ میں داخل کروا دیا۔ یہ مدرسہ ضلع جھنگ کے ایک دور دراز گاؤں میں تھا اور نارووال سے بہت دور تھا۔ میں گھر سے دور کبھی گیا نہیں تھا' یہ پہلا موقع تھا۔ وہاں میرا دل نہیں لگا اور میں چند روز کے بعد وہاں سے بھاگ آیا۔"

"نارووال شہر کی مرکزی جامع مسجد شاہ جماعت میں جس کی بنیاد حضرت پیر سید جماعت علی شاہؒ صاحب محدث علی پوریؒ نے رکھی تھی اور جو انہی کے اسم گرامی سے منسوب ہے' مرشد گرامی مناظر اہل سنت محقق اسلام مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ محمد علی صاحب قدس سرہ العزیز خطیب تھے۔ علاقہ نارووال میں آپ کی دور دور تک شہرت تھی۔ میرے چچا جناب حاجی محمد علی صاحب ان دنوں اس مسجد کی کمیٹی کے ممبر تھے وہ مجھے لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ نماز جمعہ پڑھانے کے بعد مسجد میں دوستوں کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ چچا نے عرض کیا کہ "یا حضرت ایہہ ساڈا منڈا حافظ اے تے اسیں انہوں مولوی بنان واسطے تواڈے سپرد کرنا چاہونے آں" حضرت علیہ الرحمتہ نے قبول فرمایا اور چند دن کے بعد حضرت سید احمد حسین صاحب ریٹائرڈ ریلوے آفیسر جو کہ مسجد کمیٹی کے چیئرمین تھے مجھے لاہور دارالعلوم جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج میں داخل کروا آئے۔ یہ وہ دارالعلوم ہے جس کی بنیاد حضور شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد علیؒ صاحب نے 1964ء میں رکھی تھی۔ آپ نے بندہ کو اپنی شاگردی میں قبول فرمایا اور انتہائی حوصلہ افزائی فرمائی۔ پہلا دن کریما کا سبق تھا۔ آپ نے ایک سینئر طالب علم سے فرمایا کہ اسے سبق کہلوا دو میں نے وہ سبق یاد کرکے انہیں سنا دیا تو آپ نے اس ناکارہ کیلئے کچھ ایسے الفاظ فرمائے جو میرے لئے سرمایہ افتخار ہیں اور خود ستائی کے اندیشہ کے پیش نظر میں انہیں دوہرانا نہیں چاہتا۔ آپ بہت بلند پایہ عالم دین' حد درجہ مہربان استاد اور انتہائی شفیق سرپرست تھے۔ حوصلہ افزائی کا انداز کچھ ایسا تھا کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر ہم محنت کیا کرتے تھے۔ آپ کی شخصیت میں دبدبہ اور شکل و صورت میں رعب داب اور وجاہت آپ کیلئے قدرت کا عظیم عطیہ تھا۔ آپ نے دو درجن سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے صاحبزادے عالم باعمل قاری قراءت سبعہ حضرت مولانا حافظ قاری الحاج محمد طیب صاحب بانی و خطیب جامعہ رسولیہ اسلامک سینٹر چارلٹن مانچسٹر میرے ازاول تا آخر ہم جماعت و ہم سبق رہے ہیں۔ حضرت مرشد گرامی علیہ الرحمتہ کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے کہ میرے چار بیٹے

Marfat.com

ہیں لیکن پانچویں تم ہو۔ حضرت قاری صاحب قبلہ کے ساتھ محبت واخوت پہلے کی طرح آج بھی قائم ہے بلکہ پہلے سے کہیں بڑھ کر ہے اور جب تک ہفتے میں ایک دو مرتبہ ملاقات نہ ہو جائے جانبین کو چین نہیں آتا اور دوست احباب رشتے دار ہماری دوستی کی مثالیں دیا کرتے ہیں"۔

"استاذی المکرم علیہ الرحمتہ کی محبت' شفقت اور محنت سے ہم نے درس نظامی کا سات سالہ کورس پانچ سال میں مکمل کر لیا۔ درس نظامی کی زیادہ تر کتب آپ نے پڑھائیں۔ دیگر اساتذہ میں حضرت علامہ مولانا حافظ نذیر احمد" صاحب ہیڈ فقیریاں ضلع گجرات' حضرت مولانا علامہ محمد انوار الاسلام صاحب مالک مکتبہ حامدیہ لاہور' حضرت مولانا علامہ مفتی حافظ صاحبزادہ احمد حسین صاحب نقشبندی بانی و مہتمم جامعہ صدیقیہ حسینیہ نارووال اور حضرت مولانا علامہ مفتی حافظ محمد شرف الدین صاحب مد ظلہ العالی چوبرجی لاہور (آجکل آپ برطانیہ کے شہر ملٹن کینز میں خطابت و امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں) شامل ہیں۔ جامعہ رسولیہ شیرازیہ کے میرے دور طالب علمی میں یہ عظیم علماء کرام مختلف اوقات میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے اور بندہ کو ان کی کفش برداری کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ ابتدا میں ہماری جماعت میں 22 طلباء تھے جو سب کے سب حفاظ تھے۔ آہستہ آہستہ یہ تعداد گھٹتی گئی حتیٰ کہ بوقت دستار بندی ہم صرف یہ چار آدمی رہ گئے تھے' حضرت مولانا علامہ قاری حافظ صاحبزادہ محمد طیب صاحب' حضرت مولانا حافظ کرم حسین صاحب کیمبل پوری' حضرت مولانا صوفی محمد ریاض صاحب اور یہ ناچیز۔ یہ واقعہ 1975ء کا ہے اور جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں درس نظامی سے فارغ ہونے والے طلباء کی یہ پہلی دستار بندی تھی۔"

"مرشد مہربان ہم چاروں کو لے کر خود بنفس نفیس جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں (جو ان دنوں لائل پور تھا) حضور شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب رضوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمیں دورہ حدیث کیلئے پیش کیا۔ حضرت رضوی صاحب مد ظلہ العالی ہمارے شیخ حضرت علامہ مولانا الحاج محمد علی" صاحب کے بھی استاد ہیں۔ اور دنیائے اسلام میں عظیم مرتبہ پر فائز ہیں"

اپنی دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ محمد صابر صاحب نے فرمایا "1976ء میں دورہ حدیث شریف سے فارغ ہوا تو استاذی المکرم نے شرقپور شریف میں دارالعلوم جامعہ شیر ربانی میں درس نظامی کا مدرس مقرر فرمایا۔ دو سال تک یہاں خدمات انجام دیں اور خطابت کے فرائض نارووال ضلع کے معروف قصبہ بدو ملہی میں انجام دیتا رہا۔ ساتھ ہی فاضل عربی کی تیاری کی اور قاری محمد طیب صاحب اور میں نے فاضل عربی کا امتحان دیا۔ ہم نے 1978ء میں یہ امتحان اچھی پوزیشن میں پاس کر لیا۔ اس کے بعد مستقل طور پر بدو ملہی کی مرکزی جامع مسجد میں خطیب و امام کی ذمہ داری سنبھالی۔ درس و تدریس یہاں بھی کسی نہ کسی طرح جاری رہی۔ یہ قصبہ 35' 40 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے۔ مسلک اہل سنت کی کوئی سات آٹھ مساجد ہیں' میرے وہاں جانے سے قبل ہر مسجد میں الگ الگ نماز عید ہوتی تھی' میں نے ائمہ و خطباء اور کمیٹیوں کے اراکین سے مل کر کوشش کی کہ کم از کم نماز عید ایک جگہ ادا کر لی جائے۔ بحمد اللہ یہ کوشش بار آور ہوئی اور نماز عید ایک بہت بڑے میدان میں ادا کی گئی' پھر یہ سلسلہ چل نکلا جو آج تک جاری

Marfat.com

ہے- عید میلادالنبیؐ منانے کا یہاں کوئی تصور نہ تھا- بندہ کی کوششوں سے یہاں پہلی مرتبہ انتہائی دھوم دھام سے میلادالنبیؐ منایا گیا- بدو ملہی اور گردو نواح کے عوام اہل سنت نے بھرپور شرکت کی اور ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا- علاوہ ازیں اس قصبہ میں بزم رضا قائم کی گئی لیکن میں نے کوئی عہدہ لینے سے انکار کیا- الحمداللہ بدو ملہی کو چھوڑے ہوئے عرصہ دراز ہو گیا مگر یہ تینوں سلسلے آج بھی جاری و ساری ہیں بلکہ پہلے سے زیادہ بہتر طریقہ سے چل رہے ہیں- اسی دوران میری شادی ہو گئی- بدو ملہی میں قیام کے دوران یہ احساس شدید ہو گیا کہ سکول کی تعلیم ادھوری چھوڑنی پڑی تھی- اس کے لئے جناب سید سیف علی شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول بدو ملہی سے مشورہ کیا- انہوں نے کمال حوصلہ افزائی کی اور میٹرک کی پرائیویٹ تیاری میں مدد بھی فرمائی اور یوں اللہ کے فضل سے 1981ء میں فرسٹ ڈویژن سے میٹرک پاس کر لیا-"

"بعض ناگزیر وجوہ سے بدو ملہی چھوڑ کر لاہور چلا آیا' حضور مرشد کریم نے جامعہ رسولیہ میں بطور مدرس درس نظامی مقرر فرمایا اور داروغہ والا کے علاقہ میں خطیب و امام بھی مقرر فرما دیا- ساتھ ساتھ پرائیویٹ طور پر 1983ء میں ایف اے' 1985ء میں بی اے اور 1988ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے اسلامیات کیا- اسی دوران 1984ء میں تجوید و قراءت کا کورس کیا اور جامعہ کریمیہ لاہور سے سند حاصل کی- 1986ء میں تنظیم المدارس کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا- کچھ عرصہ پاکستان کی مشہور علمی دانش گاہ جامعہ نعیمیہ لاہور میں بھی بطور مدرس خدمت انجام دی اور شاہین کالج داروغہ والا لاہور میں ایوننگ کلاسز میں علوم اسلامیہ کا استاد مقرر ہوا- برطانیہ آنے سے دو تین سال پہلے ایم سی مڈل سکول فار بوائز میں عربی ٹیچر کے فرائض ادا کر رہا تھا- تجوید و قراءت میں میرے استاد حضرت مولانا علامہ قاری محمد برخوردار صاحب سدیدی مدظلہ العالی بانی و مہتمم جامعہ کریمیہ کریم پارک لاہور (آپ میرے درس نظامی کے ہم جماعت بھی ہیں اور بہت ہی عظیم انسان ہیں' اعلیٰ پائے کے عالم و خطیب اور سبعہ عشرہ کے قاری ہیں) اور حضرت مولانا قاری محمد کرم داد صاحب مدظلہ العالی ہیں-"

برطانیہ آمد کے بارے میں علامہ محمد صابر صاحب نے فرمایا "1989ء میں برادر مکرم مولانا قاری محمد طیب صاحب قبلہ کی تحریک پر برطانیہ چلا آیا- حضرت قاری صاحب مجھ سے ایک سال پہلے یہاں تشریف لائے تھے اور بولٹن کی مرکزی جامع مسجد مکہ میں خطیب و امام مقرر ہوئے تھے- آپ نے مسجد کمیٹی سے میرے لئے کاغذات بنوا کر بھیجے جن پر ویزا مل گیا اور میں یہاں پہنچ گیا- شروع کے دو سال ہم اکٹھے مکہ مسجد میں رہے پھر قاری صاحب مانچسٹر میں وکٹوریہ پارک جامع مسجد چلے گئے اور میں یہاں رہ گیا- اسوقت سے آج تک گیارہ سال ہونے کو ہیں' یہیں امامت و خطابت کی ذمہ داریاں انجام دے رہا ہوں- درمیان میں مسجد کمیٹی سے اختلاف کی وجہ سے مستعفی ہو کر جامعہ الکرم نوٹنگھم چلا گیا تھا جہاں پیرزادہ امداد حسین صاحب نے درس نظامی پڑھانے کی ذمہ داری سونپی- میں وہاں خوش تھا' طلباء بھی خوش تھے' پیرزادہ علامہ صاحب بھی مطمئن تھے مگر بولٹن کے عوام اہل سنت کے پر زور مطالبے پر دو تین مہینے کے بعد پھر واپس مکہ

Marfat.com

مسجد آنا پڑا‘ جس کمیٹی کے ساتھ میرے اختلاف تھے عوام نے اسے فارغ کر کے نئی کمیٹی بنالی تھی“۔

مزید دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا ”مکہ مسجد بولٹن میں امامت و خطابت اور دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ میں نے احادیث نبویہ کی معروف کتاب الترغیب والترھیب“ کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ نایاب تھا یا کم از کم میری نظر سے نہیں گذرا۔ قریباً“ 3000 صفحات پر مشتمل اس کتاب کی چار جلدیں ہیں۔ میں نے اس میں سے تقریباً“ چھ ہزار احادیث کا ترجمہ کیا ہے جو احادیث زیادہ تکرار کے ساتھ آئی ہیں یا جن کی اسناد وغیرہ میں زیادہ ضعف پایا جاتا ہے یا پھر وہ احادیث جن کا مفہوم خود سمجھ نہ سکا اور احادیث کے دیگر میسر مجموعات میں تلاش بسیار کے باوجود پا نہ سکا انہیں قلم انداز کر دیا گیا ہے۔ آسان اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ تشریحی نوٹس اور بین السطور توضیحی الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر عنوان پر جتنی آیات قرآنی مل سکیں وہ بھی با ترجمہ حاشیہ میں دے دی گئی ہیں۔ اس طرح تقریباً“ پانچ سو آیات کتاب میں شامل کر دی گئی ہیں۔ یہ کتاب عوام کے علاوہ خطباء و مقررین کیلئے عظیم مواد کی حیثیت رکھتی ہے۔ پہلی جلد طباعت کے مراحل سے گذر کر منظر عام پر آچکی ہے۔“

علامہ محمد صابر علی صاحب نے مزید فرمایا ”میں جب مکہ مسجد بولٹن آیا تھا تو نمازیوں کی شدید قلت تھی‘ بسا اوقات فجر و عشاء پر ایک بھی نمازی نہیں ہوتا تھا۔ ہم اکیلے ہی اذان دے کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ یہ حالت دیکھتے ہوئے میں نے بولٹن میں اپنے علاقے کے قریباً“ ہر گھر پر خود جا کر دستک دی کبھی تنہا اور کبھی دوست احباب کو ساتھ لے کر گیا اور لوگوں کو مسجد میں نماز کیلئے آنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے برکت فرمائی اور آج نمازیوں کی بہتات ہے اور بولٹن کی مساجد میں نماز جمعہ کا سب سے بڑا اجتماع مکہ مسجد ہی میں ہوتا ہے روزانہ نماز ظہر کے بعد قرآن و حدیث کا درس ہوتا ہے جو پسند کیا جاتا ہے“۔

برطانیہ میں علماء اہل سنت اور ان کے قائم کردہ دینی اداروں کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ محمد صابر علی صاحب نے فرمایا ”بے شک برطانیہ میں علماء اہل سنت کی بہت زیادہ اور قابل قدر خدمات ہیں۔ دینی اداروں کا خصوصاً“ جامعہ الکرم نوٹنگھم اور جامعہ اسلامیہ حجاز یونیورسٹی کوونٹری کا قیام‘ ان کی اعانت پر عوام کو آمادہ کرنا‘ ان میں طلبہ کو بھیجنے کے لئے لوگوں کو مائل کرنا‘ محراب و منبر کی رونقیں اور مساجد کی آبادی انہی علماء کرام کی مرہون منت ہیں۔ بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہو گا کہ آج دین کی جو جھلک نظر آرہی ہے علماء ہی کی وجہ سے ہے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ علماء کرام میں اتحاد و اتفاق اٹھتا جا رہا ہے جماعت اہل سنت برطانیہ کے معاملات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں‘ علماء کا کوئی مشترکہ پلیٹ فارم نہیں ہے۔ اب تو حالت یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی بیسیوں جماعتیں بن چکی ہیں جو بزعم خود مرکزی اور بین الاقوامی ہونے کی دعویدار ہیں حالانکہ ان میں سے بہت سی صرف چیئرمین اور سیکرٹری جنرل پر مشتمل ہوتی ہیں۔ حد یہ ہے کہ جن حضرات کو جماعت کیلئے نام نہیں ملا انہوں نے عجیب و غریب نام رکھ لئے مثلاً“ ”انجمن تحفظ حقوق مردگاں“ اور خود کو بطور چیئرمین یا سیکرٹری جنرل متعارف کرادیا۔ کچھ علماء حضرات مجبور بھی ہیں

Marfat.com

معاشرتی مسائل پر انہیں بات نہیں کرنے دی جاتی- کچھ لوگ خصوصاً "کمیٹیوں کے ارکان چاہتے ہیں کہ خطیب صرف وہ مسائل بیان کرے جن کی زد میں وہ خود نہ آتے ہوں- اس وقت سب سے بڑی معاشرتی لعنت بے حیائی' بے پردگی' شراب نوشی و شراب فروشی ہے' ٹی وی اور وڈیو ہے- میرا تجربہ ہے کہ جب بھی اس عنوان پر بات ہوئی ہے ایک مخصوص ٹولے نے ضرور شور مچایا ہے یہ بات بھی انتہائی تکلیف دہ ہے کہ کمیٹیاں عموماً" ایسے ہی لوگوں کی بات کی تائید و توثیق کرتے ہوئے کہا کرتی ہیں کہ مولوی صاحب! آپ کو کیا ضرورت پڑی ہے- آپ لوگوں کو درست نہیں کر سکتے آپ بے حیائی و بے پردگی' کے راستہ میں بند نہیں باندھ سکتے- آپ ایسی باتیں نہ کریں ان سے مسجد کا امن برباد ہوتا ہے- آپ پردے کے فضائل بیان کریں' نماز و روزہ کے احکام بیان کریں- لیکن جب بھی بے نماز کی سزا بیان ہو گی بے پردگی' بے حیائی اور ٹی وی وڈیو کی عریانیت و گندگی کے اثرات کا تذکرہ ہو گا یہ ٹولہ ناراض ہو جائے گا- بہر کیف پھر بھی علماء کا وجود غنیمت ہے-"

برطانیہ میں مسلم سوسائٹی کے مستقبل کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا "برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد تو تیزی سے بڑھ رہی ہے مگر دینی حالت بہتر نہیں ہوئی بلکہ پہلے سے بھی بگڑی ہوئی ہے- اس لئے مجھے تو فی الحال مسلم معاشرہ کا مستقبل کوئی بہت اچھا نظر نہیں آتا- ہر گزرتا دن کسی نہ کسی مسئلہ کو جنم دے کر جاتا ہے- ابھی مسلمان ایک مسئلہ کو حل نہیں کر پاتے کہ کوئی نیا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے- اسلامی اقدار کے فروغ و احیاء کیلئے علماء کرام کی کوششیں بے شک قابل تعریف ہیں کچھ دینی درد رکھنے والے لوگ علماء کے ساتھ تعاون بھی کرتے ہیں مگر اکثریت بے اعتنائی برت رہی ہے- اگر علماء خود مختار ہوں ان پر بے جا پابندیاں نہ لگائی جائیں' علماء عوام کے سامنے مثالی نمونہ پیش کریں اور عوام ان کی پیروی کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم یہاں اسلامی اقدار اجاگر نہ کر سکیں- البتہ نئی نسل جس کی اکثریت والدین کے ہاتھوں سے نکلتی جا رہی ہے اور بے راہ روی و گمراہی کا شکار ہو رہی ہے اسے سدھارنے کیلئے صرف علماء' ائمہ اور خطباء پر انحصار کرنا بالکل غلط ہے لوگ اپنے بچوں کو دو گھنٹے کیلئے مسجد بھیج کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی ہے' یہ خیال بالکل لغو ہے ضروری ہے کہ لوگ اپنی اولاد کی طرف خود توجہ فرمائیں' خود عملی نمونہ بن کر دکھائیں- ورنہ اولاد پر ماحول کے اثرات کو روکنا ممکن نہ ہو گا- جو ماں خود دینی اصولوں پر گامزن نہیں ہو گی وہ اپنی نوجوان بیٹی کو کس منہ سے ان پر عمل کرنے کا سبق دے سکے گی- جو باپ نماز نہیں پڑھتا' اس کا بیٹا نمازی کیونکر ہو سکتا ہے- ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ اپنے بچوں کو مسجد میں تعلیم کیلئے چھوڑنے اور لینے آتے ہیں- اندر نماز ہو رہی ہوتی ہے اور وہ باہر کھڑے ہو کر انتظار کرتے رہتے ہیں- انہیں اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ وہ اندر جا کر نماز میں خود بھی شامل ہوں اور بچوں کو بھی نماز کی ترغیب دیں- ایسا باپ اپنے بچوں سے کیا توقع کر سکتا ہے- پھر ہمارے گھروں میں ٹی وی کے بیسیوں چینلز چل رہے ہیں جو ایک دوسرے سے بڑھ کر گندے ہیں بلکہ نوجوانوں کے اپنے اپنے بیڈ رومز میں ٹی وی سیٹ لگے ہوئے ہیں والدین خوش ہیں کہ چلو بچے گھر پر تو ہیں' رہی سہی کسر وڈیو نے نکال دی ہے جو ہر گھر

Marfat.com

کی ضرورت بن چکی ہے۔ اس پر کیا کچھ نہیں دیکھا جاتا' گھروں میں انگلش اور انڈین فلموں کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں تقریباً" ہر شہر میں ایشین ساؤنڈ ریڈیو کھل چکے ہیں۔ نوجوان نسل کو بگاڑنے میں ان کا بھی بہت دخل عمل ہے۔ ہر وقت عشق و محبت کی باتیں' ننگے اور واہیات قسم کے گانے بجائے جاتے ہیں۔ مسلمان بچیاں ٹیلی فون کے ذریعے رڈیو اناؤنسرز کے ساتھ کس زبان میں لہک لہک گفتگو کرتی ہیں' خدا کی پناہ! پھر بہت سے لوگ اپنی روزی کے حلال و حرام ہونے کا بھی کوئی خیال نہیں کرتے۔ جھوٹے کلیم ہوتے ہیں' مختلف قسم کے فوائد حاصل کرنے کیلئے غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ بچے دیکھتے سنتے ہیں۔ جو لوگ کام کرتے ہیں انہیں کئی کئی روز بچوں سے ملاقات کا وقت ہی نہیں ملتا۔ انہیں کچھ پتہ نہیں کہ ان کے بچوں کی کیا کارستانیاں ہیں۔ یہ بھی ایک افسوس ناک حقیقت ہے کہ ہم اپنے بچوں پر ابتدا میں کوئی توجہ نہیں دیتے۔ صحیح اسلامی خطوط پر تربیت نہیں کرتے بلکہ انگریزی تہذیب اپنانے میں خوشی و فخر محسوس کرتے ہیں پھر جب یہ فرنگی تہذیب و تربیت اپنا رنگ دکھانے لگتی ہے تو ہمیں ہوش آتا ہے۔ کچھ والدین اپنی بچیوں کو سکولوں میں انگلش سٹائل بال بنا کر ننگے سر سکرٹ پہنا کر بھیجتے ہیں۔ بچیاں اسی حال میں بڑی ہوتی جاتی ہیں۔ جب جوان ہو جاتی ہیں تو پھر انہیں اچانک خیال آتا ہے کہ ہماری بچی کو تو پردہ کرنا چاہئے' مخلوط محافل اور ناچ گانے کی مجالس سے احتراز کرنا چاہئے۔ اب بچی پر پابندیاں لگانے کی کوشش کی جاتی ہے جس کو وہ کسی صورت میں قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ جوان بچیوں کے گھروں سے بھاگ جانے کے واقعات تیزی سے بڑھ رہے ہیں"۔ "مسجدوں میں بچے بامر مجبوری دو گھنٹے کیلئے آ جاتے ہیں مگر سات آٹھ گھنٹے انہیں سکولوں میں رہنا ہوتا ہے وہاں مخلوط تعلیم کا سسٹم ہے۔ پھر جلتی پر تیل یہ کہ سکولوں میں سیکس کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اب بھلا مولوی بے چارہ دو گھنٹوں میں کیا تیر مار سکتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ والدین اپنی ذمہ داریاں ادا کریں' بچوں کو وقت دیں' ان کی مصروفیات کا جائزہ لیں ورنہ نئی نسل کو گمراہی سے بچانا ممکن نہ ہو گا۔"

برطانیہ میں نظام مساجد کو بہتر بنانے کے حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے علامہ محمد صابر علی صاحب نے فرمایا "اس مقصد کے لئے میرے خیال میں ضروری ہے کہ ائمہ و خطباء باقاعدہ تعلیم یافتہ ہوں' کسی مستند دینی ادارہ کے فارغ التحصیل ہوں' عربی اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان بھی جانتے ہوں' ہر طبقہ کے افراد کے ساتھ مساوی سلوک کریں' پارٹی بازی سے گریز کریں۔ اپنی عزت و وقار کا خیال رکھیں اور لوگ بھی علماء پر اپنی مرضی ٹھونسنے کی بجائے علماء کی پیروی کریں تو نظام درست ہو جائے گا۔ کمیٹیوں کو بھی چاہئے کہ وہ مستند علماء ہی کو امام و خطیب مقرر کریں اور ان کو اچھی تنخواہیں دیں تاکہ غیر مستند خطباء مالی مفادات کی غرض سے نظام کی خرابی کا باعث نہ بنیں"۔

ایک اور سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا "برطانیہ میں تبلیغ اسلام کا کام جاری ہے بلکہ حیران کن امر یہ ہے کہ مسلمان معاشرے کی اخلاقی پستی اور بد عملی کے باوجود غیر مسلم اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اگر ہم لوگ اپنا طرز عمل اسلامی اقدار و معیار کے مطابق ڈھال لیں تو یہاں اسلام

Marfat.com

سب سے بڑا مذہب بن سکتا ہے۔ تبلیغ اسلام میں بڑی رکاوٹ ہی اپنا عمل ہے۔"

اپنے سلسلہ طریقت اور بیعت کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا "تلاش مرشد میں ادھر ادھر بہت پھرا بلکہ ایک آدھ مرتبہ تو زبردستی بیعت بھی کر لیا گیا۔ لیکن آ جا کے حضرت شیخ الحدیث مولانا علامہ الحاج الحافظ محمد علی صاحبؒ پر ہی نظر ٹھہرتی تھی' کرم ہوا کہ آپ نے اس گناہ گار کی دلی کیفیت بھانپ لی اور ایک مرتبہ جب آپ عمرہ کی ادائیگی کیلئے حرمین شریفین روانہ ہو رہے تھے تو لاہور ایئرپورٹ پر مجھے شرف بیعت سے مشرف فرمایا۔ حضرت کا روحانی تعلق سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ حضرت پیر سید نور الحسن شاہ صاحب حضرت کیلیانوالہ شریف سے ہے۔ مہمان رسول حضرت مولانا محمد ضیاء الدین مدنیؒ نے بھی آپ کو دستار خلافت سے نوازا۔ آپ کے مریدوں کی تعداد دس بارہ سے زیادہ نہیں۔ ان میں کوئی بے نماز یا منڈھی کتری داڑھی والا نہیں' سب شریعت مطہرہ کی پابندی کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں بلکہ ان میں سے اکثر تہجد گزار ہیں (میں ان پاکبازوں میں نہیں)

اپنی نعت گوئی کے بارے میں علامہ صاحب نے فرمایا "کبھی وقت مل جائے اور طبیعت مائل ہو تو اپنے آقائے نعت' سراپائے رحمت' شفیع امت رونق بزم دنیا و قیامت حضرت محمدﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں نعت کی صورت میں کچھ شعر کہہ لیتا ہوں۔ زیادہ تر کلام پنجابی رباعیوں کی صورت میں ہے۔ دو پنجابی رباعیاں اور ایک اردو نعت عرض کرتا ہوں"۔

کرے تیری تعریف زبان میری توبہ' ایہڈی قابل ہے میری زبان کتھے
تیری عظمت دے خطبے قرآن پڑھدا میرے ورگا نکما انسان کتھے

کرے شاناں دا حق ادا جہڑا کوئی خطبہ' تقریر بیان کتھے
نعت آکھاں تے کامل ایمان ہوندا نئیں تے صابر ہے کامل ایمان کتھے

مدینہ منورہ

شہر یار' نثار بہار تیتھوں تیرے کنڈے ورگا حسن پھل دانئیں
تیرے گلی بازاراں دا روڑ جہڑا اوہدے نال تے ہرا وی تل دا نئیں

تیرے کوچے فقیریاں کرن والا در در اتے کدی رل دا نئیں
صابر شہر مدینے جے قبر ہو جائے سارا جگ وی اس دے مل دا نئیں

معراج کی شب ہے

سنورا ہوا ارض و سما سب ہے معراج کی شب ہے
چلو سرکار بلاتا تمہیں رب ہے معراج کی شب ہے

درودیوار ضیاء بار زانوار' ہر جانب دیکھئے سامان طرب ہے' معراج کی شب ہے

Marfat.com

علامہ مولانا محمد رمضان فریدی

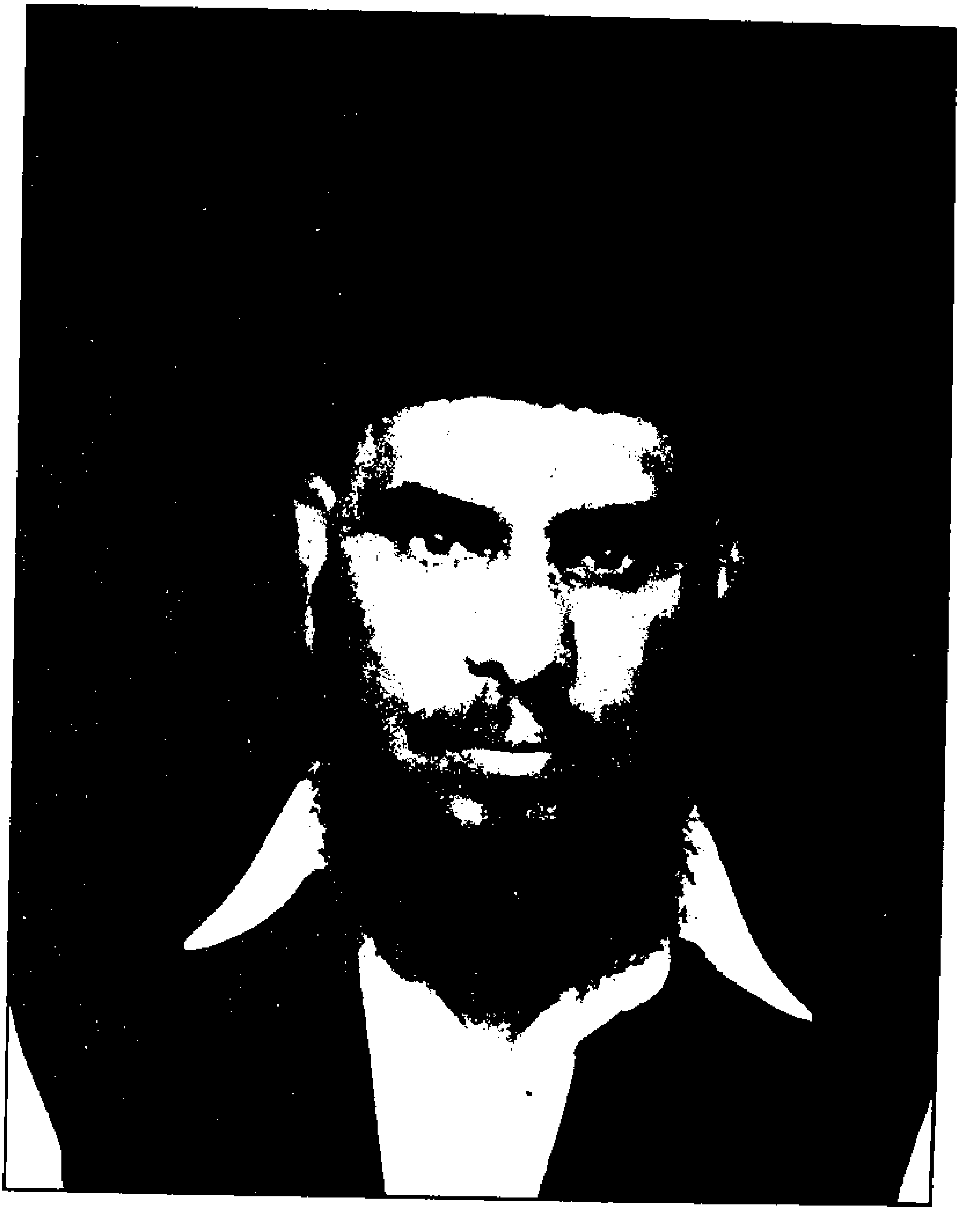

برطانیہ کی سرزمین پر علماء اہلسنت کا جال بچھا ہوا ہے۔ دیار غیر کی فضا میں عشق حبیب کبریا کی عطر بیز ہوائیں پوری روحانی کیفیات اور انداز سے رواں دواں ہیں۔ برطانیہ کا چپہ چپہ تلاوت قرآن پاک اور نعت حبیب رب دوسرا سے گونج رہا ہے۔ جو علمائے اہلسنت اور ثناگران خواجہ کونین اس فضا کو مشکبار بنانے کا باعث ہیں ان میں ڈربی میں قیام پذیر عالم دین، خطیب اور خوش گلو ثنا خوان حضرت علامہ مولانا محمد

Marfat.com

علامہ مولانا محمد رمضان صاحب فریدی سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم میں ایک اجلاس کے دوران جس سے علامہ سید حامد سعید شاہ صاحب کاظمی خطاب فرما رہے ہیں جبکہ صاحبزادہ سلطان نیاز الحسن صاحب اور علامہ رسول بخش صاحب سعیدی تشریف فرما ہیں

رمضان فریدی صاحب بھی شامل ہیں- آپ اس وقت عمر کے اعتبار سے 51 ویں سال سے گزر رہے ہیں کیونکہ وہ 11 فروری 1950ء کو اس جہان رنگ و بو میں جلوہ طراز ہوئے- وہ اس سرزمین میں متولد ہوئے جس کی مٹی میں یا فرید' یا فرید کی دلنواز صدائیں جذب ہیں اور جو سرزمین سید الاولیاء حضرت سیدنا خواجہ سید نظام الدین بدایونیؒ جیسے عالم ربانی و عاشق صمدانی اور بانی فنون لطیفہ حضرت سید امیر خسروؒ اور صدیق المحبت حضرت سیدنا خواجہ سید علی احمد صابر کلیریؒ کا مرکز عقیدت ہے' یعنی پاکپتن شریف- یہ وہ آستان جہاں پناہ ہے جہاں خواجہ خواجگان شیخ الاسلام حضرت سیدنا خواجہ بابا فرید الدین گنج شکرؒ استراحت فرما ہیں-

علامہ محمد رمضان فریدی صاحب اس مقدس مرکز محبت سے متصل ایک گاؤں چک نمبر 10 ایس پی میں ایک درویش صفت عاشق رسولؐ میاں قطب الدین سرویا کے گھر پیدا ہوئے- مولانا محمد رمضان صاحب فریدی کے والد گرامی اس دیہات کی داخلی بستی چاہ سیالاں میں امامت کا فریضہ ادا فرماتے تھے- یوں وہ دینی ماحول میں پیدا ہوئے- لیکن ابتداء ہی میں شفقت پدری سے محروم ہو گئے- والدہ محترمہ نے تعلیم قرآن کے لئے مکتب میں داخل کرایا - مولانا محمد شریف آپ کے ابتدائی استاد ہیں- دیار خیرپاکپتن شریف ہی کے نواح میں چک نمبر 8 ایس پی میں پرائمری تعلیم کے لئے داخل ہوئے' ماسٹر محمد اشرف صاحب اور مولوی محمد نذیر صاحب سے سکول کی تعلیم حاصل کی- آپ کا خاندان اس کے بعد نقل مکانی کر کے تحصیل دیپالپور کے نواحی گاؤں بھگوان پور کی داخلی بستی چاہ ماچھیانوالہ میں منتقل ہو گیا' یہاں آپ کی والدہ ماجدہ بھی داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں تو اس کے بعد انہوں نے اپنے بڑے بھائی مولانا محمد شعبان صاحب کی سربراہی میں راہ زندگی طے کرنا شروع کیا-

مولانا علامہ محمد رمضان فریدی صاحب کا اصل میدان علم حبیب کبریا کا حصول تھا یہاں پہنچ کر تو

Marfat.com

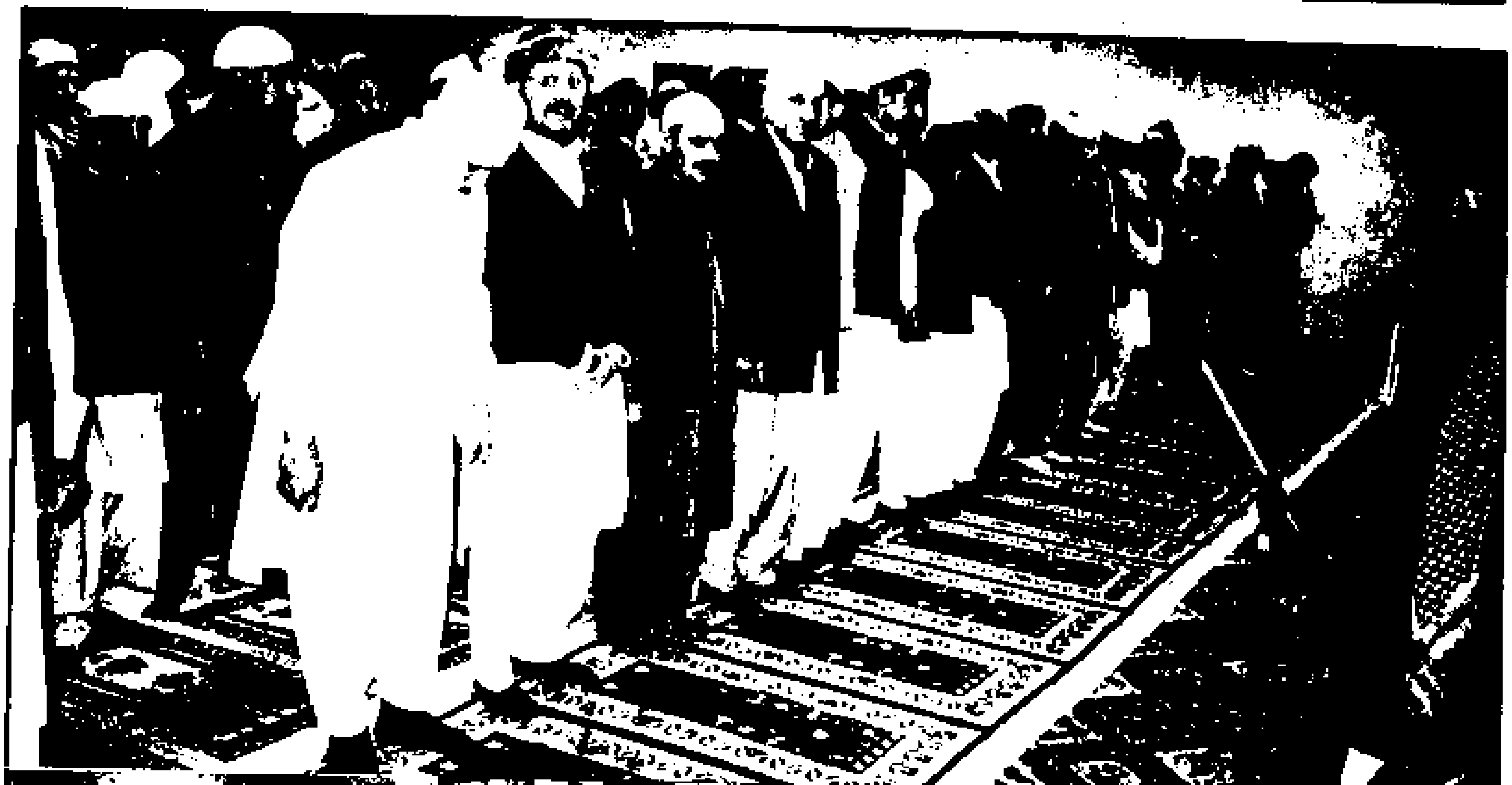

(اوپر) علامہ مولانا محمد رمضان صاحب فریدی جامع مسجد بلال ولور ہیمپٹن میں
عید کے موقع پر نمازیوں کو نماز کا طریقہ بتا رہے ہیں۔ پہلی صف میں حاجی عبدالحمید اور ڈاکٹر نعمت اللہ میمن نمایاں ہیں۔
(درمیان) نماز عید سے قبل نمازی علامہ صاحب کا خطاب سن رہے ہیں۔ مسلم کانفرنس یو کے کے صدر راجہ ظہور احمد خان
صاحب نمایاں نظر آ رہے ہیں (نیچے) نماز عید ادا کرنے کے بعد راجہ محمد حنیف خان صاحب' سید اصغر حسین شاہ صاحب'
حاجی محمد سلطان صاحب' راجہ کمال خان صاحب اور دیگر احباب

علامہ مولانا محمد رمضان صاحب فریدی ولور ہیمپٹن میں نماز عید کے بعد سردار سکندر حیات خان صاحب سے مصافحہ کر رہے ہیں جو اس وقت آزاد کشمیر کے صدر تھے۔

مدرسہ کو چھوڑ دیا کیونکہ بقول اقبال

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ

مولانا فریدی کا گلا تو بنا ہی لا الٰہ الا اللہ کے لئے تھا۔ انہوں نے اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے اولین مکتب کا انتخاب بھی بڑا حسین کیا۔ گزشتہ سیاسی دور میں میاں محمد یٰسین خان وٹو اور میاں منظور احمد خان وٹو کے سیاسی معرکوں کے مرکز اور دریائے ستلج کے کنارے ایک ٹھنڈے میٹھے شہر حویلی لکھا میں دارالعلوم غوثیہ قائم ہے' اہلسنت کے علمی قائد فقیہہ اعظم حضرت مولانا علامہ مفتی محمد نور اللہ صاحب نعیمی محدث بصیرپوری کے حقیقی چچا حضرت مولانا علامہ محمد صادق صاحب چشتیؒ کی سربراہی میں یہ دارالعلوم قائم تھا جہاں ان کے فاضل فرزند حضرت مولانا علامہ محمد عبدالعزیز صاحب نوری' حضرت مولانا علامہ عبدالعلی صاحب اور حضرت مولانا علامہ عبدالقادر صاحب تقسیم علم فرماتے تھے۔ حضرت فقیہہ اعظم کے عم محترم خود بھی صوفیاء کے اس طبقہ کے درخشندہ ستارے تھے جو مسئلہ وحدت الوجود پر علم بسیط کے حامل ہیں۔ مولانا محمد صادق صاحب اس مسئلہ کے ماہر تھے تو ظاہر ہے کہ علم ظاہر بھی ان کے دامن میں بے پناہ تھا۔ مولانا فریدی صاحب کو ان بزرگ کا شرف تلمذ حاصل ہے۔ پھر وہ بونگہ حیات کے ایک معروف عالم دین اور مدرس حضرت مولانا علامہ ابوالظفر منظور احمدؒ صاحب کے ہمراہ جا کر ساہیوال کے مشہور علمی مرکز

Marfat.com

مولانا محمد رمضان صاحب فریدی عید پر جامع مسجد بلال ولور ہیمپٹن میں خطاب فرما رہے ہیں۔ دوسری جانب علامہ فریدی کے استاد اور مرشد حضرت منظور احمد شاہ صاحب جلسہ عید میلاد النبیؐ سے خطاب فرما رہے ہیں۔

دارالعلوم جامعہ حنفیہ (مدینہ مسجد) میں داخل ہوئے، یہاں سنی ملت کے بزرگ عالم دین، صوفی، محقق، مدرس، مناظر اور استاد حضرت علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب مدظلہ، روحانی اور ظاہری علم کے بحر مواج موجود تھے۔ حضرت علامہ منظور احمد شاہ صاحب 1951ء سے ساہیوال میں علمی فیضان تقسیم فرما رہے تھے۔ جس وقت مولانا فریدی صاحب ان کی خدمت میں پہنچے وہ 1962ء کا زمانہ تھا۔ جامعہ حنفیہ کی انجمن اور حضرت شاہ صاحب کے اختلافات کھل کر سامنے آ چکے تھے چنانچہ حضرت شاہ صاحب نے 1963ء میں جامعہ فریدیہ کی بنیاد ڈالی۔ مولانا فریدی کو اس عظیم الشان دارالعلوم کا پہلا طالب علم ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جامعہ فریدیہ کو ابتداء میں جامع مسجد سنہری گول چکر میں شروع کیا گیا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے جامعہ فریدیہ اس وقت اہلسنت کے اکابر مراکز علم میں شامل ہو گیا مگر ابتداء میں چند طلباء سے یہ طرح دیا گیا جس کے بعد یہ رزمیہ جلد ہی عروج پر پہنچ گیا۔ فکر و خیال کا یہ سمندر اس وقت بھی خدا کے فضل سے نعرہ استاخیز ہے۔ اس مرکز میں اس وقت جن اساتذہ سے علامہ محمد رمضان صاحب فریدی کو شاگردی کا شرف حاصل ہوا ان میں استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ مفتی ابوالظفر منظور احمدؒ صاحب اور حضرت مولانا علامہ ابوالفضل محمد اصغر علیؒ صاحب بھی فریضہ تدریس انجام دیتے تھے۔ حضرت مولانا علامہ ابوالحسن محمد رمضان صاحب نوری اور اہلسنت کے مشہور سیاستدان، اہل قلم، صحافی، ادیب، شاعر اور خطیب رئیس التحریر علامہ شبیر احمد صاحب ہاشمی بھی جامعہ فریدیہ میں مدرس تھے۔ مولانا محمد رمضان فریدی صاحب نے ان اکابر علم و فن سے بھرپور استفادہ کیا۔ حضرت علامہ ہاشمی صاحب کے فیض صحبت سے مصرعہ سازی، فکر اندازی اور شاعری کا ذوق بھی ملا چنانچہ مولانا فریدی صاحب باقاعدہ شعر و سخن سے بھی علاقہ رکھنے والے عالم دین بن گئے۔

Marfat.com

علامہ مولانا محمد رمضان صاحب فریدی کے صاحبزادے ضیاء المصطفیٰ ' مصباح المجتبیٰ ' قاری عبدالروف توکیروی ' محمد آصف حسین اور محمد کاشف حسین

علامہ محمد رمضان صاحب فریدی نے فارسی 'عربی' صرف نحو' حدیث 'تفسیر' عروض ' منطق اور فنون میں انہی کامل دستگاہ کے حامل اساتذہ سے فیض حاصل کیا۔ مولانا فریدی صاحب کی خوش قسمتی تھی کہ اس وقت ساہیوال میں اہلسنت کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا علامہ محمد سعید شبلیؒ بھی موجود تھے۔ یہ بزرگ حجتہ الاسلام شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب بریلویؒ کے شاگرد اور خلیفہ تھے۔ جن دنوں مولانا محمد رمضان فریدی صاحب ساہیوال میں پہنچے ان دنوں مولانا محمد سعید صاحب شبلیؒ کی عمر شریف کم از کم 80 سال تھی ' انہوں نے حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کی زیارت کی تھی ' وہ خیر پور میں مسلم لیگ کے بزرگ رہنما رہے تھے۔ مولانا فریدی صاحب نے اس عظیم شخصیت سے بھی علمی فیضان حاصل کیا ' ابوانجم حضرت مولانا محمد حسین صاحب نوری بھی آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ اسی اثنا میں مولانا محمد رمضان فریدی صاحب نے اپنی باطنی راہنمائی کے لئے شیخ طریقت راہبر شریعت حضرت علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی۔ یوں آپ کے نام کے ساتھ فریدی کا لفظ ایسے چسپاں ہو گیا جیسے شعر کے ساتھ فکر اور لفظ کے ساتھ معنیٰ چسپاں ہوتا ہے۔

علامہ مولانا محمد رمضان فریدی صاحب جہاں خوش گلو نعت خواں ' عالم دین اور فریدی نسبت سے صوفی ہیں وہاں وہ جذبہ جہاد بھی اپنے سینے میں رکھتے ہیں۔ جب 1965ء میں پاک بھارت جنگ ہوئی تو اس وقت مولانا محمد رمضان صاحب فریدی جامعہ فریدیہ ساہیوال میں طالب علم تھے اور اپنے استاد علامہ شبیر احمد شاہ صاحب ہاشمی کی قیادت میں پورے علاقہ میں جہاد کے دورے فرماتے رہے۔ عوام میں جذبہ جہاد اجاگر کرنے کے لئے شاعر اسلام حضرت حفیظ جالندھری کا شاہنامہ اسلام اپنی رس بھری آواز میں پڑھتے تو مجمع پر رقت طاری ہو جاتی جس طرح آپ رجزیہ کلام پڑھنے میں مہارت رکھتے ہیں اسی طرح نعت پڑھنے کا بھی خاص اسلوب رکھتے ہیں۔ مولانا فریدی صاحب اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی ' استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خان صاحب بریلویؒ ' علامہ اقبالؒ اور حضرت بیدم وارثیؒ کا اردو کلام اور حضرت قطب العالم میاں محمد بخش صاحبؒ کھڑی شریف اور دیگر اساتذہ کا پنجابی کلام بڑے سوز سے پڑھتے ہیں۔ اپنے پیرو مرشد کا کلام بھی انہیں ازبر ہے۔

Marfat.com

علامہ محمد رمضان فریدی صاحب کے مرشد پیر سید منظور حسین شاہ صاحب' انجمن چشتیہ برطانیہ کے صدر صوفی ملک محمد ازرم صاحب چشتی' مولانا نعمت علی صاحب چشتی' صوفی گلاسب حسین چشتی' مولانا اللہ دتہ صاحب چشتی اور دیگر حضرات

مولانا محمد رمضان صاحب فریدی بنیادی طور پر جماعتوں کی چپقلش اور تنظیمی خلفشار سے دور رہتے ہیں مگر اہلسنّت کی تمام مرکزی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ ورلڈ اسلامک مشن' جمعیت علمائے پاکستان اور جماعت اہلسنّت ایسے ادارے ہیں جو مولانا فریدی کے پسندیدہ ہیں مگر انہوں نے حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سیدنا بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے نام نامی پر بزم فرید کی شاخ برطانیہ میں بھی قائم کر دی ہے۔ اس تنظیم میں زیادہ تر ان کے مرشد حضرت علامہ پیر سید منظور احمد شاہ صاحب کے مریدین اور عقیدت مند شامل ہیں۔ برطانیہ میں مولانا فریدی صاحب اس تنظیم کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ اس تنظیم کا کام روحانی محفلوں کا انعقاد ہے' چشتی فکر سے آگاہ کرنا اس تنظیم کا منشور ہے۔ مولانا فریدی اکثر اس تنظیم کا کام کرتے ہیں۔ ان کے پیرو مرشد جب بھی برطانیہ تشریف لاتے ہیں تو اس تنظیم کے زیر اہتمام مختلف جلسوں اور تقاریب سے خطاب فرماتے ہیں اور برطانیہ کے باسیوں کو بھی خشیت الٰہی سے رونے کی لذت سے آگاہ فرماتے ہیں۔

برطانیہ آمد کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ محمد رمضان صاحب فریدی نے فرمایا کہ برطانیہ کے شہر ولور ہمپٹن میں بوریوالہ کے علاقہ کے صحیح العقیدہ سنی حضرات حاجی چوہدری عبدالحمید صاحب' حاجی چوہدری عبدالغفور صاحب اور حاجی چوہدری علی احمد صاحب موجود ہیں۔ مولانا محمد رمضان فریدی صاحب جامعہ فریدیہ ساہیوال سے فارغ ہو کر بوریوالہ کے علاقہ میں ان چوہدری صاحبان کے گاؤں چک نمبر EB 255 میں خطیب تھے تو انہوں نے مولانا صاحب کو برطانیہ آمد کی دعوت دی' اس طرح مولانا محمد رمضان صاحب فریدی جامع مسجد نیو ہمپٹن روڈ ویسٹ ولور ہمپٹن کے خطیب و امام بن کر برطانیہ آ گئے اور انہوں نے 9 سال سے زیادہ عرصہ تک اس جامع مسجد میں دینی خدمات سرانجام دیں اور حتیٰ المقدور مسلم کمیونٹی کے مفادات کے لئے کام کیا۔ ولور ہمپٹن میں قیام کے دوران جو علمائے کرام ان کے معاون رہے ان میں ڈاکٹر حافظ محمد عالم صاحب سیالوی' علامہ حافظ منیر احمد صاحب صابر الازہری' حافظ محمد رمضان رضا صاحب سلطانی اور علامہ حافظ محمد عظیم صاحب نقشبندی شامل ہیں۔ ولور ہمپٹن سے مولانا محمد رمضان

Marfat.com

صاحب فریدی مئی 1998ء کو مفتی محمد افضل صاحب نقشبندی بانی دارالعلوم تاجدار مدینہ برمنگھم کے فرمان پر دارالعلوم دیار مدینہ شاول گرین لائن برمنگھم میں خطیب و امام مقرر ہوئے اور پھر ڈاکٹر حافظ محمد عالم صاحب سیالوی کے فرمان پر اسلامک سنٹر ڈربی چلے گئے اور اب علامہ حافظ فضل احمد صاحب قادری کے فرمان پر ڈیری ہاؤس روڈ ڈربی کی جامع مسجد میں امام مقرر ہیں۔ دریں اثناء جب 12 نومبر 1999ء کو علامہ حافظ فضل احمد صاحب قادری نے مرکزی جامع مسجد غوثیہ اہلسنت والجماعت' روز ہل سٹریٹ ڈربی کی امامت و خطابت سے استعفی دے دیا تو مسجد کی انتظامیہ کے کہنے پر علامہ محمد رمضان صاحب فریدی نے 13 نومبر 1999ء سے 17 اپریل 2000 تک مرکزی جامع مسجد غوثیہ میں بھی امامت و خطابت کے فرائض انجام دئے۔

مولانا فریدی صاحب کا ایک تعارف ان کی شعر گوئی بھی ہے' وہ سکول کی معمولی تعلیم کے باوجود زبان میرو مرزا کو فہم کے سانچے میں ڈھالتے ہیں۔ مزاج شعر سے آشنائی رکھتے ہیں اور شعر برائے شعر کے شعور سے بھی آشنا ہیں۔ وہ دوران طالب علمی ہی فن عروض سے واقفیت رکھتے تھے اور شعر گنگنانا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خیالات سینہ قرطاس پر پھیلانا شروع کئے۔ آہستہ آہستہ وہ اہلسنت کے موقر جریدوں رضائے مصطفٰیؐ گوجرانوالہ اور ماہنامہ سلسبیل لاہور میں شائع ہونے لگے۔ مولانا فریدی صاحب کے شعر کا موضوع صرف نعت و منقبت ہے۔ قدو گیسو' زلف و رخسار' خرام ناز وغیرہ جیسے تخیلات کی بجائے اللہ تعالٰی نے مولانا فریدی کو صرف اپنے محبوبؐ کی ثناگوئی کا ذوق عطا فرمایا۔ مولانا محمد رمضان فریدی صاحب کو ان کے پیرو مرشد حضرت مولانا پیر ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب نے طارق کا تخلص عطا فرمایا جس کو وہ اپنی شاعری میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کی نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہوں

کیجئے نظر کرم یا مصطفٰیؐ روئے انور کی زیارت ہو عطا
دل تمہاری یاد سے معمور ہو چشم ذوق دید سے مخمور ہو!
ہے یہ طارق غمزدہ کی التجا ہو مرا مدفن مدینے میں شہا!

خلقت کونین تیرا فیض ہے تو حقیقی مبتدا وُ منتہا
جود تیرا معطی کونین ہے انبیا و اولیاء تیرے گدا
اصل آدم روح آدم ہے تو ہی آدمیت بھی ہوئی تیری عطا
نار نمرودی کیوں ٹھنڈی ہوئی وہ بھی تیرے نور کا اک فیض تھا

صدقہ ء شاہ فرید الدین دے
ہے یہ طارق بھی تیرا ادنٰی گدا

Marfat.com

صاحبزادہ علامہ حافظ محمد رفیق چشتی سیالوی

صاحبزادہ علامہ حافظ محمد رفیق صاحب چشتی سیالوی نہ صرف ایک عالم دین اور صاحب طرز خطیب ہیں بلکہ وہ دینی' سیاسی اور سماجی تحریکوں میں بھی پیش پیش رہے ہیں۔ پاکستان میں ان کی طویل اور نمایاں دینی اور تحریکی خدمات ہیں جبکہ برطانیہ کے مختلف شہروں میں بھی وہ پچھلے دس بارہ برس سے دینی' علمی اور تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت وہ برمنگھم میں مہرالملت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی اور قمرالملت پیر سید خورشید حسین شاہ صاحب جماعتی کے زیر سرپرستی امیرملت سنٹر میں امامت و

Marfat.com

پیر سید خورشید حسین شاہ صاحب جماعتی' پیر سید اشفاق حسین شاہ صاحب اور صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب سیالوی امیر ملت سنٹر برمنگھم میں محفل نعت کے دوران

خطابت کے ساتھ ساتھ صدر مدرس کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں- صاحبزادہ علامہ حافظ محمد رفیق چشتی صاحب سیالوی کا تعلق فیصل آباد سے ہے- ان کے والد گرامی میاں جلال الدین صاحب گورداسپوری انڈیا سے نقل مکانی کر کے اس علاقے میں آباد ہوئے تھے- صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب 1956ء میں فیصل آباد میں پیدا ہوئے- ان کے والد گرامی زمیندار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دیندار شخص اور علماء کے قدر دان ہیں' آپ کے چچا مکرم مولانا حافظ عبدالرشید صاحب سیالوی جو آپ کے ہم زلف بھی ہیں' ایک جید عالم دین ہیں اور انہیں سلسلہ قادریہ میں حضرت پیر سید انور شاہ صاحب قادری نے خلافت عطا کی ہے- مولانا حافظ عبدالرشید سیالوی صاحب نے لاہور میں ایک دینی ادارہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ غوثیہ شیراں کوٹ قائم کیا ہے جو بکرا منڈی بند روڈ پر واقع ہے-

علامہ صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب نے اپنے چچا مکرم کے ادارے دارالعلوم جامعہ حنفیہ غوثیہ سے قرآن کریم حفظ کیا پھر حزب الاحناف میں زیر تعلیم رہے' جامعہ نظامیہ فیصل آباد' جامعہ قادریہ اور جامعہ رضویہ سے بھی اکتساب علم کیا لیکن سند فراغت اور تنظیم المدارس کی سند جامعہ حنفیہ غوثیہ ہی سے حاصل کی- صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب کے دونوں صاحبزادوں حافظ شفیق الرحمٰن اور حافظ لئیق الرحمٰن نے بھی اسی ادارے سے قرآن حفظ کیا- بڑے صاحبزادے نے تنظیم المدارس اور ایف اے کا امتحان بھی پاس کیا ہے اور وہ دس سال سے لاہور میں تراویح اور نماز جمعہ پڑھا رہے ہیں- صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب کے اساتذہ میں مولانا عبدالرشید صاحب سیالوی' حزب الاحناف کے مفتی مہردین صاحب' جامعہ نظامیہ کے مولانا عبدالحفیظ صاحب قادری اور مولانا ابوالاحمد صاحب صدیقی اور جامعہ قادریہ کے مفتی افضال صاحب شامل ہیں-

علامہ صاحبزادہ محمد رفیق صاحب چشتی روحانی طور پر سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں قمرالملت حضرت قمر

Marfat.com

صاحبزادہ مولانا محمد رفیق صاحب چشتی سیالوی برمنگھم میں جلسہ عید میلاد النبیؐ کے موقع پر قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی' لارڈ نذیر احمد اور افتخار احمد انصاری کے ساتھ۔

الدین صاحب سیالویؒ سے بیعت ہیں۔ اپنی بیعت کے حوالے سے صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب نے فرمایا کہ ان کے چچا مکرم مولانا حافظ عبدالرشید سیالوی صاحب بھی حضرت پیر صاحب سے بیعت تھے لیکن صاحبزادہ صاحب کا آپ سے بیعت کرنے کا سبب صرف یہی نہیں تھا بلکہ وہ آپ کی شخصیت' بزرگی اور خطابت سے بے حد متاثر تھے۔ صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب نے بتایا کہ 1971ء میں جب حضرت خواجہ قمرالدین صاحب سیالویؒ میو ہسپتال میں زیر علاج تھے تو انہوں نے وہاں جاکر آپ سے بیعت کی تھی۔ صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب نے کہا کہ وہ گزشتہ 30 برس سے مسلسل تراویح پڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے 1970ء میں شیر کوٹ کی جامع مسجد الحسان میں پہلی بار نماز تراویح پڑھائی تھی جبکہ برطانیہ میں انہوں نے سب سے پہلے 1988ء میں برمنگھم میں خلیفہ نذیر احمد صاحب کے زیر اہتمام ہارونیہ اسلامک سنٹر میں مصلیٰ سنایا تھا۔

برطانیہ آنے سے قبل صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول سنت نگر لاہور میں دس سال تک استاد کے فرائض انجام دیتے رہے انہوں نے سکولوں اور کالجوں میں سنی اساتذہ کی ایک تنظیم انجمن اساتذہ پاکستان قائم کی اور اس پلیٹ فارم سے بہت کام کیا۔ حضرت خواجہ قمرالدین صاحب سیالویؒ کے وصال کے بعد بزم غلامان پیر سیال میں سرگرمی سے کام کیا۔ حضرت پیر صاحب کے وصال کے بعد مسجد وزیر خان میں شیخ الاسلام کانفرنس کے عنوان سے جو پہلی کانفرنس ہوئی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لاہور میں اچھرہ کی مرکزی جامع مسجد غوثیہ میں پانچ سال خطابت کے فرائض ادا کیے' اسی طرح سانده میں جامع مسجد نور محمدی میں بھی پانچ سال خطابت کی۔ کئی مساجد میں صرف نماز جمعہ پڑھانے کا سلسلہ رہا۔ صاحبزادہ صاحب ملک کے چاروں صوبوں میں انفرادی حیثیت میں مختلف جلسوں اور دینی تقاریب میں

Marfat.com

جمعیت علماء پاکستان (مرکزی) کے رہنما حاجی فضل کریم صاحب' مرکزی جماعت اہلسنت یو کے کے سیکرٹری جنرل مولانا قاضی عبدالعزیز صاحب چشتی' صاحبزادہ محمد رفیق صاحب چشتی سیالوی اور ایوان نعت برطانیہ کے رابطہ سیکرٹری ذوالفقار علی صاحب

خطاب کے لئے بھی جاتے رہے۔

اپنی برطانیہ آمد کے حوالے سے صاحبزادہ علامہ محمد رفیق صاحب چشتی سیالوی نے فرمایا "میرے حلقہ احباب کے بہت سے لوگ برطانیہ آ چکے تھے اور جب وہ برطانیہ سے پاکستان آتے تو یہاں کا ذکر کرتے۔ ان میں مولانا مفتی محمد نذیر نقشبندی صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو ان دنوں لندن کے قریب اکسبرج میں تھے اور اب سٹوک آن ٹرینٹ میں ہیں۔ انہوں نے مجھے اور مولانا نیاز احمد صاحب نیازی کو سپانسر کیا۔ 6 مارچ 1988ء کو ہم دونوں وزٹ ویزا پر برطانیہ آئے۔ میں نے پہلے تین جمعے ساؤ تھمپٹن میں پڑھائے۔ ایک جمعہ کو ہائی و یکمب کی جامع مسجد میں خطاب کیا پھر رمضان آ گیا تو برمنگھم میں ہارونیہ اسلامک سنٹر میں نماز تراویح پڑھائی۔ تراویح کے بعد درس بھی دیتا رہا۔ رمضان المبارک کے بعد مختلف شہروں کا دورہ کیا' اسی دوران پیر بھائی حضرت پیر سید خضر حسین چشتی سیالوی سے ملاقات ہوئی جن کا تعلق' منڈی بہاؤ الدین سے ہے' ان کے بھائی پیر سید مزمل حسین شاہ جماعتی سے بھی رابطہ ہوا' ان کے حوالے سے بلیک برن میں کچھ عرصہ ٹھہر کر حفظ کا سلسلہ شروع کیا۔ وہاں کی ایک معزز و محترم شخصیت حاجی سردار خان صاحب' ان کے بھائی مختار صاحب اور دیگر بھائیوں' بیٹوں کے حفظ کا اہتمام کیا۔ حاجی صاحب نے بھی میرے لئے حج کا انتظام کیا اور حج کے بعد میں پاکستان واپس چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد حاجی سردار خان نے ہی مجھے سپانسر کیا تو میں ملٹی پل ویزا لے کر برطانیہ آ گیا لیکن دو سال میں کئی بار پاکستان آنا جانا ہوا۔ 1990ء میں مستقل ویزا لے کر برطانیہ آیا تو حاجی صاحب نے بلیک برن میں دی نارتھ برٹش مسلم ٹرسٹ مدنی مسجد کی جگہ لے لی تھی چنانچہ اس مسجد میں کام شروع کیا۔ حاجی سردار خان صاحب اور ان کے اہل خانہ پیر سید ..د علی شاہ صاحب گجراتی کے مریدین میں سے ہیں۔ بلیک برن مدنی مسجد ٹرسٹ ان کی فیملی کا ٹرسٹ ہے۔ انہوں نے وہ ادارہ میرے حوالے کر دیا تھا لیکن میں دو سال وہاں رہ کر 1992ء میں پاکستان چلا گیا چنانچہ

Marfat.com

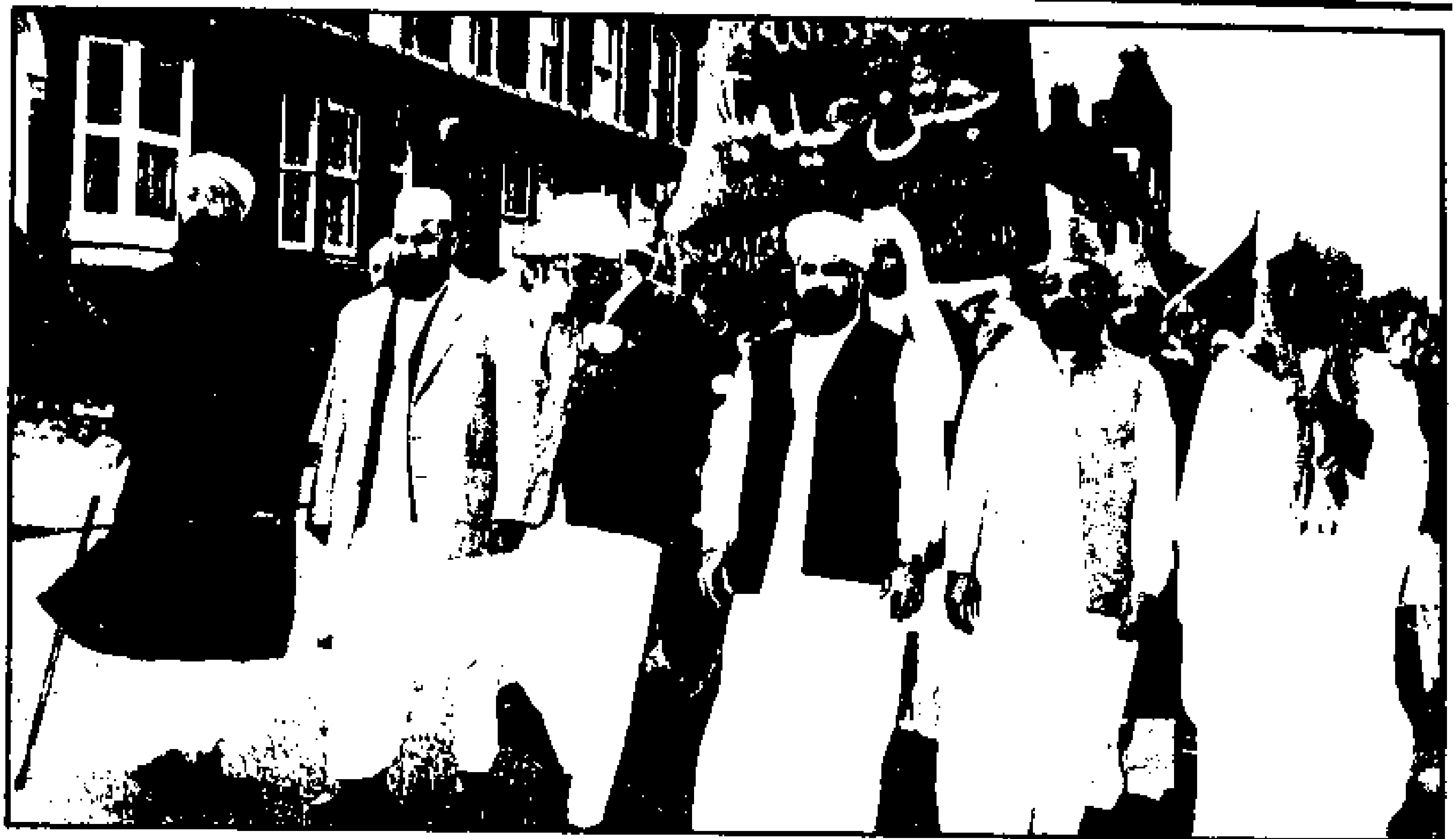

صاحبزادہ مولانا حافظ محمد رفیق صاحب چشتی سیالوی برمنگھم میں مفتی گل رحمان صاحب قادری' مفتی محمد اکبر صاحب زیرک' صاحبزادہ محمد مصباح المالک صاحب لقمانوی اور علامہ قاری خلیل احمد حقانی کے ساتھ عید میلادالنبیؐ کے جلوس کی قیادت کر رہے ہیں۔

انہوں نے کسی اور عالم کا بندوبست کر لیا۔ 1994ء میں دوبارہ برطانیہ آیا تو اپنے دوست قاری ذوالکفل حسین صابر چشتی کے پاس ڈربی میں آیا' کچھ دن وہاں رہنے کے بعد 27 مارچ 1994ء کو جامع مسجد غوثیہ ساؤتھ سٹریٹ ریڈنگ میں آگیا' تین ماہ وہاں رہنے کے بعد رادھرم میں جامعہ مسجد ایسٹ وڈ آیا جس کے بعد 12 اکتوبر 1998ء کو برمنگھم آگیا"۔

مختلف مساجد اور اداروں میں آمدورفت کے حوالے سے صاحبزادہ علامہ محمد رفیق چشتی صاحب نے فرمایا کہ "بار بار پاکستان جانے کی تو کچھ وجوہات تھیں لیکن رادھرم میں یہ نیا ادارہ تھا' میری آمد کے بعد جب یہاں اجتماع زیادہ ہونے لگا اور عید میلادالنبیؐ کے جلوس سمیت سرگرمیاں جب زیادہ بڑھنے لگیں تو بعض حلقوں نے اس علاقے میں اپنی محنت ضائع ہوتی دیکھ کر میرے خلاف انجمن سے رابطہ کرنا شروع کر دیا' جب میں نے انجمن سے دوری محسوس کی تو کسی قسم کی بدمزگی کی بجائے الگ ہو جانے کا فیصلہ کیا۔ اسی دوران مجھ سے قاری ذوالکفل حسین صابر صاحب نے رابطہ کیا' پھر برمنگھم کے دوستوں مولانا محمد اسلم صاحب' چودھری صادق صاحب اور نیازی صاحب سے رابطہ ہوا تو میں نے دارالعلوم دیار مدینہ برمنگھم میں کام شروع کیا۔ یہ ادارہ فرد واحد چودھری محمد صادق صاحب نے خریدا تھا' وہ ایک مخلص انسان ہیں' انہوں نے یہ سارا ادارہ میرے حوالے کر دیا تھا۔ امام' خطیب اور ہیڈ مدرس میں خود تھا۔ میں ظہر اور عشاء کے بعد یہاں درس بھی دیتا تھا' تاہم بعض وجوہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا اور میں نے 5 جنوری 2000ء کو امیر ملت سنٹر اور جامع مسجد مہر الملت برمنگھم سے وابستگی اختیار کر لی۔ میں یہاں حسب معمول امامت' خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہوں۔"

امیر ملت سنٹر برمنگھم اور جامع مسجد مہر الملت ایجوکیشن سنٹر کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے

Marfat.com

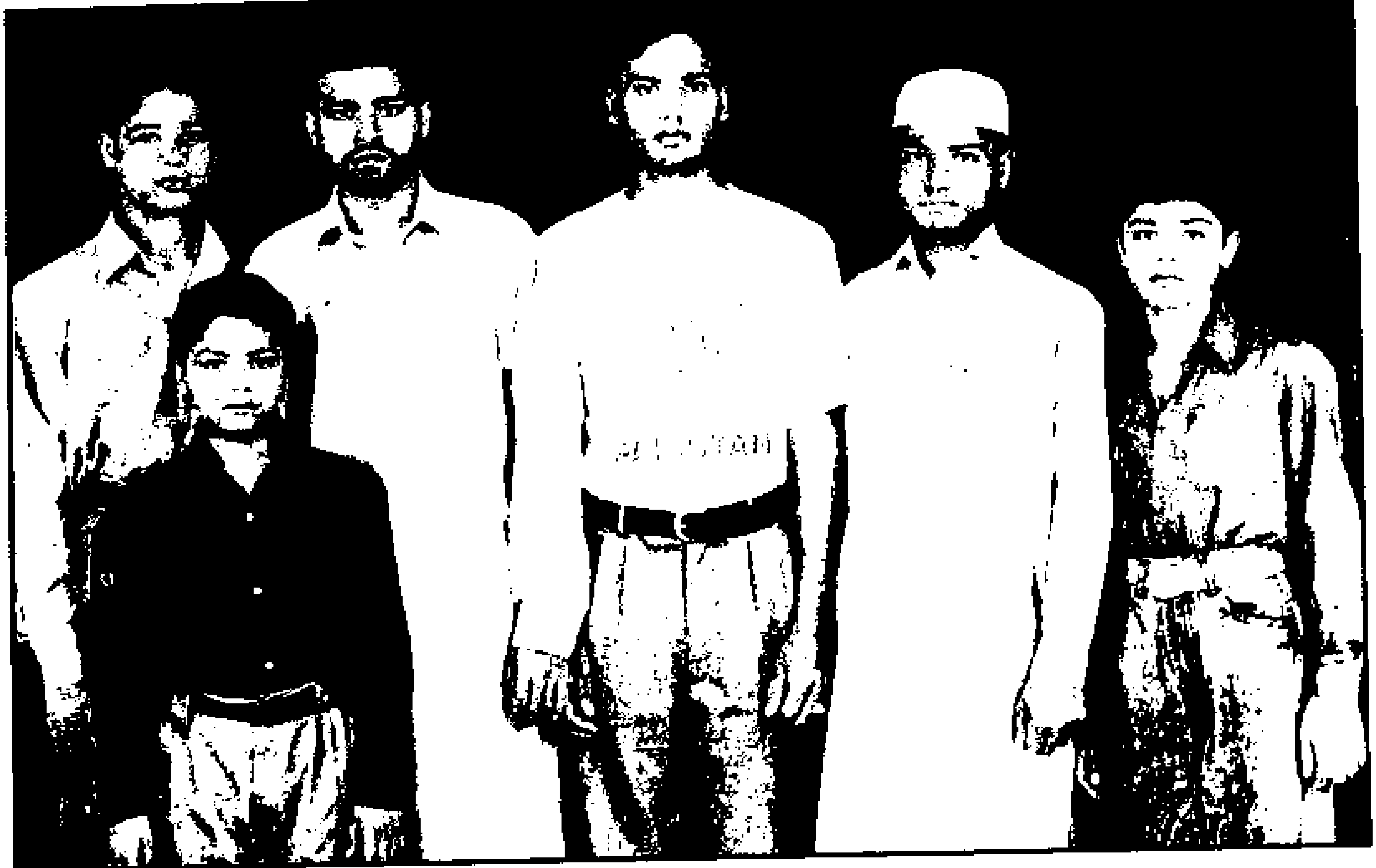

صاحبزادہ علامہ حافظ محمد رفیق چشتی سیالوی کے صاحبزادے عطاء الرسول' حافظ لئیق الرحمن' عتیق الرحمن' حافظ شفیق الرحمن' خالد رسول اور ضیاء الرسول

صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب نے کہا "مہرالملت پیر طریقت حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی نے 1979ء میں سٹونی لین برمنگھم میں امیر ملت سنٹر کی بنیاد رکھی جہاں سے دینی تعلیم و تدریس کا کام شروع کیا گیا' یہاں تین چار سو کے قریب بچے اور بچیاں دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے' پھر بتدریج یہ جگہ کم پڑتی گئی آخر کار 1984ء میں شیکسپیئر سٹریٹ پر 60 ہزار پاؤنڈ سے ایک بڑی جگہ خریدی گئی' پھر اس کی تعمیر و توسیع پر مزید ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوئے۔ اس ادارے نے نومبر 1984ء میں کام شروع کر دیا تھا۔ 14 دسمبر 1986ء کو جامع مسجد مہرالملت ایجوکیشن سنٹر' 21 شیکسپیئر روڈ برمنگھم میں خطاب کرتے ہوئے اس وقت کے سفیر پاکستان مسٹر علی ارشد نے کہا تھا کہ یہ دونوں سنٹر پچھلے دس برس سے حضرت صاحبزادہ مہرالملت پیر سید منور حسین شاہ جماعتی اور صاحبزادہ قمرالملت پیر سید خورشید حسین شاہ جماعتی کی سرپرستی میں چل رہے ہیں۔ جو پچھلے دس برس سے برطانیہ اور پورے یورپ میں اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ مجھے اسلام کے ان سفیروں اور امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کے جانشینوں پر فخر اور ناز ہے کہ انہوں نے یورپ اور برطانیہ میں تصوف اور اشاعت اسلام کے حوالے سے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔ سونے سے لکھا جانے والا قرآن پاک بھی ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ (بحوالہ روزنامہ جنگ لندن' مورخہ 16 دسمبر 1986ء)

برطانیہ میں علماء اہل سنت کے درمیان اتحاد اور یہاں مسلمانوں کی سماجی و معاشی حالت سدھارنے اور انہیں دین سے قریب رکھنے کے لئے علماء مشائخ کی خدمات کے حوالے سے صاحبزادہ محمد رفیق چشتی صاحب نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنی انانیت کی وجہ سے متحد نہیں ہو رہے ہیں جماعت

Marfat.com

مہرالملت پیر سید منور حسین شاہ صاحب جماعتی اور قمرالملت پیر سید خورشید حسین شاہ صاحب جماعتی امیر ملت سنٹر برمنگھم میں محفل نعت کے موقع پر۔

اہلسنت ہو یا دیگر جماعتیں، پر خلوص احباب آگے آئیں گے تو متحد ہو کر کام آگے بڑھ سکتا ہے۔ معاشرتی صورتحال کے ضمن میں انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے گھروں میں دینی ماحول پیدا کرنا چاہئے تاکہ اگر باہر کچھ خرابی بھی ہو تو گھر کے ماحول میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ گھر میں بچے کو اگر نماز کے لئے نہیں کہا جائے گا یا وہ بزرگوں کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھے گا تو باہر کے ماحول کے منفی اثرات اس پر جلدی اور آسانی سے مرتب ہوں گے۔

مساجد میں بعض اوقات رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے بارے میں صاجزادہ محمد رفیق چشتی صاحب نے کہا کہ مساجد کے نظام کو اس وقت بہتر بنایا جا سکتا ہے جب مساجد سے سیاست اور برادری ازم کو ختم کردیا جائے۔

بچوں کو دینی تعلیم کے سلسلے میں درپیش مسائل کا ذکر کرتے ہوئے صاجزادہ محمد رفیق چشتی صاحب نے کہا کہ انگلش یہاں بچوں کی مادری زبان بن چکی ہے لیکن وہ اردو اور پنجابی بھی سمجھ لیتے ہیں۔ اگر گھروں میں اردو اور پنجابی بولی جائے تو ہمارا دینی اور ملی ماحول قائم رہے گا اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم بچوں کو اردو سے دور نہ ہونے دیں، اردو پڑھیں، پڑھائیں اور بولیں تو مسلمان اور پاکستانی بچوں کو کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔

Marfat.com

مولانا محمد اقبال قادری رضوی مصباحی

مولانا محمد اقبال صاحب قادری رضوی مصباحی برطانیہ کے ان ممتاز علماء اہلسنت میں شامل ہیں جنہوں نے انڈیا سے یہاں آکر علمی، دینی اور روحانی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تدریسی خدمات تحسین و خوبی انجام دیں۔ مولانا محمد اقبال قادری صاحب 1979ء میں انڈیا سے برطانیہ آئے اور اس وقت سے اب تک یہاں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔ وہ سنی دعوت اسلامی، سنی رضوی سوسائٹی، غریب نواز سوسائٹی اور اسلامک ویلفیئر مشن پرسٹن سے بھی منسلک ہیں۔ یہ ادارے برطانیہ میں دینی، تدریسی اور فلاحی سرگرمیوں میں پیش پیش ہیں۔

مولانا محمد اقبال صاحب قادری 1953ء میں ضلع بھڑوچ کے گاؤں دھوراسمنی میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید اور اردو کی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ بارہ سال کی عمر میں دارالعلوم عربیہ سکینیہ دھوراجی میں داخلہ لیا۔ درس نظامی کی ابتدائی کتب حضرت مولانا عثمان صاحب اور تفسیر و حدیث کی کتابیں حضرت مفتی احمد میاں صاحب قادری رضوی سے پڑھیں جو حضرت مفتی احمد یار خانؒ کے شاگرد تھے۔ مولانا محمد اقبال صاحب نے 1973ء میں مزید دینی تعلیم کے لئے بھارت کی عظیم درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور میں داخلہ لیا اور یہاں شمس العلماء مصنف قانون شریعت، بحرالعلوم مفتی عبدالمنان صاحب اور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب (صاحبزادہ حضرت صدر الشریعہ) اور حضرت علامہ عبدالعزیز صاحب سے فیض حاصل کیا اور 1975ء میں دستار فضیلت حاصل کی۔

دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور کی اہمیت و تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا محمد اقبال صاحب قادری نے فرمایا کہ "یہ ادارہ 1908ء میں مبارک پور کے حساس اور دیندار غریب مسلمانوں نے مصباح العلوم کے نام سے قائم کیا پھر 1935ء میں 29 شوال 1356ء ہجری کو حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث مراد آبادی نے باغ فردوس کے تاریخی نام سے اس ادارے کی داغ بیل ڈالی اور اس کا سنگ بنیاد عارف باللہ سید السادات حضرت سید شاہ اشرفی میاں صاحبؒ اور حضرت صدر الشریعہ علامہ حضور امجد علی صاحب قادریؒ مصنف بہار شریعت نے رکھا، حضور حافظ ملت نے اس عظیم منصوبے کو عملی جامعہ پہنایا اور چالیس سال تک یہاں خدمات انجام دیں۔ مبارک پور سے باہر 23 ایکڑ اراضی حاصل کر کے 1971ء میں امام العارفین سراج الفقہاء حضور مفتی اعظم ہند نے الجامعۃ الاشرفیہ کی بنیاد رکھی اور چند سالوں میں یہ ادارہ ایک یونیورسٹی کی شکل اختیار کر گیا اور اس وقت ایک ہزار سے زائد طلباء یہاں حصول علم میں مصروف ہیں۔

Marfat.com

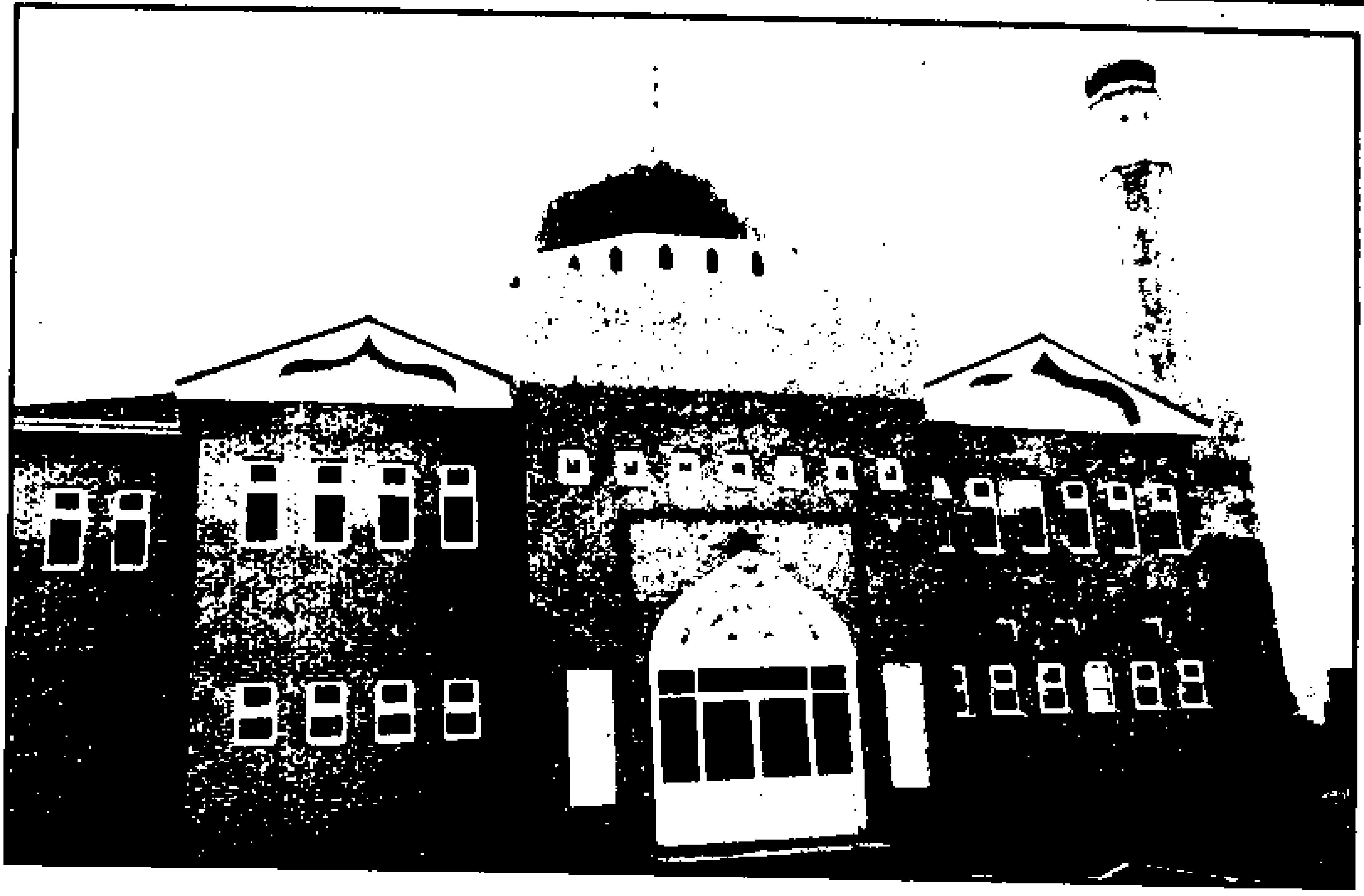

مسجد نور اسلام پراسپیکٹ سٹریٹ بولٹن کا ایک خوبصورت منظر

حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز صاحب کے شاگردوں میں علم وفضل کے کئی آفتاب و ماہتاب علم دین کے آسمان پر درخشاں ہیں جن میں حافظ عبدالرؤف صاحب' حضرت بحرالعلوم مفتی عبدالمنان صاحب' حضرت علامہ ارشد القادری صاحب' قبلہ حضرت شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں صاحب' نائب مفتی اعظم مفتی شریف الحق صاحب امجدی شارح بخاری' محدیث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب' یورپ میں حضرت علامہ قمرالزمان صاحب اعظمی' حضرت مفتی شمس الضحیٰ صاحب' علامہ بدرالقادری صاحب' علامہ ممتاز احمد صاحب اشرفی القادری' مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب مصباحی' حضرت مولانا محمد یونس صاحب اور مولانا ارشد مصباحی صاحب شامل ہیں۔ حضرت مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی مصباحی کے اعزاز میں شرح بخاری (نزھتہ القاری 9 جلد کی شرح) لکھنے پر جنوری 2000ء میں بمبئی میں ایک جشن منایا گیا جس میں پانچ سو سے زیادہ علماء و مفکرین نے شرکت کی۔ اس موقع پر آپ کو ترازو کے ایک پلڑے میں بٹھایا گیا اور دوسرے پلڑے میں نامور علماء مشائخ نے اپنے ہاتھ سے چاندی کی اینٹیں رکھیں اور اس طرح حضرت مفتی محمد شریف الحق صاحب کو چاندی میں تولا گیا۔ آپ نے اپنے وزن کے برابر چاندی کے تین حصے کئے' دو حصے انہوں نے اپنی مادر علمی جامعہ اشرفیہ کی نذر کردیے جبکہ ایک حصہ رضا اکیڈمی کو پیش کیا جس نے اس جشن کا اہتمام کیا تھا۔ اس موقع پر ان کی شان میں گیارہ سو صفحات پر مشتمل مصارف شارح بخاری کتاب کا اجراء بھی ہوا۔ مفتی محمد شریف الحق صاحب کا 11 مئی 2000ء کو الجامعتہ الاشرفیہ مبارک پور میں وصال ہوا"۔

مولانا محمد اقبال صاحب قادری نے دھوراجی ہی میں مجدد دین ملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرتؒ کے خلف اصغر شہزادہ حضور مفتی اعظم ہند کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ حضرت مفتی اعظم نے اپنے والد

Marfat.com

بزرگوار اعلیٰ حضرت کے ساتھ 1328ھ سے 1340ھ تک 12 سال فتویٰ نویسی کی اور اس کے بعد 1395ھ تک 55 سال مسلسل فتویٰ نویسی فرماتے رہے۔ اعلیٰ حضرت نے متحدہ ہندوستان کے لئے جب دارالقضاۃ شرعی قائم فرمایا تو آپ کو مفتی شرع مقرر کیا۔ آپ سے اکتساب فیض حاصل کرنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ تلامذہ میں محدث اعظم پاکستان حضرت مفتی سردار صاحب احمد ، حضرت مفتی شریف الحق صاحب امجدی صدر مفتی مبارک پور، فقیہہ عصر علامہ اعجاز ولی خان صاحب، مناظر اسلام حضرت حشمت علی خان صاحب، استاذ العلماء حضرت مبین الدین صاحب، افقہ الفقہاء سید افضل حسین صاحب مونگری شیخ الحدیث فیصل آباد جیسے اکابرین اہلسنت شامل ہیں۔ حضرت مفتی اعظم ہند کے خلفا میں شمس العلماء و مصنف قانون شریعت ، غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب ، شہنشاہ قلم علامہ ارشد القادری صاحب، مفتی غلام سرور صاحب قادری شیخ الادب جامعہ پنجاب، تاج الاسلام حضور مفتی اختر رضا خان صاحب الازہری، شیخ الحدیث حضرت غلام رسول صاحب رضوی، شیخ الحدیث علامہ محمد حسین صاحب (سکھر)، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری، صاحبزادہ عالی وقار علامہ فضل الرحمٰن صاحب (مدینہ منورہ)، استاذ العلما علامہ مفتی محمد خلیل خان صاحب برکاتی (حیدر آباد سندھ) اور حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ صاحب الازہری (کراچی) جیسی بزرگ ہستیاں شامل ہیں۔ آپ کا وصال 92 سال کی عمر میں 14 محرم الحرام 1402ھ کو بریلی شریف میں ہوا۔ آپ نے ایک کروڑ مریدین اور جانشینی کے لئے کئی ہزار علماء کرام و مفتیان عظام کا عظیم الشان گروہ چھوڑا جو آپ کی حیات پاک کا ایک حسین باب ہے۔ آپ کا تخلص نوری ہے۔ آپ کی تصانیف میں مختلف موضوعات پر پچاس سے زائد کتب کا گراں قدر خزانہ موجود ہے جس میں نعتیہ دیوان سامان بخشش ، فتاویٰ مصطفویہ (تین جلدیں) ، ادخال السنان، وقعات السنان، طرد الشیطان ، طرق الہدیٰ والارشاد، کشف ضلال ، القول العجیب، سیف الجبار، حجۃ الباہرہ، حاشیہ الاستمداد اور مسائل سماع وغیرہ شامل ہیں۔

مولانا محمد اقبال صاحب قادری نے تحصیل علم سے فارغ ہونے کے بعد چند سال اپنے گاؤں کی مسجد و مدرسہ میں ہی خدمات انجام دیں اور 1979 میں پیر طریقت حضرت سید نورانی بابا صاحب کی دعوت پر برطانیہ آئے اور بلیک برن میں غوثیہ مسجد ڈربی سٹریٹ سے اپنی دینی خدمات کا آغاز کیا وہاں چند ماہ رہنے کے بعد ان کا تقرر بولٹن میں 61 لینا سٹریٹ کی مسجد اہلسنت والجماعت میں ہوا یہ ادارہ حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب رضوی اور ان کے ساتھیوں نے قائم کیا تھا اور بولٹن کی سرزمین پر اہلسنت والجماعت کا واحد ادارہ تھا۔ ادارے کے پس منظر کے حوالے سے مولانا محمد اقبال صاحب قادری نے فرمایا کہ "حاجی ولی منشی صاحب اور دیگر احباب نے 1971ء میں انجمن اسلامیہ کے نام سے بولٹن میں سینوں کے اس مدرسے کے لئے کام شروع کیا تھا جس کا افتتاح قبلہ پیر سید نورانی بابا صاحب نے کیا اور اس ادارے میں مولانا محمد عبدالسنان صاحب اشرفی اور قاضی محمد حضرت میاں صاحب نے خدمات انجام دیں۔ 1972ء میں مدرسہ ریکس سٹریٹ میں منتقل ہو گیا۔ 1973ء میں 61 لینا سٹریٹ میں جہاں حاجی ولی منشی صاحب کی فیکٹری

Marfat.com

تھی' عارضی طور پر مسجد و مدرسے کا کام شروع ہوا اور نماز جمعہ و پنج وقتہ نماز کے لئے حضرت علامہ محمد حنیف صاحب کا تقرر ہوا آپ پرسٹن کی مسجد رضا سے یہاں تشریف لائے۔ علامہ محمد حنیف صاحب رضوی کی خداداد صلاحیتوں اور محنت سے یہاں کے عوام میں دینی شعور پیدا ہوا' ماحول سازگار ہوا' لوگ کثرت سے اہلسنّت والجماعت کے اس ادارے کی طرف مائل ہونے لگے اور یہاں قاری محمد ابراہیم صاحب اور دیگر مدرسین کا تقرر عمل میں آیا چند برسوں میں ہی مکہ مسجد کے نام سے بولٹن میں دوسری مسجد اور پھر چند ماہ بعد صغریٰ مسجد فارن ورتھ قائم ہوئی جہاں مولانا حافظ محمد ابراہیم رضوی برادر اکبر مولانا رضوی صاحب نے دینی خدمات انجام دیں"۔

دینی و مذہبی سرگرمیوں کے حوالے سے مولانا محمد اقبال صاحب قادری نے فرمایا کہ بولٹن میں حضرت سید نورانی بابا قیام پذیر تھے جن کی برکت سے اہلسنّت والجماعت کے احباب مزید متحرک اور سرگرم ہوئے اور حضرت شیخ الاسلام سید محمد مدنی میاں صاحب' حضرت پیر طریقت علاؤالدین صدیقی صاحب' حضرت علامہ ارشد القادری صاحب اور علامہ قمرالزمان صاحب اعظمی جیسے جید علماء کرام کی آمد سے بھی دینی و مذہبی سرگرمیوں کو تقویت حاصل ہوئی۔ 1981ء میں حضرت نورانی بابا صاحب' علامہ قمرالزمان صاحب اعظمی اور دیگر بزرگوں نے مقامی احباب کے تعاون سے ہائی ویل روڈ کے قریب مسجد نورالاسلام کی بنیاد رکھی' تعمیری کام جوش و خروش کے ساتھ شروع ہوا لیکن پھر وسائل کی کمی کی وجہ سے بند ہوگیا اور چند سال تک بند رہا۔ پھر عوام اہلسنّت وعلماء و مدرسین نے اس کے لئے دور و نزدیک جاکر لوگوں سے مالی تعاون حاصل کیا اور بالا آخر 1985ء میں یہ کام مکمل ہوا اور نبیرہ اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خان صاحب الازہری' حضرت علامہ سید کلیم اشرف صاحب اور حضرت سید نورانی بابا نے اس کا افتتاح کیا۔ اس کی تعمیر و توسیع کا کام آج بھی جاری ہے۔ اسی دوران 1982ء میں مدینہ مسجد پر اہلسنّت والجماعت کا اختیار و انتظام بحال ہوا' اس سلسلے میں بھی حضرت مولانا محمد حنیف صاحب نے بے پناہ جدوجہد کی اور خود چند سال وہاں رہ کر تمام حالات و انتظام کو مستحکم کیا۔ انہی کی کوششوں کے نتیجہ میں آج وہاں اہلسنّت والجماعت کا کام پورے جوش و خروش سے جاری ہے۔ بولٹن میں چند سال قبل مسجد غوثیہ کے نام سے ایک اور مسجد بھی قائم ہوئی ہے جہاں حضرت مولانا محمد محسن صاحب اور دیگر مدرسین خدمات انجام دیتے ہیں اور حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب رضوی بھی آج کل وہاں مختلف اوقات میں اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفید فرماتے ہیں۔ بولٹن اور گردونواح (ریڈ کلف' مانچسٹر' بری وغیرہ) کی مساجد اور مدارس کے سلسلے میں حضرت مولانا محمد حنیف صاحب رضوی کی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور آپ نے جو چراغ روشن کئے ہیں ان سے بڑے پیمانے پر لوگ فیض اٹھا رہے ہیں۔ حضرت مولانا محمد صابر صاحب' نے بھی بریڈ فورڈ روڈ پر جامعہ علویہ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے وہاں بھی نماز و دینی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے۔ مولانا محمد اقبال صاحب قادری نے جو مسجد نورالاسلام بولٹن سے وابستہ ہیں اور یہاں 20 سال سے خدمات انجام دے رہے ہیں' اس ادارے کے بارے میں بتایا کہ یہ بولٹن میں اہلسنّت والجماعت کی بنیادی اور

Marfat.com

مرکزی مسجد ہے جس میں ایک ہزار افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ تین سو سے زیادہ طلباء و طالبات یہاں مختلف مدراج میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حضرت علامہ مولانا محمد ایوب اشرفی شمسی صاحب اور خود مولانا محمد اقبال صاحب قادری یہاں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ گیارہ دوسرے مدرسین بھی تعلیم و تدریس کی خدمات کی ادائیگی میں مصروف ہیں' 25 طلباء اس ادارے سے کلام پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ ادارے کے دو طلباء نے ہالینڈ جا کر تراویح پڑھائی اور اب تدریسی فرائض ادا کر رہے ہیں۔ مولانا محمد اقبال قادری صاحب نے بتایا کہ ان کے پاس دو گھنٹے میں کچھ طلباء درس نظامی کا کورس بھی پڑھ رہے ہیں ایک جماعت قانون شریعت اول (اردو) پڑھتی ہے جبکہ دوسری جماعت کے چند طلباء اردو کے علاوہ عربی ادب اور صرف و نحو کی کتابیں ہدایتہ الصرف' امداد النحو' فیض الادب اور منہاج العربیہ دوم وغیرہ پڑھتے ہیں۔ تعلیم و تدریس کے ضمن میں درپیش مشکلات کے حوالے سے مولانا محمد اقبال صاحب قادری نے کہا کہ ادارے میں 99فیصد طلباء گجراتی ہیں اور چونکہ میری مادری زبان بھی گجراتی ہے اس لئے اردو اور گجراتی میں طلباء کو تعلیم و تدریس میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ اس کے علاوہ قانون شریعت کا انگلش ترجمہ بھی پرسٹن کے حاجی سلیم بھائی نے کیا ہے اور اسے سنی فاؤنڈیشن نے نہایت عمدہ طریقے سے شائع کیا ہے۔ اس کتاب سے بھی طلباء کو قانون شریعہ کی تعلیم و تفہیم میں کافی سہولت ہو گئی ہے۔ مدرسین میں بھی اکثریت گجراتی ہے جو نہایت محنت سے تعلیم دے رہے ہیں۔

تعلیمی نصاب اور تدریسی کتب کے حوالے سے مولانا محمد اقبال صاحب قادری نے فرمایا کہ ہم نے سنی رضوی سوسائٹی کے زیر اہتمام بہار شریعت کے پانچ حصوں کا گجراتی زبان میں ترجمہ کروایا ہے۔ یہاں مدرسہ نور الاسلام میں اردو میں مفتی جلال الدین امجدی کی تحریر کردہ کتاب نورانی تعلیم (اول تا پنجم)' ہمارا اسلام' قانون شریعت اول فتاویٰ فیض الرسول سیرۃ المصطفیٰ پڑھائی جا رہی ہیں۔ نورانی تعلیم کے مکمل سیٹ کا انگلش ترجمہ بھی موجود ہے جسے طلباء و طالبات آسانی سے سمجھ لیتے ہیں۔ حضرت علامہ محمد ایوب صاحب اشرفی فیض الادب ثانی (عربی ادب)' ہدایتہ النحو' القرآۃ الرشدہ ثانی' نور الایضاح وغیرہ پڑھا رہے ہیں۔ مولانا محمد اقبال صاحب قادری نے فرمایا کہ میں اضافی اوقات میں طلباء سے درس نظامی سنتا ہوں جبکہ ہفتہ اور اتوار کے دن صبح کے اوقات میں' میں پرسٹن میں دار العلوم برکاتیہ میں طلباء کو تین گھنٹہ درس نظامی کی کتب امداد النحو' منہاج العربیہ ثانی ثالث اور معلم الانشاء پڑھاتا ہوں۔ یہ ادارہ مولانا محمد یونس صاحب قادری رضوی' حاجی سلیم بھائی اور دیگر ساتھیوں نے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی کے سلسلے اور ان کے پیرخانہ سے تعلق رکھنے والے بزرگ حضرت شاہ برکت اللہ صاحب مارہروی کے نام سے منسوب کر کے قائم کیا ہے جہاں دینی تعلیم خصوصاً" عربی زبان و ادب پر بھرپور توجہ دی جا رہی ہے۔ وہاں کے طلباء فی الحال ہدایتہ النحو' شرح مائتہ' منہاج العربیہ چہارم' معلم الانشاء' القراۃ الراشدہ' قدوری اور تجوید پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

فلاحی سرگرمیوں کے حوالے سے مولانا محمد اقبال صاحب قادری نے بتایا کہ اسلامک ویلفیئر مشن پرسٹن کے زیر اہتمام گجراتی طلباء کو امداد اور وظائف دیے جاتے ہیں اور ان کے لئے الجامعہ اشرفیہ مبارکپور اور جامعہ اسلامیہ روناہی میں تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ غریب نواز سوسائٹی اور اسلامک ویلفیئر مشن کے زیر اہتمام گجرات کے 150 مدرسوں و مکاتب سے تعاون کیا جاتا ہے۔ مسجد کے قیام کے وقت سے لے کر اب تک یہاں بہت سے مدرسین اور ائمہ کرام نے دینی خدمات انجام دی ہیں۔ یہاں خدمات انجام دینے والوں میں حضرت مولانا سید محمد عرفانی میاں صاحب' مولانا سید شوکت علی صاحب' مولانا محمد اسماعیل صاحب' حافظ محمد یعقوب صاحب' مولانا محمد ابراہیم صاحب' قاضی محمد میاں صاحب' مولانا داؤد صاحب' حافظ محمد الیاس صاحب' حافظ محمود صاحب' حافظ سلیمان صاحب' حافظ یونس صاحب' حافظ عبداللہ صاحب' حافظ اسماعیل صاحب اور حافظ غلام نبی صاحب شامل ہیں ان کی خدمات یقیناً" یاد رکھی جائیں گی۔

برطانیہ میں مسلک اہلسنت کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں مولانا محمد اقبال قادری صاحب نے فرمایا کہ علماء و مشائخ کی کوششوں سے برطانیہ میں اہلسنت کی نئی نسل میں بیداری کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ انگلش میں لٹریچر بھی موجود ہے' جنوبی افریقہ ڈربن میں رضا اکیڈمی سے انگلش کتابیں بھی منگوائی جاتی ہیں' اور انگلش میں پروگرام بھی منعقد ہوتے ہیں جس کے انتہائی مثبت اثرات رونما ہوئے ہیں اور نئی نسل دین و مسلک کی طرف زیادہ راغب ہو رہی ہے۔ سنی دعوت اسلامی کی تحریک سے بھی یہاں کی نئی نسل میں بیداری پیدا ہوئی' بہت سے نوجوان نماز کے پابند ہوئے اور داڑھی و عمامہ کی مبارک سنت کے عامل ہوئے۔ مولانا اقبال صاحب نے کہا کہ یہ علما و بزرگوں کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ گذشتہ 21 سال میں ایک ہزار سے زائد مساجد و مدارس قائم ہوئے ہیں تاہم والدین کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ گھر کا ماحول اسلامی بنائیں اور خود بھی شعار اسلامی کی پیروی کریں کیونکہ والدین کی آغوش ہی اولاد کی پہلی درسگاہ ہے اگر نئی نسل کی تربیت اسلامی اقدار کے مطابق کی جائے تو یہ نوجوان بڑے ہو کر ملک و قوم' خاندان' معاشرے اور خود اپنے لئے بھی مفید ثابت ہوں گے۔ مولانا محمد اقبال صاحب قادری رضوی مصباحی نے بتایا کہ ان کے دونوں صاحبزادے اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ بولٹن میں حضرت علامہ محمد ایوب صاحب اشرفی صاحب کے پاس عربی ادب اور صرف و نحو کی کتاب پڑھ رہے ہیں جن میں ہدایۃ النحو' شرح مائتہ' منہاج العربیہ سوم' معلم الانشاء اول' قدوری' نورالایضاح اور القراۃ الراشدہ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ کتابیں وہاں مختلف طلبہ کو پڑھائی جاتی ہیں۔ ہفتہ اور اتوار کو وہ دونوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ پرسٹن میں دارالعلوم برکاتیہ میں حضرت مولانا محمد یونس صاحب مصباحی سے ہدایۃ النحو' عربی ادب میں مصر کی مطبوعہ کتاب قصص الصالحین (مصنفہ محمد الشہاوی)' جواہر المنطق اور قدوری (فقہ) وغیرہ پڑھتے ہیں جبکہ حضرت مولانا محمد اسحٰق نعیمی صاحب سے تجوید کی تعلیم لیتے ہیں۔

Marfat.com

مولانا قاری نذیر احمد فاروقی

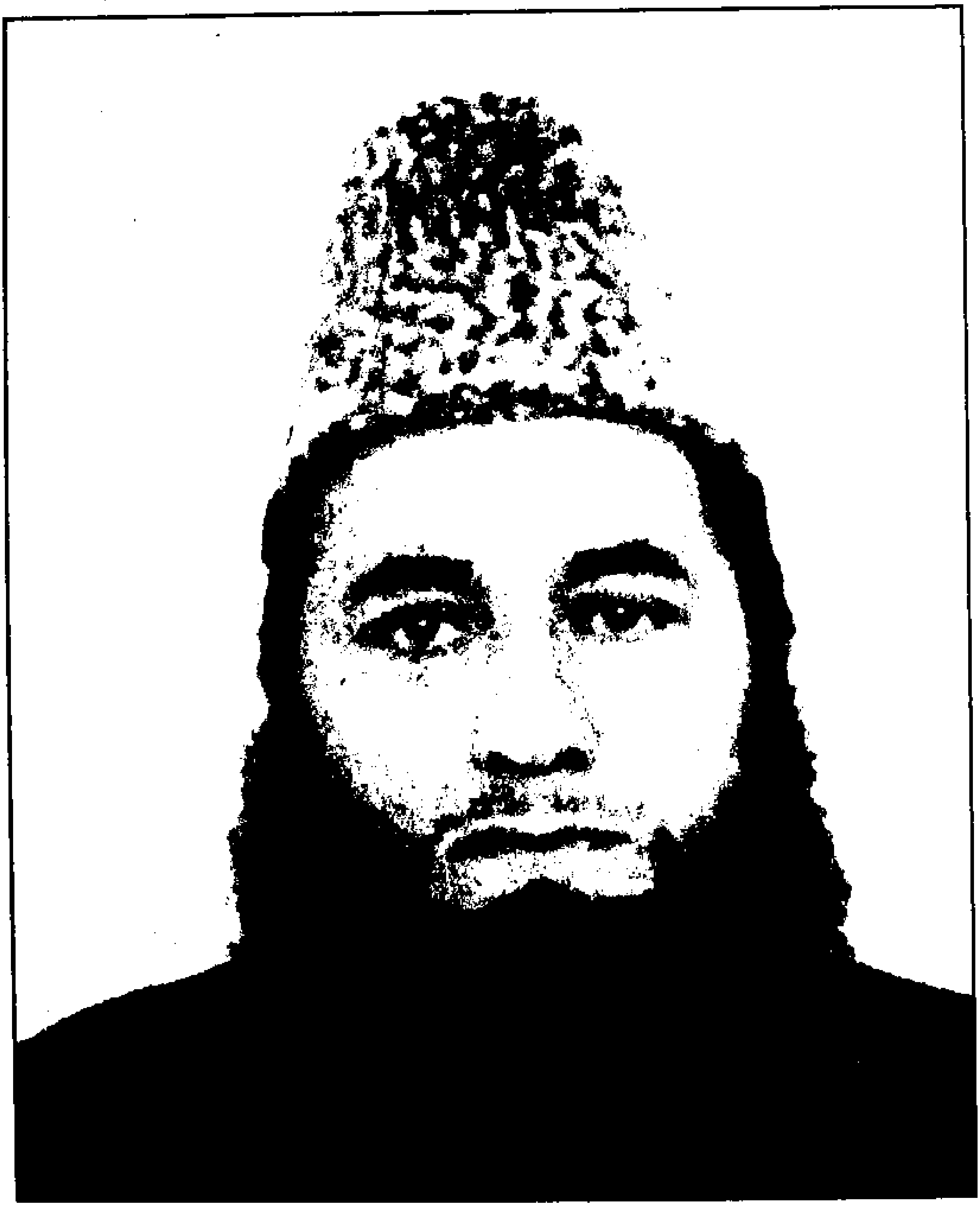

مولانا حافظ قاری نذیر احمد فاروقی صاحب 1985ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور ایک ہی ادارے سے مستقل وابستگی کے ساتھ دینی، تبلیغی اور تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک مذہبی اور علمی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مسائل پر آپ کی گہری نظر ہے۔ آپ کا خاندان دربار عالیہ موہڑہ شریف سے وابستہ ہے تاہم وہ خود نیریاں شریف کے حضرت پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب سے بیعت اور ان کے بے حد معتقد ہیں۔ قاری صاحب کا تعلق قطب شاہی اعوان خاندان

Marfat.com

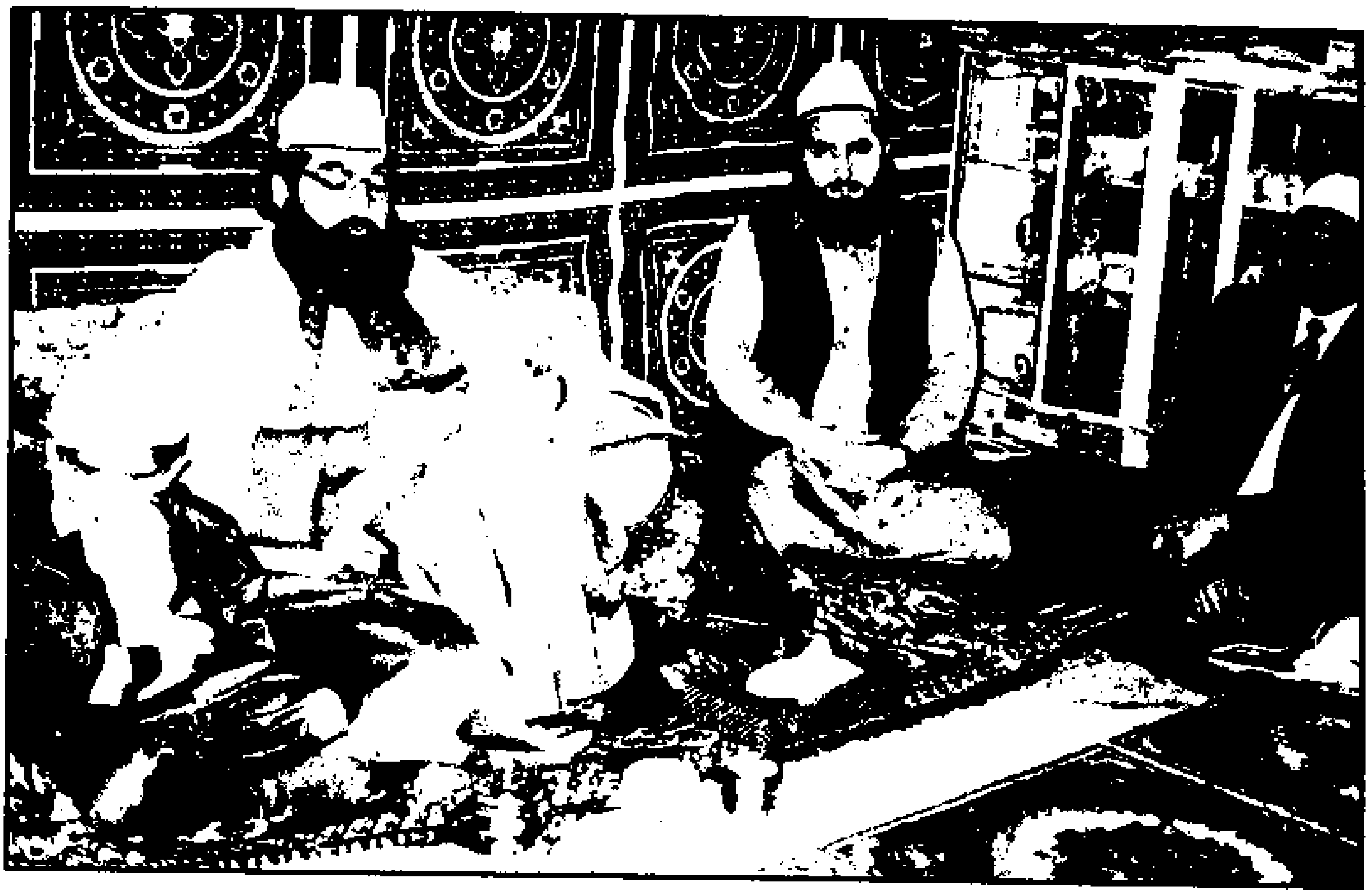

علامہ پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی قاری نذیر احمد صاحب فاروقی کے گھر میں تشریف فرما ہیں - ان کے ساتھ قاری صاحب کا چھوٹا بیٹا ہے

سے ہے-

مولانا قاری نذیر احمد فاروقی صاحب یکم جنوری 1949ء کو آزاد کشمیر میں تراڑ کھل کے قریب بیٹھک بازار کے مقام پر پیدا ہوئے- آپ کے والد گرامی مولانا محمد دین علوی صاحب وصال پا چکے ہیں- قاری نذیر احمد صاحب کا پورا خاندان ان کے بزرگوں کے وقت سے دینی و علمی شہرت کا حامل ہے اور جہاں کہیں بھی کسی عالم یا حافظ کی ضرورت ہوتی تو اس خانوادے سے رجوع کیا جاتا تھا- قاری صاحب کے چچا جناب محمد عبداللہ صاحب بھی حافظ قرآن اور دینی تعلیم یافتہ تھے- آپ کے سسر مولانا محمد حسین صاحب مرحوم دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سے فارغ التحصیل تھے' ان کے چھوٹے بھائی مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم نے بھی دینی تعلیم کے حصول کے دوران وفات پائی- قاری صاحب کے دو چچا زاد بھائی حافظ' قاری اور عالم ہیں جبکہ ان کے بھائی بھی دینی علوم سے بہرہ مند ہیں اور عصری تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دینی علوم اور امور میں بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں-

مولانا قاری نذیر احمد فاروقی صاحب کو ان کے والد گرامی نے آٹھ سال کی عمر میں اپنے بھائی حافظ محمد عبداللہ صاحب کے سپرد کر دیا جو ڈڈیال میں ایک مسجد میں پڑھاتے تھے جہاں قاری صاحب نے چھ سات ماہ میں دس سیپارے حفظ کر لئے تاہم چونکہ وہاں حفظ کے ساتھ قراءت و تجوید کی تعلیم کا اہتمام نہیں تھا اس لئے ان کے والد صاحب نے انہیں پلندری میں دارالعلوم تعلیم القرآن میں داخل کرا دیا جس کے مہتمم مولانا محمد یوسف صاحب ہیں وہاں قاری صاحب نے قاری محمد حنیف صاحب کی نگرانی میں تجوید و قراءت کے ساتھ حفظ کلام پاک کا سلسلہ نئے سرے سے شروع کیا- قاری نذیر احمد صاحب نے ادارے

Marfat.com

24 فروری 1992ء کو ہونے والے مقابلہ حسن قراءت میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر علامہ پیر علاؤالدین صاحب صدیقی قاری نذیر احمد صاحب فاروقی کو ٹرافی دے رہے ہیں جس کے ساتھ انہیں عمرہ کا ٹکٹ بھی دیا گیا تھا

کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ خاص طور پر انہوں نے تلفظ میں نمایاں نمبر حاصل کئے تاہم بعد ازاں وہ کچھ ساتھیوں کے ساتھ راولپنڈی چلے گئے اور وہاں جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ میں قاری سعید الرحمن صاحب سے حفظ کلام پاک کی تکمیل کی۔ علامہ قاری غلام رسول صاحب کے حسن قراءت سے متاثر ہو کر انہوں نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ لے لیا جہاں انہوں نے تجوید و قراءت کے ساتھ ساتھ مولانا عبدالغفور الوری صاحب سے صرف و نحو اور دوسری کتب بھی پڑھیں۔ مولانا الوری صاحب جب لاہور سے رحیم یار خان اور پھر ملتان میں ادارہ انوار العلوم تشریف لے گئے تو قاری نذیر احمد صاحب بھی ان کے ہمراہ رہے' اسی طرح جب مولانا عبدالغفور الوری صاحب علامہ احمد سعید شاہ کاظمی صاحب کے دارالعلوم میں دورہ حدیث کے لئے گئے تو بھی قاری نذیر احمد صاحب ان کے ساتھ تھے۔ مولانا الوری صاحب نے بعد میں رائے ونڈ میں اپنا ادارہ قائم کیا۔

قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے رائے ونڈ میں مولانا عبدالغفور الوری صاحب ہی کے ادارے جامعہ ' مجددیہ فیاض العلوم سے 1968ء میں درس نظامی مکمل کیا اور سند حاصل کی۔ جبکہ قراءت و تجوید کی تعلیم وہ جامعہ نعیمیہ لاہور اور جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں حاصل کر چکے تھے۔ انہوں نے جمال القرآن' فوائد مکیہ ' علم التجوید اور مقدمتہ الجزریہ سمیت کئی کتب قاری غلام رسول صاحب سے پڑھی تھیں۔ حصول علم کا سلسلہ مکمل کرنے کے بعد قاری صاحب نے رائے ونڈ کے قریب جیابگا میں خطابت کا سلسلہ

Marfat.com

علامہ پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی 6 جولائی 1972ء کو بیٹھک بازار اعوان آباد میں مدرسہ تجوید القرآن فاروقیہ کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ قاری نذیر احمد صاحب فاروقی اب بھی اس مدرسہ کے مہتمم ہیں

شروع کیا جو ایک ڈیڑھ سال جاری رہا تاہم اپنے علاقے کے لوگوں کی خواہش کے پیش نظر انہوں نے آزاد کشمیر بیٹھک بازار میں قائم چھوٹی سی مسجد کی جگہ ایک ادارہ تجوید القرآن فاروقیہ قائم کیا جو آج بھی قائم ہے۔ مولانا قاری نذیر احمد صاحب نے بتایا کہ وہ 1971ء سے 1975ء تک اپنے اس ادارے سے وابستہ رہے۔ اسی دوران ان کے ایک دوست نے جو مسقط میں مقیم تھے، انہیں ویزا بھجوایا جس پر وہ مسقط چلے گئے۔ اگرچہ وہ آزاد ویزے پر گئے تھے لیکن وہاں انہیں آر سی کولا فیکٹری کی مسجد میں جگہ مل گئی اور وہ ایک سال تک وہاں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مسقط سے واپسی پر کچھ عرصہ پھر ان کی اپنے ادارے سے وابستگی رہی لیکن پھر کچھ دوستوں کے ہمراہ لیبیا جانے کا پروگرام بن گیا۔

لیبیا میں اپنے ساتھ پیش آنے والے دلچسپ واقعہ کے حوالے سے قاری نذیر احمد صاحب نے فرمایا کہ وہاں ایک کمپنی شرکت الحواری کے میجر نے جو ایک مصری انجینئر تھا، قاری صاحب کی شکل و صورت دیکھ کر ان سے پوچھا کہ یا شیخ، تمہیں قرآن آتا ہے؟ قاری صاحب نے اثبات میں جواب دیا تو وہ کہنے لگا کہ سناؤ۔ جس پر قاری صاحب نے اس سے کہا کہ آپ قرآن سے جو سورۃ کہیں گے میں آپ کو سناتا ہوں۔ اس نے سارے دفتر کو جمع کر لیا اور کہا کہ ایک پاکستانی قرآن پڑھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ سوچ کر کہ یہ مصری لوگ ہیں قاری عبدالباسط کی طرز پر تلاوت شروع کی۔ مصری لہجے میں تلاوت سن کر انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ ٹھہر جائیں اور اس کے ساتھ ہی قریبی دفاتر سے بھی لوگوں کو بلوا لیا گیا کہ آؤ تمہیں قاری عبدالباسط کی تلاوت سنواتے ہیں، قاری صاحب نے سورۃ الرحمٰن کی تلاوت کی، وہ لوگ بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ پاکستان میں اس طرح قرآن پڑھنے والا

Marfat.com

کوئی شخص ہو سکتا ہے۔ انہوں نے قاری نذیر احمد فاروقی صاحب کی بے حد عزت و تکریم کی اور کہا کہ اب آپ واپس نہیں جائیں گے ہم آپ کو مسجد بنا کر دیں گے اور آپ اس کا انتظام سنبھالیں۔ مسجد کے ڈیزائن اور اس میں سہولتوں اور ضروریات کے بارے میں بھی انہوں نے قاری صاحب سے ہی مشاورت کی۔ بن غازی کے قریب اجداد کے مقامی پر پاکستان کی طرز پر میناروں والی مسجد تعمیر کی گئی۔ اس مسجد میں قاری صاحب نے دو ڈھائی سال گزارے۔ پھر اسی کمپنی نے انہیں حج کے لئے بھجوایا' یہ اسی سال کا ذکر ہے جب خانہ کعبہ پر قبضہ اور خونریزی کا افسوسناک واقعہ رونما ہوا تھا۔ حج کے بعد قاری نذیر احمد صاحب فاروقی پھر لیبیا واپس چلے گئے' چھ ماہ بعد چھٹی پر وطن واپسی ہوئی تو علاقے کے لوگوں نے انہیں مجبور کیا کہ وہ اپنے ادارے کی نگرانی کریں چنانچہ انہوں نے یہ طے کیا کہ وہ کہیں باہر نہیں جائیں گے' پھر وہ پانچ سال وہیں اپنے علاقے اور ادارے سے وابستہ رہے۔

سلسلہ بیعت و طریقت کے حوالے سے مولانا قاری نذیر احمد فاروقی صاحب نے کہا کہ میرے والد گرامی حضرت خواجہ محمد قاسم صادق صاحب موہڑوی" کے مرید تھے بلکہ ہمارا سارا خاندان موہڑہ شریف کا مرید ہے البتہ میرا آنا جانا دربار عالیہ نیریاں شریف میں تھا۔ حضرت پیر غلام محی الدین" صاحب نے مجھے فرمایا کہ میں تمہیں اپنے پیارے اور چہیتے بیٹے پیر علاؤ الدین صدیقی کے حوالے کرتا ہوں چنانچہ پیر صاحب مجھے لے کر دربار عالیہ موہڑہ شریف گئے اور وہاں پیر زاہد خان صاحب سے کہا کہ یہ آپ سے بیعت ہونا چاہتے ہیں لیکن پیر زاہد خان صاحب نے کہا کہ نہیں یہ آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوں گے چنانچہ میں نے 1972ء یا 1973ء میں حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی پیر صاحب قبلہ نے دو مرتبہ مجھے خلافت دینے کا ارادہ فرمایا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں ابھی اس کا اہل نہیں ہوں' یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے اور میں ابھی اس کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

مولانا قاری نذیر احمد فاروقی صاحب نے کہا کہ حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب ہمارے پیرو مرشد ہیں' انہوں نے دین کے سلسلے میں جو خدمات اور کوششیں کی ہیں ان کا ہر شخص معترف ہے' اور بھی مشائخ ہیں جو کام کر رہے ہیں لیکن جتنا کام برطانیہ اور یورپ میں پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی نے کیا ہے اتنا کم ہی کہیں دیکھنے کو ملے گا۔ برطانیہ میں ان کے قائم کئے ہوئے متعدد ادارے کام کر رہے ہیں' ان سے ہٹ کر آپ نے آزاد کشمیر میں نیریاں شریف ایک بہت بڑی اسلامی یونیورسٹی قائم کی ہے جہاں تعلیم کا آغاز ہو چکا ہے۔ دو سال قبل وہاں عرس کے موقع پر جو اجتماع ہوا اس میں ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی تھی حالانکہ ان دنوں یہ افواہ پھیل چکی تھی کہ بھارت آزاد کشمیر پر میزائلوں سے حملہ کرنے والا ہے۔ قاری نذیر احمد صاحب نے کہا کہ یونیورسٹی کا جو معیار اور انتظام میں نے دیکھا ہے وہ آزاد کشمیر حکومت کے بس کی بات نہیں تھی اور اس وقت پاکستان اور آزاد کشمیر کی یونیورسٹیوں میں اس یونیورسٹی کا تیسرا یا چوتھا نمبر ہے۔ اس طرح پیر صاحب نے وہ کام کیا ہے جس کی ایک عرصے سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے فرمایا کہ آزاد کشمیر میں ان کے ادارے تجوید القرآن فاروقیہ

Marfat.com

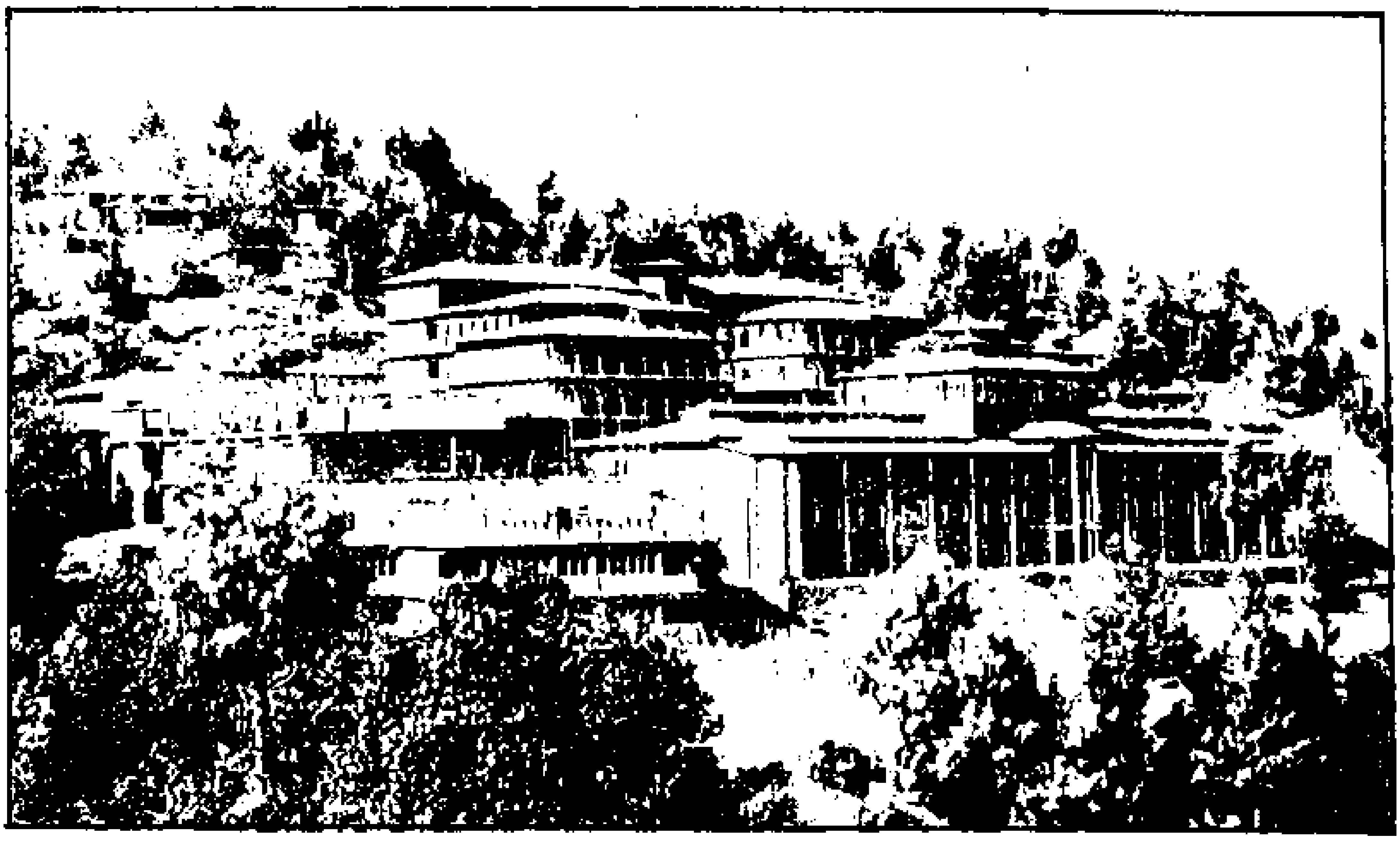

حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کا عظیم الشان کارنامہ صدیقیہ محی الاسلام اسلامک یونیورسٹی نیریاں شریف

میں تمام پروگرام اور تقریبات پیر صاحب کی سرپرستی اور موجودگی میں ہوتے ہیں۔

پاکستان میں اپنی دینی اور فلاحی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے فرمایا کہ پچھلی بار جب میں پاکستان گیا تھا تو وہاں ہمارے حلقے رحیم آباد بازار میں ایک مسجد بن رہی تھی' میں نے اس کے لئے 50 ہزار روپے کا عطیہ دیا۔ منتظمین کا خیال تھا کہ مسجد کی حالت خراب ہے اسے شہید کر کے دوبارہ بنانا چاہئے' میں نے کہا کہ آپ شروع کریں جو مجھ سے ہو سکے گا میں کروں گا۔ جب میرا دوبارہ جانا ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کے کہنے پر مسجد کی تعمیر نو شروع کی ہے اور اس کی بنیادوں' ستونوں اور چھت وغیرہ پر چار لاکھ روپے خرچ ہونے ہیں۔ ان کے پاس کچھ پیسے موجود تھے' تاہم دو لاکھ روپے میں نے انہیں دئے اور کہا کہ انشاء اللہ مزید کی کوشش کریں گے۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اب جو کچھ کرنا ہے آپ ہی کریں گے کیونکہ آپ اس علاقے کے واحد فرد ہیں جو باہر ہیں۔ بہرحال میری کوشش ہے کہ جو ہو سکے وہ کیا جائے۔ لوگ اپنے لئے گھر اور جائیدادیں بناتے ہیں' ہم اللہ کی توفیق سے اللہ کا گھر اور اس کے دین کی تعلیم کے لئے ادارہ قائم کریں تو یہ ہمارے لئے نجات اور بخشش کا باعث ہو گا۔ وہاں ہم نے اعلیٰ سطح کا ایک دارالعلوم بنانے کے لئے بھی جگہ رکھی ہے اور مسجد کے بعد انشاء اللہ اس پر بھی کام شروع ہو جائے گا۔

اپنی برطانیہ آمد کے پس منظر اور اس کے بعد یہاں دینی و تدریسی خدمات کے حوالے سے مولانا قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے فرمایا' اگرچہ لیبیا سے واپس آنے کے بعد میں نے یہ طے کر لیا تھا کہ اب میں بیرون ملک نہیں جاؤں گا اور اپنے ادارے تجوید القرآن فاروقیہ کے لئے ہی کام کروں گا لیکن 1985ء میں حضرت پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی نے مجھے بلا کر فرمایا کہ برطانیہ میں آپ کی ضرورت ہے۔ میں ان کے سامنے انکار نہیں کر سکتا تھا چنانچہ اپنے پیرو مرشد کی خواہش' حکم اور پروگرام کے مطابق 18 جولائی

Marfat.com

1985ء کو یہاں برطانیہ پہنچ گیا- سٹوک آن ٹرینٹ میں جس مسجد کے لئے انہوں نے مجھے بلوایا تھا آج پندرہ سال گزرنے پر بھی اسی مسجد سے وابستہ ہوں- غوثیہ مسجد کو برج کی انتظامیہ نے پیر صاحب سے رابطہ کیا تھا' ان میں سے کچھ لوگوں نے نیریاں شریف میں عرس کے موقع پر میری تلاوت بھی سنی تھی اور کچھ لوگ مجھے جانتے بھی تھے چنانچہ انہوں نے میرے بارے میں پیر صاحب سے درخواست کی اور پیر صاحب کے حکم پر میں اس مسجد سے وابستہ ہو گیا-

مسجد غوثیہ کی موجودہ صورتحال اور مستقبل کے عزائم کے حوالے سے مولانا قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے کہا کہ جب میں یہاں آیا تو یہ ایک مکان میں چھوٹی سی مسجد تھی جس میں دو الگ الگ حصوں میں پچاس پچاس لوگ نماز پڑھ سکتے تھے لیکن جب نمازیوں اور تعلیم کے لئے آنے والے بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوا تو مکان کے ساتھ واقع ایک کلب کو 50 ہزار پاؤنڈ میں خرید لیا گیا اور تعمیراتی کام شروع کیا گیا- اب اس نئی جگہ میں ایک بہت بڑا ہال ہے جس میں ایک ہزار آدمی ایک ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں اس کے علاوہ دو چھوٹے چھوٹے ہال اور کمرے موجود ہیں- بچیوں کے لئے پڑھنے کا الگ انتظام ہے- ائمہ کرام کے لئے کمرے ہیں- ساتھ ہی ایک کیمونٹی سنٹر تھا وہاں ہم اس بات کا انتظام کر رہے ہیں کہ میت کے غسل 'نماز جنازہ' قرآن خوانی اور ذکر کی محافل منعقد ہو سکیں- اس ضمن میں کافی کام ہو چکا ہے اور امید ہے کہ یہ سلسلہ جلد مکمل ہو جائے گا- مولانا قاری نذیر احمد فاروقی صاحب نے فرمایا کہ اب جبکہ مسجد اور ہال وغیرہ بن گیا ہے تو لوگوں کی خواہش ہے کہ ایک ایسا ادارہ قائم ہو جہاں چالیس پچاس طلبہ کی رہائش اور جملہ سہولتوں کا انتظام ہو- لوگوں نے ہر ممکن تعاون کا بھی یقین دلایا ہے- یہاں لوگ میری بات سنتے اور مانتے ہیں' کمیٹی بھی تعاون کر رہی ہے چنانچہ امید ہے کہ اس ضمن میں بھی ٹھوس پیش رفت سامنے آئے گی- اس وقت تدریسی سرگرمیوں کے حوالے سے بچے اور بچیاں ناظرہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں- تین اساتذہ خدمات انجام دے رہے ہیں اور امامت و خطابت کے فرائض میں خود ادا کر رہا ہوں-

مولانا قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے مسجد کے انتظامی امور کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے فرمایا کہ جب میں یہاں آیا تو کراچی کے اقبال احمد صدیقی صاحب مسجد کے معاملات چلا رہے تھے' وہ ایک سمجھ دار انسان اور اچھے منتظم تھے' پانچ سال ان کی وجہ سے کسی مسئلے کا سامنا نہیں ہوا' درمیان میں ایک بار کچھ غلط فہمی ہوئی لیکن بعد میں انہیں خود ہی احساس ہو گیا کہ وہ غلطی پر تھے- آج کل مرزا رؤف صاحب مسجد کمیٹی کے صدر ہیں جبکہ مرزا آصف صاحب جنرل سیکرٹری اور چوہدری محمد رسول صاحب خزانچی ہیں- مولانا قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے فرمایا کہ میرے اور کمیٹی کے عہدیداران کے درمیان کسی قسم کے کوئی مسائل نہیں ہیں' انہوں نے میرے کام میں کبھی کوئی مداخلت نہیں کی بلکہ جب بھی میں نے کسی جلسے اجتماع یا پروگرام کے بارے میں بات کی تو انہوں نے میرا ساتھ دیا اور یہ سلسلہ خوش اسلوبی سے چل رہا ہے-

Marfat.com

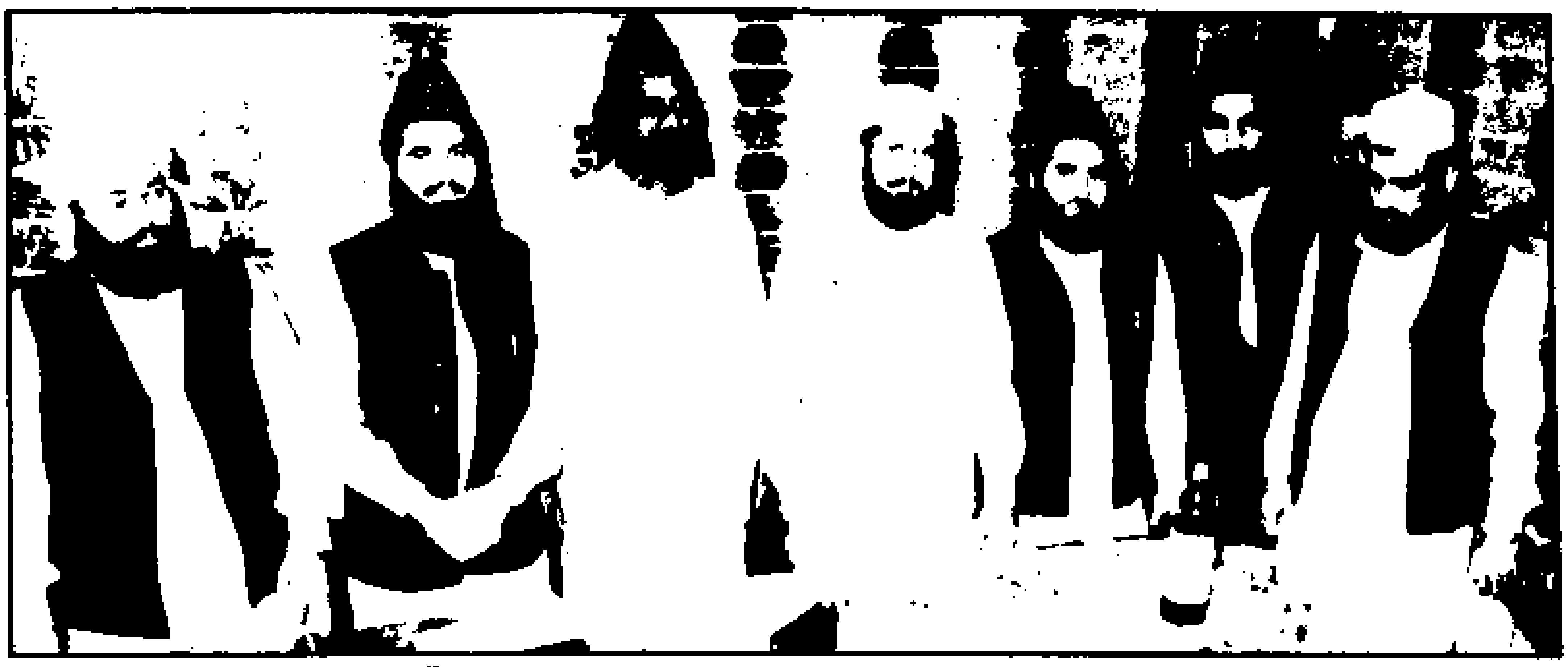

علامہ پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کے اعزاز میں برمنگھم میں دیئے گئے استقبالیہ کے موقع پر ان کے ساتھ قاری نذیر احمد صاحب فاروقی' مولانا بوستان قادری صاحب' حافظ عنایت علی صاحب' صاحبزادہ غلام جیلانی صاحب' قاری سلیم اختر صاحب

بعض مساجد میں علماء اور کمیٹیوں کے اختلافات اور ناخوشگوار واقعات کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے فرمایا کہ جب کسی مسجد کے انتظامات نااہل لوگوں کے پاس آ جاتے ہیں تو وہ اسے ایک بڑی کامیابی سمجھنے لگتے ہیں حالانکہ انہیں چاہئے کہ وہ اسے ایک سعادت اور خدا کا عطیہ اور توفیق سمجھیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ برادری ازم کی بنیاد پر نااہل افراد بھی مساجد کے صدر اور سیکرٹری بن جاتے ہیں اور پھر ان کے اور ائمہ کے درمیان ہم آہنگی نہیں ہوتی- کمیٹیاں یہ سمجھتی ہیں کہ علماء ہمارے ملازم ہیں' ہم جب چاہیں انہیں فارغ کر سکتے ہیں ظاہر ہے کہ اس صورت حال میں ماحول خوشگوار نہیں رہ سکتا اور خراب حالات کا اثر نئی نسل پر بھی پڑتا ہے- اس لئے کمیٹیوں میں تعلیم یافتہ اور ایسے اہل حضرات آنے چاہئیں جنہیں دین سے دلچسپی اور اس کا علم ہو- قاری صاحب نے اس ضمن میں ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ میرپور سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب مسجد کمیٹی کی صدارت کا الیکشن لڑ رہے تھے کہ انہیں فون پر بتایا گیا کہ ان کی والدہ انتہائی نازک حالت میں ہسپتال میں داخل ہیں اور آپ فوراً" پہنچیں لیکن انہوں نے کہا کہ میں کیسے آ سکتا ہوں' اگلے ہفتے تو مسجد کمیٹی کا الیکشن ہے- اس واقعہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جو شخص مسجد کمیٹی کی صدارت کے لئے ماں جیسے رشتے کو نظرانداز کر رہا ہے تو اس کے کیا عزائم ہو سکتے ہیں- تاہم دوسری طرف بعض اوقات لوگ مولویوں کا روپ دھار کر بھی یہاں آ جاتے ہیں اور پھر برادری یا رشتہ داری کی بنیاد پر آنے والے یہ لوگ علماء کرام کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں کیونکہ ان کا طرز عمل ان کی شخصیت کے مطابق ہوتا ہے- مولانا قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے کہا کہ اچھے اور برے حالات کا انحصار علماء اور کمیٹیوں دونوں پر ہے اگر دونوں جگہ اہل اور پر خلوص لوگ ہوں گے اور اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے تو خوشگوار حالات کو یقینی بنایا جا سکتا ہے-

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کو دینی تعلیم دینے کے ضمن میں دشواریوں' علماء کے کردار' خدمات اور برطانیہ میں مسلمانوں کے دینی مستقبل کے ضمن میں مولانا قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے فرمایا کہ تعلیم کے ضمن میں حالات کا تقاضا یہ ہے کہ بہتر انداز میں ٹھوس منصوبہ بندی کی جائے کیونکہ

Marfat.com

یہاں مخلوط تعلیم اور ماحول کی وجہ سے خاص طور پر مسلمان بچیوں کے لئے حالات پریشان کن ہیں۔ نئی نسل کو گمراہی سے بچانے کے لئے اساتذہ اور والدین کے درمیان گہرا اور مستقل تعلق ہونا چاہئے تاکہ وہ مل جل کر اسلامی اقدار کے فروغ اور نوجوانوں کے مستقبل کے تحفظ کے لئے اقدامات کر سکیں۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ علماء کرام کو بھی حالات کے تقاضوں اور وقت کی نزاکت کا احساس ہے اور وہ باہمی اختلافات ختم کر کے بہتر طریقے سے اپنی خدمات اور سرگرمیوں کو منظم کر رہے ہیں جس کے یقیناً" بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔

برطانیہ میں تبلیغ اسلام اور صوفیاء کرام کے مشن کو آگے بڑھانے کے سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کے حوالے سے مولانا قاری نذیر احمد صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ علماء و مشائخ اس ضمن میں اپنی بساط بھر کوششیں کر رہے ہیں لیکن پھر بھی یہ کام اس طرح نہیں ہو رہا جس طرح ہونا چاہئے تھا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہاں معیاری سکول' کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی جاتیں جہاں ایسے بچے اور نوجوان تیار ہوتے جو دینی و عصری علوم پر یکساں عبور رکھتے اور پاکستانی و اسلامی تشخص کے ساتھ اس معاشرے میں ایک مثال بن کر سامنے آتے۔ اس طرح کے ادارے اول تو قائم نہیں ہوئے اور جو قائم ہوئے ہیں وہاں خاطر خواہ کام نہیں ہو رہا ہے۔

اسلامی تہواروں خصوصاً" عیدین کے موقع پر رویت ہلال کے حوالے سے رونما ہونے والے اختلافات کے بارے میں مولانا قاری نذیر احمد صاحب فاروقی نے فرمایا کہ یہاں دو تین گروپ ہیں جو چاند کے حوالے سے اپنے اپنے فارمولے پیش کرتے ہیں اور اسے اسلامی فارمولا قرار دیتے ہیں لیکن اگر وہ اس فارمولے پر متفق ہو جائیں جو چودہ سو سال پہلے نبی کریمؐ نے پیش کیا تھا تو تمام اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ چاند دیکھے جانے کی بجائے چاند کے پیدا ہونے پر بات ہوتی ہے اور چاند کی پیدائش کا علم بھی سائنسی ایجادات یا اطلاعات کے ذریعے ہوتا ہے۔ جبکہ یہ طریقہ درست نہیں ہے کیونکہ حضور نبی کریمؐ کا فرمان ہے کہ چاند کو دیکھو اگر قابل رویت ہے تو ٹھیک ہے ورنہ مہینے کے ایام کو پورا کرو۔ ہم نے ان چیزوں کو چھوڑ کر سائنسی فارمولے ایجاد کر لئے ہیں جن کی وجہ سے اختلاف بھی ہو رہا ہے اور نقصان بھی اس صورتحال سے بچنے کی ضرورت ہے۔

حسن قراءت کے شعبہ میں حاصل ہونے والے اعزازات کے بارے میں قاری نذیر احمد صاحب نے بتایا کہ برمنگھم میں انجمن محی الاسلام صدیقیہ کے زیر اہتمام پورے برطانیہ کی سطح پر حسن قراءت کا مقابلہ منعقد ہوا تھا جس میں برطانیہ کے علاوہ لیبیا' مصر اور پاکستان سے بھی قراء حضرات تشریف لائے تھے اس مقابلے کے 45 شرکاء میں سے مجھے پہلا انعام دیا گیا جس کے ساتھ عمرے کا ٹکٹ بھی تھا۔ انہوں نے بتایا کہ 1981ء میں بھی مظفر آباد آزاد کشمیر میں ایک مقابلہ ہوا تھا جس میں انہوں نے پورے آزاد کشمیر میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اور اس اعزاز پر میں اس کا شکر گزار ہوں۔

Marfat.com

مولانا قاری حافظ محمد علی نقشبندی شرقپوری

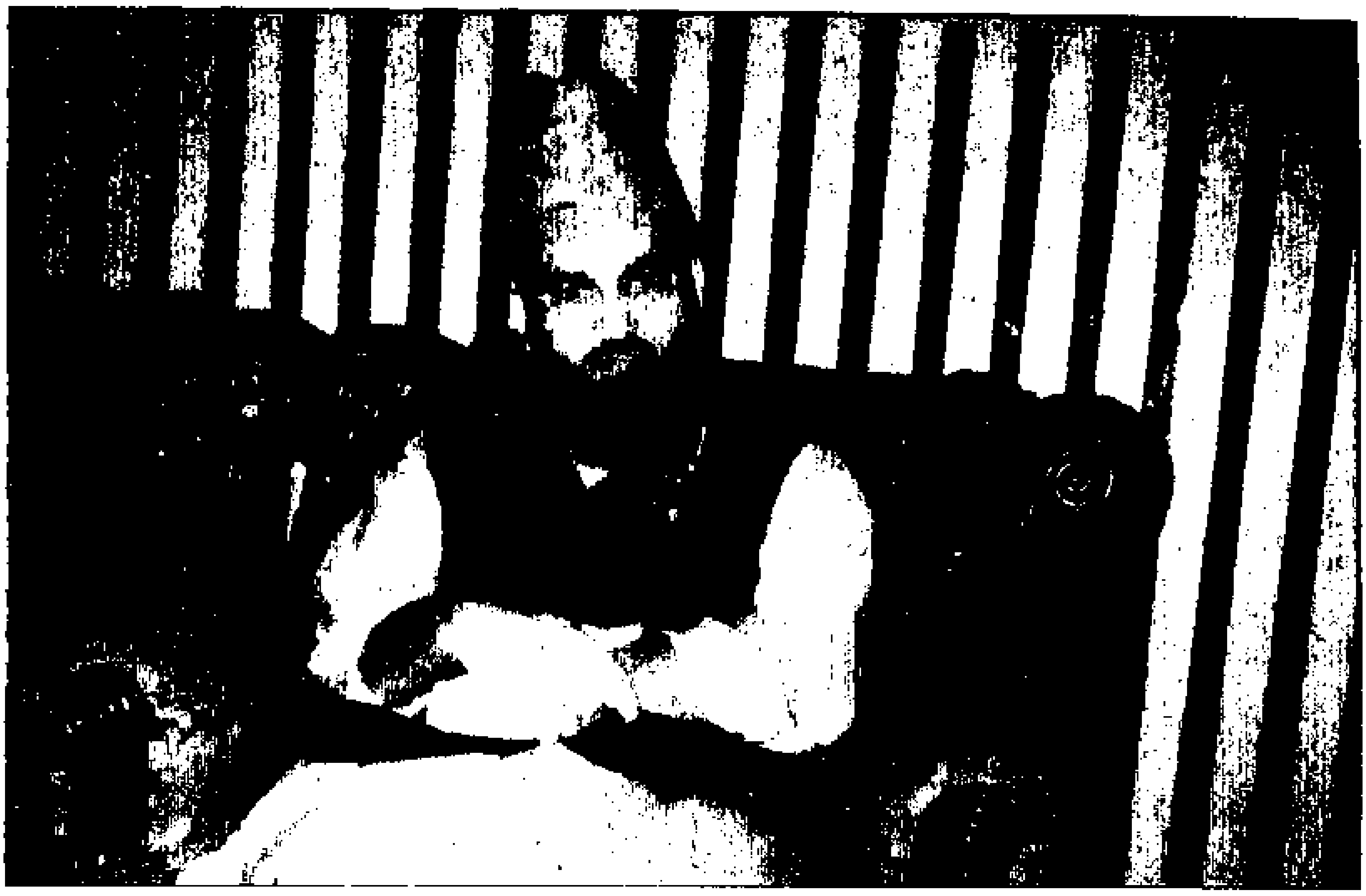

مولانا حافظ قاری محمد علی صاحب نقشبندی شرقپوری ایک مستند عالم دین 'مدرس' حافظ قرآن اور فن قراءت و تجوید پر عبور رکھنے والی شخصیت ہیں۔ آپ 1985ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور مختلف مساجد و دینی اداروں میں تعلیمی و تدریسی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ نے شیفیلڈ میں جامعہ اسلامیہ اردو ٹیچنگ سنٹر کے نام سے اپنا ایک ادارہ قائم کیا ہے جہاں طلباء و طالبات دینی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اردو بھی سیکھ رہے ہیں۔ حافظ قاری محمد علی صاحب اپنے ادارے کے علاوہ شیفیلڈ میں بھی جامعہ مسجد حنفیہ نزلی میں تدریس اور جمعہ کا خطبہ بھی دے رہے ہیں۔ ان کی اہلیہ بھی بہترین قاریہ ہیں' دینی علوم پر دسترس رکھتی ہیں اور تعلیمی و تدریسی سرگرمیوں میں ان کے ساتھ پوری طرح شریک ہیں۔ حافظ محمد علی صاحب نقشبندی برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مسائل و مشکلات پر گہری نظر رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں کی جانے والی انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں شریک رہتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں تحریک نظام مصطفیٰ میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا۔ آپ روحانی طور پر دربار عالیہ شرقپور شریف سے وابستہ ہیں۔

مولانا حافظ قاری محمد علی صاحب شرقپوری 6 جون 1961ء کو ضلع شیخوپورہ کی تحصیل ننکانہ صاحب کے گاؤں کوٹ جان محمد ڈاکخانہ موڑ کھنڈا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام حاجی میاں نظام دین صاحب ہے جو 1947ء میں اپنے خاندان کے ساتھ بھارت کے ضلع فیروز پور سے ہجرت کر کے پاکستان پہنچے۔ ان کے والد گرامی کو دینی تعلیم کے حصول خصوصاً حفظ قرآن کی بڑی خواہش تھی تاہم خاندانی مسائل اور جلد شادی ہو جانے کے باعث ایسا نہیں ہوا تو انہوں نے یہ دعا کی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

مولانا حافظ محمد علی صاحب نقشبندی شرقپوری اپنے صاحبزادوں محمد اسعد علی اور محمد سعد علی کے ساتھ

اولاد نرینہ عطا فرمائی تو اسے حفظ قرآن کراؤں گا چنانچہ انہوں نے حافظ محمد علی صاحب کو 1972ء میں پرائمری کے بعد شرقپور شریف میں جامعہ حضرت میاں صاحب میں داخل کروا دیا۔ ناظرہ قرآن وہ اپنے والد گرامی سے پڑھ چکے تھے۔ جامعہ حضرت میاں صاحب میں حافظ محمد علی صاحب نے ابھی دس پارے ہی حفظ کئے تھے کہ دربار عالیہ شرقپور کے دو سجادہ نشینوں حضرت میاں غلام احمد صاحب اور حضرت میاں جمیل احمد صاحب کے درمیان جائیداد کے اختلاف کے باعث دربار اور جامعہ کو محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ محکمہ نے وہاں جو اساتذہ متعین کئے وہ چونکہ قابل اور محنتی نہ تھے اس لئے بیشتر طلباء وہ ادارہ چھوڑ گئے۔ حافظ محمد علی صاحب بھی جامعہ حضرت میاں صاحب چھوڑ کر اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ بھوئے اصل نزد چھانگا مانگا میں جامعہ نقشبندیہ میں داخل ہو گئے جہاں ایک سال تک تعلیم کا سلسلہ جاری رہا پھر حضرت میاں غلام احمد صاحب نے جامعہ حضرت ثانی صاحب کے نام سے حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ کے مزار کے قریب نیا مدرسہ تعمیر کیا تو حافظ قاری محمد علی صاحب وہاں منتقل ہو گئے اور وہاں حضرت مولانا قاری حافظ عبدالحفیظ صاحب چشتی کی زیر نگرانی حفظ کا سلسلہ باضابطہ شروع کیا۔ قاری عبدالحفیظ صاحب چشتی زینت القراء علامہ قاری غلام رسول صاحب کے شاگرد ہیں۔ قاری محمد علی صاحب نے اگرچہ 1976ء میں حفظ کلام پاک کی سعادت حاصل کرلی تھی تاہم جب قاری عبدالحفیظ صاحب چشتی نے بالوجوہ جامعہ حضرت ثانی صاحب سے علیحدگی اختیار کی تو انہوں نے حافظ محمد علی صاحب کو لاہور کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ میں مولانا قاری حیدر علی مجاہد صاحب کے پاس داخل کرا دیا۔ وہاں شعبہ حفظ کے استاد حافظ قاری محمد ارشد صاحب چشتی تھے جہاں مولانا حافظ محمد علی صاحب نے حفظ قرآن کی تجدید کے ساتھ ساتھ تجوید و قراءت کا کورس بھی کیا۔ وہ جامعہ نظامیہ رضویہ

Marfat.com

حافظ محمد علی صاحب' ان کے والد گرامی حاجی میاں نظام دین صاحب اور سید طالب حسین شاہ صاحب گردیزی

سے 1979ء میں فارغ التحصیل ہوئے' حفظ و قراءت کی سند حاصل کی اور درس نظامی کے لئے پھر شرقپور میں جامعہ حضرت ثانی صاحب میں داخلہ لے لیا اور وہاں حضرت علامہ مولانا حافظ محمد صابر علی صاحب سے درس نظامی کا آغاز کیا۔ مولانا حافظ محمد صابر علی صاحب صابر جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور کے فارغ التحصیل ہیں اور اس وقت جامع مسجد مکہ بولٹن میں خطیب و مدرس ہیں' وہ انتہائی محنتی استاد اور عربی و فارسی اور دینی علوم پر عبور رکھنے والے عالم ہیں۔ جامعہ حضرت ثانی صاحب میں دو سال تک فارسی' عربی صرف و نحو کی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔

علامہ حافظ محمد صابر علی صاحب نے 1981ء میں بعض وجوہ سے جامعہ حضرت ثانی صاحب کو خیرباد کہہ دیا اور وہ نارووال کے قریب مشہور قصبہ خبدو ملی (اس وقت ضلع سیالکوٹ) تشریف لے آئے جہاں انہوں نے مرکزی جامع مسجد میں جس کا نام نبویں مسجد تھا' ایک نئے مدرسہ جامعہ محمدیہ علویہ کی بنیاد رکھی۔ جب علامہ صابر صاحب شرقپور چھوڑ رہے تھے تو حافظ محمد علی صاحب اور ان کے چار دیگر ساتھی بھی علامہ صاحب کے ساتھ ہی بدو ملی آ گئے۔ حافظ محمد علی صاحب نے جامعہ محمدیہ علویہ میں علامہ حافظ محمد صابر علی صاحب کی نگرانی میں اپنی درس نظامی کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور قدوری تک کتابیں پڑھیں۔ کچھ عرصہ بعد علامہ صاحب نے بدو ملی کو بھی خیرباد کہہ دیا اور لاہور تشریف لے گئے۔ حافظ محمد علی صاحب کو علامہ محمد صابر علی صابر صاحب نے بدو ملی میں دوران تعلیم ہی جامع مسجد چھڑہ منڈی میں امامت و خطابت کے فرائض سونپ دیئے تھے۔ یہ سلسلہ پانچ سال تک جاری رہا۔ امامت و خطابت کے ساتھ ساتھ حافظ صاحب حفظ قرآن کی کلاس بھی لیتے اور کالج کے طالب علموں کو عربی اور قرآن پاک کا ترجمہ بھی پڑھاتے اس علاقہ کے لوگ مولانا حافظ قاری محمد علی صاحب کی خدمات سے اتنے خوش ہوئے کہ انہوں نے حافظ صاحب کے نام کی تختی جامع مسجد چھڑہ منڈی کے دروازے پر آویزاں کر دی جو آج تک موجود ہے۔

مولانا حافظ قاری محمد علی صاحب نے گفتگو کے دوران فرمایا کہ ان کے والد گرامی نے ان سے

Marfat.com

حافظ محمد علی صاحب کے بیٹے محمد سعد علی اور محمد اسعد علی احد کی پہاڑی پر اور بڑی بیٹی سحر علی میدان احد میں

فرمایا کہ تم نے حفظ تو کر لیا ہے لیکن قراءت و تجوید کی تعلیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ضروری ہے چنانچہ میں نے ایک بار پھر جامعہ نظامیہ رضویہ کے شعبہ تجوید میں داخلہ لے لیا' چونکہ عربی اور فارسی پر عبور تھا' اساتذہ بھی واقف تھے خصوصاً" جامعہ کے ناظم اعلیٰ حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی مجھ پر خاص شفقت فرماتے تھے اس لئے ٹیسٹ کے بعد مجھے شعبہ تجوید کے دوسرے سال میں داخلہ دے دیا گیا۔ میں نے تجوید و قراءت کا دو سالہ کورس قاری ظہور احمد سیالوی صاحب سے ایک سال میں مکمل کر لیا۔ ترجمہ قرآن مولانا محمد صدیق صاحب سعیدی ہزاروی پڑھاتے تھے۔ میں نے یہاں علم التجوید' فوائد مکیہ اور مقدمتہ الجذریہ پڑھیں۔ مولانا حافظ قاری محمد علی صاحب شرقپوری نے فرمایا کہ 25 مارچ 1985ء کو تنظیم المدارس کے اجلاس میں جامعہ نظامیہ کے طلباء کی دستار بندی ہوئی جس میں مجھے بھی تجوید و قراءت کی سند سے نوازا گیا۔ والد گرامی نے سند دیکھ کر دعا فرمائی اور کہا کہ آج میری دلی تمنا پوری ہو گئی۔

مولانا حافظ محمد علی صاحب نے فرمایا کہ لاہور میں تعلیمی مصروفیات کے دوران انہوں نے 1977ء میں تحریک نظام مصطفیٰ میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا۔ انہوں نے بتایا کہ لاہور کے تمام دینی مدارس کے طلباء ان جلسوں اور جلوسوں میں بھرپور شرکت کرتے تھے اور اس تحریک میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازے کا کردار انتہائی اہم تھا۔ طلباء تنظیم بزم رضا بڑی متحرک تھی۔ لوہاری دروازے کے باہر مسلم مسجد میں اس تحریک کے دوران جو سانحہ پیش آیا اور پولیس نے جس طرح علماء اور دینی مدارس کے طلباء پر وحشیانہ تشدد کیا اس میں وہ خود بھی زخمی ہو گئے تھے۔ اس تحریک کے حوالے سے حافظ محمد علی صاحب نے کہا کہ یہ بات انتہائی افسوس ناک ہے کہ قوم کے جذبات اور قربانیوں کا منطقی نتیجہ سامنے نہیں آیا اور تحریک کے لیڈروں نے بعد میں وہ کردار ادا نہیں کیا جو کرنا چاہیے تھا۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد علی صاحب نقشبندی شیفیلڈ میں عید میلادالنبیؐ کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے۔ تصویر میں علامہ شاہد رضا صاحب نعیمی' صاحبزادہ محمد طاہر صاحب مفتی اور خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب قادری نمایاں ہیں

اپنی برطانیہ میں آمد کے پس منظر اور یہاں اپنی دینی' تعلیمی و تدریسی خدمات کے حوالے سے مولانا حافظ قاری محمد علی صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ "مجھے میرے ہم جماعت اور شعبہ حفظ کے ساتھی حضرت مولانا قاری عبدالحمید صاحب نے بطور وزیٹر سپانسر کیا تھا جو آج کل انگلینڈ میں برسٹل میں مقیم ہیں۔ لندن پہنچ کر مجھے صرف دو ماہ کا ویزا ملا۔ میں ہیتھرو ایئرپورٹ سے سیدھا شیفیلڈ گیا کیونکہ قاری عبدالحمید صاحب ان دنوں شیفیلڈ کے قریب رادھرم ٹاؤن کی مرکزی جامع مسجد کالج روڈ میں امام و خطیب تھے۔ میں 19 مئی 1985ء کو شیفیلڈ پہنچا اور 21ء مئی کو رمضان شروع ہو رہا تھا۔ مجھے جامع مسجد غوثیہ فرتھ پارک کی انتظامی کمیٹی نے بطور خاص تراویح میں قرآن پاک سنانے کے لئے سپانسر کرایا تھا۔ میں نے وہاں قرآن پاک سنایا' میں روزانہ نماز کے بعد تلاوت کی جانے والی آیات کا خلاصہ بھی بیان کرتا تھا۔ انتظامی کمیٹی اور علاقہ کے لوگوں نے مجھے بے حد پسند کیا اور کمیٹی نے نہ صرف مجھے مستقل قیام کی پیش کش کی بلکہ ویزا وغیرہ کے تمام معاملات طے کرانے کی بھی ذمہ داری لی اور یہ معاملات طے بھی ہو گئے چنانچہ میں جامع مسجد غوثیہ فرتھ پارک میں پانچ سال تک امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دیتا رہا۔ امامت و خطابت کے ساتھ میں نے بچوں کی تعلیم و تربیت پر بھی بہت محنت کی' انہیں ناظرہ قرآن کریم پڑھایا' فقہ اسلامی کے ساتھ تجوید و قراءت کی تعلیم دی' ان کی ذہنی و فکری تربیت کا اہتمام کیا اور ساتھ ساتھ خود انگلش سیکھنے کے لئے ارل مارشل سکول بھی جاتا رہا' پھر 1990ء میں شادی کے سلسلے میں پاکستان آگیا"

مولانا حافظ محمد علی صاحب نے فرمایا کہ میری شادی شرقپور شریف میں ہوئی' میری اہلیہ بھی بہترین قاریہ ہیں اور دینی علوم پر دسترس رکھتی ہیں۔ انہوں نے اسلامیہ گرلز سکول شرقپور سے میٹرک کیا اور پی ٹی سی کا کورس مکمل کرنے کے بعد پانچ سال تک تدریس کے فرائض بھی انجام دیے۔ انہوں نے

Marfat.com

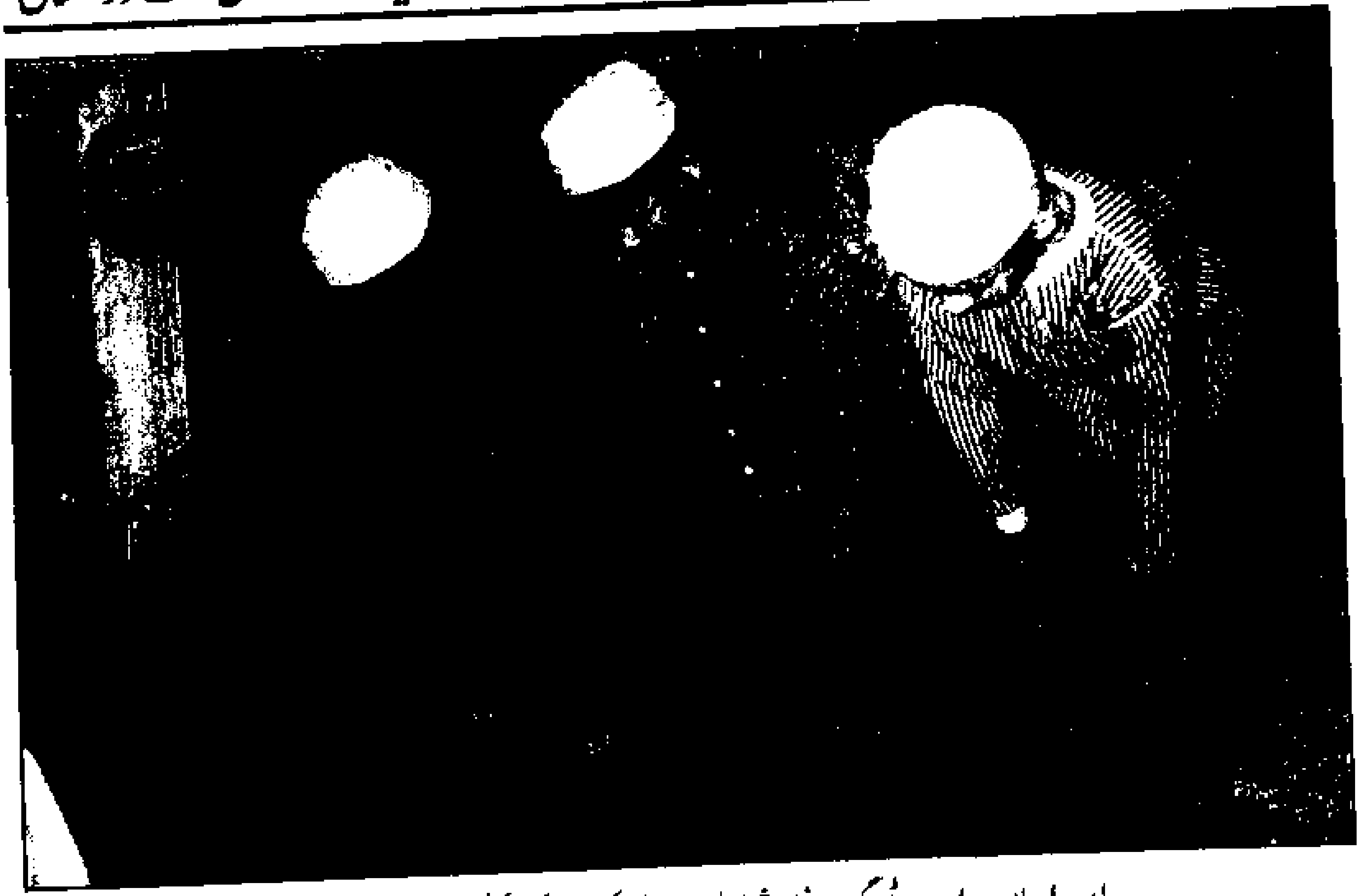

جامعہ اسلامیہ اردو ٹیچنگ سنٹر شیفیلڈ میں طلبہ کو نماز کی عملی تربیت دی جا رہی ہے

شرقپور کے مدرسہ ام المدارس میں تجوید و قراءت کی تعلیم حاصل کی تھی' پھر برطانیہ آنے کے بعد ارل مارشل سکول شیفیلڈ میں انگلش زبان کے چار کورس مکمل کئے"

مولانا حافظ محمد علی صاحب نے مزید فرمایا کہ میں اسی سال برطانیہ واپس آگیا اور 1990ء کے آخر میں ہی میری اہلیہ بھی برطانیہ آگئیں۔ بعد ازاں میں نے یہاں ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی جس کا نام جامعہ اسلامیہ اردو ٹیچنگ سنٹر ہے۔ اس کے لئے ارل مارشل روڈ شیفیلڈ میں ایک بڑا مکان حاصل کیا جہاں بچوں اور بچیوں کی کلاسز کا اہتمام کیا گیا۔ انگلش زبان سیکھنے کے لئے کالج کی مصروفیات اور پھر اپنے مدرسے کی ذمہ داریوں کے پیش نظر میں نے 1991ء میں جامع مسجد غوثیہ میں امامت و خطابت کی ذمہ داریوں سے معذرت کرلی اور خود کو صرف دارالعلوم جامعہ حنفیہ بنگریو روڈ شیفیلڈ 3 میں جمعہ کے خطبے اور بچوں کی تعلیم و تدریس تک محدود کرلیا۔ یہ سلسلہ 1994ء تک جاری رہا جس کے بعد ایک اور مکان خرید کر رہائش اور ادارہ الگ کر دیا۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت جامعہ اسلامیہ اردو ٹیچنگ سنٹر میں 75 کے قریب بچیاں اور بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جس میں ناظرہ قرآن پاک کے علاوہ حفظ' تجوید و قراءت اور فقہ اسلامی شامل ہیں۔ بچیوں کو میری اہلیہ پڑھاتی ہیں جبکہ طلباء کی دو کلاسیں میں خود لیتا ہوں۔

مولانا قاری محمد علی صاحب نقشبندی نے بتایا کہ جامع مسجد حنفیہ اس لحاظ سے برطانیہ کی مساجد میں منفرد ہے کہ اس کی انتظامیہ صرف دو افراد یعنی چوہدری محمد رمضان صاحب اور جناب قربان حسین صاحب پر مشتمل ہے۔ یہی دونوں حضرات اس کے چیئرمین' اس کے سیکرٹری اور اس کے خزانچی ہیں۔

مولانا قاری محمد علی صاحب نقشبندی نے بتایا کہ انہیں اس سال یعنی 2000ء میں بچوں کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس نیت سے پہلے پاکستان گیا کہ یہ

Marfat.com

قاری حافظ محمد علی صاحب بی بی سی ریڈیو شیفیلڈ میں رمضان کے دوران تقریر ریکارڈ کرانے سے قبل

مقدس سفر والدین کی دعاؤں کے سائے میں کروں' چنانچہ ان سے ملاقات اور حصول دعا کے بعد کعبتہ اللہ میں سجدہ ریزی اور بارگاہ رسولؐ پر حاضری کے لئے ارض مقدس روانہ ہوا۔ میرے اہل خانہ جن میں میری ایک سال دو ماہ کی بٹی صدیقہ علی بھی شامل تھی' میرے ساتھ تھے۔ الحمد اللہ تمام مراحل بحسن و خوبی ادا ہوئے۔ ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ میدان عرفات میں جہاں لاکھوں حجاج کرام جمع تھے' ہمارے خیمہ کے قریب ایک خیمے میں دمشق کے ساتھیوں کا قافلہ مقیم تھا' وہ قصیدہ بردہ شریف اس خوبصورت انداز میں پڑھ رہے تھے کہ مجھ پر رقت طاری ہو گئی' آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور یہ سلسلہ ایک گھنٹے سے زیادہ دیر تک جاری رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے قصیدہ بردہ شریف سے انتہائی عقیدت ہے اور مجھے جب بھی کوئی مشکل یا سخت حالات درپیش ہوتے ہیں تو میں قصیدہ بردہ شریف پڑھتا ہوں اور اسے ہر مرض اور ہر مشکل میں اکسیر سمجھتا ہوں۔

برطانیہ میں علماء اہلسنت کی خدمات کے حوالے سے مولانا حافظ قاری محمد علی صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ علماء کا دو گروپ میں تذکرہ کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ چند حضرات ذاتی معاملات میں اس قدر الجھ چکے ہیں کہ وہ ملت کی کماحقہ رہنمائی نہیں کرپا رہے اور دوسرے وہ ہیں جو وسیع تجربہ اور صلاحیت رکھتے ہیں اور تدریس و تبلیغ کے ذریعہ پر خلوص طور پر دین کا کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب سے جماعت اہلسنت دو دھڑوں میں تقسیم ہوئی ہے عوام اہلسنت کو نظریاتی اعتبار سے نقصان ہوا ہے۔ دینی مستقبل کے بارے میں فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے مولانا حافظ محمد علی صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ یہاں کا ماحول اسلامی اقدار کے لئے خطرناک ہے۔ بازاروں اور شاہراؤں پر نظر آنے والے مناظر سے نئی نسل کا متاثر ہونا فطری بات ہے' پھر اگر گھروں میں بھی وہی کچھ نظر آئے تو پھر کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ ٹیلی وژن اور ویڈیو سے کوئی گھر محفوظ نہیں ہے۔ جن بچوں کا زیادہ تر وقت اس ماحول میں گزر رہا ہو ان کے لئے ایک دو گھنٹے کی جزوی درسگاہیں کیا تحفظ فراہم کر سکیں گی۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ کوئی اپنے بچے کو پانی

Marfat.com

میں ڈبکی دینے کے بعد کہے کہ خیال رکھنا' کپڑے گیلے نہ ہوں۔

درمیاں قعر دریا تختہ بندم کردہ ای
بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

مولانا حافظ محمد علی صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے اپنی نئی نسل کو اسلام سے وابستہ رکھنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اگر علماء اور مسلم رہنماؤں نے اس مسئلے کی نزاکت اور اہمیت کا احساس نہ کیا اور اپنی نئی نسل کے دین و ایمان کو بچانے کے لئے سعی پیہم اور جہد مسلسل سے کام نہ لیا تو یورپ میں مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں اچھی توقعات نہیں رکھی جاسکتیں۔ لیکن اگر مسلمانوں نے مغرب کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اپنی تمام تر توجہ بچوں پر مرکوز کی اور وہ اپنا دینی ورثہ نئی نسل کو منتقل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو مشرق کے مغرب زدہ لوگ ان مسلمانوں کو سامنے رکھ کر اپنے لئے راہ عمل متعین کریں گے جنہوں نے مغربیت کے سمندر میں بیٹھ کر اپنے دامن حیات کو تر نہیں ہونے دیا۔ اگر ایسا ممکن ہوا تو پھر اسلام کی سربلندی کا سورج قیامت سے پہلے ہی ساری دنیا کو منور کر سکے گا ورنہ موجودہ نسل کے بعد یورپ میں رہنے والے مسلمان اپنے ناموں کا عربی فارسی تلفظ بھول چکے ہوں گے اس طرح جس طرح آج یورپ کے ہزاروں کلیسا ویران ہو چکے ہیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کے جواب کے لئے ہر ایک کو اپنا کردار اور حصہ ادا کرنا ہو گا۔

مولانا حافظ محمد علی صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ اگر ہم یورپ میں اپنے دین کی عظمت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے بچوں کی مذہبی تعلیم و تربیت کا خیال رکھنا ہو گا' گھر اور گھر سے باہر ایک ایسا مذہبی معاشرہ تشکیل دینا ہو گا جہاں وہ گھٹن محسوس کرنے کی بجائے خوشی اور مسرت کے ساتھ رہ سکیں' ان کے اندر دینی حمیت' اپنی تہذیب و ثقافت سے وابستگی اور اپنی دینی برتری کا احساس پیدا کرنا ہو گا' انہیں شعور کی منزلوں کے آغاز پر ہی دینی کاموں میں عملاً شریک کرنا ہو گا' ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہوگی' انہیں مذہبی تعلیم کے لئے ایسے اساتذہ اور معلم فراہم کرنا ہوں گے جو نوجوانوں کے ذہن و فکر میں پیدا ہونے والے سوالوں کی تشفی کر سکیں' روایتی طریقہ تعلیم سے ہٹ کر بچوں کی نفسیات اور ان کے ماحول کو سامنے رکھ کر کل وقتی مسلم اسکول قائم کرنا ہوں گے۔ ان تجاویز پر عمل درآمد کے لئے بلاشبہ طویل وقت اور اجتماعی جدوجہد کی ضرورت ہے' یہ سارے کام مشکل ضرور ہیں مگر ناممکن نہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہر مسلمان اپنے گھر کو اسلامی اقدار کا آئینہ بنا دے۔ گھر کے تمام افراد نماز کی پابندی کریں' قرآن پاک کی تلاوت کو معمول بنائیں' سچ بولیں' بچوں سے محبت کریں' گھر میں دینی سرگرمیوں کا اہتمام کریں اور مساجد و دینی اجتماعات میں بچوں کو ساتھ لے کر جائیں' بچوں کے سامنے قول و فعل کے تضاد سے بچیں۔ اگر یہ سب ممکن ہوا تو بچوں پر بھی اسلامی رنگ غالب آجائے گا اور اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل محفوظ ہو جائے گا۔

کام سب تقدیر پر ہیں ہے مگر تدبیر شرط
کچھ سبب بھی چاہئے اس عالم اسباب میں

Marfat.com

الحاج خلیفہ غلام شبیر قریشی نقشبندی سیفی

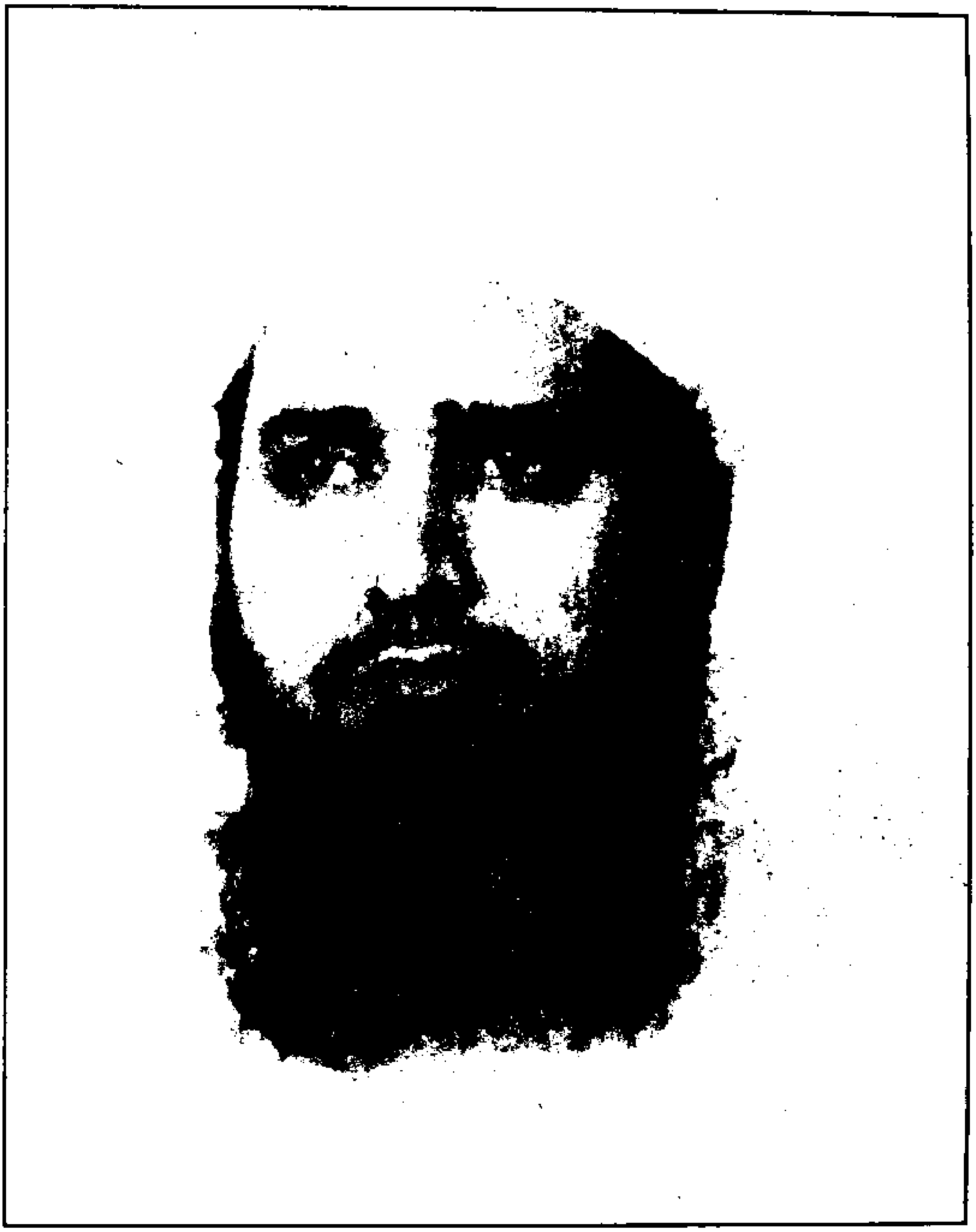

خلیفہ غلام شبیر قریشی صاحب نقشبندی' سیفی برطانیہ کی ان چند شخصیات میں بہت نمایاں حیثیت کے حامل ہیں جو روحانیت اور تصوف کے ذریعہ تبلیغ و اشاعت دین کے شعبہ میں گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ پابندی کے ساتھ لندن اور بلیک برن میں روحانی محافل کا انعقاد کرتے ہیں جن میں تلاوت قرآن' حمد و نعت' دینی موضوعات پر خطابات' ذکر و اذکار' صلوٰۃ و سلام اور دعا ہوتی ہے جس سے محفل کے شرکاء کو ذہنی' قلبی اور روحانی آسودگی میسر آتی ہے۔ خلیفہ غلام شبیر قریشی صاحب نقشبندی'

Marfat.com

بنی سعد کے علاقہ میں وادی حلیمہ جس میں حضرت حلیمہ کا مکان واقع ہے۔ جبکہ (دائیں جانب) اوپر کی طرف قبرستان کی چار دیواری نظر آرہی ہے

سیفی الحاج پیر محمد علی صاحب نقشبندی' مجددی' حنفی' سیفی سے بیعت ہیں جن کا سلسلہ ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی صاحب اور حضرت میاں محمد سیفی صاحب (لاہور) کے توسط سے پشاور کے حضرت آخندزادہ سیف الرحمن سیفی صاحب سے ملتا ہے' جنھوں نے خلیفہ غلام شبیر قریشی صاحب کو خلافت سے نوازا ہے۔ خلیفہ صاحب کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ انہوں نے 1995ء میں عمرہ کی ادائیگی کے بعد طائف' بنی سعد اور وادی حلیمہ کے ان مقدس مقامات کی زیارت بھی کی جہاں دیگر ممالک سے آنے والے اکثر مسلمانوں کا گزر بھی ممکن نہیں ہوتا۔ خلیفہ غلام شبیر قریشی صاحب کی ایک خاص بات یہ ہے کہ انہوں نے روحانیت' تصوف اور دینی و تبلیغی سرگرمیوں کو فی سبیل اللہ جاری رکھا ہوا ہے اور اپنے معاشی معاملات حل کرنے کے لئے وہ اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ وہ پچھلے 34 سال سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔

خلیفہ غلام شبیر قریشی صاحب نقشبندی' سیفی 2 اگست 1956ء کو آزاد کشمیر کے ضلع و تحصیل کوٹلی کے علاقہ ڈونگی کے گاؤں تیتوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام حاجی علی شیر قریشی صاحب ہے۔ خلیفہ غلام شبیر قریشی صاحب نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کی اس کے بعد وہ 1966ء میں اپنے والد صاحب کے ساتھ برطانیہ آگئے جہاں انہوں نے پرائمری اور ثانوی تعلیم کمبری ہینو سکول لندن سے حاصل کی اور اولیول اور اے لیول کے بعد کالج میں داخلہ لیا لیکن اعلیٰ تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا البتہ انہوں نے بک کیپنگ اور اکاؤنٹس کی تربیت حاصل کی اور اس کے بعد اپنا کاروبار شروع کردیا' اب وہ لندن اور بلیک برن میں اپنا کاروبار کررہے ہیں۔

تصوف سے اپنی گہری دلچسپی کا پس منظر بتاتے ہوئے جناب غلام شبیر قریشی صاحب نے کہا "ویسے تو میرے والدین کی پرورش دینی ماحول میں ہوئی اور ہمارے ہاں بزرگوں کے ایام اور حضرت غوث اعظمؒ کی

Marfat.com

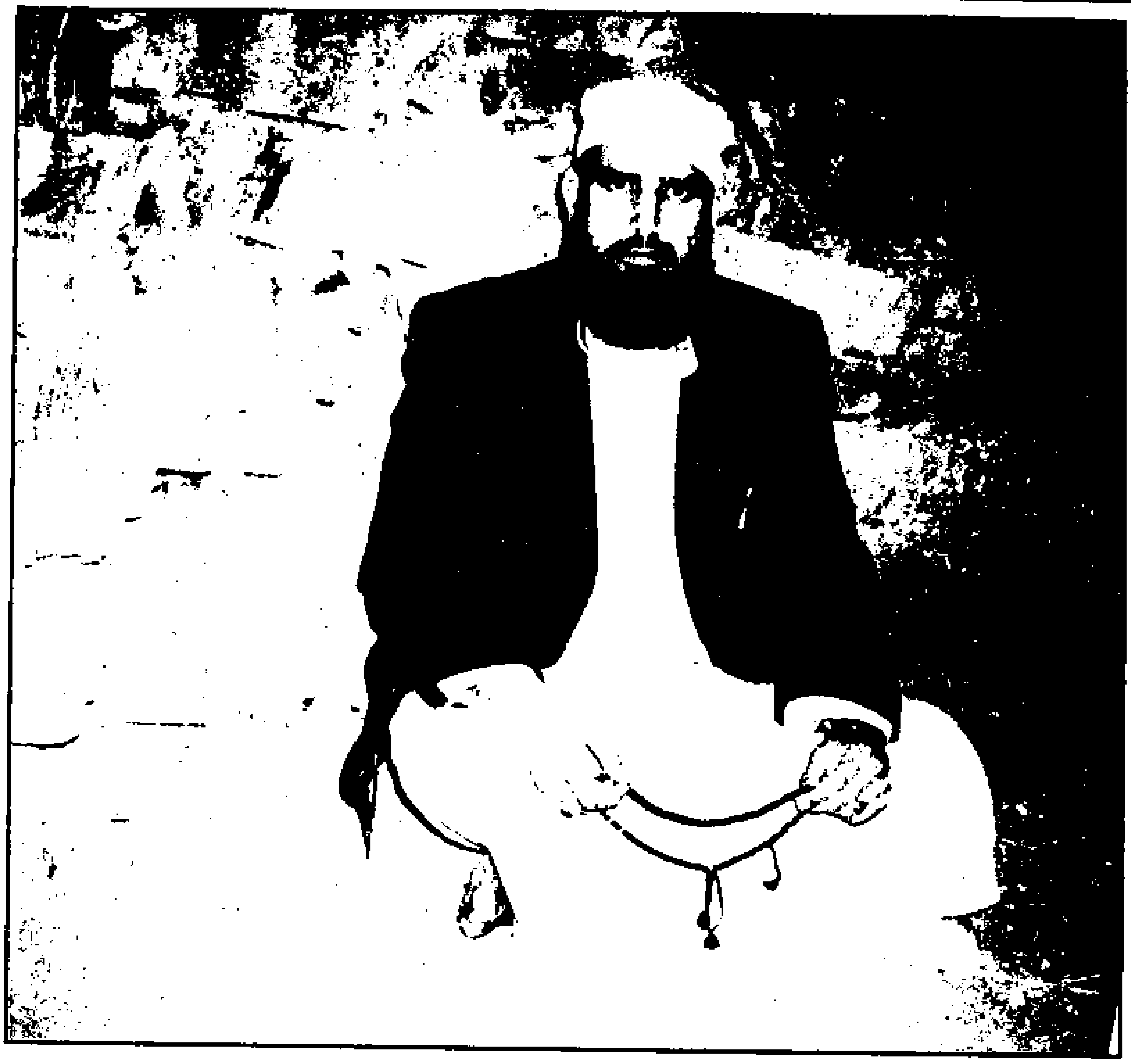

الحاج صوفی خلیفہ غلام شبیر قریشی صاحب حضرت حلیمہ کے مکان میں عبادت کرنے کے بعد

گیارھویں کا باقاعدہ اہتمام کیا جاتا تھا تاہم میں ایک سال کا تھا تو ایک حادثے کے نتیجے میں پورا مکان میرے اوپر گر پڑا۔ اس وقت میرے والد صاحب نے منت مانی کہ اگر مجھے دوبارہ زندگی مل گئی تو وہ حضور غوث پاکؒ کی نذر دیں گے۔ اللہ نے مجھے بچا لیا جس کے بعد سے وہ باقاعدگی سے گیارھویں شریف کا اہتمام کرتے رہے۔ میری والدہ کا کوئی بھائی نہیں تھا' مجھ سے بڑی دو بہنیں تھیں' اس پس منظر میں بھی والدین کے لئے میری زندگی بہت اہم تھی چنانچہ میرے والد اور والدہ نے کوٹلی کے پیچھے نکیال کی سائڈ پر موہڑہ شریف کی درگاہ پر بھی میری زندگی کے لئے دعائیں کی تھیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے بزرگوں کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی عطا فرمائی' چنانچہ ہر وقت یہ خواہش دل میں رہتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنا قرب نصیب کرے۔ اسی خواہش میں بزرگوں کی محافل میں جانے کا سلسلہ شروع ہوا اور کسی سے مستقل تعلق اور وابستگی کے لئے تلاش جاری رہی۔ ایک رات ایک روحانی خواب دیکھا جس کا ذکر والدین سے کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کے لئے کسی کامل شیخ کی ضرورت ہو گی چنانچہ میں شیخ کی تلاش میں سرگرداں رہا۔ پہلے بزرگ جن سے میں نے 1984ء میں بیعت کی وہ حضرت علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب تھے۔

Marfat.com

حضرت حلیمہ کے مکان کا اندرونی حصہ

تاہم بعد ازاں کچھ ایسے حالات ہوئے کہ یہ تعلق جاری نہیں رہ سکا۔ ان کے بعد لندن میں حضرت شیخ ناظم حقانی القبروصی سے میری ملاقات ہوئی وہ بڑی شفقت اور محبت فرماتے تھے لیکن میں نے بیعت نہ کی' علاقے کی ایک معزز شخصیت حاجی محمد ارباب صاحب کے ذریعہ مری میں موہڑہ شریف کے پیر ہارون الرشید صاحب سے تعارف ہوا' ان سے ملاقات کے بعد میں عمرہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہو گیا اور واپسی پر میں نے پیر ہارون الرشید صاحب سے بیعت کی۔ پیر صاحب ہمیشہ مجھے خلیفہ کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ برنٹ ماسک میں بھی تشریف لائے اور ایک خصوصی محفل منعقد ہوئی جس کا تمام انتظام بھی میں نے ہی کیا۔ پیر صاحب کے طفیل نقشبندی سلسلے سے وابستگی کے بعد یہاں بلیک برن کے آستانہ پر 1998ء سے ہر ہفتے محفل منعقد ہوتی ہے اور ہر وقت یہی کوشش رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقت کی طرف رہنمائی فرمائے۔"

خلیفہ غلام شبیر صاحب قریشی نقشبندی' سیفی نے بتایا کہ انہوں نے آزاد کشمیر میں بھی دینی خدمات پر خصوصی توجہ دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے گاؤں صدیق آباد میں اپنی زمین پر ایک نئی جامع مسجد تعمیر کرائی ہے۔ گاؤں میں پہلے جو پرانی مسجد تھی وہ اپنی جگہ قائم ہے لیکن نئی مسجد کو علاقہ کی مرکزی مسجد کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے' جمعہ کی نماز وہیں ادا کی جاتی ہے۔ وہاں باضابطہ امام و خطیب اور بچوں کی تدریس کے لئے ایک حافظ صاحب کا انتظام ہے۔ اسی طرح خلیفہ صاحب نے اپنے آبائی گاؤں ڈونگی میں اپنی زمین پر علاقہ کی ضرورت کے مطابق ایک جامع مسجد اور مدرسہ تعمیر کرایا ہے جہاں نماز جمعہ اور پانچ وقت نمازوں کے اہتمام کے علاوہ بچوں کے لئے قرآن کریم اور دینی علوم کی تدریس کا بھی انتظام ہے۔

اپنے روحانی تجربات کا ذکر کرتے ہوئے جناب غلام شبیر قریشی نقشبندی سیفی صاحب نے کہا کہ

Marfat.com

طائف میں وہ مقام جہاں ہرنی کا واقعہ پیش آیا۔ یہاں ہرنی کے پاؤں کا نشان اب بھی موجود ہے

"اپریل مئی 1999ء میں حج سے واپسی کے چند روز بعد میں اپنے لندن آفس میں اپنے دوست آصف علی شاہ صاحب کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک صاحب نے باتوں باتوں میں بتایا کہ یہاں ہینویل کے قریب ایک بہت بڑے بزرگ آئے ہوئے ہیں چنانچہ شام کو ہم دونوں دوستوں نے ان کی طرف جانے کا پروگرام بنا لیا۔ رات کو ان بزرگ یعنی الحاجی پیر محمد علی نقشبندی سیفی صاحب سے ہماری ملاقات ہوئی' اس ملاقات نے دل پر بڑا اثر کیا۔ دوسرے دن میں اپنے بیٹے ندیم قادر قریشی نقشبندی کے ہمراہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کر کے ان کے سلسلے میں داخل ہو گیا' جس کے بعد بہت ہی مختصر عرصے میں پیر صاحب کے فیضان سے نقشبندی سلسلہ کی منازل طے کیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاروں سلسلوں میں فیض رکھا ہے اور پیر صاحب کا تعلق نقشبندی' قادری' سہروردی' چشتی' چاروں سلسلوں سے ہے۔ جناب غلام شبیر قریشی نے بتایا کہ مرید (سالک) کو سب سے پہلے نقشبندی سلسلہ مکمل کرایا جاتا ہے اس کے بعد ارشاد خط ہوتا ہے۔"

جناب غلام شبیر قریشی صاحب نے کہا کہ "میں اپنے نقشبندی اسباق مکمل کرنے کے بعد پیر صاحب کے حکم سے پاکستان گیا اور وہاں پیر صاحب کے شیخ محترم ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی صاحب سے ملا جو حافظ قرآن بھی ہیں' ڈاکٹر سیفی صاحب مجھے اپنے شیخ غوث جہاں حضرت میاں محمد سیفی صاحب کے پاس لے گئے جو لاہور کے قریب راوی ریان کے علاقے میں رہتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ ہزار بارہ سو لوگوں کا اجتماع ہے جس میں ایک سو کے قریب لوگ قلبی ذکر کی توجہ دے رہے ہیں اور روحانی فیض سے لوگوں کے سینے منور فرما رہے ہیں۔ سلسلہ اس طرح آگے بڑھتا رہا کہ حضرت میاں محمد سیفی صاحب مجھے اپنے شیخ مجدد عصر حاضر آخند زادہ سیف الرحمن سیفی صاحب کے پاس پشاور لے گئے جنہوں نے مجھے ارشاد خط عنایت فرمایا' اس سلسلے میں میرا نمبر 15322 ہے۔ جناب غلام شبیر قریشی نے کہا کہ روحانیت اور تصوف ایسی چیزیں ہیں کہ انسان کا شوق بڑھتا جاتا ہے اور آگے سفر جاری رہتا ہے تاہم میرے دل کو اس بات کا

Marfat.com

اطمینان اور خوشی ہے کہ اللہ نے زندگی میں ایسی عظیم ہستیوں سے میرا تعلق قائم کرا دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سلسلے میں ہاتھ میں تسبیح نہیں رکھی جاتی بلکہ دل تسبیح کرتا ہے اور یہ فیض سینہ بہ سینہ چلتا ہے"۔

اپنے سفر عمرہ خاص طور پر طائف' بنی سعد اور وادی حلیمہ کے سفر اور زیارات مقدسہ کا ذکر کرتے ہوئے جناب غلام شبیر قریشی نے بتایا کہ 1995ء کے رمضان شریف کے آخری عشرے میں عمرے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد انہوں نے عید الفطر کی نماز اپنے چھوٹے بھائی محمد اسلم قریشی نقشبندی کے ساتھ جدہ میں ادا کی اور عید ہی کے دن شام کو طائف کی طرف روانہ ہو گئے' رات کو سفر کیا' صبح طائف پہنچے۔ طائف سے آگے ہی حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا قبیلہ بنی سعد ہے۔ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ ایک ساتھی کی رہنمائی میں مشکل اور کچے راستے سے وادی حلیمہ پہنچے۔ مائی حلیمہؓ کے مکان مبارک پر حاضری ہوئی ' نوافل ادا کئے۔ اس جگہ کی زیارت کی جہاں پہلی بار حضور نبی کریمؐ کا سینہ مبارک شق ہوا تھا اور آپ کے رضائی بھائی نے پریشانی کے عالم میں اس کی اطلاع مائی حلیمہؓ کو دی تھی۔ مکان مبارک کے سامنے ایک قبرستان ہے وہاں بھی حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ طائف میں ہی وہ جگہ ہے جہاں ہرنی کا واقعہ رونما ہوا تھا۔ اسی طرح ایک اور جگہ جہاں سے نبی کریمؐ پر پتھر پھینکنے کی سازش ہوئی تھی' وہ بھی دیکھی۔ وہ پتھر اب بھی پہاڑی کے درمیان کسی سہارے کے بغیر رکا ہوا ہے اور اس جگہ جہاں آپ تشریف فرما تھے وہاں ایک چھوٹی سی کچی مسجد آج بھی موجود ہے۔ خلیفہ صاحب کو وہاں بھی نوافل ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

برطانوی معاشرے میں مسلمانوں کے مستقبل اور نوجوان نسل کو دین سے قریب رکھنے کے لئے ضروری اقدامات کے حوالے سے خلیفہ غلام شبیر قریشی صاحب نے کہا کہ "اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے یہاں کافی کام ہو رہا ہے۔ اہلسنت کے لوگ مکمل آزادی اور دینی ہمت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ روحانی دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت آئندہ نسلوں کی بنیادی ضرورت ہے تاہم اس ضمن میں والدین کی خصوصی توجہ بے حد ضروری ہے۔ ویسے تو سب والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا بچہ نمازی ہو جائے' دینی تعلیم حاصل کرے' اس کے لئے مدارس اور اساتذہ کا کردار اپنی جگہ ' لیکن والدین کو بھی اپنے عمل سے بچے کے لئے مثال قائم کرنی چاہئے اور بچے کو گھر میں ایسا ماحول فراہم کرنا چاہئے جس سے دین میں اس کی دلچسپی بڑھے۔ دینی تعلیم کے ضمن میں نصاب بھی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ جو کچھ اس وقت برطانیہ میں قائم مختلف دینی مدارس میں پڑھایا جا رہا ہے وہ ضروری اور بنیادی ہے لیکن یہاں کے ماحول اور معاشرتی ضرورتوں کے پیش نظر نصاب میں تبدیلی لانا ضروری ہے مثلاً "دینی تعلیم دیتے ہوئے قرآن پاک کے ترجمے پر خاطر خواہ توجہ نہیں ہوتی۔ پھر بہت کم مدارس میں عقائد کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ تعلیم اگر انگلش میں ہو تو بچوں کو بہتر انداز میں سمجھایا جا سکے گا کیونکہ موجودہ صورتحال میں بچوں اور اساتذہ کے درمیان ایک کمیونی کیشن گیپ ہے اس لئے وہ پڑھا ہوا سبق ذہن نشین نہیں کر پاتے اور جلد بھول جاتے ہیں"۔

عیدین سے متعلق برطانیہ کے مسلمانوں میں اکثر رونما ہونے والے اختلافات کے حوالے سے

Marfat.com

طائف میں وادی حلیمہ میں حضرت حلیمہ کے مکان کی پشت پر نشیب میں وہ مقام جہاں شق القلب کا واقعہ پیش آیا

خلیفہ غلام شبیر قریشی صاحب نے کہا کہ ''اگر ہم چاند کے گھٹنے بڑھنے کو ریکارڈ میں لے آئیں تو اس سے مستقبل کے لئے اوقات اور ایام کا تعین آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً'' انگریزی تاریخ کے مطابق پورے سال کا نماز کا ٹائم ٹیبل (طلوع اور غروب آفتاب) یہاں یو کے میں کیلنڈر کی شکل میں عام موجود ہے۔ عیسوی اور قمری سال میں ہر سال 10 دن کا فرق ہوتا ہے۔ اگر اس سال جس انگریزی تاریخ کو روزے شروع ہوں گے' 36 سال بعد اسی تاریخ کو ماہ رمضان آئے گا۔ اس طرح 36 سال کا ریکارڈ جمع ہو جائے تو مستقبل میں ہم آغاز رمضان اور عیدالفطر کے حوالے سے ہونے والے اختلافات کو ختم کر سکتے ہیں''۔

الحاج خلیفہ غلام شبیر قریشی صاحب نے کہا کہ ''پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک کی طرح برطانیہ میں سلسلہ نقشبندیہ سیفیہ کو بہت فروغ حاصل ہو رہا ہے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے وابستگی اختیار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خدا کے فضل و کرم سے اس وقت برنٹ ماسک لندن اور بلیک برن کے علاوہ سلسلہ کے تحت ایڈنبرا اور اولڈھم میں بھی محافل ذکر باقاعدگی کے ساتھ ہو رہی ہیں اور ان میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہو کر فیض حاصل کر رہے ہیں''۔

خلیفہ غلام شبیر صاحب قریشی نقشبندی سیفی کے بارے میں ان کے مرشد کے مرشد ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی کا ارشاد ہے کہ ''خلیفہ غلام شبیر صاحب بہت اخلاص اور جذبہ والے انسان ہیں' وہ بہت ایثار اور خلوص کے ساتھ دین کا کام کرتے ہیں یعنی ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا خاص کرم ہے۔ ان کی سلسلہ نقشبندیہ کی خلافت مکمل ہو چکی ہے' ان کے باقی سلاسل بھی پورے ہو جائیں گے اور وہ بہت تیزی سے سلوک کی منازل طے کریں گے''۔

Marfat.com

علامہ مفتی قاری غلام سرور نقشبندی قادری

علامہ مفتی قاری غلام سرور صاحب نقشبندی قادری ایک دینی و علمی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ 1983ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور مرکزی جامع مسجد مدنی ہڈرزفیلڈ میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور مدرسہ غوثیہ رضویہ بھی آپ کے زیر نگرانی کامیابی سے چل رہا ہے۔ آپ مسلک اہلسنت کے فروغ اور برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے عمومی کوششوں میں بھی سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔

مفتی قاری غلام سرور صاحب نقشبندی 1950ء میں ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں کے ایک چھوٹے سے گاؤں چاہند میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام مولانا اللہ دتہ ہے جو خود بھی ایک صاحب علم شخصیت تھے، نقشبندی سلسلے اور مسلک اہلسنت کے سرگرم رکن تھے اور اپنی آخری عمر تک مسجد کے امام وخطیب رہے۔ یہ انہی کی دینی خدمات اور جذبہ کا ثمر تھا کہ ان کی اولاد میں بھی علماء حافظ اور قاری سامنے آئے۔ قاری غلام سرور صاحب نقشبندی کے بڑے بھائی علامہ مولانا حافظ غلام نبی صاحب نے بھی والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بھکھی شریف ضلع گجرات (اب منڈی بہاؤ الدین) کی مشہور دینی درسگاہ سے جس کے مہتمم علامہ پیر سید جلال الدین صاحب شیخ الحدیث تھے، درس نظامی کی سند حاصل کی۔ علامہ سید جلال الدین صاحب اپنے وقت کے ولی کامل تھے۔ مولانا حافظ غلام نبی صاحب علامہ قاری غلام سرور

Marfat.com

صاحب کے بڑے بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ استاد کی حیثیت بھی رکھتے ہیں وہ درس نظامی کی تکمیل کے بعد شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمدؒ صاحب کے مدرسہ فیصل آباد تشریف لے گئے جہاں سے انہوں نے دورہ حدیث مکمل کیا پھر عرصہ دراز تک جامع رضویہ مظہرالاسلام فیصل آباد میں تدریس سے وابستہ رہے پھر1990ء سے آج تک وہ شیخ الحدیث کی حیثیت سے وہاں تعلیم دے رہے ہیں۔

علامہ مفتی غلام سرور صاحب نے مڈل تک تعلیم اپنے علاقے کے ایک گاؤں چھوکر کلاں میں حاصل کی جس کے بعد والدین کی خواہشات اور اپنے شوق وجذبہ کے تحت انہوں نے حفظ قرآن کا ارادہ کیا۔ قاری صاحب کی والدہ ماجدہ بھی والد کی طرح قرآن و سنت کی پابند ایک دیندار' تہجد گزار شخصیت تھیں اور انہوں نے بھی اپنی پوری زندگی خواتین اور بچیوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینے میں صرف کردی۔ مفتی غلام سرور صاحب نقشبندی نے حفظ قرآن کا آغاز جامعہ انجمن نعمانیہ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور سے کیا تاہم تجوید کے ساتھ حفظ کی تکمیل چوک رنگ کے قریب مدرسہ سے کی کیونکہ ان کے والد گرامی کی یہ خواہش تھی کہ قرآن پاک اچھی سے اچھی جگہ سے حفظ کیا جائے۔ حفظ کی تکمیل کے بعد علامہ غلام سرور صاحب نقشبندی اپنے بھائی علامہ حافظ غلام نبی صاحب کے پاس فیصل آباد چلے گئے جہاں تدریس کے ساتھ ساتھ درس نظامی اور دورہ حدیث کی تکمیل کی۔ بعد ازاں علامہ غلام سرور صاحب نے فیصل آباد میں سرگودھا روڈ پر جامعہ قادریہ رضویہ میں تدریس اور شادمان روڈ پر فیصل آباد کی ایک عظیم الشان مسجد جامع مسجد مقبول میں امامت و خطابت شروع کی۔ دونوں اداروں سے یہ وابستگی 5 سال تک جاری رہی۔

اپنے اساتذہ کرام کا ذکر کرتے ہوئے مفتی قاری غلام سرور صاحب نے فرمایا کہ "میرے اولین استاد قاری محمد علی صاحب تھے ان سے عید گاہ ڈنگہ میں تعلیم حاصل کی پھر رنگ محل لاہور کے قریب تجوید و قرآن کے جس ادارے سے میں نے حفظ کیا وہاں 20 اساتذہ تھے جبکہ ادارے کے مہتمم قاری فضل کریم صاحب تھے' ان کے علاوہ اہم اساتذہ میں قاری محمد شریف صاحب قابل ذکر ہیں۔ درس نظامی میں اپنے بڑے بھائی علامہ حافظ غلام نبی صاحب سے سب سے زیادہ استفادہ کیا اس کے علاوہ علامہ پیر مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب جوبریلی (انڈیا) سے تشریف لائے تھے ان سے بھی پہلے ڈوگہ اور پھر جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں درس نظامی اور پھر دورہ حدیث کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کی"۔

مفتی غلام سرور صاحب نے اپنے خاندان کے افراد کی دین میں دلچسپی اور تبلیغی و تدریسی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "میرے والد گرامی حضرت مولانا اللہ دتہ صاحب علم اور سرگرم دینی شخصیت تھے وہ ساری عمر امامت و خطابت کرتے رہے یہ انہی کی خدمات اور کوششوں کا نتیجہ تھا کہ ہمارے علاقے میں مسلک اہلسنت کو فروغ حاصل ہوا اور وہاں کسی اور مسلک کا کوئی وجود نہیں تھا۔ دین کے ساتھ لگن اور عشق مصطفےٰ ان کی زندگی کا مرکز تھا۔ میرے سسر مکرم علامہ حافظ محمد احسان الحق صاحب بھی بڑی عالم فاضل شخصیت تھے' انہوں نے پوری زندگی تقریر' تحریر اور تدریس میں گزاری۔ انہیں عاشق مدینہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' ان کا مزار فیصل آباد میں ہے۔ پاکستان اور برطانیہ میں متعدد علماء ان کے شاگرد ہیں۔

Marfat.com

میری اہلیہ نے بھی اپنے والد ماجد ہی سے دینی تعلیم حاصل کی تھی اور اب وہ یہاں ہمارے ادارے میں بچیوں کو دینی تعلیم دے رہی ہیں۔ میری اہلیہ کے بھائیوں میں بھی دو حافظ قرآن ہیں ایک پھوپھی زاد بھائی سعید اطہر بھی دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح میرے اپنے بھائیوں میں علامہ حافظ غلام نبی صاحب جو میرے استاد کا بھی درجہ رکھتے ہیں شیخ الحدیث ہیں' ہم چھ بھائی ہیں اور سب دین سے منسلک ہیں۔ اسی طرح خوشی کی بات یہ ہے کہ میرے جدامجد اور والد گرامی کی طرح بچوں میں بھی دینی و تعلیمی رجحان موجود ہے اور وہ دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ میری بڑی بیٹی ایک گرلز ہائی اسکول میں انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ میں کمپیوٹر ٹیچر ہے' بڑا بیٹا یونیورسٹی میں دو سال مکمل کرنے کے بعد بلیک برن یونیورسٹی کے ساتھ ہے اور دینی جذبہ کے تحت انگلش اور عربی میں دینی معلومات پر لیکچر دیتا ہے۔ چھوٹی بیٹی یونیورسٹی میں ہے اور حافظ قرآن ہے' میرے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم میں بھی ان کی گہری دلچسپی ہے' میرے بیٹے محمد عمران اور محمد رضوان بھی دینی تعلیم کے حصول میں بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا خاندان کئی پشت سے دین کی خدمات اور تبلیغ و تدریس میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دین کی مزید خدمت کرنے کی توفیق دے"۔

سلسلہ بیعت کے حوالے سے علامہ مفتی غلام سرور صاحب نے فرمایا کہ "میرے والد گرامی سلسلہ نقشبندیہ موہڑہ شریف کے خلفاء میں سے تھے۔ ضلع گجرات تحصیل پھالیہ میں پیر سید بلھے شاہ صاحب سے جو اپنے وقت کے بڑے برگزیدہ بزرگ تھے' ان کی بیعت تھی۔ میرے بڑے بھائی علامہ حافظ غلام نبی صاحب گوجرانوالہ میں حافظ آباد کے قریب حضرت کیلیاں والا شریف سے بیعت تھے جو حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری کے خلفاء میں سے ہیں۔ میری اپنی بیعت حضرت علامہ حافظ الحدیث سید جلال الدین صاحب سے ہے' بھکھی شریف میں ان کا سلسلہ حضرت پیر نور حسن شاہ صاحب سے ہے جو کیلیاں والا شریف میں شرق پور شریف کے خلیفہ ہیں۔ اس کے علاوہ میری عقیدت پیر سید مفتی افضل حسین شاہ صاحب سے ہے جو بریلی شریف سے تشریف لائے تھے اور جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں شیخ الحدیث رہے ہیں وہ بہت بڑے عالم و فاضل استاد ہیں' اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی اولاد سے ان کو فیض حاصل تھا"۔

اپنی برطانیہ آمد کے پس منظر اور یہاں دینی و علمی سرگرمیوں کے بارے میں علامہ مفتی غلام سرور صاحب نے فرمایا کہ جب 1973ء میں تعلیم کا سلسلہ مکمل ہوا تو جامع مسجد مقبول فیصل آباد میں امامت وخطابت کا سلسلہ شروع کیا۔ 9' 10 سال اس مسجد سے وابستگی رہی' ساتھ ساتھ جامعہ قادریہ رضویہ میں تدریس کا سلسلہ بھی جاری تھا' اسی دوران انگلینڈ سے کچھ ساتھی اور دوست آئے وہ یہاں ہڈرزفیلڈ مسجد کے لئے جگہ تلاش کر رہے تھے' انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے سپانسر کیا۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور میں نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہا تھا۔ ان دوستوں کا کہنا تھا کہ میں فوراً برطانیہ کے لئے

Marfat.com

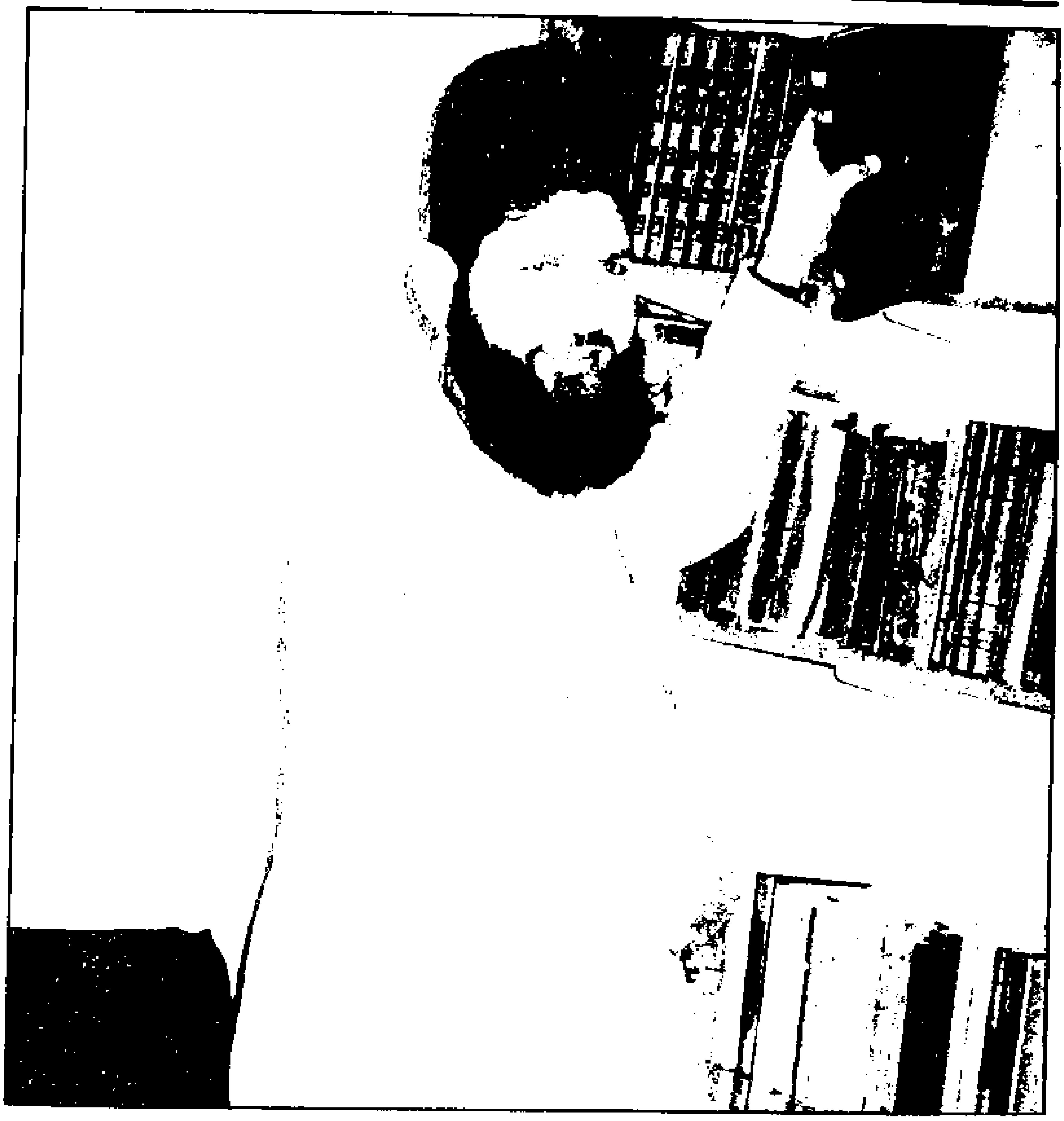

علامہ مفتی غلام سرور صاحب نقشبندی قادری اپنی لائبریری میں

تیاری کروں لیکن میں نے ان سے معذرت کی کہ میں اس طرح تراویح چھوڑ کر نہیں جا سکتا کیونکہ اس مسجد سے نو دس سال سے میرا تعلق ہے اور یہاں مجھے اتنی محبت ملی ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ میری معذرت پر انہوں نے میرے بڑے بھائی علامہ حافظ غلام نبی صاحب سے بات کی تو ان کے حکم پر میں نے کہا کہ میں کلام پاک ختم کر کے جاؤں گا چنانچہ کلام پاک مکمل کرنے کے بعد میں 1982ء میں 19 رمضان المبارک کو یہاں پہنچا لیکن صرف چھ روز قیام کر کے واپس چلا گیا۔ دوستوں کی طرف سے اصرار جاری رہا کہ میں انگلینڈ آ کر خدمات انجام دوں۔ بادل نخواستہ 1983ء میں میں دوبارہ یہاں آیا' اکثر علماء برطانیہ آنے کے لئے کوشش کرتے ہیں لیکن مجھے جب دوبارہ مجبور کیا گیا تو میں آیا کیونکہ میرا دل انگلینڈ آنے کو نہیں چاہتا تھا۔ کئی علماء کرام مجھے رخصت کرنے کے لئے ائرپورٹ آئے' ان کے علاوہ اساتذہ کرام اور عزیز و اقارب بھی تھے۔ میں اس وقت بھی یہ سوچ رہا تھا کہ معلوم نہیں میرا یہ فیصلہ درست بھی ہے یا نہیں' اس موقع پر میرے بھائی صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ کا کوئی اور مقصد نہیں ہے آپ صرف دین کی

Marfat.com

خدمت کے لئے جا رہے ہیں اور دین کی خاطر ہجرت کرنا سنت انبیاء ہے' چنانچہ مجھ میں حوصلہ پیدا ہوا اور میں 21 نومبر 1983ء کو برطانیہ پہنچا' فجر کی نماز یہیں ادا کی۔ یہ بھی اللہ کا کرم ہے کہ آج 17 سال گزر گئے ہیں اور میں ایک ہی جگہ پر اطمینان سے کام کر رہا ہوں"۔

علامہ مفتی غلام سرور صاحب نے فرمایا کہ پہلے پہل ہماری اس مسجد کی جگہ کرائے پر تھی لیکن اللہ کے کرم اور دوستوں کی ہمت سے ہم نے یہ جگہ خرید لی اور یہ خوبصورت مسجد تعمیر کی جہاں نماز کے علاوہ بچے اور بچیاں احسن طریقے سے تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ مسجد اور مدرسے کی انتظامی نوعیت اور طریقہ کار کے بارے میں علامہ مفتی قاری غلام سرور صاحب نے بتایا کہ مسجد کا نام مرکزی جامع مسجد مدنی ہے جبکہ مدرسے کا نام مدرسہ غوثیہ رضویہ ہے' اس کے انتظام کے لئے ایک باقاعدہ کمیٹی کام کر رہی ہے اور چیریٹی ڈیپارٹمنٹ کے پاس سالانہ حساب پیش کیا جاتا ہے۔ کمیٹی کے انتخابات ہوتے ہیں' مختلف ساتھی آتے رہتے ہیں اب تک ہمیں سب سے زیادہ وقت عبدالعزیز صاحب نے دیا تھا وہ بوتھو کے نام سے مشہور تھے۔ جب سے میں آیا تھا وہ یہاں خدمات انجام دے رہے تھے۔ تین سال قبل حج کے لئے گئے تو ان کا انتقال ہو گیا۔ کمیٹی کے جنرل سیکرٹری محمد سعید صاحب ہیں جو ایک نیک نوجوان اور باکردار شخصیت ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کلام پاک بھی پڑھا ہے' دو مرتبہ حج کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے۔ مسجد کے لئے بڑی محبت سے کام کر رہے ہیں۔ کمیٹی کے موجودہ صدر حاجی محمد خان صاحب ہیں۔ دو ڈھائی سال قبل ہی ان کا انتخاب ہوا ہے۔ حاجی نیاز محمد صاحب نائب صدر اور حاجی محمد حنیف صاحب خزانچی ہیں۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ مسجد اور مدرسہ میں جتنا وقت بچوں کو ملتا ہے اس کے مطابق وہ آتے ہیں۔ چھ سے سات بجے تک ان کی تعلیم کا وقت ہے اس میں حفظ' ناظرہ اور اردو پڑھنے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دینی مسائل اور روزمرہ کے مسائل سے متعلق رہنمائی فراہم کی جاتی ہے تاکہ انہیں کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئے' اس کے علاوہ ہر ماہ گیارہویں شریف کا سلسلہ بھی ہوتا ہے جس میں نامور علماء کرام کے علاوہ مختلف شخصیات تشریف لاتی ہیں۔ محافل میلاد عظیم الشان طریقے سے منعقد ہوتی ہیں جن میں برطانیہ بھر سے علماء تشریف لاتے ہیں۔ تعلیم و تدریس کا نظام اس طرح ہے کہ چھ کلاسیں ہوتی ہیں بچوں اور بچیوں کی کلاسیں الگ الگ ہیں۔ بچیوں کے لئے ایک حافظ موجود ہیں ان کے علاوہ میری اہلیہ اور بیٹی بھی قرآن شریف پڑھاتی ہیں۔ ایک اور استاد حافظ محمد اکرام صاحب ہیں جبکہ بچوں کو انگلش میں تعلیم دینے کے لئے میرا بیٹا محمد عمران بھی وقت دیتا ہے۔ ہماری مسجد اور مدرسہ میں قریباً" دو سو بچے اور بچیاں ناظرہ' حفظ اور اردو کی کلاسوں میں پڑھ رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہے گا۔ ہم نے اپنے ادارے میں الگ لائبریری بھی قائم کی ہے جس میں انگلش' عربی اور اردو لٹریچر کے علاوہ انگلش' میں آڈیو اور وڈیو کیسٹس بھی ہیں۔ ہر طرح کی کتابیں جمع کی ہیں وسیع پیمانے پر قائم ہونے والی اس لائبریری میں کئی نوجوان کام کر رہے ہیں' میرے بیٹے محمد عمران اور محمد رضوان نے اس میں گہری دلچسپی لی ہے اور ہمیں یہ یقین ہے کہ اس سے مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کو

Marfat.com

بے حد فائدہ ہو گا۔

مساجد میں بعض اوقات رونما ہونے والے واقعات کے تناظر میں جب مفتی صاحب سے پوچھا گیا کہ گزشتہ سترہ سال میں آپ کا اپنی کمیٹی سے کوئی اختلاف نہیں ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ علماء کرام سے میری بات چیت ہوتی رہتی ہے' بیشتر علماء سے میرے اچھے مراسم ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سارا معاملہ یا مسئلہ کمیٹیوں کا نہیں ہے بلکہ کچھ ہماری بھی ذمہ داریاں ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کمیٹیوں کی طرف سے زیادتی ہو جاتی ہے' لیکن کچھ علماء کا بھی دخل ہوتا ہے اگر دونوں اپنی اپنی ذمہ داریوں کا خیال کریں تو یہ مسئلہ احسن طریقے سے حل ہو سکتا ہے۔ کچھ جگہوں پر برادری سسٹم کی وجہ سے مسائل پیش آتے ہیں۔ اللہ کا کرم ہے کہ ہمارے ادارے میں کوئی جھگڑا یا مسئلہ نہیں ہوا۔ تمام معاملات مشاورت سے طے پاتے ہیں۔ الیکشن اور انتخاب بھی مسجد میں تمام لوگوں کی موجودگی میں خوشگوار انداز میں ہوتے ہیں۔ ہر بات اور مسئلہ پیار و محبت سے حل ہو جاتا ہے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے مستقبل اور اس ضمن میں علماء کی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے علامہ مفتی غلام سرور صاحب نے فرمایا کہ علماء کرام نے جو کوششیں کی ہیں ان کے اثرات اور نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ ہر شہر میں مساجد کا ہونا' پھر مساجد میں نمازیوں کی خاصی تعداد اور ہر تہوار کے موقع پر مسلمانوں کے اجتماعات اس بات کا ثبوت ہیں کہ الحمدللہ یہاں کام ہو رہا ہے۔ البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ پاکستان میں رہنے والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ ہم جدی پشتی مسلمان ہیں اور ایک مسلمان ملک میں رہتے ہیں اس لئے کچھ نہ بھی کریں تو بھی مسلمان ہیں لیکن برطانیہ میں مسلمانوں کو بہت زیادہ کام کرنا ہے۔ کچھ مشکلات بھی ہیں لیکن پھر بھی ہر شہر اور ہر مرکز میں کام ہو رہا ہے۔ ہماری نسل کو کبھی کوئی ختم نہیں کر سکے گا کیونکہ مسلمان جہاں کہیں گئے ہیں وہاں ختم نہیں ہوئے برطانیہ میں بھی ہماری آئندہ نسلیں موجود رہیں گی اور کام کریں گی۔ اس سلسلے میں پہلے انگلش لٹریچر کی کمی ایک مسئلہ تھی لیکن اس سلسلے میں بھی کافی کام ہو رہا ہے اور اس طرح دین کی تبلیغ' ترویج اور تدریس آسان ہو جائے گی' انگریزی ماحول سے تہذیبی اثرات کے مقابلے کے لئے بھی کام جاری ہے۔ ہر ادارے میں ایسے افراد تیار ہو رہے ہیں جو عصری تعلیم اور دینی تعلیم پر عبور رکھتے ہوئے انگلش اور اردو دونوں زبانوں میں اظہار کی صلاحیتیں رکھتے ہیں تاہم یہ ضرور ہے کہ بچوں کو دینی تعلیم کے لئے جو وقت ملتا ہے وہ کم اور ناکافی ہے والدین کو اس ضمن میں سوچنا چاہئے۔

عیدین اور اسلامی تہواروں کے موقع پر رونما ہونے والے اختلافات کے پس منظر اور اسباب کا ذکر کرتے ہوئے مفتی قاری غلام سرور صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ رویت ہلال کے سلسلے میں سعودی عرب کے فیصلوں پر عمل کرنا ہمارے لئے ضروری نہیں ہے۔ برطانیہ کے ماحول کے مطابق ہمیں کافی سہولتیں میسر ہیں اور ہمارے علماء کرام نے اس ضمن میں کافی کام کیا ہے۔ یہ مسئلہ دشوار ضرور ہے لیکن ہمیں امید ہے کہ جلد ہی اس کا حل تلاش کر لیا جائے گا' اس ضمن میں ہر سال کچھ نہ کچھ بہتری ہو رہی ہے۔

Marfat.com

پیر سید قطب شاہ ابدال نوشاہی

پیر سید قطب شاہ صاحب ابدال نوشاہی برصغیر کے ایک بڑے روحانی سلسلہ نوشاہیہ سے تعلق رکھتے ہیں- وہ 2 اکتوبر 1954ء کو ٹھل شریف ضلع جہلم میں پیدا ہوئے- ان کے والد ماجد حضرت پیر سید ابو الکمال صاحب برق نوشاہی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں- پیر سید قطب شاہ صاحب کو بھی اپنے آباؤ اجداد کی طرح علوم روحانی و باطنی پر دسترس حاصل ہے- انہوں نے اپنی زندگی کو خدمت خلق کے لئے وقف کر رکھا ہے' وہ انتہائی وسیع القلب اور وسیع النظر شخصیت کے حامل ہیں- پیر سید قطب شاہ صاحب کا برطانیہ میں اہلسنت کی مشہور مذہبی تنظیم جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ سے گہرا تعلق ہے اور اسی کے پلیٹ فارم سے وہ دینی خدمات سرانجام دینے میں مصروف ہیں- پیر سید قطب شاہ صاحب ابدال نوشاہی نے اپنے خاندانی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہم امام سلسلہ نوشاہیہ ' محرم حرم جلال ' شاہد بزم وصال ' گنجینہ اسرار الہیہ ' فیوضات لامتناہیہ حضرت سید نوشہ گنج بخش قادریؒ (مدفون رنمل شریف ضلع منڈی بہاؤالدین) کی اولاد سے ہیں جو برصغیر میں مغلیہ دور میں قادری سلسلہ طریقت کے ایک بہت بڑے بزرگ درویش اور مشہور ولی اللہ گزرے ہیں اور جن کی مساعی سے دو لاکھ سے زائد افراد مسلمان ہوئے

Marfat.com

اور آپ کی نظر کرم سے سلسلہ قادریہ میں ایک نیا سلسلہ نوشاہیہ وجود میں آیا- سلسلہ کی کتب سے پتہ چلتا ہے کہ پنجاب میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں نوشاہی سلسلہ سے وابستہ لوگ موجود نہ ہوں- ہر جگہ سلسلہ نوشاہیہ کے بڑی بڑی گدیاں موجود ہیں- ان میں سے کچھ حضرات تو حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری ؒ کی اولاد میں سے ہیں اور کچھ آپ کے خلفاء ہیں-

پیر صاحب نے مزید فرمایا کہ "میرے آباؤ اجداد میں پشت در پشت اپنے وقتوں کے مشہور ولی اللہ گزرے ہیں جن میں میرے پردادا صاحب قطب الاولیا حضرت نصیر الدین شاہ صاحب ؒ بھی شامل ہیں جن کا لقب بحر العلوم تھا' ان کی والدہ محترمہ انہیں اللہ دتہ کہتی تھیں- ان کے صاحبزادے اور میرے دادا حضرت قطب الاقطاب پیر سید چراغ محمد شاہ صاحب ؒ بھی اپنے وقت کے عظیم صوفی اور بلند پایہ بزرگ تھے- ان کا مدفن چک سواری ضلع میرپور آزاد کشمیر میں ہے- میرے والد محترم حضرت پیر سید ابوالکمال ؒ صاحب برق نوشاہی بھی بہت بڑے عالم دین اور صوفی تھے- آپ اردو' پنجابی' عربی اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے' ساتھ ہی نثر نگاری میں بھی کافی مہارت رکھتے تھے- آپ نے پانچ سو سے زائد کتب تصنیف کیں اور دادا حضور کی زیر نگرانی روحانی و باطنی علوم میں کمال حاصل کیا- 1963ء میں منگلا ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے والد بزرگوار ٹھل شریف سے ہجرت کر کے دولت نگر' ضلع گجرات سے قریب واقع ایک گاؤں ڈوگہ شریف میں اپنے ایک مرید خاص صوفی میاں خان صاحب نوشاہی کی دعوت پر تشریف لے گئے- آپ کو اس وقت بہت سے آسودہ حال مریدین نے اپنے یہاں تشریف لانے کی دعوتیں دیں لیکن آپ نے اپنے ایک غریب پر خلوص مرید کی دعوت کو قبول کر کے اکابر کی سنت پر عمل کیا-

پیر سید قطب شاہ صاحب ابدال نوشاہی نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے باکمال والد بزرگوار کے زیر سایہ حاصل کی- پرائمری تک تعلیم دولت نگر کے ایک سکول میں حاصل کرنے کے بعد منگلا کنٹونمنٹ بورڈ کے ایک سکول میں داخلہ لیا وہاں سے نویں جماعت پاس کی پھر وہ ڈوگہ شریف آ گئے اور ایک قصبہ بزرگوال میں اسلامیہ ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا- سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ وہ گاؤں کی مرکزی جامع مسجد غوثیہ کے خطیب و مدرس حضرت مولانا حافظ محمد انور نوشاہی صاحب ؒ سے دینی تعلیم حاصل کرتے رہے- پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ قادریہ نوشاہیہ ڈوگہ شریف میں بھی کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی- 1968ء میں جامعہ قادریہ کو جامعہ تبلیغ الاسلام میں ضم کر کے دولت نگر نزد ڈوگہ شریف میں مدرسہ تبلیغ الاسلام کے نام پر شروع کیا گیا- جامعہ تبلیغ الاسلام کی دعوت پر بریلی شریف انڈیا سے جامعہ منظر الاسلام کے صدر مدرس حضرت مولانا مفتی افضل حسین شاہ صاحب ڈوگہ شریف تشریف لائے تو ان سے بھی شرف تلمذ حاصل ہوا' وہ چونکہ ایک بڑے شہر سے تشریف لائے تھے اس لئے یہاں کے دیہاتی ماحول سے کچھ مطابقت نہ رکھ سکے اس لئے بعد ازاں جامعہ قادریہ فیصل آباد سے منسلک ہو گئے- پیر صاحب ان کے طریقہ تدریس سے اس قدر متاثر تھے کہ بعد ازاں فیصل آباد آ گئے اور یہاں بھی کافی عرصہ تک علوم دینیہ حاصل کرتے رہے- ابھی وہ شاید کچھ عرصہ اور

Marfat.com

حضرت شاہ صاحب سے تعلیم حاصل کرتے لیکن انہوں نے حضرت پیر سید ابوالکمال برق نوشاہیؒ کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے چکسواری آ کر جامعہ اسلامیہ کا نظم و نسق سنبھال لیا لیکن ساتھ ساتھ علم دین بھی حاصل کرتے رہے۔ پیر صاحب نے سکول کی تعلیم، سلسلہ کے کاموں اور پھر اپنی گوناگوں خاندانی مصروفیات کے سبب درس نظامی کی تعلیم مکمل نہیں کی لیکن اس کے باوجود آپ درس نظامی کے علوم پر عبور رکھتے ہیں آپ نے اسلامی تاریخ، صرف و نحو، قرآن کا ترجمہ و تفسیر اور حدیث کا علم حاصل کیا۔

پیر قطب شاہ صاحب ابدال نوشاہی 1978ء میں ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب چلے گئے جہاں انہوں نے 23 سال کی عمر میں حج کی سعادت حاصل کی۔ انہوں نے اپنے خاندان میں سب سے کم عمری میں زیارت حرمین شریفین کی سعادت اور دیگر متبرک مقامات کی حاضری کا شرف حاصل کیا۔ جون 1988ء میں عرس حضرت سید نوشہ گنج بخش قادریؒ کے موقع پر بزم نوشاہیہ برطانیہ کی دعوت پر انگلینڈ منتقل ہو گئے۔ انہوں نے جمعیت تبلیغ الاسلام کے مختلف اداروں میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ ان دنوں وہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے تبلیغی، تعلیمی اور انتظامی امور میں معاونت کر رہے ہیں اور اپنے گھر میں تعلیمی و تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اپنے والد گرامی پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ کی شخصیت اور سلسلہ طریقت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر سید قطب شاہ ابدال نے بتایا کہ ان کے والد زمانہ حاضر کے بہت بڑے صوفی تھے، آپ کو اپنے آباؤ اجداد سے روحانی و باطنی فیض وراثتاً منتقل ہوا تھا۔ خاندانی طور پر آپ کو تصوف سے گہرا لگاؤ تھا۔ انہوں نے اپنے والد قطب الاقطاب پیر سید چراغ محمد شاہ صاحب کے زیر سایہ علوم روحانی و باطنی میں کمال حاصل کیا۔ اپنے مشائخ سے آپ کو بے حد عقیدت و محبت تھی، ان کے مزار تک ننگے پاؤں اور پیدل جاتے تھے اور حاضری دیتے وقت آپ ادباً ہاتھ باندھ کر بے حس و حرکت کھڑے ہو جاتے تھے۔ حضور غوث پاک شہنشاہ بغداد حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ہے کہ مرید کو چاہئے کہ وہ مردے کی مانند ہو جائے، تو آپ اپنے مشائخ کی صحبت میں اس طرح ہو جاتے تھے کہ آپ کی کوئی مرضی اور منشا نہ رہتی تھی۔ آپ نے اپنے مریدین کو ان کے قلب کی وسعت کے مطابق نوازا اور بہت سے درویشوں کو فوراً فیض باطن عطا ہو گیا۔ کرامات کے سینکڑوں واقعات سے آپ کے روحانی مقام کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی دعا سے ہزاروں لوگ مستفید ہوئے اور لاعلاج مریضوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے شفا عطا کی۔

پیر سید قطب شاہ صاحب نے فرمایا کہ مریدین کے ساتھ والد گرامی کا تعلق اس قدر تھا کہ جب منگلا ڈیم کی وجہ سے ہمیں جہلم سے ہجرت کرنا پڑی تو اس وقت بہت سے آسودہ حال مریدین نے آپ کو اپنے پاس آنے کی دعوت دی لیکن آپ کی نظر انتخاب ایک غریب مخلص مرید صوفی میاں خان صاحب نوشاہی پر پڑی جس نے آپ سے کہا میرے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں ہے، ایک کمرہ ہے جس میں میرے گھر والے رہتے ہیں، یہ اس وقت تک آپ کے تصرف میں رہے گا جب تک آپ کا کسی اور جگہ انتظام نہیں ہو جاتا، آپ میرے استاد اور اپنے خلیفہ محترم حافظ محمد انور صاحب نوشاہی کے ہمراہ صوفی صاحب

Marfat.com

کے گھرڈوگہ شریف تشریف لے گئے اور اس جگہ کو پسند فرمایا- والد کی حیثیت سے آپ سب بھائیوں کے لئے ایک شفیق اور مہربان باپ تھے البتہ جب بھی وہ خلاف شرع یا دینی اقدار سے ہٹ کر کوئی بات دیکھتے تو نہایت سخت ہو جاتے تھے- آپ نے ہم سب بھائیوں کی تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی- اولاد کے ساتھ پیار و محبت اور خاندان کے ساتھ ان کا سلوک مثالی تھا- بیعت کے حوالے سے پیر سید قطب شاہ صاحب نے بتایا کہ انہوں نے 1972ء میں اپنے والد حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برقؔ نوشاہی سے بیعت کی اور 1973ء میں انہیں خلافت عطا ہوئی- پیر صاحب نے فرمایا کہ "1978ء تک میں مکمل طور پر والد صاحب کے ساتھ رہا اور ان کی غیر موجودگی میں تمام امور کی نگرانی کا فریضہ بھی ادا کیا لیکن گوشہ نشین طبیعت کے باعث یہاں برطانیہ میں باقاعدہ سلسلہ کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ شروع نہ کر سکا لیکن پھر بھی جو دوست احباب کچھ سیکھنے یا پوچھنے آتے ہیں ان کی رہنمائی کر دیتا ہوں' جبکہ میرے چچا اور دیگر بھائی سلسلہ نوشاہی کے فروغ کیلئے کام کر رہے ہیں-

برطانیہ میں مسلمانوں کو دین سے قریب رکھنے میں علماء و مشائخ کے کردار اور مسلمانوں کے مستقبل کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر صاحب نے کہا کہ برطانیہ میں علماء و مشائخ کی آمد سے قبل یہاں کوئی دینی ماحول نہیں تھا' ہر طرح کی مکمل آزادی تھی- لوگوں کی اکثریت دین اسلام سے بے بہرہ ہو رہی تھی یا ہو چکی تھی- لوگوں نے عیسائی عورتوں سے شادیاں کی ہوئی تھیں جب باپ فوت ہو جاتا تو بچے عیسائی یا بدھ ہو جاتے- علماء و مشائخ نے صورتحال کو سنبھالا اور لوگوں کے دینی جذبات کو بیدار کیا اس سلسلے میں جہاں اور علماء کا بڑا کردار ہے وہاں حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی دینی خدمات تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں- علماء حضرات کی شبانہ روز کوششوں کی وجہ سے اب جگہ جگہ دینی مدارس اور مساجد قائم ہو چکی ہیں' مزید دینی ادارے قائم ہو رہے ہیں اور علماء و مشائخ ان مساجد اور اداروں میں انتہائی لگن کے ساتھ دین کی خدمت کر رہے ہیں- یہ علماء کی کوششوں ہی کا نتیجہ ہے کہ آج یہاں مسلمانوں کی ساٹھ فیصد اکثریت مسجدوں میں جانا شروع ہو گئی ہے تاہم ابھی بھی بہت کام کی ضرورت ہے- سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اپنی نوجوان نسل کو مسلمان رکھا جائے' انہیں ایسا اسلامی ماحول دیا جائے جس میں وہ اپنی اسلامی زندگی سے واقفیت حاصل کر سکیں- اس سلسلے میں علماء کو سب سے پہلے انگریزی زبان کی طرف توجہ دینا ہو گی پھر نوجوانوں کو انہی کی زبان اور طریقہ تعلیم کے ذریعے دینی تعلیم دی جانی چاہئے- اس کے لئے ضروری ہے کہ سٹیٹ سکولوں کی طرز کے سکول کھولے جائیں لیکن ان میں عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ اور اسلامیات اور دینی مضامین شامل ہوں- یہاں پر سب سے ضروری بات یہی ہے کہ بچوں کو مسلمان رکھا جائے' یہاں اسلامی ماحول پیدا کرنا علماء و مشائخ کی اولین ذمہ داری ہے- اس سلسلے میں یہاں کے لوگ علماء کے ساتھ بے حد تعاون کر رہے ہیں- اور ان کے اس تعاون کی بدولت ہی برطانیہ میں علماء و مشائخ کی آمد ممکن ہوئی ہے اور لوگ تیزی سے واپس اپنے دین کی طرف لوٹ رہے ہیں-

Marfat.com

علامہ مفتی قاضی حسن رضا

علامہ مفتی قاضی حسن رضا صاحب ہزاروی کھلابٹی ایک بلند مرتبہ دینی و روحانی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں- ان کے بزرگوں اور عزیزوں میں متعدد شخصیات مسلسل دین کی خدمت سے وابستہ رہی ہیں- وہ 1996ء میں برطانیہ آئے' ان سے پہلے ان کے والد محترم علامہ مفتی سیف الرحمٰن صاحب ہزاروی کھلابٹی برطانیہ میں دینی خدمات انجام دیتے رہے ہیں- قاضی مفتی حسن رضا صاحب نے دینی تعلیم کے ساتھ مسلم اداروں سے عصری تعلیم بھی حاصل کی آج کل وہ جامعہ حنفیہ بریڈ فورڈ میں دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں-

علامہ مفتی قاضی حسن رضا صاحب 12 ستمبر 1964ء کو ہری پور میں پیدا ہوئے- ابتدائی دینی تعلیم والد گرامی مفتی سیف الرحمٰن صاحب سے حاصل کی جبکہ ناظرہ قرآن والدہ سے پڑھا- یہ ان کی خاندانی روایت ہے کہ بچے اپنی ابتدائی تعلیم والدین سے ہی حاصل کرتے ہیں ویسے بھی ان کی ددھیال اور ننھیال میں علماء کی ایک بڑی تعداد موجود رہی ہے- ان کے دادا قاضی عبدالسبحان صاحب کھلابٹی علماء اہلسنّت میں خاص مقام رکھتے ہیں ان کی تصنیف انوار الاتقیاء فی حیاۃ الانبیاء نہایت اہمیت کی حامل ہے- ان کے تایا قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی کا بھی علماء میں ایک نمایاں مقام ہے' یہ دونوں بزرگ انتقال کر چکے ہیں- قاضی حسن رضا صاحب کے پرنانا اور دیگر بزرگوں نے سعودی عرب کے مختلف شہروں میں دینی خدمات انجام دی ہیں' لوگ ہندوستان سے جا کر ان بزرگوں سے اکتساب علم کرتے تھے- ان کے ماموں قاضی عبدالدائم صاحب بھی نامور عالم دین تھے ان کی کتاب سیدالوریٰ پر انہیں ایواڈ بھی مل چکا ہے- مفتی

Marfat.com

مفتی حسن رضا صاحب جشن عید میلاد النبیؐ کے موقع پر' ایک ننھا طالب علم نعت پیش کر رہا ہے

قاضی حسن رضا صاحب نے حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب چھوروی کے قائم کردہ ادارہ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ انہوں نے اس سلسلے کی چند کتابیں اپنے نانا قاضی صدر الدین صاحب سے بھی پڑھیں۔ تجوید و قراءت کی تعلیم بھی انہوں نے مختلف اداروں سے حاصل کی۔ انہوں نے کراچی میں جامعہ قمرالاسلام سلیمانیہ میں قاری عبداللہ صاحب سے بھی تجوید پڑھی۔ دورہ حدیث و تفسیر اپنے والد گرامی صاحب سے ہی مکمل کیا۔ ان کے بھائی قاضی محمد رضا صاحب گھر کی ذمہ داریاں دیکھ رہے ہیں جبکہ دوسرے بھائی قاضی حامد رضا صاحب اسلامک یونیورسٹی میں ایل ایل ایم شریعہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے جن اساتذہ سے اکتساب علم کیا ان میں حضرت مولانا اللہ بخش صاحب اویسی' حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ قصوری صاحب' مولانا محمد یوسف فاروقی صاحب' صاحبزادہ مقبول الرحمن صاحب جو ان کے سسر بھی ہیں' مولانا محمد ریاض صاحب' مولانا اقبال صاحب' قاری غلام حسین صاحب' مولانا غلام ربانی صاحب' صاحبزادہ طیب الرحمن صاحب اور قاضی غلام یحیٰی صاحب شامل ہیں مولانا محمد یوسف فاروقی صاحب آج کل میرپور میں گلزار حبیب میں پرنسپل ہیں اور کھڑی یونیورسٹی میں بطور پروفیسر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح ضیاء المصطفیٰ قصوری صاحب سبجیکٹ سپیشلسٹ کے طور پر لاہور تعلیمی بورڈ سے منسلک ہیں۔ مفتی قاضی حسن رضا صاحب نے کہا کہ یہ والدین اور اساتذہ کی محنت اور تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دین کی خدمت کی توفیق بخشی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قاضی مفتی حسن رضا صاحب نے کراچی تعلیمی بورڈ سے ادیب عربی بھی کیا جس میں انہوں نے سیکنڈ پوزیشن حاصل کی تھی۔ انہوں نے اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے 1992ء میں ایم اے عربی کرنے

Marfat.com

کے بعد پشاور یونیورسٹی میں ڈاکٹریٹ میں بھی داخلہ لیا وہ ایم فل کی تکمیل کر رہے تھے کہ ان کی برطانیہ آمد کا سلسلہ ہوا جس کی وجہ سے وہ ڈاکٹریٹ مکمل نہ کر سکے۔ انہوں نے برطانیہ جانے سے پہلے 1986ء میں کاکول ایبٹ آباد میں جامعہ سیفیہ محمدیہ کے نام سے اپنا ایک اور ادارہ قائم کیا تھا جہاں وہ ادارے کی نگرانی کے علاوہ نماز جمعہ بھی پڑھایا کرتے تھے۔ جامعہ سیفیہ محمدیہ ایبٹ آباد کے علاقے میں ایک مرکزی اور ممتاز دینی ادارے کی حیثیت رکھتا ہے جو کاکول میں قائم ہے اس کے علاوہ چار مزید شاخیں کام کر رہی ہیں جن میں سے تین ایبٹ آباد کے مختلف علاقوں میں اور ایک پی او ایف حویلیاں میں ہے۔ 1986ء میں قائم ہونے والے اس ادارے کی مجموعی طور پر نو شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور مجموعی طور پر تقریباً 800 طلباء و طالبات یہاں حفظ و ناظرہ قرآن مجید کے علاوہ عربی ادب اور عصری تعلیم میں میٹرک ایف اے کمپیوٹر اور انگلش کی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں۔ جامعہ سیفیہ محمدیہ کے تحت اس وقت بھی تعمیر و توسیع کے جن نئے منصوبوں پر کام ہو رہا ہے ان کی لاگت 70 لاکھ روپے سے زیادہ ہے قاضی مفتی حسن رضا صاحب کی یہ خواہش اور کوشش ہے کہ اس علاقے میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے افراد کو بہترین ماحول میں معیاری سہولتیں فراہم کی جائیں۔ علامہ مفتی حسن رضا صاحب نے بتایا کہ انہوں نے اپنے نانا کے قائم کردہ دارالعلوم ربانیہ صدریہ ہری پور میں جہاں سے انہوں نے حفظ کی تکمیل کی تھی' ایک سال تک تعلیم بھی دی۔ وہ وہاں درس نظامی پڑھایا کرتے تھے۔

علامہ قاضی مفتی حسن رضا صاحب نے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے قانون اسلامی میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ بھی کیا ہوا ہے' اس کے علاوہ انہوں نے علم البلاغہ میں ایم اے کیا ہے اس حوالے سے ان کے عربی مقالے کا موضوع "اسلوب القصر بانما فی القرآن الکریم" تھا۔ اس تھیسس میں انہوں نے "انما" کے بارے میں بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ قصاص و دیت کے موضوع پر بھی ان کا ایک تحقیقی مقالہ شائع ہو چکا ہے۔ وہ اپنے والد گرامی کے ہمراہ فتویٰ نویسی کرتے رہے ہیں لیکن آج کل انہوں نے فتویٰ نویسی چھوڑ دی ہے کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ فتویٰ ایک اسلامی قانون کی حیثیت رکھتا ہے لیکن لوگ فتویٰ حاصل کرنے کے بعد اس سے بہتر یا اپنی مرضی کے قریب تر متبادل تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ایک منفی بات ہے اور اس طرح فتویٰ دینے کی اہمیت اور مقصدیت بھی باقی نہیں رہتی' پھر لوگ اصل صورت حال واضح کئے بغیر اپنی مرضی کا فتویٰ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قاضی مفتی حسن رضا صاحب جامع عرفان میں مذہبی و دینی سوالوں کے جواب بھی دیتے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد گرامی کے ساتھ حج کی سعادت بھی حاصل کی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ میں یہ سوچا کرتا تھا کہ اگر میں حج کے دوران اپنے والد کی جوتیاں بھی اٹھالوں تو یہ میرے لئے سعادت ہوگی اور اللہ نے مجھے اس سعادت سے بہرہ مند کیا۔ اپنے والد گرامی کی دینی و مذہبی خدمات اور سرگرمیوں کے حوالے سے علامہ قاضی مفتی حسن رضا صاحب نے بتایا کہ میرے والد گرامی نے زیادہ تر تعلیم اپنے والد گرامی یعنی میرے دادا محترم سے حاصل کی تھی۔ میرے دادا محترم جہاں سفر کرتے والد گرامی ان کے ساتھ رہتے تھے۔ گجرات' شرقپور شریف اور

Marfat.com

جامعہ سیفیہ محمدیہ تکیہ کاکول ایبٹ آباد کے طلبہ ماہانہ بزم سیفیہ کے اجلاس میں

راولپنڈی میں احسن المدارس' غرض جہاں بھی میرے دادا جان پڑھایا کرتے تھے والد گرامی ان کے ساتھ ہوتے تھے میرے دادا جان کے شاگردوں میں مولانا مفتی گل رحمٰن صاحب قادری اور حضرت مولانا عبدالمالک صاحب لقمانوی آج بھی برطانیہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ علامہ قاضی حسن رضا صاحب نے مزید فرمایا کہ میرے والد نے سند فراغت دارلعلوم اسلامیہ رحمانیہ سے حاصل کی تھی۔ وہ وزٹ پر برطانیہ آئے تھے۔ جمعیت تبلیغ الاسلام نے انہیں سپانسر کیا تھا اور وہ تقریباً" ساڑھے چار سال تک مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ میں دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں وہ پاکستان واپس تشریف لے گئے۔ قاضی مفتی حسن رضا صاحب نے بتایا کہ میرے والد صاحب کے شاگردوں میں مولانا عبدالشکور صاحب قادری ہزاروی' صاحبزادہ مصباح المالک لقمانوی صاحب' علامہ قاری محمد خان صاحب قادری' اور قاری سمندر خان صاحب شامل ہیں۔ والد صاحب کی علمی و دینی موضوعات پر متعدد تصانیف ہیں۔ مفتی صاحب نے بتایا کہ میرا ایک بیٹا معظم رضا ہے جس کی عمر دو سال ہے۔

اپنی برطانیہ آمد کے بارے میں علامہ قاضی مفتی حسن رضا صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ کے لئے مجھے پہلی بار جمعیت تبلیغ الاسلام نے سپانسر کیا تھا اور میں 1996ء میں برطانیہ آیا تھا لیکن صرف ڈھائی ماہ بعد واپس چلا گیا' اس کی وجہ یہ تھی کہ اول تو مجھے یونیورسٹی کی وجہ سے واپس آنا تھا دوسرے یہاں برطانیہ میں مجھے حالات بھی ٹھیک نہیں لگے' دونوں ہی باتیں تھیں۔ بہرحال دوبارہ جامعہ حنفیہ بریڈ فورڈ نے مجھے سپانسر کیا اور میں 4 اکتوبر 1998ء کو یہاں آیا اور اس وقت سے جامعہ مسجد حنفیہ میں نماز جمعہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ بچوں کی تعلیم اور درس قرآن کے سلسلے میں اپنے فرائض ادا کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب میں یہاں اطمینان سے کام کر رہا ہوں' یہ الگ بات ہے کہ انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا اور اسے خوب

Marfat.com

سے خوب تر کی تلاش رہتی ہے۔

جامعہ حنفیہ میں تدریسی سرگرمیوں اور اس سلسلے میں کسی دشواری کے حوالے سے مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں صبح نماز کے بعد مستقل درس قرآن دیتا ہوں جس میں بڑی عمر کے لوگ بھی شریک ہوتے ہیں۔ پہلے میں لوگوں کا تلفظ ٹھیک کرتا ہوں پھر ترجمہ کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ بچوں کی تعلیم کے حوالے سے میں کوئی دشواری یا مشکل محسوس نہیں کرتا جس طرح میں بچوں کو چلانا چاہتا ہوں بچے اسی طرح چلتے ہیں اور میرے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ میرے خیال میں بنیادی بات یہ ہے کہ اگر بچوں کو پیار سے تعلیم دی جائے تو کوئی دشورای نہیں ہوتی۔ پاکستان میں بھی میرا بنیادی طریقہ کار یہی تھا اور برطانیہ میں بھی کامیابی کی یہی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ عربی زبان کی تعلیم میں میری خصوصی دلچسپی ہے' عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ نوجوان عربی کی تعلیم میں دلچسپی نہیں رکھتے لیکن مجھے برطانیہ میں ایسے طالب علم ملے جنہوں نے اس میں گہری دلچسپی لی۔ مفتی صاحب نے خاص طور پر بریڈ فورڈ کے ایک نوجوان محمد سعد علی کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ محمد سعد علی نے نہ صرف عربی زبان کی اپنی تعلیم مکمل کی بلکہ میری عربی کو بھی زندہ رکھا ہوا ہے۔ اسی طرح ایک اور طالب علم ساجد حسین نے بھی نہایت ذوق و شوق سے عربی کی تعلیم حاصل کی ہے جس سے عربی میں طلباء کی دلچسپی کی عکاسی ہوتی ہے۔

برطانیہ میں طلباء کے لئے ایک دینی نصاب کی ضرورت کے ضمن میں علامہ قاضی مفتی حسن رضا صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ مشائخ کی خدمات اور طریقہ کار پر نظر ڈالیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اسلامی تربیت ایک روحانی تربیت ہوتی ہے۔ سلیس وغیرہ کا معاملہ ہم نے یونیورسٹیوں سے متاثر ہو کر کیا ہے۔ اصل تعمیر کردار کی تعمیر ہوتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی مسجد کے لئے عربی کا ایک نصاب ترتیب دیا ہے اور بچوں کے لئے ایک نصاب زیر ترتیب ہے لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ نصاب کی اتنی اہمیت نہیں ہے جتنی کردار کی ہے' اگر ایک فرد اچھا مسلمان ہے تو وہ لوگوں کی اچھی تربیت کر سکتا ہے۔ اس حوالے سے مجھے برطانیہ میں اسلام کا مستقبل روشن نظر آتا ہے اور اگر کوئی اس کے برعکس سوچتا یا نظریات رکھتا ہے تو یہ اس کے اپنے خیالات ہیں۔ انہوں نے اس ضمن میں علماء اہلسنت کی خدمات اور کوششوں کو سراہا اور کہا کہ یہ ان لوگوں کی کوششوں اور ابتدائی محنت کا نتیجہ ہے کہ ہم آج یہاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اہلسنت کے نوجوانوں کے دوسرے مسالک میں دلچسپی یا رغبت کے ضمن میں علامہ قاضی مفتی حسن رضا صاحب نے فرمایا کہ یہ صورتحال نئی نہیں ہے۔ اہلسنت ایک کھیت کی مانند ہیں جس میں ہر قسم کی فصلیں اگتی رہتی ہیں' نہ یہ کوئی مسئلہ ہے اور نہ لمحہ فکریہ۔ اصل میں نوجوانوں کی اپنی امنگیں اور مزاج ہوتا ہے اور وہ کسی بھی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں' پھر نوجوانوں میں ایک اور خاص بات یہ ہوتی ہے کہ انہیں جہاد کی ترغیب دی جائے تو وہ فوراً" اس طرف متوجہ ہو جاتے ہیں چنانچہ دوسرے مسالک کی تنظیمیں جب جہاد کی بات کرتی ہیں تو نوجوانوں کو اس میں کشش محسوس ہوتی ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان

Marfat.com

مفتی حسن رضا صاحب جامعہ سیفیہ کی لائبریری میں چند مہمانوں کے ساتھ

تنظیموں کی لیڈر شپ اور نوجوانوں میں اہلسنت کے لوگ اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے شامل ہیں۔
سلسلہ طریقت و بیعت کے حوالے سے علامہ قاضی مفتی حسن رضا صاحب نے بتایا کہ میں نے حضرت فضل الرحمن صاحب سے بیعت کی ہے ان کا سلسلہ نقشبندیہ ہے اور وہ سوات کے ایک گاؤں گوگاہ میں تشریف فرما ہیں۔ان کا مختلف سلاسل سے تعلق اور روحانی وابستگی ہے' پاکستان میں ہری پور کے ایک بزرگ حاجی فضل الرحمن صاحب اویسی ہیں ان سے بھی روحانی سلسلہ رہا ہے اس کے علاوہ نانا جان کے تمام خلفاء کے ساتھ بھی ایک تعلق ہے ۔ میرے دادا جان گجرات میں اعوان شریف کے حضرت قاضی سلطان محمود صاحب سے بیعت تھے جبکہ ماموں جان سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک تھے۔ علامہ مفتی قاضی حسن رضا صاحب نے کہا کہ میرے ایک اور شیخ جناب محمد عمران قادری صاحب بھی ہیں وہ پشاور کے علاقے پی کے رہنے والے ہیں' ان کے ساتھ بھی ایک روحانی سلسلہ ہے۔ برطانیہ میں اپنے ساتھیوں کا ذکر کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ میرے سب سے قریبی ساتھی مولانا قاری عبدالشکور صاحب قادری ہزاروی اولڈہم میں ہیں' وہ کراچی اور ہری پور میں میرے ساتھ رہے جبکہ مولانا رسول بخش صاحب سعیدی جو برمنگھم میں سلطان باہو ٹرسٹ سے وابستہ ہیں' ایک سال تک اسلامی یونیورسٹی میں میرے ساتھ رہ چکے ہیں۔

Marfat.com

علامہ مولانا عبدالرحمٰن نقشبندی مجددی

علامہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی ایک صاحب علم و عمل شخصیت ہیں۔ آپ کا تعلق ایک ایسے علمی و مذہبی خانوادے سے ہے جس میں سات پشتوں سے علماء دین اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں۔ پاکستان اور آزاد کشمیر میں دینی و تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد علامہ عبدالرحمٰن صاحب جون 1998ء سے مدنی جامع مسجد تھارن بری بریڈ فورڈ 3 سے وابستہ ہیں اور برطانیہ میں مذہب و مسلک کی ترویج و اشاعت میں اپنا موثر کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ دربار عالیہ عید گاہ شریف راولپنڈی سے وابستہ ہیں اور حضرت قبلہ عالم لاثانی پیر حبیب الرحمٰن صاحبؒ کے خلیفہ مجاز ہیں۔

علامہ عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی 1947ء میں ضلع کوٹلی کے علاقے کھوئی رٹہ میں موضع چتڑا کھانہ سیری میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم حضرت علامہ مولانا الحاج محمد صاحب نقشبندی بھی ایک

Marfat.com

باعمل عالم دین' درویش' مقرر' مدرس اور اردو' فارسی' عربی اور پنجابی کے قادرالکلام شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے علاقے کھوئی رٹہ (وادی بناہ) کی ہردلعزیز شخصیت ہیں اور ایک عرصے سے بے لوث دینی خدمات انجام دے رہے ہیں- علامہ عبدالرحمٰن صاحب کے دادا مولانا نذر محمد صاحب نقشبندی نے بھی پوری زندگی مسجد میں بچوں اور بچیوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہوئے گزار دی' ان کی بیعت دربار عالیہ چورہ شریف میں تھی- وہ فارغ اوقات میں اورادو وظائف میں مشغول رہتے تھے اور روزانہ پابندی سے دوبار قصیدہ بردہ شریف کا ختم بھی فرماتے- اپنی عمر کے آخری ایام تک نماز کی پابندی فرمائی حتیٰ کہ جب اشاروں سے نماز کی ادائیگی کی بھی طاقت نہ رہی تو فرمایا کہ اشارے کرنے میں میری مدد کرو تاکہ نماز قضا نہ ہو- ان کا وصال نومبر 1985ء میں ہوا تو لوگوں کی زبان پر تھا کہ ایک ولی کامل رخصت ہو گیا- علامہ عبدالرحمٰن کی والدہ محترمہ بھی نماز تہجد و اشراق تک کی پابند ایک دیندار خاتون ہیں- علامہ عبدالرحمٰن صاحب کے بزرگوں میں سب ہی اپنے وقت کے مستند عالم دین اور طبیب ہوئے ہیں- آپ کے دادا کے بڑے بھائی حضرت میاں مہر بخش صاحب مشہور عالم دین' ولی کامل اور طبیب حاذق تھے' انہوں نے پوری زندگی خدمت خلق اور عبادت الٰہی میں گزاری' لوگ آپ کو فرشتہ صفت کہا کرتے تھے' آپ کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے انتہائی شفا رکھی تھی' وہ فیاضانہ طبیعت کے مالک تھے' ان کا انتقال 1970ء میں ہوا- علامہ عبدالرحمٰن صاحب کے تینوں چھوٹے بھائی بھی تبلیغ دین میں مصروف ہیں-

علامہ عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی نے حضرت پیر حبیب الرحمٰن صاحب المعروف حضرت لاثانی صاحبؒ (عیدگاہ شریف راولپنڈی) کے ہاتھ پر بیعت کی ہے- انہیں دربار عالیہ عیدگاہ شریف سے خلافت اور اجازت بیعت بھی حاصل ہے- علامہ عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی نے درگاہ عیدگاہ شریف کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ دربار عالیہ رسولیہ عیدگاہ شریف کو محبت رسول اللہؐ سے خصوصی حصہ ملا ہوا ہے- شیخ اول غوث زماں حضرت باباجی حافظ عبدالکریم صاحبؒ' شیخ ثانی حضور قبلہ عالم حافظ عبدالرحمٰن صاحب المعروف حضرت ثانی صاحبؒ' شیخ ثالث حضرت قبلہ پیر حافظ حبیب الرحمٰن المعروف حضور لاثانیؒ اپنے اپنے وقت کی بے مثل و بے مثال شخصیات تھیں' اب دربار عالیہ رسولیہ میں حضرت پیر نقیب الرحمان صاحب اپنے مریدین و عقیدت مندوں کو محبت و عظمت رسولؐ سے سرشار فرما رہے ہیں-

علامہ عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی نے سکول کی ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں ہی حاصل کی جس کے بعد 1964ء میں انہوں نے میرپور کی مرکزی جامع مسجد میں واقع مدرسہ اشاعت القرآن میں داخلہ لیا جہاں حضرت علامہ مفتی محمد عبدالحکیمؒ صاحب مدرسہ کے مہتمم و خطیب تھے- مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے تین سال تک یہاں دینی تعلیم جاری رکھی اور جب منگلا ڈیم کی تعمیر کے لئے پرانے میرپور سے آبادی کا انخلاء ہوا تو ایک مہربان کے مشورے پر وہ دارالعلوم عربیہ چنیوٹ (ضلع جھنگ) تشریف لے گئے (وہ دیوبندی مسلک کا مدرسہ تھا لیکن پڑھائی بہتر تھی) مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے یہاں عالم عربی کے کورس میں داخلہ لیا دوران تعلیم ایک مولانا نے کسی نجی محفل میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان

Marfat.com

صاحب" کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کیے تو علامہ عبدالرحمٰن اور دو اور ساتھیوں نے یہ ادارہ چھوڑ کر دارالعلوم جامعہ نعیمیہ سرگودھا میں داخلہ لے لیا جہاں حضرت علامہ پیر سید حامد علی صاحب مہتمم تھے جو ایک مستند خطیب بھی تھے۔ یہاں علامہ عبدالرحمٰن صاحب کے استاد حضرت علامہ مفتی غلام رسول صاحب تھے جن کی علمی استعداد و تدریسی مہارت اور محبت و شفقت ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہے' آپ کا طویل تدریسی تجربہ 'تبحر علمی اور محبت و شفقت علامہ عبدالرحمٰن صاحب کے کام آئی اور وہ ایک بار پھر اطمینان قلب کے ساتھ حصول علم میں مگن ہو گئے۔

علامہ مفتی غلام رسول صاحب نے ایک سال کے بعد گجرات منتقل ہونے کا فیصلہ کیا تو علامہ عبدالرحمٰن صاحب کو بھی ساتھ چلنے کا حکم دیا چنانچہ وہ سرگودھا سے انجمن خدام الصوفیہ گجرات پہنچ گئے انجمن خدام الصوفیہ کے مہتمم شیخ طریقت حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب اور شیخ الحدیث حضرت علامہ پیر سید احمد شاہ المعروف حاجی پیر صاحب تھے جبکہ نظامت حضرت علامہ پیر ابوالوفاء سید محمود شاہ صاحب کے پاس تھی۔ محنت و لگن علامہ عبدالرحمٰن صاحب کو ورثہ میں ملی تھی اس لئے بڑی محبت و محنت سے پڑھائی جاری رہی۔ یہاں ان کے شریک درس طلباء میں حضرت علامہ محمد اورنگزیب صاحب بھی تھے جو آج کل لندن میں ہیں۔ آخری سال دورہ حدیث کا تھا جو سب سالوں سے مشکل اور طویل تھا کہ پورا پورا دن کتاب صحاح کے پڑھنے اور ساری ساری رات مطالعہ میں بسر ہوتی تھی۔ دن رات کی محنت اور اساتذہ کی توجہ و شفقت کے ساتھ علامہ عبدالرحمٰن صاحب نے 1971ء میں دورہ حدیث مکمل کیا اور اجتماعی دستاربندی میں فاضل درس نظامی کی سند حاصل کی۔ گجرات میں قیام کے دوران علامہ عبدالرحمٰن صاحب روزانہ صبح نماز فجر کے بعد حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب" کے درس قرآن میں شامل ہوتے۔ انجمن خدام الصوفیہ گجرات کے اس وقت کے مدرسین میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب" کے علاوہ ابوالحقائق علامہ مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی اور استاد الاساتذہ علامہ قاضی عبدالسبحان صاحب کھلابٹ بھی شامل تھے جن سے علامہ عبدالرحمٰن صاحب نے فیوض و برکات حاصل کیں۔

علامہ عبدالرحمٰن صاحب نے حصول علم کا سلسلہ مکمل ہونے کے بعد اپنے استاد محترم حضرت علامہ مفتی غلام رسول صاحب کے حکم پر دارالعلوم نعیمیہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا جہاں پہلے سال میں موقوف کے قریب پڑھنے والے جوان جوان طلبہ ملے جو بڑے قابل اور محنتی تھے۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کا سلسلہ بھی شروع کیا اور ساتھ ساتھ فاضل عربی کی پرائیویٹ تیاری بھی شروع کر دی چنانچہ سرگودھا بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان بھی نمایاں حیثیت میں پاس کیا۔ دارالعلوم انجمن خدام الصوفیہ میں دو سال کی تدریسی خدمات کے دوران علامہ عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی نے ٹاہلیانوالہ میں نماز جمعہ کی امامت و خطابت کے فرائض بھی انجام دیئے جس کے بعد انہوں نے الحاج خواجہ سائیں رکن الدین صاحب کے اصرار پر ان کے مدرسے دارالعلوم جامعہ عثمانیہ ایف ون میرپور میں ایک سال تک تدریسی خدمات انجام دیں اور موقوف علیہ کے طلبہ کو محنت سے پڑھایا۔ انہوں نے اسی

Marfat.com

دوران پرائیویٹ طور پر الشہادۃ العالیہ اور الشہادۃ العالمیہ کے امتحانات جو ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی ہیں' فرسٹ ڈویژن میں پاس کئے۔

علامہ عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ جامعہ عثمانیہ میرپور میں تعلیم و تدریس کا سلسلہ احسن طریقے سے جاری تھا کہ ان کے آبائی علاقے کھوئی رٹہ کی مرکزی جامعہ مسجد میں ایک مولانا صاحب کی وجہ سے حالات اتنے کشیدہ ہو گئے کہ ڈپٹی کمشنر اور ایس پی پولیس کو مداخلت و کارروائی کرنا پڑی اور علاقے کے لوگوں نے اصرار کیا کہ وہ گھر واپس آ کر علاقے کی اس مسجد کے معاملات کی درستگی میں اپنا کردار ادا کریں چنانچہ حضرت سائیں صاحب قبلہ کے حکم اور اجازت سے انہوں 1974ء میں مرکزی جامع مسجد کھوئی رٹہ میں امامت و خطابت سنبھالی۔ رب ذوالجلال کے کرم اور آقائے کائنات ؐ کی رحمت سے جون 1998ء تک یہ سلسلہ جاری رہا اور کسی قسم کی کوئی پریشانی اور مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ ان کے آنے سے قبل کھوئی رٹہ ضلع کوٹلی میں عید میلاد النبی ؐ منانے کی روایت نہیں تھی۔ انہوں نے اس سلسلے میں اہتمام کئے اور پورا علاقہ میلاد النبی ؐ کے جلسوں جلوسوں' محافل میلاد اور محرم سمیت دیگر مذہبی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ علاقے کے لوگ فتویٰ نویسی اور مذہبی معاملات میں رہنمائی کے لئے بھی علامہ عبدالرحمٰن صاحب سے رجوع کرتے اور وہ یہ خدمات انجام دیتے رہے۔ علامہ عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ میں نے 1970ء کے آزاد کشمیر کے الیکشن میں مسلم کانفرنس کی بھرپور حمایت کی اور میرے حلقے سے ہی سردار سکندر حیات خان صاحب منتخب ہوئے تھے اور اسی الیکشن میں سردار عبدالقیوم خان صاحب آزاد کشمیر کے صدر منتخب ہوئے تھے' ان کے اسلام دوستی کے نعرہ کی وجہ سے ہم نے ان سے بھرپور تعاون کیا تھا۔

اپنی برطانیہ آمد اور یہاں اپنی دینی و تدریسی سرگرمیوں کے حوالے سے علامہ عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی نے کہا کہ میں جون 1998ء میں مدنی جامع مسجد تھارن بری بریڈ فورڈ 3 کی انتظامی کمیٹی کی سپانسرشپ پر برطانیہ آیا۔ الحاج محمود الحسن قادری صاحب بھی مدنی جامع مسجد کی انتظامی کمیٹی میں شامل ہیں اور وہ دیگر دیانتدار مخلص اور محنتی اراکین کے ساتھ مل کر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ مدنی مسجد زمین خرید کر بنیادوں سے تعمیر کی جا رہی ہے جس میں علاقے کی مسلمان آبادی بھرپور تعاون کر رہی ہے۔ 9 کنال اراضی پر شروع کیا گیا یہ ادارہ انشاء اللہ اہلسنّت والجماعت کا ایک عظیم مرکز ثابت ہو گا۔ فی الحال عارضی مسجد میں باجماعت نماز پنج گانہ کے علاوہ جمعۃ المبارک' عیدین' گیارھویں شریف' بچوں اور بچیوں کی کلاسز' محافل ذکر اور درس قرآن و حدیث کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان پروگراموں کو مسجد کی تعمیر و توسیع کے ساتھ مزید وسعت دی جائے گی۔

برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کے حوالے علامہ عبدالرحمٰن صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ یہاں علماء کرام اور عوام اہلسنّت جس طرح کوششیں کر رہے ہیں ان کے نتیجے میں انشاء اللہ بہترین نتائج سامنے آئیں گے انہوں نے کہا کہ اگر ہم اپنے مسلک کو نہ چھوڑو اور دوسرے کے مسلک کو نہ چھیڑو کے اصول پر عمل کریں تو اتفاق و اتحاد کی فضا پروان چڑھ سکتی ہے۔

Marfat.com

مولانا محمد محسن قادری

مولانا محمد محسن صاحب قادری انڈیا سے آکر برطانیہ میں دینی خدمات انجام دینے والے نوجوان اور مستند علماء کرام میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ 1997ء میں برطانیہ تشریف لائے ہیں۔ آپ سنی دعوت اسلامی سے منسلک ہیں اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی برطانیہ میں دینی و تدریسی سرگرمیوں میں آپ کے ساتھ شریک ہیں۔ مولانا صاحب اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پوتے حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب سے بیعت ہیں اور آج کل بولٹن میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد محسن 1972ء میں بھارتی صوبے گجرات کے ضلع بھروچ کے گاؤں دیادرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام جناب آدم احمد ہے' آپ کا خاندان زمینداری سے وابستہ ہے اور وہ حویلی والا کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ مولانا محمد محسن صاحب قادری نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کی اور وہیں مکتب میں قرآن پاک ناظرہ پڑھایا۔ درس نظامی کی ابتدائی کتب بھی اسی مکتب میں مولانا ابو الکلام صاحب سے جو قاری صاحب کے نام سے مشہور ہیں پڑھیں۔ وہ نہایت مخلص اور شفیق استاد تھے اگرچہ والدین کو دینی تعلیم سے کوئی خاص شغف نہیں تھا لیکن مولانا صاحب کے چچا کی بڑی خواہش تھی کہ انکا بھتیجا قرآن پاک حفظ کرے تاہم انہیں قاری صاحب نے مشورہ دیا کہ انہیں حفظ کے بجائے کسی علمی شعبے میں داخلہ دلایا جائے کیونکہ حفظ کرنے والے بیشتر لوگ بعد میں دوسری سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں چنانچہ مولانا محمد محسن صاحب نے قاری صاحب کے پاس ہی صرف و نحو کی کچھ کتابیں پڑھنے کے بعد مولانا محمد یونس صاحب کے ساتھ جو آج کل پرسٹن میں ہیں' مدرسہ اشرفیہ مبارک پور پہنچے جہاں تین چار سال کی دینی تعلیم کے بعد جبل پور میں دار العلوم اہلسنت میں داخلہ لیا اور وہاں چار سال مزید قیام کے بعد درس نظامی کی تکمیل کی۔ مدرسہ اشرفیہ میں انہیں علامہ عبدالشکور صاحب' مولانا نصیر الدین صاحب' مولانا شمس الہدیٰ صاحب اور مولانا عبدالحق صاحب سے اکتساب علم کا موقع ملا جبکہ جبل پور میں مولانا عزیز صاحب کے علاوہ مفتی محمد ایوب صاحب اشرفی جو آج کل بولٹن میں ہیں' علامہ قمر عالم صاحب' مولانا فیاض صاحب اور مولانا رضوان صاحب سے منطق' فلسفہ' حدیث اور تفسیر کی کتابیں پڑھیں' یہ تمام اصحاب اپنے اپنے شعبے کے ماہر اور مستند اساتذہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مولانا محمد محسن صاحب کا تحصیل علم کا یہ مرحلہ 1995ء میں مکمل ہوا۔

مولانا محمد محسن صاحب نے فرمایا کہ حصول علم سے فراغت کے بعد انہوں نے دیادرہ میں ہی

Marfat.com

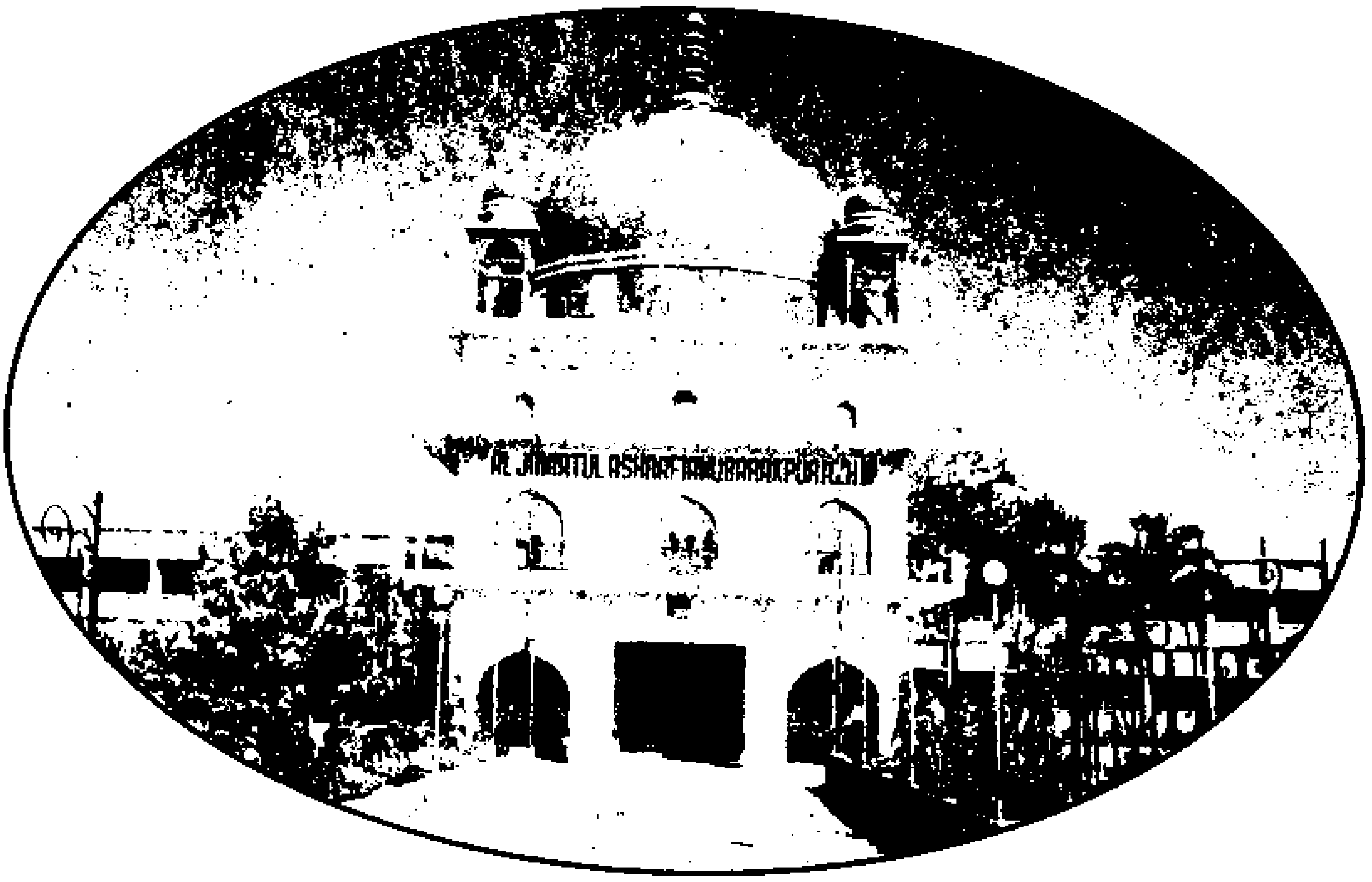

جامعہ اسلامیہ اشرفیہ مبارکپور' اعظم گڑھ

دارالعلوم نور محمدی گجرات میں صرف و نحو' منطق اور فارسی کے شعبوں میں ڈھائی سال تک تدریسی خدمات انجام دیں اور ہدایتہ النحو' نورالایضاح' قدوری' کافیہ' شرح وقایہ وغیرہ درس نظامی کی کتابیں پڑھائیں۔

سلسلہ بیعت و طریقت کے حوالے سے مولانا محمد محسن صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اپنے پیرو مرشد کے بارے میں مولانا محمد محسن صاحب نے فرمایا کہ ان کے مریدین اس وقت پوری دنیا میں موجود ہیں اور حضرت صاحب مختلف ممالک کے تبلیغی دورے کر کے لوگوں کے عقائد کی اصلاح اور مسلک اہلسنّت کی ترویج و اشاعت کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ مولانا محمد محسن صاحب نے کہا کہ میں نے یہ بیعت کسی کے کہنے پر نہیں کی بلکہ میرے استاد مولانا ابوالکلام نے میرا ان سے تعارف کرایا پھر جب حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب ہمارے گاؤں تشریف لائے تو میں نے ان سے بیعت کی سعادت حاصل کی اور مجھے فخر ہے کہ مجھے سلسلہ رضویہ قادریہ کی اس عظیم شخصیت کی زیارت و بیعت کا موقع ملا۔

برطانیہ آمد کے حوالے سے مولانا محمد محسن صاحب نے فرمایا کہ بولٹن کی مسجد غوثیہ کے احباب ہمارے گاؤں آتے رہتے تھے چنانچہ انہوں نے مجھے سپانسر کیا اور میں ان کی دعوت پر برطانیہ آیا اور 1997ء سے اس مسجد میں امام کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہوں' یہاں عصر کی نماز کے بعد درس بھی ہوتا ہے۔ مسجد غوثیہ بولٹن کے تعلیمی تدریسی اور انتظامی امور کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ جب میں یہاں آیا تو یہ مسجد بہت مختصری جگہ پر تھی' اس وقت جو کمیٹی تھی وہ بھی اب تبدیل ہو چکی ہے اور موجودہ کمیٹی نے توسیعی پروگرام کے تحت متعدد کوششیں کی ہیں۔ 24 ہزار مربع فٹ کی وسیع جگہ حاصل کی گئی ہے جہاں

Marfat.com

مسجد ' شادی ہال اور کمیونٹی سنٹر کے لئے الگ الگ ہال بنائے جا رہے ہیں۔ مسجد کا تعمیری کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ یہاں تیرہ چودہ سال سے مدرسہ چل رہا تھا لیکن باقاعدہ اور مستند مدرسین نہیں تھے اب کمیٹی نے اچھے تعلیم یافتہ مدرسین رکھے ہیں جن میں مستند حافظ ' قاری اور عالم شامل ہیں ' پہلے صرف ناظرہ قرآن کی تعلیم دی جاتی تھی اب دینی مسائل کی تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا ہے ' حفظ کی کلاس بھی شروع کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بچیوں کی دینی تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور خود میری اہلیہ اس ضمن میں تدریسی ذمہ داریاں ادا کر رہی ہیں ' وہ بچیوں کو قرآن پاک اور دینی تعلیم کے علاوہ گھر پر بھی ہفتہ اور اتوار اور عام دنوں میں شام کو خواتین کی رہنمائی کرتی ہیں۔

اپنی اہلیہ کی تعلیمی و تدریسی سرگرمیوں کے حوالے سے مولانا محمد محسن صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے باضابطہ دینی تعلیم حاصل کی ہے اور جامعہ الصدیقیہ گجرات انڈیا سے درس نظامی کی سند حاصل کی ہے۔ مولانا محمد محسن صاحب نے بتایا کہ ان کی اہلیہ صبیحہ بانو ' جن کے والد گرامی کا نام حبیب ہے ' ان کی رشتہ دار ہیں اور ان کا تعلق بھارت میں بیپلیہ نامی گاؤں سے ہے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کرنے کے بعد ضلع بھروچ میں تھام کے مقام پر واقع دینی تعلیم کے قدیم ادارے دارالعلوم معین الاسلام میں خواتین کے مدرسے جامعہ الصدیقیہ میں داخلہ لیا۔ دارالعلوم معین الاسلام کی بنیاد 33 سال قبل الحاج ولی محمد گورجی نے رکھی تھی اور علامہ نظامی سمیت کئی بڑے بڑے علماء ان کے ساتھ شامل تھے۔ اس دارالعلوم میں خواتین کے لئے درس نظامی کا ایک پانچ سالہ جامع کورس متعارف کرایا گیا ہے۔ اس وقت بھی 240 بچیاں وہاں زیر تعلیم ہیں۔ مولانا محمد محسن صاحب نے بتایا کہ ان کی اہلیہ نے درس نظامی کی سند اسی ادارے سے حاصل کی اور اب وہ برطانیہ میں دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

برطانیہ میں مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں درپیش دشواریوں اور مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا محمد محسن صاحب نے فرمایا کہ بنیادی دشواری انگلش کے حوالے سے ہے کہ یہاں بچوں کو انگلش میں سمجھانا پڑتا ہے اور میں انگلش پر عبور نہیں رکھتا ' بہرحال کام اس طرح چل جاتا ہے کہ میں یہاں اردو اور گجراتی بولتا ہوں ' یہاں جو بچے ہیں وہ بھی زیادہ تر اسی علاقے کے ہیں اور گجراتی سمجھ لیتے ہیں لیکن پھر بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ جتنا بہتر طریقے سے انگلش میں پڑھایا اور سمجھایا جا سکتا ہے اتنا گجراتی میں ممکن نہیں ہے۔

مولانا محمد محسن صاحب نے برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کے حوالے سے فرمایا کہ اگر بچوں کو دین کے قریب لانے اور رکھنے کے لئے محنت کی جائے تو کامیابی ہو سکتی ہے اور اس کی مثالیں موجود ہیں۔ ہمارے بہت سے نوجوان ہیں جو مانچسٹر اور بولٹن میں کالج یا یونیورسٹی جاتے ہیں ' ان کے چہروں پر داڑھی ہے ' سروں پر عمامے ہیں ' وہ اسلامی لباس پہنتے ہیں ' ان میں اسلام کی محبت اور جذبہ موجود ہے۔ اگر نوجوانوں پر محنت کی جائے تو ان میں انقلاب آ سکتا ہے لیکن صورت حال یہ ہے کہ ہم ابھی تک کوئی مناسب نصاب مرتب نہیں کر سکے ہیں۔ یہ اکابر علماء کرام کی ذمہ داری ہے اور انہیں اس سلسلے

Marfat.com

میں کوشش کرنی چاہیے- حال ہی میں ایک کتاب "نورانی تعلیم" انگلش میں تیار ہوئی ہے- یہ حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کے شاگرد مفتی جلال الدین صاحب کی تصنیف ہے' اس کے پانچ حصے ہیں اور اس کا پرسٹن کے سلیم برکاتی صاحب نے انگلش میں ترجمہ کیا ہے' کئی مساجد میں یہ کتاب بطور نصاب پڑھائی جا رہی ہے- اس کتاب میں ایک طرف اردو ہے' اور دوسری طرف انگلش' اردو میں پڑھانے کے دوران اگر کوئی مشکل پیش آتی ہے تو بچہ دوسری طرف انگلش میں اسے پڑھ کر خود مفہوم سمجھ لیتا ہے' یہ کتاب بھارت اور پاکستان سے شائع ہوئی ہے' انگلش میں اسے برطانیہ سے شائع کیا گیا ہے- اس طرح کی کتابوں اور مسلسل پرخلوص کوششوں کے ذریعے برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کا اسلامی تشخص محفوظ بنایا جاسکتا ہے-

اپنی دیگر دینی و مذہبی سرگرمیوں کے بارے میں مولانا محمد محسن صاحب نے فرمایا کہ میں سنی دعوت اسلامی سے بھی منسلک ہوں' یہ تحریک برطانیہ میں کافی سرگرم ہے اور اس کی کوششوں کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے ہیں- یہ تحریک 1991ء میں بھارت کے شہر بمبئی میں قائم ہوئی اور اہلسنّت کے جید علماء کرام علامہ اظہر القادری صاحب' قاری ظہیر الدین صاحب اور سید حامد اشرف صاحب نے اس کی بنیاد رکھی- گزشتہ 9 سال میں یہ تحریک پورے بھارت کے علاوہ کینیڈا' امریکہ' ملاوی اور افریقہ تک پھیل چکی ہے' اس تحریک سے وابستہ افراد اور علماء دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں- اس تحریک کی خاص بات یہ ہے کہ اس سے وابستہ افراد پر کسی دوسری تنظیم یا جماعت میں شمولیت اختیار کرنے یا حصہ لینے کے سلسلے میں کوئی پابندی نہیں ہے بلکہ اس تحریک کی بنیادی دعوت یہ ہے کہ قرآن و سنت کے احکامات پر خود عمل کرو' اپنی عاقبت سنوارو اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم اور ترغیب دو- سنی دعوت اسلامی کے مہتمم اعلیٰ علامہ قاری محمد شاکر رضوی صاحب ہیں جبکہ برطانیہ میں اس کے سربراہ مولانا محمد یونس صاحب قادری رضوی ہیں جو پرسٹن میں مقیم ہیں- تنظیم سے وابستہ دوسرے حضرات میں علامہ محمد اقبال صاحب مصباحی' مولانا محمد حنیف رضوی صاحب اور مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی شامل ہیں جبکہ علامہ قمرالزماں اعظمی صاحب اس تنظیم کے خصوصی اور سرگرم رکن ہیں- مولانا محمد محسن صاحب نے بتایا کہ وہ خود بھی تنظیم کے عہدیدار نہیں ہیں بلکہ ایک عام رکن کی حیثیت سے اس کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں-

Marfat.com

علامہ قاری محمد اسحاق نعیمی

علامہ مولانا قاری محمد اسحاق صاحب نعیمی ایک عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے مدرس اور منتظم بھی ہیں' خاص طور پر تعلیم و تدریس کے شعبے سے آپ کو گہری دلچسپی اور وابستگی ہے۔ پاکستان میں طویل عرصہ اس شعبے سے وابستہ رہنے کے بعد آپ نے برطانیہ میں بھی مساجد اور مدارس کے ساتھ ساتھ عصری اور عمومی تعلیم کے کئی ادارے قائم کئے اور انہیں کامیابی سے چلایا۔ آپ کا موقف ہے کہ تعلیم و تربیت کے شعبے میں حقیقی کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب اساتذہ یا معلم اس شعبے سے پوری لگن اور خلوص رکھتے ہوں۔ آپ مارچ 1985ء سے برطانیہ کے مختلف شہروں میں دینی' تدریسی اور تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد اسحاق نعیمی صاحب 10 اکتوبر 1956ء کو آزاد کشمیر میں پلندری کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی سعد محمد قریشی صاحب ایک دیندار اور نیک شخصیت تھے۔ تاہم قاری محمد اسحاق نعیمی صاحب اپنے خاندان میں وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے عملی طور پر اس شعبے کو اختیار کیا ہے۔ آپ کے بڑے بھائی صاحب نے بھی مولوی فاضل کا کورس کیا ہے لیکن وہ اس شعبے سے وابستہ نہیں ہیں۔ علامہ

Marfat.com

علامہ محمد اسحاق صاحب نعیمی (دائیں جانب سے) مسجد اقصیٰ پرسٹن کے ٹرسٹی شیخ عبدالحمید صاحب' چیف ٹرسٹی محمد ریاض بھٹی صاحب اور ٹرسٹی حاجی طاہر علی صاحب کے ساتھ

قاری محمد اسحاق صاحب نعیمی نے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی' اس وقت ان کے بڑے بھائی صاحب راولپنڈی میں مولوی فاضل کر رہے تھے۔ قاری صاحب جب بھی بھائی سے راولپنڈی ساتھ لے جانے کے لئے کہتے تو وہ فرماتے ہیں آپ کچھ سپارے حفظ کر کے دکھائیں۔ چنانچہ قاری صاحب نے بغیر کسی استاد کے گھر پر ہی قرآن پاک کے تین سپارے حفظ کر لئے اور والد صاحب کو سنانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ جب آپ چھٹی جماعت میں آئے تو بڑے بھائی نے آپ کو راولپنڈی میں جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی میں علامہ حسین الدین شاہ صاحب کے پاس داخل کر دیا جہاں انہوں نے حفظ کلام پاک آغاز کیا لیکن قاری صاحب نے کچھ عرصے بعد ہی یہ ادارہ چھوڑ کر عیدگاہ روڈ پر مدرسہ انوار العلوم میں داخلہ لے لیا اور وہاں سے 12 سال کی عمر میں حفظ اور تجوید کی تکمیل کی۔ ادارہ انوار العلوم دیو بندی مسلک سے تعلق رکھتا تھا اور وہ خود بھی اسی مکتبہ فکر سے منسلک تھے۔ ان کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ دوسرے طلباء کو بھی قائل کر کے اس مسلک میں لے آئیں لیکن آخر کار وہ مطالعہ' جستجو اور تحقیق کے بعد مسلک اہلسنّت کی طرف واپس آ گئے۔ انوار العلوم سے حفظ و تجوید کی تکمیل کے بعد علامہ صاحب درس نظامی کے لئے جامعہ قادریہ حقانیہ اٹک چلے گئے جہاں کئی ماہ تو طلباء سے بحث مباحثے میں ہی گزر گئے۔ اٹک میں جامعہ قادریہ حقانیہ میں ان کے استاد صاحبزادہ عبدالطاہر صاحب رضوی تھے جو پیر عبدالصبور صاحب کے صاحبزادہ تھے جو عام طور پر بادشاہ صاحب کے نام سے پہچانے جاتے تھے' ان کا تعلق سلسلہ قادریہ سے تھا۔ صاحبزادہ عبدالطاہر صاحب رضوی نے انہیں مسلک اہلسنّت میں واپسی کے لئے مجبور تو نہیں کیا تاہم بعض ایسی کتابیں اور لٹریچر فراہم کیا جس سے ان کی رہنمائی ہوئی اور وہ ایک قطعی فیصلہ کرنے میں کامیاب ہوئے گویا علامہ محمد اسحاق صاحب نعیمی مسلک اہلسنّت کی طرف واپس آ گئے۔ انہوں نے اٹک میں قیام کے دوران ایک طرف درس نظامی کی تعلیم جاری رکھی تو دوسری طرف پرائیویٹ طور پر پہلے آٹھویں اور پھر

Marfat.com

علامہ محمد اسحاق صاحب نعیمی ایکرنگٹن میں چیئرمین ر-شیل ایکوالٹی کونسل طارق صدیقی صاحب اور ایم پی مسٹر کن ہارگریو کے ساتھ

میٹرک کا امتحان دیا اور کامیابی حاصل کی- اسی طرح درس نظامی کے دوسرے سال کے دوران الیکٹریکل انجینئرنگ میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے کورس میں بھی داخلہ لے لیا' ساتھ ساتھ ایف اے کی تیاری بھی جاری رہی چنانچہ دورہ حدیث' الیکٹریکل انجینئرنگ اور ایف اے یہ تینوں امتحانات ایک ہی وقت میں ہوئے اور انہوں نے تینوں میں کامیابی حاصل کی- علامہ صاحب نے درس نظامی جامعہ قادریہ حقانیہ اٹک سے مکمل کیا تاہم دورہ حدیث کا امتحان لاہور جاکر جامعہ نظامیہ سے دیا جبکہ دورہ قرآن بہاولپور سے 1981ء میں کیا- دورہ حدیث کی سند 1982ء میں حاصل کی- تجوید القرآن کے سلسلے میں انہوں نے جن کتب کا مطالعہ کیا ان میں زینت القراء قاری غلام رسول صاحب کی علم التجوید' فوائد مکیہ' معلم القرآن اور تجوید القرآن شامل ہیں-

اپنے اساتذہ کرام کے بارے میں علامہ محمد اسحاق صاحب نعیمی نے فرمایا کہ انہوں نے دس سے زیادہ اساتذہ سے اکتساب کیا لیکن ان میں تین اساتذہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں' قاضی محمد انوار الحق صاحب جو دورہ حدیث کے استاد تھے اور انہوں نے زیادہ وقت جنوبی افریقہ میں گزار تھا دوسرے قاضی عبدالوہاب صاحب جو مشہور حفاظ میں سے تھے اور تیسرے سید سلیمان شاہ صاحب - یہ تینوں اساتذہ انتقال فرما چکے ہیں' ان کی شفقت توجہ اور محبت مثالی تھی اور انہوں نے یہ کہہ رکھا تھا کہ کسی بھی مسئلے یا پریشانی میں ان سے ہر وقت رجوع کیا جاسکتا ہے-

سلسلہ بیعت و طریقت کے بارے میں مولانا محمد اسحاق صاحب نعیمی نے فرمایا کہ میں قادری سلسلے سے منسلک ہوں اور میں نے اٹک میں قیام کے دوران پیر عبدالصبور بادشاہ صاحب سے بیعت کی تھی' اگرچہ میں جب ان کے دارالعلوم جامعہ قادریہ حقانیہ میں طالب علم تھا تو اسی وقت میں نے ان سے بیعت کی خواہش کی تھی لیکن انہوں نے ہمیشہ یہ کہا کہ جب آپ فارغ ہو جائیں گے تو دیکھا جائے گا- دراصل

Marfat.com

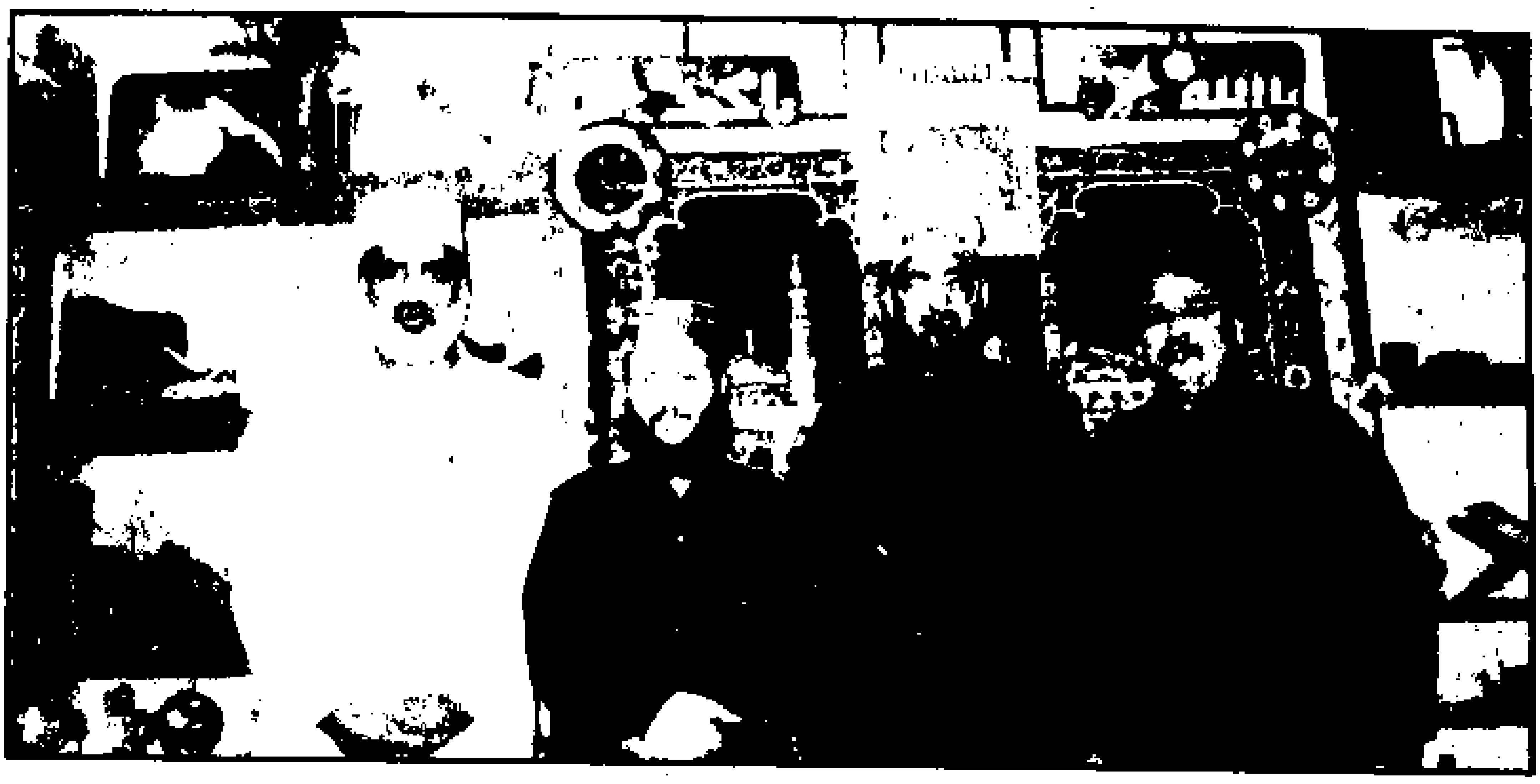

حاجی اشرف علی صاحب اور حاجی عبدالغفور صاحب مسجد کمیٹی کے الیکشن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کے بعد چیف ٹرسٹی محمد ریاض بھٹی صاحب اور خطیب مولانا محمد اسحاق صاحب نعیمی کے ساتھ

وہ زیادہ مرید بنانے پر یقین نہیں رکھتے تھے اور میرے خیال میں شاید ان کے پچاس ساٹھ سے زیادہ مرید نہیں ہوں گے بہرحال جب میں جامعہ قادریہ حقانیہ سے حصول علم سے فارغ ہوا تو انہوں نے بیعت کی اجازت دی اور میں ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ قادریہ میں داخل ہو گیا۔

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کے ایک استاد مفتی گل رحمٰن صاحب (جو اب برمنگھم میں تشریف فرما ہیں) کے حوالے سے علامہ قاری محمد اسحاق صاحب نعیمی نے بتایا کہ جامعہ قادریہ حقانیہ اٹک میں درس نظامی کے چوتھے سال میں منطق کا پرچہ مفتی گل رحمٰن صاحب نے بنایا تھا اس پرچے میں انہوں نے ایک شعر دے کر لکھا تھا کہ اس کا مطلب بیان کر کے اپنی قابلیت کا سکہ بٹھادیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ ہم چار طلباء کا ایک گروپ تھا اور ہم اکثر آتے جاتے وہی شعر پڑھا کرتے تھے' اس کا مطلب و مفہوم ہمارے علم میں تھا چنانچہ ہم نے وہ سوال حل کر دیا جس پر مفتی صاحب نے ہمارے مدرسہ کو لکھا کہ ان چاروں طلباء کو میرے پاس بھجوایا جائے چنانچہ ہم کچھ عرصہ ان کے پاس رہے اور اس طرح وہ بھی ہمارے اساتذہ میں شامل ہیں۔

پاکستان میں اپنی تدریسی خدمات کے حوالے سے مولانا محمد اسحاق صاحب نعیمی نے فرمایا کہ "تدریس کا سلسلہ زمانہ طالب عملی سے ہی شروع ہو گیا تھا کیونکہ ہمارے استاد محترم کا طریقہ کار یہ تھا کہ اگلے درجے کے طلباء پچھلے درجے کے طلباء کو پڑھاتے تھے اور وہ خود نگرانی کرتے' جہاں کہیں غلطی ہوتی وہ اصلاح و رہنمائی فرما دیتے۔ اس طرح ہمیں پڑھنے کے ساتھ پڑھانے کا تجربہ اور اعتماد بھی حاصل ہوا۔ اسی طرح امامت و خطابت کا سلسلہ بھی دوران تعلیم ہی شروع ہو گیا تھا۔ 1982ء میں تعلیم کے سلسلے سے فراغت کے بعد میں نے واہ آرڈیننس فیکٹری کی برانچ سنجوال فیکٹری کی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض سنبھالے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے الیکٹریکل انجینئرنگ کے کورس کے حوالے سے بڑے

Marfat.com

بھائی صاحب نے جو بائیس سال سے سعودیہ میں ہیں ویزا بھجوادیا چنانچہ ڈیڑھ سال ریاض میں ایک کمپنی کے ساتھ کام کیا اصل مقصد انجینئرنگ یا روزگار نہیں تھا بلکہ سعودی عرب میں بیت اللہ اور روضہ رسولؐ کی زیارت اور حاضری کا شوق تھا جو اس طرح پورا ہوا۔ پھر 1983ء میں حج اکبر کی سعادت بھی نصیب ہوئی پھر خیال آیا کہ اتنی دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان دوسرے کاموں سے وابستگی صحیح نہیں ہے۔ میرے اساتذہ بھی اس پر ناراض تھے چنانچہ سعودی عرب سے چھٹی لے کر پاکستان آیا اور گوجرخان کے قریب بیول میں خطابت شروع کردی۔ اسی دوران میری ملاقات حاجی محمد صادق صاحب سے ہوئی جو بریڈفورڈ میں رہتے ہیں۔ ان کے بھائی کا پاکستان میں انتقال ہوا تو جنازے پر ان سے تعارف ہوا پھر پاکستان میں ان کے تین مہینے قیام کے دوران بھی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ انہوں نے ہی برطانیہ کے لئے مجھے سپانسر کیا اور میں مارچ 1985ء میں برطانیہ آگیا"۔

برطانیہ میں اپنی دینی سرگرمیوں اور مصروفیات کے حوالے سے علامہ قاری محمد اسحاق صاحب نعیمی نے فرمایا کہ "بریڈفورڈ میں صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب سے میری جان پہچان تھی اور ان کے چھوٹے بھائی صاحبزادہ عتیق الرحمٰن سے جو میرپور میں ہیں' زمانہ طالب علمی میں انجمن طلباء اسلام کے حوالے سے تعلقات تھے۔ چنانچہ ان حضرات کی وساطت سے میں لیڈز میں مسجد بلال سے وابستہ ہوگیا۔ اگرچہ امامت وخطابت بھی میرے فرائض میں شامل ہے لیکن میری اصل دلچسپی اور شوق تدریس کے ساتھ ہے کہ بچوں کو بہترین تعلیم تربیت فراہم کی جائے۔ پاکستان میں بھی میرا اصل موضوع یہی تھا اور برطانیہ میں بھی مجھے اس کی کمی اور ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ میں نے ہر جگہ بچوں کی بہتر سے بہتر تعلیم و تربیت کے لئے کوششیں کی ہیں"۔ بلال مسجد سے اپنی وابستگی کے حوالے سے آپ نے فرمایا کہ "بلال مسجد میں میرے جانے سے پہلے سے گروہ بندیاں اور اختلافات موجود تھے اور مجھ سے پہلے بھی علماء کرام ٹرسٹیوں' کمیٹیوں اور ممبران کے اختلافات کا شکار ہو چکے تھے اس لئے میں بھی وہاں زیادہ عرصہ نہیں رہ سکا' صرف نو مہینے کام کرنے کے بعد میں نے ہوم آفس کو مطلع کردیا کہ میرا ویزا بلال مسجد کے نام پر تھا اور میں وہاں سے فارغ ہوگیا ہوں۔ ہوم آفس نے میرا شکریہ ادا کیا کہ میں نے انہیں صورتحال سے مطلع کیا تاہم انہوں نے کہا کہ میں یہاں کوئی اور کام کرسکتا ہوں اور جب کوئی ادارہ جوائن کروں تو انہیں بتادوں۔ اسی دوران صاحبزادہ فیاض الحسن صاحب نے مجھ سے رابطہ کیا' ان کے کچھ مریدوں نے بچوں کی تدریس کے سلسلے میں میرا طریقہ کار دیکھا اور پسند کیا تھا چنانچہ میں ان کے پاس سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم چلا گیا اور بلال مسجد کی طرز پر وہاں تعلیمی نظام قائم کرنے کے لئے کام شروع کیا۔ تقریباً" چار ہفتے بعد صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ امریکہ میں ان کا ایک سنٹر ہے جہاں وہ مجھے بھیجنا چاہتے ہیں لیکن اتفاق یہ ہوا کہ بولٹن میں مکہ مسجد کے منتظمین نے میرے استاد محترم مفتی گل رحمٰن صاحب سے رابطہ کیا جو خود پہلے وہاں رہ چکے تھے' مفتی صاحب نے مجھے وہاں کے لئے نامزد کیا اور میں برمنگھم سے مکہ مسجد بولٹن چلا گیا۔ قاری جاوید اختر صاحب چشتی (جو آج کل مانچسٹر میں مرکزی جامع مسجد وکٹوریہ پارک کے امام اور مدرس کے فرائض

Marfat.com

مولانا محمد اسحاق نعیمی صاحب مسجد اقصیٰ کی اعلیٰ انتظامیہ کے ساتھ اہم معاملات پر محوِ گفتگو ہیں

انجام دے رہے ہیں) بھی ان دنوں وہیں تھے۔ گروہ بندیوں اور اختلافات کی وجہ سے میں وہاں بھی صرف آٹھ ماہ رہ سکا اور قاری جاوید اختر صاحب اور میں نے وہاں سے علیحدگی اختیار کرلی' وہ مانچسٹر چلے گئے اور میں مارچ 1987ء میں غوثیہ مسجد ایکرنگٹن میں آگیا"۔

علامہ محمد اسحاق صاحب نعیمی اپنے سکول کے قیام کے حوالے سے فرمایا کہ "میں نے غوثیہ مسجد میں مارچ 1991ء تک خدمات انجام دیں' ساتھ ہی ایکرنگٹن میں نعیمیہ اکیڈمی کے نام پر ایک پرائیویٹ سکول بھی قائم کیا' چار بچوں سے کلاس سے ابتدا کی لیکن پھر یہ بھی ہوا کہ ایکرنگٹن سکول کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی اور بولٹن' بلیک برن اور کلیدرے میں ہماری تین برانچیں قائم ہوگئیں' ہمارے پاس تین سو سے زیادہ بچے بچیاں تھے اور لوگ ہمارے تعلیمی نظام کو پسند کررہے تھے۔ ہم نے اس ضمن میں پاکستانی ہائی کمیشن سے رابطہ کیا تھا کہ ہم بچوں کو میٹرک کی سطح پر مکمل تیاری کرائیں گے' آپ سے رابطہ کریں گے' آپ پاکستان سے پرچے منگوا کر ان کے امتحان کا انتظام کریں لیکن برطانیہ میں ہوتا یہ ہے کہ جب بچے سولہ سترہ سال کے ہو جاتے ہیں تو کوئی نہ کوئی کام شروع کردیتے ہیں اور ان کے پاس پڑھنے کا وقت نہیں ہوتا لیکن پھر بھی میرے ادارے نعیمیہ اکیڈمی سے بچوں کی ایک بڑی تعداد نے اولیول اور اے کے امتحانات پاس کیے"۔

نعیمیہ اکیڈمی اور اپنے نام کے ساتھ نعیمی لکھنے کے حوالے سے مولانا محمد اسحاق نعیمی صاحب نے فرمایا کہ "میں کالج میں تفسیر نعیمی کا کثرت سے مطالعہ کرتا تھا چنانچہ میرے استاد قاضی انوارالحق صاحب نے مجھے نعیمی کہہ کرپکارنا شروع کردیا' یہ لفظ مجھے اتنا اچھا لگا کہ میں نے اسے اپنے نام کا حصہ بنالیا۔ نعیمیہ اکیڈمی حکومت سے منظور شدہ ادارہ تھا اور ہمیں مقامی کونسل سے گرانٹ بھی ملتی تھی۔ اکیڈمی میں اور بھی اساتذہ کام کرتے تھے اور ہم بچوں کو انگلش میں تعلیم دیتے تھے۔ یہ تمام کام اچھی طرح چل رہا تھا لیکن پاکستان میں اپنے والد گرامی کی علالت کی وجہ سے مجھے ایک سال میں چار مرتبہ پاکستان جانا پڑا اور میری عدم موجودگی میں تعلیم نظام اور طریقہ کار قائم نہیں رہ سکا' ٹیچرز کے درمیان بھی اختلافات ہوگئے'

Marfat.com

ادارے کو کافی نقصان پہنچا اور چار برانچوں میں سے صرف ایکرنگٹن اور بلیک برن کی برانچیں باقی رہ گئیں۔ تاہم ہماری اکیڈمی کے طریقہ تعلیم اور بچوں کی تعلیم میں میری دلچسپی کے پیش نظر ہیم واک کالج والوں نے ہمارے ساتھ رابطہ کیا اور کہا کہ مختلف مضامین اور شعبوں میں بالغوں کے لئے کلاسیں شروع کی جائیں چنانچہ ہم نے خواتین کے لئے ڈریس میکنگ اور سیکنڈ لینگویج کی کلاسیں اور مردوں کے لئے اسلامک سٹڈیز' قرآنی تعلیم اور اردو کی کلاسیں شروع کیں یہ کلاسیں ہم نے ان تمام مقامات پر شروع کیں جہاں جہاں ہمارے سنٹر موجود تھے۔ 1998ء تک یہ سلسلہ چلتا رہا لیکن میری صحت ایسی ہوگئی کہ زیادہ کام کرنا اور زیادہ وقت دینا میرے لئے ممکن نہیں رہا پھر کچھ سیاسی مسائل بھی تھے۔ میرا تعلق کنزرویٹو پارٹی سے تھا۔ ہمارے ایم پی اے ہار گئے' سکول منسوخ کردیا گیا۔ اس تمام صورتحال کے باعث یہ سلسلہ ختم کرنا پڑا اور میں پرسٹن آ گیا۔ وہاں بھی ایک پرائیویٹ سکول شروع کیا جو کرائے کی عمارت میں تھا لیکن مالک مکان سے تنازعہ کے باعث سکول جاری نہیں رہ سکا اور میں مسجد اقصیٰ سے وابستہ ہو گیا"۔

علامہ قاری محمد اسحاق صاحب نعیمی نے فرمایا کہ "میں جب پرسٹن آیا تو میرا مسجد سے وابستہ ہونے کا پروگرام نہیں تھا۔ میں 1990ء سے یہاں نماز پڑھ رہا تھا اور اب بھی یہی سوچا تھا کہ اپنے کام میں لگا رہوں گا لیکن یہاں آیا تو مسجد کے چیف ٹرسٹی ریاض بھٹی صاحب اور اشرف علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ ہمارے پاس خطیب نہیں ہے آپ یہاں آجائیں۔ حافظ عارف صاحب یہاں امام کے طور پر کام کررہے ہیں اور عارضی خطیب ہیں' وہ چھٹی پر پاکستان جارہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں عارضی طور پر کام نہیں کرتا کیونکہ میرا بچوں کی تعلیم و تدریس کا ایک طریقہ کار اور نظام ہے اور میں ایک خاص لگاؤ سے یہ کام کرتا ہوں اس لئے میں عارضی بنیادوں پر کام نہیں کرسکتا چنانچہ میں نے 12 مارچ 1999ء کو یہاں باضابطہ طور پر امامت و خطابت اور تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ خلیفہ قاری محمد یٰسین صاحب نوشاہی اور میں مل کر یہاں کام کررہے ہیں"۔

مولانا محمد اسحاق صاحب نعیمی نے کہا کہ میں مسجد سے وابستہ رہوں یا پرائیویٹ سکول سے' میرا کام کرنے کا اپنا ایک انداز ہے۔ میں نے کبھی کسی چیز کو اپنے اوپر مسلط نہیں کیا' اسی طرح کبھی یہ بھی نہیں سوچا کہ میں یہ کام کررہا ہوں اگر میں پیچھے ہٹ جاؤں گا' تو یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا' ہاں یہ ضرور ہے کہ میں کام اپنے طریقہ کار اور آزادی کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔

برطانیہ میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں پیش آنے والی مشکلات اور ان کے ازالہ کے لئے کوششوں کے حوالے سے علامہ محمد اسحاق صاحب نعیمی نے فرمایا کہ برطانیہ میں سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان میں بچوں کی مادری زبان پنجابی کشمیری سندھی وغیرہ اور قومی زبان اردو ہے جو وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ لیکن یہاں برطانیہ میں ان بچوں کی مادری زبان انگلش بن گئی ہے اس لئے یہاں ایسے ٹیچر ہونے ضروری ہیں جو انگلش اور اردو دونوں زبانوں پر عبور رکھتے ہوں' اس کے ساتھ ساتھ بلکہ زیادہ اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ ہمارے علماء اور اساتذہ میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں وہ لگن اور خلوص

Marfat.com

(دائیں طرف سے) جامع مسجد اقصیٰ پرسٹن کے چیف ٹرسٹی محمد ریاض بھٹی صاحب' ٹرسٹی حاجی شیخ عبدالحمید صاحب' ٹرسٹی حاجی طاہر علی صاحب' نومنتخب صدر حاجی اشرف علی صاحب اور نومنتخب جنرل سیکرٹری حاجی عبدالغفور صاحب

موجود نہیں ہے جو ہونا چاہئے۔ علماء کرام کا نقطہ نظریہ ہے کہ والدین دو گھنٹے کے لئے بچوں کو مسجد میں بھیج کر اپنے سر سے بوجھ اتار دیتے ہیں اور ہم محض دو گھنٹے میں قرآن پاک' اردو اور دینی تعلیمات میں سے کیا کچھ دے سکتے ہیں۔ علامہ قاری اسحاق صاحب نعیمی نے کہا کہ میں علماء واساتذہ کے اس نقطہ نظر سے اتفاق نہیں کرتا میرے خیال میں دو گھنٹے یہاں برطانیہ کے سماجی پس منظر اور صورتحال میں کافی وقت ہے کیونکہ بچے سکول جاتے ہیں' ہمارے پاس آتے ہیں اور اس صورتحال میں بعض اوقات انہیں کھانے پینے کا بھی وقت نہیں ملتا' اس لئے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم ان دو گھنٹوں سے کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ علامہ صاحب نے کہا کہ ہمیں سب سے پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہمیں کیا پڑھانا ہے کیونکہ بعض اوقات استاد نے کوئی پروگرام ہی نہیں بنایا ہوتا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنی مسجد میں بچوں کی عمروں کے حساب سے گروپ بنائے ہیں اور پھر اس حساب سے ان کے لئے باقاعدہ سلیبس بنایا ہے' یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاس بچے ٹھیک پانچ بجے پہنچ جاتے ہیں اور سات بجے چھٹی ہوتی ہے لیکن اس دو گھنٹے کا باقاعدہ ٹائم ٹیبل بنا ہوا ہے اور اس کے مطابق کام ہو رہا ہے۔

علامہ محمد اسحاق نعیمی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں برطانیہ میں ایسے اساتذہ کی ضرورت ہے جن کے پاس مطلوبہ استعداد اور صلاحیت ہو اور جو یہاں کے بچوں کی تعلیمی ضروریات اور ماحول کو سمجھتے ہوں' اور سب سے بڑھ کر بچوں کو پڑھانے کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں۔ برطانیہ میں بعض علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ پاکستان میں تو ہم دورہ قرآن اور دورہ حدیث کراتے تھے' یہاں اس طرح نہیں پڑھایا جا سکتا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ میں ہزاروں کی تعداد میں لڑکے اور لڑکیاں میری شاگرد ہیں جنہیں قرآن پڑھانے میں مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ قاری محمد اسحاق نعیمی صاحب نے کہا کہ تعلیم و تربیت کے حوالے سے یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ پڑھانے اور سمجھانے میں فرق ہے' اگر کوئی فرد کسی چیز کو طوطے کی طرح رٹ رہا ہے لیکن نہ وہ اسے سمجھ رہا ہے نہ اس کی اہمیت سے واقف ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے' قرآن پڑھانے اور نماز سکھانے کا فائدہ تب ہی ہے جب پڑھنے اور سیکھنے والا اسے سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی اہمیت اور افادیت سے بھی واقف ہو انہوں نے اس ضمن میں ایک مثال دیتے ہوئے کہا کہ سکول میں ایک

Marfat.com

بچی سے اسکی ٹیچر نے کہا کہ تم لوگ ہر روز کیوں نماز پڑھنے مسجد جاتے ہو' دیکھو ہم اتوار کو جاتے ہیں تم لوگ صرف جمعہ کو چلے جایا کرو۔ بچی کو یہ بات بری لگی' اس نے گھر میں بھی بات کی' اپنے استاد سے بھی کی لیکن وہ اسے خاطر خواہ جواب نہیں دے سکے۔ جب مجھے معلوم ہوا تو میں نے اس بچی سے کہا کہ ایک فیکٹری میں ایک شخص روزانہ جاکر کام کرتا ہے اور ایک شخص صرف ہفتے میں ایک دن جاتا ہے تو کس کو زیادہ معاوضہ ملے گا۔ بچی کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی اور اس نے سکول جاکر اپنی ٹیچر کو یہ جواب دیا تو وہ ٹیچر ہمارا تعلیمی نظام دیکھنے مسجد میں آئیں۔

علامہ قاری محمد اسحاق صاحب نعیمی نے فرمایا کہ ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ بچہ 16 سال کا ہوگا تب ہم اسے کوئی ٹھوس اور عملی رہنمائی فراہم کریں گے۔ ہمیں اس کی پرورش 5 سال کی عمر سے کرنی ہے اس طرح جب وہ بچہ سولہ سال کا ہوگا تو آدھا عالم بن چکا ہوگا۔

اس موقع پر مسجد اقصیٰ پرسٹن کے چیف ٹرسٹی جناب ریاض بھٹی نے مسجد کے انتظامی امور اور مولانا محمد اسحاق صاحب نعیمی کی خدمات کے حوالے سے بتایا کہ یہ مسجد ایک ٹرسٹ کے تحت چل رہی ہے جس کا نام حنفی سنی مسلم سرکل ہے' میں نے دو سال قبل اس کے چیف ٹرسٹی کی ذمہ داریاں سنبھالی ہیں اور ہم نے اس مسجد کی' جو پہلے ایک چھوٹے سے مکان کے دو کمروں کی صورت میں تھی جس پر چھت بھی نہیں تھی' تعمیرو توسیع کا کام آگے بڑھایا ہے اور ہمیں مولانا قاری محمد اسحاق صاحب نعیمی کا تعلیمی طریقہ کار بے حد پسند آیا ہے اور وہ ہمارے انتظامی امور سے مطمئن ہیں' اس طرح مسجد اور ادارے کے تمام معاملات احسن انداز میں چل رہے ہیں۔ محمد ریاض بھٹی صاحب کی ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ اپنے مخصوص انداز میں نعت رسول مقبولؐ پڑھتے ہیں۔

گزشتہ کئی سال سے مسجد کے ٹرسٹی حضرات ان کی قیادت میں مسجد کے تمام انتظامی امور کو احسن طریقہ سے چلا رہے تھے لیکن ان سب نے دستور کے مطابق انتظامی کمیٹی کے الیکشن کرانے کا فیصلہ کیا اور 2 جولائی 2000ء کو بیلٹ پیپر کے ذریعہ الیکشن ہوئے جن میں بالترتیب حاجی اشرف علی صاحب' ماسٹر عبدالخالق صاحب' حاجی عبدالغفور صاحب' فاروق خواجہ صاحب' حاجی عثمان قادری صاحب' شیخ محمد اعجاز صاحب اور جناب شیخ صاحب منتخب ہوئے۔ حاجی اشرف علی صاحب نے جو عرصہ دراز سے مسجد کی صفائی اور ماہانہ چندہ اکٹھا کرنے سمیت رضا کارانہ طور پر مسجد اقصیٰ کی خدمت کرتے آرہے ہیں' الیکشن میں 108 میں سے 101 ووٹ حاصل کئے اور وہ کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ حاجی عبدالغفور صاحب جو انتہائی دیندار شخصیت اور ریلوے افسر ہیں' مسجد کمیٹی کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ چیف ٹرسٹی محمد ریاض بھٹی صاحب' ٹرسٹی شیخ عبدالحمید صاحب اور ٹرسٹی حاجی طاہر علی صاحب' جو انتہائی دیندار اور مخلص شخصیات ہیں' مسجد کے خطیب مولانا محمد اسحاق صاحب نعیمی کے ساتھ مسجد کے کاموں میں شانہ بشانہ حصہ لیتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ مسجد اقصیٰ میں گزشتہ ایک برس میں جو دینی اور تعلیمی کام ہوا وہ گزشتہ 14 سال میں بھی نہیں ہو سکا تھا۔

Marfat.com

مولانا طارق مجاہد جہلمی

مولانا طارق محمود صاحب مجاہد جہلمی نے، جنھوں نے برطانیہ میں 1984ء سے عمومی دینی خدمات اور تدریس کے فرائض انجام دینے شروع کئے اور ایک مقبول و منفرد ثناء خوان رسولؐ کے طور پر اپنی پہچان کرائی، اپنی محنت، جانفشانی اور عرق ریزی سے تحریر و تصنیف، تحقیق و تدقیق اور تصوف و تاریخ کے شعبہ

Marfat.com

میں ایک مستند اور قابل تعریف بلکہ قابل رشک مقام حاصل کیا ہے' آپ نے ان شعبہ جات میں جو تصنیفی اور تحقیقی کارنامے انجام دئے ہیں انہیں جید محققین' علماء کرام' اہل قلم اور دانشور حضرات نے نہ صرف سراہا ہے بلکہ ان پر مولانا صاحب کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ان حضرات نے مولانا طارق مجاہد صاحب کو جو خطوط تحریر فرمائے ہیں ان میں سے بطور مشتے از خروارے' چند ایک آگے چل کر پیش کئے جا رہے ہیں جو یقیناً" پڑھنے والوں کے لئے معلومات اور دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ جہاں تک مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی کی دینی خدمات کا تعلق ہے تو آپ برطانیہ آنے کے بعد پچھلے 16 برس سے مختلف شہروں میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جب جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ نے عائلی قوانین کے ضمن میں مسلمانوں کی مشکلات کے پیش نظر "شعبہ قضاۃ" تشکیل دیا تو آپ کو اس کا سب سے پہلا جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ آپ کو مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ نے اپنی مجلس شوریٰ کے لئے بھی منتخب کیا۔ علاوہ ازیں مارچ 1985ء میں ورلڈ اسلامک مشن کا ایک تنظیمی معرکہ ہوا جس میں آپ کو بانی کنونیر نے مرکزی پبلسٹی سیکرٹری مقرر کیا اور اس میں آپ نے ایک اہم کردار ادا کیا۔

مولانا طارق مجاہد صاحب کو برطانیہ کے علاوہ یورپ کے متعدد ملکوں میں نعت خوانی کے شعبہ میں ممتاز مقام اور اعزاز حاصل ہوا ہے۔ آپ کی کوششوں سے عالمی مجلس حسان قائم کی گئی جس میں پورے یورپ کے ثنا خواں حضرات نے آپ کو مجلس کا صدر منتخب کیا تاہم وہ خود کو خادم حسان بن ثابت کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے مختلف مساجد میں دینی و تبلیغی خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے کئی مساجد کے قیام اور تعمیر میں بھی حصہ لیا۔ آپ متعدد دینی و مذہبی جرائد کی مجلس ادارت و مشاورت میں شامل ہیں اور علمی' ادبی' مذہبی اور تحقیقی موضوعات پر آپ کے مقالات اہم اخبارات اور مؤقر جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ روحانی طور پر قادری نوشاہی سلسلے سے منسلک ہیں۔

مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی کا اصل نام طارق محمود اور تخلص مجاہد ہے' آپ یکم دسمبر 1955ء یعنی 15 ربیع الثانی 1375ھ کو مشین محلہ نمبر 3 جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ تحریک پاکستان کے نامور کارکن' قائداعظم کے ساتھی اور "مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ" جیسے تاریخی قومی نغمے کے خالق جناب فضل کریم صاحب مجاہد جہلمی کے حقیقی بھتیجے ہیں۔ آپ نے ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد علوم اسلامیہ کی طرف اپنی توجہ مرکوز کی اور حضرت علامہ پیر محمد انور صاحب نوشاہی' علامہ مفتی سیف الرحمٰن صاحب برکاتی' علامہ مفتی محمد فیض احمد صاحب اویسی اور قاری حافظ خادم حسین صاحب نقشبندی سے دینی علوم حاصل کئے۔ حضرت پیر عبدالمجید صاحب علوی آف کھاریاں سے علوم مخفیہ بالخصوص حضرت امام محی الدین ابن العربی کے عرفانی تصوف و فلسفہ کو پڑھا۔ علامہ مولانا محمد شمس الزماں صاحب قادری نے جامعہ غوث العلوم سمن آباد لاہور کی جانب سے آپ کو اعزازی طور پر سند فراغت عطا فرمائی۔ آپ کو حضرت

Marfat.com

حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی ایمسٹرڈم ائرپورٹ پر مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی، علامہ غلام رسول صاحب غازی نوشاہی اور پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب نوشاہی کے ساتھ

علامہ پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ نے 28 صفر 1405ھ کو سند خلافت سے نوازا، اس طرح آپ قادری نوشاہی سلسلے سے منسلک ہیں۔

نعت خوانی میں مولانا طارق مجاہد صاحب کی دلچسپی شروع ہی سے تھی، تاہم جب علامہ پیر محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی کے پسندیدہ معروف نعت خاں جناب فضل کریم مجاہد جہلمی کا وصال ہو تو آپ کو ان کا جانشین مقرر کیا گیا۔ آپ نے جلد ہی ملک گیر شہرت حاصل کرلی۔ پاکستان اور آزاد کشمیر میں دینی و مذہبی اجتماعات میں بارگاہ رسالتؐ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے لئے آپ کو باضابطہ دعوت دی جاتی تھی۔ مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی نے جماعت اہلسنت اور جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے سیاسی و تحریکی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیا۔ 1974ء کی تحریک ختم نبوت اور 1977ء کی تحریک نظام مصطفٰی میں عاشق رسولؐ مولانا صادق حسین صاحب جہلمی کی معیت میں بھرپور طریقے سے شرکت کی۔

مولانا طارق مجاہد صاحب پہلی بار 14 جون 1984ء کو حضرت سید نوشہ گنج بخشؒ کے سالانہ عرس کے موقع پر مرکزی بزم نوشاہیہ بریڈ فورڈ کی دعوت پر شیخ طریقت حضرت پیر سید ابوالکمال برق صاحب نوشاہی کی معیت میں برطانیہ آئے۔ برطانیہ میں آپ کو کسی سپانسر شپ کے بغیر مستقل قیام کی اجازت حاصل ہوئی۔ برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی نے جامع مسجد تبلیغ الاسلام رائن سٹریٹ بریڈ فورڈ 5 اور جامع مسجد تبلیغ الاسلام ہلٹن روڈ بریڈ فورڈ 7 کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ جب ان مساجد کی افتتاحی تقریبات ہوئیں تو علامہ غلام مرتضٰی صاحب صابر نے آپ کو اس طرح خراج تحسین پیش کیا۔ (مناقبات نوشاہیہ۔ صفحہ 169)

یہ نشان ہمت طارق مجاہد ہے کہ جو نعت خوانوں میں مثال منیر تاباں ہے
اس جواں ہمت کو زیبا ہے مجاہد کا خطاب جس کی ہمت سے پھلا پھولا یہ چمنستاں ہے

Marfat.com

مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی ورلڈ اسلامک مشن کی دعوت پر کئی بار تبلیغی دوروں پر ہالینڈ بھی گئے- 1985ء میں ہالینڈ میں قیام کے دوران جامع مسجد قرطبہ راٹرڈم میں دینی خدمات انجام دیتے رہے اور دوسرے نوشاہی ساتھیوں کے ساتھ مل کر جامعہ قادریہ نوشاہیہ روٹرڈم کی بنیاد رکھی جسے ایک بڑے دینی مرکز کی حیثیت حاصل ہے- آپ نے یورپ کے متعدد ممالک بشمول ناروے ' بلجیم ' جرمنی ' ہالینڈ ' ڈنمارک اور فرانس کا دورہ کیا ہے جہاں آپ نے دینی و تبلیغی خدمات کے علاوہ مختلف اجتماعات میں نعت خوانی کی سعادت بھی حاصل کی- آپ کو دو بار حج بیت اللہ اور ایک بار عمرے کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے- مولانا طارق مجاہد صاحب نے برطانیہ میں جن مساجد اور اداروں میں دینی خدمات انجام دیں ان میں جامع مسجد حیدریہ وڈلینڈ روڈ برمنگھم ' جامع مسجد فیض القرآن ڈڈلی روڈ برمنگھم ' جامع مسجد ڈڈلی ' جامع مسجد نگینہ اولڈھم ' جامع مسجد غوثیہ آشٹن انڈر لائن مانچسٹر ' جامع مسجد گلزار مدینہ ڈیوزبری جامع مسجد ویک فیلڈ ' جامع مسجد ہیکمنڈ وائک ' جامع مسجد ضیاء القرآن نڈلزبرا اور جامع مسجد تبلیغ الاسلام باؤمن سٹریٹ شیفیلڈ شامل ہیں- آج کل آپ جمیعت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ سے منسلک ہیں اور اسی پلیٹ فارم سے دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں-

مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی نے جن دینی رسائل و جرائد کی مجلس ادارت و مشاورت میں خدمات انجام دیں اور آج بھی دے رہے ہیں ان میں سٹاکپورٹ مانچسٹر کا ماہنامہ اسلامک ٹائمز اور بریڈ فورڈ سے شائع ہونے والے ماہانہ جرائد اتحاد 'اتحاد ملت ' آواز ملت 'مشرق و مغرب 'ندائے اہلسنت اور سنی ٹائمز کے علاوہ آستانہ عالیہ گولڑہ شریف سے شائع ہونے والا ماہنامہ مہر منیر شامل ہے- روزنامہ جنگ اور روزنامہ آواز کے علاوہ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور ' ماہنامہ فیض عالم بھاولپور ' ماہنامہ عرفان ہری پور اور ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ میں بھی آپ کے علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں- جن موضوعات پر آپ کے تحقیقی مقالے علمی ' تحقیقی اور دینی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں ان میں اہم فکری مسائل ' قمری تقویم ' ختم نبوت ' قادیانیوں کے اعتراضات 'بشپ مائیکل کی کتاب کا جواب 'قرآن اور میلاد ' تحقیق بارہ ربیع الاول ' میلاد کی محفلیں اور ان کی تحقیق ' بنیاد پرستی کی حقیقت ' للہ عارفہ اور حبہ خاتون ' سیف الملوک کے ماخذ 'اسم محمد پر تحقیق ' اسلامی سزائیں ' ابن العربی اور اقبال کے فلسفہ زمان و مکان کا تقابلی جائزہ شامل ہیں- مولانا طارق مجاہد صاحب نے تین کتابیں بھی تحریر فرمائی ہیں جن میں شیخ عبدالقادر ؒ بحیثیت سید الاولیاء اور تذکرہ غازی قلندر (مطبوعہ) اور مقامات میاں محمد (غیر مطبوعہ) شامل ہیں- آپ نے علامہ ضیاء اللہ قادری صاحب کے ایماء پر ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ کے لئے بھی متعدد مضامین تحریر فرمائے جن میں بالخصوص میاں محمد بخش ' مولوی فقیر محمد جہلمی اور فضل کریم جہلمی قابل ذکر ہیں- آپ کی ایک کتاب 'اسلامی وحدت الوجود و تصوف- ایک مطالعہ ' زیر طبع ہے- اس کتاب میں تصوف پر اعتراضات خاص طور پر مستشرقین کے جملہ اعتراضات کا انتہائی مدلل انداز میں جواب دیا گیا ہے- مولانا طارق مجاہد صاحب نے مذکورہ بالا کتابوں (جو مجاہد اکیڈمی جہلم نے شائع کی ہیں) کے علاوہ مختلف کتابوں پر مبسوط

Marfat.com

دیباچے بھی تحریر فرمائے ہیں مثلاً "حضرت میاں محمد بخش کی کتابیات 'نیرنگ عشق' سہنی مہینوال اور پنج گنج۔ یہ کتابیں چوہدری بک ڈپو دینہ (جہلم) سے شائع ہو چکی ہیں اور ان پر ایک نئے انداز کے ساتھ صوفیائے اسلام کے ایک نظریہ وحدت الوجود پر خوبصورت طریقہ سے بحث کی گئی ہے۔ چونکہ مولانا صاحب کا فکری رخ تصوف کی طرف ہے اس لئے آپ کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ صوفیائے اسلام کے حق میں لکھا جائے۔ چنانچہ آپ کی ایک تصنیف پر شیخ طریقت حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اظہار خیال فرمایا:

حبذا کہ ایک کتاب مستطاب در مقامات تصوف لاجواب
کرد تصنیفش مجاہد نوشہی از حقائق یافت بے آگہی
او بمیدان صحافت ارجمند بر صفحے قرطاس ہیں فکرش بلند
قابل تحسین ایں تخلیق او حرز جان اصفیاء' تحقیق او
اوست مردے راز دان و نکتہ ور شد لبیک سالکاں عالی قدر

بہر سالش برق چوں کردم فکر
گفت ہاتف گو "صحیفہ خوب تر" (1981ء)

اسی طرح مختلف مصنفین، محققین اور صاحبان علم و ادب نے مولانا طارق مجاہد صاحب کے بارے میں اظہار خیال فرمایا ہے۔ علامہ صائم چشتی نے جب "فتوحات مکیہ" کا اردو ترجمہ کیا تو مولانا طارق مجاہد صاحب نے ایک خط کے ذریعے انہیں ترجمہ سے متعلق بعض امور کی طرف متوجہ کیا تو علامہ صائم چشتی نے جوابی مکتوب میں مندرجہ ذیل الفاظ تحریر فرمائے:

"مخدومی و محترمی حضرت العلام جناب طارق مجاہد مدظلہ العالی۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ وبرکاتہ گرامی نامہ موصول ہوا' یاد آوری کا شکریہ' بلا شبہ حضرت شیخ کی متعدد عبارات حواشی کی مقتضی ہیں' بالخصوص جس عبارت کا آپ نے ذکر فرمایا ہے۔"انبیاء" کے ترجمہ میں آپ کی توجیہات مزید وضاحت کا اقتضاء کرتی ہیں مزید توجہ اور کوشش سے اس سے بھی اچھی تاویل تلاش کریں' آئندہ ایڈیشن میں آپ کی عبارت آپ کے ہی نام سے حاشیہ میں نقل کردی جائے گی۔ آپ کی یہ سعی و جہد عالم اسلام پر ہی نہیں حضرت شیخ پر بھی احسان ہو گا۔ بصورت دیگر حضرت شیخ کی اس اصطلاح کو ظاہری معنوں سے بدلنے کی بجائے مسترد بھی کیا جا سکتا ہے جیسا کہ علماء و محققین نے فرعون کے ایمان کے بارے میں ان سے اتفاق نہیں کیا۔ بہرکیف آپ جیسی علمی شخصیات کی رہنمائی میں چلنا میرے لئے باعث افتخار ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ان مقامات کی نشاندہی فرماتے رہیں گے جو ترجمہ کے علاوہ مزید وضاحت کا اقتضاء کرتے ہوں۔ والسلام۔ خادم العلماء والعرفاء صائم چشتی۔ فیصل آباد 2 اپریل 1996 "جام عرفان"

ہری پور ہزارہ کے مدیر جناب قاضی عبدالدائم 6 ستمبر 1997ء کو اپنے ایک مکتوب میں مولانا طارق

Marfat.com

مجاہد صاحب کو تحریر فرماتے ہیں: یہ عریضہ لکھنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ والد گرامی قاضی صدرالدینؒ نے آج سے تقریباً پچاس سال پہلے ایک کتاب "عقائد الاسلام" کے نام سے تحریر کی تھی جس میں اسلامی عقائد کو عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا تھا۔ اب جدید انداز میں نہایت اعلیٰ معیار پر اس کی طباعت کا اہتمام کیا جارہا ہے اور حوالہ جات کی تخریج بھی کی جارہی ہے۔ کتاب کے چند صفحات ارسال خدمت ہیں' ان میں خط کشیدہ عبارت والد ماجد نے شیخ ابن عربی کے حوالے سے تحریر کی ہے مگر یہ نہیں لکھا کہ یہ بات شیخ کی کس کتاب میں موجود ہے۔ آپ چونکہ شیخ پر اتھارٹی ہیں اس لئے آپ کو غالباً یہ بات معلوم ہوگی اور آپ آسانی سے اس کا حوالہ تلاش کرلیں گے جبکہ مجھے یہ حوالہ ڈھونڈنے میں خاصی محنت کرنا پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تعاون کی جزائے خیر عطا فرمائے"۔

اقبال اکیڈمی لاہور کے جناب محمد سہیل عمران 12 جون 1996ء کے مکتوب میں لکھتے ہیں: "برادرم طارق مجاہد صاحب السلام علیکم! آپ کے خط سے اتنی انسیت محسوس ہوئی کہ القاب میں برادرم کی بے تکلفی کردی۔ گرامی نامہ کل ملا تھا اس میں میرے لئے اتنی معلومات افزا باتیں ہیں کہ آپ کا بہت سا شکریہ واجب ہوگیا' اس کا سبب یہ ہے کہ تاریخ میری دلچسپی نہیں ہے لہٰذا شیخ اکبر پر لکھنے والوں کے بارے میں جو معلومات آپ نے فراہم کی ہیں وہ میرے لئے نادر ہیں بلکہ آپ دیکھیں گے کہ "روایت اول" میں محمد حسن عسکری کے خطوط میں جن بزرگوار کا تذکرہ ہے ان کے بارے میں بھی عسکری صاحب کی معلومات نامکمل تھیں' جزاک اللہ"

جناب اقبال احمد فاروقی نے 29 اپریل 1999ء کے ایک خط میں فرمایا:
"ایک ماہ سے لاہور میں آپ کی کتاب "سید الاولیاء" کا بڑا چرچا ہے مگر آپ مجھے بھول گئے۔ آج ایک صاحب نے پھر تعریف کی' اشتیاق دلایا تو یہ خط حوالہ ڈاک کررہا ہوں۔ میاں محمد زبیر ضیائی کی کوششوں سے "افضلیت غوث اعظم" چھپی۔ میں نے کچھ نسخے ان سے لے کر تقسیم کئے ہیں' براہ کرام مجھے اعلیٰ 10 جلدیں اور عام کاغذ پر 20 جلدیں بھیج دیں۔"

مولانا طارق مجاہد صاحب نے جب اپنا مقالہ "میلاد اور قرآن" معروف محقق و سکالر ڈاکٹر حمید اللہ صاحب آف پیرس کو ارسال کیا تو انہوں نے جواب میں یہ خط تحریر کیا: "باسمہ تعالیٰ' حامداً" و مصلیاً" 12 ربیع الاول 1415ھ۔ مخدوم و محترم زادمجدکم سلام مسنون' عید میلاد مبارک' آج کی ڈاک میں آپ کا مرسلہ مقالہ جو بے حد دلچسپ ہے ملا۔ دلی شکریہ۔ کوئی کارلائقہ ہو تو یاد سے شاد فرمائیں۔
خادم' محمد حمید اللہ۔"

اہلسنت کے ممتاز محقق علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب کو جب مولانا طارق مجاہد صاحب نے "روضیۃ القیومیہ" کے ترجمہ میں چند اغلاط کے بارے میں نشاندہی کی تو علامہ موصوف نے ان کا اعتراف فرمایا۔ ان کے خط مرقومہ 30 اکتوبر 1997ء کے دو اقتباس ملاحظہ ہوں: "اگرچہ آپ کے خط کا جواب برطانیہ کے ایڈریس پر چلا گیا تاہم آپ کی خدمت میں از سرنو آپ کی تحقیق اور کاوش علمی پر ہدیہ تحسین پیش

Marfat.com

حیف ہر جانِ سخن گر بسخن داں نرسد

کے تحت میں نے مناسب سمجھا کہ یہ کتاب طارق مجاہد جہلمی صاحب کو برائے مطالعہ دوں مجاہد صاحب ماشاءاللہ سخن فہم بھی ہیں اور سخن کو اپنی خداداد خوش آوازی کی بدولت زمزمہ جاوداں بنادیتے ہیں۔ ان کی یہی نکتہ رسی اور رمز یابی دیکھ کر ان کو بہ نگاہِ قدر دیکھتا ہوں اللہ کرے کہ ان کا مجھ سے جو علمی و ادبی اور روحانی رابطہ ہے وہ ہمیشہ کے لیے بحال رہے۔ آمین

دعاگو نصیر الدین نصیر گیلانی گولڑوی

۲۴ مئی ۲۰۰۰ء

برمنگھم

مولانا طارق مجاہد صاحب کیلئے پیر سید نصیر الدین نصیر صاحب گولڑوی کی ایک تحریر

فکر و نظر

2769

[illegible] 1998

بخدمت مولانا طارق مجاہد جہلمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

[illegible]

ڈاکٹر ساجد الرحمن

8 DALBY AVE
BRADFORD
BD3 7..
U.K.

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمن صاحب کا خط مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی کے نام

ڈاکٹر محمد ریاض

صدر شعبہ اقبالیات

محترم طارق مجاہد صاحب

[illegible]

صدر شعبہ اقبالیات علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا خط

2569

13-1-1993

محترم طارق مجاہد جہلمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا تحریر کردہ مراسلہ مورخہ ۱۹۹۲،۱۲،۱۰ موصول ہوا جس کے ذریعے حضرت میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب "سیف الملوک" کے شائع شدہ ایڈیشن سے متعلق کئی ایک اہم نکات کی طرف میری توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ یہ مختصر مگر جامع اور عقیدت مندانہ علمی تحقیق پر مبنی ادبی سرمایہ ادارہ آپ کا دلی مشکور ہے۔

برادر محترم!

محکمہ اوقاف اپنے محدود وسائل سے تحقیقی و ملی کام کر رہا ہے اس کام کے لیے کوئی بڑا تحقیقی ادارہ موجود نہیں۔ محکمہ حضرت میاں محمد بخش علیہ رحمۃ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے بزرگ میاں محمد زمان اور دوسرے اہل علم و اہل الرائے کی تحقیق سے استفادہ کرکے ہی اس کار خیر میں شریک ہے۔

آپ نے جن امور کی نشاندہی کی ہے محکمہ انہیں دانشوروں کے اعلیٰ سطحی اجلاس کے ایجنڈہ میں شامل کرکے آئندہ اصلاح کی بھرپور کوشش کرے گا اور انشاء اللہ آپ کی نیک خواہشات کی تکمیل آئندہ ایڈیشن کی جائے گی۔

نیک تمناؤں کے ساتھ

[signature]

افتخار حسین عباسی

سیکرٹری برائے ناظم اعلیٰ اوقاف مظفرآباد آزاد کشمیر

ناظم اعلیٰ اوقاف حکومت آزاد کشمیر کا خط

Marfat.com

Mian Muhammed Buxsh Memorial Committee Bury

Certificate of Honour

Awarded to

Allama Tariq Mujahid Jehulmi

On the occasion of Fourth Mehfil e Saif ul Malook
at Jinnah Day Care Centre Alfred Street, Bury BL9 7HE
on 3rd of July 1999

Presented by:
Mr. Ahmed Nizami
Chief Editor of 'Friends Newspaper'
Manchester- England

میاں محمد بخش میموریل کمیٹی کی جانب سے مولانا طارق مجاہد صاحب کو دیا جانے والا سرٹیفکیٹ

کرتا ہوں- آپ نے میری مطبوعات پر دو اغلاط پر نشاندہی کر کے اپنی علمی بصیرت کا ثبوت دیا ہے میں آپ کی اس کاوش کی قدر کرتا ہوں"- "میں نے آپ کا خط آنے کے بعد اسے بار بار پڑھا' مجھے آپ کا ترجمہ زیادہ پسند آیا' ہردلعزیز ایک عامیانہ بات ہے- میں آپ کی اس نشاندہی پر بھی ممنون ہوں- اللہ تعالیٰ آپ کی علمی کاوشوں کو قبول فرمائے اور اس اصلاح کے لئے اجر عطا فرمائے-"

نامور محقق اور تصوف کی بے شمار کتابوں کے کامیاب مترجم علامہ پیر سید محمد فاروق القادری صاحب سے بھی بعض علمی امور پر آپ کی خط و کتابت رہی' چنانچہ یکم ستمبر1992ء کو موصوف اپنے ایک مکتوب میں اس طرح لکھتے ہیں: "محترمی و مخلصی مجاہد جہلمی صاحب- سلام مسنون' مزاج گرامی- میں کافی عرصہ آپ سے رابطہ قائم نہیں کر سکا مگر الحمد اللہ میں اپنا کام کرتا رہا-: نفثۃ المصدور کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے اور میں نے دوبارہ بلکہ سہ بار چار بار نظر ثانی کی چھلنی سے اسے خوب اچھی طرح چھان لیا ہے' آپ اولین فرصت میں پیش لفظ کیلئے اپنا مقالہ مجھے بھجوا دیں- انشاء اللہ العزیز میں لاہور کے کسی اچھے ناشر سے چھپوا لوں گا اور آپ کو صورت حال سے مطلع کرتا رہوں گا- آپ تسلی سے اپنا مقالہ روانہ کر دیں میری طبیعت بدستور اچھی نہیں ہے' دعا کرتے رہیں' آپ کے خط کے بعض مندرجات کے بارے میں مختصراً" اپنی گذارشات پیش کرتا ہوں- امام رازی کے صاحبزادے کی وفات کے بارے میں آپ کی تحقیق یقیناً" صحیح ہے- مگر ان کا نام صالح محمد نہیں صرف محمد ہے"-

پنجابی زبان کے محقق و ادیب علامہ محمد شریف صابر صاحب نے جنہوں نے سودھ تے فرہنگ ہیر وارث شاہ' سودھ تے فرہنگ کلام قادر یار (پورن بھگت) اور کافیاں بلھے شاہ وغیرہ پر شاندار حواشی پر

Marfat.com

خادم حسان بن ثابتؓ مولانا طارق مجاہد صاحب جہلمی بارگاہ رسالت مابؐ میں ہدیہ نعت پیش کر رہے ہیں۔ بائیں جانب آپ جمعہ کا خطبہ دے رہے ہیں

خراج تحسین حاصل کرنے کے بعد "سیف الملوک" پر کام شروع کیا ہے' جناب مجاہد صاحب کو ایک مکتوب مرقومہ 21 فروری 1998ء میں اپنے بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس طرح مخاطب کیا: "اج کل میں جناب میاں محمد بخشؒ دی کتاب سیف الملوک دا مطالعہ کر رہیاں۔ اک اک لفظ دی جڑ تائیں پجن دی بھیڑی عادت مینوں پئی ہوئی اے' ہن مینوں اجیے استاد دی لوڑ اے جیڑا مینوں اس کتاب دے مشکل لفظاں وچ رہنمائی کرے۔ میں کتاب دے متن بارے ہر لفظ نال پوری واقفیت کرنی چاہناں ہاں' سیانے لوکاں فقیراں تے عالماں دے در دا منگت ہاں تے بغلی پا کے علم اکٹھا کردا پھرناں' ہن تہاڈے در دا سوالی بنیاں کھلاں۔"

"تاریخ جہلم" کے مؤلف انجم سلطان شہباز صاحب 28 جون 1997ء کو اپنے مکتوب میں آپ کے بارے میں اس طرح لکھتے ہیں: "آپ سے درخواست ہے کہ آپ یہ معلومات ارسال کر کے مشکور فرمائیں۔ تاکہ انہیں "تاریخ جہلم" میں شامل کیا جا سکے اور اگر جلد بھیج دیں تو نوازش ہو گی کیونکہ تاریخ جہلم پرنٹنگ کے مرحلے میں ہے۔ مولوی فقیر محمد جہلمی کے مکمل حالات زندگی' نام ولدیت' تاریخ جائے پیدائش' خاندانی پس منظر' تعلیم' سراج الاخبار' اہم واقعات' تاریخ وفات' جائے مدفن وغیرہ کی معلومات مکمل ہوں۔ مزید اگر جہلم کے اولیاء کرام' شخصیات' یا کسی خاص پہلو کے متعلق آپ کے پاس معلومات

Marfat.com

ہوں تو ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ ہمیں آپ کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا"۔

اردو زبان کے نامور محقق ' ادیب و شاعر اور مصنف ڈاکٹر طارق عزیز صاحب 7 جنوری 1987ء کو اپنے مکتوب میں آپ سے اس طرح مخاطب ہوتے ہیں: "برادرم طارق صاحب ' السلام علیکم۔ مدتوں بعد ایک بھولی بسری مگر جانی پہچانی تحریر دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ آپ پاکستان آئے مجھے نہ ملے ' اس سے مجھے دکھ ہوا ہے۔ بہر حال آپ نے وضاحت کر دی تو کوئی گلہ نہیں۔ آپ کی ایک امانت میرے پاس عرصہ دراز سے پڑی ہے ' آپ تک پہنچ جاتی تو خوشی ہوتی۔ اس کے علاوہ میرا ارادہ یہ بھی تھا کہ "اہم فکری مسائل" کی تعارفی تقریب لاہور میں منعقد ہو جائے۔ مستقبل میں جب پاکستان آنے کا ارادہ بنے تو مجھے بتا دیجئے گا تاکہ میں اپنی خواہش پوری کر سکوں"۔

برطانیہ اور یورپ میں مسلمانوں خصوصاً ان کی نوجوان نسل کی دینی تعلیم ' انہیں دین سے قریب رکھنے کے لئے ضروری اقدامات اور موجودہ سماجی و معاشرتی حالات و مسائل پر مولانا طارق محمود صاحب مجاہد جہلمی کی گہری نظر ہے۔ اس سلسلے میں اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "برطانیہ کے لادینی ماحول اور مزاج میں ہماری نئی نسل کا متاثر ہونا ایک یقینی اور قدرتی امر ہے ' نوجوانوں کا قلب و ذہن ماحول کی رنگینی اور قدرتی امر ہے اور نوجوانوں کا قلب و ذہن ماحول کی رنگینی سے مفلوج ہو رہا ہے۔ اس فضا میں نئی نسل کی اصلاح اور انہیں اسلامی خطوط پر گامزن کرنا یقیناً ایک مشکل کام ہے۔ اس صورت حال میں اصلاح اور بہتری کی کوششیں کرنا۔ ملت اسلامیہ کے فرد کا بالعموم اور علماء کا بالخصوص فرض ہے کہ ہم اپنے گرد و پیش کے حالات کا جائزہ لے کر قدم آگے بڑھائیں اور اپنی نوجوان نسل کو مغرب کے منفی رجحانات سے محفوظ رکھتے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن کریں۔

علماء اہلسنت میں اتحاد و یکجہتی کی ضرورت و اہمیت کے حوالے سے مولانا طارق مجاہد صاحب نے کہا کہ ہمیں جناب رسالت مآبؐ کے احکامات کے مطابق آپس میں اتحاد ' اخوت ' محبت اور مئودت کی فضا پیدا کرنا چاہئے ' جب ہمارے علماء کرام چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر آپس میں اختلاف و انتشار کا شکار ہوتے ہیں تو اس سے اسلام اور مسلک اہلسنت کو بے پناہ نقصان پہنچتا ہے۔ علماء کو چاہئے کہ وہ اسلام اور مسلک اہلسنت کی ترویج و استحکام کے لئے اتحاد و اتفاق کے ساتھ کام کریں کہ اسی میں ہماری کامیابی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عوام اہلسنت کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ برطانیہ میں متحد و متفق ہو کر مسلک کی تعلیمات عام کرنے میں اپنا کردار ادا کریں ' اعلیٰ معیار کے تعلیمی اداروں کے قیام اور نصاب کی ترتیب میں مدد دیں ' اہل سنت کے عقائد و نظریات پر مبنی لٹریچر کا انگریزی اور دوسری زبانوں میں ترجمہ کروائیں اور شائع کر کے نئی نسل تک پہنچائیں۔ یہی تبلیغ و ترویج اسلام کا مئوثر راستہ اور مغرب میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کی ضمانت ہے۔

Marfat.com

علامہ ابوالرشید محمد خورشید احمد قصوری اشرفی

علامہ ابوالرشید محمد خورشید احمد صاحب قصوری اشرفی جن کے والد مکرم کا اسم گرامی میاں شیر محمد صاحب قادری مرحوم ہے' 1991ء سے برطانیہ کے مختلف شہروں میں دینی خدمات انجام دینے کے بعد اب شیر ربانی سنٹر مانچسٹر سے وابستہ ہیں۔ آپ 1950ء میں گلشن خاں (جو سمہ سٹہ اور بہاولنگر ریلوے لائن پر بغداد اسٹیشن سے آگے ایک چھوٹا سا ریلوے اسٹیشن ہے) سے کوئی ایک میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی بستی میں پیدا ہوئے جہاں ان کے والدین انڈیا سے ہجرت کر کے آباد ہوئے تھے۔

علامہ خورشید احمد قصوری صاحب نے اپنے خاندانی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ میرے والدین کا آبائی وطن موضع پکھو کلاں ضلع سنگرور (سابق ضلع پھول) ریاست پٹیالہ موجودہ مشرقی پنجاب انڈیا ہے۔ آباء واجداد میں اکثر سیدھے سادھے مسلمان تھے البتہ میرے ایک ماموں حافظ عبدالغنی صاحب مرحوم بڑے پکے حافظ قرآن تھے' وہ پاکستان آکر جوانی ہی میں انتقال کر گئے تھے۔ ایک دوسرے ماموں جناب صوفی محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی زندگی چلہ کشی میں گزری' بالاخر وہ حضرت پیر فضل شاہؒ صاحب

Marfat.com

جن کا آستانہ حضرت میاں میرؒ کے قریب دھرم پورہ میں نور والوں کا ڈیرہ کے طور پر مشہور ہے' بیعت ہوگئے اور انہی سے خلافت پائی- حاصل پور کے قریب ایک گاؤں میں جہاں وہ مدفون ہیں وہاں کے لوگ ان کا عرس وغیرہ کراتے ہیں- علامہ قصوری صاحب نے مزید فرمایا کہ میرے والد مرحوم کم گو تھے' سچائی اور دیانتداری کے ساتھ یتیم پروری کا جذبہ حد درجہ پایا جاتا تھا- قبل از قیام پاکستان وہ ایک متمول فیملی کے اکلوتے فرزند تھے- پارٹیشن ہوا تو ماسوا چند افراد کے پورا خاندان شہید ہوگیا- میرے والد مرحوم نے ہندوستان سے ہجرت کرکے پاکستان آکر نہ تو وہاں کی جائیداد کا کلیم کیا اور نہ کوئی جائیداد بنائی بس محنت مزدوری کی اور وقت زندگی گزارا بس اتنا کہتے تھے کہ جب ہم نے پاکستان کے لئے سب کچھ قربان کردیا تو کیا اب یہاں آنے کی قیمت وصول کریں' ورنہ جب وہ بہاولپور آئے تو ان کو ایک ہندو خاندان کی بہت بڑی حویلی مل رہی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں چاہئے' شکر ہے کہ ہم کفرستان چھوڑ آئے ہیں اور ہمیں دارالسلام میں سانس لینا نصیب ہوا ہے' بس یہی کافی ہے چنانچہ انہوں نے تختن خاں ریلوے اسٹیشن پر کچھ عرصہ پکوڑے بیچ کر گزارا کیا' پھر وہاں سے چک 468 'R6 تحصیل فورٹ عباس میں رہائش پذیر ہوگئے- اس وقت میری عمر کوئی چار سال ہوگی- یہاں آتے ہی میری والدہ فاطمہ بی بی شدید بیمار ہوگئیں- وہ نہایت نرم دل خدا ترس اور نیک سیرت خاتون تھیں' فوت ہونے سے چند لمحے قبل ہمسایہ خواتین کو بلایا کہ اگر میں نے کسی سے لین دین کیا ہے تو بتادو' نیز کوئی کی بیشی میری طرف سے ہو تو معاف کردینا' پھر میرے والد سے مخاطب ہوکر فرمایا' شیر محمد میرا بیٹا میرے جگر کا ٹکڑا ہے اس کی حفاظت کرنا' یہ خاندان میں بڑے نام والا ہوگا اور تمہارا نام روشن کرے گا- یہ کہتے ہوئے سب کے سامنے خود کلمہ شریف پڑھا اور سب کو پڑھایا اور (جان جان آفریں) کے سپرد کردی- اس کے بعد والد بزرگوار کے غم کا مداوا دکھوں کا سہارا صرف میں ہی تھا جس کو بچپن کی معصومیت نے بے خبر ہی رکھا کہ کیسے ان کو سہارا دوں- اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے میں ان کے بہت سے دینوی امور میں رکاوٹ بھی بن گیا' وہ مجھے ایک لمحہ بھی اپنے سے الگ نہیں کرتے تھے اسی لئے سکول بھی نہ جاسکا- کچھ وقت اسی طرح گزر گیا پھر والد مرحوم نے مجھے بکریاں بھی خرید کردیں اور میں نے کچھ عرصہ بکریاں بھی چرائیں' الحمدللہ یہ سنت انبیاء بھی ادا ہوگئی-

حصول تعلیم کے حوالے سے علامہ خورشید احمد قصوری صاحب نے فرمایا کہ میرے ماموں صوفی محمد عبداللہ صاحب مرحوم نے اپنے بیٹے رشید احمد کو مدرسہ فیض العلوم فقیروالی تحصیل فورٹ عباس میں داخل کرا دیا جو ہمارے گاؤں سے کوئی 16 میل کے فاصلہ پر ہے وہ جب ایک ماہ بعد واپس آیا اور اس نے مجھے حالات بتائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بھی علم کا شوق ڈال دیا میں نے سوچا کہ اگر میں نے والد صاحب سے اجازت مانگی تو وہ دیں گے نہیں اس لئے میں نے خاموشی سے رشید احمد صاحب کے ساتھ فقیر والی چلا گیا' غالباً" 1959ء کے وسط میں وہ خوش نصیب دن آیا جب میں فقیروالی میں مدرسہ فیض العلوم میں داخل ہوگیا اور تعلیم کا آغاز کردیا- میرے والد مرحوم گاؤں میں مجھے تلاش کرتے رہے ان کی حالت دیوانوں جیسی ہوگئی- میں آتے ہوئے ایک خاتون کو جنہیں میں چچی کہا کرتا تھا' بتا آیا تھا کہ میں فقیروالی

Marfat.com

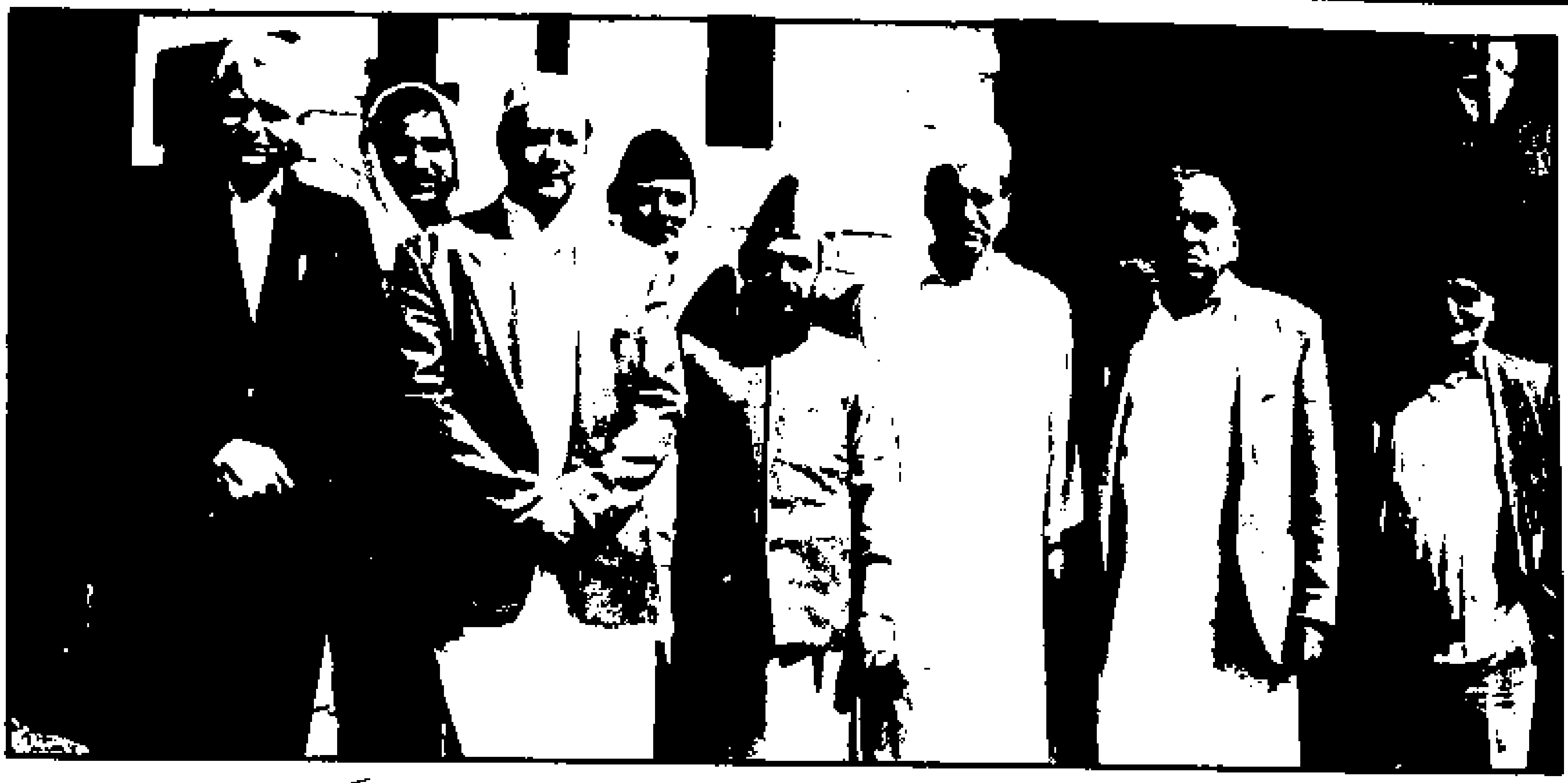

علامہ محمد خورشید احمد صاحب قصوری اور ریڈہل (سرے) میں اسلامک سنٹر کی انتظامی کمیٹی کے عہدیدار

جارہا ہوں انشاءاللہ ایک ہفتے کے بعد ملنے کیلئے آؤں گا انہوں نے والد مرحوم کو تسلی تشفی دے کر اس بات پر بھی آمادہ کرلیا کہ وہ مجھے علوم دینیہ کیلئے وقف کردیں میں کوئی ایک ہفتے کے بعد والد مرحوم سے ملنے آگیا وہ مجھے ایسے ملے جیسے صدیوں کے بچھڑے ملتے ہیں میں نے والد مرحوم کو تسلی دی کہ میں جلدی ملاقات کیلئے آیا کروں گا مگر مجھے پڑھنے دیجئے اس سے اباجی کو قلبی سکون ملا اور میں مطمئن ہو کر تعلیم کی طرف متوجہ ہوا۔ الحمد اللہ میں نے فیض العلوم فقیروالی تحصیل فورٹ عباس میں ناظرہ قرآن کریم بھی پڑھا اور پرائمری کی کلاسیں بھی پڑھیں۔ میرے ناظرہ قرآن کریم کے استاد حافظ غلام نبی صاحب اور سکول کے استاد ماسٹر محمد امین صاحب تھے۔ پڑھائی کی طرف میرا شوق یا لگن دیکھ کر بانی و مہتمم ادارہ علامہ پیر سید فیض الحسن شاہ المعروف تنویر شاہ صاحب نے فرمایا' خورشید تم درس نظامی پڑھو۔ اس وقت میں نعت بھی اچھی پڑھ لیتا تھا۔ غرض یہ کہ حضرت تنویر شاہ صاحب کے ارشاد کے مطابق میں نے درس نظامی کے استاد علامہ مفتی محمد عبدالغفور صاحب (حال شیخ الحدیث دارالعلوم حامدیہ رضویہ گلشن رضا کراچی) تھے' بعد ازیں ایسے حالات پیدا ہوئے کہ حضرت مفتی صاحب رخصت لیکر چلے گئے۔ ہم پوری کلاس فقیروالی سے پیدل چل کر ہارون آباد جامعہ غوثیہ میں داخل ہوئے۔ فقیروالی سے ہارون آباد کا فاصلہ بیس میل قریب ہوگا جو ہم نے چند گھنٹوں میں طے کرلیا تھا۔ دو سال جامعہ غوثیہ ہارون آباد میں علامہ مولانا محمد محسن صاحب سے فارسی گلستان' بوستان اور ہدایت النحو تک نحو پڑھی۔ زندگی کے سفر نے یہاں سے بھی اٹھالیا میرے ایک دوست محمد سرور صاحب جو میرے گاؤں کے رہنے والے ہیں رحیم یار خان چلے گئے وہاں انہوں نے اپنے ایک عزیز کے ساتھ مل کر چائے کی دکان بنالی انہوں نے مجھے خط لکھا کہ یہاں بہت بڑا مدرسہ ہے اگر تم یہاں آجاؤ تو میرے ساتھ ہی رہنا اور دن بھر مدرسہ میں اپنی تعلیم بھی حاصل کرنا' یہ 1964ء کی بات ہے۔ اس وقت رحیم یار خاں کی آبادی بھی کم تھی اور وہاں پنجاب کے لوگ تو بہت ہی کم تھے' اکثر لوگ سرائیکی بولتے تھے۔ رحیم یار خاں پہنچا تو ایک دارالعلوم سیرانیہ بہت مشہور تھا جس کے ناظم حضرت مولانا غلام

Marfat.com

سیرانی صاحب تھے جب میں وہاں داخل ہو گیا تو پنجاب کے اداروں سے بالکل مختلف ماحول اور انتظام تھا۔ پنجاب میں کوئی ادارہ ایسا نہیں جس میں طلباء لوگوں کے گھروں سے کھانا لاتے ہوں' ادارے میں ہی سب انتظام ہوتا ہے مگر جامعہ سیرانیہ میں طلباء باری باری لوگوں کے گھروں سے روٹیاں حاصل کر کے لاتے تھے اور پھر اکٹھے بیٹھ کر کھا لیتے تھے یہ کام میرے لئے بہت مشکل ہو گیا نیز یہ کہ درس نظامی کے ایک ہی استاد تھے وہ بھی سرائیکی میں پڑھانے والے اور میں سرائیکی زبان بالکل ہی نہیں سمجھتا تھا۔ نتیجہ بایں جا رسید کہ میری تعلیم ٹھپ ہو گئی۔ محمد سرور کو ان کے گھر والوں نے واپس بلا لیا اب رحیم یار خاں میں میرے لئے نہ کوئی گھر تھا نہ در' دن بھر پاگلوں کی طرح بازاروں میں پھرتا رہتا تھا' رات کو کسی فٹ پاتھ پر سو جاتا تھا' اپنی شرمیلی طبیعت کی وجہ سے یہ بھی گوارا نہ کیا کہ کسی کو اپنی کسمپرسی سے آگاہ کروں' کئی ہفتے اسی طرح گزر گئے۔ ایک دن بازار سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی نے آگے بڑھ کر مجھے تھام لیا اور بتایا کہ میں محمد سرور کا عزیز ہوں اور اسی بازار میں میری چائے کی دکان ہے وہ مجھے وہاں لے گیا اور گرم گرم چائے پلائی اور بسکٹ کھلائے دو ہفتوں کے بعد پیٹ میں کوئی غذا گئی تھی تو ایسے محسوس ہوا کہ دوبارہ دنیا میں آگیا ہوں۔ اس نے کہا کہ مجھے ایک آدمی کی ضرورت ہے اگر تم فارغ ہو تو یہیں ٹھہر جاؤ میں نے حالات سے سمجھوتہ کر لیا تقریباً" چھ مہینے تک اس کے پاس رہا' میں چائے پکانے میں کافی ماہر ہو گیا تھا۔ لوگ کہتے تھے اس لڑکے کی چائے بہت مزیدار ہوتی ہے' میں دن بھر چائے بیچتا تھا اور رات کو اسی دکان میں سو جاتا تھا۔ دکان کا مالک ایک وقت کا کھانا میرے لئے گھر سے لایا کرتا تھا۔ وقت گزرتا گیا جو کچھ پڑھا تھا وہ بھی بھول گیا اور مزید بد نصیبی یہ تھی کہ نماز بھی بے وقت ادا ہونے لگی۔ ایک رات عشاء کی نماز پڑھ کر سو گیا سارے دن کی تھکاوٹ تھی نیند گہری گہری آئی' صبح کی نماز بھی قضاء ہو گئی مگر ایک خواب نے مجھے نئی زندگی دے دی میں نے دیکھا کہ ایک سفید پوش حسین چہرے والے بزرگ میرے پاس آئے اور آتے ہی مجھے ایک طمانچہ رسید کیا اور فرمایا کہ تو آیا تو کسی اور مقصد کیلئے تھا اور یہاں کیا وقت برباد کر رہا ہے۔ جب بیدار ہوا تو سورج طلوع ہو چکا تھا جلدی سے وضو کیا اور نماز فجر قضاء ادا کی' دل صدمہ سے بھر گیا اور خوب رویا اور فیصلہ کر لیا مجھے اپنی منزل کی تلاش جاری رکھنی ہے۔ جب مالک آیا تو میں نے اس کو اپنا خواب سنایا اور چابی اس کے سپرد کر دی وہاں سے جب غلہ منڈی آیا تو اعلان ہو رہا تھا کہ انڈیا سے جنگ شروع ہو گئی ہے اور رضا کاروں کی بھرتی ہو رہی ہے' اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ زندگی نہ معلوم کتنی باقی ہے رضا کار بن کر ملک کی خدمت کرنی چاہئے۔ وہاں پہنچا تو میرے قد اور عمر کی وجہ سے بھرتی کرنے سے انکار کر دیا گیا مگر میرا جذبہ حب الوطنی اور شوق دیکھ کر عارضی طور پر رضا کاروں میں بھرتی کر لیا گیا جب جنگ ختم ہو گئی تو مجھے فارغ کر دیا گیا۔ اسی دوران ایک اور دوست مل گیا جس کی ڈرائی کلینرز کی دکان تھی اس نے مجھے کپڑے استری کرنے سکھا دئے' اب بھی میں بہترین کپڑے استری کر لیتا ہوں۔ اس دوران پھر مجھے خواب میں ڈانٹ پلائی گئی کہ تو نے علم دین پڑھ کر لوگوں کے دلوں کو دھونا ہے اور غافلوں کو غفلت سے بیدار کرنا ہے مگر ابھی تک تو خود میں بیداری پیدا نہیں کر پایا۔ ابھی میں اس سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ کیا کروں کوئی راستہ

Marfat.com

(دائیں جانب) استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللہ صاحب قصوری قادری اشرفی۔(بائیں جانب) 1982 میں شاد باغ لاہور میں قرآن کانفرنس کے موقع پر علامہ خورشید قصوری صاحب' مولانا حافظ غلام مرتضیٰ صاحب' مفتی غلام رسول صاحب اشرفیؒ علامہ صاحبزادہ محمد رفیق احمد صاحب اشرفی اور شیخ محمد صادق صاحب

نظر نہیں آتا اچانک ایک ٹانگہ سے کوئی اعلان کر رہا تھا کہ جامع مسجد غوثیہ سکول بازار میں پنجاب سے آئے ہوئے ایک بہت بڑے مقرر حضرت محمد انور صاحب خطاب کریں گے۔

جب جمعۃ المبارک آیا تو صبح ہی جامع مسجد غوثیہ پہنچ گیا' علامہ محمد انور صاحب کو تقریر سے پہلے میں نے نعت پڑھنے کی اجازت لی اور نعت پڑھی پھر حضرت علامہ مولانا محمد انور صاحب قادری نے خطاب فرمایا واقعی وہ عظیم خطیب تھے اور آج بھی وہ جامع مسجد ملا سکنہ قصور میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد ان سے تفصیلی بات چیت ہوئی میں نے اپنی بیتا سنائی تو انہوں نے مجھے تسلی دی کہ تم فکر نہ کرو تم فی الحال یہاں مسجد میں خدمت کرو' ان کے ارشاد کے مطابق کچھ عرصہ مسجد میں صفائی وغیرہ کا فریضہ ادا کرتا رہا تو علامہ مولانا محمد انور صاحب قادری نے جو مرکزی دارالعلوم حنفیہ قصور سے فارغ التحصیل تھے اور رہنے والے بھی قصور ہی کے ہیں' میرے لئے کرایہ وغیرہ کا انتظام کرا دیا اور 1965ء کے اواخر میں قصور پہنچ گیا۔ مجھے مرکزی دارالعلوم حنفیہ قصور میں داخل کر لیا گیا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور علامہ محمد انور صاحب کیلئے دل سے دعائیں نکلیں۔ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد عبداللہ صاحب قادری اشرفی بانی و مہتمم مرکزی دارلعلوم جامعہ حنفیہ قصور جیسے شفیق استاد مل گئے شرح مائۃ عامل سے دورہ الحدیث تک تمام کتب جامعہ ہذا میں ہی پڑھیں۔ اکثر اسباق حضرت شیخ الحدیث مفتی ابوالعلی محمد عبداللہ اشرفی محدث قصوری سے پڑھے اور استاذ الاساتذہ حضرت علامہ محمد مہرالدین صاحب نقشبندیؒ (جو علم کلام میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے) حضرت علامہ محمد صادق صاحب ایم اے قصور اور حضرت علامہ مفتی غلام رسول صاحب اشرفی سابق خطیب پکو جامع مسجد لاہور سے بھی استفادہ کیا۔

دوران تعلیم امامت کی ابتداء کے ضمن میں علامہ قصوری صاحب نے فرمایا کہ نیا بازار قصور کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد ہے جس کے بارے میں یہ روایت مشہور ہے کہ حضرت پیر سید وارث شاہؒ صاحب نے ہیر وارث شاہ وہیں لکھنی شروع کی تھی' یہ مسجد بہت چھوٹی اور بہت پرانی ہے۔ سرزمین قصور ہر دور

Marfat.com

میں علم عرفان کا مرکز و منبع رہی ہے جس میں حضرت خواجہ حافظ غلام مرتضٰی، حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضور، حضرت امام السالکین ابوالمعارف شاہ عنایت صاحب قادری مسطاری" حضرت پیر سید وارث شاہ اور حضرت پیر سید محمد عبداللہ صاحب المعروف پیر بلھے شاہ جیسی شخصیات قصور ہی سے ظاہری اور باطنی علوم سے نوازی گئی۔ مگر اس چودھویں صدی میں قصور شہر حضرت مفتی اعظم شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد عبداللہ صاحب قادری اشرفی" کے فیضان علم و عرفان سے درخشندہ و تاباں ہے، حضرت نے سینکڑوں شاگرد پیدا کئے ہیں جو اندرون و بیرون ملک خدمت دین سرانجام دے رہے ہیں، میں 1969ء میں چند ماہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں بھی زیر تعلیم رہا اور یہاں اصول الشاشی اور شرح وقایہ کے اسباق علامہ مفتی عبدالعلیم صاحب سے پڑھے تھے۔

علامہ محمد خورشید احمد قصوری صاحب نے فرمایا کہ نومبر 1972ء بروز جمعۃ المبارک مرکزی دارالعلوم حنفیہ قصور سے سند و دستار فضیلت پائی۔ قصور سے فارغ ہو کر چند ماہ جامعہ عنائتیہ خانیوال میں علامہ مفتی محمد عبداللطیف صاحب سے فاضل عربی کی تیاری کی اور انکی سرپرستی میں ملتان بورڈ سے مئی 1973ء میں امتحان بھی دیا، تین پرچے تو بہت اچھے ہوگئے، چوتھے پرچہ کی تیاری کر رہا تھا کہ اچانک اطلاع ملی کہ حضرت سرکار گولڑہ سید غلام محی الدین شاہ بابو جی صاحب" تشریف لائے ہیں تو میں حضرت کی زیارت کے لئے گیا۔ ملاقات کے ساتھ دعا کے لئے درخواست پیش کی، حضور قبلہ بابو جی" نے میری طرف دیکھ کر فرمایا، کامیاب ہو جاسیں مگرفی الحال حالات ٹھیک نہیں۔ میں جب دوسرے روز چوتھا پرچہ دے کر آیا تو حضرت قبلہ مفتی صاحب نے فرمایا، قصوری صاحب تمہارا ٹیلی گرام آیا ہے جب میں نے اسے کھول کر پڑھا تو والد صاحب نے لکھا تھا کہ تم جس حال میں ہو فوراً" گھر پہنچو تمہاری اہلیہ سخت بیمار ہے۔ ابھی دو پرچے باقی تھے حضرت مفتی صاحب قبلہ نے بھی فرمایا کہ تمہارے والد کا حکم ہے، زندگی امتحان ہی ہے لہٰذا تم گھر جاؤ میں اسی وقت روانہ ہوگیا۔ راستہ میں خدا کے حضور دعائیں بھی کر رہا تھا جب گھر پہنچا تو میری اہلیہ صحت مند ہو گئی تھی۔ حضرت قبلہ بابو جی" کی بات دماغ میں گردش کر رہی تھی، ولی کامل کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں حکمت ضرور ہوتی ہے۔ گھر میں مختصر قیام کر کے واپس آیا امتحان تو ختم ہو چکے تھے اب میں نے اپنے حالات کے پیش نظر فیصلہ کر لیا کہ مجھے کہیں خدمت دین کا فریضہ شروع کر دینا چاہئے تاکہ رزق کے حصول کا ذریعہ بھی بن سکے۔ مجھے خانیوال میں ہی جامعہ عنائتیہ کے مہتمم حضرت مولانا ایوب الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ تم یہاں نائب خطیب کے فرائض انجام دو ہم تمہیں ہر ممکن سہولت دیں گے مگر میں نے عرض کیا حضرت میں لاہور میں کسی اچھے علاقہ میں مرکزی جگہ کی خطابت کرنا چاہتا ہوں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان بلا سوچے سمجھے زبان سے کچھ کہہ دیتا ہے مگر وہ قبول ہو جاتا ہے۔ خانیوال میں قاری احمد بخش صاحب جو جامعہ غوثیہ چوک حضرت داتا صاحب لاہور میں پڑھاتے ہیں، سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا آپ جلدی آجائیں ہماری ایسی ہی مرکزی جگہ ہے۔ میں سیدھا لاہور آیا، قاری صاحب نے مجھے مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ شاد باغ میں بھیج دیا۔ میں نے 22 جون 1973ء بروز بدھ مذکورہ جامع

Marfat.com

مسجد میں درس قرآن دیا اور پھر نماز جمعہ بھی پڑھائی تو خطیب مقرر ہو گیا۔

علامہ خورشید قصوری صاحب نے مزید فرمایا کہ میں نے مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ شادباغ میں خطیب مقرر ہونے کے بعد تعلیمی و تبلیغی فرائض کی ادائیگی شروع کر دی۔ ہر روز نماز فجر کے بعد درس قرآن حکیم' اور نماز عشاء کے بعد درس حدیث (مشکوٰۃ) کا آغاز کر دیا۔ 1976ء میں دارالعلوم حنفیہ غوثیہ کا قیام عمل میں آگیا اب مصروفیات بڑھ جانے کی وجہ سے درس حدیث کا سلسلہ تو موقوف کرنا پڑا مگر درس قرآن کریم جاری رہا اور 1982ء میں مکمل ہو گیا' جس کے بعد اہالیان شادباغ نے میرے اعزاز میں قرآن کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں حضرت ضیاء الامت پیر کرم شاہ صاحب الازہری' راجہ ظفرالحق صاحب (جو اس وقت وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات تھے) اور حضرت پیر سید فیض الحسن شاہ آلومہار شریف صاحب کو مدعو کیا گیا مگر حضرت پیر کرم شاہ صاحب اور راجہ ظفرالحق صاحب تو مصروفیت کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے لیکن راجہ صاحب نے ذرائع ابلاغ کو ہدایات دے دیں اور پوری کانفرنس کو ریڈیو' ٹی وی اور اخبارات نے کوریج دی خصوصاً چوہدری محمد اسحاق صاحب روزنامہ مشرق لاہور' جاوید حسنین صاحب روزنامہ نوائے وقت لاہور اور روزنامہ امروز کے ایک دوست نے میرے ساتھ بہت تعاون کیا' نیز اس کانفرنس کو کامیاب کرنے میں حضرت صاحبزادہ پیر سید کبیر علی شاہ صاحب سجادہ نشین چورہ شریف' علامہ مولانا محمد عبدالخالق شمس ناظم و بانی جامعہ شمسیہ فیض باغ لاہور' علامہ مولانا محمد شریف صاحب بدر اشرفی خطیب جامع مسجد غوثیہ شمس آباد لاہور' علامہ مولانا محمد سخی صاحب چشتی خطیب کوٹ خواجہ سعید صاحب لاہور' علامہ محمد طفیل اظہر صاحب خطیب گھوڑے شاہ لاہور' جناب شیخ محمد صادق صاحب صدر انجمن رفاع عامہ شادباغ لاہور' الحاج محمد رفیق بھٹی اشرفی' الحاج محمد حسین گوہر صاحب اور جناب محمد داؤد بن حاجی معراج دین صاحبان نے تعاون سے نوازا۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ تحریک ختم نبوت میں میں شمالی لاہور کی سطح پر جنرل سیکرٹری تھا اور میری مسجد تحریک کا مرکز تھی' میں نے جمعیت العلماء پاکستان اور جماعت اہلسنت پاکستان کیلئے اپنے علاقہ کی بھرپور نمائندگی کی اور تنظیم العلماء پاکستان کے جنرل سیکرٹری کے طور پر تحریک نظام مصطفیٰ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اتنی کامیاب جماعت تھی کہ بڑے بڑے سیاست دانوں یہاں تک کہ جنرل ضیاء الحق مرحوم نے بھی تنظیم کے نوجوان علماء کو ملاقات کا پیغام بھیجا تھا۔ ہماری تنظیم کے سیاسی امور کے مشیر پاکستان کی تاریخ ساز شخصیت حضرت علامہ مولانا محمد بخش صاحب مسلم بی اے تھے۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ میرے حلقہ شادباغ میں بلدیات سے لیکر نیشنل اسمبلی تک جو بھی امیدوار میدان انتخاب میں اترتا تھا وہ پہلے ناچیز سے ضرور ملاقات کرتا تھا' اس کے ساتھ ساتھ دینی امور اور تعلیمی کام بھی جاری رہے چنانچہ میرے دارالعلوم حنفیہ غوثیہ میں دو سو کے قریب طلباء حفظ و تجوید القرآن کی تعلیم پا رہے تھے اور چھ سے زائد اساتذہ پڑھا رہے تھے۔

علامہ خورشید احمد قصوری صاحب نے فرمایا کہ مصروفیات بڑھ جانے کی وجہ سے فاضل عربی مکمل

Marfat.com

کرنے میں کافی تاخیر ہو گئی تھی بالآخر 3 مئی 1980ء کو میں نے فاضل عربی کا امتحان بھی سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ لاہور سے پاس کر لیا نیز اسی سال یعنی 1980ء میں تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کی طرف سے الشہادۃ العالیہ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ کا امتحان بھی پاس کیا' یہ سند ہماری تمام یونیورسٹیوں میں منظور شدہ ہے جو ایم اے عربی و ایم اے اسلامیات کے مساوی ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ 1974ء میں انہوں نے حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات احمد شاہ" امیر حزب الاحناف لاہور سے دورۃ الحدیث کی سماعت کی تھی چنانچہ علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب نے 31 جولائی 1978ء کو سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقع پر انہیں دورہ الحدیث کی سند سے نوازا۔ بعد ازاں 1983ء میں آپ نے لاہور سے میٹرک کا امتحان بھی پاس کر لیا۔

اپنے سلسلہ بیعت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ خورشید احمد قصوری صاحب نے فرمایا کہ الحمداللہ میرا سلسلہ بیعت خانوادہ عالیہ اشرفیہ کی قابل فخر اور آج کے دور کی یگانہ روزگار شخصیت حضرت قبلہ پیر سید ڈاکٹر محمد مظاہر اشرف صاحب اشرفی الجیلانی سے ہے' آپ بڑی جفاکش طبیعت کے مالک ہیں' سفر و حضر میں اپنے معمولات و وظائف کی سخت پابندی' شب بیداری اور چلہ کشی جو صوفیا' متقدمین و متاخرین کی خاص پہچان ہے' آپ کا طرہ امتیاز ہے۔ سلسلہ عالیہ اشرفیہ علوم ظاہری و باطنی میں ایک خاص مقام رکھتا ہے جو مسلسل 18 '19 پشتوں اور عرصہ آٹھ سو سال سے علم و عرفان شریعت و طریقت کا سنگم ہے اور جس سلسلہ میں نسبت قادری و چشتی اپنی جمیع صفات اور کمال خوبیوں سے بدرجہ اتم موجود ہے۔ آج بھی خاندان اشرفیہ میں ایسی شخصیات موجود ہیں جن میں اسلاف صوفیاء کی خوبیاں جھلکتی ہیں اور حضرت قبلہ ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف صاحب الاشرفی الجیلانی کو خاندان اشرفیہ میں نہایت احترام و اکرام حاصل ہے۔ ایک نجی محفل میں خاندان اشرفیہ کی قد آور ہستی حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں الاشرفی الجیلانی سجادہ نشین حضرت محدث اعظم کچھوچھوی" نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے خاندان میں چلہ کشی' وظائف اور زہد و تقویٰ میں ڈاکٹر صاحب منفرد مقام رکھتے ہیں' بیعت کے بعد ابھی ایک سال ہونے نہیں پایا تھا کہ مجھے حزب البحر شریف کی زکوٰۃ کے لئے تین روز با حرام چلہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا جو ناچیز نے باذوق و شوق ادا کیا۔ اس چلہ میں بڑا لطف حاصل ہوا گویا حضرت نے ایک روحانی جاگ لگا دی' پھر 1992 میں حج کیا تو ایک ماہ تک وظیفہ ترک ہو گیا اس سکون اور روحانی ذوق سے جو پہلے حاصل تھا' محرومی محسوس ہوئی۔ میں نے حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب سے عرض کیا تو آپ نے دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنے کا ارشاد فرمایا تو میں نے 31 دسمبر 1997ء کیم رمضان المبارک 1418ء بروز بدھ حزب البحر شریف کا چلہ شروع کیا جو کہ چالیس روز میں مکمل ہوا' اس دوران میں کیا ہوا یہ بتانا مناسب نہیں۔

علامہ محمد خورشید احمد قصوری صاحب نے اس سلسلے میں مزید فرمایا کہ میری بیعت تو حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب سے ہے لیکن سند خلافت سلاسل چشتیہ نظامیہ اشرفیہ اور قادریہ جلالیہ اشرفیہ کی خصوصاً" اور سلاسل نقشبندیہ سہروردیہ' قادریہ منوریہ اور محمدیہ کی عموماً" کا شرف حضرت سید مختار اشرف صاحب

Marfat.com

الاشرفی الجیلانی سرکار کلاں کچھوچھہ شریف انڈیا سے 27 ربیع الاول 1410ھ مطابق 28 اکتوبر 1989ء بروز ہفتہ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف داتا گنج روڈ لاہور میں حضرت علامہ سید محمود رضوی شارح بخاری اور حضرت علامہ مولانا محمد شریف صاحب بدر اشرفی کے ہمراہ علماء کی موجودگی میں حاصل ہوئی۔ یقیناً" یہ فیض بھی مجھے میرے شیخ کامل حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کی نسبت و صحبت سے ملا۔

علامہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے 1984ء میں محکمہ تعلیم میں بطور عربک ٹیچر ملازمت کرلی' میرا تقرر گورنمنٹ پبلک ماڈل ہائی سکول شاہ عالم مارکیٹ میں ہوا۔

برطانیہ آمد کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے برطانیہ کیلئے متعدد بار پیشکش ہوئی تھی مگر میں نے دلچسپی نہیں لی تھی مگر جب میں نے 1990ء میں مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ شاد باغ کی خطابت سے استعفیٰ دیا تو اس کے بعد علامہ محمد طفیل اظہر صاحب خطیب اعظم گھوڑے شاہ لاہور مجھے مبلغ اسلام پیر طریقت محسن اہلسنّت حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی سے ملاقات کیلئے لے گئے' حضرت پیر صاحب قبلہ نے فرمایا کہ اب تو تم نے خطابت سے استعفیٰ دے دیا ہے لہٰذا تم برطانیہ آ جاؤ۔ آپ نے مجھے سپانسر کیا تو اس پر مجھے وزٹ ویزا مل گیا۔ میں 14 ستمبر 1991ء کو ہیتھرو لندن پہنچا تو حضرت قبلہ پیر صاحب اپنے معتمد خلیفہ جناب الحاج محمد یونس صاحب قادری نوشاہی کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ انہوں نے مجھے بیڈ فورڈ میں ٹھہرایا' وہاں دو ہفتے ٹھہرنے کے بعد میں بریڈ فورڈ آ گیا۔ سالانہ عید میلاد النبیؐ کے جلسہ و جلوس میں شرکت کی' بعد از حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ تمہیں جامع مسجد رضا بلیک برن جلسہ پر جانا ہے۔ آپ نے مجھے فاروق چشتی صاحب (جو برطانیہ کے قدیم نعت خواں ہیں) کے ساتھ بھیجا۔ راستہ میں ظہر کی نماز کے موقع پر مرکزی جامع مسجد غوثیہ نیلسن میں قاری نذر محمد صاحب نقشبندی سے ملاقات ہوئی کچھ اور احباب بھی ملے۔ وہاں کی انتظامیہ کمیٹی کے چیئرمین صوفی محمد نوشیرواں صاحب نے اصرار فرمایا کہ ظہر کے بعد ہمارا جلسہ ہے آپ پاکستان سے ابھی آئے ہیں ہم آپ کو سب سے پہلے وقت دے دیں گے لہٰذا تھوڑا سا رک جائیں' مختصر یہ کہ ظہر کے بعد چشتی صاحب کی نعت اور میری تقریر ہوئی۔ فارغ ہوتے ہی ہم نے بلیک برن جانے کے لئے اجازت چاہی تو صوفی نوشیرواں صاحب فرمانے لگے کہ قصوری صاحب اگر آپ کا بلیک برن رکنے کا ارادہ نہ بنے تو ہمیں آپ کی ضرورت ہے ہمارے پاس خطیب نہیں ہے۔ بلیک برن سے اسی رات بریڈ فورڈ واپسی ہو گئی' دوسرے دن میں نے حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے عرض کیا کہ مجھے کیا کرنا ہے تو فرمانے لگے کہ ہم تمہارے لئے کوئی مناسب جگہ کی کوشش کر رہے ہیں اگر تمہیں کوئی اور آفر دیتا ہے تو ہماری طرف سے اجازت ہے۔ اسی دوران پیر طریقت حضرت صاحبزادہ سید شبیر علی شاہ صاحب آف چورہ شریف نے ٹیلی فون پر فرمایا کہ جب تک فارغ ہو ہمارے پاس آ جاؤ چنانچہ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی اجازت سے پیر سید شبیر علی شاہ صاحب کے پاس راچڈیل آ گیا۔ وہاں میں نے قاری نذر محمد صاحب سے رابطہ کیا تو وہ فرمانے لگے تم کہاں ہو' ہم تم کو تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں فی الحال راچڈیل میں حضرت صاحبزادہ پیر سید شبیر

Marfat.com

علی شاہ صاحب کے پاس ہوں' انہوں نے فرمایا کہ آپ نماز جمعۃ المبارک یہاں ادا کریں' میں نے حضرت شاہ صاحب سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا قصوری صاحب نیلسن مرکزی جگہ ہے اور تم جم کر کام کرنے والے ہو بس جو جگہ ملے جم کر کام کرو- چنانچہ جمعہ کے دن میں نیلسن پہنچ گیا' اس کے بعد بطور خطیب تقرر ہو گیا' میں نے ایک سال وہاں قیام کیا- اس دوران نیلسن میں نئی مسجد غوثیہ کا افتتاح بھی میں نے ہی کرایا اور افتتاحی تقریب میں صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن صاحب بھی تشریف لائے مگر افتتاح بطور خاص حضرت ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف صاحب کے دست مبارک سے ہوا- نیلسن میں' میں نے درس حدیث اور اسلامی کلاسوں کو بڑے اہتمام سے ادا کیا' لوگوں میں کافی شوق پیدا ہو گیا تھا اور لوگ کافی لمبی مسافت طے کر کے درس حدیث میں شرکت کرتے تھے-

علامہ خورشید احمد قصوری صاحب نے فرمایا کہ نیلسن میں الحاج صوفی نوشیروان صاحب چیئرمین انتظامیہ کمیٹی مرکزی جامع مسجد غوثیہ' راجہ محمد افضل صاحب جنرل سیکرٹری خصوصاً" اور حاجی راجہ محمد افضل صاحب' جناب حاجی محمد افضل صاحب' صدر بزم حسان نیلسن' چوہدری نوید احمد صاحب' حاجی محمد صادق صاحب اور عزیزم اشتیاق احمد اشرفی صاحب نے عموماً" میرے ساتھ تعاون فرمایا لیکن صوفی نوشیروان صاحب اور راجہ افضل صاحب کا بطور خاص مشکور ہوں جنہوں نے مجھے قانونی تحفظ دیا اور کوشش کر کے 23 مئی 1992ء کو ہوم آفس سے میرے پاسپورٹ پر سٹمپ لگوائی- میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اگر حج سے پہلے میرا پاسپورٹ سٹمپ لگ کر آگیا تو اسی سال حج کروں گا' 23 مئی کو پاسپورٹ ملا اور 4 جون 1992ء کو میں حج کیلئے روانہ ہو گیا- حج کے فریضہ کی ادائیگی کے بعد پاکستان چلا گیا ایک ماہ بچوں کے پاس گزارا اور 4 اگست کو واپس نیلسن آگیا' یہ خاصا سرد علاقہ ہے' آتے ہی مجھے شدید فلو ہو گیا' ڈاکٹر نے بھی کہہ دیا کہ یہاں کا موسم تمہارے لئے بہتر نہیں ہے- ابھی میں نے واپسی کا ارادہ ہی کیا تھا کہ ریڈہل (جو سرے کے علاقہ میں بہت صاف ستھرا ٹاؤن ہے) آنے کی پیش کش ہو گئی تو میں نے مسجد کی چابیاں صوفی نوشیروان صاحب کے حوالے کیں اور ریڈہل چلا گیا- وہاں میں نے اپنا تبلیغی مشن جاری رکھا جس کے اثرات الحمدللہ اب تک موجود ہیں- میں اسلامک سنٹر ریڈہل میں ایک سال بسر کیا اور 15 اکتوبر 1993ء کو پاکستان چلا گیا- جب میں دسمبر کے آخر میں واپس آیا تو رمضان المبارک قریب تھا' میں سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم میں ٹھہر گیا اور رمضان المبارک وہیں گزارا (عید کے فوری بعد حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری صاحب' علامہ غلام رسول صاحب چک سواری کے ہمراہ تشریف لائے اور فرمایا کہ مانچسٹر میں میرا سنٹر بن گیا ہے' تم سنٹر دیکھنے کیلئے آجاؤ- آپ کے شدید اصرار پر میں 17 مارچ 1994ء کو مانچسٹر شیر ربانی اسلامک سنٹر پہنچا مانچسٹر بھی سرد علاقہ ہے/ جب میں پاکستان سے واپس آیا تھا تو لندن میں حضرت صاحبزادہ اوحد الدین سید اشرف اشرفی الجیلانی سے ملاقات کی تھی جو حضرت ڈاکٹر صاحب قبلہ کے بڑے صاحبزادے ہیں' میں نے کہا حضرت دعا فرمائیں کہ لندن یا برمنگھم میں کوئی موزوں جگہ مل جائے تو صاحبزادہ صاحب نے فی البدیہہ فرمایا' قصوری صاحب آپ مانچسٹر جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں' آگے آپ کی

Marfat.com

شیر ربانی سنٹر مانچسٹر کے سرپرست صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری، مولانا محمد صدیق صاحب نقشبندی (گلاسگو) پیر سلطان فیاض الحسن صاحب اور علامہ سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی عید میلادالنبیؐ کے جلوس کے موقع پر

مرضی مگر میرے مشاہدے میں تو یہی ہے۔ میرا اس طرف آنے کا بالکل ارادہ نہیں تھا لیکن یقیناً" فیصلے اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہیں۔ میں نے مانچسٹر میں چند ہفتے بسر کئے حضرت میاں صاحب تو واپس پاکستان چلے گئے، مگر میں بدستور کسی دوسری جگہ کی تلاش میں رہا۔ بالآخر شیر ربانی اسلامک سنٹر کے بانی محسن اہلسنت جناب الحاج محمد عبداللہ کمانی صاحب نے جناب الحاج چوہدری بشیر احمد صاحب کی موجودگی میں فرمایا کہ قصوری صاحب ہم آپ کو جانے نہیں دیں گے آپ اس سنٹر کو آباد کریں ہم آپ سے ہر ممکن تعاون کریں گے، چنانچہ میں جب سے یہاں خدمات انجام دے رہا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ خورشید احمد قصوری صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں مسلمانوں کے معاشرے کا مستقبل خطرے سے خالی نہیں ہے لہٰذا اسلامی اقدار کے فروغ اور مسلمانوں کی نئی نسل کو اس گمراہی سے بچانے کا واحد حل یہ ہے کہ علماء، امراء اور سکالر حضرات باہم مل کر اپنے اسلامی سکول و کالج قائم کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو مکمل اسلامی تعلیم دیں اور ساتھ ساتھ جدید علوم بھی پڑھائیں، افسوس یہ ہے کہ ہر شخص اولاد کا رونا روتا ہے مگر اس کے سدباب کے لئے کوئی کوشش نہیں ہو رہی جو کہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔

برطانیہ میں علماء اہلسنت کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں علماء اہلسنت کی خدمات روز روشن کی طرح واضح ہیں۔ آج برطانیہ کا مسلمان اپنا اسلامی تشخص اور انفرادی عظمت، حلال و حرام کا فرق اور اپنی اسلامی روایات و فرائض کی ادائیگی جانتا ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں جو اسلامی بہار آتی ہے جس میں قرآن پاک کی تلاوت، درس قرآن، فضائل رمضان اور علم و حکمت سے بھرپور محافل میں علماء کی پر اثر تقاریر ہوتی ہیں نیز ربیع الاول شریف میں سرکار مدینہؐ کے حضور درودوں کے گجرے، سلاموں کے سہرے، آپؐ کی شان و عظمت کے چرچے، محافل میلاد میں آنحضورؐ سے

Marfat.com

ایمانی تعلق کو مضبوط و مستحکم کرنا اور دلوں میں عشق و محبت رسولؐ کی شمع روشن کرنا' یہ صرف علماء ہی کی خدمات اور دم قدم سے ہے علماء اور صوفیاء پر کیچڑ وہ اچھالتے ہیں جن کے قلب و ذہن پر لادینیت کی خوبصورتی یا بدعقیدگی کی چھاپ لگی ہوتی ہے۔ علماء اس دنیا کا تعویذ ہیں' حدیث میں موجود ہے کہ جب تک علماء کا وجود قائم ہے قیامت نہیں آئے گی۔ بحمد اللہ علماء اہلسنت اپنے فرائض کو سمجھتے ہیں اور اس سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

برطانیہ میں مساجد اور ان کی انتظامیہ کے حوالے سے علامہ صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں جتنی مساجد موجود ہیں' ان میں ہر مسجد اسلامی یونیورسٹی بن سکتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ مساجد کے منتظمین میں اخلاص اور دل میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہی کا احساس اتر جائے۔ بعض منتظمین عالم' خطیب' امام اور مفتی کو اپنے ملازم کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ برطانیہ میں خصوصاً" اور پاکستان میں عموماً" مساجد میں ناخوشگوار واقعات کا اصل سبب ایسے ہی حالات ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ برطانیہ میں کچھ زیادہ موثر تبلیغی یا دینی کام نہیں ہو رہا اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ علماء انگریزی زبان نہیں جانتے اس وجہ سے دین کا کام نہیں ہو رہا یہ ایک بہانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ علماء کی اکثریت انگریزی زبان نہیں جانتی مگر اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ اس سے عہدہ برآ ہونا بھی نہیں جانتے' یہ سب کمی دور ہو سکتی ہے اگر تمام منتظمین مخلص ہوں۔ حقیقت حال یہ ہے کہ جتنا مظلوم طبقہ علماء کا ہے اتنا کوئی نہیں ہے مگر اس کے باوجود پھر بھی دین کی جو روشنی نظر آ رہی ہے اور دین کے جو دیئے چمکتے نظر آ رہے ہیں' وہ علماء و مشائخ ہی کی مخلصانہ کوششوں کا ثمر ہے' دولت مندوں کا کام ہے کہ تبلیغ دین کیلئے انتظامات کریں' عوام کا کام ہے کہ وہ بھرپور معاونت کریں اور خود سیکھیں اور علما کا کام ہے وہ وہ اپنا فریضہ پوری تندہی سے سرانجام دیں۔

الحاج محمد عبداللہ کمانی

شیر ربانی اسلامک سنٹر اور اس کے بانی و منتظم اعلیٰ الحاج محمد عبداللہ کمانی صاحب کے بارے میں علامہ خورشید احمد قصوری صاحب نے فرمایا کہ شیر ربانی اسلامک سنٹر فروری 1994ء میں قائم ہوا تھا اور میں 17 مارچ 1994ء کو یہاں آیا تھا' تاحال یہیں قیام ہے اور مقدور بھر خدمت دین اور تبلیغ دین کا فریضہ ادا کیا جا رہا ہے۔ شیر ربانی اسلامک سنٹر میں 100 کے قریب طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں جن کو قرآن کریم کے ساتھ ساتھ بنیادی دینی تعلیم اور عقائد کی پختگی پر پوری توجہ دی جاتی ہے۔ کافی عرصہ تک پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب سابق چیئرمین شعبہ اسلامیات جامعہ پنجاب لاہور بنیادی دینی اور عقائد کی تعلیم کا انگریزی زبان میں درس دیتے رہے ہیں۔ جگہ کی تنگی کے باوجود یہاں کام بڑے مرکزوں سے کہیں زیادہ ہے' ہر جمعرات کو درس حدیث پاک اور محفل ذکر ہوتی ہے جس میں فقہی مسائل پر بحث ہوتی ہے اور نمازی اپنی دینی ضروریات بھرپور طریقہ سے سیکھتے ہیں۔ اب تک سینکڑوں طلباء و طالبات شیر ربانی اسلامک سنٹر سے استفادہ کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ یہ سنٹر مانچسٹر کے مخیر صاحب ثروت اسلامی درد رکھنے والے راسخ

Marfat.com

شیر ربانی سنٹر مانچسٹر کے روح رواں الحاج عبداللہ کمانی صاحب اور صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری

العقیدہ سنی مسلمان جناب الحاج محمد عبداللہ کمانی صاحب نے قائم کیا ہے جس کے تمام اخراجات و ضروریات وہ خود پورے کرتے ہیں۔ سنٹر کیلئے قطعاً" چندہ یا فیس کی اپیل نہیں ہوتی تاہم اگر کوئی نمازی اپنے خلوص سے مالی معاونت کرے تو قبول کرلی جاتی ہے۔ محمد عبداللہ کمانی صاحب کو اولیاء کرام خصوصاً" غوث صمدانی قطب یزدانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ سے والہانہ محبت و عقیدت ہے' سنٹر کا نام ہی ان کی عقیدت کا عکاس ہے۔ کوئی محفل ہو تو وہ حضرت غوث پاک کی گیارہویں شریف سے منسوب کر دیتے ہیں نیز ربیع الاول شریف میں حضور اکرم نبی رحمتؐ کے میلاد شریف کا اہتمام و انتظام بھی بے پناہ عقیدت سے کرتے ہیں۔ علماء کرام اور ثنا خوانان کی خدمت دل کھول کر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اسی نام سے ایک اور سنٹر مانچسٹر ٹاؤن میں ٹیرف سٹریٹ میں اپنی ذاتی جگہ پر کھول دیا ہے' جہاں ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب انگلش میں خطاب کرتے رہے ہیں اور جہاں 400 سے 500 تک نمازیوں کی حاضری ہوتی ہے۔

الحاج محمد عبداللہ کمانی صاحب نے انڈیا میں بھی درجنوں دینی مراکز اور مساجد تعمیر کرائی ہیں اور ان کی مالی ضروریات کا انتظام بھی کیا ہے وہ ہر سال متعدد غریب اور یتیم لڑکے لڑکیوں کی شادیاں بھی کراتے ہیں جن کی تمام تر ضروریات مثلاً" جہیز تک خود مہیا کرتے ہیں۔ ہر سال رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی سینکڑوں غریبوں' یتیموں اور بیواؤں کو چیک کی صورت میں کرتے ہیں۔ علامہ صاحب نے کہا کہ یہ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں تاکہ ان کے جذبہ خیر میں اور اضافہ ہو اور دوسرے دولت مند حضرات کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ہو کیونکہ دولت ظاہری رعب و دبدبہ ضرور ہے مگر اخروی طور پر بہت بڑی مصیبت بھی ہے۔ علامہ صاحب نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ کمانی صاحب کے عزیز بچوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور دوسرے اہل ثروت کو بھی جذبہ خدمت عطا کرے۔

Marfat.com

مولانا قاری محمد فاروق اشرفی

مولانا قاری محمد فاروق صاحب اشرفی 1983ء سے برطانیہ میں علمی و دینی خدمات انجام دے رہے ہیں- مختلف مساجد اور مدارس سے وابستہ رہنے کے بعد ان دونوں جامع مسجد سلطانیہ برائر فیلڈ میں امام اور خطیب کے فرائض انجام دینے کے علاوہ بچوں اور بچیوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں- آپ بہت اچھے نعت خوان بھی ہیں اور پورے برطانیہ میں نعت کے حوالے سے منعقد ہونے والی محافل اور اجتماعات میں باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں-

مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی صوبہ گجرات کے ضلع بھروچ کے ایک گاؤں ٹنکاریہ میں 4 اپریل 1961ء کو پیدا ہوئے' آپ کے والد گرامی کا نام محمد یوسف صاحب ہے- ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے مدرسہ مصطفائیہ میں مولانا حسین الدین صاحب سے حاصل کی- اس ادارہ میں اس وقت بھی چھ سات سو طلبہ پڑھتے تھے- 1971ء میں انہوں نے ایک مذہبی تقریب میں جس میں شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب تشریف لائے تھے' اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی کا قصیدہ نور پیش کیا جسے حضرت مدنی میاں صاحب نے بے حد پسند کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہ بچہ ان کے مدرسہ میں دینی تعلیم حاصل کرے- مولانا محمد فاروق اشرفی کے والد اس وقت انتقال کر گئے تھے جب ان کی عمر صرف چار سال تھی چنانچہ ان کے دادا احمد سیٹھ اور والدہ صاحبہ نے حضرت مدنی میاں صاحب کی خواہش کا احترام کیا- والد گرامی کی بھی خواہش تھی کہ ان کے بیٹوں میں سے ایک ضرور عالم دین بنے' چنانچہ مولانا محمد فاروق صاحب نے حضرت شیخ الاسلام کی سرپرستی میں یوپی میں قائم جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم میں داخلہ لے لیا اور 1971ء سے 1981ء تک وہاں تعلیم حاصل کی- 1976ء میں تجوید و قراءت مکمل کی- اس مدرسہ میں حصول علم کے لئے انہیں پہلے اردو سیکھنا پڑی کیونکہ ان کی مادری زبان گجراتی ہے' اردو سیکھنے میں انہیں دو سال لگے' اس کے بعد انہوں نے فارسی سیکھی اور ساتھ ہی مولانا قاری نفیس احمد صاحب کی رہنمائی میں قراءت کی تعلیم شروع ہو گئی جو 1976ء میں مکمل ہوئی - انہوں نے درس نظامی بھی یہیں سے مکمل کیا- یہاں ان کے اساتذہ میں مولانا سید محبوب اشرف صاحب' مولانا حافظ عبدالشکور صاحب' مولانا مفتی خادم رسول صاحب' مولانا شمس الدین صاحب بہار اور مولانا تجمل ہدیٰ صاحب شامل تھے-

مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی نے فرمایا کہ اگرچہ میرے سب اساتذہ نہایت قابل اور مہربان تھے تاہم علامہ حافظ محمد شکور صاحب اور مفتی خادم رسول صاحب کی محبت اور شفقت ناقابل فراموش ہے- قراءت کے سلسلے میں میری دستار بندی حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ اشرفی الگیلانی نے کی تھی' یہ 1976ء کی بات ہے- دستار بندی کے دوسرے دن میں نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ اشرفیہ میں داخل ہو گیا- مولانا محمد فاروق صاحب کے والد گرامی حضرت علامہ سید محمد صاحب محدث کچھوچھوی" سے بیعت تھے' حضرت سید محمد مدنی میاں صاحب گرمی کے والد گرامی تھے- مولانا محمد فاروق

Marfat.com

مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی اپنے بچوں کے ساتھ

صاحب اشرفی نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد راج پیپلہ کی جامع مسجد میں 1983ء کے وسط تک امامت اور خطابت کے فرائض ادا کئے۔

برطانیہ آمد کے ضمن میں مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی نے فرمایا کہ میں اگست 1983ء میں برطانیہ آیا اور لنکاسٹر میں حنفی مسلم سرکل کی مسجد رضا میں خطیب مقرر ہوا۔ اس سرکل میں ضلع گجرات کے کچھ لوگ تھے جن کی بھارت میں میرے بڑے بھائی سے ملاقات ہوئی اور اس طرح میری برطانیہ آمد کا سلسلہ بنا۔ لنکاسٹر میں دو سال امامت و خطابت کے ساتھ بچوں کو دینی تعلیم دینے کا سلسلہ بھی جاری رہا لیکن وہاں کے اخراجات میری بساط سے باہر تھے چنانچہ مسجد کمیٹی کی رضامندی سے میں 1989ء میں بلیک برن آ گیا۔ یہاں مفتی سید شمس الضحیٰ صاحب مسجد رضا میں خطیب تھے' بطور مدرس تدریس کے لئے اور نائب امام میرا تقرر ہوا۔ اس کے علاوہ علاقہ میں تجہیزو تکفین اور نکاح وغیرہ کی ذمہ داریاں بھی میرے سپرد تھیں' میں نے یہ خدمات بلا معاوضہ انجام دیں۔ 1996ء تک اس ادارے میں خدمات انجام دینے کے بعد میں نے برائر فیلڈ کی جامع مسجد سلطانیہ میں امام' خطیب اور مدرس کے فرائض سنبھالے۔ اس ادارے میں سو بچے اور سو بچیاں زیر تعلیم ہیں تین مرد اور تین خواتین استاد ہیں۔ میرے علاوہ دوسرے دو اساتذہ میں نائب خطیب مولانا قاری محمد اقبال صاحب اور حافظ محمد الیاس صاحب شامل ہیں۔ ادارے کی کمیٹی کے صدر محمد عارف صاحب اور سیکرٹری حاجی محمد عنایت صاحب ہیں جبکہ دونوں جوائنٹ سیکرٹریز کا نام محمد افضل صاحب ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ الحمدللہ جامع مسجد سلطانیہ میں تمام معاملات نہایت حسن و خوبی سے چل رہے ہیں بعض دوسری مساجد کی طرح یہاں علماء اور کمیٹی کے درمیان کوئی مسائل نہیں ہیں۔ کمیٹی کے ممبران اور علاقہ کے لوگ سب بے حد تعاون کرتے ہیں۔ ہم نے مسجد کی حالت کو کافی بہتر بنایا ہے۔ وسیع تر مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں کام کا آغاز ہو چکا ہے اور ایک لاکھ تیس ہزار پاؤنڈ جمع ہو چکے ہیں' مناسب جگہ

Marfat.com

ملتے ہی مسجد کا کام شروع ہو جائے گا۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے مستقبل اور نوجوان نسل کو دین سے قریب رکھنے کے لئے اقدامات کے حوالے سے مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی نے فرمایا کہ ہم یہاں کے ماحول میں اتنا گھر چکے ہیں کہ بچوں کی فکر سے غافل ہیں۔ ہمیں اسلام اور قرآن کے حکم کے مطابق اپنی اور اپنے اہل خانہ کی عاقبت سنوارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب والدین میں دین پر عمل کرنے کا جذبہ ہو گا تو بچوں میں بھی دین کا شوق پیدا ہو گا اس سلسلے میں ہمیں گھر کی خواتین کو دین کی تعلیم دینی چاہئے کیونکہ ماں کی گود پہلا مدرسہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں انگریزی میں بھی کافی کام کر رہا ہوں' والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اہلسنت کے ان مدارس میں لے کر جائیں جہاں انگریزی میں بھی دین کی تعلیم دی جاتی ہے۔

مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی نے فرمایا کہ انگریزی میں دینی نصاب وقت کی ایک ضرورت ہے اس ضمن میں ہونا یہ چاہئے کہ مسلمان بچوں کے لئے ایک ایسا مستقل نصاب بنایا جائے جس پر تمام دینی مکاتب فکر متفق ہوں اور پھر اس نصاب کی بنیاد پر تعلیم دی جائے۔

برطانیہ میں علماء اہلسنت اور مشائخ کی خدمات کو سراہتے ہوئے مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی نے فرمایا کہ پاکستان اور انڈیا سے جو علماء و مشائخ یہاں تشریف لائے ہیں ان کے ذکر و اذکار' تقاریب اور محافل سے ہمارے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور دلوں کو سکون ملتا ہے۔ یہ علماء و مشائخ برطانیہ میں دین کے فروغ میں نہایت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

اپنے دینی محرکات کے بارے میں مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی نے فرمایا کہ سب سے بڑا محرک نعت رسولؐ ہے' میں بچپن سے اب تک نعت خوانی سے وابستہ ہوں اور ہر جگہ نعت کی محفل میں شریک ہوتا ہوں۔ تقریباً" تین سال پہلے مانچسٹر میں ایشین ساؤنڈ ریڈیو میں ایک نعتیہ مقابلہ ہوا تھا جس میں میں نے بھی شرکت کی تھی۔ اس مقابلے میں 14 افراد کا حتمی انتخاب ہوا تھا جن میں میں بھی شامل تھا میں نے اس ذوق کو یہاں بلیک برن میں بھی آگے بڑھایا ہے۔ یہاں ایک محدث اعظم مشن قائم ہے جہاں میں ہر ہفتہ کو نعت و قراءت کی ایک خصوصی کلاس لیتا ہوں اور بچے نعت خوانی اور قراءت سیکھتے ہیں۔ مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی نے بتایا کہ وہ زیادہ تر اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب بریلویؒ اور حضور محدث عالم علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ کا نعتیہ کلام پڑھتے ہیں۔ حضرت مدنی میاں صاحب جب برطانیہ آتے ہیں تو مشن ہی کے مکان پر محفل ہوتی ہے اور مجھ سمیت متعدد لوگ حضرت سے فیض یاب ہوتے ہیں اسی طرح مفتی سید شمس الضحیٰ صاحب کے ساتھ ہالینڈ جانے اور وہاں بھی کئی پروگراموں میں شرکت کا اتفاق ہوا ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ نعت خوانی کے سلسلے میں انہیں برطانیہ کے مختلف شہروں میں بھی جانے کا موقع ملا ہے۔ وکٹوریہ پارک جامع مسجد مانچسٹر میں جو بین الاقوامی محفل نعت ہوتی ہے اس میں بھی وہ ہر سال شریک ہوتے ہیں۔ مولانا محمد فاروق صاحب اشرفی نے برطانیہ میں آنے والے مسلمان والدین سے گزارش کی ہے کہ وہ بچوں کو انگریزی موسیقی کے بجائے نعت خوانی کی جانب راغب کریں۔

Marfat.com

علامہ محمد نذیر احمد مہروی

علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی 1996ء میں برطانیہ تشریف لائے۔ پاکستان اور برطانیہ میں مختلف اداروں میں دینی و تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد وہ ان دنوں جامعہ فاطمیہ نوٹنگھم سے منسلک ہیں اور برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت و ترقی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ خطابت کے ساتھ ساتھ ان کی تحریری خدمات بھی جاری ہیں اور مختلف دینی موضوعات پر ان کے مضامین اور تحریریں اخبارات و جرائد میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

علامہ محمد نذیر احمد مہروی صاحب کا تعلق ضلع لودھراں کی تحصیل کہروڑپکا کے مشہور قصبے بہاول گڑھ کی بستی جھوک لاڑ سے ہے۔ لاڑ جنوبی پنجاب کا مشہور قبیلہ ہے جو خود کو حضور نبی کریمؐ کے چچا

Marfat.com

نصیر الملت پیر سید نصیر الدین صاحب نصیر الگیلانی علامہ محمد نذیر صاحب مہروی سے گفتگو فرمارہے ہیں

حضرت سیدنا عباسؓ کے نسب سے بنو عباس قرار دیتا ہے۔ ممتاز عالم دین حضرت علامہ شیخ التفسیر محمد حنیف احمد اویسی بھی اسی خانوادے سے نسبت رکھتے ہیں۔ علامہ محمد نذیر مہروی صاحب کے والد گرامی علامہ مولانا الحافظ محمد فقیر احمد بھی ایک مستند عالم دین، مفتی اور شیخ الحدیث والقرآن ہیں اور اپنے علاقے کی بڑی مسجد میں طویل عرصے سے فی سبیل اللہ خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح علامہ صاحب کے بڑے بھائی حافظ شبیر احمد صاحب مہروی بھی حافظ قرآن اور عالم دین ہیں جبکہ چھوٹے بھائی قاری احمد علی صاحب اور بیٹا محمد نعیم بھی دینی تعلیم کے حصول میں مصروف ہیں۔ اس طرح ان کا پورا خاندان علمی و مذہبی پس منظر رکھتا ہے۔

علامہ محمد نذیر احمد مہروی صاحب نے عربی، فارسی، صرف و نحو، ادب، فلسفہ، منطق، اصول فروع و فقہ یعنی موقوف علیہ تک کتب اپنے والد گرامی ہی سے مدرسہ جامعہ مہریہ مفتاح العلوم میں پڑھیں۔ بقیہ کتب کی تکمیل اور دورہ حدیث کے لئے انہوں نے ملتان میں جامعہ رضویہ مظہر العلوم میں داخلہ لیا جہاں ان کے اساتذہ کرام میں شیخ الحدیث والتفسیر مناظر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد شریف صاحب رضوی، حضرت علامہ مولانا غلام شبیر صاحب عابدی، حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سروری (مرحوم)، حضرت علامہ مولانا خدا بخش صاحب سعیدی مرحوم، حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب اور حضرت علامہ حافظ غلام محمد صاحب شامل تھے۔ انہوں نے فن تجوید و قراءت کی تکمیل زینت القرا قاری محمد شرف الحق صاحب رضوی ملتانی، استاذ القراء قاری محمد یار صاحب نقشبندی، نجم القراء قاری نذیر صاحب احمد مہروی اور فخر القراء علامہ قاری الٰہی بخش نوری الازہری سے کی۔ علامہ محمد نذیر مہروی صاحب نے درس نظامی کی تکمیل کے بعد 1983ء میں جماعت اہلسنت کے مستند ادارے تنظیم المدارس سے شہادت العالمیہ کی سند حاصل کی۔

اپنے سلسلہ بیعت و طریقت کے حوالے علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی نے فرمایا کہ ”میرا سلسلہ

Marfat.com

نوٹنگھم میں جامعہ فاطمیہ کے زیر اہتمام جلوس عید میلاد النبی ﷺ - پیر سید خورشید حسین شاہ صاحب ہماعتی، علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی، صاحبزادہ محمد رفیق صاحب چشتی سیالوی، صاحبزادہ محمد طاہر صاحب مفتی اور مولانا غلام حیدر صاحب ندیم قیادت فرما رہے ہیں

بیعت ضلع لودھراں کے مشہور قصبے گوگڑاں کے قریب آستانہ عالیہ مہر آباد شریف سے ہے- میں نے دس سال کی عمر میں اپنے والد گرامی کے ہمراہ قطب الاقطاب فخرالسادات شیخ المشائخ حضرت پیر سید امام علی شاہؒ صاحب کے بڑے صاحبزادے قطب زمانہ حضرت پیر سید محمد شاہ صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی- پیر سید امام علی شاہ مجدد وقت تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ صاحب کے مرید کامل اور خلیفہ مجاز تھے' آپ فنافی الشیخ' فنافی الرسول اور فنافی اللہ کے عظیم مقام پر فائز تھے' آپ کا مزار پر انوار ضلع لودھراں مہر آباد شریف میں آج بھی مرجع خلائق ہے علاقے میں آپ کے ہزاروں مرید اور عقیدت مند موجود ہیں اور آج بھی لوگ آپ کے خانوادے سے فیض حاصل کر رہے ہیں- آپ کی اولادوں میں موجودہ سجادہ نشین پیر سید نصیرالدین شاہ صاحب' پیر سید فخرالدین شاہ صاحب' پیر سید حافظ قمرالدین صاحب' پیر سید اکبر علی صاحب سابق ممبر پنجاب اسمبلی اور حضرت علامہ پیر سید ظفر علی شاہ مہروی صاحب اپنے دادا کا فیض لوگوں میں تقسیم کر رہے ہیں- لودھراں شہر میں ان کا دینی ادارہ جامعہ غوثیہ مہریہ بھی کامیابی سے دینی خدمات انجام دے رہا ہے"-

علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی نے کہا کہ میرے والد گرامی مولانا حافظ محمد فقیر احمد صاحب بھی حضرت پیر سید امام علی شاہؒ صاحب کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں- انہوں نے کہا کہ ہمارے پیران عظام دربار عالیہ گولڑہ شریف سے گہری عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور اپنے تمام مریدوں کو تاکید کرتے ہیں کہ تم اپنی نسبت گولڑہ شریف سے رکھو اس لئے ہمارے تمام پیر بھائی اپنے ناموں کے ساتھ مہروی لکھتے ہیں-

پاکستان میں اپنی دینی و تدریسی سرگرمیوں کے حوالے سے علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی نے فرمایا کہ میں ملتان میں دوران تعلیم ہی اپنے مدرسے جامعہ رضویہ مظہرالعلوم کی بزم رضا میں صدر اور

Marfat.com

علامہ محمد نذیر صاحب مہروی اپنے استاد محترم شیخ الحدیث علامہ محمد شریف صاحب رضوی اور اپنے مرشد کے صاحبزادہ پیر سید ظفر علی شاہ صاحب مہروی کے ساتھ دستار بندی کے بعد دعا کر رہے ہیں

سیکرٹری کے عہدوں پر فائز رہا' اسی طرح انجمن طلبہ مدارس عربیہ ملتان کے مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیں اور طلباء کے مسائل اکابرین اور حکام تک پہنچانے اور حل کرانے کے لئے کوششیں کیں۔ ہمارا سب سے بڑا مطالبہ یہ تھا کہ ہمارے ادارے کی سند کو ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کے مساوی قرار دیا جائے۔ آخر کار ہماری یہ کوششیں کامیاب ہوئیں اور حکومت پاکستان نے ہمارا یہ مطالبہ منظور کیا۔ علامہ مہروی نے بتایا کہ انہوں نے کراچی میں بھی مختلف مساجد میں امامت و خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دئے ہیں اور طلباء اور نوجوانوں کو دین کی طرف راغب کرنے اور دینی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے مقدور بھر کوششیں کی ہیں۔

علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی نے برطانیہ میں اپنی خدمات و سرگرمیوں کے حوالے سے فرمایا کہ وہ اس وقت جامعہ فاطمیہ نوٹنگھم سے وابستہ ہیں اور یہاں بطور امام' خطیب اور مدرس خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ وہ روزانہ درس قرآن بھی دیتے ہیں۔ علامہ صاحب نے اس ادارے سے قریبا" سال بھر پہلے اکتوبر 1999ء میں وابستگی اختیار کی ہے۔ اس ادارے کی انتظامی کمیٹی کے چیئرمین چوہدری ولایت صاحب ہیں۔ علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی جامعہ فاطمیہ نوٹنگھم سے وابستگی اختیار کرنے سے قبل مرکزی جامع مسجد غوثیہ نیلسن لنکا شائر سے بطور امام و خطیب وابستہ رہے۔ وہ بعض ذاتی وجوہ سے ستمبر 1999ء میں اس مسجد سے سبکدوش ہوئے۔ اس وسیع و عریض اور عالیشان مسجد کا سنگ بنیاد 20 جمادی الثانی 1411ھ مطابق 7 جنوری 1991ء کو رکھا گیا تھا۔ سبز گنبد اور بلند مینار کی اس مسجد کی تعمیر پر دس لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوئے اور اس کی تعمیر صرف تیرہ ماہ کی قلیل مدت میں مکمل ہوئی۔ یہاں بیک وقت دو ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مردوں اور خواتین کے لئے وضو کا علیحدہ علیحدہ انتظام' لائبریری اور دفتر کے لئے کمرے' امام و خطیب کی رہائش اور میت کے غسل اور تجہیز و تکفین کے لئے سہولتیں اور انتظام موجود ہے۔ پارکنگ کے

Marfat.com

پیر سید نصیرالدین صاحب نصیری کی برمنگھم آمد کے موقع پر علامہ محمد نذیر صاحب مہروی، علامہ حافظ محمد فاروق صاحب چشتی، انجمن چشتیہ برطانیہ کے صدر صوفی ملک محمد ازرم صاحب چشتی، لالہ عبدالرحمٰن صاحب گولڑوی، قاری محمد زمان صاحب اور صاحبزادہ مبشر فاروق چشتی منتظر ہیں

لئے بھی خاطر خواہ جگہ مختص کی گئی ہے۔ اس علاقے کے لوگوں میں بے پناہ دینی جذبہ موجود ہے، وہ مذہبی کاموں اور سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ دینی محافل میں ان کی شرکت بھرپور اور مسلک اہلسنّت سے گہری وابستگی کی عکاسی کرتی ہے۔ وسیع و عریض عالیشان مسجد کی تعمیر بھی ان کی دین سے محبت اور خلوص و ایثار کے جذبے کی مظہر ہے جس کی تعمیر میں انہوں نے گہری دلچسپی لی ہے۔

مرکزی جامع مسجد غوثیہ کے انتظامی امور کے حوالے سے علامہ محمد نذیر صاحب مہروی نے بتایا کہ انتظامی کمیٹی مسجد میں سہولتوں کی فراہمی کے لئے ہر ممکن کوششیں کرتی رہتی ہے۔ اس ضمن میں خاص طور پر معروف دینی و سماجی شخصیت اور مسجد کمیٹی کے چیئرمین الحاج صوفی محمد نوشیروان صاحب کا تذکرہ ضروری ہے جو نہ صرف دینی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں بلکہ وہ مسلک اہلسنّت کے لئے بے حد محبت اور درد رکھنے والی شخصیت ہیں۔ قانون اور اصول کی پابند یہ شخصیت مسجد یا مسلک کے مقابلے میں اپنے کسی رشتے یا تعلق کو خاطر میں نہیں لاتی۔ مسجد غوثیہ میں صوفی محمد نوشیروان صاحب کی نگرانی میں درس و تدریس کا بہترین انتظام ہے، انہی کی نگرانی میں غوثیہ اسلامیہ گرلز ہائی سکول بھی قائم کیا گیا ہے جس میں سرکاری نصاب کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم اور اردو کی تدریس کا بھی بندوبست ہے۔ علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی نے کہا کہ مرکزی جامع مسجد غوثیہ میں وقتاً فوقتاً دینی کانفرنسیں منعقد ہوتی رہی ہیں کچھ عرصہ قبل ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں صاحبزادہ پیر سید نصیرالدین صاحب نصیر مہمان خصوصی تھے، یہ ایک بہت کامیاب کانفرنس تھی جس میں دور دراز سے لوگ شرکت کے لئے آئے تھے۔ اس کانفرنس میں

Marfat.com

انجمن چشتیہ برطانیہ کے چیئرمین ملک محمد ازرم صاحب چشتی خاص طور پر شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ اسی طرح حضرت صدیق اکبرؓ کانفرنس کے مہمان خصوصی امیر جماعت اہلسنت پاکستان صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی شاہ صاحب تھے۔ مرکزی جامع مسجد غوثیہ کے پروگراموں میں صاحبزادہ محمد ابو بکر صاحب چشتی، پیر سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی، علامہ محمد ضیاء اللہ صاحب قادری، علامہ عبدالغفور صاحب الوری، علامہ سید حامد سعید شاہ صاحب کاظمی اور علامہ سعید احمد صاحب مجددی بھی شرکت کرتے رہے ہیں۔ مسجد میں نوجوانوں کے لئے انگلش میں خصوصی پروگرام بھی ترتیب دئے جاتے رہے ہیں۔ خواتین کے لئے خصوصی دینی پروگرام بھی منعقد ہوتے رہے ہیں۔ سالانہ محفل نعت کا اہتمام بھی ہوتا ہے جس میں پاکستان کے معروف نعت خواں جناب الحاج محمد یوسف میمن صاحب، الحاج عبدالستار نیازی صاحب، الحاج تاج الدین صاحب اوکاڑوی، جناب شہباز قمر فریدی صاحب، جناب اختر قریشی صاحب، صوفی محمد ریاض قادری صاحب، عالم اسلام کے مشہور قاری سید صداقت علی شاہ صاحب، قاری محمد جاوید اختر چشتی صاحب اور انٹرنیشنل نعت ایسوسی ایشن کے چیئرمین میاں طاہر نعیم چشتی صاحب شرکت کر چکے ہیں۔ علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی نے فرمایا کہ وہ مرکزی جامع مسجد غوثیہ نیلسن میں امامت و خطابت اور درس و تدریس کے علاوہ ان تمام سرگرمیوں کی نگرانی کرتے رہے ہیں اور کے بعد اب جامعہ فاطمیہ نوٹنگھم میں بھی اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق اور انتہائی خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ دین کی خدمت انجام دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی نے فرمایا کہ اس وقت برطانیہ میں نوجوان نسل کو دینی تعلیم دینے اور اسلامی شعائر کی طرف راغب کرنے کے لئے سب سے بڑا مسئلہ انگلش پر عبور رکھنے والے علماء اور انگلش میں دینی لٹریچر کی کمی ہے لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ اس ضرورت کا احساس پیدا ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں ٹھوس کام اور کوششیں کی جا رہی ہیں جس کی بنیاد پر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ مستقبل میں دین کی تعلیم و تبلیغ کا کام زیادہ موثر انداز میں آگے بڑھے گا اور برطانیہ اور یورپ میں اسلام کی ترویج و اشاعت میں مدد ملے گی۔

علامہ محمد نذیر احمد صاحب مہروی نے کہا کہ برطانیہ میں دین اسلام اور مسلک اہلسنت کے فروغ کے لئے برصغیر سے آنے والے علماء کرام اور مشائخ عظام نے ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں اور یہ انہی کی کوششوں اور جدو جہد کا نتیجہ ہے کہ آج انگلستان اور سکاٹ لینڈ کے شہروں میں اللہ اکبر اور یا رسول ؐاللہ کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں ہمیں اپنی نوجوان نسل کو دین سے قریب رکھنے کے لئے اس پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات انتہائی اطمینان بخش اور دل خوش کن ہے کہ آج ہمیں برطانیہ میں اپنی مساجد میں نمازوں اور دینی اجتماعات کے دوران بچوں اور نوجوانوں کی بڑی تعداد نظر آتی ہے۔

Marfat.com

علامہ عطاء المصطفیٰ قادری نقشبندی سیفی

علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب قادری نقشبندی سیفی کا شمار ان علماء کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے خالصتا" اپنے شوق اور دینی جذبہ کے تحت عمومی اور عصری تعلیم پر علوم اسلامیہ کو فوقیت دی اور پھر خود کو تبلیغ و تدریس دین کے لئے وقف کردیا- علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب سیفی ڈیڑھ برس قبل ہی برطانیہ پہنچے ہیں اور جامع مسجد المدینہ واٹرلو سٹریٹ اولڈھم سے منسلک ہیں- وہ پاکستان میں دینی تعلیم و تدریس کے وسیع تجربے کے ساتھ برطانیہ آئے ہیں-

علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب سیفی 22 دسمبر1963ء کو ضلع چکوال کے مغرب میں ایک چھوٹے سے گاؤں کھودے میں پیدا ہوئے' ان کے والد گرامی کا نام راجہ شاہنواز صاحب ہے جن کا وصال ہو چکا ہے- وہ اپنے خاندان کے واحد فرد ہیں جنہوں نے دینی تعلیم و تدریس کے شعبہ کو اختیار کیا- اس ضمن میں انہوں نے فرمایا کہ ان کے علاقہ میں رمضان المبارک میں کثرت سے شبینے ہوا کرتے تھے جن میں دور دور سے حفاظ کرام آتے اور مساجد میں نمازیوں کا جم غفیر ہوتا تھا- ساڑھے سات آٹھ سال کی عمر میں وہ ایسے ہی ایک شبینے میں شریک تھے کہ جب یہ اعلان ہوا کہ اب فلاں حافظ کلام پاک سنائیں گے' تو ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مجھے بھی حافظ قرآن ہونا چاہئے تاکہ میں بھی ایسے ہی کلام پاک سناؤں' اس وقت وہ تیسری جماعت کے طالب علم تھے- ان کے والد صاحب ملازمت کے سلسلے میں ان دنوں کراچی میں تھے چنانچہ انہوں نے اپنی والدہ محترمہ سے اس خواہش کا اظہار کیا- والدہ محترمہ نے فرمایا کہ حفظ قرآن ایک مشکل کام ہے پھر وہ مدرسہ جہاں حفظ کی سہولت موجود ہے وہ گاؤں سے دس کلو میٹر دور اڈھروال میں ہے' وہاں گھر سے دور کس طرح رہو گے- لیکن علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب کے ذوق و شوق میں کوئی کمی نہ آئی بلکہ انہوں نے ضد میں سکول جانا بھی چھوڑ دیا- آخر کار والدہ محترمہ نے فرمایا کہ جب اگلے ماہ تمہارے والد کراچی سے آجائیں گے تو ان سے پوچھ کر تمہیں مدرسہ بھیج دیں گے- جب والد گرامی واپس آئے تو انہوں نے بیٹے کے شوق کا یہ عالم دیکھ کر اجازت دیدی جس کے بعد وہ اڈھروال نامی گاؤں میں اپنے والد کے ہمراہ گئے جہاں حفظ قرآن کا ایک ادارہ گزشتہ 350 برس سے کام کر رہا ہے- والدہ محترمہ نے اس موقع پر بھی انہیں سمجھانے کی کوشش کی اور کہا کہ وہاں تمہیں روٹی مانگ کر کھانی پڑے گی' اپنے کپڑے خود دھونے پڑیں گے لیکن پھر بھی عطاء المصطفیٰ صاحب کے جذبہ میں کمی نہ آئی- والد محترم نے انہیں استاذ الحفاظ الحاج حافظ محمد عبداللطیف صاحب کے سپرد کیا جن کی سرپرستی میں انہوں نے پونے دو سال میں قرآن کریم حفظ کر لیا- ان کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے اساتذہ نے انہیں سکول کی تعلیم بھی دلوائی اور اس طرح جب انہوں نے 74-1973ء میں حفظ کی تکمیل کی تو ساتھ ہی چکوال سے چھٹی جماعت کا امتحان بھی پاس کیا اس طرح وہ حفظ قرآن میں مصروف ہونے کے باوجود اپنے تیسری جماعت کے

Marfat.com

ساتھیوں سے پیچھے نہیں رہے۔

حفظ کی تکمیل کے بعد علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب دو سال اڈھروال ہی میں رہے اور مدرسہ میں طلباء کو پڑھاتے رہے اور ساتھ ہی اپنی سکول کی تعلیم بھی جاری رکھی۔ 1976ء میں مڈل کرنے کے بعد اپنے بڑے بھائی راجہ ممتاز صاحب کے پاس کراچی آ گئے ان کے والد صاحب جو کے ڈی اے سے وابستہ تھے' ملازمت سے ریٹائر ہو کر واپس گاؤں جا چکے تھے۔ عطاء المصطفیٰ صاحب اگرچہ کراچی میں مزید تعلیم کے خیال سے آئے تھے لیکن بڑے بھائی نے کہا کہ معاشی حالات ٹھیک نہیں ہیں اس لئے تم بھی میری طرح سٹیل مل میں ملازمت کی کوشش کرو لیکن علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب قادری نے لانڈھی میں قرآن پاک سنانا شروع کیا اور جب بھائی کسی کام کے سلسلے میں پنجاب آئے تو انہوں نے دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ بہادر آباد کراچی میں داخلہ لے لیا پھر بھائی نے بھی واپس آ کر کچھ اعتراض نہ کیا۔

علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب دارالعلوم امجدیہ میں علامہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب سے بے حد متاثر ہوئے۔ اگرچہ وہ ان کے براہ راست اساتذہ میں نہیں تھے لیکن جب وہ اپنے چھوٹے بھائی محمد شریف حسنی کو صرف و نحو کے اسباق پڑھاتے تو علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب بھی ساتھ بیٹھ جاتے اور استاد محترم بھی ان کے شوق کے پیش نظر ان کی حوصلہ افزائی کرتے۔ علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب نے بتایا کہ مجھے یہ خیال آیا کہ یہ معلوم کرنا چاہئے کہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب کے استاد گرامی کون ہیں' معلوم ہوا کہ انہوں نے استاد المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی سے تعلیم حاصل کی ہے چنانچہ میں ان سے تعلیم حاصل کرنے کے شوق میں 1979ء میں بندیال ضلع خوشاب آ گیا۔ لیکن یہاں کلاسیں میرے معیار سے زیادہ کی تھیں' بہرحال بندیال میں دو ماہ رہنے کے دوران میں نے علامہ عبدالحق صاحب بندیالوی سے اصول الشاشی کے کچھ اسباق پڑھے جو جامعہ مظہریہ امدادیہ کے مہتمم تھے لیکن میں علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی کے پاس حصول علم کے لئے آیا تھا اور چونکہ ان کے پاس اسباق نہیں مل رہے تھے اس لئے میں کراچی واپس آ گیا تاہم اگلے سال ہی 1980ء میں جیسے ہی مجھے یہ علم ہوا کہ جامعہ مظہریہ میں میرے معیار کی کلاسیں اور اسباق شروع ہو رہے ہیں میں دوبارہ بندیال آ گیا اور پھر دو سال تک جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال میں منطق' قطبی' میر قطبی' ملاحسن' شمس بازغہ' اصول فقہ میں نورالانوار اور مناظرہ رشیدیہ اور علم المعانی میں مختصر المعانی اور مطول کتابیں پڑھیں۔ یہاں میرے اساتذہ میں علامہ عبدالحق صاحب بندیالوی کے بڑے صاحبزادے صاحبزادہ مظہرالحق بھی شامل تھے۔ علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب سیفی نے اپنے حصول علم کے مراحل کی مزید تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ "کراچی میں جامعہ حامدیہ رضویہ کے مہتمم مفتی غلام نبی صاحب کی یہ کوشش تھی کہ وہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی صاحب کی خدمات اپنے ادارے کے لئے حاصل کر لیں اور خوش قسمتی سے حضرت بندیالوی صاحب اس پر رضامند ہو گئے لیکن وہاں جامع انتظامات مکمل نہ ہونے کی وجہ سے علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی اپنے گاؤں ڈھوک دمن ضلع خوشاب منتقل ہو گئے اور ہماری کلاسیں بھی وہیں منتقل ہو گئیں البتہ جملہ اخراجات جامعہ حامدیہ رضویہ

Marfat.com

علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب سیفی اور صاحبزادہ پیر حبیب الرحمٰن صاحب عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت کر رہے ہیں

کراچی سے ہی بھیجے جا رہے تھے۔ ایک سال وہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں 1982ء میں جمادی الثانی کی 16 تاریخ کو کراچی واپس آ گئے۔ دینی مدارس میں داخلے رمضان المبارک کے بعد شروع ہونے تھے اس لئے میں نے چند ماہ کے لئے کسی مسجد سے منسلک ہونے کا فیصلہ کیا۔ جماعت اہلسنّت کے صدر اور سابق ایم این اے مولانا شاہ تراب الحق صاحب قادری کی وساطت سے معلوم ہوا کہ میمن کمیونٹی کے محلّہ آدم جی نگر میں الفاروق مسجد میں امام کی جگہ خالی ہے چنانچہ میں مفتی محمد رفیق حسنی صاحب کی وساطت سے الفاروق مسجد گیا۔ مفتی صاحب نے اسی دوران دارالعلوم جامعہ امجدیہ کو خیرباد کہہ کر سولجر بازار میں خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی کی مسجد میں جامعہ اسلامیہ گلزار حبیب کے نام سے نیا ادارہ بنایا تھا اور میں ان کے ساتھ وہیں مقیم تھا۔ الفاروق مسجد کی انتظامیہ نے مجھے تین ماہ کی آزمائشی مدت کے لئے رکھ لیا لیکن پھر یہ تین ماہ اٹھارہ سال میں تبدیل ہو گئے"۔

علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب سیفی نہ صرف پاکستان میں تمام تر وقت الفاروق مسجد سے منسلک رہے بلکہ انہوں نے وہاں امامت و خطابت کے فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنے دینی علوم کی تکمیل بھی کی۔ دارالعلوم حامدیہ رضویہ میں حضرت علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی تشریف لا چکے تھے' ان سے اکتساب کیا پھر 1985ء میں جامعہ نعیمیہ فیڈرل بی ایریا میں علامہ غلام رسول صاحب سعیدی سے دورہ

Marfat.com

حدیث کیا اور شہادت العالمیہ کی سند حاصل کی۔ قبل ازیں 1984ء میں فاضل عربی کا امتحان اول درجہ میں پاس کیا۔ 1987ء میں کراچی سے پرائیوٹ طور پر میٹرک بھی کر لیا جس کے بعد گورنمنٹ چلڈرن ہوم سکول میں عربی ٹیچر کی ملازمت مل گئی وہاں سے پہلے مقبول عام سکول اور پھر تعمیر نو سیکنڈری سکول میں ترقی کے ساتھ تبادلہ ہوا۔ 87-1986ء میں انہوں نے طارق روڈ پر مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب کے ادارے جامعہ غوثیہ میں ایک سال تک اور پھر جامعہ غوثیہ مظہرالاسلام کہکشاں سوسائٹی ملیر میں بھی ایک سال تک فقہ، اصول فقہ، صرف و نحو اور منطق کی تعلیم دی۔ ساتھ ساتھ وہ اپنی دنیاوی تعلیم بھی بڑھاتے رہے اور 1992ء میں کراچی یونیورسٹی سے اسلامک سٹڈیز میں ایم اے پارٹ ون کا امتحان پاس کیا۔

مذہبی و سیاسی تنظیموں یا تحریکوں سے وابستگی کے ضمن میں علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب سیفی نے بتایا کہ انہوں نے کبھی کسی مذہبی یا سیاسی تنظیم میں شمولیت اختیار نہیں کی کیونکہ ان کی مسجد کو علاقہ میں اہلسنت کی واحد نمائندگی کا اعزاز حاصل تھا، اس لئے ان کا تمام تر وقت اور کوششیں الفاروق مسجد پر ہی مرکوز تھیں۔ تاہم انہوں نے بزم فاروقیہ کے نام سے ایک تنظیم بنائی تھی جس کا مقصد نوجوانوں کو تبلیغی جماعت کی سرگرمیوں سے متاثر ہونے سے روک کر اپنے مسلک پر قائم رکھنا تھا اور ان کی یہ کوششیں بڑی کامیاب رہیں۔ اس تنظیم کے پلیٹ فارم سے اہلسنت کا بول بالا ہوا اور علاقہ میں درود و سلام کی آوازیں گونجنے لگیں۔ ہر ہفتہ کسی ایک دوست کے گھر پر اجتماع ہوتا پھر علاقہ کے سب سے بڑے پارک آدم جی نگر پارک میں میلاد النبیؐ کے جلسوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ گیارھویں شریف کے پروگرام منعقد ہوئے، اس طرح یہ تنظیم پورے علاقہ میں مسلک اہلسنت کے فروغ کا ذریعہ ثابت ہوئی۔

سلسلہ بیعت و طریقت کے ضمن میں علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب سیفی نے کہا "یہ 81-1980ء کی بات ہے جب میں بندیال میں پڑھتا تھا تو میں کسی مرد کامل کی تلاش میں تھا کہ اسے مرشد مان کر بیعت کروں۔ ہمارے گاؤں کے زیادہ تر لوگ جھنگ کے ایک بزرگ پیر سید کرم حسین شاہ صاحب قادری سے متاثر اور بیعت تھے۔ یہ بزرگ جامعہ الکرم نوٹنگھم کے سرپرست اعلیٰ پیر زادہ امداد حسین صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ میں نے بھی ان کی شہرت سن رکھی تھی۔ ایک بار میں ان کی زیارت کے لئے جھنگ میں موچی والا کھو گیا۔ دو دن وہاں رہا اور حضرت کے معمولات دیکھنے کے بعد ان سے بیعت کر لی۔ میں اسی حوالے سے قادری لکھتا ہوں۔ میں بیعت کے بعد صرف ایک بار ان کی زیارت کے لئے گیا وہ جھنگ شہر میں تھے اور بیمار تھے، پھر ان کا وصال ہو گیا۔ کراچی میں رہتے ہوئے میں نے ایک اور شخصیت کا نام سنا یہ حضرت آخند زادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب تھے۔ آپ افغانستان کے رہنے والے ہیں اور ہجرت کے بعد خیبر ایجنسی آکر وہیں مقیم ہو گئے۔ پاکستان کے چوٹی کے علماء نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ میرے استاد بھائی علامہ یوسف بندیالوی جو جامعہ رضویہ شمس العلوم میں شیخ الحدیث ہیں، وہ بھی ان کے پاس بیعت ہو چکے تھے۔ اسی طرح کراچی میں کئی علماء کرام جو گولڑہ شریف سے وابستہ رہے ہیں، وہ بھی آخند زادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب سے بیعت کر کے آئے۔ مولانا احمد علی صاحب اور لاہور میں جامعہ رضویہ کے شیخ الحدیث

Marfat.com

علامہ عبدالحکیم شرف صاحب قادری' نے بھی آخند زادہ صاحب سے بیعت کی سعادت حاصل کی چنانچہ میرے دل میں بھی یہ خیال آیا کہ جب اتنے نامی گرامی علماء بیعت کر رہے ہیں تو مجھے بھی ان بزرگ کی زیارت کرنی چاہئے۔ چنانچہ یکم اپریل 1999ء کو جب پنجاب اپنے گاؤں جانا ہوا تو میں دوسرے ہی دن حضرت صاحب کی زیارت کے لئے باڑہ گیا' پھر دس دن تک وہیں مقیم رہا اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے بارے میں جو سنا تھا اور جو کچھ سوچا تھا انہیں ویسا ہی پایا۔ وہ جو شعر ہے

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

تو اس شعر کی مجسم تعبیر موجود تھی۔ ان کی خانقاہ میں فیض کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا تھا میں سمجھتا ہوں کہ میری ساری عمر ایک طرف اور ان کی خانقاہ پر گزارے گئے دس دن ایک طرف۔ چنانچہ میں نے وہاں نقشبندی سلسلے میں بیعت کی اور کیونکہ میرے مرشد کا نام حضرت سیف الرحمن صاحب ہے اس لئے میں اب اپنے نام کے ساتھ قادری کے بعد نقشبندی سیفی بھی لکھتا ہوں۔ بیعت کے بعد جب 18 اپریل کو میں کراچی واپس آیا تو برطانیہ کے لئے لیٹر آچکا تھا۔

برطانیہ آمد کا پس منظر بتاتے ہوئے علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب سیفی نے فرمایا کہ میرے استاد بھائی قاری محمد اسلم صاحب سیالوی نے جو اب شیر ربانی سنٹر مانچسٹر میں ہوتے ہیں' یہ خواہش ظاہر کی کہ میں وزٹ پر برطانیہ آؤں اولڈھم میں 4 اگست 1996 کو میلاد کانفرنس تھی۔ اس میں انہوں نے مجھے سپانسر کیا اور میں یکم اگست 1996ء کو برطانیہ آیا' کانفرنس میں شرکت کی اور چھ ہفتے قیام کیا۔ المدینہ مسجد اولڈھم کے ٹرسٹ میں شامل حاجی فضل حق صاحب نے مجھ سے اسی دوران پوچھا کہ کیا آپ برطانیہ آنا چاہیں گے' میں نے کہا کہ اگر موقع ملا تو ضرور' انہوں نے کہا کہ جیسے ہی مسجد میں کوئی جگہ خالی ہوئی ہم آپ کو برطانیہ بلالیں گے۔ 1997ء میں مجھے برمنگھم سے حضرت صوفی عبداللہ صاحب کی طرف سے بھی پیش کش ہوئی اور ساتھ ہی اولڈھم سے ان لوگوں نے بھی دعوت دی۔ میں نے اولڈھم والوں کی پیش کش کو ترجیح دی کیونکہ مجھے برطانیہ میں متعارف کرانے والے یہی لوگ تھے۔ میں نے 21 ستمبر 1997ء کو درخواست جمع کرائی' 11 جنوری 1998ء کو انٹرویو کے لئے بلایا گیا اور 29 اپریل 1999ء کو میں برطانیہ پہنچ گیا اور المدینہ مسجد واٹرلو سٹریٹ اولڈھم سے وابستہ ہو گیا۔

علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب نے فرمایا کہ قاری محمد اسلم سیالوی صاحب یہاں موجود تھے لیکن بچوں کی تعداد میں اضافہ کے باعث ایک مزید استاد کی ضرورت تھی 230 بچوں کے لئے ایک استاد ناکافی تھا اور اسلم صاحب کی خواہش تھی کہ میں اس کام میں ان کا ہاتھ بٹاؤں' یہ الگ بات ہے کہ جب میں یہاں آیا تو قاری اسلم صاحب سیالوی کا کمیٹی سے کوئی اختلاف ہو گیا اور میرے آنے کے تیسرے دن وہ چھ ہفتے کی چھٹی پر پاکستان چلے گئے' واپس آئے تو انہوں نے مناسب سمجھا کہ اس ادارے سے وابستہ نہ ہوں' چنانچہ وہ شیر ربانی سنٹر مانچسٹر سے منسلک ہو گئے۔

Marfat.com

المدینہ مسجد کے بارے میں علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب سیفی نے بتایا کہ جامع مسجد المدینہ کے نام سے یہ ادارہ تین منزلہ عمارت میں واقع ہے- گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر بچے پڑھتے ہیں- گراؤنڈ فلور کو کمیونٹی کی تقریبات کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے- یہ عمارت پہلے ایک چرچ تھی' مولانا محمد بشیر صاحب نقشبندی نے جو پہلے اولڈھم میں رہتے تھے' کوششیں کیں کہ اس بلڈنگ کو مسجد اور اسلامک سنٹر میں تبدیل کیا جائے- چوہدری منیر صاحب نے یہ عمارت خریدی اور علامہ بشیر احمد صاحب نقشبندی نے انہیں قائل کیا کہ اس بلڈنگ کو وہ اللہ کے گھر کے لئے وقف کر دیں- اس طرح یہ ٹرسٹ بنا اور مسجد کیلئے عمارت کھول دی گئی- ٹرسٹی حضرات نے دو لاکھ 15 ہزار پاؤنڈ میں چوہدری صاحب سے یہ عمارت خریدی' اس کی اقساط ابھی ادا کی جا رہی ہیں- اس سنٹر میں چار کلاسیں ہوتی ہیں اور دو شفٹوں میں کام ہو رہا ہے- بچوں کی تعداد 240 کے قریب ہے- دوسرے اساتذہ میں حافظ محمد فاروق صاحب کا تعلق ضلع خوشاب سے اور حافظ نصیر احمد صاحب کا تعلق ضلع گجرات سے ہے- علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب نے بتایا کہ وہ یہاں امامت و خطابت کے علاوہ تدریس کے فرائض بھی ادا کر رہے ہیں- سوموار' منگل' بدھ اور جمعرات مغرب کے بعد درس حدیث ہوتا ہے- ہفتہ کے دن ذکر الٰہی کی محفل ہوتی ہے- مسجد کے ٹرسٹیز میں حاجی فضل حق صاحب' حاجی محمد یوسف صاحب' حاجی عبدالقدیر صاحب اور حاجی چوہدری نذیر صاحب شامل ہیں جبکہ کمیٹی کے صدر حاجی نذر حسین صاحب' جنرل سیکرٹری شوکت سلیم صاحب اور خزانچی حاجی محمد اسحاق صاحب ہیں-

برطانیہ میں نوجوانوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے کی جانے والی کوششوں اور ان کے نتائج کے بارے میں علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب قادری نقشبندی سیفی نے بتایا کہ تھوڑے عرصہ کے قیام میں میں نے جو محسوس کیا ہے اس کے مطابق صورتحال تسلی بخش نہیں ہے- میرے خیال میں بچوں کے والدین کوتاہی اور غفلت کے مرتکب ہو رہے ہیں- والدین پر اولاد کی بہتر تعلیم و تربیت کے حوالے سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے- انہیں چاہئے کہ وہ بچوں کو دینی ماحول فراہم کریں- صرف اسی طرح نئی نسل اپنے مذہب اور مسلک سے باخبر اور اس پر عمل پیرا رہ سکتی ہے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ اکثر لوگ خود دین کی طرف راغب نہیں ہیں تو وہ اپنے بچوں کو کس طرح دین کی تلقین یا ترغیب دے سکتے ہیں- اگر والدین اپنے گھروں میں ماحول کو بہترین بنائیں گے' علماء کرام کی تقاریر' ذکر کی محافل اور نعت خوانی کی کیسٹیں اگر خود سنیں گے تو بچے بھی ان میں دلچسپی لیں گے اور خود بخود دین کی طرف راغب ہوں گے- علامہ عطاء المصطفیٰ صاحب سیفی نے فرمایا کہ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ یہاں نئی مساجد قائم کرنے کا رجحان موجود ہے- مسجدوں کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن برطانیہ میں مسلمانوں بالخصوص نئی نسل کی ضرورت یہ ہے کہ ہر اہم شہر اور قصبہ میں ایک ایسا سکول اور کالج بنایا جائے جہاں بچے جدید اور معیاری سہولتوں کے ساتھ دینی اور دنیاوی دونوں تعلیم حاصل کریں' اگر اس بات کا اہتمام ہو جائے تو برطانیہ میں مسلمانوں اور ان کی نئی نسل کا مستقبل محفوظ ہو سکتا ہے-

Marfat.com

مولانا حافظ محمد حنیف خاکی قادری

مولانا حافظ محمد حنیف صاحب خاکی قادری 1993ء میں پاکستان سے برطانیہ آئے اور اس وقت سے مسجد گلزار مدینہ لیسٹر میں دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک صاحب علم اور منکسر المزاج شخصیت ہیں اور آپ کی خواہش اور کوشش ہے کہ برطانیہ میں علماء و مشائخ، عوام اہلسنّت اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کے لئے پورے خلوص اور جذبہ کے ساتھ اتحاد و یکجہتی سے کام کریں۔

مولانا حافظ محمد حنیف صاحب خاکی ضلع وہاڑی کی تحصیل بورے والا کے موضع سلابرا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام حاجی عبدالرحمٰن صاحب ہے۔ انہوں نے ابتدائی دینی تعلیم اور فارسی و عربی کی کتب مدرسہ احیاء العلوم عظیم آباد بورے والا میں پڑھیں جبکہ صرف کی تعلیم انہوں نے جامعہ حنفیہ فریدیہ بصیرپور شریف سے حاصل کی۔ جس کے بانی فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا محمد نور اللہ صاحب نعیمی ہیں۔ اس طرح نحو کی کتب انہوں نے حضرت علامہ مفتی محمد اشفاق احمد صاحب رضوی اور حضرت مولانا محمد حسین صاحب سے پڑھیں۔ مفتی محمد اشفاق خانیوال میں جامع مسجد کے خطیب ہیں اور ایک بہت بڑا

Marfat.com

مولانا حافظ محمد حنیف خاکی صاحب قیام پاکستان کے گولڈن جوبلی جشن کے موقع پر مولانا حافظ حفیظ الرحمن صاحب چشتی اور دیگر احباب کے ہمراہ لیسٹر ٹاؤن ہال میں

دارالعلوم بھی آپ کی کوششوں سے علاقہ میں کام کر رہا ہے۔ مولانا حافظ محمد حنیف صاحب خاکی نے 1977ء میں اوکاڑہ میں دارالعلوم اشرف المدارس میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ الحاج مفتی احمد یار خان صاحب رضوی چشتی سے جامع المعقول والمنقول اور دوسری کتب پڑھیں، انہیں دورہ حدیث کرنے کی سعادت شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ ابوالبیان مولانا غلام علی صاحب اشرفی قادری اوکاڑوی سے حاصل ہوئی جبکہ انہوں نے دورہ قرآن کی تکمیل اڈہ مرید والا میں حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا منظور احمد صاحب قبلہ سے کی جو مولانا مفتی احمد یار خان صاحب، علامہ مفتی اشفاق احمد صاحب اور مولانا محمد حسین صاحب کے بھی استاد ہیں۔ دورہ حدیث کے دوران ہی مولانا محمد حنیف صاحب اوکاڑہ سے آٹھ دس کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ملٹری فارم خیبر (طروق) کی مسجد میں امام و خطیب مقرر ہوئے اور وہاں تقریباً" تیرہ چودہ برس تک دینی و تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔

مولانا حافظ محمد حنیف صاحب خاکی کا سلسلہ بیعت و طریقت حضرت سید محمود الحسن گیلانی صاحب کیتھلی قبلہ شریف سے ہے جن کا وصال ہو چکا ہے۔ سید محمود الحسن گیلانی صاحب حضرت شاہ کمال صاحب کیتھلی (ضلع کرنال بھارت) کی اولاد سے ہیں جبکہ حضرت شاہ کمال قادری کو حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نسب سے ہونے کی سعادت حاصل ہے اس طرح مولانا حافظ محمد حنیف صاحب خاکی کا روحانی تعلق سلسلہ قادریہ کے ساتھ ہے۔

اپنی برطانیہ آمد کے حوالے سے حافظ محمد حنیف صاحب خاکی نے فرمایا کہ میں 14 دسمبر 1989ء کو بطور وزیٹر برطانیہ آیا اور چھ ماہ مسجد گلزار مدینہ لیسٹر سے وابستہ رہنے کے بعد جون 1990ء میں واپس پاکستان چلا گیا، پھر مسجد گلزار مدینہ کی انتظامیہ کی کوشش اور سپانسر شپ پر ہی 24 اکتوبر 1993ء کو مستقلاً"

Marfat.com

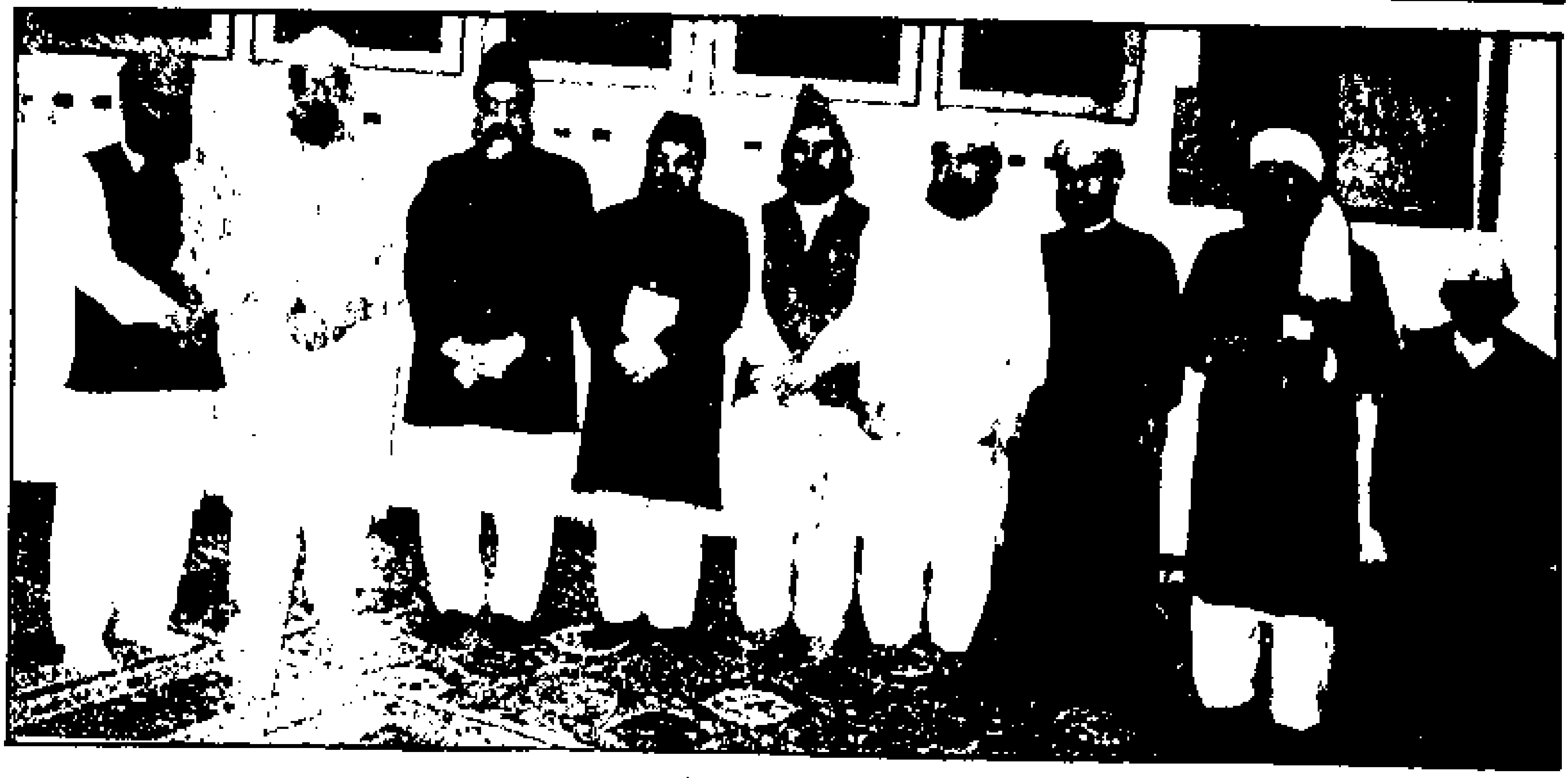

مولانا حافظ محمد حنیف خاکی صاحب لیسٹر میں ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر ممتاز علماء کرام علامہ امداد حسین صاحب پیرزادہ' مفتی عبدالرسول صاحب منصور' علامہ شاہد رضا صاحب نعیمی' مولانا قاری ذوالکفل حسین صاحب صابر چشتی' حافظ منیر احمد صابر صاحب چشتی الازہری' مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی اور مولانا عبدالخبیر صاحب عباسی کے ساتھ

برطانیہ آیا اور اس وقت سے اسی ادارے سے وابستہ ہوں اور حضرت مولانا قاری حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی کے ہمراہ اس ادارے میں دینی خدمات انجام دے رہا ہوں- مسجد گلزار مدینہ کے بارے میں مولانا حافظ محمد حنیف صاحب خاکی نے فرمایا کہ یہ مسجد لیسٹر میں مسلمانوں کی آبادی میں واقع ہے- یہ ادارہ حکومت سے انتہائی کوشش کے بعد حاصل کیا گیا- درمیان میں اگرچہ وقتاً "فوقتاً" حالات میں تبدیلیاں آتی رہیں لیکن خدا کے فضل و کرم سے اب یہ ادارہ پاکستان اینڈ مسلم کیمونٹی سنٹر کے نام سے مکمل طور پر مسلمانوں کے کنٹرول میں ہے- پاکستان اینڈ مسلم کیمونٹی سنٹر اور جامع مسجد گلزار مدینہ کی عمارت کے حصول اور ادارہ کی ترقی میں انتظامی کمیٹی کے سربراہ جناب سردار یعقوب خان صاحب کا کردار انتہائی اہم ہے' انہوں نے اس مشن کے حصول میں اپنی زندگی کے خوبصورت ایام صرف کر دئے اور بڑے اعتماد اور حوصلہ مندی کے ساتھ دن رات صبر آزما حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور آخر کار اس عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کر لی- سردار یعقوب خان صاحب اعلیٰ تعلیم یافتہ' انتہائی ذہین اور دیانتدار شخصیت کے مالک ہیں' لیسٹر میں دینی خدمات کے ساتھ ساتھ کیمونٹی کی فلاح و بہبود اور کشمیر کاز کے لئے بھی ان کی خدمات خراج تحسین کی مستحق ہیں- اس ادارے کے حوالے سے انتہائی قابل ذکر بات یہ ہے کہ سردار یعقوب خان صاحب کی سربراہی میں کام کرنے والی انتظامی کمیٹی اور ادارہ میں دینی خدمات انجام دینے والے علماء کرام کے درمیان مکمل ہم آہنگی اور پر خلوص تعلقات کار قائم ہیں اور سب لوگ مل جل کر ادارہ کی ترقی اور انتظامات کے لئے کوشاں ہیں-

مولانا حافظ محمد حنیف صاحب خاکی نے فرمایا کہ اس ادارہ کی تعمیر و ترقی اور اس کی سرگرمیوں کے سلسلے میں ان کے ساتھی حضرت مولانا حافظ قاری حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں- وہ نہ صرف ایک ممتاز عالم دین' قاری خوش الحان اور خطیب باکمال ہیں بلکہ اپنی متحرک شخصیت اور

Marfat.com

پر خلوص طبیعت کے باعث انگلستان بلکہ پورے یورپ کے دینی حلقوں میں بڑی مقبولیت کے حامل ہیں۔ وہ طویل عرصہ سے انگلینڈ میں دینی خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ مسلک اہلسنت کے فروغ کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ وہ مرکزی علماء کونسل برطانیہ اور ینگ اسلامک مشن یو کے کے جنرل سیکرٹری ہیں' اور گزشتہ 8 برس سے جامع مسجد گلزار مدینہ لیسٹر میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مسجد گلزار مدینہ سے متعلق امور و معاملات کے حوالے سے حضرت مولانا قاری حفیظ الرحمٰن صاحب چشتی کے ساتھ میری مکمل ہم آہنگی ہے۔ چھ سات برس کے دوران ہم دونوں میں کسی مسئلہ پر کوئی اختلاف یا پریشانی نہیں ہوئی اور یہی وجہ ہے کہ مسجد کے معاملات بھی حسن و خوبی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ مولانا محمد حنیف صاحب خاکی نے فرمایا کہ اس ادارہ کے حصول اور ترقی میں مسجد گلزار مدینہ کے نمازی صاحبان اور کمیونٹی کے سرکردہ افراد نے بھی انتہائی خلوص و وفا کا مظاہرہ کیا اور ہر لحہ ہمارا بھرپور ساتھ دیا' ان شخصیات میں یوسف حسین عبداللطیف صاحب' چوہدری محمد صدیق صاحب' ملک محمد یوسف اعوان صاحب' راجہ اورنگزیب صاحب' افتخار علی صاحب' چچا عاشق علی صاحب' محمد یونس بانٹوا صاحب' لیاقت حسین صاحب' ہارون گمران صاحب' صوفی محمد نذیر قادری صاحب اور چوہدری غلام حسین صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا محمد حنیف صاحب خاکی نے فرمایا کہ مذکورہ بالا شخصیات کے علاوہ خدا کے فضل سے لیسٹر میں ایسے بے شمار پاکستانی اور کشمیری بھائی موجود ہیں جو خود دین پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ دینی خدمات' کمیونٹی کے لئے خدمات' مساجد اور مدرسوں کے انتظامات' معاملات کی دیکھ بھال اور مسلک اہل سنت کے فروغ کے لئے دن رات کوشاں رہتے ہیں اور ان تمام کاموں میں اپنی بساط سے بڑھ کر دامے' درمے' سخنے اور قدمے حصہ لیتے ہیں۔ ایسی ہی شخصیات میں ایک نمایاں شخصیت صوفی محمد اقبال صاحب کی ہے جن کا تعلق سیالکوٹ پاکستان سے ہے۔ وہ نہ صرف اسلامک سنٹر لیسٹر میں رضاکارانہ طور پر گراں قدر خدمات انجام دیتے ہیں بلکہ مسجد گلزار مدینہ یا کسی بھی مسجد یا دینی مرکز میں اگر ان کی کسی مدد یا تعاون کی ضرورت پیش آئے تو وہ اس سے کبھی بھی گریز نہیں کرتے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلم کمیونٹی کے کسی بھی فرد کو مشکل میں نہیں دیکھ سکتے اور اس کے حل کے لئے جو کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے وہ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

مولانا حافظ محمد حنیف صاحب خاکی نے بتایا کہ مسجد گلزار مدینہ میں باقاعدگی کے ساتھ پنج وقتہ نمازیں' نماز جمعہ' عیدین اور نماز تراویح ہوتی ہے اس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی مکمل انتظام موجود ہے۔ شام 5 سے 7 بجے تک قرآنی تعلیمات کی کلاسیں ہوتی ہیں جن میں ڈھائی سو کے قریب بچے اور بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ بچیوں کے لئے چار معلمات کا علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔ ہر اتوار کو درس قرآن' ہر ہفتہ کو بعد نماز ظہر نوجوانوں کے لئے انگلش میں درس حدیث اور سٹڈی سرکل ہوتا ہے' ہر جمعرات کو وصال پا جانے والے مسلمانوں کے ایصال ثواب کے لئے دعا اور ختم شریف کا خصوصی پروگرام ہوتا ہے' ہر ہفتہ کی شام کو

Marfat.com

مولانا حافظ قاری حفیظ الرحمن صاحب چشتی لیسٹر میں اہلسنت کے متحرک اور سینئر کارکن صوفی محمد اقبال صاحب کے ساتھ

چالیس سے پچاس نوجوان شب بیداری کے لئے جمع ہوتے ہیں جس کے دوران دینی مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے' اس اجتماع میں شرکاء کی تعداد میں ہر مرتبہ اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ نوجوان دینی مسائل سے آگاہ ہوتے ہیں۔ مسجد کی عمارت میں اور بھی کئی سہولتیں موجود ہیں جن سے مسلمان پوری طرح مستفید ہو رہے ہیں۔ یہاں ستمبر 1999ء سے الکرم گرلز سکول کے نام سے لڑکیوں کا ایک باقاعدہ سکول بھی شروع کیا گیا ہے' جس کا الحاق جامعہ الکرم' رٹفورڈ نوٹنگھم سے ہے۔

حافظ محمد حنیف صاحب خاکی نے مساجد کی کمیٹیوں کے حوالے سے فرمایا کہ ہر شعبہ زندگی کی طرح یہاں بھی ہر طرح کے لوگ موجود ہیں' بہر حال تحمل اور بردباری سے کام لیا جائے تو مشکلات پر قابو پا کر حالات کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے علماء وائمہ سے بھی اپیل کی کہ وہ ہر قسم کے اختلافات کو نظرانداز کر کے اسلام اور مسلمانوں کے وسیع تر مفاد میں اتحاد و یکجہتی کی فضا کو پروان چڑھائیں کیونکہ یہ ہمارا ایمان اور یقین ہونا چاہئے کہ کوئی کسی دوسرے کے رزق میں سے حصہ نہیں لے سکتا۔

برطانیہ میں دینی تعلیم میں درپیش مشکلات اور مستقبل کے امکانات کے حوالے سے مولانا حافظ محمد حنیف خاکی صاحب نے فرمایا کہ علماء کو انگلش پر دسترس حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ وہ دین کا پیغام زیادہ بہتر انداز میں نوجوانوں تک پہنچا سکیں۔ انہوں نے اس بات پر اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا کہ اب برطانیہ میں اسلامی ماحول سے آراستہ عصری تعلیم کے سکول اور تعلیمی ادارے بھی قائم ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کی بیداری اس بات کی ضمانت ہے کہ برطانیہ بلکہ یورپ میں اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل روشن ہے' ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ہمارے علماء و مشائخ تبلیغ و تدریس دین کے لئے اپنی اپنی صلاحیتیں اور کوششیں پوری طرح بروئے کار لائیں تاکہ ہماری نئی نسل علم اور اخلاق کے ذریعہ دنیا کی دوسری اقوام کے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکے۔

Marfat.com

مولانا حافظ منیر احمد صابر چشتی الازہری

مولانا حافظ منیر احمد صاحب صابر چشتی الازہری 1984ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور معاشی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تدریسی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حافظ منیر احمد صاحب برطانیہ آنے سے قبل پاکستان میں بھی مختلف مساجد اور مدارس میں دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ اس وقت ویسٹ مڈلینڈز کے خوبصورت اور تاریخی شہر ووسٹر میں مقیم ہیں۔

حافظ منیر احمد صاحب آبائی طور پر گجرات کے رہنے والے ہیں لیکن ان کے بزرگ بعد ازاں سرگودھا میں آباد ہو گئے جہاں 31 دسمبر 1949ء کو بھلوال میں حافظ منیر احمد کی پیدائش ہوئی' وہ رمضان المبارک کی 13 تاریخ تھی۔ ان کا خاندان مالی طور پر متوسط لیکن ایک مذہبی خاندان تھا۔ والد گرامی کا نام حاجی غلام رسول صاحب تھا' وہ اگرچہ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے لیکن خاندان میں یہ روایت موجود تھی کہ گھر میں ایک حافظ قرآن ضرور ہو چنانچہ انہوں نے حافظ منیر احمد صاحب کو قرآن پاک کی تعلیم کے لئے مختلف مدارس میں بھیجا' تاہم انہوں نے حفظ قرآن کی تکمیل جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مرکزی دارالعلوم سے کی جس کی بنیاد محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمدؒ صاحب نے رکھی تھی وہاں قبلہ نور زمان صاحب نے حافظ منیر احمد صاحب کو حفظ کلام پاک کی تکمیل کرائی' وہ مدرسہ کے مہتمم اور مدرس تھے' انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ اب تک ہزاروں طالب علم ان کی رہنمائی میں حفظ کلام پاک کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور ان کے ہزاروں شاگرد آج بھی مختلف اداروں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

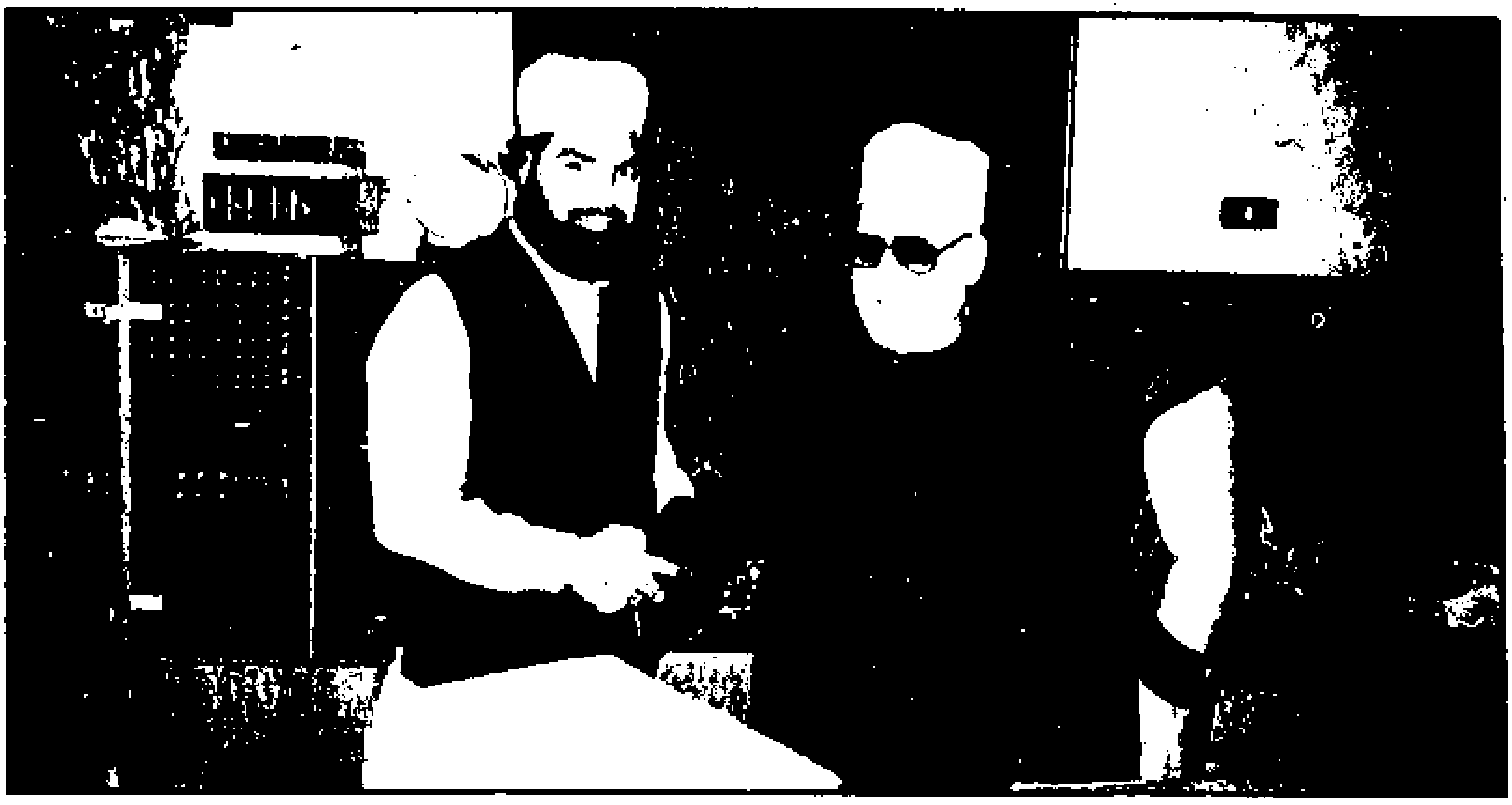

1992ء میں حافظ منیر احمد صاحب سابر شیخ الجامعہ الازہر الشیخ جاد الحق علی جاد الحق کے ساتھ ان کے دفتر میں

حافظ منیر احمد صاحب نے 1965ء میں پاکستان اور انڈیا کی تاریخی جنگ کے زمانے میں حفظ کی تکمیل کی اور 1966ء سے لے کر آج تک ہر سال باقاعدگی سے رمضان المبارک میں کلام پاک سنا رہے ہیں۔ قرآن پاک سنانے کے لئے وہ ناروے اور بلجئم سمیت کئی ممالک کا دورہ بھی کر چکے ہیں۔ حافظ منیر احمد صاحب کے اساتذہ میں قبلہ سید نذیر احمد شاہ صاحب قابل ذکر ہیں وہ لاہور کی ایک مسجد کے خطیب تھے' انہی کے مشورے پر حافظ منیر احمد صاحب نے بھیرہ شریف میں حضرت پیر کرم شاہ صاحب کے مدرسہ میں داخلہ لیا' چار سال تک وہاں دینی تعلیم حاصل کی اور عالم عربی کا امتحان نمایاں پوزیشن کے ساتھ پاس کیا۔

1969ء میں عملی زندگی کا آغاز کرتے ہوئے حافظ منیر احمد صاحب نے راولپنڈی سے چھ سات میل کے فاصلہ پر ترلائی کلاں نامی گاؤں سے خطابت کا آغاز کیا۔ ایک سال وہاں گزارنے کے بعد وہ 1970ء کے اوائل میں راولپنڈی آ گئے اور مرکزی جامع مسجد گلاس فیکٹری میں پندرہ سال تک امامت و خطابت کے فرائض انجام دیے۔ اس عرصہ میں انہوں نے علاقہ کے لوگوں میں دین کے لئے بے پناہ جذبہ اور شوق بیدار کیا۔ آپ کی تلقین و ترغیب کے نتیجہ میں لوگوں نے نماز کی پابندی اور قرآن پاک کی تعلیم میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ حافظ منیر احمد صاحب نے مولانا عبد العزیز صاحب سے دو سال تک خطابت کی باقاعدہ تعلیم بھی حاصل کی۔ اسی دوران وہ کچھ عرصہ صحافت کے شعبے سے بھی وابستہ رہے۔ انہوں نے راولپنڈی کے مختلف روزناموں تعمیر' حیات' وفاق' اور حیدر میں بھی کام کیا۔ راولپنڈی میں امامت و خطابت کے دوران دینی تعلیم مکمل نہ کرنے کا احساس ان پر حاوی رہا چنانچہ 1972ء میں انہوں نے فاضل عربی کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔ اس امتحان کی اہمیت یہ ہے کہ کئی علماء شیخ الحدیث کی حیثیت رکھنے کے باوجود عربی بولنے کی استعداد نہیں رکھتے جبکہ فاضل عربی کرنے والے اس صلاحیت سے بہرہ مند ہو جاتے ہیں کہ عربی میں اپنا ما فی الضمیر بیان کر سکیں۔

Marfat.com

مولانا حافظ منیر احمد صاحب صابر الازہری ادارہ منہاج القرآن ناروے میں لیلۃ القدر کو قرآن پاک ختم کرنے کے بعد خطاب کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں وہ ادارہ کے عبدالغنی صاحب اور محمد یوسف صاحب کے ساتھ

برطانیہ آمد کا پس منظر بتاتے ہوئے حافظ منیر احمد صاحب نے فرمایا کہ میرے ایک دوست اور مقتدی حاجی محمد ریاض صاحب 1983ء میں حج کرتے ہوئے برطانیہ آئے' ان کے بہت سے بہن بھائی اور عزیز بھی برطانیہ میں ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ یہاں علماء کافی کام کر رہے ہیں تو انہوں نے میرے بارے میں بھی سوچا اور مجھے کہا کہ میں نے آپ کے ویزے کا بندوبست کر لیا ہے' آپ کو انگلینڈ آنا چاہئے۔ حاجی محمد ریاض صاحب کے بھائی سمیع احمد زبیری صاحب نے جو لندن میں اکاؤنٹنٹ ہیں' مجھے سپانسر بھجوا دیا اور میں 26 مئی 1984ء کو برطانیہ پہنچا۔ چار دن بعد یکم جون سے رمضان المبارک کا آغاز ہو رہا تھا چنانچہ مجھے مولانا حافظ محمد فاروق چشتی صاحب کے توسط سے جو برمنگھم میں ہیں' سٹوک آن ٹرینٹ اسلامک سنٹر شیلٹن میں قرآن پاک سنانے کا موقع ملا۔ اس سنٹر کی مسجد میں پہلی بار رمضان المبارک میں قرآن شریف سنایا گیا تھا اور یہ اعزاز اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے مجھے حاصل ہوا۔ مجھے ادارہ فیض القرآن ڈڈلی روڈ برمنگھم میں بھی پہلی بار قرآن پاک سنانے کی سعادت حاصل ہوئی' تیسری مسجد جامع مسجد غوثیہ ہے جہاں میں نے پہلی بار قرآن پاک سنایا۔ اس طرح میں نے کئی مساجد میں قرآن پاک پہلی بار سنانے کا اعزاز حاصل کیا اور اب وہاں یہ سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے۔

حافظ صاحب نے کہا کہ میں یہاں وزیٹر کی حیثیت سے تھا لیکن مستقل قیام کے لئے کوششیں جاری تھیں پھر ادارہ فیض القرآن ڈڈلی روڈ برمنگھم میں کچھ دوستوں نے میرے پیچھے تراویح پڑھی تھیں' انہوں نے میرے لئے کوششیں کیں تو رمضان المبارک کے بعد میں وہاں چلا گیا اور وہاں دو سال گزارے۔ پھر 21 اپریل 1986ء کو وو سٹر آیا اور یہاں تین سال امامت و خطابت اور بچوں کو دینی و قرآنی تعلیم دی۔ بچیوں کو پڑھانے کے لئے ایک خاتون ٹیچر تھیں جبکہ بچوں کو میں تعلیم دیتا تھا ساتھ ہی بزرگوں اور نوجوانوں کو بھی نماز کے بعد تعلیم دیتا تھا' کچھ لوگ پڑھے لکھے تھے لیکن کچھ لوگوں کو قرآن پاک کی تعلیم کی ضرورت تھی۔ بچیوں کی تعلیم میں میری بیٹی بھی خاتون ٹیچر کی معاونت کرتی تھی۔ 19 دسمبر 1988ء کو مسجد میں بعض اختلافات

Marfat.com

حافظ منیر احمد صاحب صابر اور مفتی عبدالرسول صاحب منصور جامعہ ازہر میں اپنے ایک استاد اور دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ

کی وجہ سے میں یہاں سے فارغ ہو گیا لیکن میرا STAY مکمل نہیں ہوا تھا اس میں ایک سال باقی تھا جسے مکمل کرنے کے لئے میں نوٹنگھم میں علامہ زاہد حسین شاہ صاحب کی مسجد اور ادارے اسلامک سنٹر میں ایک سال رہا۔ اسی دوران دوستوں کی سطح پر ایک تحریک چل رہی تھی کہ جن لوگوں کے قیام کا مسئلہ مستقل طور پر حل ہو چکا ہے اگر وہ رضا کارانہ طور پر مسجد سے علیحدہ ہو جائیں تو دوسرے آنے والے علماء کو جگہ مل سکتی ہے چنانچہ میں نے 1989ء میں علیحدگی اختیار کر لی اور مختلف جگہوں پر جمعہ پڑھاتا رہا اسی دوران عمرہ بھی کیا۔ حافظ منیر احمد صاحب نے فرمایا کہ میرا نقطہ نظریہ ہے کہ دین کا کام محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کیا جانا چاہئے اور ذریعہ معاش الگ ہونا چاہئے۔ پاکستان میں بھی میری یہی کوشش تھی جو اگرچہ وہاں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکی لیکن یہاں اب میرے بچے جوان ہو چکے ہیں۔ میں نے انہیں کاروبار کرا دیا ہے میں ان کی نگرانی اور مدد کرتا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے ہمارا کام ٹھیک چل رہا ہے' ساتھ ہی دین کی خدمت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

جامعہ الازہر سے تعلق کے حوالے سے حافظ منیر احمد صابر صاحب نے فرمایا کہ 1992ء کے آخر میں میں نے اور قبلہ مفتی عبدالرسول صاحب منصور نے یہ طے کیا کہ ہمیں مزید تعلیم کے لئے الازہر جانا چاہئے چنانچہ ہم نے وہاں سے تین ماہ کا ایک مختصر کورس کیا جس کا نام "دولت الائمہ والواعظ" ہے۔ ائمہ اور واعظین کے لئے یہ ایک تربیتی کورس ہے جسے "دورہ تدریبیہ" بھی کہتے ہیں۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ آپ کو اپنے علم اور معلومات کو کس طرح اور کس انداز میں دوسروں کو منتقل کرنا ہے۔ ساتھ ساتھ تعلیم کا بھی سلسلہ ہوتا ہے' میں نے اور مفتی صاحب قبلہ نے یہ مفید کورس کامیابی سے مکمل کیا جامعہ الازہر کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے حافظ منیر احمد صاحب صابر نے فرمایا کہ اس ادارے کا اسلامی دنیا میں بہت بڑا مقام ہے' وہ دین کے لئے جو کام اور خدمات انجام دے رہا ہے اس کی برکت سے وہ مالی لحاظ سے بھی اتنا مستحکم ہے کہ جس طرح ہم مختلف عالمی اداروں سے قرضہ لیتے ہیں اسی طرح حکومت مصر جامعہ الازہر سے قرض لیتی ہے۔ جامعہ الازہر کے شیخ الجامعہ ملک میں صدر مملکت کے بعد دوسری اہم ترین

Marfat.com

مولانا حافظ منیر احمد صاحب صابر الازہری قاہرہ کی تاریخی مسجد جامع الحسین کے سامنے اور (بائیں جانب) ممتاز عالم قاری غلام رسول صاحب کے ہمراہ

شخصیت کی حیثیت رکھتے ہیں‘ انہیں حکومت ہر قسم کی سہولت اور پروٹوکول فراہم کرتی ہے۔

اپنے سلسلہ بیعت و طریقت کے ضمن میں حافظ منیر احمد صاحب صابر نے فرمایا کہ ابھی میں چھوٹا ہی تھا‘ میرے ایک ہم عمر دوست کے والدین کا سلسلہ ارادت علی پور سیداں شریف کے ساتھ تھا وہ اپنے بیٹے کو سید جماعت علی شاہ صاحبؒ کے صاحبزادے سید نور حسین شاہ صاحب سے بیعت کرانا چاہتے تھے تو میں بھی اپنے دوست کے ساتھ چلا گیا اور بیعت ہو گیا پھر علی پور سیداں گیا وہاں جاکر قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی۔ جس دوران میں بھیرہ شریف میں داخل تھا تو سید نور حسین شاہ صاحب کا انتقال ہو گیا چنانچہ میں نے کئی دوستوں سے مشورہ کیا کہ اب جبکہ میرے پیر صاحب کا انتقال ہو چکا ہے تو مجھے کسی اور سے بیعت کرنی چاہئے یا نہیں۔ سب نے یہی مشورہ دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ کا دل جس سے مطمئن ہو اور جس ہستی کو آپ بہتر محسوس کریں اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیدیں۔ حقیقت یہ ہے کہ چار سال بھیرہ میں قیام کے دوران میں کوشش کرتا رہا کہ پیر سید کرم شاہ صاحب سے بیعت کرلوں لیکن بس ایک جھجک کی وجہ سے دل کی بات زبان پر نہیں لا سکا‘ تاہم جب حضرت یہاں انگلینڈ تشریف لائے تو میں نے پیر زادہ امداد حسین صاحب سے عرض کی کہ میں حضرت سے بیعت کرنا چاہتا ہوں چنانچہ 1988ء میں مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی اور میں ملٹن کینز میں پیر سید کرم شاہ صاحب کے ہاتھوں پر سلسلہ چشتیہ میں بیعت ہوا۔ حافظ منیر احمد صاحب صابر چشتی نے مختلف دینی و سیاسی تحریکوں کے حوالے سے فرمایا کہ جب بھٹو صاحب کے خلاف پی این اے کی تحریک چلی تو میں نے اس میں بھرپور حصہ لیا‘ راولپنڈی میں تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے لئے بہت کام کیا‘ جلسے جلوسوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا‘ 22 دن کی جیل بھی کاٹی لیکن پھر قومی اتحاد کا جو انجام ہوا اس سے ہم سب دلبرداشتہ ہوئے اور اس کے بعد سے آج تک کسی تنظیم یا سرگرمی سے وابستگی کا معاملہ نہیں ہوا۔ البتہ تدریس و تقریر کے لئے جس مطالعہ اور مشاہدہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ

Marfat.com

1993ء میں جامع الازہر کے ناظم اعلیٰ الشیخ عبدا منعم حافظ الفودہ (دائیں جانب) کے دورہ انگلینڈ کے موقع پر مولانا حافظ منیر احمد صاحب نے ان کے اعزاز میں ضیافت دی جس میں مفتی عبدالرسول صاحب منصور اور حافظ عبداللہ صاحب سلطانی بھی موجود ہیں

سلسلہ جاری رہا اور الحمد للہ آج بھی جاری ہے۔

برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے علماء کرام کی خدمات کو سراہتے ہوئے حافظ منیر احمد صاحب صابر نے فرمایا کہ اگر آبادی کے تناسب کو پیش نظر رکھا جائے تو برطانیہ میں علماء کی خدمات اور مسلمانوں کی صورتحال اسلامی ممالک سے بھی بہتر ہے مثلاً" اگر پاکستان میں کسی مسجد میں نماز کے وقت پچاس یا سو نمازی جمع ہو جاتے ہیں تو پورے محلہ کی مسلمان آبادی کے پیش نظر یہ تعداد قابل ذکر نہیں ہے لیکن یہاں اگر برطانیہ میں ایک نماز میں دس نمازی اکٹھے ہوتے ہیں تو یہاں کے تناسب سے یہ ایک بڑی کامیابی ہے' یہاں علماء جو خدمات انجام دے رہے ہیں ان کے نتائج بہت حوصلہ افزاء ہیں' وہ پورے خلوص اور لگن سے کام کر رہے ہیں' والدین کا جذبہ قابل تعریف ہے۔ وہ چاہے خود پڑھیں یا نہ پڑھیں لیکن ان کی خواہش ہے کہ ان کی اولاد ضرور دینی تعلیم حاصل کرے اور یہ علماء کی کاوشوں اور محنت کا ہی نتیجہ ہے۔

علماء اور مشائخ کے درمیان بہتر تعلقات کار کے لئے کوششوں کی ضرورت سے اتفاق کرتے ہوئے حافظ منیر احمد صاحب صابر نے فرمایا کہ مختلف صوفیا کرام اور مشائخ کے اپنے سلسلے ہیں اور ان سے کچھ علماء کرام وابستہ ہیں اور بعض اوقات ایک سلسلہ طریقت اور دوسرے سلسلہ طریقت کے ماننے والوں کے درمیان مقابلہ کی سی فضا نظر آتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے' تصوف تو دلوں کو جیتنے کا نام ہے' اس کا تعلق تو زہد و تقویٰ اور شب بیداریوں سے ہیں' لیکن تصوف کی تعلیم محنت اور ریاضت مانگتی ہے جس کی کمی ہے اسی لئے یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے۔ پھر خود مسلک اہل سنت سے وابستہ علماء نے بھی علیحدہ تنظیمیں بنالی ہیں اور ان کے درمیان بھی اختلافات کی خلیج بڑھتی جارہی ہے جس سے مسلک کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ حافظ منیر احمد صاحب نے فرمایا کہ سرکار دو عالمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے لیکن اس ضمن میں شرط یہ ہے کہ دونوں گروپ صداقت اور حقانیت کے متلاشی ہوں۔

Marfat.com

مولانا محمد یونس قادری رضوی

مولانا محمد یونس صاحب قادری رضوی ان نوجوان لیکن فاضل علماء کرام میں شامل ہیں جو انڈیا سے برطانیہ آئے ہیں۔ آپ 1994ء سے برطانیہ میں ہیں اور پرسٹن کی جامع مسجد نور میں دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلویؒ کے نواسے اور پوتے علامہ اختر رضا خان صاحب ازہری سے بیعت ہیں۔ مولانا محمد یونس صاحب سنی دعوت اسلامی تحریک کے بھی سرگرم رہنما ہیں۔

مولانا محمد یونس صاحب قادری رضوی 30 جون 1966ء کو بھارت کے صوبے گجرات کے ایک چھوٹے سے گاؤں بوہرہ سمنی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام علی اور دادا کا نام محمد تھا' آپ کے والد کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ مولانا محمد یونس صاحب نے ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے گاؤں سے کیا' پھر گاؤں کے کچھ بچوں نے دینی تعلیم کے لئے مدارس کا رخ کیا تو انہیں بھی شوق ہوا' والدین سے درخواست کی تو انہوں نے گاؤں میں مدرسہ انوار العلوم میں داخل کرا دیا۔ وہاں انہوں نے قرآن پاک اور اردو کی ابتدائی تعلیم یو پی کے ایک عالم مولانا ابو سہیل بستوی سے حاصل کی پھر حفظ قرآن کے لئے احمد آباد میں دارالعلوم شاہ عالم میں داخلہ لیا جہاں حافظ محمد ابراہیم صاحب کی زیر نگرانی تین برس میں حفظ کلام پاک کی تکمیل کی۔ حفظ کی تکمیل سے دینی تعلیم کے لئے ان کے شوق میں مزید اضافہ ہوا جس کے نتیجہ میں انہوں نے ہل دروا گاؤں میں دارالعلوم مصطفائیہ میں عربی اور فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں پھر دین کی مزید اور بہتر تعلیم کے لئے اتر پردیش کے اساتذہ کی شہرت کے پیش نظر دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا جہاں سے انہوں نے 1990ء میں آٹھ سال میں درس نظامی مکمل کیا اور عالم عربی اور فاضل عربی کی اسناد حاصل کیں۔ مولانا محمد یونس صاحب نے دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد ہی میں دوران حفظ تین سال تک تجوید اور قراءت کی باقاعدہ تعلیم بھی حاصل کی۔

مولانا محمد یونس صاحب قادری نے اپنے اساتذہ کی شخصیت اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے انتہائی قابل ' باصلاحیت اور مشفق اساتذہ سے اکتساب فیض کا موقع ملا' ان میں مولانا شمس الہدیٰ صاحب کا میں بطور خاص ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کا تعلق اتر پردیش سے تھا۔ وہ انتہائی محنتی ہونے کے ساتھ ساتھ طلباء میں بھی بے حد مقبول تھے۔ ہم گجراتی طلباء پر تو وہ خصوصی شفقت کرتے تھے کیونکہ ہم اردو میں کمزور ہوتے ہیں' ان کے علاوہ ایک اور استاد جناب محمد احمد صاحب مصباحی ہیں جو عربی ادب کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے اچھے مضمون نگار بھی ہیں اور ان کی تحریریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ حدیث کے سلسلے میں علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب اور تفسیر کے لئے مولانا اعجاز صاحب نے میری رہنمائی

Marfat.com

کی۔ یہ اساتذہ انڈیا میں اپنے اپنے شعبوں میں نامور خیال کیے جاتے ہیں۔

سلسلہ بیعت و طریقت کے حوالے سے مولانا محمد یونس صاحب قادری نے بتایا کہ وہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ سے منسلک ہیں۔ آپ نے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلویؒ کے پوتے اور نواسے حضرت علامہ اختر رضا خان صاحب سے بیعت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ گجرات میں دوسرے پیران عظام بھی ہیں اور ان سے بھی بیعت کی جا سکتی تھی لیکن بیعت وہیں اچھی ہوتی ہے جہاں قلب و ذہن مطمئن ہوں۔ چنانچہ جب میں حفظ کی تکمیل کے بعد بل درواگاؤں میں دارالعلوم مصطفائیہ میں تھا تو وہاں حضرت علامہ اختر رضا خان صاحب تشریف لائے اور میں نے جب ان کا نورانی چہرہ دیکھا تو میرے دل نے یہ گواہی دی کہ یہ بیعت کے قابل ہیں چنانچہ میں نے اسی وقت ان سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ پھر مبارک پور میں بارہا ان سے ملاقات ہوتی رہی۔ میرے پیرو مرشد علامہ اختر رضا خان صاحب یہاں برطانیہ بھی کئی بار تشریف لائے ہیں اور ان سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوتی رہتی ہے' وہ مجھ سے انتہائی شفقت فرماتے ہیں۔

اپنی تدریسی سرگرمیوں کے بارے میں مولانا محمد یونس صاحب قادری نے فرمایا کہ جب میں فارغ التحصیل ہوا تو قرب وجوار میں جتنے بھی دارالعلوم تھے ان کی خواہش تھی کہ میں ان کے پاس خدمات انجام دوں لیکن میں نے تدریسی سرگرمیوں کا آغاز دارالعلوم نور محمدی دیادرہ سے کیا جہاں میں شیخ الحدیث اور صدر مدرس کی حیثیت سے بخاری اور مسلم پڑھاتا تھا۔ وہاں میں نے ایک سال پڑھایا پھر افریقہ جانے کا پروگرام بن گیا لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر گجرات میں کاٹھیاواڑ کے علاقے میں دارالعلوم مصطفائیہ بل دروا میں نائب شیخ الحدیث کی حیثیت سے چھ ماہ تدریسی خدمات انجام دیں۔ گجرات کے قریب تھام نامی ایک گاؤں میں قائم دارالعلوم میں ایک سال خدمات انجام دینے کا موقع ملا جس کے بعد میں 1994ء میں برطانیہ آگیا۔

برطانیہ آمد کے پس منظر کے ضمن میں مولانا محمد یونس صاحب قادری رضوی نے فرمایا کہ میں سنی دعوت اسلامی تحریک کے فورم سے کافی تقریروں اور سرگرمیوں میں حصہ لیتا رہا ہوں۔ بمبئی میں مولانا شاکر علی رضوی صاحب اس تحریک کے سربراہ ہیں۔ یہ تحریک برطانیہ میں بھی بہت اچھا کام کر رہی ہے' چنانچہ برطانیہ میں بھی اس حوالے سے میرا تذکرہ ہوا پھر برطانیہ کچھ لوگ آئے ہوئے تھے ان سے رابطہ ہوا۔ انہیں ضرورت تھی چنانچہ مجھے انہوں نے ویزہ بھیج دیا جس کے بعد میں 13 مئی 1994ء کو پرسٹن پہنچا' یہاں مسجد نور سے وابستگی ہوئی اور آج بھی اس مسجد میں خدمات انجام دے رہا ہوں۔

برطانیہ میں مسلمان بچوں کو تعلیم دینے کے ضمن میں مولانا قاری محمد یونس صاحب قادری نے فرمایا کہ یہاں انگریزی جاننا ایک اہم ضرورت ہے چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر میں نے ان بچوں سے جو اردو اور انگریزی دونوں جانتے تھے کافی مدد لی' انہیں اس بات کی ترغیب دی کہ اردو اسباق کا انگریزی میں ترجمہ کریں چنانچہ اس طرح چھوٹے چھوٹے کتابچے تیار کیے جو آج نصاب کے طور پر مدرسوں میں

Marfat.com

استعمال ہو رہے ہیں۔ قانون شریعت اردو میں دینی تعلیمات کے حوالے سے ایک معیاری اور مفید کتاب مانی جاتی ہے۔ میں نے علامہ شمس الدین جونپوری کی اس تصنیف کا بھی انگلش میں ترجمہ کروایا' اس کا بھی کافی فائدہ ہوا اور یہ مفید کتاب برطانیہ کے متعدد اداروں اور مدارس تک پہنچ گئی۔ جامعہ مسجد نور میں تعلیمی سرگرمیوں کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ آپ مسجد میں خطابت کے ساتھ ساتھ بچوں کو تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔ قرآن پاک ناظرہ کے لئے الگ استاد موجود ہیں جبکہ مولانا محمد یونس صاحب قادری انہیں قانون اور دینی مسائل کی تعلیم دیتے ہیں' مسجد میں حفظ کی کلاس بھی موجود ہے۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو تعلیم دینے کے سلسلے میں اب بھی میرا طریقہ کار یہ ہے کہ اگر انگلش کے حوالے سے مشکل پیش آتی ہے تو میں اردو میں بیان کرتا ہوں اور کوئی باصلاحیت طالب علم اسے انگلش میں ترجمہ کر دیتا ہے۔

برطانیہ میں بعض مساجد اور مدارس میں علماء اور انتظامیہ کے درمیان ناخوشگوار واقعات کے ضمن میں مولانا محمد یونس صاحب قادری نے فرمایا کہ بعض اداروں میں ایسے واقعات ہوتے ہیں لیکن ہمارے ادارے میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مقتدی اور عوام مطمئن اور خوش ہیں' ہم نے ایسا طریقہ کار اختیار کیا ہے جس سے انہیں شرکت کا احساس ہو اور دینی معاملات میں ان کی دلچسپی بڑھے۔ کمیٹی اور انتظامیہ کے ساتھ بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ادارہ ایک ٹرسٹ کے زیر اہتمام کام کر رہا ہے جس کا نام گجراتی سنی مسلم سوسائٹی لیمٹڈ ہے۔ برطانیہ میں عام طور پر مساجد میں ٹرسٹ اور کمیٹی کے ارکان الگ الگ ہوتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اس سے مسائل پیدا ہوتے ہیں اس لئے جامع مسجد نور میں صرف کمیٹی مقرر کی گئی ہے' کوئی ٹرسٹی نہیں ہے ہر سال الیکشن ہوتا ہے نئی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔ آج کل اسماعیل صاحب صدر ہیں جبکہ حافظ اسماعیل ٹنکاروی صاحب جنرل سیکرٹری ہیں۔

برطانیہ میں تبلیغ اسلام صوفیاء کرام کے مشن کی ترویج اور مسلمانوں کے مستقبل کے ضمن میں مولانا محمد یونس صاحب قادری نے فرمایا کہ جب تک یہاں کے علماء یہاں پیدا ہونے والے بچوں کو عالم نہیں بنائیں گے مسلمانوں کی آئندہ نسل کے لئے خطرات قائم رہیں گے کیونکہ یہاں مسلمانوں کے مسائل کو یہاں رہنے والے نوجوان ہی بہتر طور پر حل کر سکتے ہیں۔ مولانا محمد یونس صاحب نے بتایا کہ انہوں نے خصوصیا" نوجوانوں کی دینی اور عربی تعلیم کے لئے اپنے ساتھیوں کے تعاون سے پرسٹن میں ایک ادارہ دارالعلوم برکاتیہ قائم کیا ہے جس کے لئے جگہ خریدی گئی ہے۔

مولانا محمد یونس صاحب قادری نے فرمایا کہ جہاں تک برطانوی معاشرے میں تبلیغ اسلام کا تعلق ہے تو اگرچہ بعض علماء کرام انفرادی طور پر اس کام کو کر رہے ہیں لیکن جو کام کسی تحریک کی صورت میں کیا جاتا ہے اس کے نتائج مختلف ہوتے ہیں۔ یہاں کی گجراتی کیمونٹی میں مولانا شاکر علی رضوی صاحب کی آمد سے کافی فرق واقع ہوا ہے۔ مسلمانوں نے عمامے باندھنے اور داڑھی رکھنا شروع کر دی ہے' نمازوں میں بھی پابندی سے نظر آتے ہیں۔ سلیم بھائی گھیسا جو ایک مبلغ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں'

Marfat.com

وہ یہیں کی پیدائش ہیں' انہوں نے انگلش میں قابل ذکر کام کیا ہے اور وہ تقریر و تحریر دونوں شعبوں میں سرگرمی سے کام کر رہے ہیں' وہ کئی تبلیغی رسالے مرتب کر چکے ہیں اور نوجوانوں میں ان کے کام کے نتائج خوش آئند اور حوصلہ افزا ہیں۔

مولانا محمد یونس صاحب نے فرمایا کہ صوفیاء کے مشن کو آگے بڑھانے میں سنی دعوت اسلامی کی تحریک نے نمایاں کام کیا ہے اور وہ صوفیاء کرام کے مشن یعنی لوگوں کو دین سے قریب کرنے کے ضمن میں سرگرم ہے اور ہماری کوشش ہے کہ اس تحریک کو پورے برطانیہ میں پھیلایا جائے۔ بولٹن میں مولانا محمد محسن صاحب قادری اور مولانا محمد اقبال صاحب مصباحی اس تحریک سے وابستہ ہیں۔ نگرانی کا کام میرے ہی ذمہ ہے لیکن چونکہ میرے پاس تدریس و امامت کی ذمہ داریاں بھی ہیں اس لئے خاطر خواہ وقت دینا ممکن نہیں ہو رہا ہے لیکن کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نوجوان وفود بنا کر دورے کرتے ہیں۔ مولانا شاکر علی رضوی صاحب جب تشریف لاتے ہیں تو اجتماعات کئے جاتے ہیں چھوٹے چھوٹے اجتماعات کے ساتھ ساتھ ہر سال ایک بڑا اجتماع بھی ہوتا ہے اور گزشتہ تین سالوں میں تین بڑے اجتماعات ہو چکے ہیں۔ مولانا محمد یونس صاحب قادری نے فرمایا کہ میری خواہش اور کوشش ہے کہ کتابوں' پمفلٹس اور کیسٹوں کے ذریعے دینی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ اس ضمن میں مقامی طالب علموں کی مدد سے انگلش میں پمفلٹس اور کیسٹ تیار کئے جا رہے ہیں۔ تحفہ نجات کے نام سے دینی مسائل کے بیان پر مبنی گجراتی زبان میں چار کتابیں بھی تیار کی گئی ہیں جن میں مذہبی معلومات اور دینی مسائل کو عوامی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مزید تین کتابیں زیر طبع ہیں۔ اردو زبان میں جو بھی دینی کتب ہیں انشاء اللہ میری کوشش ہوگی کہ برطانیہ میں مقیم گجراتی آبادی کے لئے انہیں گجراتی زبان میں منتقل کروں۔ گجراتی میں 70 کیسٹیں پہلے ہی امریکہ اور افریقہ میں پہنچ چکی ہیں اور انشاء اللہ دین کا یہ کام ہر ممکن طریقے سے آگے بڑھتا رہے گا۔

مولانا محمد یونس صاحب قادری رضوی نے گفتگو کے آخر میں فرمایا کہ انہوں نے پرسٹن میں ایک فلاحی ادارہ اسلامک ویلفیئر مشن قائم کیا ہے جس سے انڈیا کے غریب علاقوں میں 140 دینی مدارس کے اساتذہ کی تنخواہیں یہاں سے پہنچائی جاتی ہیں' اس کے علاوہ غریب لوگوں کی مالی مدد بھی کی جاتی ہے۔ گزشتہ سال اس مشن کی طرف سے 100 غریب لڑکیوں کی شادی کرائی گئی جبکہ مشن کی طرف سے الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور وغیرہ میں پڑھنے والے گجراتی طلباء کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

مولانا قاضی عبدالغنی نوشاہی

مولانا قاضی عبدالغنی صاحب نوشاہی 1991 سے برطانیہ میں مقیم ہیں، آپ جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام مسجد وکٹر سٹریٹ بریڈ فورڈ 9 میں امامت اور بچوں کو دینی تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود دین کی تبلیغ و تدریس کے لئے قاضی صاحب کا جذبہ قابل قدر ہے۔

مولانا قاضی عبدالغنی نوشاہی صاحب 15 اپریل 1941ء کو راولپنڈی کے قریب مندرہ کے ایک گاؤں موہڑہ نوجو میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام قاضی قمرالدین صاحب ہے، قاضی عبدالغنی صاحب نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کی۔ قرآن پاک کے ابتدائی پارے گاؤں میں مولانا حافظ عبدالقیوم

Marfat.com

صاحب ہزاروی سے پڑھے پھر قریب ہی ایک بڑے گاؤں میں قاری محمد دین صاحب ہزاروی سے ناظرہ قرآن پاک کی تکمیل کی۔ بعد میں وہ راولپنڈی کے معروف دارالعلوم احسن المدارس میں حضرت مولانا شاہ عارف اللہ صاحب قادری کے زیر تعلیم رہے۔ دارالعلوم احسن المدارس میں انہوں نے درس نظامی کی ابتدائی کتابیں مولانا محمد عظیم صاحب کیمبل پوری سے پڑھیں۔ اس کے بعد کچھ عرصہ انہیں بھابڑا بازار راولپنڈی میں جامنوں والی مسجد میں مولانا حافظ عبدالغفور صاحب سے بھی تحصیل علم کی سعادت حاصل ہوئی' مفتی محب النبی صاحب جو گولڑہ شریف سے تشریف لایا کرتے تھے ان سے بھی دینی علوم حاصل کئے۔ آخر میں مولانا قاضی عبدالغنی صاحب نے راولپنڈی ٹینچ بھاٹہ میں مفکر اسلام حضرت پیر سید عبدالقادر شاہ صاحب جیلانی کے زیر نگرانی فارسی منشی فاضل کیا' ان کے ساتھ کافی وقت گزارنے کے بعد وہ گاؤں واپس چلے گئے کیونکہ ان کے والد صاحب علیل ہو چکے تھے تاہم اس دوران گاؤں کی مسجد میں امامت اور بچوں کو دینی تعلیم دینے کا سلسلہ چلتا رہا۔

مولانا قاضی عبدالغنی صاحب نوشاہی نے اپنے مرشد حضرت پیر ابوالکمال برق صاحب نوشاہی'' قادری کی صحبت میں بھی بہت وقت گزرا' وہ جہاں بھی دورے پر جاتے قاضی عبدالغنی صاحب کو ہمراہ رکھتے۔ قاضی صاحب نے ان سے ٹھل شریف میں بیعت کی تھی۔ قاضی صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ وہ اور مبلغ اسلام حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب ایک ہی وقت میں احسن المدارس میں داخل ہوئے اور وہ دونوں ایک ہی کمرے میں رہتے تھے۔ مولانا قاضی عبدالغنی صاحب کے بڑے بھائی قاضی محمد یوسف صاحب نوشاہی نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے بیعت کی اس کے بعد وہ قاضی عبدالغنی صاحب نے بھی ان سے بیعت کی اور پھر ان کے باقی دو بھائی بھی پیر صاحب سے بیعت ہوئے۔

مولانا قاضی عبدالغنی صاحب نے گاؤں میں والد صاحب کی خدمت اور مسجد میں امامت و تدریس کا سلسلہ پندرہ بیس سال جاری رکھا جس کے بعد پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نے انہیں برطانیہ کے لئے سپانسر کیا اور وہ 19 نومبر 1991ء کو برطانیہ پہنچے جہاں جامع مسجد تبلیغ اسلام وکٹر سٹریٹ بریڈ فورڈ 9 سے وابستہ ہوئے اور آج بھی اسی ادارے میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ نماز جمعہ کی امامت کے علاوہ بچوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں' اس وقت ان کے پاس 35 بچے دین کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ قاضی صاحب کی ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے ہیں جو علامہ قاری محمد بشیر طاہر نوشاہی صاحب سے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں بچوں کو دینی تعلیم دینے کے سلسلے میں درپیش مشکلات کے حوالے سے مولانا قاضی عبدالغنی صاحب نوشاہی نے بتایا کہ ان کے پاس چونکہ چھوٹے بچے دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں اس لئے انہیں کچھ زیادہ دشواری نہیں ہوتی اور انہیں دین کی تعلیم و تربیت کی طرف راغب کیا جا سکتا ہے۔

قاضی عبدالغنی نوشاہی صاحب نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی دینی و ملی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان' انڈیا اور برطانیہ ہی نہیں بلکہ جس ملک میں بھی مسلمان رہتے ہیں وہاں لوگ انہیں جانتے ہیں۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد مہربان سلطانی

مولانا حافظ محمد مہربان صاحب سلطانی 1990ء سے برطانیہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں' آپ مختلف مساجد اور دینی مدارس سے وابستہ رہے ہیں۔ آج کل جامع مسجد حنفیہ و اسلامک سنٹر ٹنزلی شیفیلڈ میں امامت و خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ تنظیم علماء اہل سنت والجماعت برطانیہ کے رکن اور شیفیلڈ کی مقامی تنظیم علماء اہل سنت والجماعت کے نائب صدر ہیں۔

مولانا حافظ محمد مہربان صاحب سلطانی 23 مارچ 1958ء کو آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی تحصیل سہنسہ کے ایک گاؤں چھنڈا سہرمنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی کالو خان صاحب اور خاندان قریش ہے۔ مولانا صاحب نے پرائمری تک تعلیم سہرمنڈی پرائمری سکول میں حاصل کی اور ناظرہ قرآن کریم بھی اپنے گاؤں چھنڈا میں ہی پڑھا۔ مزید دینی تعلیم کے حصول کے بارے میں مولانا صاحب نے فرمایا

Marfat.com

مولانا حافظ محمد مہربان صاحب سلطانی 1995ء میں حج کے دوران منیٰ میں حجاج کرام کے ساتھ

"قرآن پاک ناظرہ پڑھ لینے کے بعد میرے سینے میں قرآن پاک حفظ کرنے کا شوق مچلنے لگا۔ وہ میری زندگی کا بڑا مبارک دن تھا جب میں قرآن پاک حفظ کرنے کی لگن کو پورا کرنے کے لئے حضرت قبلہ قاضی محمد صادق صاحب چیچوی کی خدمت اقدس میں درس آگھار شریف کوٹلی حاضر ہوا' حضرت قاضی صاحب نے میری درخواست قبول فرمائی اور مجھے تعلیم القرآن درس چواہ رولی میں داخلہ کا حکم صادر کیا جو دارالعلوم جامعہ تعلیم القرآن آگھار شریف کی متعدد شاخوں میں سے ایک ہے۔ میں نے چواہ رولی میں مدرسہ تعلیم القرآن سے ساڑھے تین سال میں قرآن کریم حفظ کیا۔ میرے حفظ کے اساتذہ میں قاری محمد طفیل صاحب' مولانا فتح عالم صاحب' مولانا اکبر حسین صاحب اور حافظ خادم حسین صاحب شامل ہیں۔ حفظ کے دوران ہی میں نے مولانا حافظ عبدالکریم صاحب سے (جو حضرت علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی" کے شاگرد ہیں اور آج کل شمالی انگلینڈ میں ڈونکاسٹر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں) درس نظامی کی ابتدائی تعلیم شروع کر دی تھی۔ ان سے دو سال تک صرف و نحو کی کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت قبلہ عالم کے حکم کے مطابق میں درس نظامی کی مزید تعلیم کے لئے دارالعلوم جامعہ سلطانیہ کالا دیو شریف جہلم آ گیا جہاں میں نے دو سال تک حضرت مولانا محمد نذیر صاحب" سے درس نظامی کی کتب پڑھیں۔ آپ ایک عالم باعمل اور صوفی منش و درویش صفت انسان تھے۔ دو سال قبل آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ نے ظاہری علم کے ساتھ ساتھ باطنی علم اور تصوف و طریقت کی جانب بھی میری رہنمائی فرمائی۔ جامعہ سلطانیہ میں صاحب ظرف کے لئے دونوں علوم کی فراوانی ہے اس لئے کہ دارالعلوم کے صحن میں حضرت خواجہ محمد سلطان عالم چیچوی صاحب کا مزار مبارک ہے جہاں سے ہزاروں لوگ فیضیاب ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی پچھلی جانب عارفہ کشمیر حضرت قبلہ مائی کلاں" کا مزار مقدس ہے جو حضرت قبلہ عالم کی زوجہ محترمہ اور حضرت قبلہ قاضی صاحب مدظلہ عالی کی والدہ ماجدہ ہیں۔ اب وہاں حضرت قبلہ قاضی صاحب کے خاندان کے کافی مزارات منتقل ہو گئے

Marfat.com

ہیں- میں دوران تعلیم حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صاحب چھچھوی کے مزار اقدس پر برابر حاضری دیتا تھا بلکہ مزار شریف کی صفائی اور دیکھ بھال کو اپنی سعادت سمجھتا تھا- آپ ہی کے اسم مبارک کی نسبت سے میں اپنے نام کے ساتھ سلطانی لکھتا ہوں-"

مولانا حافظ محمد مہربان صاحب سلطانی نے درس نظامی کی آخری کتب استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب سے پڑھیں جبکہ کالا دیو شریف ہی میں تجوید اور قراءت کی تعلیم بھی حاصل کی- درس نظامی سے فارغ ہو کر مولانا صاحب 1984ء میں فیصل آباد آ گئے اور محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب کے مدرسہ جامعہ رضویہ سے دورہ حدیث اور صحاح ستہ کی تکمیل کی- حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب رضوی سے دورہ حدیث مکمل کیا- اس دوران فیصل آباد ہی میں تجوید و قراءت کی مزید تعلیم بھی حاصل کی اور جمال القرآن ' مقدمتہ الجزریہ اور فوائد مکیہ جیسی کتب سے استفادہ کیا- آپ نے 1985ء میں وہاں سے فراغت کے بعد تنظیم المدارس کا امتحان پاس کیا اور ایم اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی-

آزاد کشمیر خاص طور پر کوٹلی میں دینی و روحانی سرگرمیوں کے حوالے سے مولانا حافظ محمد مہربان صاحب سلطانی نے فرمایا کہ کوٹلی کو مدینتہ المساجد کہا جاتا ہے- ہمارے اس علاقہ میں حضرت خواجہ قاضی محمد صادق صاحب نے جو حضرت خواجہ سلطان عالم صاحب چھچھوی" کے صاحبزادے ہیں ' دین کا بے حد کام کیا ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں مساجد اور مدارس قائم کئے ہیں جہاں دینی تعلیم کے لئے کوئی فیس یا معاوضہ وصول نہیں کیا جاتا- بچے بلا معاوضہ حفظ قرآن اور درس نظامی کی تکمیل کرتے ہیں- آپ اولیاء کاملین کی ان صفات کے حامل ہیں جن کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے- حضرت خواجہ محمد صادق صاحب چھچھوی کے دو صاحبزادے ہیں ' بڑے صاحبزادے کا نام حاجی پیر عبدالواحد صاحب ہے جو خود بھی حافظ قرآن اور عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بیعت بھی کرتے ہیں ' میں نے حضرت قبلہ عالم حضرت قاضی محمد صادق صاحب کے فرمان کے مطابق 1979ء میں حاجی پیر عبدالواحد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں شامل ہوا- حضرت قبلہ عالم کی بھی مجھ پر بڑی شفقت ہے- حاجی عبدالواحد صاحب جامعہ سلطانیہ کالا دیو شریف جہلم میں تشریف فرما ہیں جہاں ان کے دادا اور حضرت قبلہ مائی کلاں صاحبہ کا مزار بھی ہے- خواجہ محمد صادق صاحب چھچھوی کے قائم کردہ مدرسہ تعلیم القرآن کی بے شمار شاخیں ہیں جن کا مرکز آگھار شریف ہے- اس ادارے کے تحت ہر گاؤں میں حفظ قرآن کی تعلیم دی جا رہی ہے جہاں بچیاں بھی کلام پاک حفظ کرتی ہیں اور رمضان شریف میں یہاں سے سینکڑوں حفاظ کرام پاکستان ' آزاد کشمیر اور بیرونی ممالک میں جا کر قرآن پاک سناتے ہیں- کوٹلی کے علاقے میں ہر جگہ مساجد کے مینار اور لوگ باشرع نظر آتے ہیں ' یہ حضرت خواجہ قاضی محمد صادق صاحب کی محنت کا فیضان ہے جن کی کوششوں سے دینی سرگرمیوں میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے- حضرت خواجہ محمد صادق صاحب کا خاندان ابتدا ہی سے دین اور تصوف وروحانیت سے منسلک رہا ہے ان کا سلسلہ طریقت حضرت ابو بکر صدیق" کے بڑے صاحبزادے

Marfat.com

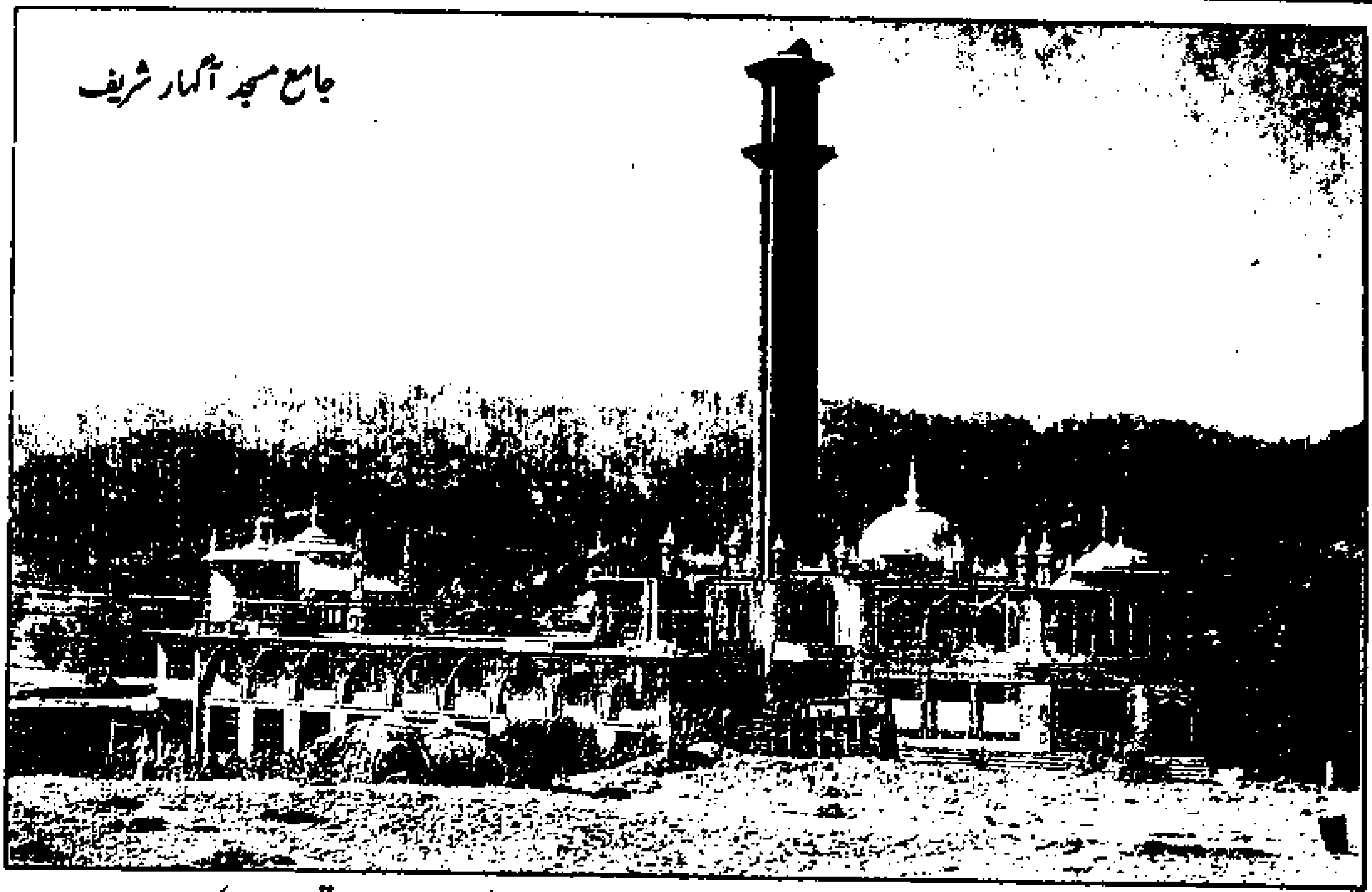

حضرت عبدالرحمنؒ کے ساتھ ملتا ہے۔ حضرت قبلہ کا خاندان مدینہ شریف سے مختلف ممالک سے مصر اور افغانستان سے ہوتا ہوا میرپور آیا' اس وقت ان کے جد امجد قاضی فتح اللہؒ صاحب میرپور میں قاضی مقرر ہوئے' اسی خاندان سے حضرت رکن عالمؒ اور ان کے بعد خواجہ سلطان عالمؒ ہیں۔ قاضی فتح اللہ صاحب کا مزار کوٹلی کے پاس آگہار شریف میں ہے جو 1985ء میں 317 سال کے بعد منگلا ڈیم سے منتقل کیا گیا ہے۔ یہ ان بزرگوں کا ہی فیضان ہے کہ جس علاقے میں جنگل بیابان تھا اور جہاں ختم اور دعا کے لئے کوئی عالم یا مولوی نہیں ملتا تھا اب ہر گھر میں قرآن پاک کے حافظ اور علماء کرام موجود ہیں جو پورے یورپ' سعودی عرب اور مختلف ممالک میں جا کر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔"

مولانا حافظ محمد مہربان صاحب سلطانی نے برطانیہ آمد کے پس منظر اور اس کے بعد اپنی دینی و تدریسی سرگرمیوں کے حوالے سے فرمایا کہ 1985ء میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد میں واپس اپنے گھر آ گیا اور کھوئی رٹہ میں ایک نئی مسجد میں خطابت و امامت کے فرائض انجام دینے شروع کئے۔ یہ سلسلہ کئی برس چلتا رہا۔ مئی 1990ء میں میرے چچا زاد بھائی محمد سلیم نے مجھے سپانسر کیا جس کے نتیجہ میں مجھے انگلینڈ کا وزٹ ویزا مل گیا اور میں ایلزبری آ گیا۔ اسی دوران جمیعت تبلیغ الاسلام کے بانی حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے رابطہ ہوا تو انہوں نے مجھ سے بات چیت کی اور تعلیمی قابلیت دیکھنے کے بعد مجھے مستقل یہاں رہنے کے لئے کہا چنانچہ میں بریڈ فورڈ میں شیر برج روڈ پر اسلامک مشنری کالج میں امام مقرر ہوا اور وہاں تین سال تک رہا۔ اس عرصہ میں میرے قیام کا معاملہ برطانوی ہوم آفس میں زیر غور رہا' پہلے ویزا نہ مل سکا پھر اپیل بھی مسترد ہو گئی چنانچہ میں پاکستان واپس چلا گیا۔ بعد ازاں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب قبلہ کی سپانسر شپ پر میں دوبارہ ویزا لے کر برطانیہ آیا اور شیر برج روڈ' بلٹن روڈ مسجد اور مشنری کالج کی مسجد میں 1993ء سے 1995ء تک امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتا رہا' ساتھ ساتھ تدریسی

Marfat.com

مولانا حافظ محمد مہربان صاحب سلطانی جامع مسجد حنفیہ شیفیلڈ میں خطاب فرما رہے ہیں

سلسلہ بھی جاری رہا اسی دوران جامعہ حنفیہ شیفیلڈ کی انتظامیہ نے میرے سلسلہ میں قبلہ پیر صاحب سے رابطہ کیا، جس کے بعد میں اکتوبر 1995ء میں شیفیلڈ آگیا۔ اس وقت سے اب تک اسی مسجد میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہوں اور اپنی اہلیہ اور پانچ بچوں کے ساتھ مستقل طور پر شیفیلڈ میں مقیم ہوں۔ میری کوشش ہے کہ میں اپنے بچوں کو بھی دینی تعلیم سے آراستہ کر کے انہیں بھی دینی خدمت کے شعبہ سے وابستہ کروں۔ میں اکثر دینی و تبلیغی اجتماعات کے سلسلہ میں برطانیہ کے مختلف شہروں میں جاتا رہتا ہوں اور اللہ سے دعاگو ہوں کہ وہ مجھے دین کی مزید خدمت کرنے کی توفیق دے۔ خدا کا شکر ہے کہ میرے ہاتھ پر اب تک چھ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے"

اپنے ادارے کے تدریسی و انتظامی امور کی تفصیلات کے ضمن میں حافظ محمد مہربان صاحب سلطانی نے بتایا کہ ادارے کا مکمل نام جامع حنفیہ ماسک اسلامک کلچرل سنٹر ٹنزلی ہے۔ یہ عمارت جو پہلے ایک فیکٹری تھی پندرہ سولہ سال قبل خریدی گئی تھی، اس علاقہ میں مسلمانوں کے ڈیڑھ دو سو گھر ہیں جن کی کوششوں سے اس جگہ کو خریدا گیا اور تعمیر و مرمت کے بعد مسجد تیار ہوئی۔ اب یہاں باقاعدہ پانچ وقت نماز ہوتی ہے اور جمعہ پر بھی کافی اجتماع ہوتا ہے، خواتین بھی جمعہ کے دن نماز اور صلوٰۃ التسبیح پڑھتی ہیں۔ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ادارے میں تین کلاسیں ہوتی ہیں دو بچوں کی اور ایک بچیوں کی۔ مجموعی طور پر ڈیڑھ سو کے قریب بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یہ اس علاقے کی واحد مسجد ہے۔ حافظ محمد مہربان سلطانی صاحب نے فرمایا کہ میری آمد سے پہلے یہاں مولانا قاری حافظ محمد علی صاحب نقشبندی شرقپوری خدمات انجام دے رہے تھے اور تین سال تک ہم دونوں یہاں کام کرتے رہے وہ کچھ ہی عرصہ پہلے اپنی مصروفیات کے باعث یہاں سے فارغ ہوئے ہیں اور اب نماز جمعہ بھی میں ہی پڑھاتا ہوں۔ یہ ادارہ ایک کمیٹی کی شکل میں ہے، مسجد کے ساتھ ہی اسلامک کلچرل سنٹر بھی ہے۔ کمیٹی کے صدر چوہدری محمد رمضان صاحب ہیں جو 15، 16 سال سے مسجد کی خدمت کر رہے ہیں اور مسجد کو بہت وقت دیتے ہیں، حاجی

Marfat.com

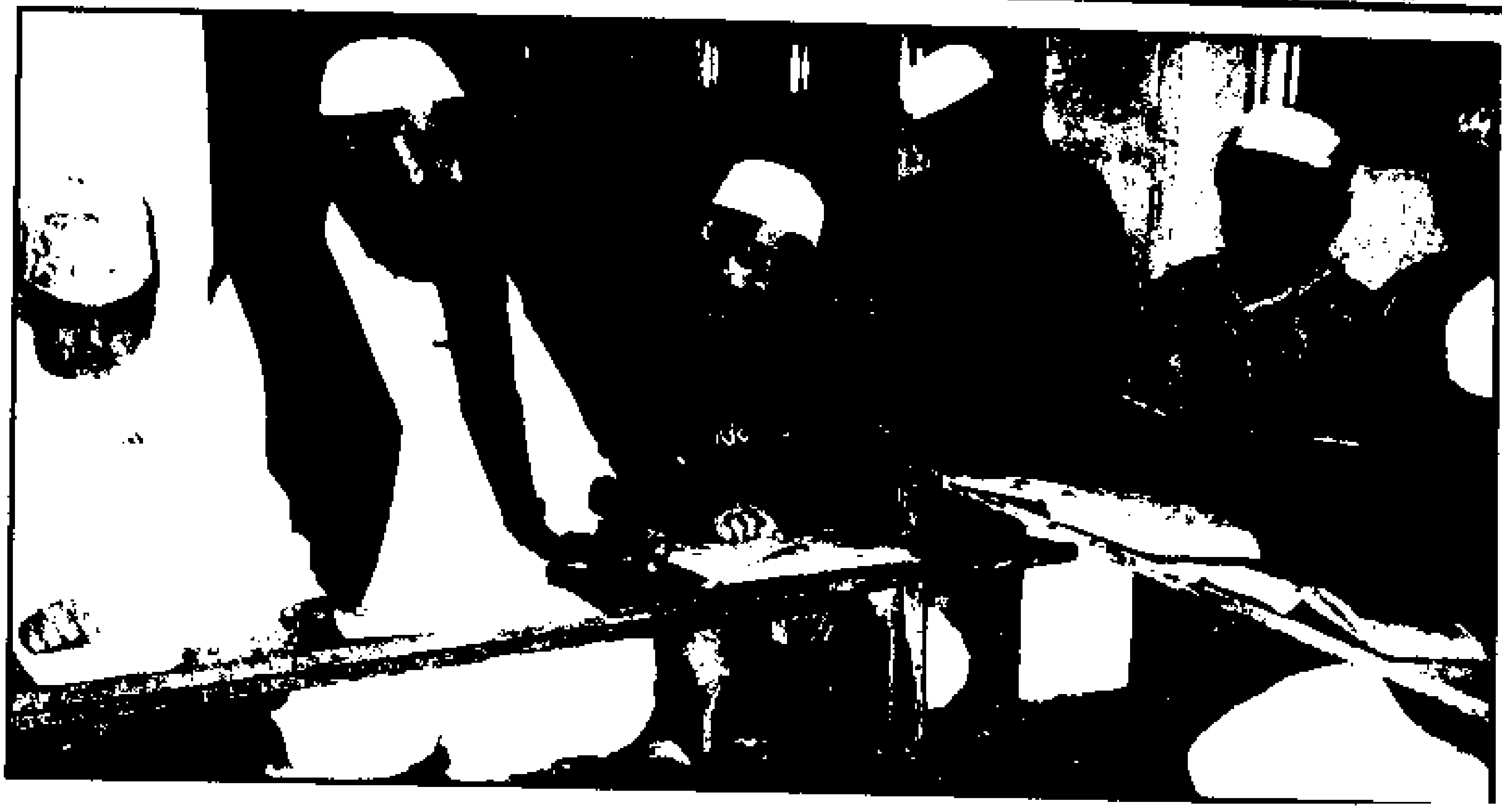

مولانا حافظ محمد مہربان صاحب سلطانی کلاس میں بچوں کو تدریس کے فرائض انجام دیتے ہوئے

قربان صاحب سیکرٹری ہیں۔ یہ مسجد ہروقت آباد رہتی ہے اور نمازیوں کی کافی تعداد یہاں آتی ہے علاقہ کی مسلمان آبادی بھی مسجد کے ساتھ بے حد تعاون کرتی ہے۔ جمعہ میں دو ڈھائی سو کے قریب لوگ ہوتے ہیں۔"

برطانیہ میں مسلمان بچوں کو دینی تعلیم و تدریس کے سلسلے میں درپیش مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا حافظ محمد مہربان صاحب سلطانی نے فرمایا کہ تدریس ایک ایسا شعبہ ہے جس میں تجربہ اور تربیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے اور چونکہ میرا شروع سے ہی اس شعبے سے تعلق رہا ہے اس لئے مجھے اتنی دشواری نہیں ہوتی' تاہم برطانیہ میں یہ مسئلہ ضرور ہے کہ پاکستان میں اساتذہ جہاں ضروری ہو طلباء سے سختی کر سکتے ہیں لیکن یہاں ایسا ممکن نہیں ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بچوں کو کنٹرول کرنے کے لئے اس بات کا احساس ہونا ضروری ہے کہ انہیں کسی گڑبڑ پر سزا مل سکتی ہے۔ یہاں کے بچے بے خوف اور نڈر ہیں لیکن ساتھ ہی ذہین اور شریر بھی ہیں بہرحال صورت حال سنبھال لی جاتی ہے۔ جہاں تک زبان کا تعلق ہے تو وہ بھی ایک مسئلہ ہے' جو بچے اردو یا اپنی مادری زبان بولتے ہیں انہیں سمجھانا آسان ہوتا ہے لیکن اگر انگلش میں سمجھایا جائے تو وہ جلدی سمجھ لیتے ہیں۔ پھر ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ جو نوجوان نسل یہاں پروان چڑھ رہی ہے اس کے لئے کل وقتی اسلامی مدارس یا سکول ہونے چاہئیں کیونکہ اگر وہ آٹھ گھنٹے یہاں کے سکولوں کالجوں میں پڑھتے ہیں تو پھر مسجد یا مدرسہ میں ایک گھنٹہ پڑھنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر مدرسہ کی کسی کلاس میں چالیس پچاس بچے ہیں تو ایک آدھ گھنٹے میں استاد انہیں کیا بتا سکے گا' پھر جس معاشرے سے وہ منسلک ہیں اس کے پیش نظر ضروری ہے کہ گھروں میں انہیں اسلامی ماحول فراہم کیا جائے۔ دینی مدارس میں فل ٹائم کورسز رکھے جائیں جن میں دینی و عصری تعلیم کا اہتمام ہو اور عملی زندگی کے حوالے سے بھی رہنمائی فراہم کی جائے۔ کوئی بھی والدین یہ نہیں چاہتے کہ ان کے بچے دین سے دور اور مغربی طرز معاشرت کا حصہ بن جائیں لیکن دوسری طرف وہ گھروں میں خود اسلامی ماحول پیدا نہیں

Marfat.com

مولانا حافظ محمد مہران صاحب سلطانی جامع مسجد حنفیہ شیفیلڈ میں عید میلادالنبیؐ کے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے۔
مولانا ابو بکر صاحب چشتی خطاب کر رہے ہیں

کرتے' پورا پورا سال مسجد میں نہیں آتے' کچھ لوگ صرف جمعہ کے لئے آتے ہیں' تو ایسی صورتحال میں اگر وہ اپنی اولاد کو نماز کی ادائیگی یا مسجد جانے کے لئے کہتے ہیں تو اولاد کا جواب یہی ہوتا ہے کہ اگر نماز اور دینی تعلیم اتنی ہی ضروری ہے تو آپ مسجدوں میں کیوں نہیں جاتے۔ مسلمان بچوں کی دینی تعلیم اور برطانیہ میں مسلمانوں کی آئندہ نسل کا مستقبل محفوظ بنانے کے لئے والدین کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔

برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے حوالے سے قابل ذکر شخصیات اور تنظیموں کا ذکر کرتے ہوئے مولانا حافظ محمد مہران صاحب سلطانی نے فرمایا کہ "یہاں سب سے بڑا نام تو پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کا ہے جنہوں نے سب سے پہلے بریڈ فورڈ سے دینی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ وہ جب برطانیہ آئے تو لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ نماز کیا ہے اور رمضان کب شروع ہوتا ہے۔ کہیں کوئی داڑھی والا شخص نظر نہیں آتا تھا' پیر صاحب نے مختلف شہروں کا دورہ کر کے لوگوں کو احساس دلایا کہ ہمیں دین کا کام کرنا ہے پھر بریڈ فورڈ میں ساؤتھ فیلڈ سکوئر میں مکان خرید کر انہوں نے کام شروع کیا اور آہستہ آہستہ یہ سلسلہ دوسرے شہروں تک پھیل گیا۔ اب بریڈ فورڈ اور دوسرے شہروں میں پیر صاحب کی جمعیت تبلیغ الاسلام کے اٹھارہ انیس ادارے کام کر رہے ہیں' شیفیلڈ میں بھی جمعیت تبلیغ الاسلام کی ایک مسجد ہے جہاں قاضی عبدالغفور صاحب خطیب اور حافظ داؤد پٹیل صاحب جن کا تعلق بھارت سے ہے' امام ہیں۔ اس طرح برطانیہ میں دین اور مسلک کے لئے خدمات کے حوالے سے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سرفہرست ہیں پھر بعد میں مزید علماء و مشائخ آتے رہے اور آ رہے ہیں اور اپنی بساط کے مطابق دین کی خدمت کر رہے ہیں"۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد جاوید قمر

مولانا حافظ محمد جاوید قمر صاحب کو برطانیہ آئے ہوئے گو بہت زیادہ عرصہ نہیں گزرا لیکن آپ اس سے قبل کئی سال تک جرمنی کے تاریخی شہر برلن میں جامع مسجد پاک محمد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ آج کل جامع مسجد مدینہ بولٹن سے وابستہ ہیں اور وہاں امامت و خطابت اور

Marfat.com

درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ عصری تعلیم بھی حاصل کی ہے۔

مولانا حافظ محمد جاوید قمر صاحب یکم اپریل 1964ء کو موہری شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں ایک مذہبی اور دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی الحاج راجہ محمد شریف صاحب حضرت شیخ المشائخ پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف ؒ کے مرید تھے۔ مولانا جاوید قمر صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقہ ہی میں حاصل کی اور 1974ء میں دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ لیا۔ آپ نے چھوٹی سی عمر میں صرف ڈیڑھ سال کے قلیل عرصہ میں قرآن کریم حفظ کر لیا اور وہیں درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھنی شروع کر دیں۔ 1980ء میں آپ نے دارالعلوم جامعہ نظامیہ لاہور میں داخلہ لیا۔ 1984ء میں تنظیم المدارس اور فاضل عربی کے امتحانات پاس کیے۔

مولانا حافظ محمد جاوید قمر صاحب نے جن اساتذہ کرام سے استفادہ کیا ان میں درجہ حفظ کے استاد قاری عبدالحمید صاحب اجمل ؒ کے علاوہ درس نظامی کے اساتذہ حضرت شیخ الحدیث مفتی محمد حسین صاحب نعیمی ؒ، شارح مسلم شریف شیخ الحدیث علامہ غلام رسول صاحب سعیدی، شیخ الحدیث حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی اور شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا حافظ محمد جاوید قمر صاحب نے دینی تعلیم سے فراغت کے بعد سکول میں داخلہ لیا اور میٹرک کا امتحان پاس کیا، بعد ازاں کالج میں داخلہ لیا اور 1986ء میں ایف اے کیا، پھر پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا اور لاء کالج میں داخلہ لے کر ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ 1992ء میں آپ نے ایم اے سیاسیات میں داخلہ لیا لیکن آپ اسی سال بعض دوستوں کی دعوت پر جرمنی آ گئے اور کئی سال تک برلن میں جامع مسجد پاک محمد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

مولانا حافظ محمد جاوید قمر صاحب 1999ء میں احباب کی دعوت پر برطانیہ آئے اور جامع مسجد مدینہ بولٹن سے وابستہ ہو گئے، آپ یہاں امامت و خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اٹھارہ سال قبل جامع مسجد مدینہ مسلک اہلسنت کے زیر انتظام آئی اور اس میں دیگر حضرات کے علاوہ حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب رضوی کی کاوشوں کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ بعد میں یہاں مولانا حافظ تصدق حسین صدیقی صاحب اور دیگر ائمہ کرام دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ حافظ جاوید قمر صاحب نے بتایا کہ وہ یہاں مستقل امام و خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ صدر مدرس کے منصب پر فائز ہیں جبکہ یہاں مجموعی طور پر پانچ مدرس حضرات تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بچیوں کے لئے ایک لیڈی ٹیچر ہیں۔ مدرسہ میں قریباً" 150 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ بعض بچے دور دور سے یہاں پڑھنے کے لئے آتے ہیں اس لئے ان کی سہولت کی خاطر مسجد کی انتظامی کمیٹی نے ایک وین کا بندوبست کیا ہے جو ان کو وقت مقررہ پر مدرسہ لاتی ہے اور پڑھائی کے بعد انہیں بعافیت ان کے گھروں تک پہنچاتی ہے۔ حافظ جاوید قمر صاحب نے فرمایا کہ مدرسہ میں حفظ کی کلاسیں بھی جاری ہیں۔ آپ خود فارغ اوقات میں انگلش کی

Marfat.com

مزید تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں اور خود بچوں کو بھی انگلش میں ہی تعلیم دیتے ہیں جس کے کافی مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں- جامع مسجد مدینہ بولٹن میں اردو اور انگلش کتابوں کی ایک بہت بڑی لائبریری بھی ہے جس سے مدرسہ کے طلبہ کے علاوہ علاقہ کے عوام الناس بھی مستفید ہوتے ہیں- ہر سال میں دوبار امتحان ہوتا ہے- مدرسہ میں طلبہ کے تین گروپ ہیں یعنی (1) قاعدہ کے بچوں کی جماعت (2) قرآن شریف پڑھنے والوں کی جماعت اور (3) حفظ کرنے والوں کی جماعت-

مولانا حافظ محمد جاوید قمر صاحب نے بتایا کہ چوہدری محمد حنیف صاحب مسجد کے چیف ٹرسٹی ہیں' آپ کا تعلق گجرات سے ہے اور آپ پچھلے تیس برس سے پاکستانی مسلم ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں- مسجد کی انتظامی کمیٹی کے صدر جناب نادر خان صاحب آف فتہ (گجرات) 'سیکرٹری جناب صابر صاحب اور خزانچی صوفی میاں خان صاحب ہیں جو اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ مسجد کا انتظام بحسن و خوبی چلا رہے ہیں- مدینہ مسجد بولٹن شہر کے قلب میں واقع ہے اس لئے یہاں خریداری کے لئے آنے والے حضرات بھی باآسانی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں- بولٹن شہر میں جامع مسجد مدینہ کے علاوہ اہلسنت کی پانچ مساجد ہیں-

برطانیہ میں مسلمانوں خصوصاً" ان کی نوجوان نسل کو دین سے قریب رکھنے کے لئے علماء و مشائخ کی خدمات کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں مولانا حافظ محمد جاوید قمر صاحب نے فرمایا کہ علماء کرام و مشائخ عظام نے یہاں کے ناموافق حالات اور ماحول میں جن صعوبتوں اور مشکلات کا سامنا کرکے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں اور آج تک دے رہے ہیں' دینی لحاظ سے ان کے بے حد مثبت اور مؤثر نتائج برآمد ہوئے ہیں- انہی کی شب و روز کی محنت شاقہ سے برطانیہ کے کونے کونے میں مساجد اور مدارس کا قیام ہوا' مسلمان مساجد کی طرف راغب ہوئے' انہیں اپنی دینی روایات اور مذہبی ایام و تہواروں کی اہمیت اور انہیں شایان شان طور پر منانے کی ضرورت کا احساس ہوا-

مولانا حافظ جاوید قمر صاحب نے فرمایا کہ دینی لحاظ سے نئی نسل کے مستقبل کو مزید تابناک اور روشن بنانے کے لئے والدین کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے- انہیں چاہئے کہ وہ اپنے گھر کے ماحول کو بھی ایسا پاکیزہ بنائیں جس سے اسلام کی شعاعیں نمودار ہوتی ہوں' اسلامی رنگ جھلکتا ہو- والدین اپنے بچوں کی دینی تعلیم کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں' انہیں مسجد سے قریب کریں' تاکہ بچوں اور بچیوں کی ذہنی صلاحیتیں اسلام کے سانچے میں ڈھلتی رہیں- اس سلسلہ میں معدودے چند حضرات اپنے بچوں کے لئے کافی محنت کرتے ہیں مگر خاص طور پر خواتین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے دلوں میں دین و مذہب کی محبت کے ساتھ ساتھ باپ کی محبت اور ادب و لحاظ کا جذبہ بھی پیدا کریں تاکہ بچوں میں بغاوت کا جذبہ بیدار نہ ہو اور وہ ماں اور باپ دونوں کی شفقت و محبت کے سائے میں ایک اچھے مسلمان کی حیثیت سے پروان چڑھیں تاکہ ان کی دنیا اور آخرت' دونوں سنور سکیں-

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

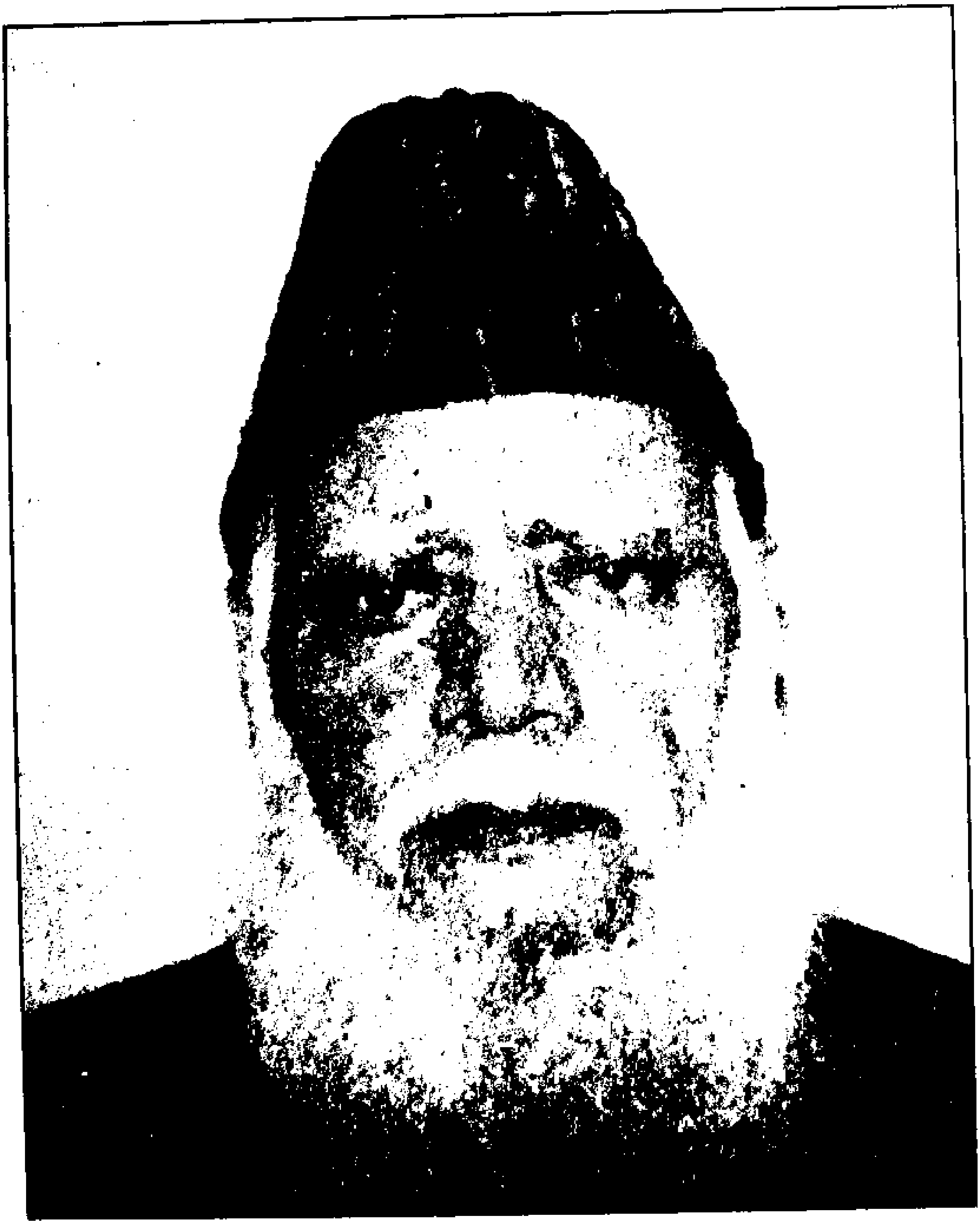

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی دور حاضر کی ان معدودے چند شخصیات میں شامل ہیں جنہوں نے مذہبی لٹریچر کی تصنیف و تالیف میں نمایاں کام کیا ہے اور ایسا کرتے ہوئے قدیم اور روایتی انداز اختیار کرنے کے بجائے عصری تقاضوں اور موجودہ ترقی یافتہ دور کے چیلنجوں کو سامنے رکھا ہے۔ انہیں اس بات کا پوری طرح ادراک اور اندازہ ہے کہ غیر مسلم مغربی دنیا ذرائع ابلاغ پر مکمل کنٹرول اور اس کی موثر

Marfat.com

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی جامعہ الکرم میں جانشین حضرت ضیاء الامت صاحبزادہ پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب اور خلیفہ مجاز حضرت ضیاء الامت پیرزادہ محمد امداد حسین صاحب کے ساتھ ایک نشست کے دوران

طاقت کو اسلام کے خلاف جس طرح استعمال کر رہی ہے اس کا جواب کس طرح دیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی تحریر و تقریر پر یکساں عبور رکھتے ہیں' انہوں نے مغربی ممالک بالخصوص برطانیہ میں جس طرح دین کے فروغ' احیاء اور مسلمانوں کی نئی نسل کی تعلیم و تربیت کے لئے خدمات انجام دی ہیں وہ لائق ستائش ہیں وہ اس وقت نوٹنگھم کے قریب رٹفورڈ میں جامعہ الکرم میں دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ برطانیہ میں دینی تعلیم کا یہ مستند اور معیاری ادارہ حضرت ضیاء الامت پیر سید کرم شاہ صاحب الازہری کے خلیفہ مجاز علامہ پیرزادہ امداد حسین صاحب نے قائم کیا ہے۔ ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب اس سے پہلے مانچسٹر میں حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے ادارے شیر ربانی سنٹر میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ جو عبداللہ کمانی صاحب کی سرپرستی میں کام کر رہا ہے۔

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی 35 برس تک جامعہ پنجاب کے ادارہ علوم اسلامیہ سے وابستہ رہے' پھر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر دینی و اسلامی موضوعات پر تقاریر کے علاوہ انہوں نے علماء اکیڈمی اوقاف پنجاب کے تحت دینی مدرسین و معلمین کو تربیتی کورسز بھی کرائے۔ وہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور اور ادارہ منہاج القرآن میں بھی رئیس الجامعہ رہے ہیں۔ دینی و علمی موضوعات پر ان کی سولہ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جبکہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ نے بھی ان کا مقالہ اور ان کی کتابیں شائع کی ہیں۔ آپ برطانیہ میں گزشتہ 5 سال سے تشنگان علم کو اپنی دینی بصیرت اور علمی استعداد سے سیراب کر رہے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی یکم ستمبر 1928ء کو قصور سے چند میل کے فاصلے پر کھیم کرن میں پیدا ہوئے۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد یہ علاقہ اب بھارت میں ہے۔ آپ کے والد گرامی میاں عبدالعزیز صاحب مرحوم طب کے پیشے سے تعلق رکھتے تھے وہ ایک روحانی شخصیت تھے اور چشتیہ سلسلے سے وابستہ تھے' حضرت خواجہ نور محمد مہاروی'' سے انہیں گہری عقیدت تھی۔ میاں عبدالعزیز صاحب مرحوم کی

Marfat.com

قبر بھی چشتیاں میں حضرت بابا تاج سرورؒ کے مزار کے قریب واقع ہے۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی کے آباؤ اجداد کی اکثریت طب کے شعبے سے ہی متعلق تھی ان کے بڑے بھائی حکیم محمد سعید صاحب صدیقی آج بھی چشتیاں منڈی ضلع بہاولنگر میں طبی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے ابتدائی تعلیم فیروز پور میں اور پھر میٹرک 1945ء میں ضلع فیروز پور کی تحصیل ابوہرمنڈی سے پاس کیا اور پنجاب یونیورسٹی سے وظیفہ حاصل کیا۔ (ان دنوں بورڈز نہیں تھے' یونیورسٹی ہی میٹرک کا امتحان بھی لیتی تھی) ادیب فاضل ' ایف اے اور بی اے پرائیویٹ کیا۔ 1961ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے علوم اسلامیہ میں درجہ اول میں ایم اے کیا۔ 1971ء میں علوم اسلامیہ میں ڈاکٹریٹ کے لئے اپنا مقالہ پیش کیا جس کا عنوان تھا "MODERN TRENDS IN TAFSIR LITERATURE - MIRACLES" یہ علوم اسلامیہ میں پی ایچ ڈی کے لئے پہلا مقالہ تھا جس پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی گئی۔ 1961ء میں ہی آپ کو علوم اسلامیہ کا لیکچرر مقرر کیا گیا جہاں آپ نے 27 سال تعلیمی و تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد 1988ء میں ریٹائرمنٹ لی۔ آپ نے جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں بھی شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر اور صدر شعبہ کی حیثیت سے ایک سال خدمات انجام دیں۔

عصری تعلیم کے ساتھ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے دینی تعلیم پر بھی توجہ مرکوز رکھی انہوں نے آرام باغ کراچی میں درس نظامی کے لئے اہلسنّت کے مشہور ادارے میں مفتی عبدالحفیظ صاحب کے پاس کافیہ ' شرح جامی ' وقایہ ' صرف و نحو اور منطق کے اسباب پڑھے اور یہیں مولانا عبدالعزیز صاحب سے تفسیر جلالین کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے آگرہ تاج کالونی میں مفتی صاحب داد صاحب سے عربی ادب میں استفادہ کیا (یہ تمام اساتذہ وصال پا چکے ہیں) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے سندھ مدرسہ میں واقع ادارہ سے 1953ء میں عالم عربی کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا اور کراچی کے ماڈرن عریبک کالج سے SPOKEN ARABIC کے ابتدائی اور وسطی امتحانات پاس کئے۔ آپ نے 1958ء میں حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب سجادہ نشین شرقپور شریف کی وساطت سے لاہور میں حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب قادریؒ کے درس حدیث میں بھی شرکت کی۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے 1951ء میں شرقپور شریف میں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت میاں غلام اللہ صاحب المعروف ثانی لا ثانیؒ صاحب کے دست اقدس پر بیعت کی جن کا وصال اکتوبر 1957ء (ربیع الاول 1377ھ) میں ہوا۔ جس کے بعد سے آپ کو حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوریؒ کی روحانی سرپرستی حاصل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے پاکستان میں طویل دینی و تدریسی خدمات انجام دی ہیں' وہ 1961ء سے 1995ء تک پنجاب یونیورسٹی کے ادارہ علوم اسلامیہ میں فقہ اور تقابل ادیان کے مضامین پڑھاتے رہے اسی دوران انہوں نے جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں بھی صدر شعبہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں اور سیرت چیئر پر بھی فائز رہے۔ علماء اکیڈمی شاہی مسجد لاہور میں 1972ء سے 1986ء تک علوم اسلامیہ کی تدریس کی اور ملک بھر کی

Marfat.com

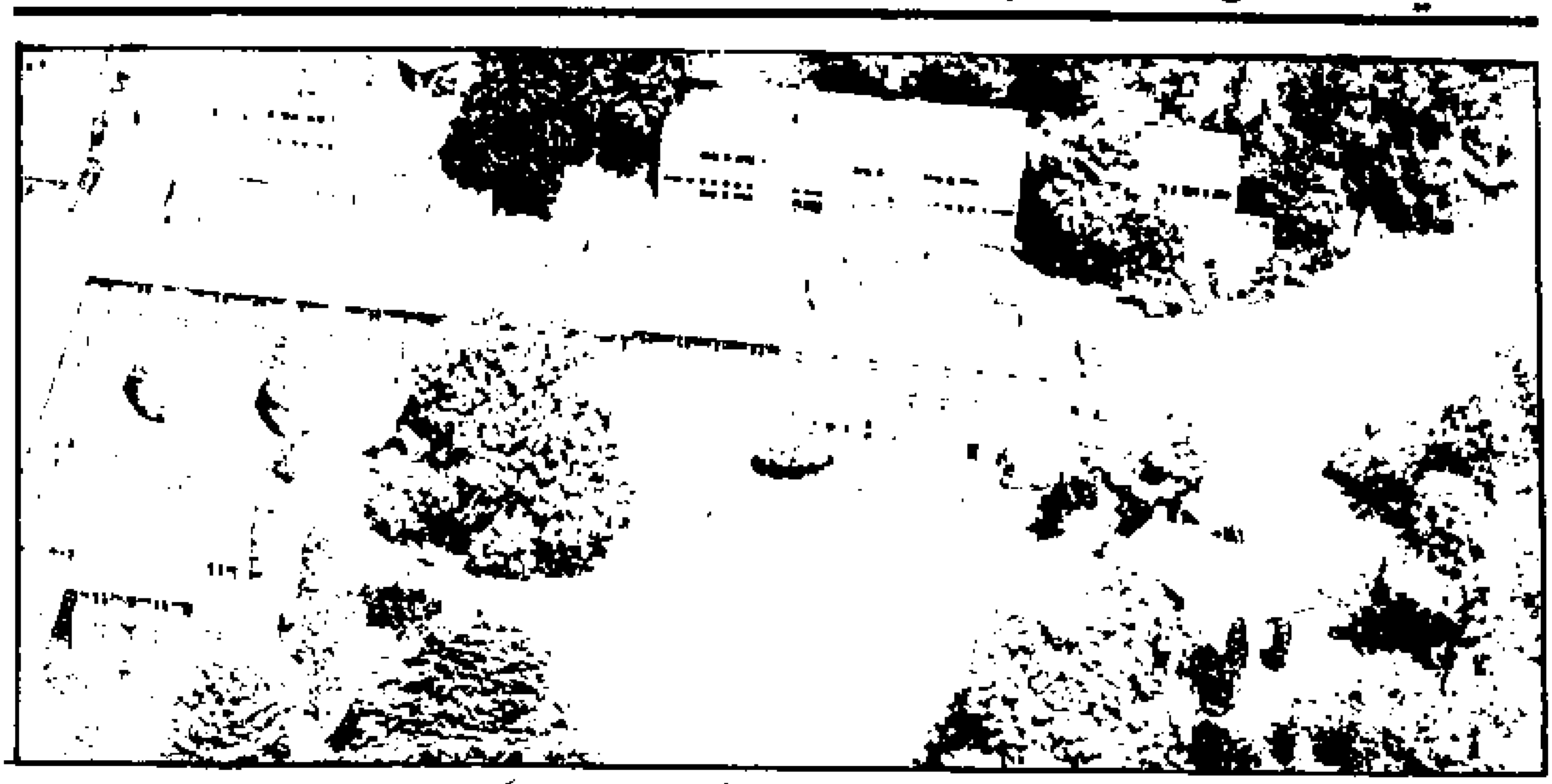

برطانیہ میں دینی و عصری علوم کا اپنی نوعیت کا اولین مرکز "جامعہ الکرم"- ایک طائرانہ منظر

دینی درسگاہوں کے مدرسین و معلمین کے ریفریشر کورسز میں تدریس کے فرائض انجام دیے- جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں قاضی کورس میں قضاۃ کی تربیت و تدریس کا کام کیا' اسی طرح بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی دعوۃ اکیڈمی میں تقابل ادیان کے موضوع پر متعدد لیکچر دیے- جامع مسجد رضوان اعوان ٹاؤن اور مسجد طیبہ وحدت کالونی لاہور میں آپ نے پندرہ برس تک جمعہ کا خطبہ دیا اور عوام کی دینی رہنمائی کی- پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی کی علمی و روحانی تربیت اور رہنمائی کے ذریعے دو سو سے زیادہ ملکی و غیر ملکی محققین نے ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں جو پاکستان اور بیرون ملک دینی و علمی خدمات انجام دے رہے ہیں- آپ ہمدرد کی مجلس شوریٰ کے ممبر ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت میں مشاورت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے ہیں- آپ نے پاکستان ٹیلی وژن اور ریڈیو پاکستان پر دینی علمی موضوعات اور اسلامی تہواروں کے حوالے سے سینکڑوں پروگراموں میں عوام کی رہنمائی کی ہے- تقابل ادیان اور فقہ کے حوالے سے آپ کو ایک اتھارٹی سمجھا جاتا ہے-

اپنی برطانیہ آمد اور یہاں سرگرمیوں کے حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے فرمایا کہ میں نے 1995ء میں سویڈن کی حکومت کی دعوت پر سٹاک ہوم میں 14 سے 17 جون تک ایک بین الاقوامی سیمینار میں شرکت کی اور اپنا مقالہ HOSTILITY BETWEEN CHRISTIANITY AND ISLAM -HOW TO RESOLVE IT پیش کیا- اسی دوران ناروے اور ڈنمارک میں ادارہ منہاج القرآن کے زیر اہتمام اسلامی موضوعات پر تقاریر کیں- 30 جون 1995ء کو پاکستان واپس پہنچا ہی تھا کہ برطانیہ آنے کی دعوت موصول ہوئی اور میں 7 جولائی 1995ء کو پہلی بار برطانیہ آیا اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری کے زیر سرپرستی مانچسٹر میں قائم شیر ربانی اسلامک سنٹر (11- اے بیڈ فورڈ ایونیو) میں دینی خدمات کا آغاز کیا- 1996ء میں حضرت صاحب قبلہ کے ارشاد کے مطابق اور محترم سیٹھ عبداللہ کمانی صاحب کی ہدایت پر ادارہ صفتہ الاسلام بریڈ فورڈ میں ایک سال سے زائد تدریسی خدمات انجام دیں- جس کے بعد پھر اگست 1999ء تک دوبارہ شیر ربانی

Marfat.com

اسلامک سنٹر میں دینی و تدریسی خدمات کا سلسلہ جاری رہا۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے فرمایا کہ شیر ربانی اسلامک سنٹر سیٹھ الحاج عبداللہ کمانی صاحب نے حضرت شیر ربانی کے بھتیجے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب قبلہ کی سرپرستی میں قائم کیا ہے سیٹھ صاحب ایک راسخ العقیدہ اور دینی مزاج رکھنے والے فراخدل اور متمول کاروباری شخصیت ہیں' جو انفرادی طور پر سنٹر کے تمام اخراجات برداشت کرتے ہیں اور طلباء سے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ سنٹر کے امام و خطیب حضرت علامہ خورشید احمد صاحب قصوری ہیں جو خطبہ جمعہ' درس حدیث' محفل ذکر اور بچوں کو حفظ و ناظرہ اور دینی امور کی تدریس و تلقین فرماتے ہیں۔ رانا اسلم صاحب اور حاجی نواز صاحب بھی سنٹر کی خدمت سعادت سمجھ کر کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے بتایا کہ سیٹھ عبداللہ کمانی صاحب نے ٹیرف سٹریٹ پر مانچسٹر میں تجارت کا عظیم مرکز ہے' دو ہالوں پر مشتمل ایک جدید شیر ربانی اسلامک سنٹر قائم کیا ہے' جہاں جمعہ کا خطبہ انگریزی میں ہوتا ہے اور 400 کے قریب نمازی جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں جن کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یہاں نوجوانوں کو عربی زبان و ادب' تفسیر' درس قرآن' درس حدیث' تصوف' فقہ اور تقابل ادیان پر لیکچرز دیے جاتے ہیں۔ بچوں کو حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ نماز' کلمے' احادیث اور چند قرآنی سورتوں کا انگریزی ترجمہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

برطانیہ میں علماء اہلسنّت کی خدمات کے حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے فرمایا کہ 7 جولائی 1955ء کو جب میں نے برطانیہ کی سرزمین پر قدم رکھا تو اس کے بعد سے میری یہ کوشش رہی کہ علماء کرام اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ چار نکاتی فارمولے پر عمل کریں جسے قرآن حکیم میں سورۃ بقرۃ' سورۃ آل عمران اور آخر میں سورۃ جمعہ میں ذکر کیا گیا ہے اور جس پر حضور نبی کریمؐ نے عمل پیرا ہو کر ہمہ پہلو عالمی اور آفاقی انقلاب برپا کیا۔ اس کے ایک علمی پہلو کے حوالے سے مسلمان 800 برس تک اس وقت کی دنیا کے معلم رہے۔ مسلمانوں کی شاگردی کر کے یورپ نے جو DARK AGES کا شکار تھا نشاۃ ثانیہ کا فخر حاصل کیا۔ یہ فارمولا (1) تلاوت آیات (2) تزکیۂ نفس (3) تعلیم کتاب اور (4) تعلیم حکمت پر مشتمل ہے۔ برطانیہ میں بڑے بڑے فاضل علماء اپنے اداروں میں فقط تلاوت آیات یعنی ناظرہ قرآن کا اہتمام کئے ہوئے ہیں اور حتیٰ المقدور اپنے اپنے دائرے اور اپنی بساط و استطاعت کے مطابق خدمات انجام دے رہے ہیں' انہوں نے ظلمت کدے میں اندھیرے کو دور ضرور کیا ہے لیکن اتنی روشنی نہیں کی جتنی کہ ہونی چاہئے۔ مثلاً" انہوں نے 500 پاور کے بلب کی جگہ صرف 25 پاور کا بلب روشن کیا ہے۔ دراصل حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت کی اشد ضرورت ہے۔ پھر بھی الحمدللہ ایک بیداری کی لہر موجود ہے اور علماء کرام درس نظامی اور دینی تعلیم کے لئے ادارے قائم کر رہے ہیں۔ جہاں تک برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کا تعلق ہے تو مغربی معاشرے کی چمک دمک رنگین فضاؤں' نفسانی ہواؤں اور ان کی جاذبیت کے پیش نظر مستقبل بہت روشن نظر نہیں آتا کیونکہ نیکی کے لئے صبر و استقامت کی تلخیوں کے مراحل طے کرنا ہوتے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے فرمایا کہ برطانیہ

Marfat.com

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی' ان کے برادر نذیر احمد صاحب صدیقی' سید مظفر حسین صاحب اور حاجی شیخ رنگ الٰہی صاحب

LAND OF LOVE AND LAND OF REASON ہے ' اگر محبت کے جذبے کو عشق رسولؐ اور REASON کے تقاضہ کو فقہ حنفی اور علم کلام سے مربوط کردیا جائے تو یورپ اور امریکہ کی یہ سرزمین اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے انتہائی موزوں ثابت ہو سکتی ہے لیکن اس میں علماء و مشائخ کا اتحاد اور مربوط مساعی و کاوش ضروری ہے جو ظاہر ہے کہ ناممکن نہیں ہے اور جملہ علماء کرام کو اس کا احساس بھی ہے لیکن ان کی کوششیں ارتباط اور انتظام کے فقدان کا شکار ہیں۔ بہرکیف بقول اقبال

مثل کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درخت طور سے آتی ہے بانگ لا تخف

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے فرمایا کہ میں نے اپنے فاضل رفیق کار علامہ خورشید احمد صاحب قصوری سے تفصیلی مشورے کے بعد ایک مفصل تجویز عملی سکیم کی صورت میں تیار کر کے جامعہ الکرم کے روح رواں پیرزادہ علامہ امداد حسین صاحب اور ادارہ منہاج الاسلام کے بانی حضرت صاحبزادہ حبیب الرحمن صاحب محبوبی کو پیش کی ہے۔ میری کوشش ہے کہ یہاں کے فعال ادارے سکالرز تیار کریں جو آنے والی نسل کے لئے رہنما ثابت ہوں ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمان بچے تیزی سے مغربی تہذیب کی لپیٹ میں آرہے ہیں۔

برطانیہ میں رویت ہلال کے مسئلے پر اختلاف کے حوالے سے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے فرمایا کہ میری تجویز یہ ہے کہ سعودی عرب میں حکومت کے زیر اہتمام ایک بین الاقوامی رویت ہلال کمیٹی تشکیل دی جائے اور برطانیہ کا ایک وفد سعودی عرب میں رویت ہلال کے معاملہ کا جائزہ لینے کے لئے وہاں کا دورہ کرے تاہم فی الحال مراکش (جو برطانیہ کا نزدیک ترین مسلمان ملک ہے) کی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلوں پر اعتماد کیا جائے۔

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے بتایا کہ برطانیہ کے مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے

Marfat.com

علماء اہل سنت اور مشائخ نے برطانیہ اور یورپ میں اہلسنت کی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کے لئے مرکزی تحریک اہلسنت یورپ کے نام سے ایک نئی تنظیم قائم کی ہے جو یورپ کی سطح پر اہلسنت کی ایک جماعت کی حیثیت سے مولانا شاہ احمد رضا خان صاحبؒ بریلوی کی تعلیمات کی روشنی میں مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرے گی - اجلاس میں اتفاق رائے سے لنکا شائر کے علامہ سید شعیب شاہ صاحب کو تحریک کا صدر اور نونگھم کے مولانا محمد مسعود عالم صاحب کو سیکرٹری جنرل منتخب کیا گیا ہے جبکہ مولانا محمد احمد صاحب نقشبندی ڈپٹی سیکرٹری جنرل ہوں گے - لندن سے مولانا ارشد جمیل صاحب' مڈلینڈز سے سید فاروق شاہ صاحب' لنکا شائر سے مولانا محمد یوسف صاحب' یارکشائر سے قاری ظہیر اقبال صاحب نائب صدور ہوں گے- علامہ دلشاد حسین صاحب قادری ناظم نشرو اشاعت' علامہ ظہیر احمد صاحب نائب ناظم نشرو اشاعت' حافظ محمد صدیق صاحب' نعیم خازن صاحب اور حافظ طارق محمود صاحب نائب خازن ہوں گے - بارہ رکنی مجلس شوریٰ میں سید منور حسین شاہ صاحب' سید روشن ضمیر شاہ صاحب' علامہ قاری غلام سرور صاحب' علامہ حافظ نعمت علی چشتی صاحب' علامہ حافظ محمد جمشید صاحب سعیدی' مولانا ریاض الحسنین صاحب' پروفیسر حافظ فتح محمد صاحب' علامہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب' علامہ ساجد الہاشمی صاحب' علامہ شرف الدین صاحب' علامہ ابوالمحمود نشتر صاحب اور خود ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب شامل ہیں- سات رکنی سپریم کونسل میں جسے بنیادی ادارے کی حیثیت حاصل ہو گی' صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمن صاحب محبوبی' علامہ سید مزمل حسین شاہ صاحب جماعتی' علامہ مفتی عبدالرسول صاحب منصور' علامہ ظفر محمود صاحب فراشوی' مولانا محمد عبدالباری صاحب چشتی' علامہ ممتاز اشرف صاحب اور علامہ بشیر احمد صاحب سیالوی شامل ہیں-

تصنیف و تالیف کے حوالے سے اپنی خدمات کے بارے میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب نے فرمایا کہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ نے میری جو تصانیف شائع کی ہیں ان میں فقہ حنفی کا اجمالی تعارف' حضرت امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اجتہاد کا طریق کار' مثالی پیغمبرؐ' ور فعنالک ذکرک اور عظمت و شان مصطفیٰؐ شامل ہیں- اس کے علاوہ جو کتب شائع ہوئی ہیں ان میں تجلیات رسالتؐ' مقالات صدیقی' رسالت مآبؐ کے بارے میں غیر مسلموں کے تاثرات' حضورؐ بحیثیت مثالی شوہر' شخصیات عبادات معاملات' تجلیات ہجویر' خطبات جمعہ اور مطالعہ ادیان شامل ہیں- پنجابی تقریروں پر مشتمل ایک کتاب چانن تے سویرا بھی چھپ چکی ہے جبکہ انگریزی کتب میں DIGNITY OF MAN IN ISLAM- QURANIC CONCEPT OF MIRACLES- INDUSTRIAL RELATIONSHIP IN ISLAMIC SOCIETY اور COMPARATIVE STUDY OF RELIGIONS شامل ہیں- اس کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی نے حضرت علامہ ڈاکٹر سید مظاہر اشرف صاحب الاشرفی کی ایک اردو اور انگریزی کتاب پر تقریظ بھی تحریر فرمائی ہے- مختصر یہ کہ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی اپنی تحریری و تقریری خدمات اور علمی و دینی سرگرمیوں کے ذریعے برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کو محفوظ اور مستحکم بنانے کے لئے گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں-

Marfat.com

ابوالفضل علامہ مولانا محمد یوسف

ابوالفضل علامہ مولانا محمد یوسف صاحب 1976ء سے لنکاشائر کے شہر ایکرنگٹن میں دینی' تبلیغی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے برطانیہ میں مسلک اہلسنّت کے فروغ اور ترویج واشاعت کی کوششوں میں سرگرمی سے حصہ لیا ہے۔ ایکرنگٹن کی غوثیہ رضویہ جامع مسجد و اسلامک سنٹر میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ابوالفضل مولانا محمد یوسف صاحب 15 جنوری 1945ء کو ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال میں پیدا ہوئے' ان کے بزرگوں کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع میرپور سے ہے۔ ان کے والد گرامی کا نام مولانا فضل حسین صاحب تھا۔ وہ ایک صاحب علم اور دیندار شخصیت تھے جبکہ ان کے خاندان میں دوسرے بزرگ کاروباری شخصیات تھے۔ مولانا محمد یوسف صاحب کے دادا اپنے علاقے کے ایک مشہور اور ہردلعزیز فرد تھے' وہ ایک بڑے زمیندار ہونے کے باوجود عوام اور غریبوں کے بے حد ہمدرد تھے اس لئے لوگ ان کی بے پناہ عزت کرتے تھے اور علاقے کے بڑے زمینداروں کے مقابلے میں انہیں زیادہ جانتے اور پہچانتے تھے۔ وہ ایک صاحب علم اور دیندار شخصیت تھے' انہی کی وساطت سے مولانا محمد یوسف صاحب کے والد گرامی نے بھی دینی و تعلیمی خدمات انجام دیں۔ مولانا فضل حسین صاحب نے بھلوال کے قریب میانی میں تعلیم حاصل کی۔ ضلع کوٹلی کے مشہور و معروف بزرگ مولانا فیض اللہ صاحب اور ہری پور ہزارہ کے سید عبدالقادر صاحب بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہ اکثر اپنے علاقے میرپور تحصیل ڈڈیال بھی آیا جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ وہاں گئے ہوئے تھے کہ رمضان شریف آگیا تو علاقے کے لوگوں نے اصرار کیا کہ ہمارے پاس کوئی امام نہیں ہے آپ تراویح پڑھائیں چونکہ ان کی آواز بہت اچھی تھی اسی لئے سب لوگ ان کی قرآت سننے کے مشتاق ہوئے' وہ حافظ قرآن نہیں تھے لیکن لوگوں کے اصرار پر انہوں نے وہاں تراویح پڑھائی۔ بعد میں انہیں لوگوں کے کہنے پر وہاں امامت و خطابت بھی سنبھالنا پڑی۔ اس وقت اس پورے علاقے میں صرف تین جگہ ڈڈیال شہر' سیاخ اور چھترو میں جمعہ کی نماز ہوتی تھی۔ 52-1951ء کے اس عرصے میں انہوں نے تبلیغ کا سلسلہ بھی شروع کردیا بچے بوڑھے' عورتیں سبھی ان کے پاس آتے۔ مسجد میں گہماگہمی رہتی لوگ ان کے حسن اخلاق سے بے حد متاثر تھے۔ آج تک لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس علاقے میں اگر کسی نے دین کے لئے کام کیا ہے تو وہ مولانا فضل حسین ہیں۔

مولانا محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ یہ 1957ء کی بات ہے کہ میں سکول میں پڑھ رہا تھا' ساتھ ساتھ قرآنی و دینی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری تھا کہ والد صاحب نے مجھے ضلع شیخوپورہ خانقاہ ڈوگراں میں دارالعلوم چشتیہ رضویہ بھجوا دیا۔ وہاں مولانا ابوالفیض محمد عبدالقیوم صاحب حقانی استاد تھے۔ شروع میں میں اکیلا طالب علم تھا لیکن پھر بتدریج 50' 60 طلباء ہوگئے۔ وہاں سات سال قیام کے دوران مشکواۃ شریف سے ہدایہ تک پڑھنے کے ساتھ تجوید و قراءت کی تعلیم بھی حاصل کی لیکن میرپور سے وہاں آنے

Marfat.com

جانے کا بھی مسئلہ تھا۔ پھر والدین کے چلے جانے سے بھی طبیعت پریشان رہتی تھی چنانچہ میں کوٹلی میں قبلہ خواجہ پیر محمد صادق صاحب چیچوی کے پاس چلا گیا اور وہاں چھ ماہ قیام کے دوران دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ کچھ عرصہ کے لئے گجرات میں مفتی احمد یار خان صاحب کے پاس بھی تحصیل علم کے سلسلے میں جانا ہوا لیکن وہاں بھی زیادہ عرصہ قیام نہیں ہو سکا چنانچہ میں ضلع سیالکوٹ میں علی پور سیداں چلا گیا جہاں مولانا حافظ غلام رسول صاحب مدرس تھے جو آج کل واتھم سٹو میں دارالعلوم قادریہ جیلانیہ میں استاد ہیں ۔ علی پور سیداں میں دینی تعلیم کا سلسلہ تقریب دو سال جاری رہا تاہم دورہ قرآن وزیر آباد میں مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی کے پاس اور دورہ حدیث فیصل آباد میں جامعہ رضویہ میں کیا جہاں محدث اعظم مولانا سردار احمد صاحب کے داماد مولانا غلام رسول صاحب شیخ الحدیث تھے۔ اسطرح 1967ء میں فیصل آباد سے درس نظامی کی تکمیل ہوئی اور میں نے گھر آکر والد صاحب قبلہ کی معاونت شروع کردی۔ وہ پانچوں وقت نماز کی امامت کرتے جبکہ نماز جمعہ میں پڑھاتا تھا۔ پھر محلے میں ایک نئی مسجد بنی تو میں نے لوگوں کے کہنے اور والد صاحب کی خواہش پر وہاں امامت شروع کردی اور یہ سلسلہ سات آٹھ سال جاری رہا۔ چھترو گاؤں کے سکول میں عربی فارسی کے لئے ایک سکول ٹیچر کے ضرورت تھی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں ان کے لئے کچھ وقت نکالوں چنانچہ میں نے وہاں سکول میں ڈھائی سال عربی اور فارسی بھی پڑھائی لیکن پھر کچھ حالات نے ایسا رخ اختیار کیا کہ مجھے کاروبار کرنا پڑا' وہیں اپنے گاؤں چھترو میں یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ 1976ء میں برطانیہ آمد کے اسباب ہو گئے۔

اپنے تعلیمی سفر کے دوران مولانا محمد یوسف صاحب کو جن اساتذہ کی رہنمائی حاصل ہوئی ان کی خدمات اور صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ خانقاہ ڈوگراں میں مولانا عبداللطیف صاحب ایک متقی اور درویش منش انسان تھے وہ ہروقت ورود وظائف کا سلسلہ جاری رکھتے۔ ان کے ماننے والے اور عقیدت رکھنے والے افراد نے ان سے بیعت کا سلسلہ بھی شروع کردیا ہے۔ شعبہ قراءت اور درس نظامی سمیت دو ڈھائی سو طالب علم ان سے اکتساب علم کررہے ہیں۔ کوٹلی میں مولانا محمد عتیق صاحب بھی ایک متقی اور نیک انسان اور بہت اچھے استاد تھے۔ میرپور میں میرے استاد مولانا غلام رسول صاحب علم دین کے مختلف شعبوں میں وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ اسی طرح شیخ القرآن علامہ عبدالغفور صاحب ہزاروی اور فیصل آباد میں شیخ الحدیث علامہ مولانا غلام رسول صاحب کی شخصیت اور صلاحیت لائق ستائش تھی۔

اپنے سلسلہ بیعت و طریقت کے بارے میں ابوالفضل مولانا محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ 1963ء میں جب میں اپنے گاؤں آتا جاتا تھا تو میرپور کے قریب راستے میں حضرت پیر محمد صادق صاحب کا علاقہ چیچیاں پڑتا تھا۔ وہاں جانے آنے کا سلسلہ رہا' میں ان کی شخصیت سے بے حد متاثر تھا' آخرکار میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا' جبکہ میرے والد گرامی حضرت پیر کرم شاہ صاحب کے والد حضرت پیر محمد شاہ صاحب کے مرید تھے بلکہ ہمارا پورا گھرانہ ان کا ہی مرید ہے۔

Marfat.com

برطانیہ آنے کے پس منظر اور حالات کے بارے میں ابوالفضل مولانا محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں دوسرے ممالک کے لوگ بسا اوقات اس طرح وقت گزارتے ہیں کہ ان کے عقائد کا اظہار نہیں ہوتا کچھ ایسی ہی صورتحال اس علاقہ میں تھی' جہاں ہمارے گاؤں کے کچھ ساتھی بھی موجود تھے۔ اس علاقہ میں میرے آنے سے چار سال قبل ایک حافظ صاحب تھے جنہوں نے لوگوں کو ذرا بھی محسوس نہیں ہونے دیا کہ وہ مسلک اہلسنت سے تعلق نہیں رکھتے ختم شریف 'گیارھویں وغیرہ ہوتی رہی' چار سال کے بعد ایک بار سلام پڑھتے ہوئے کچھ نوجوانوں نے کھڑے ہو کر پڑھنا شروع کر دیا تو وہ برہم ہو گئے کہ یہ بدعت ہے۔ اس طرح لوگوں کو ان کے بارے میں علم ہو گیا۔ ہمارے علاقے بھلوٹ ہی کے ایک دوست حاجی نذیر عالم صاحب نے ایک اور ساتھی کو ساتھ ملا کر انہیں بے دخل کر دیا اور پھر مسجد کے لئے کسی دوسرے فرد کی تلاش کا معاملہ درپیش ہوا۔ ہمارے گاؤں ہی کے ایک اور دوست محمد صابر صاحب نے جن سے پاکستان میں میرا کافی تعلق رہا ہے' میرے حوالے سے بات کی اور یہ طے کیا گیا کہ مجھے بلوا لیا جائے۔ ان دوستوں نے وکیل سے مشورہ کے بعد برطانوی ہوم آفس سے رابطہ کیا کہ ہمیں ان مطلوبہ صلاحیتوں کا آدمی چاہئے اگر آپ کے پاس ہے تو آپ فراہم کر دیں۔ ہوم آفس نے کہا کہ ہمارے پاس نہیں ہے اگر آپ کے پاس ہے تو آپ بلوا لیں چنانچہ مجھے کاغذات بھیجے گئے اور سفارت خانہ نے مجھے ویزا دیدیا اس طرح میں مئی 1976ء میں ایکرنگٹن آ گیا اور اس وقت سے یہیں ہوں۔

برطانیہ میں اپنی دینی سرگرمیوں کے بارے میں ابوالفضل مولانا محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ یہاں ایک چھوٹی سی مسجد تھی جو بلیک برن روڈ پر ایک مکان میں بنائی گئی تھی' یہ پہلے صرف اسلامک سنٹر تھا مسجد رضا کا نام بھی میں نے آ کر رکھا۔ آزاد کشمیر ویلفیئر ٹرسٹ والے اسے چلا رہے تھے۔ میں سات سال تک اس مسجد میں امامت و خطابت اور بچوں کی تدریس کا کام کرتا رہا لیکن پھر کچھ حضرات بعض معاملات میں من مانی کرنا چاہتے تھے اور ان کی خواہش تھی کہ میں بھی ان کا ساتھ دوں میں نے ان کا ساتھ دینے سے انکار کیا' ظاہر ہے کہ ہم ساتھ نہیں چل سکتے تھے۔ اسی دوران علم میں آیا کہ ساتھ ہی ایک چرچ فروخت ہو رہا ہے ہم نے اسے خریدنا چاہا تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ اس عمارت کو اپنی دینی سرگرمیوں کے لئے لے رہے ہیں تو ہم اسے رعایتی قیمت پر دے دیں گے۔ اس طرح 1982ء میں وہ چرچ 18 ہزار پاؤنڈ میں خریدا گیا اور کام شروع ہو گیا۔ اگلے ایک سال تک پرانی مسجد اور نئی جگہ دونوں سے رابطہ رہا دونوں مساجد میں کلاسیں چل رہی تھیں ایک ہفتہ ہم عربی پڑھاتے اور وہ اردو پھر وہی ٹیچر تبدیل کر لیتے اور وہ عربی اور ہم اردو پڑھاتے' تاہم جب ایک سال میں نئی جگہ پر تمام انتظامات مکمل ہو گئے تو 1983ء میں اس جگہ پر غوثیہ رضویہ جامع مسجد و اسلامک سنٹر نے باقاعدہ کام شروع کر دیا۔ مسجد اور سنٹر کا انتظام کمیٹی کے تحت چل رہا ہے جس کا ہر سال الیکشن ہوتا ہے دو تین سال تو مقابلے کی سی صورت ہوئی لیکن میری حمایت رکھنے والے کامیاب ہو جاتے' چنانچہ دو تین سال بعد یہ صورت ہو گئی کہ عہدیداران اعلان کر دیتے کہ ہماری میعاد پوری ہو گئی ہے کوئی آنا چاہتا ہے تو آ جائے یا ساتھ تعاون کرنا چاہتا ہے تو شامل ہو جائے۔ بہر

Marfat.com

حال اب تین سال سے ایک ہی کمیٹی چل رہی ہے جس کے چیئرمین حاجی محمد اسلم صاحب ہیں جو میرے عزیز بھی ہیں' نائب چیئرمین حاجی محمد سلیمان صاحب کا تعلق بھی میرپور سے ہے۔ سیکرٹری مسلم داد صاحب اور خزانچی صوفی گلزار خان صاحب بھی ہمارے علاقہ ہی کے رہنے والے ہیں' باقی ممبران میں سے کچھ راولپنڈی کے رہنے والے ہیں جبکہ ایک ممبر بنگلہ دیشی ہیں جن کا نام حاجی عبدالقادر صاحب ہے۔

جامعہ غوثیہ رضویہ میں دینی سرگرمیوں کے حوالے سے ابوالفضل مولانا محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ شروع میں ہمارے پاس وسائل اور ذرائع نہیں تھے۔ لوگوں کا رجحان بھی کم تھا لیکن میں نے پابندی سے گیارھویں شریف کا آغاز کیا اسی طرح ایکرنگٹن میں میلاد کا جلسہ بھی پہلی بار میں نے کروایا' اولڈھم سے مولانا محمد بشیر صاحب نقشبندی اور بریڈ فورڈ سے مولانا ممتاز اشرفی صاحب کو بلوایا' یہ بہت کامیاب جلسہ رہا۔ اس میں ایکرنگٹن کے لوگوں نے بڑی محبت اور دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اب ہم ہر ماہ گیارھویں شریف کے پروگرام میں کم سے کم ایک اور اگر وسائل اجازت دیں تو دو عالم باہر سے بلوا لیتے ہیں۔ اسی طرح تین چار علماء کرام کے ساتھ اجتماع ہوتا ہے جس میں نعت خوانی اور لنگر کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ ہم نے اس سال میلاد کے جلوس کا بھی اہتمام کیا۔ ہم نے ایک اور اہتمام یہ کیا ہے کہ وفات پا جانے والے بزرگوں کے ایصال ثواب کے لئے کلمہ شریف' آیت کریمہ اور درود شریف کا ختم کراتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ہم نے چار پانچ ہزار دانے رکھے ہوتے ہیں۔ ہر روز ظہر کی نماز کے بعد یہ سلسلہ ہوتا ہے اور ایک ایک بار کلمہ' آیت کریمہ اور درود شریف پڑھ کر وفات پا جانے والوں کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے' ساتھ ہی ذکر کی محفل بھی ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ اٹھارہ انیس سال سے چل رہا ہے ہم اس موقع پر کھانے کا اہتمام بھی کرتے ہیں' ان پروگراموں میں لوگ پوری دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔

مولانا محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ عید میلادالنبیؐ کے جلوس کے سلسلے میں ہم تین چار سال سے کوششیں کر رہے تھے لیکن کمیٹی کا تعاون حاصل نہیں ہو رہا تھا' لوگ بھی کمیٹی ہی کے ساتھ ہوتے ہیں لیکن اب جو کمیٹی تین سال سے کام کر رہی ہے اس نے گزشتہ سال سے عید میلادالنبیؐ اچھی طرح منانے سے اتفاق کیا' پھر ہم نے دوسری مسجد کی کمیٹی کے عہدیداروں سے بھی رابطہ کیا وہ بھی تیار ہو گئے' طے یہ پایا کہ پہلا جلوس ان کی مسجد سے شروع ہو گا اور جلسہ کے بعد ہم مل کر گشت کریں گے لیکن یا تو انہوں نے لوگوں سے کہا نہیں یا لوگوں نے دلچسپی نہیں لی کہ ان کی طرف سے صرف دس آدمی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری نیت اور کوششوں کو کامیاب کیا' بلیک برن اور دوسرے قصبوں سے لوگ آ گئے' علماء کرام بھی کافی تعداد میں تھے' صرف علامہ عبدالقادر شاہ صاحب تشریف نہ لا سکے اس لئے کہ انہیں پیغام دیر میں ملا تھا اور وہ کہیں اور کے لئے وعدہ کر چکے تھے۔ بہرحال 12 بجے سے 8 بجے تک جاری رہنے والا یہ ایک کامیاب پروگرام تھا۔ اسی طرح ہم نے رمضان المبارک میں شب قدر کے موقع پر بھی پوری رات کا پروگرام بنایا۔ نعت خوانی اور علماء کی تقاریر کا سلسلہ ساری رات جاری رہا اور بچوں سمیت تمام لوگ پوری عقیدت و احترام سے اس پروگرام میں شریک ہوئے۔

Marfat.com

مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہم نے شروع میں صرف ایک کمرہ بنوایا تھا پھر ایک بڑا ہال بنوایا پھر اس ہال میں توسیع کی- یہ سارے کام اپنی مدد آپ کے تحت کیے گئے- اب ساتھیوں کے تعاون سے ہم مسجد کے سامنے ایک نئی عمارت خریدی ہے جو ایک طرف سے چار منزلہ اور دوسری طرف سے تین منزلہ ہے- یہاں ہمارا پروگرام ہے کہ عیدین کے اجتماعات اور جنازہ کا انتظام کیا جائے' میت رکھنے کے لئے کولڈ روم بھی بنایا گیا ہے' شادیوں کی تقریبات کے لئے دعوت کا اہتمام بھی یہاں ہو سکے گا- بچوں کی نئی کلاسیں بھی بنائی جا سکیں گی تاہم ابھی اس کے لئے ہمارے پاس مطلوبہ فنڈز نہیں ہیں جن کے لئے ہم کوششیں کر رہے ہیں اور اس سارے منصوبے کا نقشہ تیار ہو رہا ہے-

مولانا محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک تعلیمی سرگرمیوں کا تعلق ہے ہمارے جذبہ اور شوق کے پیش نظر اب لوگوں نے بھی دلچسپی لینا شروع کر دی ہے- مجموعی طور پر تین سو بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں' نو کلاسیں ہیں جن میں ایک کلاس حفظ کی ہے- حفظ کی کلاسیں پہلے بھی شروع کی گئی تھیں اور ایک بچہ 26 ویں پارے تک پہنچ گیا تھا جبکہ باقی بچے مختلف سطحوں پر تھے لیکن بچوں کے والدین نے اسے بوجھ سمجھا حالانکہ میں نے انہیں بہت سمجھایا- خاص طور پر اس بچے کے لئے جس کے صرف چار سپارے باقی تھے لیکن افسوس کہ وہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا- اب لوگوں کی نئے سرے سے دلچسپی کے پیش نظر حفظ کی کلاسیں پھر شروع کی گئی ہیں' ساتھ ہی قراءت کی تعلیم بھی دی جا رہی ہے- طریقہ کار اور نصاب یہاں کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق رکھا ہے تاکہ جو بچہ ہمارے ہاں پڑھے اسے کم سے کم اپنے مسلمان ہونے کا شعور اور قرآن پاک اور بنیادی دینی مسائل سے آگہی ہو- ادارے میں اس وقت آٹھ اساتذہ تعلیم دے رہے ہیں- پہلے بچیوں کے لئے لیڈی ٹیچر تھیں لیکن ان کی چھٹیوں کی وجہ سے وقت ضائع ہوتا تھا چنانچہ اب بچیوں کی تعلیم کے لئے بزرگ اساتذہ ہیں- بڑی بچیوں کی کلاس میں خود پڑھاتا ہوں' جبکہ نائب امام بڑے بچوں کی کلاس لیتے ہیں- قراءت کی کلاس قاری سمندر خان صاحب کے ذمہ ہے- خزانچی صوفی گلزار صاحب کے علاوہ حافظ فاروق صاحب' حاجی بشیر صاحب اور دیگر بزرگ بھی مختلف درجوں کی کلاس کو پڑھاتے ہیں-

برطانیہ میں مسلمان بچوں کے تعلیمی مسائل اور نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے مولانا صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ یہاں بہت ساری مساجد ہیں لیکن بچوں کے تعلیمی مستقبل کے حوالے سے کوئی ٹھوس کام نہیں ہو رہا ہے- بچے یا نوجوان مساجد میں جتنی دیر کے لئے آتے ہیں اس سے مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے- ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین اور بچے مساجد اور دین کو زیادہ وقت دیں کیونکہ دین سے دوری ان کے مستقبل کے لئے خطرناک ہے- اس کے علاوہ مستقبل کے تقاضوں اور چیلنجوں کے مطابق بچوں کو دینی تعلیم و تربیت کی فراہمی کے لئے بھی ٹھوس منصوبہ بندی کی ضرورت ہے- برطانیہ میں جو سماجی و معاشرتی آزادی انہیں حاصل ہے اور تعلیمی اداروں میں بھی جو ماحول ہے اس میں وہ مذہب سے دور ہوتے جا رہے ہیں- اس صورتحال کی ذمہ داری والدین اور مساجد و مراکز کی انتظامیہ پر ہے-

Marfat.com

مولانا حافظ قاری تصدق حسین صدیقی نقشبندی

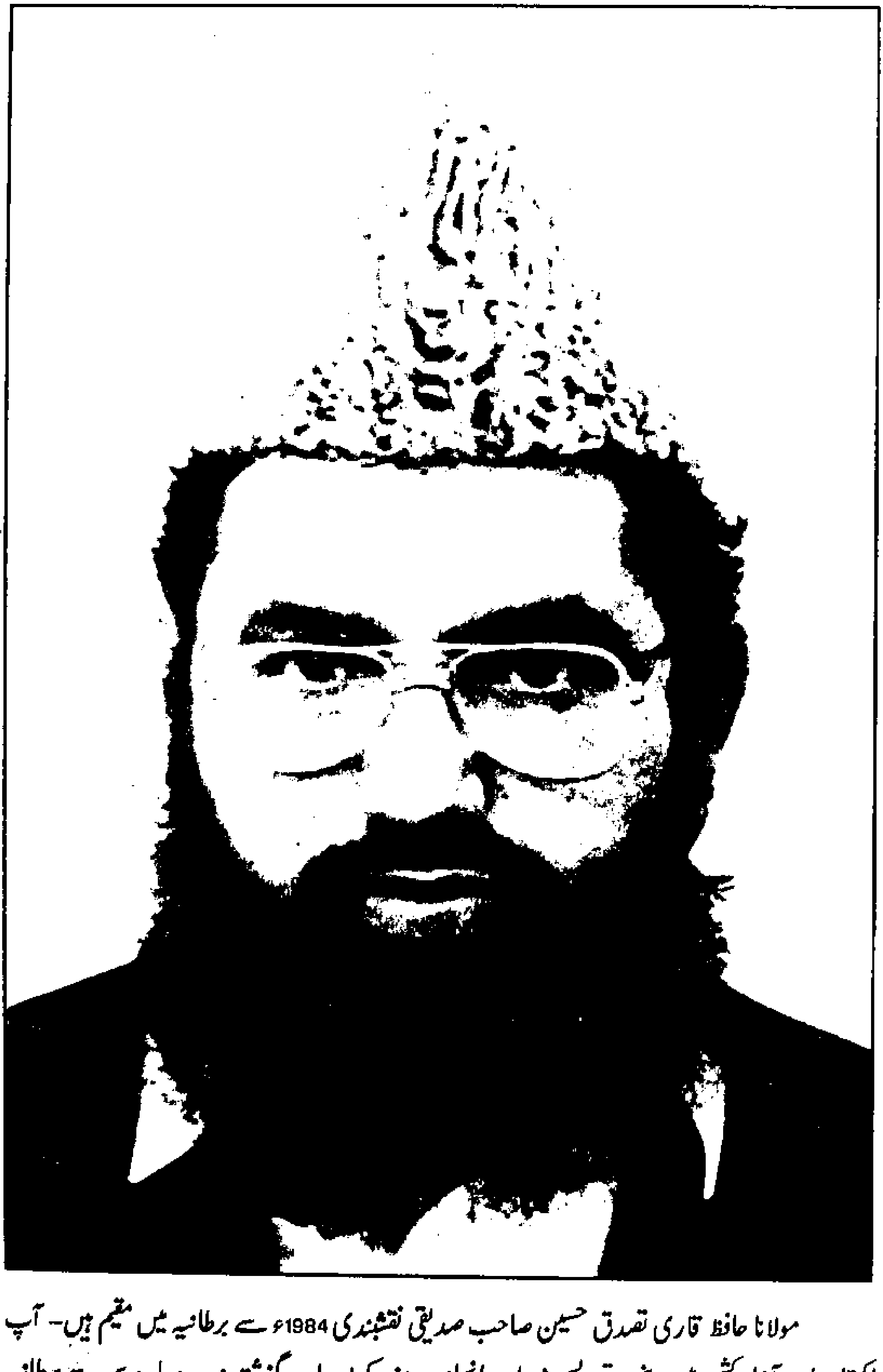

مولانا حافظ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نقشبندی 1984ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ آپ پاکستان اور آزاد کشمیر میں دینی و تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد اب گزشتہ پندرہ سولہ برس سے برطانیہ

Marfat.com

مولانا حافظ تصدق حسین صاحب صدیقی اپنے پیرو مرشد علامہ الحاج پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی سے محو گفتگو ہیں

میں دین اسلام اور مسلمانوں کی خدمت' قرآن اور صاحب قرآن کے فیضان کو عام کرنے اور نئی نسل کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے اپنا تمام تر وقت' اپنی صلاحیتیں اور خدمات وقف کئے ہوئے ہیں۔ آپ آج کل لنکا شائر میں بولٹن کے قریب مسجد صغریٰ فارنورتھ میں امامت و خطابت اور تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا قاری تصدق حسین صاحب صدیقی 7 جولائی 1959ء کو آزاد کشمیر کے ضلع پونچھ کے مشہور علاقہ دھمن میں پیدا ہوئے' آپ کے والد گرامی کا نام سردار حاجی وزیر محمد خان صاحب ہے جنہوں نے 22 سال تک پاک فوج میں نہایت جراءت اور دلیری سے وطن عزیز کے دفاع کے لئے خدمات انجام دیں اور آج کل ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ کا خاندان ایک علمی و مذہبی خاندان ہے اور علاقہ میں معزز سمجھا جاتا ہے۔ مولانا قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے ہائی سکول سے ہی حاصل کی۔ گیارہ سال کی عمر میں دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری میں حفظ کلام پاک کے لئے داخلہ لیا اور دو سال میں حفظ کی تکمیل کے بعد دربار عالیہ نیریاں شریف کے مدرسے جامعہ اسلامیہ نقشبندیہ مرشد آباد میں داخلہ لیا جہاں انہیں حصول علم کے ساتھ ساتھ دنیائے اسلام کے عظیم روحانی پیشوا حضرت خواجہ پیر غلام محی الدین صاحب غزنوی نیروی ؒ کی زیارت اور فیضان بھی حاصل ہوتا رہا۔ بعد ازاں درس نظامی کے لئے انہوں نے اپنے پیرو مرشد حضرت علامہ علاؤ الدین صاحب صدیقی کی اجازت سے جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد میں داخلہ لیا۔ مختصر عرصہ کے لئے جامعہ حنفیہ مجددیہ فیصل آباد میں بھی دینی تعلیم حاصل کی جبکہ دورہ حدیث کی تکمیل جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد سے کی۔ تنظیم المدارس پاکستان کا امتحان بھی

Marfat.com

نمایاں پوزیشن کے ساتھ پاس کیا اس دوران جامعہ رضویہ سے قراءت کے کورس کی تکمیل کی اور سرگودھا بورڈ سے پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے میٹرک بھی کیا۔ دوران تعلیم تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا اور انہوں نے حفظ و ناظرہ اور خطابت کی کلاسوں کو پڑھایا۔ چھ طلباء نے ان سے حفظ کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔

اپنے اساتذہ کرام کا ذکر کرتے ہوئے حافظ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نے کہا کہ جن صاحبان علم سے میں نے اکتساب کیا ان میں حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا غلام رسول صاحب، حضرت مولانا حافظ محمد احسان الحق صاحب، حضرت علامہ مولانا گل احمد صاحب عتیقی، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب، حضرت علامہ مولانا محمد نور عالم صاحب، حضرت علامہ مولانا بشیر احمد صاحب، حضرت علامہ مولانا مفتی مختار احمد صاحب، حضرت علامہ مولانا محمد دین صاحب چشتی، حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب، حضرت مولانا قاری محمد اسحٰق صاحب، حضرت علامہ مولانا عبدالرشید صاحب قریشی بندیالوی، حضرت مولانا قاری منظور احمد صاحب اور حضرت مولانا قاری عبدالرسول صاحب نمایاں ہیں۔ سب کو جزائے خیر دے۔

حافظ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نے بتایا کہ انہیں اب تک تین بار حج بیت اللہ اور متعدد بار عمرے کی سعادت نصیب ہو چکی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے پہلا حج اپنے پیرو مرشد الحاج پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی اور والد گرامی سردار حاجی وزیر محمد خان صاحب کے ہمراہ ادا کیا جو میرے لئے بڑی سعادت تھی دوسری مرتبہ اپنے والدین اور اہل خانہ کے ہمراہ یہ سعادت حاصل ہوئی اور تیسری بار اللہ تعالیٰ نے گروپ کی صورت میں حج اکبر ادا کرنے کی توفیق بخشی۔

سلسلہ بیعت و طریقت کے حوالے سے مولانا حافظ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نے فرمایا کہ میں نے اہلسنت کے عظیم رہبر فخر المشائخ پیر طریقت حضرت علامہ الحاج پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی کے دست حق پرست پر بیعت کی ہے۔ اپنے پیرو مرشد کے بارے میں حافظ قاری تصدق حسین نے کہا کہ آپ کے بیان میں سوز و گداز گفتگو میں خلق رسولؐ کے فیضان کی جھلک اور فن خطابت میں علم و عرفان کے سمندر اور خدا داد صلاحیتوں کے آثار نمایاں ہیں۔ آپ کا دربار اس وقت دنیائے اسلام کا عظیم روحانی مرکز ہے اور اس پر فتن دور میں محی الدین اسلامی یونیورسٹی کا قیام آپ کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جہاں دینی و دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ تصوف، شریعت، طریقت اور معرفت کی آگہی بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ آپ نے اپنی زندگی دین اسلام کی اشاعت و ترویج اور اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ اپنی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے حوالے سے حافظ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نے فرمایا کہ قبلہ پیر صاحب کی اجازت سے سب سے پہلے فیصل آباد میں انجمن محی الاسلام صدیقیہ کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی شاخیں بعد ازاں پاکستان کے دیگر اضلاع اور آزاد کشمیر میں قائم ہوئیں۔ اس انجمن کے تحت ہر جمعہ کی شام مختلف مساجد میں محفل ذکر کا اہتمام کیا جاتا ہے اس کے علاوہ ماہانہ بنیادوں پر اور خاص

Marfat.com

مولانا حافظ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نقشبندی 1980ء میں اپنے والد گرامی حاجی وزیر محمد خان صاحب اور دیگر احباب کے ساتھ

خاص مواقع پر مختلف مذہبی پروگرام اور اجتماعات بھی منعقد ہوتے ہیں۔

اپنی برطانیہ آمد اور یہاں اپنی دینی خدمات کے حوالے سے حافظ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نے بتایا کہ نومبر 1984ء میں قبلہ پیر صاحب نے مجھے حکم دیا کہ وہ مجھے برطانیہ ساتھ لے جانا چاہتے ہیں' چنانچہ چند ہفتوں میں پاسپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات مکمل کروا کے میں قبلہ پیر صاحب کے ہمراہ برطانیہ پہنچا اور اس طرح یہاں گزشتہ سولہ سال سے دینی' تبلیغی و تدریسی سرگرمیوں کا سلسلہ اپنی بساط بھر جاری ہے۔ مولانا قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نے فرمایا کہ میں نے برطانیہ میں خدمات کا آغاز مدینہ مسجد بولٹن سے کیا اور یہاں محترم حاجی محمد انور خان صاحب انتظامی کمیٹی اور اراکین مسجد نے بھرپور تعاون اور خلوص و محبت فراہم کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں یہاں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ مسجد میں 200 سے زائد طلباء و طالبات زیر تعلیم رہے۔ آٹھ کلاسیں تھیں جن کی نگرانی میں خود کرتا تھا۔ شعبہ حفظ کی کلاس میرے پاس تھی جس میں 30 طلباء حفظ کر رہے تھے' کچھ جزوقتی مدرسین بھی قرآنی تعلیم اور مسائل دینی کی تعلیم دینے کے لئے ادارے سے منسلک رہے ہیں۔ یہاں سے دس بچوں نے قرآن پاک کے حفظ کی تکمیل کر کے سند حاصل کی۔ مسجد میں تلاوت اور نعت خوانی کی تربیت کے علاوہ ذکر کی ہفتہ وار محفل اور مذہبی تہوار بھی جوش و جذبے کے ساتھ منائے جاتے تھے۔ حافظ قاری تصدق حسین صاحب نے فرمایا کہ نوجوان اور عمر رسیدہ افراد کے لئے بھی قرآن کریم صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کے سلسلے میں رہنمائی کی غرض سے ایک کلاس شروع کی گئی تھی۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہی اور معاشرتی مسائل کے حل کے لئے درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری رہا اور اس دوران تین

Marfat.com

مولانا حافظ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی 1992ء میں اپنے احباب کے ساتھ

انگریزوں اور دو ہندوؤں نے بھی مدینہ مسجد میں اسلام قبول کیا اور دینی و معاشرتی معاملات میں انہیں رہنمائی فراہم کی گئی۔ قاری تصدق حسین صاحب نے بتایا کہ یہ تمام معاملات کم و بیش دس سال تک جاری رہے پھر اہل خانہ کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے اور اس کے بعد پاکستان میں قیام کے بعد جب برطانیہ واپسی ہوئی تو مسجد صغریٰ فارنورتھ کے منتظمین نے مجھے نہایت خلوص و محبت سے دعوت دی چنانچہ میں اس ادارہ سے وابستہ ہو گیا' اب میں گزشتہ پانچ برس سے صغریٰ مسجد سے منسلک ہوں اور دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ادارے کے منتظمین' دوستوں اور بزرگوں کے تعاون سے تمام معاملات حسن و خوبی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ بچے' بوڑھے اور نوجوان یہاں قرآنی و دینی تعلیم کے لئے آتے ہیں۔ کلاسز اور درس کا معمول جاری ہے۔ جلسہ دستار فضیلت ہر سال باقاعدگی سے منعقد ہوتا ہے جس میں بچے ناظرہ قرآن پاک مکمل کرتے ہیں۔ کچھ بچوں نے کلام پاک کا کچھ حصہ حفظ بھی کیا ہے۔ صغریٰ مسجد فارنورتھ میں بھی ہفتہ وار محفل ذکر اور ماہانہ مذہبی پروگرام پورے اہتمام سے منعقد کئے جاتے ہیں۔ تمام منتظمین اور اراکین دیانت دار اور محبت کرنے والے ہیں اس لئے ماحول خوشگوار اور دینی و تعلیمی سرگرمیاں احسن طریقے سے جاری ہیں۔

برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کے حوالے سے حافظ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نے فرمایا کہ الحمد اللہ یہاں نوجوان بڑی تیزی اور جذبہ کے ساتھ اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں اور اسلامی معاشرت اور ماحول کو اپنا رہے ہیں۔ علماء کرام اور مشائخ عظام نے مسلمانوں کو غفلت سے بیدار کرنے اور اسلامی تعلیمات کی طرف متوجہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اگر ہم آج سے پندرہ بیس سال قبل اور آج کے برطانیہ کا موازنہ کریں تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل روشن اور تابناک ہے۔ اسلام کی عظمتوں کے ڈنکے بجتے رہیں گے اور انشاء اللہ وہ

Marfat.com

مولانا حافظ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نقشبندی 1978ء میں فیصل آباد میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس کی قیادت فرما رہے ہیں

وقت دور نہیں جبکہ اسلام ہر جگہ غالب ہو گا۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ مسلمان متحد و متفق ہو کر شعائر دینی پر عمل کریں۔ اس مادی اور پر خطر و پر آشوب دور میں علم دین کا حصول اور اس پر عمل کرنا اور بھی زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن حکیم کی تلاوت اور ذکر الٰہی کی کثرت کریں' نمازوں کی پابندی کریں' نیکی پر خود بھی قائم رہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ برائیوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی اس سے روکیں۔ یہی قرآنی تعلیمات بھی ہیں اور اسوہ حسنہ سے بھی ہمیں یہی درس ملتا ہے۔ تعلیمات ربانی پر عمل کے لئے ہمیں محبت رسولؐ سے سرشار ہو کر زندگی گزارنی چاہئے۔ بزرگان دین اولیائے کاملین اور علمائے ربانین کی مجالس اور محافل سے اکتساب فیض کرنا چاہئے۔ قاری تصدق حسین صاحب صدیقی نے فرمایا کہ دینی اور دنیوی زندگی کی فلاح کے لئے خیالات کی درستگی' زبان کی حفاظت اور لقمہ حلال کو یقینی بنانا ازحد ضروری ہے۔

بعض مساجد میں رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات اور ان کے محرکات پر روشنی ڈالتے ہوئے حافظ تصدق صاحب نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس صورتحال میں بہتری کے لئے ضروری ہے کہ علاقائیت اور برادری ازم سے بالاتر ہو کر دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار تعلیم یافتہ لوگ آگے آئیں اور مساجد کے انتظامی معاملات میں حصہ لیں۔ ان کے پیش نظر علاقہ کے لوگوں یا برادری کے مفادات کی بجائے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا جذبہ ہونا چاہئے' صرف اسی طرح ہم اتحاد و اتفاق کے ساتھ برطانیہ میں دین کے کام کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد عبداللہ سلطانی

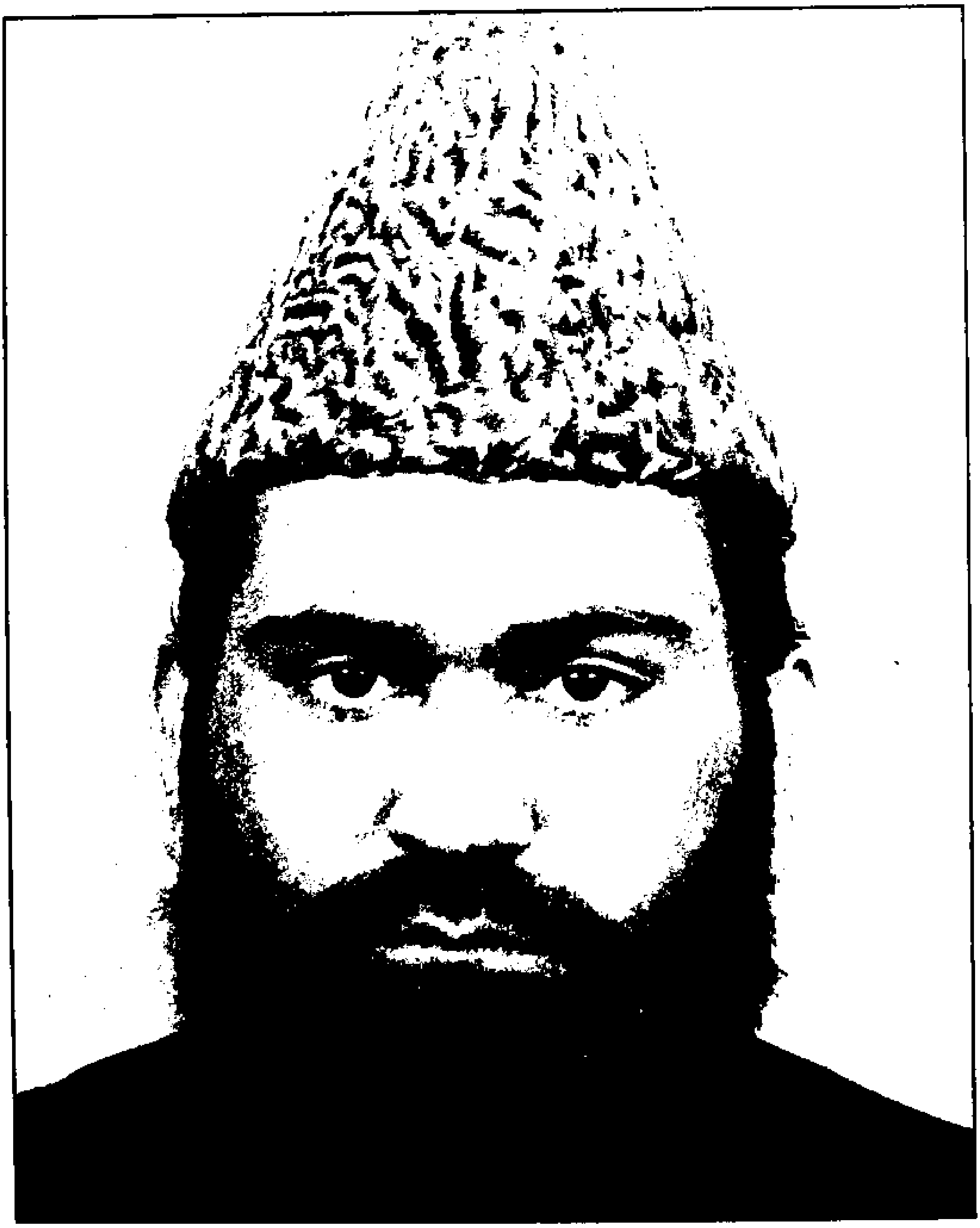

مولانا حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب 1986ء سے برطانیہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں وہ ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف دینی مدارس اور مساجد میں خدمات انجام دینے کے بعد وہ برطانیہ میں بھی کئی اداروں سے وابستہ رہے ہیں۔ وہ برمنگھم میں جامعہ انوار القرآن کے نام سے اپنا دینی ادارہ قائم کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ حافظ عبداللہ سلطانی صاحب مرکزی سنی جماعت یو کے کے سینئر نائب صدر ہیں۔ اس تنظیم کے سربراہ حضرت علامہ مفتی سعید احمد صاحب سعیدی بندیالوی ہیں۔

Marfat.com

مرکزی سنی جماعت برطانیہ کے اجلاس کے موقع پر علامہ مفتی محمد سعید احمد صاحب سعیدی بندیالوی' علامہ محمد رمضان رضا صاحب' حافظ محمد عبداللہ صاحب سلطانی اور حافظ عنایت علی صاحب

حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب 14 مئی 1958ء کو ڈیرہ غازی خان کی تحصیل جام پور کی بستی سلطان آباد میں پیدا ہوئے ان کے والد گرامی کا نام حافظ محمد بخش صاحب ہے۔ حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے ابتدائی دینی تعلیم ملتان کے دارالعلوم مظہر العلوم میں حاصل کی پھر کراچی میں دارالعلوم جامعہ نعیمیہ میں مفتی شجاعت علی قادری صاحب کی زیر نگرانی اپنی تعلیم مکمل کی۔ حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب آٹھ بھائی ہیں جن میں سے سات نے حفظ کلام پاک کی سعادت حاصل کی ہے۔ ان کے بڑے بھائی قاری بزرگ بخش صاحب نظامی جامعہ انوار باہو جام پور میں خطیب ہیں۔ دوسرے بھائی قاری اللہ بخش صاحب محمود آباد کراچی کی جامع مسجد میں 20 سال سے زائد عرصہ خطیب اور امام رہنے کے بعد اب برطانیہ پہنچ چکے ہیں اور اب وہاں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ چھوٹے بھائی حافظ غلام حیدر صاحب برمنگھم میں ڈڈلی روڈ پر مسجد ضیاء القرآن میں خطیب کے حیثیت سے دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حافظ کریم بخش' حافظ غلام سرور اور حافظ غلام اکبر صاحبان دینی خدمات کے ساتھ ساتھ گھر کی دیکھ بھال اور ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔ حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے بتایا کہ والد گرامی حافظ محمد بخش صاحب نے جو خود بھی حافظ تھے اپنے بچوں کو خود حفظ قرآن کرایا۔

حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے حفظ کلام پاک کے بعد عربی کی ابتدائی کتب مدرسہ فیض القرآن ڈیرہ غازی خان میں پڑھیں وہاں مولانا محمد بخش فیضی ان کے استاد تھے پھر انہیں ملتان میں جامعہ تعلیمات صوفیاء اور جامعہ مظہر العلوم دولت گیٹ میں مفتی غلام سرور صاحب قادری اور شیخ الحدیث مولانا محمد شریف غزوی سے اکتساب فیض کا موقع ملا۔ مفتی غلام سرور صاحب آج کل لاہور میں اور مولانا محمد شریف غزوی صاحب بھکر میں ہیں۔ جامعہ نعیمیہ کراچی میں حافظ عبداللہ سلطانی صاحب کے اساتذہ میں مولانا جمیل احمد صاحب نعیمی اور پروفیسر منیب الرحمٰن صاحب شامل تھے۔ حافظ صاحب نے دورہ حدیث کی کتابیں علامہ غلام رسول صاحب سعیدی سے پڑھیں اور درس نظامی اور تنظیم المدارس کی سند 1980ء میں جامعہ نعیمیہ کراچی سے حاصل کی۔ حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے اپنے اساتذہ علامہ مفتی سید

Marfat.com

مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب سلطانی علامہ ضیاء الاسلام صاحب ہزاروی کے ساتھ

شجاعت علی صاحب قادری اور علامہ غلام رسول صاحب سعیدی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مفتی صاحب انتہائی مشفق اور مہربان استاد تھے میں ان کی طبیعت سے بے حد متاثر ہوا وہ جب بھی انگلینڈ آتے تو میرے پاس قیام فرماتے۔ میرے دونوں بچوں سمیہ سلطانی اور محمد رضا سلطانی کے نام بھی انہوں نے ہی رکھے اسی طرح علامہ سعیدی صاحب کی علمیت اور تدریس کا انداز فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

پاکستان میں اپنی تدریسی سرگرمیوں کے حوالے سے حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے فارغ التحصیل ہونے کے دو سال دارالعلوم نعیمیہ میں پڑھایا' ایک سال جامعہ شمس العلوم نارتھ ناظم آباد میں حفظ قرآن کی تعلیم دینے کا موقع ملا۔ پھر کراچی میں ہی مصطفےٰ جامع مسجد رحیم آباد گلبرگ فیڈرل بی ایریا بلاک 17 میں خطابت کی۔ اس مسجد کا افتتاح علامہ مفتی وقار الدین صاحب نے کیا تھا۔ حافظ صاحب مسجد کی تعمیر اور تکمیل تک کئی برس وہاں خدمات انجام دیتے رہے' یہاں تک کہ وہ برطانیہ آ گئے۔

اپنے سلسلہ بیعت و طریقت کے حوالے سے حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے بتایا کہ میرا سلسلہ قادری ہے' سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ سے نسبت ہے اور میں نے حضرت حاجی نور حسین صاحب سلطانی سے بیعت کی ہے جو کافی عرصہ پہلے وفات پا چکے ہیں پھر حضرت پیر فیاض الحسن صاحب سے 1980ء میں کراچی میں تجدید بیعت کی۔

اپنی برطانیہ آمد کے حوالے سے حافظ محمد عبداللہ صاحب سلطانی نے فرمایا کہ پیر فیاض الحسن صاحب سے کراچی میں میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے برطانیہ آنے کی دعوت دی اور کہا کہ آپ ہمارے بزرگوں کے مرید ہیں آپ برطانیہ آئیں اور وہاں دینی خدمات انجام دیں' چنانچہ ان کی سپانسر شپ پر میں 1986ء میں برطانیہ آیا اور سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم سے وابستہ ہو گیا۔ تاہم پہلے ایک سال کے لئے میرا تقرر پیٹر برا کی جامع مسجد کرامول روڈ میں کیا گیا بعد میں میرے ویزے کا بندوبست لیسٹر پاکستان ایسوسی ایشن اینڈ کمیونٹی سنٹر کے صدر سردار یعقوب خان صاحب نے کیا۔ ان سے پہلے ارشد حسین بٹ مرحوم میرے یہاں آنے کا سبب بنے اور میں نے مسجد گلزار مدینہ میں دو سال تک بچوں کو دینی تعلیم دی' جس کے بعد

Marfat.com

حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب سنی کانفرنس کے دوران علامہ قاری محمد انور قمر صاحب اور عربی شیوخ کے ساتھ

جامع مسجد انوار العلوم برمنگھم میں آٹھ سال تک امامت کے فرائض انجام دیے۔ اس مسجد کے سرپرست حاجی لہراسب خان تھے جب انہوں نے استعفیٰ دیا تو نئی انتظامیہ نے مجھ سے بھی استعفیٰ مانگ لیا۔ چنانچہ 93-1992ء میں برادری ازم کا شکار ہونے کے بعد میں دو سال تک ٹلفورڈ کی مسجد میں خطابت کرتا رہا بلکہ وہاں مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں بھی بھرپور کوششیں کیں لیکن چونکہ وہ علاقہ مجھے دور پڑتا تھا اس لئے میں لینگلے کے قریب بلیک ہیتھ میں مسجد غوثیہ سے بطور خطیب وابستہ ہو گیا اور 2000ء کے ابتدائی چند ماہ تک وہاں خدمات انجام دیتا رہا۔ مسجد غوثیہ کی انتظامیہ ایک ٹرسٹ کے تحت ہے جس کے چیئرمین جناب محمد امین اور خزانچی محمد رفیق صاحب ہیں۔

حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے فرمایا کہ وہ جلد ہی اپنا دینی تدریسی ادارہ قائم کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں جس کا نام دارالعلوم انوار القرآن ہو گا۔ اپنی دینی و تحریکی سرگرمیوں کے حوالے سے حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے فرمایا کہ میں جماعت اہلسنت کا رکن ہوں اور اس حیثیت سے جو بھی خدمات میرے ذمہ ہوتی ہیں وہ پوری کرتا ہوں اس کے علاوہ میں مرکزی سنی جماعت کا بھی سینئر نائب صدر ہوں جس کے سربراہ علامہ مفتی سعید احمد سعیدی صاحب بندیالوی ہیں۔ ہم نے گزشتہ سال مرزا طاہر احمد کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا جس میں مفتی سعید احمد صاحب بندیالوی، مولانا محمد رمضان رضا صاحب، مفتی محمد اسلم صاحب بندیالوی اور یہ خاکسار شامل تھے لیکن ہمارے مسلسل چیلنج کے باوجود دوسری طرف سے حسب معمول کوئی جواب نہیں آیا۔ مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب سلطانی نے بتایا کہ وہ بستی سلطان آباد ضلع ڈیرہ غازی خان میں اپنے مدرسہ دارالعلوم انوار باہو اور جامع مسجد سلطانیہ کی سرپرستی اور خدمت کرتے ہیں۔ ان کے بڑے بھائی قاری بزرگ بخش نظامی صاحب وہاں خطیب ہیں۔

Marfat.com

برطانیہ میں مسلمان بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے ضمن میں درپیش مشکلات اور علمائے اہلسنت کی دینی و سماجی خدمات کے حوالے سے حافظ محمد عبداللہ صاحب سلطانی نے فرمایا کہ برطانیہ میں سماجی اور تعلیمی ماحول ایسا ہے کہ بچے سارا دن انگلش سکولوں اور مغربی ماحول میں رہتے ہیں اس لئے ہم تین گھنٹے بھی مسجد میں پڑھائیں تو خاطر خواہ اثر نہیں ہوتا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کئی بچوں کو پندرہ پندرہ پارے حفظ کرائے، دینی معلومات سکھائیں لیکن جن بچوں کے والدین مسجد میں نہیں آتے اور جن کا گھریلو ماحول مذہبی نہیں ہے وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ دوسری طرف جن گھروں کا ماحول ٹھیک ہے اور والدین بھی مساجد و مدارس سے رابطہ رکھتے ہیں ان بچوں کی صورتحال حوصلہ افزا ہے۔ جہاں تک علماء کا تعلق ہے وہ اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے کہا کہ کسی حد تک انگلش کا مسئلہ ہے لیکن یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے کیونکہ بچے گھروں میں جو زبان بولتے ہیں وہ اس میں بات سمجھ بھی لیتے ہیں اور عربی اور قرآن پڑھنے میں انہیں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ برطانیہ میں پہلے کی نسبت والدین اور بچوں میں دین کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے تاہم اس خطے میں مسلمانوں کا مستقبل محفوظ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کو انگلش میں ہی پڑھایا جائے اور پھر یہ بچے جب عالم دین بن کر خدمات انجام دیں گے تو نتائج بہت بہتر برآمد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ آزاد مغربی ماحول کی وجہ سے مسلمان خاندانوں کو کچھ مسائل درپیش ہوتے ہیں لیکن والدین کی کوشش ہے کہ ان کے بچے دینی تعلیم حاصل کریں۔ اکثر علاقوں میں کئی کئی مساجد موجود ہیں جہاں دینی تعلیم و تربیت کے لئے انتظامات ہیں۔ علماء و مشائخ کی یہ کوشش ہے کہ لوگ دین کے قریب آئیں۔ اس سلسلے میں سنجیدہ افراد کے تعاون سے ایسے دینی پروگرام بھی منعقد کئے جاتے ہیں جن سے لوگ اسلام اور اس کی تعلیمات سے واقف ہوں اور انہیں عمل کی ترغیب ملے۔

برطانیہ کی کچھ مساجد میں بعض اوقات رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے فرمایا کہ بعض اوقات کم تعلیم یافتہ افراد مساجد کی انتظامی کمیٹیوں میں آ جاتے ہیں جو دینی معاملات سے بھی بہت زیادہ واقف نہیں ہوتے اور وہیں سے گڑبڑ شروع ہو جاتی ہے۔ جن مسجدوں میں سنجیدہ اور تعلیم یافتہ افراد ہیں وہاں ایسی صورتحال پیدا نہیں ہوتی، اس صورت حال میں برادری ازم کا بھی بڑا کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوسری طرف یہ بھی ہوتا ہے کہ علماء کرام جب شروع میں تشریف لاتے ہیں تو انہیں ویزے اور مستقل قیام کے مسائل درپیش ہوتے ہیں تو وہ کمیٹی کی ہر جائز و ناجائز بات مانتے ہیں پھر جب ویزا پکا ہو جاتا ہے تو ان کا طرز عمل مختلف ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اپنے تجربات کے حوالے سے انہوں نے فرمایا کہ ایک مسجد کمیٹی کے صدر نماز کے ٹائم ٹیبل پر قرآنی آیت لکھوا رہے تھے، میں نے بے حرمتی کے امکان کے پیش نظر انہیں منع کیا جس پر انہوں نے کہا کہ یہ آپ کا نہیں کمیٹی کا مسئلہ ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کمیٹی کا نہیں دین کا معاملہ ہے۔ آخر کار مجھے استعفیٰ دینا پڑا، تو اس طرح کے واقعات بھی ہوتے ہیں۔ حافظ محمد عبداللہ صاحب سلطانی نے فرمایا کہ اصلاح احوال کی ایک ہی

Marfat.com

(اوپر) حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب مفتی عبدالرسول منصور صاحب (اور نیچے) علامہ حافظ محمد فاروق چشتی صاحب اور ان کے صاحبزادے مبشر فاروق چشتی کے ساتھ

صورت ہے کہ علماء دین کو تعلیمی و تدریسی سرگرمیوں میں مکمل طور پر بااختیار بنایا جائے۔ ہوتا یہ ہے کہ کسی ایک گروپ کے ساتھ آپ بہت محنت کر رہے ہوتے ہیں کہ اچانک آپ کی کلاس تبدیل کردی جاتی ہے جس سے ان طلباء کا بھی نقصان ہوتا ہے اور استاد کو بھی نئے سرے سے پروگرام بنانا پڑتا ہے۔ اگر ایسے لوگ تعلیمی معاملات کا فیصلہ کریں گے یا امتحانات لیں گے جنہوں نے خود قاعدہ بھی نہیں پڑھا تو کیا نتیجہ نکلے گا۔ ہونا یہ چاہئے کہ مساجد کے انتظامی معاملات میں امام دخل نہ دے اور دینی و تدریسی معاملات میں کمیٹی اور انتظامیہ مداخلت نہ کرے۔

رویت ہلال کے سلسلے میں اختلاف رائے اور عیدین جیسے مواقع پر پیش آنے والی صورتحال کے حوالے سے حافظ محمد عبداللہ سلطانی صاحب نے فرمایا کہ جہاں تک رمضان اور عیدین کے سلسلے میں رویت ہلال کا سوال ہے تو یہ ہمارے بزرگ علماء کرام کا معاملہ ہے اور وہ اس پر اپنا نقطہ نظر واضح کر چکے ہیں اور ہم ان کے پیچھے چل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاند کا خود مشاہدہ نہیں کر پاتے اس لئے قریبی مسلم ممالک سے شہادت لے کر اور معلومات حاصل کر کے عید کرتے ہیں۔ برمنگھم میں علماء اہلسنت کی اکثریت اور دوسرے مسالک کے لوگ ایک ساتھ نماز عید پڑھتے ہیں' برمنگھم سے باہر ایک آدھ دن آگے پیچھے ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد عالم سیالوی

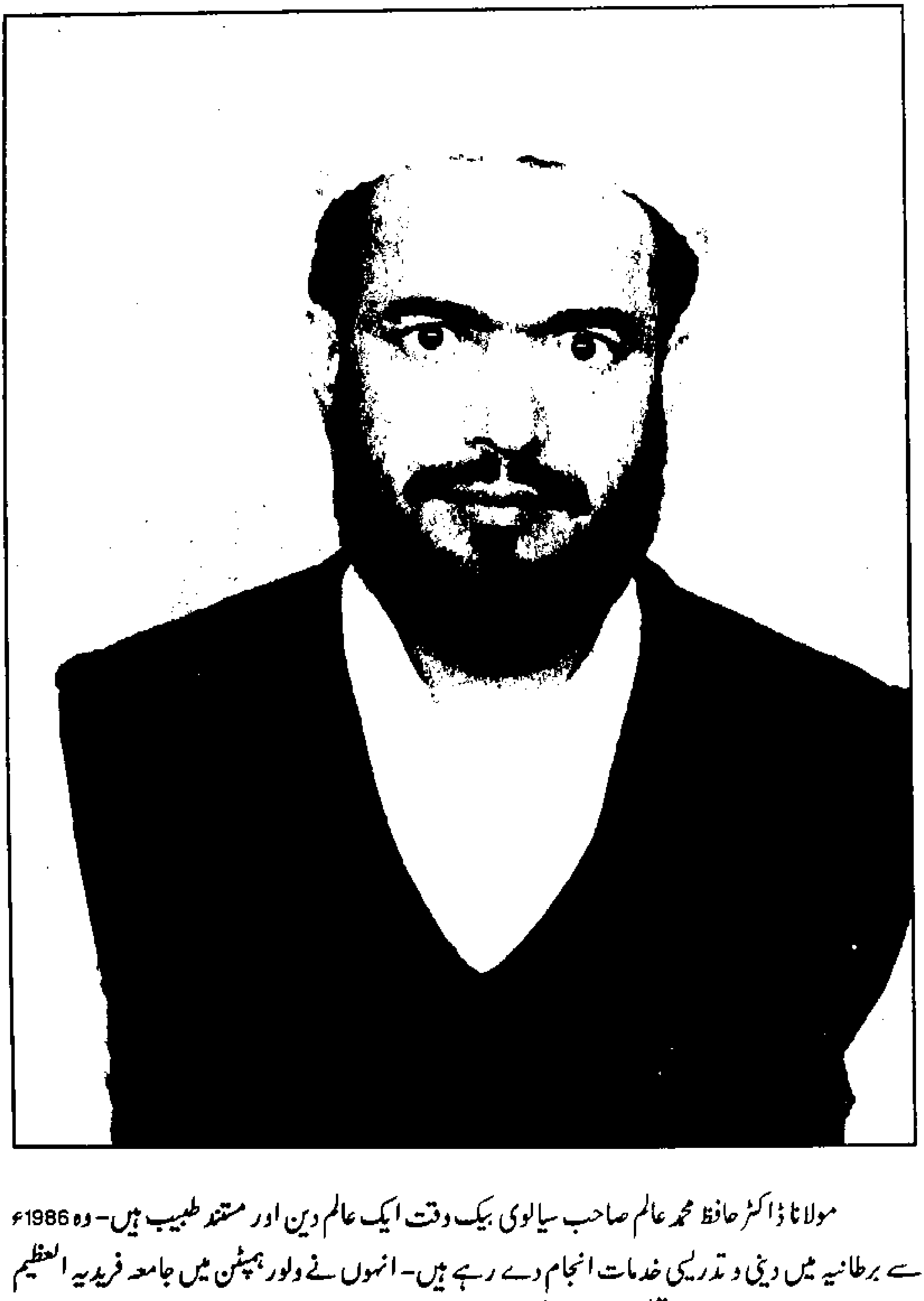

مولانا ڈاکٹر حافظ محمد عالم صاحب سیالوی بیک وقت ایک عالم دین اور مستند طبیب ہیں۔ وہ 1986ء سے برطانیہ میں دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ولور ہمپٹن میں جامعہ فریدیہ العظیم ٹرسٹ کے نام سے ایک دینی تعلیمی ادارہ قائم کیا ہے۔ وہ مرکزی جماعت اہلسنت یو کے سے بھی منسلک ہیں اور انہوں نے سیال شریف سے بیعت کی ہے۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد عالم صاحب سیالوی 11 مئی 1955ء کو ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال کے گاؤں بھک لڑکا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام محمد عظیم صاحب تھا' وہ حکیم اور عالم دین بھی تھے لیکن حکمت اور زمینداری کی مصروفیات کے باوجود وہ ایک انتہائی مذہبی اور دیندار شخصیت تھے' اکثر لوگ انہیں حاجی صاحب یا حکیم صاحب پکارتے تھے۔ وہ تہجد کے پابند تھے اور مسجد کی خدمت کو سعادت سمجھتے تھے' ان کا کہنا تھا کہ جب بھی کوئی پریشانی یا مشکل درپیش ہو تو مسجد کی صفائی اور خدمت کرنی چاہیے' پریشانی دور اور مسئلہ حل ہو جائے گا۔ وہ مؤذن کی عدم موجودگی میں گاؤں کی مسجد میں اذان دیتے اور امام صاحب کی غیر حاضری میں امامت بھی کراتے۔ انہوں نے 1960ء میں پہلا حج سمندری راستے سے کیا' انہوں نے تین حج کئے اور 1996ء میں رحلت فرمائی۔ وہ اپنے صاحبزادے کو حافظ قرآن بنانے کے بے حد خواہش مند تھے۔

مولانا حافظ محمد عالم صاحب سیالوی نے پانچویں جماعت تک تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور اس کے بعد وہ تحصیل بھلوال سے چھ سات میل کے فاصلے پر ایک گاؤں کوڑے کوٹ چلے گئے۔ 1972ء میں انہوں نے حافظ خان محمد صاحبؒ کے صاحبزادے حافظ محمد یعقوب صاحب کے پاس حفظ قرآن مکمل کرنے کے ساتھ ابتدائی دینی تعلیم بھی حاصل کی جس کے بعد انہوں نے اپنے ایک دوست حافظ محمد ایاز کی وساطت سے لاہور میں جامعہ نقشبندیہ پکی ٹھٹی میں داخلہ لیا۔ دو سال بعد وہ جامعہ غوث العلوم سمن آباد لاہور آ گئے اور ساتھ ہی طبیہ کالج میں داخلہ لیا۔ انہوں نے 1988ء میں طبیہ کالج سے حکمت کی سند حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ جامعہ غوث العلوم سے درس نظامی کی تکمیل کی اور مولانا محمد شمس الزماں قادری صاحب کے مدرسہ میں فیصل آباد کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول صاحب نے ان کی دستار بندی کی۔ اس تقریب میں سابق وزیر اعظم اور اس وقت پنجاب کے وزیر خزانہ میاں محمد نواز شریف بھی موجود تھے۔ جامعہ غوث العلوم سمن آباد سے درس نظامی کی تکمیل کے بعد حافظ محمد عالم صاحب نے شاہدرہ ٹاؤن لاہور کی جامع مسجد گلزار مدینہ میں چار سال تک امامت اور خطابت کے فرائض انجام دیے۔

Marfat.com

پہلی تصویر میں مولانا حافظ محمد عالم صاحب سیالوی اور ان کے بچے محمد عبداللہ ' محمد عبدالرحمٰن ' محمد عبدالرحیم ' ایمن حمیرا اور امام حبیبہ درس و تدریس کے دوران (تصویر 2 اور 3) جامعہ فریدیہ ولور ہمپٹن کے چند دیگر زیر تعلیم بچے اور بچیاں (تصویر 4) جامعہ فریدیہ کے طالب علم گیارہویں شریف کے موقع پر لنگر کے دوران

Marfat.com

(اوپر) حافظ محمد عالم صاحب سیالوی مدینہ شریف میں مسجد نبوی کے قریب علامہ سید منظور احمد شاہ صاحب کے ساتھ
(نیچے) حافظ محمد عالم صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بدر شریف کے مقام پر جہاں شہدائے بدر کے مزارات ہیں

اپنے اساتذہ کے بارے میں مولانا حافظ محمد عالم صاحب نے فرمایا کہ "جامعہ غوث العلوم کے صدر مدرس مولانا شمس الزمان قادری صاحب تھے' میں نے دورہ حدیث انہی سے کیا تھا' میں نے تجوید بھی جامعہ غوث العلوم میں قاری محمد قمر صاحب سے پڑھی وہ آپ کے بھائی تھے اور پہلے پاکستان ٹیلی وژن اور ریڈیو پاکستان سے بھی ان کی قراءت نشر ہوتی تھی' آج کل وہ مڈل ایسٹ میں ہیں۔ اسی ادارے میں مولانا غلام رسول صاحب بڑے مہربان استاد تھے' ان کے علاوہ وہیں میرے ایک استاد مولانا محمد احمد یار صاحب بھی تھے۔ حافظ محمد عالم صاحب نے فرمایا کہ جب میں جامعہ غوث العلوم میں تجوید کی تعلیم حاصل کر رہا تھا تو مولانا شمس الزماں صاحب قادری کبھی کبھار کسی مسجد میں نماز جمعہ کی امامت کے لئے بھیج دیتے تھے تاہم فارغ التحصیل ہونے کے بعد میں نے دو سال تک مین بازار مزنگ لاہور کی مسجد میں خطابت اور امامت کے فرائض انجام دئے اس کے بعد میں شاہدرہ آگیا اور وہاں میں نے مسلم پارک کی مسجد میں خطابت اور امامت کے فرائض انجام دئے۔ پاکستان میں میں نے سرگودھا میں بھی دینی خدمات انجام دیں"۔

Marfat.com

(1) حافظ محمد عالم صاحب سیالوی کے والد گرامی مولانا محمد عظیم صاحب (2) حافظ محمد عالم صاحب کے استاد حضرت مولانا محمد شمس الزماں قادریؒ (3) حافظ خان محمد صاحبؒ اور ان کے صاحبزادے محمد یعقوب صاحب

حافظ محمد عالم صاحب نے بتایا کہ اسی دوران وہ صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن صاحب کے بھانجے اور بھتیجوں کو بھی تعلیم دیتے رہے لیکن انہوں نے کبھی بھی ان بچوں سے دینی تعلیم کے سلسلے میں کوئی فیس نہیں لی۔ اس ضمن میں حافظ محمد عالم صاحب نے فرمایا کہ "میں سیال شریف میں حضرت خواجہ حافظ قمرالدین سیالویؒ کا مرید ہوں اور ایک دفعہ میں عرس کے موقع پر گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو لوگ جھنگ یا دور دراز علاقوں سے سیال شریف کو سلام کرنے کے لئے آتے ہیں اگر وہ موسم کی خرابی یا وسائل نہ ہونے کی وجہ سے یہاں نہ پہنچ سکیں اور وہ حضرت سلطان باہوؒ کو سلام کر لیں تو سمجھ لیں کہ سیال شریف کو سلام کر لیا' چنانچہ جب ان کے صاحبزادگان نے مجھے گھر آ کر بچوں کو پڑھانے کے لئے کہا تو میں انکار نہ کر سکا۔ اگرچہ میں گھر جا کر پڑھانے کا قائل نہیں ہوں کیونکہ میرے استاد مولانا شمس الزماں صاحب فرماتے تھے کہ کبھی کسی کے گھر جا کر دینی تعلیم نہ دینا کیونکہ جسے دین کی طلب ہو گی وہ خود چل کر آئے گا' کنواں کبھی پیاسے کے پاس نہیں جاتا۔ اس کے باوجود میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ میرے مرشد نے یہ کہا تھا کہ جو سلطان باہوؒ صاحب یا ان کی اولاد کی خدمت کرے گا تو گویا وہ سیال شریف سے برکات حاصل کر رہا ہے اس لئے میں نے مرشد کا حکم سمجھ کر پیر فیاض الحسن صاحب کے بچوں کو پڑھایا' چنانچہ جب بچوں نے کلام پاک ختم کیا تو انہوں نے کہا کہ بتائیں ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں کیونکہ آپ نے فیس بھی نہیں لی۔ میری ڈاکٹر امتیاز الحسن صاحب (جو حضرت سلطان العارفین کی اولاد میں سے ہیں) سے ملاقات ہوئی' انہوں نے مجھے انگلینڈ آنے کی دعوت دی۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں حج کی خواہش ہے جس پر ڈاکٹر امتیاز الحسن صاحب نے فرمایا کہ آپ برطانیہ کے راستے حج پر جا سکتے ہیں ہم آپ کا خرچ برداشت کریں گے۔ چنانچہ میں 6 جولائی 1986ء کو حج پر جانے کے لئے انگلینڈ پہنچا تو ائرپورٹ پر امیگریشن والوں نے طویل سوال جواب شروع کر دئے ان کا خیال تھا کہ میں برطانیہ قیام کرنے کے لئے آیا ہوں لیکن جب ان سے تفصیلی گفتگو ہوئی تو انہوں نے ازراہ مہربانی مجھے ایک سال کا ویزا دیدیا اور کہا کہ آپ یہاں سلطان باہو ٹرسٹ میں بچوں کو تعلیم دے سکتے ہیں۔ جب مجھے برطانیہ میں ایک سال قیام کی اجازت مل گئی تو پیر فیاض الحسن

Marfat.com

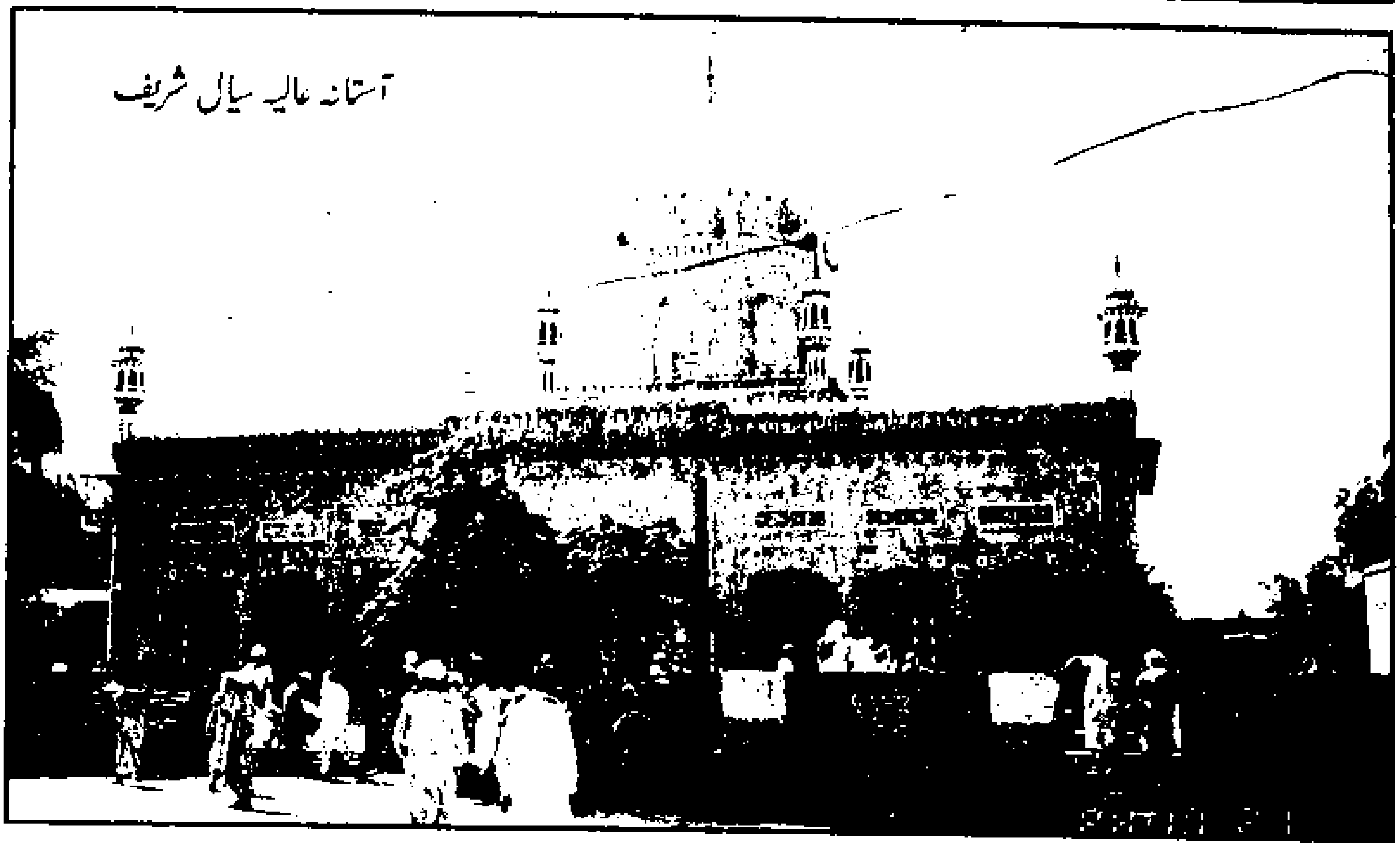

آستانہ عالیہ سیال شریف

صاحب نے کہا کہ ہمارے بھائی نے آپ سے حج کا وعدہ کیا ہے' ہم اس وعدے پر قائم ہیں لیکن آپ کو یہاں ایک سال کا ویزہ مل گیا ہے' لوگ یہاں آنے اور رہنے کے لئے کوششیں کرتے ہیں' بہتر ہے کہ آپ حج کے لئے اگلے سال چلے جائیں اور ایک سال یہاں قیام کریں۔ چنانچہ میں برطانیہ میں رک گیا اگلے سال حج کے لئے اپلائی کیا تو امیگریشن والوں نے ایک سال تک پاسپورٹ اپنے پاس رکھا اور جب پاسپورٹ واپس کیا تو اس پر تین سال کی مہر لگا کر دی۔ اس طرح 1988ء میں' میں نے پہلا حج کیا اور یہ حج بھی سڑک کے راستے کیا' میں بلجیم سے ہوتا ہوا عراق گیا' کربلائے معلی گیا۔ حضرت علیؓ' شہداء کربلاؓ اور حضرت غوث اعظمؒ کے مزارات پر حاضری دی اور دوسری زیارات کرتے ہوئے روضہ الرسولؐ پر حاضری دی اور حج کی سعادت حاصل کی۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے چار حج اور 21 عمرے کرنے کی سعادت نصیب فرمائی ہے"۔

مولانا حافظ محمد عالم صاحب نے فرمایا کہ "حج سے واپس آنے کے بعد پیر صاحب نے مجھے وارنگٹن میں جامع مسجد غوثیہ میں امامت و خطابت کے لئے بھیجا پھر کچھ عرصہ بعد مدرسہ اسلامیہ نوٹنگھم میں مقرر کیا جہاں میں نے پانچ سال تک امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دئے تاہم میرے دل میں یہ خواہش موجود تھی کہ میں اپنا ایک دینی ادارہ قائم کروں جہاں سکون سے دین کی خدمت اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رہ سکے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری یہ خواہش پوری کی۔ مکتبہ فریدیہ ساہیوال کے بانی و مہتمم اعلیٰ جناب سید منظور احمد شاہ صاحب ایک بار برطانیہ آئے تو میں نے انہیں اپنے گھر آنے کی دعوت دی جہاں اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کیا جس پر انہوں نے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور ادارہ عنایت کرے گا لیکن آپ اس کا نام جامعہ فریدیہ رکھیں کیونکہ برطانیہ میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے نام سے منسوب کوئی ادارہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر حافظ محمد عالم صاحب نے بتایا کہ جناب منظور احمد شاہ صاحب چشتیہ سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں' حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ تک یہ ایک ہی سلسلہ ہے پھر یہ

Marfat.com

حضور پیر شاہ جہاں ' حضور پیر پٹھان اور خواجہ تونسوی کے مرید ہیں ' میں نے ان سے پیر کرم شاہ صاحب کی باتیں سنیں تو میرے دل میں ان کی محبت اور عقیدت میں اضافہ ہوگیا چونکہ یہ میرے شیخ کے مرید بھی ہیں اور میرے پیر بھائی بھی اس لئے مجھے شاہ صاحب سے بڑی محبت اور پیار ہے"۔

مولانا حافظ محمد عالم صاحب نے فرمایا کہ "ایک دوست مولانا محمد رمضان صاحب فریدی کی وساطت سے میری حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی پھر ان ہی کی دعا اور برکت سے جامعہ فریدیہ خرید اگیا اور اس سلسلے میں سلطان فیاض الحسن صاحب قادری نے بھی بہت تعاون فرمایا۔ میں نے اپنے ادارے کا نام شاہ صاحب کے ارشاد کے مطابق جامعہ فریدیہ رکھا ہے جبکہ ٹرسٹ کا نام العظیم ٹرسٹ ہے۔ میں نے اسے اپنے والد گرامی جناب محمد عظیم صاحب کے نام سے منسوب کیا ہے۔ میں اس کا مینجنگ ٹرسٹی بھی ہوں۔ دوسرے ٹرسٹیز میں میری اہلیہ ایک اور مہربان نیاز الحسن صاحب اور منظور احمد شاہ صاحب شامل ہیں"۔

اپنی دینی سرگرمیوں اور عزائم کے حوالے سے حافظ محمد عالم صاحب نے فرمایا کہ "میرا مرکزی جماعت اہلسنت سے بھی گہرا تعلق ہے اس کے علاوہ کراچی میں مولانا محمد شفیع حاجی صاحب نے جو سلطان باہو ٹرسٹ میں رہتے ہیں ' عالمی اتحاد العلماء کے نام سے ایک ٹرسٹ بنایا تھا میں اس کا بھی ٹرسٹی ہوں لیکن میں بنیادی طور پر عہدوں سے نہیں بلکہ دین کی خدمت سے دلچسپی رکھتا ہوں۔ میں نے نوٹنگھم میں پانچ سال تک ایک ہی ادارہ میں خدمات انجام دیں اور ایک سال رمضان المبارک میں قرآن کریم سنایا۔ علاوہ ازیں سلطان باہو ٹرسٹ ' ولور ہیمپٹن کی جامع مسجد بلال میں ایک سال اور ڈربی کے اسلامک سنٹر میں دو سال رمضان میں کلام پاک سنایا ہے"۔

مولانا ڈاکٹر حافظ محمد عالم صاحب نے فرمایا کہ "میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ انسان کو حتیٰ الامکان یہ کوشش کرنا چاہئے کہ وہ فی سبیل اللہ دینی خدمات انجام دے۔ میں نے اس خیال کے پیش نظر لاہور میں دینی تعلیم کے سلسلہ کے ساتھ ساتھ حکمت کی تعلیم بھی حاصل کی اور جب میں یہاں حج کرنے کے بعد دوبارہ مستقل طور پر انگلینڈ آیا تو میں نے برمنگھم میں اپنے ایک دوست ڈاکٹر امتیاز شاہ صاحب سے ملاقات کی جو حضرت پیر سید نصیر الدین شاہ صاحب آف گولڑہ شریف کے مرید ہیں۔ ان کی وساطت سے میں نے ہومیو پیتھک کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ' اب میں دینی خدمات کے ساتھ ساتھ لوگوں کو علاج و معالجہ کی خدمات بھی انجام دیتا ہوں۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ دینی حوالے سے جتنی بھی خدمت ہو سکتی ہے ' وہ میں انجام دوں۔ جب میں نوٹنگھم میں تھا تو لوگوں نے مجھے نماز جنازہ پڑھانے کے پیسے دینے چاہے لیکن میں نے انکار کر دیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ .... صاحب تو لیتے ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے ' لیکن میں نہیں لیتا"۔ حافظ محمد عالم صاحب نے آخر میں فرمایا کہ "میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے جامعہ فریدیہ العظیم ٹرسٹ کے ذریعے سے ایک ایسا موقع فراہم کیا ہے کہ میں اپنی آرزوؤں کے مطابق یہاں بیٹھ کر پر سکون طور پر اسلام ' قرآن اور عوام اہلسنت کی خدمات انجام دے سکتا ہوں"۔

Marfat.com

مولانا حافظ قاری عبدالقیوم نقشبندی

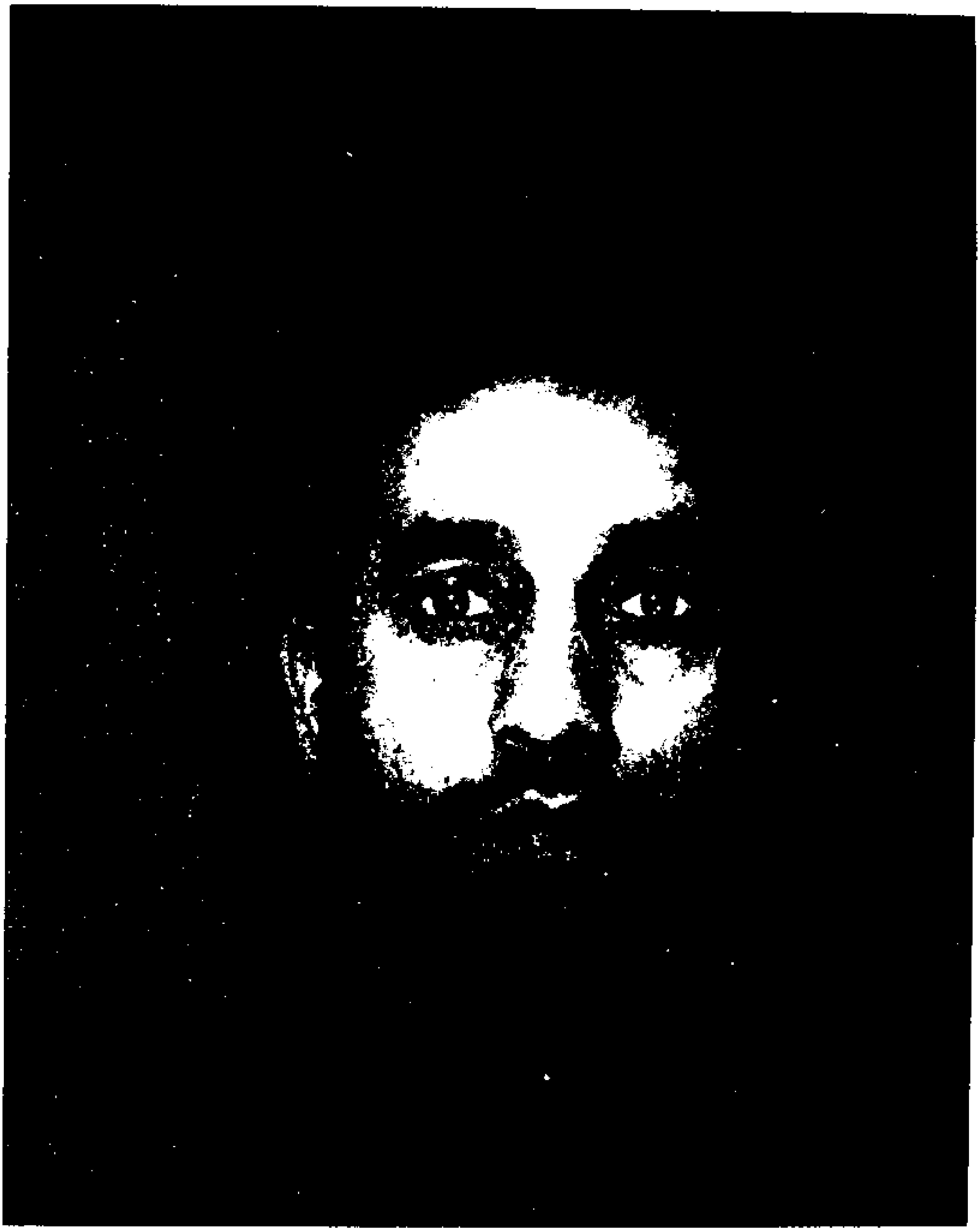

مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی ایک مذہبی اور دینی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ 1981ء سے برطانیہ میں مختلف مساجد اور اداروں میں دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مولانا صاحب برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں واضح نقطہ نظر رکھتے اور اس سلسلے میں انفرادی اور اجتماعی کوششیں کرتے رہے ہیں' انہوں نے پاکستان میں تحریک ختم نبوت میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا تھا۔

Marfat.com

مولانا قاری عبدالقیوم صاحب 1985ء میں لندن میں عید میلاد النبیؐ کے پہلے مرکزی جلوس سے خطاب فرما رہے ہیں

مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی 1947ء میں بھارت کے شہر جالندھر میں پیدا ہوئے' ان کے والد گرامی کا نام حافظ محمد سعید صاحب ہے' ان کا خاندان آبائی طور پر آزاد کشمیر کے ضلع میرپور سے متعلق ہے- قیام پاکستان کے بعد ان کے والد گرامی جہلم آگئے اور وہیں ساری زندگی حفظ و قراءت کی تعلیم دینے میں گزار دی- مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نے فرمایا کہ "میرے والد جس مدرسہ یعنی مرکزی دارالعلوم اہلسنت والجماعت سے وابستہ تھے' اس میں مفتی اعجاز ولی خان صاحب شیخ الحدیث تھے' ان کے علاوہ مفتی غلام محمود صاحب بھی اس ادارے سے وابستہ رہے- ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی' ان کے چھوٹے بھائی رفعت محمود صاحب قاسمی' پیر اولیاء بادشاہ صاحب کے صاحبزادے فاروق احمد صاحب اور خواجہ صوفی اسلم صاحب نے بھی جہلم کے اسی دارالعلوم میں میرے والد صاحب سے تعلیم حاصل کی- آزاد کشمیر کے اور بھی کئی نامور حضرات نے ان سے تعلیم حاصل کی جو آج سکولوں اور مدارس میں دینی تعلیم دے رہے ہیں- میرے ماموں بھی ضلع میرپور کے گاؤں پنڈی میں خطیب ہیں اور سیاسی طور پر مسلم کانفرنس کے رکن ہیں"-

مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی نے جہلم کے مقامی سکول میں مڈل تک تعلیم حاصل کی اور اپنے والد صاحب سے جنہیں اس شعبہ میں دسترس حاصل تھی حفظ کلام پاک کا آغاز کیا- 1961ء میں وہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور آگئے اور وہاں درس نظامی کا بھی آغاز کیا- جامعہ نعیمیہ میں ان کے اساتذہ میں مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی' استاذالقراء قاری غلام رسول صاحب اور علامہ غلام رسول

Marfat.com

لاہور میں عالمی قراءات کانفرنس کے موقع پر قراء کرام کی لاہور سٹیشن آمد۔ درمیان میں مصر کے عالمی شہرت یافتہ قاری عبدالباسط عبدالصمد صاحب' پیچھے ان کے دائیں جانب زینت القراء قاری غلام رسول صاحب (بائیں جانب) مولانا قاری زاہر القاسمی صاحب مرحوم اور قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی

سعیدی صاحب شامل تھے۔ انہوں نے سات سال جامعہ نعیمیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آخری تین سال جامعہ عربیہ محمدیہ لالہ موسیٰ میں دینی تعلیم کے حصول میں صرف کئے اور تنظیم المدرس کی سند لالہ موسیٰ سے جبکہ قراءت کی سند لاہور میں قاری غلام رسول صاحب سے حاصل کی۔ حصول علم کا یہ سلسلہ 1975ء میں مکمل ہوا۔ درس نظامی میں مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی کے ساتھیوں میں مولانا عبدالقادر صاحب اور مولانا انور صاحب شامل ہیں۔ قاری عبدالرسول صاحب حقانی' قاری حفیظ الرحمٰن صاحب اور قاری طفیل صاحب بھی ان کے ساتھیوں میں شامل ہیں جبکہ قاری محمد یونس صاحب ان سے پہلے فارغ ہو چکے تھے۔

مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی نے حضرت قاضی محمد صادق صاحب چپچوی سے بیعت کی تھی جنہوں نے ملک میں 80 سے زائد دینی ادارے اور مساجد قائم کی ہیں۔ اپنے پیرو مرشد کا ذکر کرتے ہوئے مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ حضرت قاضی محمد صادق صاحب چپچوی کا دین کی خدمت کرنے کا اپنا رنگ ہے انہوں نے جس ادارے پر ہاتھ رکھا اس نے غیر معمولی ترقی کی۔ وہ جب کہیں تبلیغی دورے پر جاتے تو کسی کے گھر قیام نہیں کرتے بلکہ اپنی مسجد ہی کے ایک کمرہ میں مقیم ہوتے۔ ان کے اداروں کے مدرسین اپنے اپنے شعبوں میں کمال فن رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ ان کی سرپرستی میں قائم ہونے والا جہلم کا دارالعلوم اہلسنّت اسلامی یونیورسٹی کی حیثیت حاصل کرے گا۔

پاکستان میں دینی و تدریسی خدمات کے حوالے سے مولانا حافظ عبدالقیوم صاحب نے فرمایا کہ "میں نے لاہور میں دوران تعلیم ہی جامع مسجد نور سلطان پورہ میں امامت وخطابت کا سلسلہ شروع کردیا تھا۔ پھر والد صاحب کے ضعیف ہونے کی وجہ سے جہلم میں لوگوں نے ان سے کہا کہ وہ مجھے واپس بلائیں

Marfat.com

چنانچہ میں مرکزی دارلعلوم اہلسنّت جہلم واپس آیا اور وہاں پڑھانا شروع کردیا۔ اس ادارے میں والد گرامی کا شعبہ حفظ و قراءت سے متعلق تھا۔ یہاں دوسرے اساتذہ میں مفتی گل رحمٰن قادری صاحب اور مولانا محمد ایوب ہزاروی صاحب شامل تھے جبکہ شیخ الحدیث علامہ غلام محمود صاحب تھے۔ میں نے ان سے درس و تدریس کا ہنر سیکھا تھا۔ جہلم میں حکومت کی طرف سے قراءت سکھانے کے سلسلے میں کھولے جانے والے ایک ایجوکیشن سنٹر سے بھی کچھ عرصہ میری وابستگی رہی۔ محکمہ اوقاف آزاد کشمیر نے پیرے شاہ غازی دمڑی والی سرکار کے قریب ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کی تھی وہاں میں نے ساڑھے پانچ سال شعبہ قراءت میں خدمات انجام دیں' مجھے یہ خصوصی اجازت حاصل تھی کہ میں اپنی کلاس لینے کے بعد جاسکتا تھا چنانچہ میں علامہ مفتی عبدالحکیم صاحب کی مرکزی جامع مسجد میں بھی دو گھنٹے دیتا تھا۔ مفتی عبدالحکیم صاحب درویش سیرت انسان اور ایک عظیم روحانی شخصیت تھے۔ ان کے والد بھی بڑے بزرگ عالم اور صوفی تھے' ان کا مزار چکسواری میں ہے۔ علاوہ ازیں میں نے سرائے عالمگیر میں جامع مسجد حنفیہ میں بھی پانچ سال خدمات انجام دیں جس کے بعد میں محکمہ اوقاف سے وابستہ ہوگیا"۔

برطانیہ آنے کے بارے میں مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ "1981ء میں پہلی بار برطانیہ آیا اور وہ اس طرح کہ میرے دوست علامہ قاری محمد طاہر آزاد صاحب نے یہاں برمنگھم سے مجھے دعوت دی کہ ہم رمضان میں آپ سے قرآن پاک سننا چاہتے ہیں چنانچہ میں کچھ دن کی چھٹی لے کر آیا اور یہاں تراویح پڑھائیں۔ یہاں مسجد میں خطیب کی بھی ضرورت تھی اس لئے مجھے رکنے کے لئے کہا گیا لیکن میں نے کہا کہ میں چھٹی لے کر آیا ہوں اور واپس جاؤں گا چنانچہ میں نے واپس جاکر دوبارہ محکمہ اوقاف کے ساتھ کام شروع کردیا۔ اسی دوران برطانیہ کے لئے دوبارہ کاغذات بھیج دیے گئے اور 1983ء میں برطانیہ آگیا"۔

برطانیہ میں اپنی دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نے فرمایا کہ "میں پندرہ سال جامع مسجد اینڈ مسلم کمیونٹی سنٹر ڈڈلی سے منسلک رہا اور ستمبر 1998ء میں ان سے خود اجازت لی' اس کے بعد سے کسی ادارے کے ساتھ باضابطہ وابستگی یا ذمہ داری نہیں ہے۔ نجی طور پر تدریسی سرگرمیوں اور اجتماعی پروگراموں میں شرکت کرتا ہوں"۔ مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ "جامع مسجد ڈڈلی سے میری پندرہ برس کی وابستگی کے دوران یہاں تین کمیٹیاں تبدیل ہوئیں لیکن میرے سب کے ساتھ معاملات بہت اچھے رہے' کسی کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ میں نے اپنے آپ کو پڑھنے پڑھانے میں پوری طرح مصروف رکھا اور جلسوں اور اجتماعات وغیرہ میں بھی بہت کم شرکت کی' صرف اس دوران ہائیڈپارک کے نکلنے والے میلاد کے مشترکہ جلوس اور ویمبلے میں ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ میں اب بھی جس ادارے سے وابستہ ہونا چاہوں' ہو سکتا ہوں اس لئے مجھے کبھی اپنا کوئی ادارہ قائم کرنے کا خیال نہیں آیا۔ تاہم اب میں آزادی کے ساتھ کام کرنا چاہتا ہوں۔

Marfat.com

1983ء میں اسلامی یونیورسٹی کھڑی شریف میں قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی اپنے اعزاز میں دی گئی الوداعی پارٹی سے خطاب فرمارہے ہیں۔ دائیں طرف درس نظامی کے استاد مولانا غلام محی الدین صاحب اور دائیں سے تیسرے پرنسپل مفتی عبدالقیوم صاحب و دیگر اساتذہ تشریف فرما ہیں

برطانیہ میں بعض مساجد میں رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے پس منظر اور وجوہات کے حوالے سے مولانا صاحب نے فرمایا کہ "میرے خیال میں ہر جگہ مختلف حالات ہوتے ہیں۔ پاکستان سے جو علماء آئے ہیں انہیں مجبوریوں کے پیش نظر کمیٹی کی رائے پر چلنا پڑتا ہے اور کمیٹیوں میں علاقائی اور لسانی بنیادوں پر برادریاں اور گروپ بندیاں ہوتی ہیں۔ اس برادری ازم کی وجہ سے نفرت اور جھگڑے کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ناواقفیت میں علماء ان گروپ بندیوں میں استعمال ہو جاتے ہیں اور بات بڑھ جاتی ہے بعض صورتوں میں علماء سے بھی کوتاہی یا زیادتی ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں مسائل پیدا ہوتے ہیں بہرحال کسی بھی منفی صورتحال کے اسباب ہر جگہ یکساں نہیں ہوتے"۔

برطانیہ میں مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت میں درپیش مشکلات اور اس ضمن میں علماء اور بعض اداروں کی خدمات اور کوششوں کے حوالے سے مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ تعلیم کے ضمن میں انگلش ایک اہم مسئلہ ہے کیونکہ یہاں کئی ملکوں کے لوگ آکر آباد ہوئے ہیں' انہیں انگلش کے بغیر کوئی بات سمجھانا مشکل ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ہم کسی بچے کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ یہ مغرور یا نالائق ہے جبکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ہماری بات اس کی سمجھ میں ہی نہیں آرہی ہوتی۔ بعض محکموں میں ایسی صورتحال سے نمٹنے کے لئے خصوصی کورسز کرائے جاتے ہیں کہ لوگوں کو کس طرح گائیڈ کرنا ہے لیکن دینی مدارس میں ایسا کوئی نظام یا طریقہ کار موجود نہیں ہے' خود ہی پڑھتے پڑھاتے کچھ نہ کچھ تجربہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے انگلش زبان سے عدم واقفیت اور باقاعدہ تربیتی نظام اور نصاب کی عدم موجودگی دو اہم مسائل ہیں ۔ تیسری اہم بات اساتذہ میں احساس ذمہ داری اور تدریس میں دلچسپی کی کمی ہے ' اس

Marfat.com

مولانا قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی جامعہ حنفیہ غوثیہ جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر میں طلبہ کو دینی تعلیم دے رہے ہیں

صورتحال کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ بیشتر مساجد اور مدارس میں تعلیم و تدریس کے لئے صرف دو گھنٹے دیے جاتے ہیں۔ ان دو گھنٹوں میں ایک استاد اول تو 75'70 بچوں کو کتنی توجہ اور کیا تعلیم دے سکتا ہے پھر باقی وقت میں جس ماحول اور حالات میں وہ رہتا ہے اس میں ان دو گھنٹوں کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں بچے اگر کم ہوں تو استاد ان پر زیادہ توجہ دے سکتا ہے۔ مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی نے بتایا کہ انہوں نے پانچ سال تک ایک سو دس بچوں کو پڑھایا ہے۔ ہفتہ میں ایک دن زیادہ وقت دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے کہ بچوں کو دینی تعلیم کے لئے روزانہ زیادہ وقت دیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ "کچھ ادارے کل وقتی بنیاد پر قائم ہو رہے ہیں لیکن بیشتر جگہوں پر وقت کا مسئلہ موجود ہے۔ ایک اور اہم بلکہ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ کچھ مساجد اور مدارس کی کمیٹیوں میں برادری کی بنیاد پر ناخواندہ یا نیم خواندہ حضرات آ جاتے ہیں اور پھر وہ تعلیم و تدریس کے معاملات میں علماء کو احکامات جاری کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح کے اعتراضات کرتے ہیں کہ فلاں مولوی صاحب اتنے بچوں کو پڑھا رہے ہیں تو آپ کیوں نہیں پڑھا سکتے۔ اساتذہ کو اچھی تنخواہوں کی بجائے پیسے تقریبات وغیرہ پر لگا دیے جاتے ہیں۔ اگرچہ مجھے ایسی صورتحال کا سامنا نہیں ہوا لیکن کئی مقامات پر ایسا ہوتا ہے جس سے بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کے مستقبل پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ والدین بھی بیشتر صورتوں میں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے وہ محض رسمی طور پر بچوں کو مسجد میں لاتے یا بھیجتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کلام پاک اور کچھ دینی کتابیں پڑھا دی جائیں تاکہ وہ کہہ سکیں کہ بچے نے دینی تعلیم حاصل کی ہے ورنہ گھر میں نہ بچے قرآن پڑھتے ہیں اور نہ والدین۔ بہرحال سنجیدہ والدین اس

Marfat.com

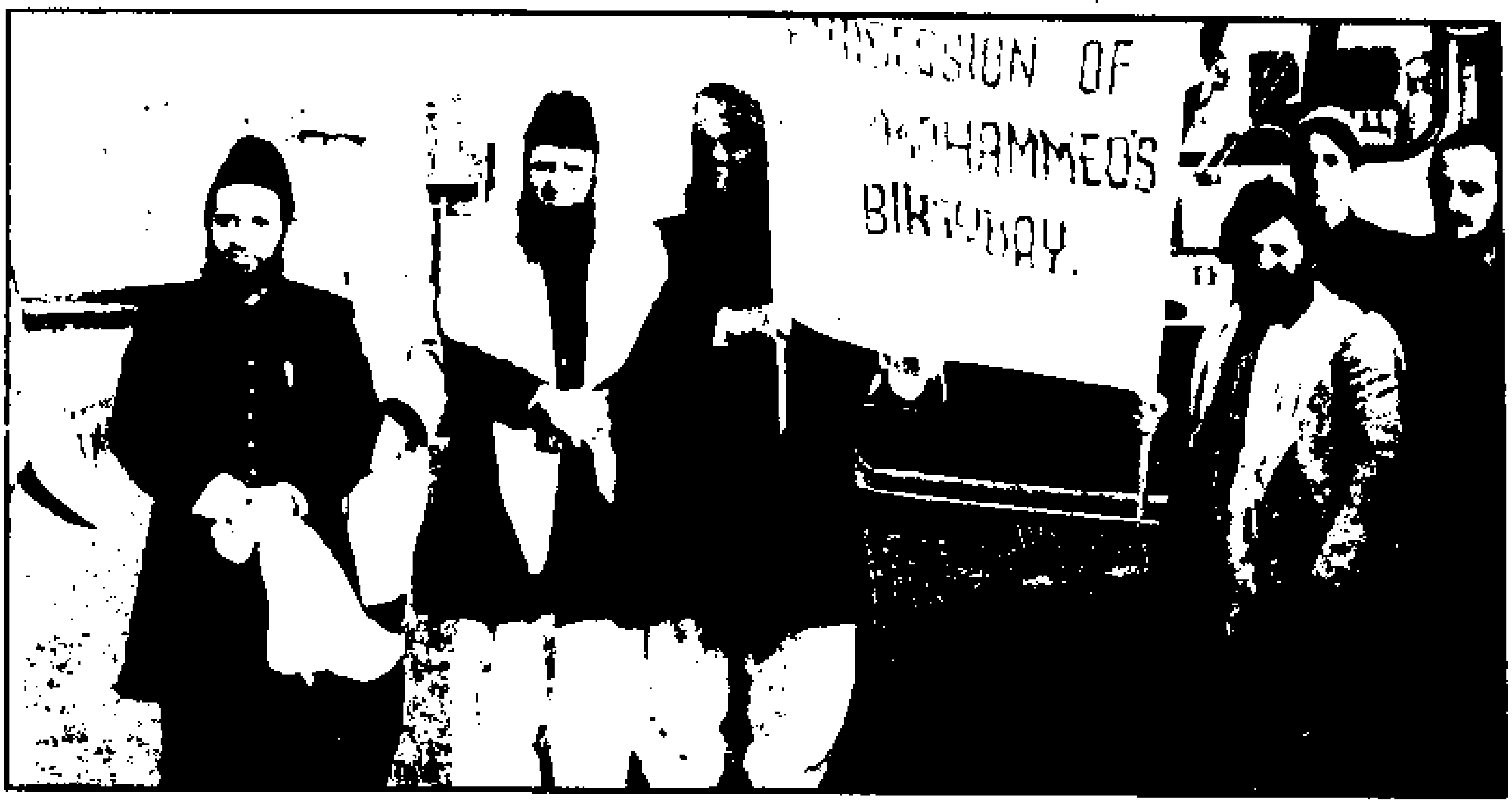

لندن ہائیڈ پارک میں پہلا مرکزی جلوس عید میلادالنبی ﷺ - بائیں جانب قاری عبدالقیوم صاحب ہیں

صورتحال سے پریشان ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر بچوں کو صحیح اسلامی تعلیم و تربیت فراہم نہ ہوئی تو پھر خدانخواستہ وہ آگے چل کر یہ کہیں گے کہ ہاں ہمارے باپ دادا مسلمان تھے"۔

مسلک اہلسنت کے علماء میں اتحاد و اتفاق اور علماء و مشائخ میں تعلقات کار کی صورت حال اور الگ الگ تنظیموں کے قیام سے پیدا ہونے والی صورتحال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مولانا حافظ قاری عبدالقیوم صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ اتحاد واتفاق نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے کام اور کوششوں کی اہمیت کم ہوتی جارہی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم صرف گیارھویں کھاتے اور جلسے جلوس نکالتے ہیں' دین اور مسلک کے لئے یا مسلمانوں کے مستقبل کے حوالے سے کوئی ٹھوس کام نہیں ہو رہا ہے جس طرح عام لوگوں نے دین کے کاموں کے لئے علماء سے تعاون کیا' علماء نے اس جذبہ سے اور اس سطح پر کام نہیں کیا۔ ہمارے اندر شاید خلوص کی کمی ہے پھر کچھ وہ لوگ بھی ہر کام میں مداخلت شروع کر دیتے ہیں جو اس کام کا تجربہ یا صلاحیت نہیں رکھتے۔ اگر کوئی عالم دین امامت' خطابت' تدریس اور تنظیمی سرگرمیوں سب کو مناسب وقت نہیں دے سکتا تو اسے معذرت کر کے وہی کام کرنا چاہئے جس سے وہ انصاف کر سکے۔ دوسرے مسالک کے لوگوں نے اپنی صلاحیت اور صورتحال کے حساب سے کام اور ذمہ داریاں تقسیم کی ہوئی ہیں اور وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ بنگلہ دیشی علماء نے ہم سے دس سال پہلے کل وقتی ادارے قائم کئے ہیں۔ تبلیغی جماعت نے سٹریٹ فورڈ میں یونیورسٹی کی سطح پر لڑکیوں کے لئے تعلیمی ادارہ قائم کیا ہے۔ ہمارے ہاں بھی یوسف اسلام صاحب' امداد حسین پیرزادہ صاحب اور سلطان باہو ٹرسٹ نے اس ضمن میں کوششوں کا آغاز کیا ہے لیکن اس شعبہ میں متفقہ' متحد اور مربوط کوششوں کی ضرورت ہے' صرف اسی طرح برطانیہ میں اسلام کے فروغ اور مسلک اہلسنت کے ترویج و استحکام کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

مولانا حافظ قاری محمد راسب نوشاہی

مولانا حافظ قاری محمد راسب صاحب نوشاہی ایک نوجوان اور مستند عالم دین ہیں اور 1989ء سے برطانیہ میں دین کی خدمت کر رہے ہیں' وہ حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے بیعت ہیں اور ان دنوں قبلہ پیر صاحب کی سرپرستی میں جامعہ اسلامیہ غوثیہ اولڈھم میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد راسب صاحب نوشاہی ضلع جہلم کے ایک گاؤں ڈھوک منور میں ستمبر 1966ء میں ایک

Marfat.com

زمیندار لیکن مذہبی اور روحانی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام شاہ محمد صاحب ہے جبکہ ان کے دادا مرحوم پیر محمد شاہ صاحب علاقہ کی ایک معزز شخصیت اور باعمل عالم و عامل تھے' علاقہ میں جس کسی کو کوئی دکھ تکلیف ہوتی' وہ پیر محمد شاہ صاحب کے پاس دم کروانے آتا تھا' آپ لوگوں کو تعویز وغیرہ بھی دیتے تھے۔ مولانا محمد راسب صاحب کے پردادا اکرم صاحب علم حافظ قرآن تھے۔ قاری صاحب کا خاندانی پیشہ کھیتی باڑی تھا لیکن ان کے والد گرامی منگلا میں واپڈا سے وابستہ تھے۔

مولانا محمد راسب صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی جبکہ دوسری سے چھٹی جماعت تک تعلیم منگلا میں پروجیکٹ ہائی سکول میں حاصل کی' ساتھ ساتھ انہوں نے جز وقتی طالب علم کے طور پر قریبی مسجد میں مولانا قاضی محمد حسین شائق صاحب سے قرآن مجید حفظ کیا۔ مزید دینی تعلیم کے حصول کے لئے قاری صاحب دینہ تشریف لے آئے یہاں پر انہوں نے جامعہ رضویہ احسن القرآن میں داخلہ لیا۔ جس کے سرپرست اعلیٰ علامہ مولانا قاری محمد یوسف صاحب سیالوی تھے وہاں ان کے دیگر اساتذہ میں مولانا محمد عبداللہ صاحب سیالوی' مولانا قاضی محمد حسین شائق صاحب' حافظ محمد بشیر صاحب صابری شامل تھے۔ یہاں پر حافظ محمد راسب صاحب نے 1994ء تک ان جید علمائے کرام سے قراءت اور تجوید کے علاوہ درس نظامی کی کتب ہدایہ تک پڑھیں' بعد میں وہ لاہور چلے گئے لیکن صحت ٹھیک نہ رہنے کے باعث ایک ماہ بعد ہی دینہ واپس آگئے جہاں وہ 1994ء تک پڑھتے رہے۔ ان اساتذہ کے علاوہ مولانا صاحب نے اپنے محسن استاد مولانا کیپٹن محمد بشیر صاحب سے جدید عربی کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا صاحب نے جامعہ رسولیہ لالہ موسیٰ میں شیخ الحدیث مولانا جان محمد صاحب سے دورہ قرآن کیا اور شہادت العالیہ کا درس نظامی کا امتحان نمایاں پوزیشن کے ساتھ پاس کیا۔ انہوں نے لالہ موسیٰ ہی سے تنظیم المدارس کی سند بھی حاصل کی۔ بعد ازاں وہ منگلا ہائی سکول میں تین سال تک عربی ٹیچر کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے' ساتھ ساتھ انہوں نے میٹرک بھی کیا اور جدید عربی کی کچھ کتب بھی ان کے زیر مطالعہ رہیں۔

مولانا محمد راسب صاحب نے برطانیہ آنے کے بعد بھی تحصیل علم دین کا سلسلہ جاری رکھا اور یہاں پر پہلے شیر ربانی سنٹر مانچسٹر اور اب جامعہ الکرم نوٹنگھم سے وابستہ ایک قابل استاد ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب سے تقابل ادیان اور اصول فقہ کے مضامین پڑھے۔ ان کے علاوہ استاد العلماء حضرت مولانا بشیر احمد سیالوی صاحب اور حضرت مولانا محمد شفیع الرحمان صاحب (جو آج کل لیڈز کی جامع مسجد بلال میں خطیب ہیں) سے فارسی' فقہ' اصول فقہ' اور منطق میں مزید عبور حاصل کیا۔

مولانا محمد راسب صاحب نے اپنے برطانیہ آنے کے پس منظر اور یہاں اپنی دینی خدمات کے ساتھ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی شخصیت اور ان کی دینی خدمات پر بالتفصیل گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ "حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے میری پہلی ملاقات اپنے استاد محترم قبلہ حافظ محمد بشیر صاحب صابری کے ذریعے ہوئی۔ حضرت پیر صاحب ان دنوں بریڈ فورڈ سے پاکستان تشریف لائے ہوئے تھے۔ دو تین ملاقاتوں میں' میں حضرت کی شخصیت' گفتگو' علمیت' سادگی اور دینی

Marfat.com

خدمات سے بے حد متاثر ہوا۔ برطانیہ میں تبلیغ دین کے لئے حضرت قبلہ پیر معروف حسین صاحب کی خدمات انتہائی اہم ہیں انہوں نے فیکٹریوں میں کام کر کے پارٹ ٹائم بچوں کو دین کی تعلیم دی اور مسجدیں بنائیں' علماء کو بلایا' ورلڈ اسلامک مشن کا قیام بھی آپ کا ایک کارنامہ ہے۔ لہٰذا ان اقدامات کو دیکھتے ہوئے میں نے پیر صاحب سے بیعت ہونے کا فیصلہ کیا۔ مجھے جہلم ہی میں حضرت قبلہ پیر صاحب سے شرف بیعت حاصل ہوا۔ بعد ازاں پیر صاحب نے اپریل 89ء میں مجھے انگلینڈ کے لئے سپانسر کیا اور میں انگلینڈ آ گیا۔ قاری صاحب نے مزید بتایا کہ میں یہاں آیا تو اس وقت تک نصف رمضان المبارک گزر چکا تھا اس لئے اس سال مجھے قرآن مجید سنانے کا شرف حاصل نہ ہو سکا پھر قبلہ پیر صاحب نے مجھے جامعہ اسلامیہ غوثیہ اولڈھم میں امام و خطیب نامزد کر دیا اور میں نے وہاں پڑھانا شروع کر دیا۔ اس وقت یہ ادارہ دو چھوٹے مکانوں پر مشتمل تھا لیکن آہستہ آہستہ دوستوں اور ساتھیوں کے تعاون سے اس ادارے کے لئے کونسل سے جگہ خرید کر ایک بڑا ہال دو کمرے اور ایک آفس بنایا گیا پھر مزید ایک ہال کا اضافہ کیا گیا۔ یہاں پر الحمدللہ کم و بیش ڈیڑھ سو بچے اور بچیاں دینی تعلیم حاصل کر رہی ہیں' کئی بچے حفظ قرآن بھی مکمل کر چکے ہیں"۔

ایک سوال کے جواب میں مولانا محمد راسب صاحب نے فرمایا کہ "اس ادارے کے لئے ہم نے خود ہی ایک نصاب ترتیب دیا ہوا ہے جس کے مطابق ہم بچوں کو تعلیم دیتے ہیں' جو بچے دو تین بار ناظرہ قرآن حکیم پڑھ چکے ہوتے ہیں اور نماز' کلمہ اور دیگر بنیادی باتیں سیکھ لیتے ہیں تو اس کے بعد ہم انگریزی میں ایک کتاب تعلیم الحق پڑھاتے ہیں۔ اس کتاب میں روز مرہ کے مسائل بتائے گئے ہیں پھر ہر بچے کو چالیس احادیث انگلش ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کرائی جاتی ہیں۔ یہاں ہم دو استاد ہیں دوسرے استاد حافظ محمد عتیق صاحب ہیں جو حضرت مولانا بشیر احمد سیالوی صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ ایک بچی اور بچہ طارق محمود رضا کارانہ طور پر فی سبیل اللہ ہماری مدد کرتے ہیں۔ دو کلاسیں ہوتی ہیں جن میں ڈیڑھ سو کے لگ بھگ بچے دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مولانا صاحب نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری مساجد میں پندرہ سولہ سال کے بچوں کے لئے بھی دینی کورس ہونے چاہئیں تاکہ وہ بھی دینی معلومات سے آگاہ ہو سکیں۔ اولڈھم میں ہمارا یہ سنٹر ایک مثالی سنٹر ہے جس میں کبھی کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ میں یہاں تقریباً" گیارہ سال سے منسلک ہوں لیکن مجھے آج تک یہاں کوئی تکلیف اور دشواری پیش نہیں آئی۔ ادارہ کی انتظامی کمیٹی میں چوہدری محمد اسلم صاحب صدر ہیں' بڑے مخلص اور سخی آدمی ہیں۔ حاجی خورشید احمد صاحب جنرل سیکرٹری اور طارق محمود صاحب خزانچی ہیں۔ یہ ادارہ براہ راست جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام تو نہیں ہے لیکن اس کا قیام قبلہ پیر معروف صاحب کی کوششوں سے ممکن ہوا ہے اور انہوں نے ہی اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اللہ کے فضل و کرم سے اب صورتحال یہ ہے کہ ایک اور ہال کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے' ساتھ ہی کار پارکنگ اور جنازہ گاہ بنانے کی بھی تجویز ہے"۔

برطانیہ میں دینی خدمات کے سلسلے میں درپیش مشکلات اور یہاں مسلمانوں کے ماحول اور مستقبل

Marfat.com

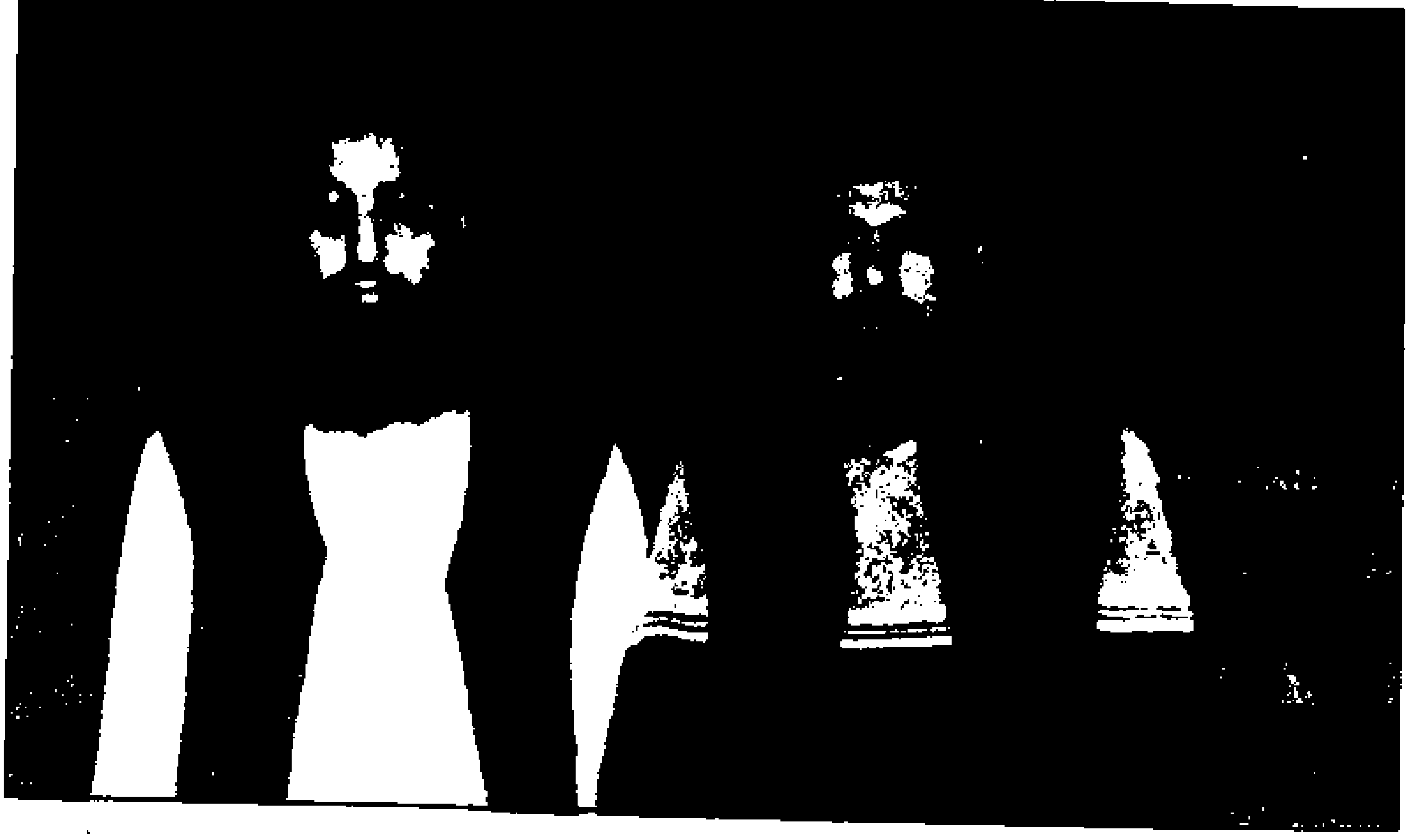

حافظ محمد راسب صاحب نوشاہی قاری محمد علاؤالدین صاحب نقشبندی امام جامع مسجد حنفیہ بریڈ فورڈ کے ساتھ

کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا صاحب نے فرمایا کہ "میں ایک ہی ادارے میں گزشتہ گیارہ سال سے امامت و خطابت اور درس و تدریس میں مصروف ہوں' مشکلات تو آتی ہیں لیکن اگر آدمی دینی جذبہ اور استقامت کے ساتھ دین کا کام کرے تو اللہ ضرور مدد کرتا ہے۔ میرے خیال میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہاں بچے اور بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ سکول نہیں ہیں لہٰذا اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ بچے اور بچیوں کے لئے علیحدہ سکول قائم کئے جائیں' ان کے ساتھ دینی مدارس بھی ہونے چاہئیں۔ بچیوں پر خصوصاً توجہ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اگر ایک بچی صحیح مسلمان بن جائے تو پورا گھرانہ اسلامی ماحول میں ڈھل سکتا ہے۔ اس مسئلے پر استاد محترم قبلہ ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب فرماتے ہیں کہ

"میرا جی چاہتا ہے اور اگر میرے اختیار میں ہو تو میں یہ اعلان کر دوں کہ لوگ بچے اور بچیوں کے لئے اسلامی سکولوں کے قیام تک عیدین کے علاوہ گوشت کھانا اور ٹی وی دیکھنا چھوڑ دیں۔"

مولانا محمد راسب صاحب نے کہا "یہ ہماری غیرت اور حمیت کا مسئلہ ہے کہ ہم اپنی آنکھوں سے اپنی بچیوں اور بچوں کو تباہی کے راستے پر چلتا ہوا دیکھ رہے ہیں بچے یہاں مساجد میں صرف دو تین گھنٹوں کے لئے آتے ہیں اور زیادہ وقت سکول اور اس مغربی ماحول میں گزارتے ہیں لہٰذا والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اسلامی ماحول میں پرورش کریں۔ پہلے والدین بچوں کو آزادانہ ماحول دیتے ہیں جب بچے چودہ پندرہ سال کے ہو جاتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ بچے ہماری بات نہیں سنتے' والدین کو پہلے خود درست ہونا چاہئے' وہ خود نماز اور قرآن نہیں پڑھتے اور بچوں کو اس کی تلقین کرتے ہیں لہٰذا ضرورت یہ ہے کہ والدین خود بھی اچھے مسلمان بنیں پھر بچوں کو اس طرف راغب کریں اور بچوں کی تربیت اسلامی ماحول میں کریں"۔

مولانا محمد راسب صاحب نے فرمایا کہ "یہاں پر دوسرا مسئلہ انگریزی زبان سے عدم واقفیت تھا

Marfat.com

جس کے لئے میں تقریباً" دو سال تک خود انگریزی پڑھنے کے لئے کالج جاتا رہا ہوں اس لئے میں پاکستان سے آنے والے علماء سے بھی کہوں گا کہ وہ یہ زبان سیکھیں کیونکہ یہاں قدم قدم پر اس کی ضرورت پڑتی ہے پھر مدارس اور مساجد میں ایسے بچے بھی ہوتے ہیں جو اردو اور پنجابی سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں لہٰذا علماء کے لئے انگلش کی کم از کم اتنی تعلیم ضروری ہے جس سے وہ بچوں کو سبق سمجھا سکیں۔ اہلسنت و الجماعت کے ایک مشترکہ نصاب کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مولانا صاحب نے فرمایا کہ جب تک ہمارے اپنے اختلافات دور نہیں ہوں گے اور علماء کرام میں اجتماعی سوچ پیدا نہیں ہو گی اس وقت تک ایک مشترکہ نصاب تشکیل نہیں پا سکے گا۔ پھر بھی جز وقتی طلباء کے لئے اتنا نصاب ہونا چاہئے جس سے وہ اپنی اسلامی روایات' عقائد اور تعلیمات سے واقف ہو سکیں' پھر دوسرے مذاہب اور اسلام کے درمیان فرق سے بھی واقف ہوں۔ انہیں دوسرے مذاہب کے بارے میں بھی علم ہونا چاہئے' غیر مسلموں کے سوالوں کے جوابوں سے بھی انہیں واقف ہونا چاہئے' نصاب ایسا بھی ہونا چاہئے جسے بچے قرآن پڑھنے کے بعد انگریزی میں پڑھ سکیں۔ یہاں پر دو اسلامی سکول جامعہ الکرم اور حجاز کالج کسی حد تک یہ کام کر رہے ہیں لیکن وہ بہت ناکافی ہے۔ یہاں ہر بڑے شہر میں اس طرح کا ادارہ ہونا چاہئے اور ہر ٹاؤن میں دینی سکول ہونا چاہئے جہاں بچے سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔

علماء اہل سنت کے درمیان باہمی ربط اور علماء اور مساجد کی انتظامیہ کے درمیان ورکنگ ریلیشن شپ کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا محمد راسب نوشاہی صاحب نے فرمایا کہ "ہمارے علماء کے درمیان آپس میں ربط و تعلق نہ ہونے کی وجہ سے موثر ورکنگ ریلیشن شپ قائم نہیں ہو سکی ہے۔ کم از کم ہمارے جماعتی اور ملکی امور میں تو اتحاد کی فضا ہونی چاہئے جو بہت ضروری ہے۔ اسی ورکنگ ریلیشن شپ کے نہ ہونے کی وجہ سے علماء مشائخ اور مسجد انتظامیہ کے درمیان آئے روز اختلافات کی خبریں ملتی رہتی ہیں پھر یہاں ایک بڑی خرابی پیدا ہو چکی ہے کہ ہم نے خود کو ذات برادری تک محدود کر لیا ہے اور ہماری اجتماعی سوچ مفقود ہو کر رہ گئی ہے۔ علماء مشائخ اور انتظامیہ اپنے اپنے فرائض ادا کریں اور ایک دوسرے کے معاملات میں مداخلت نہ کریں تو کبھی اختلافات پیدا نہیں ہوں گے۔ پڑھے لکھے' مخلص اور برادری ازم سے بالاتر لوگ مسجد کا انتظام چلائیں تو مسجدوں کے حالات بہتر ہو سکتے ہیں بصورت دیگر حالات خراب سے خراب تر ہوتے جائیں گے"۔

گفتگو کے آخر میں عید کے چاند کی رویت کے مسئلے پر اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے مولانا محمد راسب صاحب نے فرمایا کہ "آج کے دور میں یہ زیادہ پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے لیکن اسے پیچیدہ بنا دیا گیا ہے۔ آج جو ذرائع موجود ہیں وہ پندرہ بیس سال قبل نہیں تھے۔ یہاں پر اس قدر جدید وسائل موجود ہیں کہ آپ دس سال پہلے پتہ چلا سکتے ہیں کہ فلاں جگہ چاند کب نظر آئے گا۔ میرے خیال میں قریب الثواب یہی ہے کہ جہاں کہیں چاند نظر آئے تو عید کر لینی چاہئے' اس پر عمل ہی بہتر ہے۔ علاوہ ازیں اگر سعودی عرب بھی رویت کے مطابق رمضان اور عید کا اعلان کرے تو یہ اختلاف قطعی ختم ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

مولانا قاری نصیر احمد چشتی

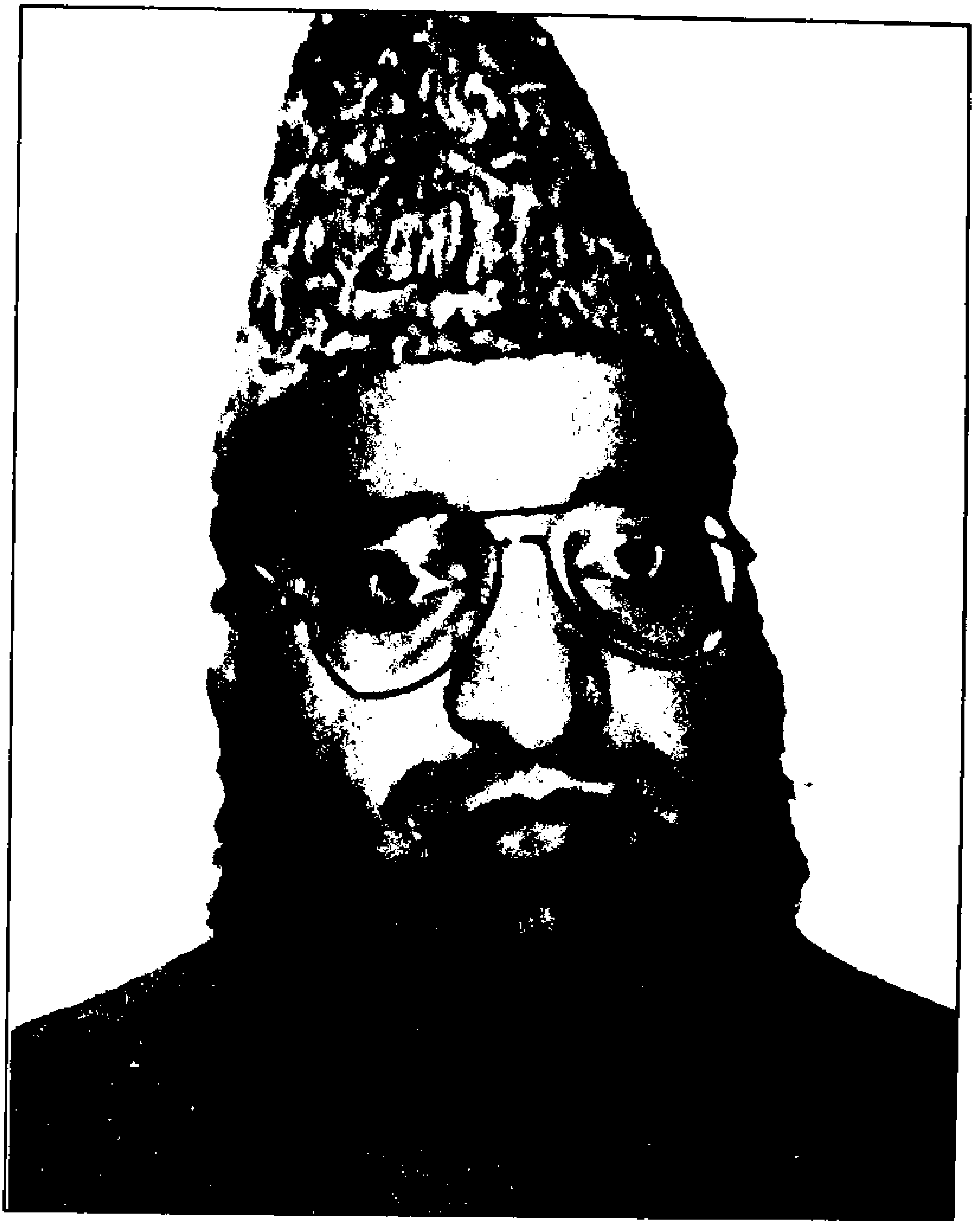

مولانا قاری نصیر احمد صاحب چشتی 1986ء سے برطانیہ میں دینی خدمات میں مصروف ہیں اور پرسٹن کی تاریخی جامع مسجد رضا میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ وہ دربار عالیہ گولڑہ شریف سے وابستہ ہیں اور انہوں نے سلسلہ چشتیہ میں حضرت قبلہ معین الدین شاہ صاحب بڑے لالہ جیؒ سے بیعت کی تھی۔ ان کا تعلق ایک دینی اور روحانی خاندان سے ہے۔ جس میں قرآن و

Marfat.com

قاری نصیر احمد چشتی بغدادی مسجد چوڑی گلی حیدر آباد سندھ میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کر رہے ہیں

حدیث کی تعلیم کو خصوصی اہمیت حاصل تھی۔

مولانا قاری نصیر احمد صاحب چشتی کی پیدائش 1962ء میں آزاد کشمیر کے ضلع باغ کے ایک گاؤں ڈھلی میں ہوئی۔ ان کے والد گرامی کا نام قاضی اسلم دین صاحب تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی والدہ کا انتقال ہو گیا چنانچہ والد صاحب نے ہی ان کی پرورش کی۔ قاری صاحب نے پرائمری تک تعلیم گاؤں میں حاصل کی پھر خاندانی روایات کے مطابق دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کرنے کے لئے دھیرکوٹ میں ایک دینی ادارے جامعہ چشتیہ ضیاء العلوم میں داخلہ لیا جس کے مہتمم اعلیٰ سید غلام یٰسین شاہ صاحب اور شعبہ حفظ کے انچارج قاری ادریس صاحب تھے' ان سے قرآن پاک اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تیرہ سپارے حفظ کئے۔

مولانا قاری نصیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ ہمارے زیادہ تر عزیز و اقارب سندھ میں رہائش پذیر تھے جبکہ کچھ لوگ پنجاب میں بھی آباد تھے۔ ٹنڈو الہیار سندھ میں ہمارے ایک چچا رہتے تھے جو مولانا محمد اعظم چشتی صاحب کے سگے چچا تھے' میں ان کے توسط سے حیدر آباد میں حضرت مولانا مفتی محمد سلیمان چشتی صاحب کے پاس پہنچا اور جامعہ غوثیہ رضویہ بکرا منڈی میں داخل ہو گیا۔ میں نے وہیں حفظ قرآن کی تکمیل کی اور قاری دوست محمد صاحب کی زیر نگرانی سند فراغت حاصل کی' وہ نہایت مشفق استاد اور اچھے حافظ و قاری تھے۔ ان کے بعد میں نے قاری محمد طفیل صاحب نقشبندی سے جو کافی عرصہ کراچی میں بھی رہے' تجوید و قراءت کی تعلیم حاصل کی اور اس سلسلے میں جمال القرآن اور فوائد مکیہ وغیرہ کتابیں پڑھیں۔ بعد ازاں قبلہ قاری عبدالرزاق صاحب سے جو 1999ء میں کراچی میں انتقال فرما گئے' درس نظامی کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔ میری تعلیم کا سلسلہ ابھی نامکمل تھا کہ میں 1986ء میں بطور وزیٹر انگلینڈ آ گیا اور یہاں چھ ماہ قیام کرنے کے بعد واپس پاکستان چلا گیا جہاں میں نے مولانا مفتی محمد سلیمان چشتی صاحب سے مزید تعلیم حاصل کی۔

Marfat.com

قاری نصیر احمد صاحب چشتی راچڈیل میں ایک دینی تقریب میں زینت القراء علامہ قاری غلام رسول صاحب اور مولانا قاری سمندر خان صاحب نقشبندی کے ساتھ

اپنے سلسلہ طریقت اور بیعت کے حوالے سے قاری نصیر احمد صاحب چشتی نے بتایا کہ ان کا سارا خاندان بزرگان دین سے وابستہ رہا ہے۔ والد گرامی سلسلہ قادریہ میں سرگودھا میں موتیاں والی سرکار کے نام سے مشہور بزرگ سے وابستہ تھے۔ دادا محترم گولڑہ شریف سے منسلک تھے۔ خود قاری صاحب نے بھی گولڑہ شریف میں بڑے لالہ جی صاحبؒ سے بیعت کی جو حضرت بابو جی صاحبؒ کے بڑے صاحبزادے تھے اور جن کا وصال چند سال قبل ہوا ہے۔ قاری نصیر احمد صاحب چشتی نے کہا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ صاحب کے خاندان کا ایک غلام ہوں۔

پاکستان میں اپنی تدریسی اور تحریکی سرگرمیوں کے بارے میں مولانا قاری نصیر احمد صاحب چشتی نے بتایا کہ میں ابھی پرائمری میں ہی تھا کہ انجمن طلباء اسلام سے تعارف ہوا۔ اگرچہ اس وقت کم عمری کے باعث اے ٹی آئی کی رکنیت تو نہیں مل سکتی تھی لیکن شوق میں ان کے ساتھ رہتا' جلسوں وغیرہ میں شرکت کرتا اور ان کے لٹریچر کا مطالعہ کرتا' اس طرح انجمن طلباء اسلام وہ پہلی تنظیم ہے جس سے تعلق قائم ہوا۔ پھر دھیر کوٹ میں دینی تعلیم کے دوران انجمن طلباء مدارس عربیہ کے ساتھ تعلق قائم ہوا اور میں دھیر کوٹ تنظیم کا جنرل سیکرٹری بن گیا۔ آزاد کشمیر' راولپنڈی اور مری تک ہمارا تعلق تھا۔ تنظیمی سرگرمیوں اور اجتماعات کے ساتھ ساتھ اخبارات میں بیانات اور تشہیر وغیرہ کے فرائض بھی میری ذمہ داری میں شامل تھے۔ ہماری یہ کوشش تھی کہ دینی مدارس کی تعلیم کو ایم اے کا درجہ دلوایا جائے' الحمدللہ انجمن طلباء مدارس عربیہ کی کوششوں سے ہی درس نظامی کی سند کو ایم اے کا درجہ دیا گیا۔ قاری نصیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ حیدر آباد میں بھی انجمن طلباء مدارس عربیہ سے تعلق قائم رہا اور حافظ محمد فاضل اظہر

Marfat.com

صاحب کے ساتھ جو آج کل بریڈ فورڈ میں ہیں مل کر کام کیا۔

برطانیہ آمد کے پس منظر اور بعد میں دینی و تدریسی سرگرمیوں کے بارے میں مولانا قاری نصیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ جناب مولانا محمد اعظم چشتی صاحب نے 1986ء میں جامعہ چشتیہ راچڈیل کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے مجھے مدعو کیا اور سپانسر بھیجا۔ ان کی دعوت پر میں یہاں آیا اور میں نے بطور وزیٹر چھ ماہ کام کیا' جس کے بعد 1989ء میں میں مستقل طور پر انگلینڈ آیا اور جامعہ چشتیہ منیر الاسلام راچڈیل میں دو سال شعبہ حفظ اور بڑے بچوں کی کلاسز کو پڑھایا۔ میں جامعہ چشتیہ میں محترم مفتی منیر الزماں صاحب چشتی صاحب کی عدم موجودگی میں نماز جمعہ بھی پڑھاتا تھا' پھر پرسٹن میں جامع مسجد اقصیٰ میں مولانا نعیمی صاحب کو آدمی کی ضرورت تھی چنانچہ انہوں نے مجھے مسجد کا انتظام سنبھالنے کی دعوت دی' میں مفتی صاحب کی اجازت سے وہاں چلا گیا۔ اس وقت وہ ایک چھوٹی سی مسجد تھی میں نے اور چند ساتھیوں نے کوشش کی تو 45 ہزار پاؤنڈ اکٹھے ہوئے ابھی اس کی تعمیر و توسیع کی منصوبہ بندی ہو رہی تھی کہ میں پاکستان چلا گیا۔ چھ سات مہینے پاکستان رہ کر واپس آیا تو مسجد کی تعمیر نو جاری تھی لیکن وہ متبادل بندوبست کر چکے تھے چنانچہ پھر میں نے بلیک برن کی جامع مسجد غوثیہ میں ڈیڑھ سال امامت و خطابت کی لیکن میری رہائش پرسٹن میں ہی تھی۔ اسی دوران رضا مسجد کی انتظامیہ نے مجھے مجبور کیا کہ میں وہاں آ جاؤں چنانچہ اب میں مسجد رضا سے وابستہ ہوں اور یہاں نماز جمعہ کی امامت و خطابت پنج وقتہ نماز اور بچوں کو دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہوں۔

رضا مسجد کے بارے میں مولانا قاری نصیر احمد صاحب چشتی نے فرمایا کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے یہاں کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ لنکاشائر میں یہ پہلی مسجد ہے جو 1970ء میں تعمیر ہوئی اور اس کا افتتاح قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خان نیازی نے کیا تھا۔ یہ مرکز بڑے اچھے انداز میں دین کی خدمت کر رہا ہے۔ یہاں مسجد میں حفظ اور ناظرہ کے ساتھ ساتھ بچیوں کی الگ کلاس ہے۔ ہر مہینے مسجد میں گیارھویں شریف کا جلسہ ہوتا ہے جس میں علماء اور خطباء آتے ہیں۔ لوگوں کو دین اور مسلک کی رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ ہم لوگ سنی حنفی سرکل سوسائٹی کے تحت کام کرتے ہیں' اسکے علاوہ ہماری تنظیم کا جماعت اہلسنت سے بھی تعلق ہے اور اس کے تحت بھی مسلک کی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔ مسجد کے انتظامی امور کے بارے میں مولانا قاری نصیر احمد صاحب چشتی نے بتایا کہ اس وقت ذوالفقار علی شاہ صاحب کمیٹی کے صدر ہیں جن کا تعلق جہلم سے ہے' سیکرٹری رشید خان صاحب کا تعلق آزاد کشمیر سے ہے' کمیٹی مجموعی طور پر چودہ افراد پر مشتمل ہے۔ قاری نصیر احمد صاحب چشتی نے بتایا کہ مسجد میں ان کے ساتھ مولانا قاری محمد رفیق صاحب نائب امام اور شعبہ حفظ کے استاد ہیں۔ ان کا تعلق انڈیا سے ہے۔ ان کے نائب حافظ محمد عثمان صاحب ہیں جو ہم دونوں کی عدم موجودگی میں فرائض ادا کرتے ہیں۔ چوتھے مولانا منظور احمد صاحب ہیں جنہوں نے پاکستان سے مذہبی تعلیم حاصل کی ہے وہ بچوں کو پڑھاتے ہیں۔

Marfat.com

مولانا منظور احمد صاحب نے اس موقع پر رضا مسجد کے تاریخی پس منظر کے بارے میں بتایا کہ یہ پہلی مسجد ہے جو پاکستان اور بھارت سے برطانیہ آنے والے اہلسنت تارکین وطن نے زمین خرید کر بطور مسجد بنیادوں سے تعمیر کی۔ یہ مسجد 1970ء میں شروع ہو کر ایک سال میں مکمل ہوئی۔ اس وقت وہ لوگ خود کو برطانیہ میں مستقل نہیں سمجھتے تھے۔ اس لئے انہیں چندہ جمع کرنے میں بڑی مشکلات ہوئیں پھر جب چندہ اکٹھا نہ ہوا تو جنوبی افریقہ اور عرب ملکوں سے بھی اس مسجد کے لئے عطیات حاصل کئے گئے۔ مولانا منظور احمد صاحب نے بتایا کہ وہ طویل عرصے تک اس مسجد کی کمیٹی سے وابستہ رہے ہیں۔ جامع مسجد رضا پرسٹن کی مسجد کمیٹی کے سیکرٹری جناب محمد رشید خان نے مسجد کے حوالے سے بتایا کہ یہ برطانیہ میں پہلی مسجد ہے جو پاکستانی اور بھارتی مسلمانوں نے زمین خرید کر تعمیر کی ورنہ بیشتر مساجد گھروں اور چرچ وغیرہ میں بنائی گئی ہیں جبکہ مسجد رضا زمین خرید کر ملکیت کی بنیاد پر تعمیر ہوئی اور اس کی تکمیل 20 دسمبر 1970ء کو ہوئی۔

مولانا قاری نصیر احمد صاحب چشتی نے برطانیہ میں بچوں کو دینی تعلیم کے ضمن میں درپیش مشکلات کے حوالے سے بتایا کہ پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش سے آنے والے بیشتر علماء کو انگریزی پر عبور نہ ہونے کی وجہ سے یہاں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ہم نے کالج جا کر انگریزی سیکھی جس کے بعد اب صورتحال کافی بہتر ہو گئی ہے تاہم اکثر گھروں میں اردو یا اپنی مادری زبان بولی جاتی ہے اس لئے ان گھروں کے بچوں کو پڑھانے میں دشواری نہیں ہوتی اور میرے خیال میں بچوں کے ساتھ گھروں میں اپنی زبان ہی بولنی چاہئے۔ قاری نصیر احمد چشتی صاحب نے کہا کہ یہاں کے بچے اور بچیاں بے حد ذہین ہیں اگر انہیں پیار اور طریقہ سے کوئی بات سمجھائی جائے تو وہ نہ صرف اسے قبول کرتے ہیں بلکہ اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم والدین اور نئی نسل تک دین کی ضرورت اور تعلیم بہتر انداز میں پہنچائیں۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے مستقبل' علماء کی خدمات اور نوجوانوں کو دین سے قریب رکھنے کی کوششوں کے حوالے سے قاری نصیر احمد چشتی صاحب نے فرمایا کہ جن گھرانوں میں دینی ماحول نہیں ہے وہاں بچے جب کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں تو والدین کے کنٹرول میں نہیں رہتے' ایسی صورت میں ان بچوں کو دینی تعلیم و تربیت فراہم کرنا ایک کٹھن مرحلہ ہوتا ہے جبکہ دینی ماحول رکھنے والے گھرانوں کے بچے اور نوجوان دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اس لئے والدین کی ذمہ داری بنیادی چیز ہے اور انہیں اس طرف توجہ دینا ہو گی۔ قاری نصیر احمد چشتی صاحب نے علماء کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں جو بھی علماء آئے ہیں انہوں نے گرانقدر خدمات انجام دی ہیں بالخصوص علماء اہلسنت کے باعث لوگوں کو دین کا علم ہوا انہیں عید' رمضان اور اسلامی تہواروں کا پتہ چلا' مساجد اور مدارس بننے شروع ہوئے' یہ سب علماء اہلسنّت کی آمد اور خدمات کا ثمر ہے۔

Marfat.com

مولانا قاری شاہ محمد نوری

مولانا قاری شاہ محمد نوری صاحب 1986ء کے اوائل سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ پاکستان میں دینی تعلیم و تدریس سے وابستہ رہنے کے بعد انہوں نے برطانیہ میں بھی مختلف مساجد اور مدارس میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دیئے لیکن آج کل اپنی انفرادی حیثیت میں درس و تدریس' اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور سماجی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ قاری صاحب بہت اچھے نعت خواں بھی ہیں۔

مولانا قاری شاہ محمد نوری صاحب جنوری 1958ء میں ضلع ساہیوال کی تحصیل چیچہ وطنی میں چک

Marfat.com

مولانا قاری شاہ محمد صاحب نوری مفتی عبدالرسول صاحب منصور الازہری کے ہمراہ

179 (9 ایف) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام میاں شفیع محمد صاحب ہے جو زمینداری کرتے تھے۔ قاری شاہ محمد نوری کے ننھیال اور ددھیال انتہائی مذہبی تھے۔ ان کے نانا' دادا' تایا اور ماموں مختلف مساجد میں امام و خطیب رہے۔ تعلیم کا آغاز بودھلا والا نامی قصبہ سے ہوا جس کے بعد ایک اور گاؤں 16 کے ڈی میں ماسٹر محمد اقبال صاحب سے پرائمری تک تعلیم حاصل کی وہ بہت محنتی اور نیک استاد تھے۔ گھریلو حالات کی وجہ سے عمومی تعلیم کا سلسلہ بڑی کلاسوں تک جاری رکھنا ممکن نہ ہوا تو انہوں نے خاندانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے دینی تعلیم کے حصول کا فیصلہ کیا۔ نعت خوانی کا شوق بچپن سے تھا اور اوائل عمری میں ہی مختلف مواقع پر لوگ ان سے نعتیں سنا کرتے۔ قاری شاہ محمد صاحب نوری کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت دی تھی کہ وہ دوسرے نعت خوانوں سے سن کر نعت یاد کر لیتے تھے' ساتھ ہی انہیں کلام پاک حفظ کرنے کا بھی بے حد شوق تھا چنانچہ انہوں نے دینی تعلیم کے سلسلے میں جامعہ عربیہ فاروقیہ میں داخلہ لیا لیکن مسلکی اختلاف کے باعث دو تین ماہ میں یہ مدرسہ خاموشی سے چھوڑ دیا اور بورے والا کے قریب مدرسہ تعلیم القرآن میں مولانا حافظ محمد شریف صاحب کے پاس داخلہ لے لیا وہاں بھی تھوڑا عرصہ ہی گزارا اور وہ عارف والا آ گئے' کچھ عرصہ بعد بعض گھریلو معاملات کے باعث وہ واپس آ گئے۔ گھر آ کر قاری شاہ محمد نوری صاحب کو علم ہوا کہ ان کے تایا زاد بھائی فیض احمد فیض نے ضلع گجرات تحصیل پھالیہ کے ایک قصبے پنڈی راواں سے حفظ کیا ہے تو انہوں نے بھی وہاں جانے کا فیصلہ کیا اور وہاں حافظ محمد حیات صاحب کے پاس حفظ کلام پاک کا آغاز کیا لیکن ایک ماہ بعد وہ ایسے بیمار ہوئے کہ یہ سلسلہ جاری نہیں رہ سکا' اساتذہ نے بھی مشورہ دیا کہ آپ گھر چلے جائیں اور جب صحت پوری طرح ٹھیک ہو تو دوبارہ شروع کریں لیکن صحت ٹھیک ہونے میں ایک سال لگ گیا اور پھر بھی صحت اتنی اچھی نہیں تھی چنانچہ انہوں نے حفظ کا ارادہ وقتی طور پر ترک کر کے دوسری دینی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور مدرسہ حنفیہ آڑے والا میں داخلہ لے لیا وہاں مولانا مفتی غلام نبی صاحب سیالوی ناظم اور مفتی اعظم تھے جبکہ مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب صدر مدرس تھے جو ٹھیکواں والا گاؤں سے تشریف لاتے تھے۔ قاری شاہ محمد صاحب نوری نے تین

Marfat.com

مولانا قاری شاہ محمد صاحب نوری 1991ء میں حج سے واپسی کے بعد۔ دوسری تصویر میں ان کے استاد و مرشد حضرت سید منظور احمد شاہ صاحب کے صاحبزادے حافظ سید خلیل الرحمٰن شاہ صاحب

سال وہاں تعلیم حاصل کی اور اس عرصہ میں عربی' صرف و نحو اور دوسری کتب پڑھیں۔ حالات کے پیش نظر انہوں نے شہر میں تھانہ سے ملحقہ مسجد میں نائب امام کی حیثیت سے فرائض بھی ادا کرنا شروع کر دئے اور ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے حصول کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ پھر ہمشیرہ کے انتقال کی وجہ سے گھر گئے تو مسجد کی ملازمت اور تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ جس پر وہ اپنے استاد مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب کے مشورے پر لاہور چلے گئے جہاں ان کے بچپن کے ساتھی مولانا قاری حاکم علی چشتی صاحب تو گیری موجود تھے۔ قاری صاحب نے ان کے پاس رہنے کے دوران امامت اور بچوں کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا پھر انہیں جامعہ نعیمیہ میں داخلہ مل گیا لیکن وہاں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد جامعہ عربیہ فاروقیہ میں تعلیم شروع کی جہاں مولانا عبدالغفور صاحب' شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف صاحب بندیالوی' قاری غلام یٰسین صاحب اور مولانا محمد یٰسین صاحب جیسے علماء موجود تھے۔ انہوں نے قریب ہی جامع مسجد حضرت شاہ دلاور میں امامت و خطابت اور مدرسہ حفظ القرآن میں انتظامی امور بھی سنبھال لئے وہاں علامہ محمد طفیل اظہر صاحب جو بہت بڑے خطیب ہیں قاری صاحب سے انتہائی شفقت سے پیش آئے اور انہیں چھوٹے بھائیوں کی طرح رکھا۔ قاری صاحب نے وہاں سات سال تک امامت و خطابت کے فرائض انجام دئے وہ تعلیم بھی حاصل کرتے رہے اور انہوں نے علاقے کے مخیر اور صاحب حیثیت افراد کے بچوں کو دینی تعلیم دینے کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ دینی تعلیم کے سلسلے کی تکمیل انہوں نے حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار کے قریب جامعہ حزب الاحناف سے کی جس کے پرنسپل مولانا محمود احمد صاحب رضوی تھے۔ قاری صاحب نے یہاں سے مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی کی زیر نگرانی 1983ء میں دورہ حدیث مکمل کیا اور سند حاصل کی۔ قاری شاہ محمد صاحب نے تجوید و قراءت کا کورس جامعہ شمسیہ فیض آباد لاہور سے کیا جہاں

Marfat.com

مولانا قاری شاہ محمد صاحب نوری ایک دینی اجتماع میں مولانا حافظ محمد علی صاحب نقشبندی شرقپوری' مولانا امیر عبداللہ صاحب نیازی' مولانا افتخار علی شاہ صاحب چشتی' مولانا اشرف القادری صاحب (جرمنی) اور مولانا عارف حسین صاحب

مولانا عبدالخالق صاحب ان کے استاد تھے اس دو سالہ کورس کی تکمیل پر دستار بندی کی تقریب میں سابق وزیر اعظم اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد نواز شریف مہمان خصوصی تھے جنہوں نے قاری صاحب کی دستار بندی کی۔

اپنے سلسلہ بیعت کے بارے میں مولانا قاری شاہ محمد صاحب نوری نے فرمایا کہ ایک بیعت انہوں نے برطانیہ آنے سے قبل اور ایک یہاں آنے کے بعد کی۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں قیام کے دوران وہ کچھ دوستوں کے ہمراہ بنوں اور کوہاٹ کے نزدیک ایک علاقہ میں عرس پر گئے اور وہاں پیرزین الدین صاحب سے بیعت کر لی۔ اگرچہ اس عرس کے بعد ان بزرگ سے پھر ملاقات اور ان کی زیارت نہیں ہوئی لیکن وہ عقیدت کے طور پر خود کو ان سے وابستہ سمجھتے رہے پھر ان کا وصال ہو گیا۔ قاری صاحب نے کہا کہ میں نے دوسری بیعت جو الحمدللہ آج تک قائم ہے' میں نے حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب سے کی۔ وہ ہمارے گاؤں کے قریب تھے اور ان کا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا سونا جاگنا سب ہمارے سامنے تھا مجھے ان سے بے پناہ عقیدت تھی چنانچہ میں نے برطانیہ سے پاکستان جا کر اپریل 1993ء میں ان سے بیعت کی۔ ان کا تعلق سیال شریف سے بھی ملتا ہے وہ سید چشتی قادری اور نظامی ہیں ان کا سلسلہ جیلانی ہے۔ حضرت مولانا سید منظور حسین شاہ نے ٹھیکواں والا گاؤں میں ایک ادارہ جامعہ حنفیہ رضویہ بنایا ہے' وہاں وہ بچوں کو تعلیم دیتے ہیں' ساتھ ہی مسجد ہے ہم نے ہوش سنبھالتے ہی انہیں اس مسجد کا امام اور خطیب دیکھا ہے۔

اپنی برطانیہ آمد کے پس منظر کے حوالہ سے مولانا قاری شاہ محمد صاحب نوری نے فرمایا کہ ''میرے محترم دوست علامہ محمد طفیل اظہر صاحب برطانیہ' ہالینڈ اور ناروے وغیرہ دورے پر جایا کرتے تھے تو انہوں نے میرے لئے سپانسر شپ کا بندوبست کیا جس پر مجھے انگلینڈ کا ویزا مل گیا اور میں 18 فروری

Marfat.com

1986ء کو برطانیہ آ گیا- علامہ محمد طفیل اظہر صاحب اور حافظ محمد بشیر صاحب مجھے لینے کے لئے ایر پورٹ آئے تھے- ہم سیدھے مولانا بشیر احمد نقشبندی صاحب کے پاس آئے- بعد میں' میں ہیلی فیکس چلا گیا جہاں میں نے ایک سال اور تین مہینے امامت' خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دیئے- قاری صاحب نے بتایا کہ وہاں دو مساجد ہیں اور دونوں علیحدہ علیحدہ کمیٹیوں کے تحت چل رہی ہیں جبکہ پہلے یہ ایک ہی کمیٹی کے تحت تھیں چنانچہ کبھی ایک مسجد میں امامت خطابت ہوا کرتی تھی کبھی دوسری میں- میرے علاوہ مولانا محمد طفیل اظہر صاحب' مولانا مفتی حافظ محمد تنویر نقشبندی صاحب اور مولانا ذوالکفل حسین صابر چشتی صاحب جو آج کل جامعہ نظامیہ ڈربی کے بانی و مہتمم ہیں وہاں کام کرتے تھے- علامہ اظہر صاحب بعد ازاں پاکستان چلے گئے لیکن میں وہاں کام کرتا رہا لیکن پھر کچھ دوستوں کے درمیان اختلاف ہو گیا اگرچہ کمیٹی کے لوگ مجھے رکھنا چاہتے تھے لیکن دوستوں میں علماء کی سطح پر جو اختلافات ہو گئے تھے اس کے پیش نظر میں نے وہاں سے چلے جانے کا فیصلہ کیا اور میں اکسبرج میں ایک اسلامک سنٹر سے منسلک ہو گیا اور وہاں گیارہ ماہ کام کیا اس کے بعد پھر چار ماہ مدرسہ ضیاء القرآن برمنگھم میں امام و خطابت کی پھر عمرہ اور شادی کی وجہ سے میں وہاں سے سبکدوش ہو گیا عمرہ ادا کرنے اور پاکستان سے شادی کے بعد جب واپس آیا تو اتفاق سے ووسٹر کے ایک ادارہ میں ضرورت تھی- انتظامیہ کے لوگ مجھے خود برمنگھم سے لے کر آئے اور میں نے 16 جنوری 1989ء کو یہاں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دینا شروع کئے- جس مسجد میں' میں کام کر رہا تھا وہاں کے انتظامی حالات ناگفتہ بہ تھے' وہاں رہنا محال تھا لوگوں کی بھی کوئی خاص توجہ نہیں تھی- میں امام بھی تھا خطیب بھی اور چوکیدار بھی- مسجد کا بھی خیال رکھنا اور بچوں کو بھی پڑھانا- نمازیوں کی تعداد بہت کم تھی' کبھی ایک آدھ نمازی آتا اور کبھی دو تین ہو جاتے- میں اکیلا رہتا شام کو چار سے چھ بجے تک بچوں کو پڑھاتا اور جب وہ چلے جاتے تو پھر اکیلا بیٹھتا- تقریباً" دو سال اسی طرح گزرے پھر میں نے دوسری مسجد میں کام کا آغاز کیا- جب مسجد کا نام رکھنے کا مرحلہ آیا تو میں نے کہا کہ جامع مسجد ووسٹر کی بجائے کوئی اسلامی نام رکھا جائے- میں نے جامعہ مسجد صدیقیہ تجویز کیا تو لوگوں نے کہا کہ صدیق نام کے کوئی صاحب کہیں گے کہ مسجد کا نام میرے نام پر رکھا ہے- اسی طرح جامع مسجد نور بھی کسی حاجی نور صاحب کی وجہ سے نہیں رکھا گیا- لوگ یہ نہیں سوچتے کہ صدیق حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے حوالے سے اور نور اللہ کے نبی کے حوالے سے ہے- بہر حال میں نے پھر امام اور خطیب کی حیثیت سے اس مسئلے کو یوں حل کیا کہ یہاں غوث نام کے کوئی صاحب نہیں ہیں اور حضرت غوث اعظم ؒ کے حوالے سے جامع مسجد غوثیہ نام رکھنا مناسب ہے- چنانچہ اب ہماری مسجد کا نام جامع مسجد غوثیہ ہے یہ مسجد میری اور باقی دوستوں کی کوششوں سے 1992ء میں مکمل ہوئی' مقامی مسلم آبادی نے بھی بے حد تعاون کیا- اگرچہ کافی اختلاف تھے لیکن میں نے اور دوسرے دوستوں نے جدوجہد کر کے اختلافات ختم کرائے- گو کہ میں مالی طور پر مسجد کے لئے زیادہ مدد نہیں کر سکا لیکن اخلاقی اور مذہبی اعتبار سے' امام اور خطیب کی حیثیت سے میں نے جو کردار ادا کیا اسے سب دوست جانتے اور مانتے ہیں- ان احباب میں جنہوں نے یہاں سرگرمی سے میرے

Marfat.com

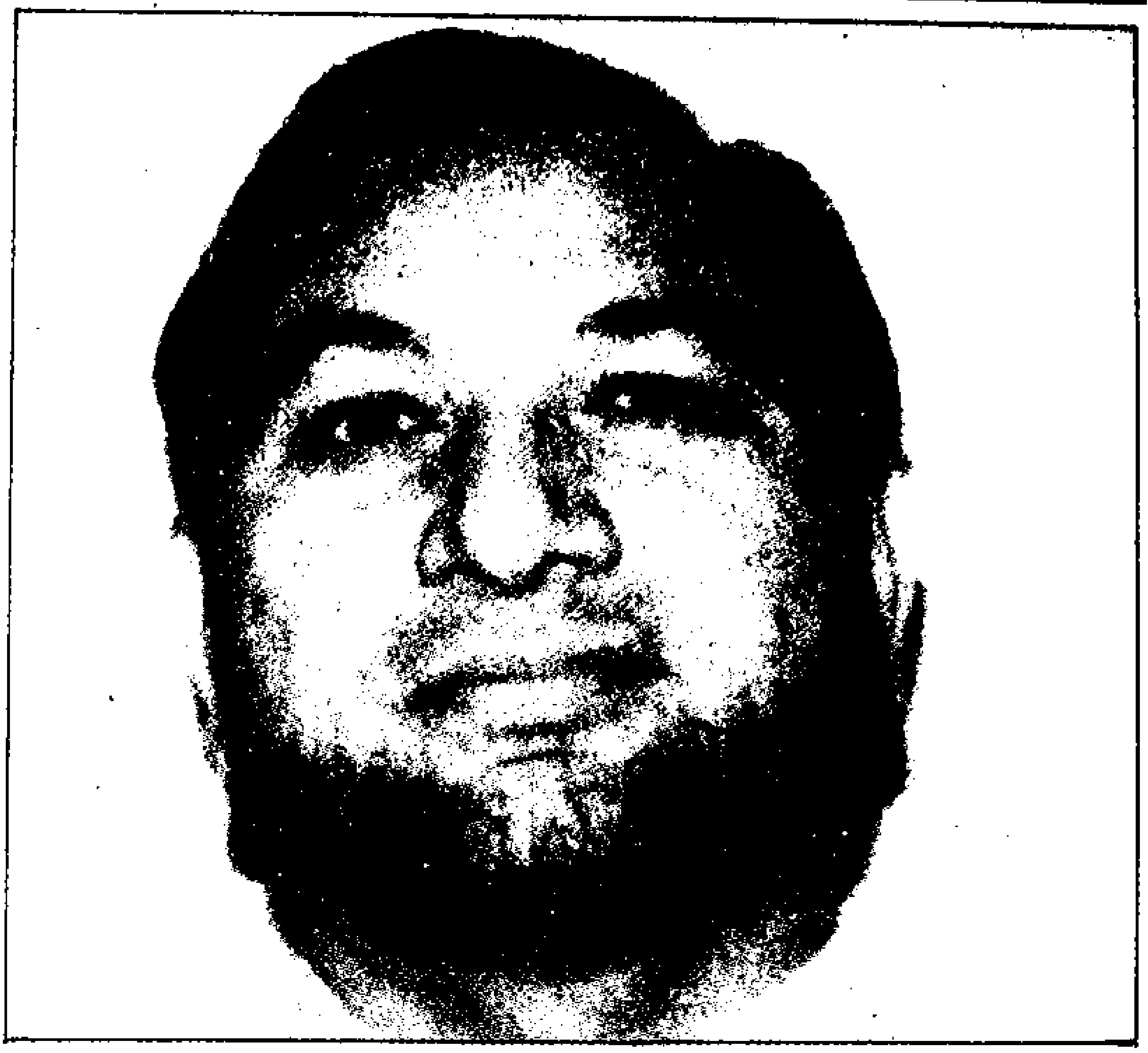

ملک محمد فیاض صاحب جنہوں نے مسجد غوثیہ ودسٹری تکمیل میں نمایاں خدمات انجام دیں "آپ بہت اچھے نعت خواں بھی ہیں

ساتھ تعاون کیا ان میں ثنا خوانِ رسولؐ ملک محمد فیاض صاحب' حاجی نور احمد صاحب اور علی اصغر صاحب شامل ہیں' قاری صاحب نے بتایا کہ اگرچہ ہم نے اختلافات ختم کر کے مسجد کو کامیابی سے مکمل کیا لیکن بہر حال چند دوستوں سے ہونے والے اختلافات کے باعث میں نے سوچا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری خدمات ضائع ہو جائیں اور کوئی تنازعہ شروع ہو جائے۔ کچھ دوست نیا امام بھی لانا چاہتے تھے چنانچہ میں نے ملک فیاض صاحب سے مشورہ کیا اور اس کے بعد فیصلہ کیا کہ خوش اسلوبی سے الگ ہو جایا جائے۔ ویسے بھی میں امامت کو روزی کا ذریعہ نہیں سمجھتا اور روزی دینے والی ذات تو صرف اللہ کی ہے چنانچہ میں نے استعفیٰ دیدیا تاہم جس حد تک ممکن ہوتا ہے' اپنے طور پر دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہا ہوں۔ قاری صاحب نے کہا کہ ملک محمد فیاض صاحب جنہوں نے مسجد غوثیہ کی تعمیر و تکمیل میں نمایاں خدمات انجام دیں' بہت اچھے ثنا خوان رسول ہیں' دینی خدمات کے جذبہ سے معمور ہیں اور خود بھی انتہائی دیندار' مخلص اور خدا ترس انسان ہیں۔

نوجوان نسل کو دین سے قریب رکھنے اور اسلامی اقدار کو فروغ دینے کے لئے علماء کرام کی خدمات کے حوالے سے مولانا قاری شاہ محمد صاحب نوری نے فرمایا کہ میرے خیال میں بڑے سے بڑا عالم دین بھی یہاں کچھ نہیں کر سکتا۔ قاری شاہ محمد نوری نے کہا کہ میرے خیال میں علماء کرام نے بچوں کی تعلیم و تربیت

Marfat.com

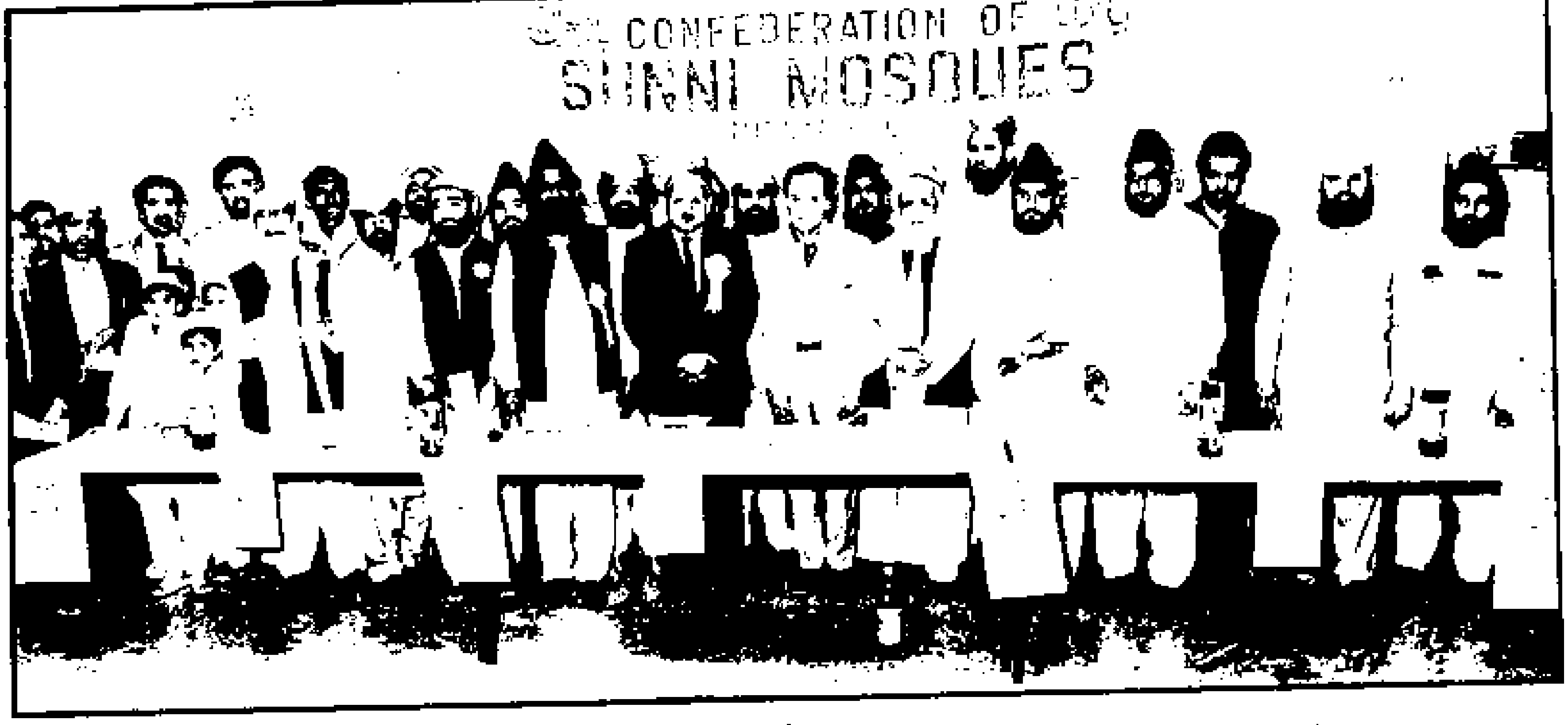

سنی کنفیڈریشن کی تعلیمی کانفرنس کے اختتام پر سنی علماء اور ناظمین مساجد مہمان خصوصی جسٹس جاوید اقبال کے ہمراہ۔ مفتی عبدالمالک صاحب' مفتی محمد اکبر زیرک صاحب' مولانا قاری شاہ محمد صاحب نوری' مولانا قاری محمد شعیب صاحب چشتی' صاحبزادہ مصباح المالک صاحب لقمانوی' راجہ محمد سلیم اختر صاحب' مولانا محمد بوستان قادری صاحب' علامہ قاری مفتی عبدالرحیم صاحب' چوہدری محمد عظیم صاحب' چوہدری منیر احمد صاحب اور علامہ حافظ محمد انور قمر صاحب نمایاں ہیں

کے ضمن میں اپنا فرض احسن طریقے سے ادا کیا ہے۔ اس ضمن میں جو چیز مجھ سمیت بعض علماء کے لئے مسئلہ پیدا کرتی ہے وہ انگلش پر عبور نہ ہونا ہے۔ ہم نہ اچھی طرح سے انگلش بول سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں چنانچہ ہمارے اور بچوں کے درمیان ایک خلا ہے' جس کا حل یہ ہے کہ ایسے علماء پاکستان سے آئیں یا یہاں تیار ہوں جو انگلش پر عبور رکھتے ہوں۔ اس ضمن میں حضرت پیرزادہ امداد حسین صاحب کا جامعہ الکرم اور جناب فیض الاقطاب صاحب کا حجاز کالج قابل ذکر کام کر رہے ہیں۔

قاری شاہ محمد صاحب نے فرمایا کہ ایک اور بات جو پیش نظر رہنی چاہئے وہ یہ ہے کہ مساجد کمیٹیوں سے منسلک افراد ہوں یا علماء کرام' انہیں لسانی یا علاقائی سوچ سے بالا تر ہو کر ایک مسلمان کی حیثیت سے کام کرنا چاہئے' تاکہ ہم اسلام اور اپنے مسلک کے فروغ کے لئے ٹھوس اور مثبت اقدامات کر سکیں کیونکہ اگر ہم ان اختلافات میں پڑ کر تقسیم ہو گئے تو نوجوان نسل اسلام سے دور ہو جائے گی اور برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل کو نقصان پہنچے گا اور ہمارے آباؤ اجداد کا نام لینے والا کوئی نہ ہو گا۔ برطانیہ میں تبلیغ اسلام اور صوفیاء کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کی جانے والی کوششوں کے حوالے سے مولانا قاری شاہ محمد صاحب نے فرمایا کہ علماء و مشائخ کی وساطت سے یہ سلسلہ جاری ہے اگرچہ یہ پیغام انگلش میں نہیں پہنچ رہا ہے لیکن اس کے لئے اب کوششیں شروع ہو چکی ہیں اور اگر ہم ان کوششوں میں کامیاب ہو گئے تو اس خطے میں اسلام کی ترویج و اشاعت میں نمایاں پیش رفت ہو گی۔ بعض جگہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ مشائخ اور علماء کے درمیان کچھ فاصلے پیدا ہو گئے ہیں' اس سے عوام اہلسنت اور مسلک کو نقصان پہنچ رہا ہے اور ہمارے اسلاف کا مذاق اڑایا جا رہا ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ جتنے بھی علماء' مشائخ اور صاحبزادگان ہیں انہیں باہم متحد و متفق ہو کر ایک پلیٹ فارم سے کام کرنا چاہئے تاکہ ہمارے دین اور مسلک اہلسنت کو تقویت حاصل ہو سکے۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد عبد القادر نوشاہی قادری

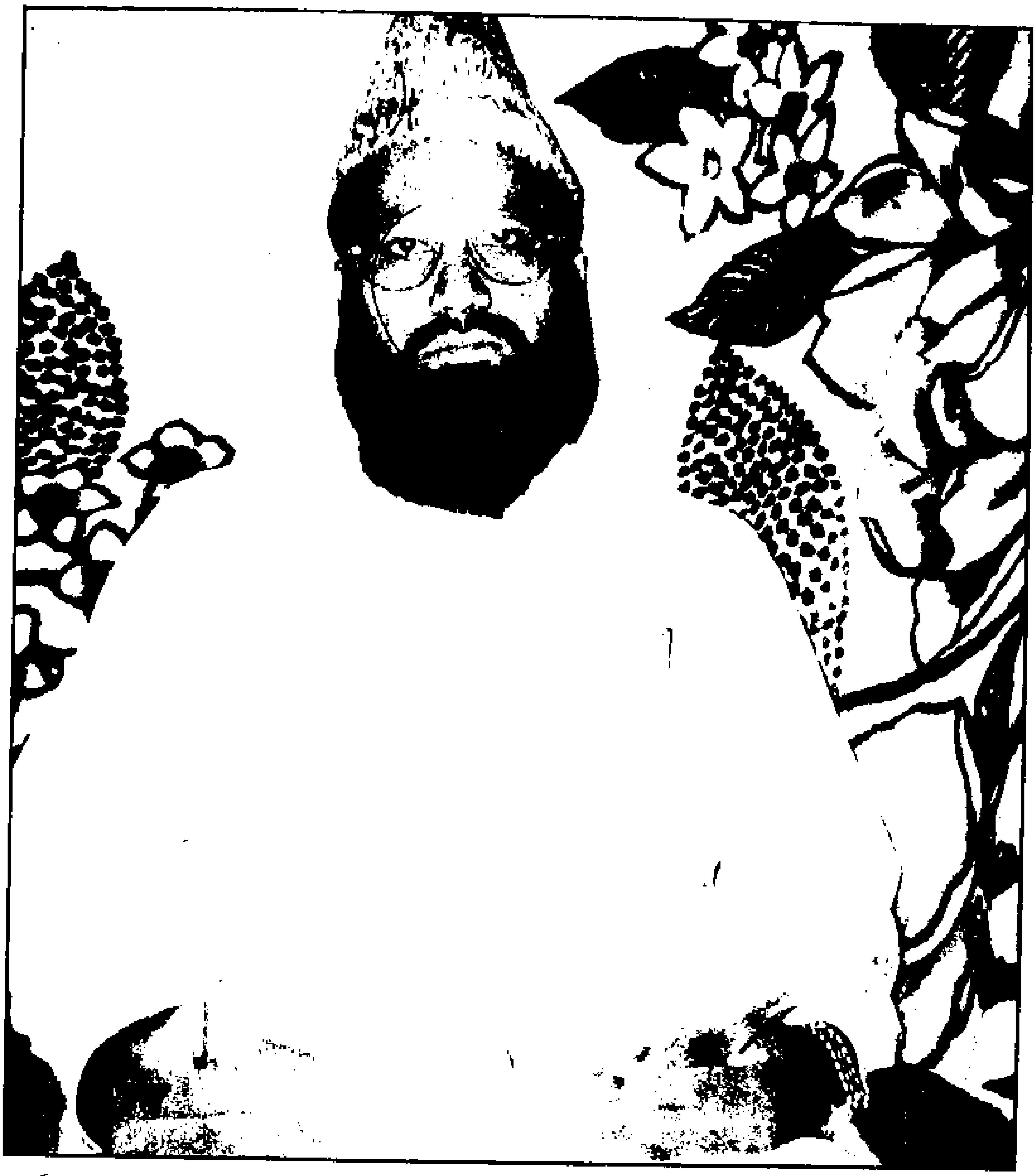

مولانا حافظ محمد عبدالقادر صاحب نوشاہی قادری برطانیہ کے ان علماء میں نمایاں مقام رکھتے ہیں جو جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کی رہنمائی میں برطانیہ میں تبلیغ دین اور خدمت دین میں مصروف عمل ہیں۔ وہ 1984ء سے دینی، تدریسی اور تبلیغی سرگرمیوں میں پیش پیش ہیں۔ حافظ عبدالقادر صاحب کی دینی خدمات تو یقیناً اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتی ہیں لیکن پاکستان، برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک میں ان کی مقبولیت کا ایک اہم سبب ان کا نعت خوانی کا منفرد انداز ہے۔ انہیں مسجد اقصیٰ میں اذان دینے کا شرف بھی حاصل ہے۔

حافظ عبدالقادر صاحب نوشاہی یکم جنوری 1962ء کو آزاد کشمیر کے ضلع میر پور کے ایک نواحی

Marfat.com

مولانا حافظ عبدالقادر صاحب نوشاہی نوشہ پور شریف جہلم میں عرس کے موقع پر حضرت غوث الاعظم" کے حضور منظوم خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں

گاؤں چک کواں میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام حاجی محمد عبدالخالق ہے جو علماء مشائخ سے خصوصی محبت اور عقیدت رکھتے تھے تاہم انہیں پہلوانی کا بھی شوق تھا' وہ آزاد کشمیر کے ایک نامور پہلوان (آرم رسل) تھے اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ انہوں نے متعدد پہلوانوں سے مقابلہ کیا اور کبھی کسی سے شکست نہیں کھائی۔ حافظ عبدالقادر صاحب کے خاندان میں آج تک یہ مشغلہ چلا آ رہا ہے۔

حافظ محمد عبدالقادر صاحب نے ناظرہ قرآن اپنی والدہ سے گھر ہی میں پڑھا اور ڈھانگری بالا گاؤں کے مڈل سکول میں پرائمری تک تعلیم بھی حاصل کی۔ پھر وہ 1976ء میں قرآن کریم حفظ کرنے کے لئے جامعہ اسلامیہ شرقی چک سواری میں داخل ہوئے۔ اس وقت پیر طریقت حضرت علامہ استاد العلماء حافظ القاری محمد انور صاحب نوشاہی مدرسہ جامعہ اسلامیہ کے صدر مدرس اور ناظم اعلیٰ تھے۔ حافظ عبدالقادر صاحب نے ان کے سایہ شفقت و محبت میں تعلیم کا آغاز کیا اور خدا کے فضل سے 1975ء میں صرف ڈیڑھ سال میں قرآن کریم حفظ کر لیا۔ وہیں درس نظامی میں صرف و نحو اور تجوید و قراءت سے متعلق ابتدائی کتابیں بھی پڑھیں۔ استاد العلماء حضرت پیر حافظ محمد انور صاحب نوشاہی قادری نے حفظ قرآن کی نگرانی کی۔ کچھ سپارے سرگودھا کے قاری احمد خان صاحب سے بھی حفظ کئے۔ تجوید کی کتابیں جمال القرآن اور فوائد مکیہ بھی پڑھیں۔ حفظ و تجوید کے مرحلہ کے بعد انہیں جامعہ اسلامیہ چک سواری میں شعبہ حفظ میں استاد مقرر کر دیا گیا جہاں وہ تین چار سال تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔

1981ء میں جب حافظ عبدالقادر صاحب کے استاد مکرم حضرت حافظ محمد انور صاحب نوشاہی دولت نگر ضلع گجرات چلے گئے تو حافظ عبدالقادر صاحب بھی ان کے ہمراہ جامع مسجد جنوبی گجرات چلے گئے اور وہاں تین سال تک امامت و خطابت کے فرائض ادا کرتے رہے۔ بعد ازاں وہ 1984ء میں برطانیہ آ گئے۔

Marfat.com

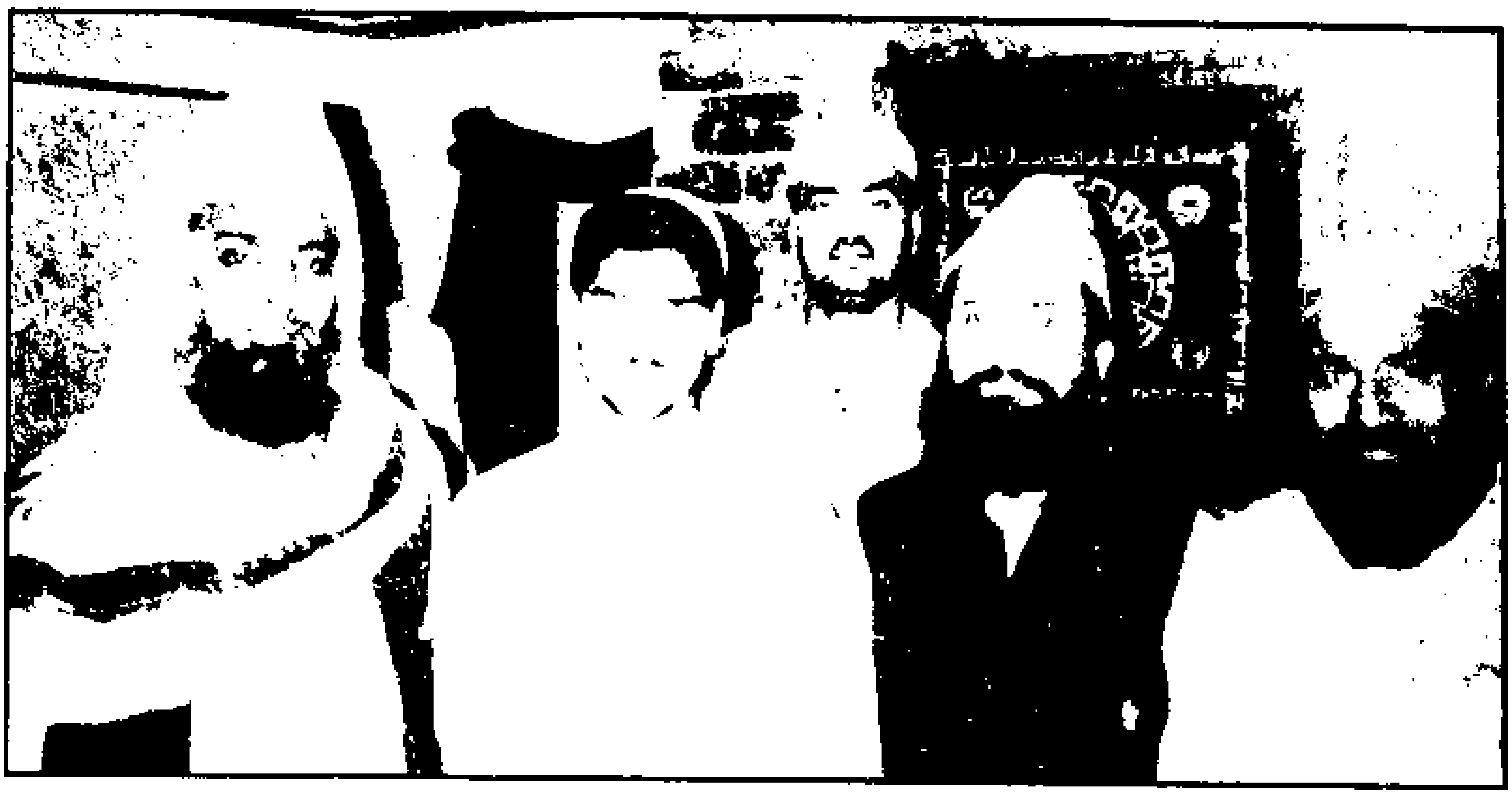

مولانا حافظ عبدالقادر صاحب قادری نوشاہی' مولانا محمد حنیف رضا صاحب نقشبندی (بائیں جانب) اور ممتاز نعت خواں سید فصیح الدین صاحب سہروردی (دائیں سے دوسرے) کے ساتھ

برطانیہ آمد کا سلسلہ بھی جمعیت تبلیغ الاسلام کے توسط سے ہی ہوا۔ حضرت پیر ابوالکمال صاحب برق نوشاہیؒ جب پاکستان آتے تھے تو وہ اپنے تمام مدرسوں میں جاتے تھے اور قابل و ذہین طلباء کو اپنے ساتھ انگلینڈ لے جاتے تھے۔ حافظ عبدالقادر صاحب کو چونکہ نعت خوانی کا بے حد شوق تھا اس لئے پیر صاحب نے ان کے لئے سپانسرشپ بھیجی اور حکم دیا کہ وہ دس دن کے اندر انگلینڈ آنے کی تیاری کرلیں۔

بیعت کے حوالے سے حافظ عبدالقادر صاحب نوشاہی نے فرمایا "میرا سلسلہ طریقت نیر تابان طریقت' واقف رموز حقیقت' سلسلہ نوشاہیہ کے عظیم روحانی پیشوا حضرت علامہ پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی کے ساتھ ہے۔ میرے دوران تعلیم ہی قبلہ پیر ابوالکمال صاحب برق نوشاہی پکسواری تشریف لایا کرتے تھے اور میں نے 75-1974ء کے عرصہ میں ان سے بیعت کرلی تھی۔ وہ اللہ کے برگزیدہ بندے اور ولی تھے' پیر صاحب جب میرے استاد مکرم کے پاس تشریف لاتے تو وہ بھی پیر صاحب کی بڑی قدر کرتے تھے۔ معذور ہونے کے باوجود اٹھ کر نیچے بیٹھ جاتے اور مرشد کو اوپر بٹھا دیتے۔ پیر صاحبؒ کی نگاہ میں بڑا کمال تھا وہ اس شعر کی عملی تفسیر تھے

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

نعت خوانی کے ذوق کے حوالہ سے حافظ محمد عبدالقادر صاحب نوشاہی صاحب نے فرمایا کہ "ہمارے مدرسہ میں گیارھویں اور میلاد شریف کے جلسے ہوتے تھے جن میں بڑے بڑے نعت خواں تشریف لاتے تھے انہیں دیکھ کر اور سن کر مجھے بھی شوق ہوا' پھر میرے استاد محترم کی بھی یہ خواہش اور وصیت تھی چنانچہ میں نے یہ سلسلہ شروع کیا اور مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں نے برطانیہ کے علاوہ ہالینڈ' ناروے' فرانس سمیت بے شمار ممالک میں سرکار دو عالمؐ کی ثنا خوانی کی ہے' میں نعت کے طور پر کئی شعراء

Marfat.com

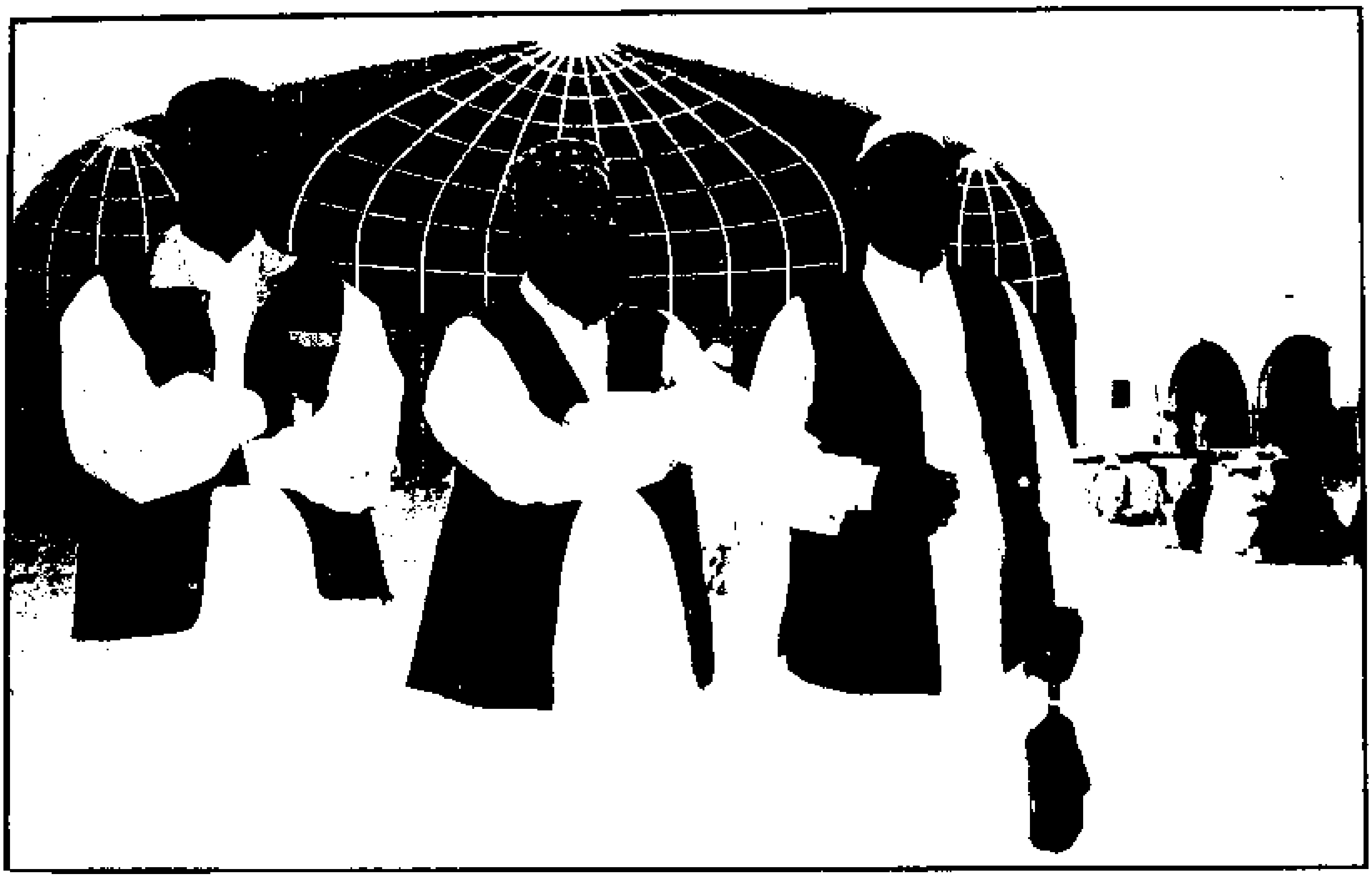

مولانا حافظ عبدالقادر صاحب نوشاہی داتا دربار میں اپنے بھائیوں دلاور حسین صاحب (دائیں) اور جابر حسین صاحب (بائیں) کے ساتھ

کا کلام پڑھتا ہوں جو مجھے یاد بھی ہے تاہم اپنے پیرو مرشد کا عربی' فارسی' اردو اور پنجابی نعتیہ کلام مجھے بے حد پسند ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے اپنے پیر صاحب کی خصوصی توجہات اور روحانی فیض ہی سے یہ شرف نصیب ہوا ہے کہ آج دنیا اس ناچیز کو سرکار کے ایک ثنا خواں کی حیثیت سے جانتی ہے"۔

برطانیہ میں دینی و تدریسی سرگرمیوں کے حوالے سے حافظ عبدالقادر صاحب نے بتایا کہ ابتدا میں انہیں ساؤتھ فیلڈ سکوئر کی مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام کے لئے منتخب کیا گیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے بریڈ فورڈ تین میں براؤننگ سٹریٹ' وکٹر سٹریٹ اور بریڈ فورڈ 9 میں بھی خدمات انجام دیں اور اب تین سال سے بریڈ فورڈ 8 تبلیغ الاسلام مسجد ٹارلین میں اقامت' خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

پاکستان اور برطانیہ کے تدریسی ماحول میں فرق کے حوالے سے حافظ صاحب نے فرمایا کہ "پاکستان میں دینی مدارس میں طلباء کو تقریباً" 20 گھنٹے تعلیم دی جاتی ہے جبکہ یہاں برطانیہ میں بچوں کو صرف دو تین گھنٹے تعلیم دی جاتی ہے جو کسی بھی طرح کافی نہیں ہے۔ فی استاد بچوں بچیوں کی تعداد بھی اتنی ہوتی ہے کہ انہیں پوری توجہ نہیں مل پاتی۔ پھر پندرہ سال قبل اور آج کے دینی ماحول میں بہت فرق آچکا ہے۔ ماضی میں بچوں کا رجحان خود بھی دینی تعلیم کی طرف ہوتا تھا' والدین بھی توجہ دیتے تھے جس کے نتیجہ میں اکیس بائیس سال کے نوجوان بھی دینی تعلیم حاصل کرتے تھے اور حفظ کے لئے بھی ذوق و شوق رکھتے تھے لیکن اب حالات مختلف ہیں اور صرف بچے دینی تعلیم کے لئے آتے نظر آتے ہیں' وہ بھی جنہیں والدین بھیجیں' نوجوان خود چل کر نہیں آتے۔ اس ضمن میں علماء کرام اور پیران عظام کو چاہئے کہ وہ والدین کو متوجہ کریں"۔

Marfat.com

مولانا حافظ عبدالقادر صاحب نوشاہی داتا دربار لاہور میں نعت خوانی کر رہے ہیں

مساجد میں بعض اوقات رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حافظ محمد عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ "اکثر صورتوں میں نمازیوں کو علم نہیں ہوتا بعض اوقات لوگ آپس میں پارٹیاں بنالیتے ہیں پھر منتظمین میں بھی سب لوگ دین سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور کم علمی کی وجہ سے ایسی صورتحال پیدا ہوتی ہے"۔ اپنی دینی سرگرمیوں کے حوالے سے حافظ عبدالقادر صاحب نے بتایا کہ کوئی ہفتہ اور اتوار ایسا نہیں گزرتا جب انہیں کسی نہ کسی پروگرام میں نعت پڑھنے کے لئے نہ بلایا جاتا ہو' وہ برطانیہ کے تقریباً" تمام شہروں میں ثناخوانی رسولؐ کے حوالے سے جا چکے ہیں۔ برطانیہ میں لوگ بڑے ذوق و شوق سے ان محفلوں میں آتے ہیں اور رات گئے تک یہ محافل جاری رہتی ہیں۔ حافظ عبدالقادر صاحب نے بتایا کہ ان کی شادی بھی برطانیہ کے ایک دینی گھرانے میں ہوئی ہے اور ان کے سسر الحاج محمد یونس صاحب اویسی کا بھی جمعیت تبلیغ الاسلام میں ایک سرگرم کردار ہے وہ تیرہ سال سے حجاج کے قافلے لے کر سعودی عرب جا رہے ہیں۔ 1997ء میں خود حافظ عبدالقادر صاحب نے بھی قافلے کی صورت میں اسلامی ممالک کا دورہ کیا جس کے دوران انہیں شام' اردن' فلسطین اور عراق میں انبیاء' اولیاء اور صالحین کے مزارات پر حاضری کا موقع ملا۔ انہوں نے حضرت غوث اعظمؒ کے مزار اقدس پر حاضری دی اور نعت خوانی کی' اس طرح انہیں مسجد اقصیٰ میں بھی اذان دینے کا اعزاز حاصل ہے۔

قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے حوالے سے حافظ محمد عبدالقادر صاحب نے فرمایا کہ پیر صاحب قبلہ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور انہیں دین کی مزید زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق اور ہمت دے۔ (آمین)

Marfat.com

خلیفہ قاری شفیق الاسلام زاہدی نقشبندی

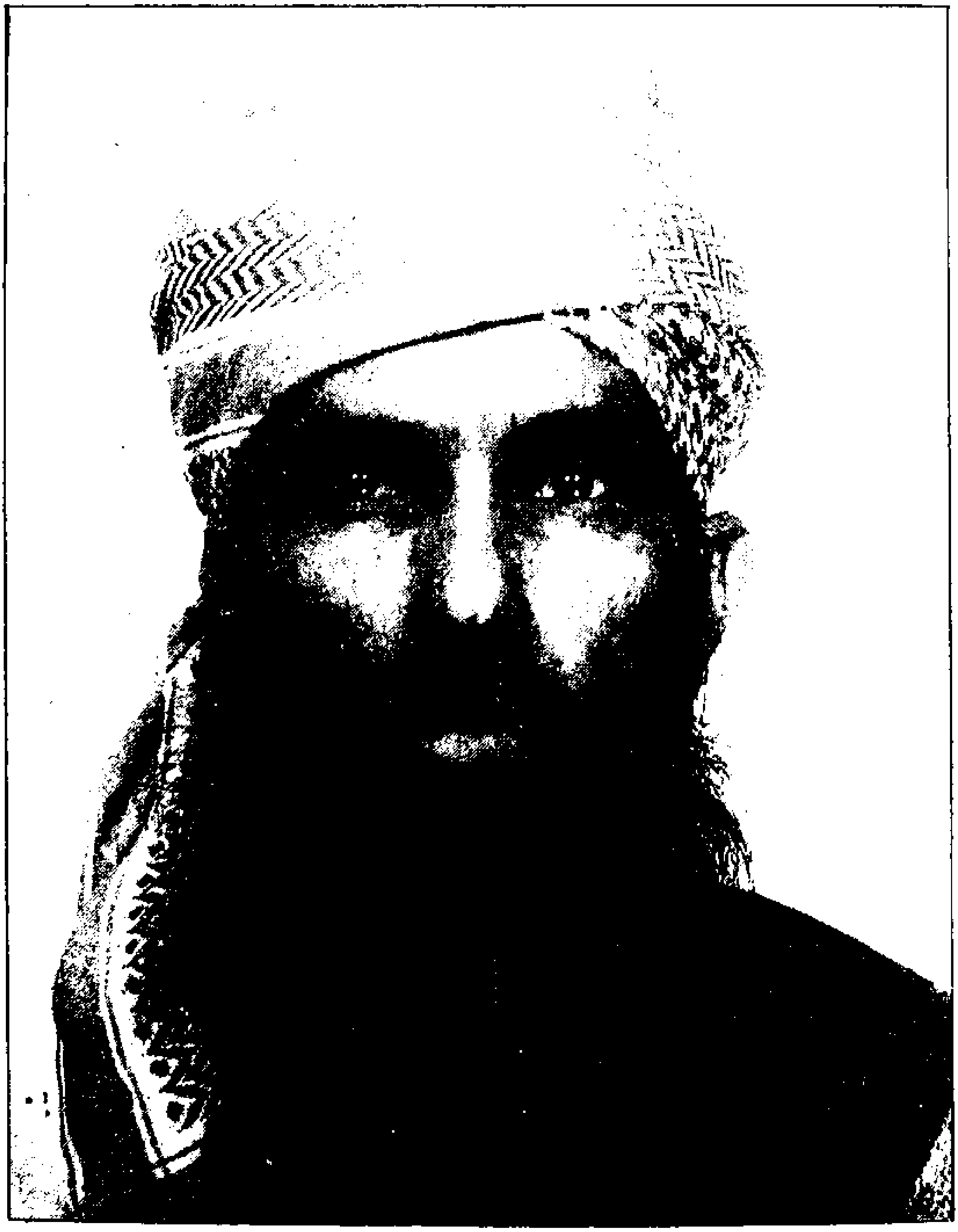

خلیفہ قاری شفیق الاسلام نقشبندی زاہدی صاحب 1986ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں انہیں تعلیم و تدریس کے سلسلے میں اپنے دور کے نامور اساتذہ اور علماء مشائخ سے اکتساب کا موقع ملا ہے وہ برطانیہ میں کئی دینی اداروں سے وابستہ رہے ہیں اور ان دنوں بریڈ فورڈ میں ہیں۔ محافل ذکر اور روحانی مجالس میں سرگرمی سے شرکت کے علاوہ دینی' تبلیغی و تدریسی خدمات بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

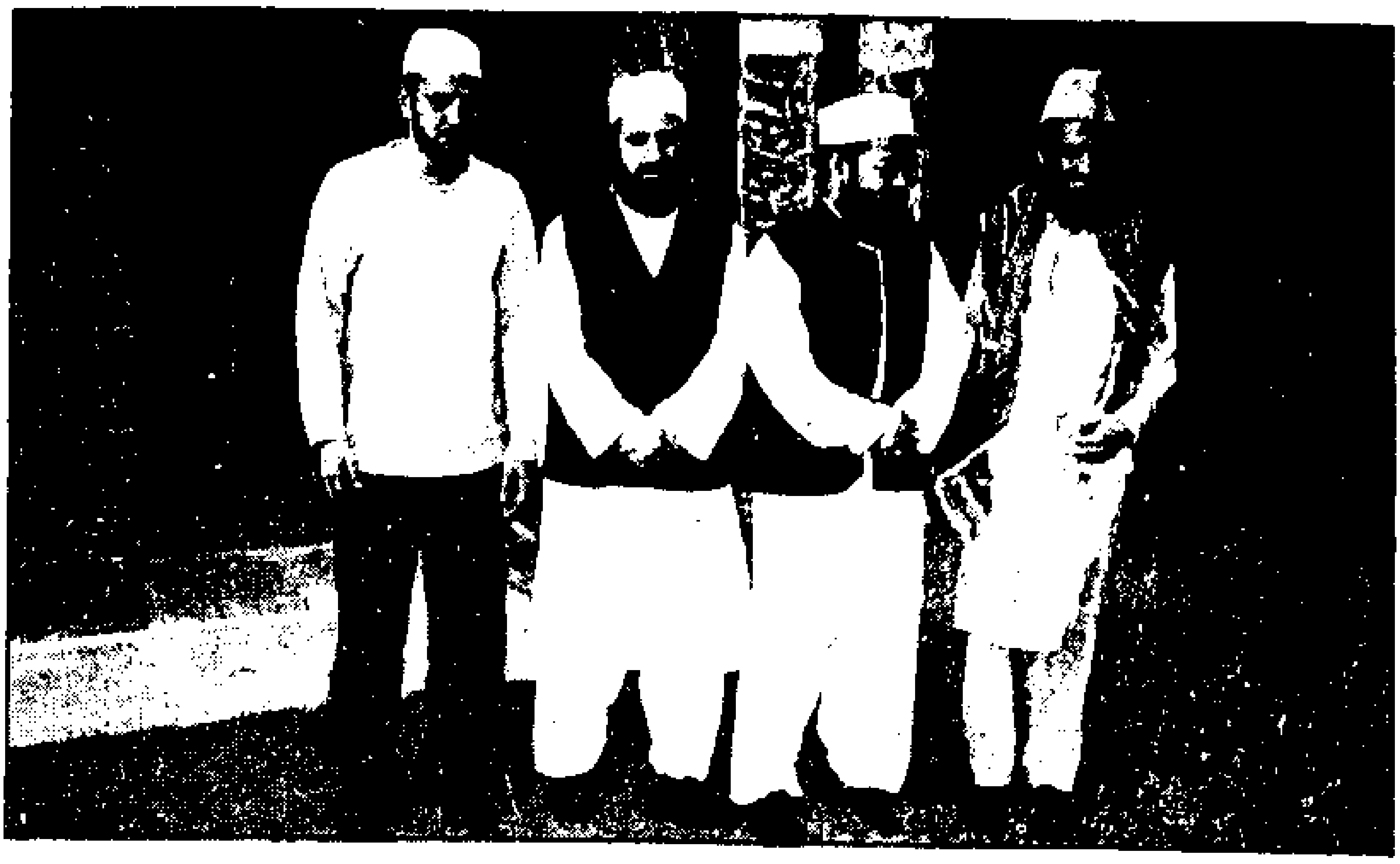

مولانا محمد شفیق الاسلام صاحب زاہدی' پیر جہانزیب صاحب قاسمی' ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی اور یاسین قاسمی

خلیفہ قاری شفیق الاسلام صاحب زاہدی نقشبندی یکم جنوری 1961ء کو آزاد کشمیر کے ضلع پونچھ میں بانڈی عباس پور میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک عمومی تعلیم اور ابتدائی دینی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ والد گرامی چوہدری شریف دین صاحب کا تعلق کچھ عرصہ پاک فوج سے رہا تھا۔ گھریلو ماحول شروع سے ہی دینی و مذہبی تھا۔ ان کے نانا علامہ مولانا علی محمد خان صاحب چشتی سلسلہ چشتیہ میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے خلیفہ مجاز تھے۔ قاری شفیق الاسلام صاحب نے ابتدائی دینی تعلیم علامہ مولانا علی محمد خان صاحب کے اور ان کے شاگرد حضرت مولانا محمد حسین صاحب چشتی سے حاصل کی۔ دینی کتب کے ساتھ گلستان اور بوستان کا مطالعہ بھی کیا۔ سید محمد شاہ صاحب فاضل دیوبند سے بھی کتب قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر پڑھی' فیصل آباد میں جامعہ نوریہ رضویہ اور جامعہ نعیمیہ میں مفتی محمد امین صاحب سے بھی اکتساب کا موقع ملا اور درس نظامی کی کتب پڑھیں۔ جامعہ حنفیہ رضویہ اور جامعہ امینیہ رضویہ میں بھی دینی تعلیم حاصل کی اور دورہ قرآن و مناظرہ کی تعلیم حاصل کی۔ قراءت و تجوید کے سلسلے میں مولانا منظور احمد صاحب نعیمی سے استفادہ کیا۔ کچھ عرصہ قصور میں بھی رہنے کا موقع ملا' وہاں حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری کے مدرسہ میں علامہ غلام رسول صاحب گوہر سے تعلیم حاصل کی۔

قاری شفیق الاسلام صاحب کے اساتذہ کرام میں علامہ مولانا علی محمد صاحب خلیفہ مجاز شہنشاہ گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب سرفہرست ہیں جو قاری صاحب کے رشتے میں نانا بھی ہیں۔ اسی طرح ان کے والد یعنی قاری شفیق الاسلام کے پرنانا فخر اولیاء حضرت میاں رستم علی صاحب قادری تھے۔ دوسرے اساتذہ میں علامہ مولانا حافظ احسان الحق صاحب تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں ہی بتا دیا تھا کہ ان کا وصال 12 ربیع الاول کو ہو گا اور اسی تاریخ کو ان کا وصال ہوا۔ ان کے علاوہ علامہ اشرف سیالوی صاحب

Marfat.com

شیخ الحدیث' علامہ فیض احمد صاحب اویسی حیدر آباد' علامہ مفتی محمد اشرف صاحب مراڑیاں شریف' علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب اور مولانا مفتی محمد نواب الدین صاحب قابل ذکر ہیں- قراء حضرات میں قاری محمد منظور احمد صاحب نعیمی اور قاری دین محمد صاحب نعیمی قابل ذکر ہیں-

قاری شفیق الاسلام صاحب نے اساتذہ کرام کے علاوہ جن دوسرے مشائخ سے استفادہ کیا ان میں پیر سید عبدالقادر صاحب سرگودھا' میاں شیر محمد صاحب نقشبندی ساہیوال' شیخ محمد ناظم الحقانی قبرص' پیر محمد منور بادشاہ صاحب صابر سجادہ نشین کھمکول شریف اور حضرت لالہ جی صاحبؒ گولڑہ شریف نمایاں ہیں ان کے علاوہ انہوں نے شیخ طریقت حضرت پیر محمد یوسف صاحب نگینہ سے اوراد فتحیہ کی اجازت لی- فقیہ عصر حضرت مفتی محمد امین صاحب' علامہ حافظ محمد احسان الحق صاحب رضوی اور حضرت علامہ محمد حنیف رضوی صاحب دلائل الخیرات اور دوسرے اوراد کی اجازت لی نیز اپنے استاد گرامی حضرت علامہ مولانا علی محمد صاحب چشتیؒ سے تعویذ و عملیات کی اجازت حاصل کی- قاری شفیق الاسلام صاحب نے مجموعی طور پر کم و بیش ڈیڑھ سو کے قریب علماء و مشائخ سے ملاقات کی' ان سے دینی تعلیم اور روحانی فیض حاصل کیا جو اپنی جگہ ایک بہت بڑی سعادت ہے-

سلسلہ بیعت و طریقت کے ضمن میں خلیفہ قاری شفیق الاسلام صاحب زاہدی نے فرمایا "غالباً" 1982ء میں جب میں فیصل آباد میں جامعہ نعیمیہ میں مولوی فاضل کا کورس کر رہا تھا تو وہاں موہڑہ شریف کے کچھ مریدین تھے' ان سے اور کچھ خلفاء حضرات سے بھی ملاقات ہوتی رہتی تھی- 25 سال پہلے پیر اولیاء بادشاہ صاحب سے ملاقات ہوئی تو سب سے پہلے میں نے ان سے موہڑہ شریف کا نام سنا- وقتاً "فوقتاً" دیگر اصحاب خاص طور پر پیر علاؤالدین صدیقی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ موہڑہ شریف ایک مشہور و معروف آستانہ ہے- میں نے رائے ونڈ مصطفےٰ آباد میں جامعہ نظامیہ کے زیر اہتمام کانفرنس میں پیر محمد زاہد خان صاحب کا نام خصوصی طور پر سنا' ان کا تذکرہ میں جب بھی سنتا تو دل میں ایک کسک سی پیدا ہوتی چنانچہ میں فیصل آباد سے موہڑہ شریف خواجہ پیر محمد زاہد خان صاحب کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور پہلی ملاقات میں ہی ان سے بیعت کر لی' کچھ ہی عرصے بعد انہوں نے خلافت عطا فرما دی' پھر یہ تعلق قائم رہا- آنا جانا بھی ہوتا رہا اور انہوں نے کئی چیزوں کی خصوصی اجازت بھی عطا فرمائی- موہڑہ شریف کے پیر اولیاء بادشاہ صاحب آزاد کشمیر بھی تشریف لے گئے اور انہوں نے عباس پور میں ایک مسجد اور دارالعلوم کی بنیاد رکھی اور اب یہ تین منزلہ دارالعلوم اور بہت بڑی مسجد پر مشتمل ایک ادارہ ہے-"

برطانیہ آمد سے قبل کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے قاری شفیق الاسلام صاحب نے فرمایا کہ " فیصل آباد سے 85-1984ء میں درس نظامی اور قراءت کی تعلیم کے بعد مولوی فاضل اور تنظیم المدارس کا امتحان اور دورہ حدیث مکمل کرنے کے ساتھ ہی فیصل آباد کے مختلف اداروں میں پڑھانے کا سلسلہ جاری رہا- کئی مساجد میں امامت اور خطابت کے فرائض ادا کیے لیکن باقاعدگی سے نہیں' اسی طرح تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا-

Marfat.com

برطانیہ آمد کے ضمن میں خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ "1986ء میں علامہ ابوالمحمود نشتر صاحب کی دعوت پر میں بطور وزیٹر یہاں آیا اور راچڈیل میں جامعہ چشتیہ منیر الاسلام میں ابتدائی طور پر کام کیا- یہ ادارہ مفتی منیر الزماں صاحب چشتی اور ان کے داماد مولانا محمد اعظم صاحب چشتی کا ہے پھر مفتی صاحب کے ساتھ شیفیلڈ میں بھی منسلک رہا- ترى ڈون ٹاؤن آئرلینڈ میں چھ ماہ کام کرنے کے بعد برنلے میں بھی کچھ عرصہ خدمات انجام دیں- ووڈفیلڈ کی جامع مسجد اور بعض دیگر مساجد میں بھی کام کیا- ذکر و فکر کی محافل میں شرکت اور انعقاد کا سلسلہ ساتھ ساتھ جاری رہا لیکن یہاں کے حالات کی وجہ سے کہیں مستقل قیام نہیں رہا- 1990ء میں بریڈ فورڈ مستقل قیام ہوا' میں یہاں سے دوسرے شہروں میں جاتا رہا اور تدریس' نماز جمعہ کی امامت و خطابت' ناظرہ قرآن پاک اور دوسری دینی خدمات انجام دیں-

حضرت پیر آفتاب احمد صاحب قاسمیؒ سے اپنے تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے قاری شفیق الاسلام صاحب نے فرمایا پیر صاحب میرے قریبی دوست خلیفہ محمد صابر قاسمی صاحب کے پاس تشریف لائے اور وہاں ان سے میری ملاقات ہوئی پھر ان کے ساتھ کئی محافل میں شرکت ہوئی تو انہوں نے بھی وہیں مجھے خلافت عطا فرمائی - بولٹن میں بہت زیادہ محافل ہوئیں اور ان کی مجلسوں میں حاضری رہی- حضرت امام العارفین پیر آفتاب قاسمیؒ ایک انتہائی کشادہ قلب اور مختلف الخیال قسم کے بزرگ تھے' حسن اخلاق ایسا کہ کوئی فرد کسی بھی گروپ یا سلسلے سے تعلق رکھتا ہو ان کی محفل میں شرکت کر کے ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا- ہر فرد سے خوش اخلاقی سے پیش آتے' گھروں میں محافل منعقد کرتے- تقاریر میں فرقہ پرستی کی بجائے طریقت و شریعت کے موضوع پر اظہار خیال کرتے اور لوگوں کو اتباع شرع کی تلقین کرتے' خود بھی تابع شریعت تھے' ہر فرد انہیں پسند کرتا تھا- ان کی زیادہ محبت غریب اور مسکین لوگوں کے ساتھ ہوتی- گویا وہ فکر محمدیؐ کی ایک مثال تھے' کوئی فرد چاہے وہ عالم ہو یا عام آدمی' ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا- علی شیخ صاحب ایک مقامی بزرگ ہیں جن کے بہت سے مریدین ہیں وہ بھی پیر آفتاب قاسمی کی مجلس میں آتے- خلفاء صاحبان ان سے بیعت ہوتے اور اپنے خاندان والوں کو بھی بیعت کرواتے- بعض اوقات یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ مرید تو فلاں پیر صاحب کا ہوں لیکن محبت اور عقیدت پیر آفتاب احمد قاسمی صاحب کے ساتھ ہے' تو یہ ان کی شخصیت کا ایک پہلو ہے کہ وہ علم و عمل کا ایک بہترین نمونہ تھے"-

برطانیہ میں مشائخ عظام کی خدمات کے بارے میں قاری شفیق الاسلام صاحب نے فرمایا کہ "پاکستان اور انڈیا سے آنے والے مشائخ کے ذریعے یہاں دین کو فروغ ملا ہے اور مسلمانوں کو فوائد حاصل ہوئے ہیں- ان میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے دین کا بہت زیادہ کام کیا- انہوں نے برطانیہ میں ادارے اور مساجد بنائیں' اس سلسلے میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی خدمات سرفہرست اور ناقابل فراموش ہیں- ان کے علاوہ پیر علاؤالدین صاحب صدیقی کا برمنگھم اور ڈیوزبری میں مدرسہ ہے- سلطان فیاض الحسن صاحب اگرچہ یہاں مستقل نہیں رہتے' آتے جاتے رہے ہیں لیکن

Marfat.com

برمنگھم' بریڈ فورڈ" نوٹنگھم اور برسٹل میں ان کے ادارے کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح کچھ اور لوگ بھی دین کا کام کر رہے ہیں۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء اور مشائخ باہم اتحاد واتفاق سے رہیں اور یہ محسوس کریں کہ ہماری تربیت تو ایک اسلامی معاشرے میں ہوئی ہے اس لئے ہم پر غیر مسلم افراد اور برطانوی معاشرہ زیادہ اثر انداز نہیں ہو سکتا لیکن یہاں جو بچے ہیں ان پر اس ماحول اور معاشرے کا اثر ہونا ایک قدرتی بات ہے کیونکہ وہ سکولوں اور کالجوں میں زیادہ اور علماء و والدین کے پاس کم وقت گزارتے ہیں۔ پھر جب وہ مساجد میں جھگڑے اور علماء مشائخ کے درمیان اختلافات دیکھتے ہیں تو وہ دین سے متنفر ہونے لگتے ہیں۔ اس کا واحد حل یہ ہے کہ والدین علماء کے ساتھ پورا تعاون کریں اور علماء مشائخ باہم اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کریں"۔

خلیفہ شفیق الاسلام صاحب زاہدی نے فرمایا کہ "ایک اور مسئلہ زبان کا ہے جو جلسے' کانفرنسیں اور تقریریں ہوتی ہیں ان میں ہونے والی تقاریر عام طور پر بچوں کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ علماء کرام کو چاہئے کہ وہ آسان اردو یا اس زبان میں بات کریں جو بچوں کی سمجھ میں آئے' انگریزی میں بھی تقاریر ہونی چاہئیں اور انگریزی جاننے والے علماء کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔"

اپنی تصنیفی و تالیفی خدمات کے ضمن میں قاری شفیق الاسلام صاحب زاہدی نقشبندی نے فرمایا کہ "میں اپنے طور پر اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ برطانیہ میں بچوں کے لئے کوئی دینی نصاب ہونا چاہئے' چھوٹے چھوٹے پمفلٹ آسان زبان میں تیار کئے جائیں جو بنیادی مسائل' تاریخ اسلام' صحابہ کرامؓ اور اولیاء عظامؒ کے بارے میں مفید معلومات مہیا کریں۔ یہ لٹریچر اردو اور انگلش دونوں میں ہونا چاہئے۔ میں نے کچھ رسائل لکھے ہیں جو اردو میں ہیں۔ امام ربانی کے مکتوبات پر مبنی "ارشادات ربانی"۔ تصوف سے متعلق "تسلیم عارف"۔ "مکتب زندگی"۔ اختلافی مسائل کے بارے میں دلائل پر مبنی "مقالات زاہدی"۔ پانچ بنیادی مسائل کے بارے میں "پنج مسئلے"۔ رد قادیانیت پر ایک کتاب "کفریات مرزا"۔ "انوار طریقت" ۔تصوف اور تبلیغ الاسلام سے متعلق ایک رسالہ ہے۔ حضور نبی کریمؐ کے بارے میں قرآن پاک کی آیات کے ترجمے اور تشریح پر مبنی کتاب "الایات البینات فی فضائل سیدالکائنات"۔ رسالہ ختم نبوت کے علاوہ تجوید کے حوالے سے بھی دو رسائل فضیلت تجوید اور قراءت و تجوید تحریر کئے ہیں۔ سرکار موہڑویؒ کے بارے میں ایک چھوٹا سا رسالہ اور پیر زاہد خان صاحب کے بارے میں بھی ایک مضمون تحریر کیا ہے۔ چند سپاروں اور سورتوں کا ترجمہ و تفسیر بھی تحریر کی ہے لیکن خود کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ مفسرین کی صف میں شامل ہو جاؤں - "احکام اسلام"۔ "فیضان طریقت"۔ "شان اولیاء"۔ "خطبات زاہدی"۔ اور "کرامات اولیاء"۔ بھی میری مختصر تصانیف ہیں۔ دو سو کے قریب احادیث بھی جمع کی ہیں۔ دیگر کتابچوں اور رسائل میں "رسالہ کشف المعارف"۔ "رسالہ مقصد زندگی"۔ "مقالات زاہدی"۔ "بکھرے موتی"۔ "مختصر درس فاتحہ"۔ "تفہیم الاسلام"۔ "سراپا رحمت مصارف اسراء" اور "اقوال الصالحین" شامل ہیں۔

Marfat.com

مولانا حافظ محمد طفیل گودھڑہ صدیقی نقشبندی

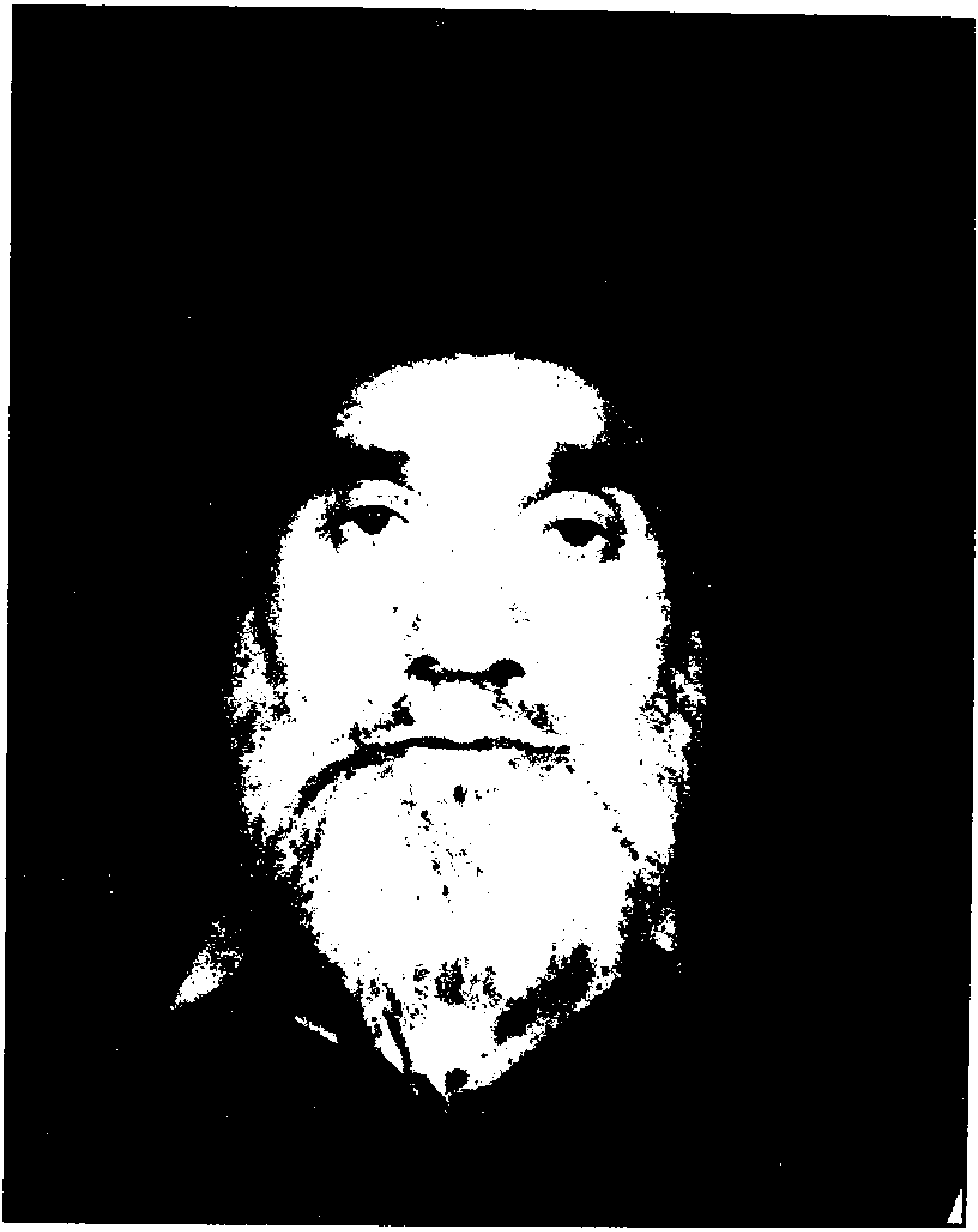

مولانا حافظ محمد طفیل صاحب گودھڑہ صدیقی نقشبندی 1994ء سے برطانیہ میں مختلف جگہ پر دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آج کل وہ جامع مسجد غوثیہ ووسٹر میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی ان کے زیر انتظام جامعہ صدیقیہ تجوید القرآن دیناپور ضلع ملتان میں طلباء طالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

Marfat.com

حافظ محمد طفیل صاحب کی پیدائش 1945ء میں بھارت کی ریاست پٹیالہ کی تحصیل فیروز پور کے قصبے بوھا میں ہوئی۔ ان کے والد گرامی کا نام پیر محمد علی صاحب گودھڑہ صدیقی ہے جو اگرچہ پیشے کے اعتبار سے زمیندار تھے لیکن ایک نیک اور برگزیدہ شخصیت تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ان کے اہل خانہ پاکستان میں دیناپور ضلع ملتان میں آباد ہوئے۔ والد گرامی پاکستان آنے کے کچھ ہی عرصہ بعد انتقال فرما گئے۔ حافظ محمد طفیل صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے نانا محترم حافظ شاہ محمدؒ صاحب سے حاصل کی جو ایک صاحب علم اور ولی کامل تھے' انہوں نے اپنی زندگی میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو حافظ قرآن بنایا۔ وہ ساٹھ برس تک دین کی خدمت اور مسجد میں امامت و خطابت کرتے رہے۔ بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔

حافظ محمد طفیل صاحب نے 18 سال کی عمر میں اپنے نانا محترم سے حفظ قرآن کی تکمیل کی۔ اور ان کی وفات کے بعد اسی مسجد کے ساتھ جامعہ صدیقیہ مدینہ مسجد کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور وہاں تدریس اور خطابت کا سلسلہ جاری رکھا۔ حافظ صاحب نے جامعہ حمیداللہ شجاع آباد اور فیصل آباد میں مولانا غلام رسول صاحب کے پاس کچھ دینی کتابیں پڑھیں اور درس نظامی کی تکمیل فیصل آباد سے کی جس کے بعد وہ اپنے گاؤں دیناپور ملتان واپس آگئے لیکن ملتان واپسی سے قبل ہی ان کے نانا حافظ شاہ محمد صاحب کا انتقال ہو چکا تھا۔ حافظ محمد طفیل صاحب نے فرمایا کہ جامعہ صدیقیہ تجوید القرآن میں پہلے صرف ناظرہ قرآن پاک پڑھایا جاتا تھا اب وہاں ایک قاری صاحب کا انتظام ہے جو تجوید کے ساتھ کلام پاک پڑھاتے ہیں۔ حافظ صاحب کے برطانیہ آنے کے بعد اب یہ ادارہ ان کے صاحبزادے محمد سیف اللہ فاروق صاحب کی نگرانی میں چل رہا ہے جنہوں نے اسلامیات' انگریزی اور اکنامکس میں ایم اے کیا ہوا ہے' وہ ادارے کے مہتمم بھی ہیں اور وہیں ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی ہیں۔

سلسلہ بیعت کے حوالے سے حافظ محمد طفیل صدیقی صاحب نے بتایا کہ میرا سلسلہ طریقت نقشبندی ہے۔ میرے والد گرامی' محترم نانا جان اور اب میں خود اسی سلسلے سے وابستہ ہوں۔ میرے والد صاحب نے انڈیا میں ایک بزرگ سے بیعت کی تھی۔ میری عمر اس وقت صرف چھ ماہ تھی۔ میں نے کوٹلی میں صاحبزادہ قاضی محمد صادق صاحب چھچھوی کے ہاتھ پر 65-1964ء میں بیعت کی۔ ہمارے ہاں کے اکثر علماء کرام ان سے بیعت ہیں۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ ہیں۔ میں ملتان سے اکثر کوٹلی جایا کرتا تھا تو دو تین مرتبہ وہاں جانے کے بعد میں نے ان کا انتخاب کیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حافظ محمد طفیل صاحب صدیقی نے بتایا کہ میرا سلسلہ نسب حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملتا ہے۔ میرے والد تک 39 پشتیں ہو چکی ہیں چالیسویں پشت میری اور اکتالیسویں میرے بچوں کی ہے۔

اپنی برطانیہ آمد کے بارے میں حافظ محمد طفیل صاحب نے بتایا کہ میں پہلی بار 1994ء میں برطانیہ آیا تھا۔ میرے جہلم کے ایک دوست محمد عجائب صاحب نے جو لندن میں رہتے تھے' مجھے بلوایا تھا لیکن سردی بہت تھی اور میں بیمار ہو گیا اس لئے ایک ہفتے بعد واپس چلا گیا۔ پھر دوبارہ میں ملٹی پل ویزے کے

Marfat.com

ساتھ گرمیوں میں خود آیا- میں برمنگھم میں رہا کرتا تھا اور ہر سال واپس چلا جایا کرتا تھا' اب دو سال سے مستقل رہ رہا ہوں- میں نے برمنگھم کے ادارے انوار العلوم میں خدمات انجام دی ہیں' پہلے رمضان شریف میں پاکستان چلا جایا کرتا تھا لیکن گزشتہ سال سے رمضان میں بھی برطانیہ میں ہی رہا- اب یہاں کے لوگوں نے کہا ہے کہ وہ مستقل طور پر مجھے یہاں رکھنا چاہتے ہیں چنانچہ میں جامع مسجد غوثیہ ووسٹر سے وابستہ ہوں- یہ زیادہ بڑا مدرسہ نہیں ہے یہاں 100 کے قریب بچے اور بچیاں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں- میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض ادا کر رہا ہوں- ناظرہ قرآن کی کلاس میں لیتا ہوں جبکہ حافظ محمد مقصود احمد صاحب دوسری کلاس لیتے ہیں' اسی طرح بچیوں کی کلاس میرے پاس اور بچوں کی کلاس ان کے پاس ہے- حافظ صاحب نے کہا کہ بچوں کو دینی تعلیم دینے کے ضمن میں انگلش کا مسئلہ درپیش تھا لیکن اب آہستہ آہستہ یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے-

برطانیہ میں علماء اہلسنّت کی خدمات کے حوالے سے حافظ محمد طفیل صاحب نے فرمایا کہ میرے علم اور مشاہدے کے مطابق وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے بڑا کام کر رہے ہیں- مساجد اور مدارس کے قیام کے علاوہ جو دینی جلسے اور کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں کے ذریعے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں- انہوں نے کہا کہ ایسے علماء کرام کی ضرورت ہے جو یہاں کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خدمات انجام دے سکیں وہ نہ صرف دینی علوم پر عبور رکھتے ہوں بلکہ انگریزی سے بھی واقف ہوں- اگر ایسے علماء خود برطانیہ میں موجود اداروں کے ذریعے تیار ہو کر سامنے آئیں تو ان کی خدمات زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہیں اور برطانیہ میں ایسے ادارے موجود ہیں اور وہ اس ضمن میں کوششیں بھی کر رہے ہیں-

مساجد میں ناخوشگوار واقعات کے ضمن میں حافظ صاحب نے فرمایا کہ ایسے واقعات اتفاقی ہوتے ہیں اگر قرآن و سنت پر پوری طرح عمل کیا جائے' سادگی کو اپنایا جائے' تکبر اور غرور سے بچا جائے تو ایسی صورتحال درپیش نہیں ہو گی- انہوں نے کہا کہ علماء کرام اور مشائخ سب کو اس ضمن میں اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہئے کیونکہ جب تک ہم اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا سمجھنے اور بننے کی کوشش کرتے رہیں گے اس وقت تک اختلافات' لڑائی اور جھگڑے سامنے آتے رہیں گے لیکن اگر ہم صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلیں تو کوئی خرابی اور بدمزگی پیدا نہیں ہو گی- اس سلسلے میں میری علماء و مشائخ اہلسنّت سے بھی یہ اپیل ہے کہ جب وہ برطانیہ آئیں تو کوئی ایسا تاثر پیش نہ کریں جو کسی خاص طبقے یا گروپ کی حمایت پر مبنی ہو- انہیں چاہئے کہ اگر کوئی باہمی اختلافات ہیں بھی تو انہیں نظرانداز کر کے خود کو مسلک اہلسنّت کی ترویج و ترقی کے لئے وقف کر دیں-

Marfat.com

خلیفہ صوفی محمد عبدالرزاق نقشبندی

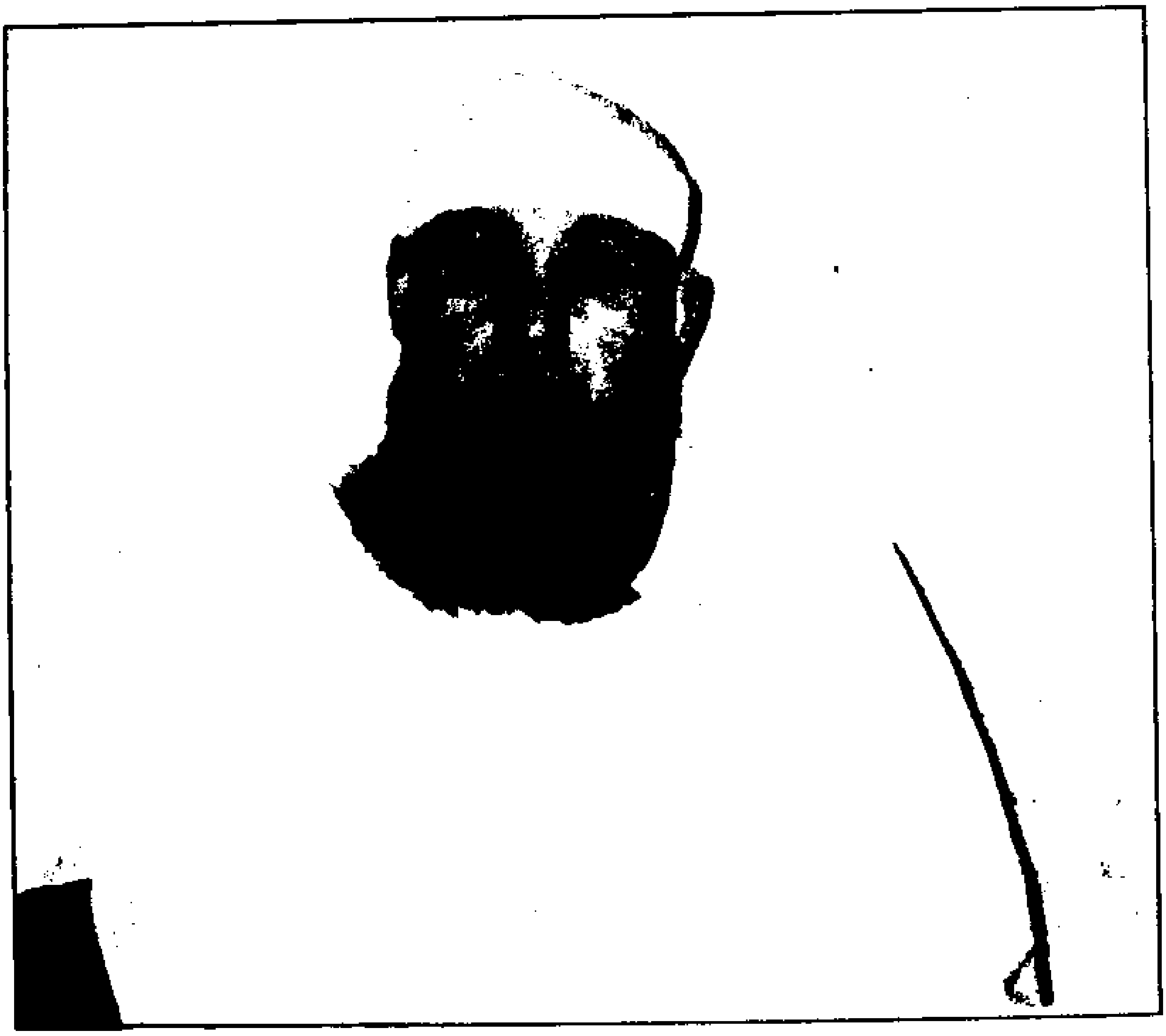

خلیفہ صوفی محمد عبدالرزاق خان صاحب نقشبندی کا تعلق دربار عالیہ موہڑہ شریف سے ہے۔ آپ الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب کے خلیفہ مجاز اور آستانہ اوراد نظیریہ مانچسٹر کے مہتمم ومتولی ہیں۔ صوفی محمد عبدالرزاق صاحب 1952ء میں ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں کے نواحی گاؤں باولی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم صوفی محمد سردار خان صاحب بحری فوج میں چیف پیٹی آفیسر کے عہدہ پر فائز تھے لیکن ساتھ ہی وہ ایک انتہائی پرہیزگار' عبادت گذار اور درویش صفت انسان تھے' وہ حضرت خواجہ پیر غلام سرور مجددی آف باولی شریف کے دست مبارک پر بیعت تھے جو حضرت باباجی خواجہ محمد قاسم صاحب صادق موہڑویؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ تاہم صوفی محمد سردار خان صاحب عمر کے آخری حصہ میں حضرت خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب کے والد گرامی حضرت خواجہ پیر نظیر احمد صاحبؒ موہڑوی کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ صوفی صاحب ملازمت کے دوران بھی اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر اپنا تمام وقت اللہ کی یاد میں گزارتے' ہفتہ میں ایک بار حلقہ ذکر کا اہتمام کرتے اور اللہ کی مخلوق کو اللہ کے ذکر کی طرف بلاتے۔ وہ اسی کو بہتر عبادت سمجھتے تھے اور انہوں نے اس کے لئے اپنی ساری زندگی

Marfat.com

الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب ہائی و یکمب میں محفل ذکر میں تشریف فرما ہیں' خلیفہ صوفی عبدالرزاق صاحب اور دیگر خلفاء موجود ہیں

وقف کردی تھی۔

خلیفہ صوفی محمد عبدالرزاق صاحب کے دادا بزرگوار الحاج صوفی اللہ ودھایا خان صاحب ؒ حضرت باباجی محمد قاسم صاحب صادق موہڑوی ؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ حضرت باباجی صاحب ؒ سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے بعد باولی شریف میں ہی قیام فرما ہو گئے تھے۔ آپ نے تمام زندگی اللہ کی مخلوق کی خدمت کے لئے وقف کئے رکھی' آپ ذکر کی محفل منعقد کرتے اور اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے عشق و محبت میں زندگی گزارنے کی تعلیم فرماتے۔ آپ فروری 1979ء میں ربیع الاول شریف کی 13 تاریخ کو اپنے معبود حقیقی کی رحمتوں میں جا پہنچے اور اپنے پیر بھائی حضرت خواجہ پیر غلام سرور مجددی ؒ کے مزار مبارک میں قدموں کی جانب مدفون ہوئے۔

خلیفہ صوفی محمد عبدالرزاق صاحب نے فرمایا کہ "میں غوث الامت حضرت باباجی خواجہ محمد قاسم موہڑوی ؒ کی دعاؤں سے پیدا ہوا تھا اور جب میری عمر پانچ سال تھی تو میرے دادا بزرگوار مجھے ساتھ لے کر ولی کامل حضرت خواجہ پیر نظیر احمد صاحب موہڑوی ؒ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کی کہ حضور اس بچے کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ حضرت پیر صاحب نے زبان مبارک سے کچھ خاص الفاظ دادا بزرگوار کو فرمائے پھر مجھے بہت پیار کیا اور خصوصی توجہ' نذر اور مبارک دعاؤں سے مالا مال فرمایا۔ آنے والے پہلے جمعۃ المبارک کی نماز میں مجھے اپنے ساتھ دائیں جانب کھڑا کیا' اسی دن سے میرا روحانی سفر شروع ہو گیا۔ اس روز جو کچھ حضرت خواجہ پیر نظیر احمد صاحب ؒ نے فرمایا اسے سن کر بس یہی کہا جا سکتا ہے۔

سوہنے منہ تھیں ہیں پھول جھڑدے
لفظ نگینے دل وچ جڑدے
کردا جب تقریر قطب زمانے دا

Marfat.com

خلیفہ صوفی عبدالرزاق صاحب نے کہا کہ حضرت پیر نظیر احمد صاحبؒ نے اس روز مجھ پر جو خصوصی توجہ فرمائی اور مجھ ناچیز کے لئے جو مبارک دعائیں فرمائیں ان کے اثرات اسی وقت سے میری ساری زندگی پر مرتب رہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہیں گے۔

صوفی عبدالرزاق صاحب نے ابتدائی دینی و دنیاوی تعلیم پاکستان ہی میں حاصل کی انہوں نے خصوصاً" دینی تعلیم استاذالعلماء حضرت مولانا غلام علی صاحبؒ سے حاصل کی جو دربار عالیہ چورہ شریف کے خلیفہ مجاز تھے۔ مولانا غلام علی صاحبؒ اپنا زیادہ تر وقت اللہ کی یاد میں گزارتے تھے۔ اپنے شاگردوں سے بے حد پیار کرتے تھے ان کا تدریس کا انداز ایسا تھا کہ جسے ایک بار جو سبق پڑھا دیا وہ اسے کبھی بھولتا نہیں تھا۔ صوفی عبدالرزاق صاحب 14 سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کے پاس برطانیہ آگئے۔ یہاں آکر انہوں نے انجینئرنگ کالج میں 5 سال تعلیم حاصل کی اور انجینئرنگ کی سند حاصل کی۔ اسی دوران انہوں نے حضرت خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب کے دست مبارک پر سلسلہ نسبت رسولی میں بیعت کی اور پیر صاحب نے انہیں فیوض و برکات سے نوازا۔ پیر صاحب ہی نے انہیں خلافت سے بھی نوازا اور حکم دیا کہ مانچسٹر جاؤ اور اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف رجوع کرو جو کہ مالک حقیقی ہے اور یہی افضل عبادت ہے۔ خلیفہ صاحب نے مانچسٹر میں ذکر و فکر اور تبلیغی و دینی خدمات کے ساتھ ساتھ "نیچرل ہرب" کے مضمون میں 3 سال کی تعلیم کے بعد ڈگری حاصل کی۔

خلیفہ صوفی عبدالرزاق صاحب کے زیر اہتمام مانچسٹر 8 میں آستانہ عالیہ پر ہر ہفتہ مجلس ذکر اور اوراد نظیریہ اور ہر ماہ گیارہویں شریف منعقد ہوتی ہے جبکہ دیگر مختلف مقامات پر بھی مجلس ذکر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ اسی ذکر کی برکت سے کئی ہندوان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں اور بہت سے غیر مذہب لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو کر ایمان کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ خلیفہ صاحب نے کہا کہ ذکر و فکر ہے تو سب کچھ ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔ زندہ انسان مردہ ہے۔ ذکر سے جو سب سے بڑی نعمت حاصل ہوتی ہے وہ سکون قلب ہے' ذکر شیطان کے وار سے بچنے کے لئے ایک ڈھال ہے۔ اللہ کے ذکر سے دنیا کی جھوٹی محبت دل سے دور ہو جاتی ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی سچی محبت دل کو حاصل ہو جاتی ہے۔

خلیفہ صوفی عبدالرزاق صاحب نے اپنے مرشد الحاج پیر ہارون الرشید صاحب کے بارے میں کہا کہ وہ اس دور کی بہت عظیم ہستی ہیں' یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے پر ان کی خصوصی نظر کرم ہے' مجھے ہر لمحہ ان کی رہنمائی اور فیض حاصل ہے' میری زندگی میں ایسے کئی واقعات رونما ہوئے ہیں جو ان کی بزرگی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ برطانیہ کے اکثر شہروں میں پیر صاحب کے مریدین و معتقدین موجود ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے اور وہ برمنگھم' ہائی ویکمب' بریڈ فورڈ' گلاسگو میں منعقد ہونے والی عرس کی تقاریب میں بھاری تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ برطانیہ میں مانچسٹر سمیت سلسلہ نسبت رسولیؐ کے جتنے بھی مراکز ہیں وہ خدا کے فضل و کرم سے بہت کامیابی سے دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہاں الحاج خواجہ پیر

Marfat.com

الحاج خلیفہ صوفی عبدالرزاق خان صاحب اور ان کے سسر مکرم

ہارون الرشید صاحب کے جو بھی خلفاء ہیں وہ اس قدر بے لوث ہیں کہ وہ اپنے کام کاج چھوڑ کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دین اور سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں' چونکہ ان کے دلوں میں دنیاوی لالچ نہیں ہے اس لئے ان سے ہمیشہ اچھائی کی توقع کی جاسکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سلسلہ طریقت کو یہاں بہت فروغ حاصل ہو رہا ہے اور اس سلسلے میں تمام خلفاء کی بالعموم اور پیر الحاج علامہ حکیم عبدالخالق صاحب مجددی (لندن) اور الحاج پیر محمود حسین صاحب (بریڈ فورڈ) کی بالخصوص کاوشیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ تاہم یہ کاوشیں اپنی جگہ 'لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سارا فیض حضرت پیر ہارون الرشید صاحب کا ہے جن کی شخصیت کی بزرگی' فیوض و برکات اور دعاؤں سے یہ تمام سلسلہ چل رہا ہے۔

خلیفہ صوفی عبدالرزاق صاحب نے کہا کہ میرے مرشد کے بقول برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام پر کاربند اور عمل پیرا رکھنے اور برے ماحول سے بچانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ انہیں قرآن مجید صحیح طریقے سے پڑھنا اور سمجھنا آجائے کیونکہ قرآن پاک میں دو طرح کی برکات ہیں' ایک یہ کہ قرآن مجید پڑھ کر انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ دنیا میں اگر کوئی سچا دین ہے تو وہ صرف اسلام ہے' کیونکہ اس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو کسی دوسرے دین میں نہیں ہیں۔ دوسرے یہ کہ قرآن مجید کی یہ برکت عظیم ہے کہ انسان کو جتنی بھی تکلیف' اضطراب یا پریشانی ہو اسے پڑھ کر ذہنی و قلبی سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ جب انسان کو حاصل ہو جائیں تو وہ گمراہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہاں برطانیہ میں ضروری ہے کہ سب سے زیادہ توجہ قرآن مجید کی تعلیم پر دی جائے اور نئی نسل کو حقیقی معنوں میں قرآن مجید کی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے۔

Marfat.com

حافظ محمد ایاز قریشی نقشبندی

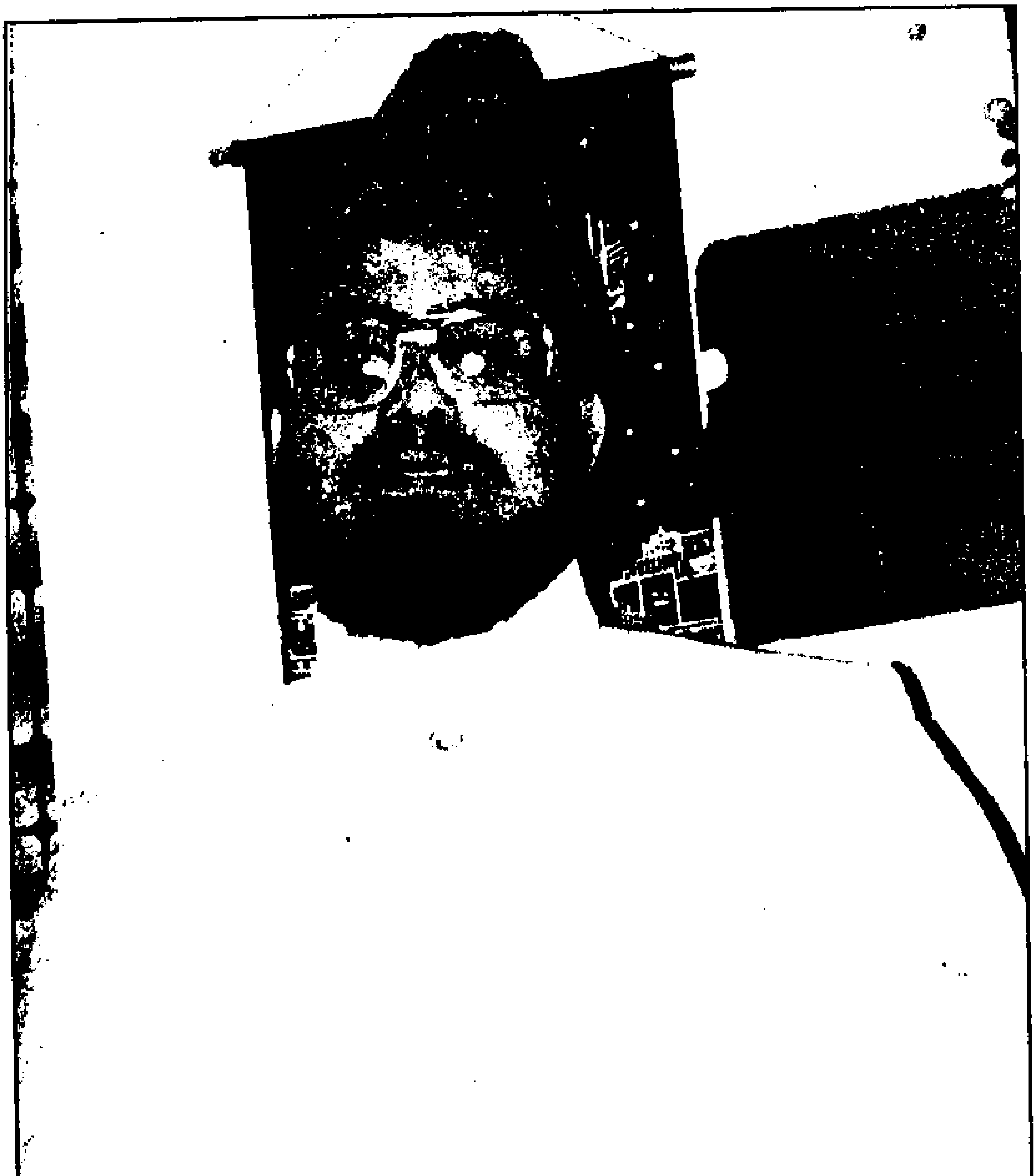

حافظ محمد ایاز قریشی صاحب نقشبندی کا شمار انگلینڈ کے ان علماء کرام میں ہوتا ہے جو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید عصری تعلیم سے آراستہ اور نئے تقاضوں سے واقف ہیں۔ انگلینڈ میں ان کی تدریسی خدمات کا عرصہ کم از کم 20 برسوں پر محیط ہے۔ وہ گزشتہ 14 برس سے بریڈ فورڈ کے شپلے کالج میں استاد کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں' اس کے ساتھ ساتھ وہ اسلامک سنٹراور اد نظیریہ بریڈ فورڈ میں بھی پچھلے چند برسوں سے بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں جو دربار عالیہ موہڑہ شریف کے خلیفہ الحاج پیر محمود

Marfat.com

حسین صاحب کی کوششوں سے قائم ہوا ہے اور اہم دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔ حافظ محمد ایاز قریشی صاحب جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام کئی دینی اداروں میں برسوں تک دینی و تدریسی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ وہ آج کل بھی ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ 8 میں مرکزی جامع مسجد و مدرسہ تبلیغ اسلام میں نوجوانوں کو انگلش میں اسلامیات کا GCSE کورس کروا رہے ہیں۔ وہ موہڑہ شریف کے حضرت الحاج پیر ہارون الرشید صاحب سے بیعت ہیں۔

حافظ محمد ایاز قریشی صاحب آزاد کشمیر میں میرپور کے قریب میاں محمد بخش صاحب کے دربار کھڑی شریف سے کچھ فاصلہ پر واقع گاؤں پنڈی سبھروال میں 13 نومبر 1956ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام محمد گلزار قریشی صاحب تھا۔ وہ 1962ء سے برطانیہ میں مقیم تھے اور ایک ٹیکسائل فیکٹری میں کام کرتے تھے۔ حافظ محمد ایاز صاحب 1969ء میں اپنے والد گرامی کے ساتھ برطانیہ آ گئے۔ پاکستان میں انہوں نے میٹرک تک اردو کی تعلیم حاصل کی تھی۔ برطانیہ آ کر انہوں نے بریڈ فورڈ میں پہلے ہاورڈ سٹریٹ کی مسجد میں اور پھر شیر برج روڈ پر جمعیت تبلیغ الاسلام کے ادارے میں اپنی دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا جبکہ انہوں نے سکول اور کالج میں انگریزی تعلیم حاصل کی اور او لیول اور اے لیول کئے پھر بی اے تک اردو کی تعلیم پرائیویٹ طور پر حاصل کی۔ انہوں نے ٹیچنگ کے کورسز کئے اور اسلامک مشنری کالج سے بھی ان کی وابستگی رہی۔

حافظ صاحب نے 1978ء سے 1982ء تک چار سال لوٹن میں گزارے۔ وہیں انہوں نے ایک کمپنی کے ساتھ کیمیکل اور کیمیکل کے کورسز کئے اور ملازمت اور تعلیم کا سلسلہ ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ لوٹن میں ہی بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے ایک حافظ قرآن اور عالم سے ان کی ملاقات ہوئی' جنہوں نے دینی تعلیم کے حصول میں ان کی بڑی مدد کی' حافظ محمد ایاز قریشی صاحب انہیں حفظ کئے ہوئے بارہ پارے سناتے رہے تاہم 1982ء میں بریڈ فورڈ واپس آنے کے بعد انہوں نے جمعیت تبلیغ الاسلام کے ادارے اسلامک مشنری کالج شیر برج روڈ میں حافظ آدم صاحب کے پاس 86-1985ء میں حفظ قرآن کی تکمیل کی۔ تجوید و قراءت کی تعلیم انہوں نے پاکستان میں اپنے گاؤں سے ہی حاصل کی تھی جہاں قاری ایوب خان صاحب اسلام آباد سے ان کے گاؤں میں پڑھانے کے لئے آئے تھے۔ حافظ محمد ایاز قریشی صاحب 1982ء سے 1986ء تک بریڈ فورڈ میں دینی و عصری تعلیم حاصل کرتے رہے' انہوں نے بی اے کی سطح تک اسلامک سٹڈیز' عربی' اردو اور انگلش کی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں انہوں نے جامعہ الہدیٰ یونیورسٹی نوٹنگھم کی وساطت سے انگلش میں اسلامک سٹڈیز کا کورس مکمل کیا۔

بیعت کے سلسلے میں حافظ محمد ایاز قریشی صاحب نے فرمایا کہ "انہوں نے سب سے پہلے حضرت سلطان باہو ٹرسٹ کے پیر سلطان فیاض الحسن صاحب سے بیعت کی تھی لیکن کچھ افسوس ناک وجوہات کے تحت یہ بیعت انہوں نے خود توڑ دی۔ انہوں نے کہا کہ "میں سلطان باہو ٹرسٹ کی مسجد میں دو تین سال پڑھاتا بھی رہا لیکن 1987ء میں جب میں حج کے لئے گیا تو اس مسجد کے حالات ٹھیک نہیں چل رہے تھے'

Marfat.com

کمیٹی کے معاملات میں گڑبڑ اور اختلافات تھے' پھر کچھ ایسا واقعہ پیش آیا کہ میں نے بیعت کا سلسلہ بھی ختم کر دیا اور 1987ء کے آخر میں سلطان باہو ٹرسٹ بھی چھوڑ دیا جس کے بعد میں نے 1998ء میں دربار عالیہ موہڑہ شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر ہارون الرشید صاحب سے بیعت کی جو کئی برسوں سے مسلسل یہاں آتے رہے ہیں۔ میری ان سے ملاقات تھی اور میں ان کی شخصیت سے بے حد متاثر تھا چنانچہ میں نے ان سے بیعت کر لی"۔

حافظ محمد ایاز قریشی صاحب نے فرمایا کہ "ایک انتہائی قابل ذکر بات یہ ہے کہ میں نے جمعیت تبلیغ الاسلام کے اسلامک مشنری کالج میں تعلیم حاصل کی پھر حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے انتہائی قربت بھی رہی اور اب بھی ہے لیکن انہوں نے کبھی بھی بیعت کے سلسلے میں مجھ سے نہیں کہا حالانکہ میرے والد صاحب اور پیر صاحب ٹیکسٹائل کے شعبے میں اکٹھے کام کرتے رہے تھے اور میں قبلہ پیر صاحب کو بچپن سے جانتا تھا' اس کے باوجود کبھی بیعت کا موضوع سامنے نہیں آیا۔"

اپنی تدریسی سرگرمیوں کے بارے میں حافظ محمد ایاز قریشی صاحب نے کہا "حفظ کی تکمیل کے بعد میں نے اسلامک مشنری کالج میں پڑھانا شروع کیا جس کے بعد گریٹ ہارٹن روڈ پر ایک سکول میں چار پانچ سال پڑھانے کا سلسلہ رہا۔ اسی دوران اسی روڈ پر سلطان باہو ٹرسٹ قائم ہوا تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں تدریس کا سلسلہ سکول میں جاری رکھتا' پھر اس وقت میں پیر فیاض الحسن صاحب سے بیعت بھی تھا چنانچہ میں سکول میں تعلیم دینے کا سلسلہ بند کر کے ایک سو کے قریب بچوں کو سلطان باہو ٹرسٹ کی مسجد میں لے آیا' لیکن جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ مجھے یہ ٹرسٹ چھوڑنا پڑا' اسی دوران ہارونیہ ٹرسٹ قائم ہوا تو میں نے اور حافظ ظہیر صاحب نے وہاں پڑھانا شروع کر دیا۔ میں نے جامع مسجد جمعیت تبلیغ الاسلام ہلٹن روڈ بریڈ فورڈ میں بھی تین چار سال پڑھایا ہے۔ اسی دوران دوبارہ ہارونیہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام اسلامک سنٹر اوراد نظریہ میں پڑھانے کا موقع ملا۔ ساؤتھ فیلڈ سکوئر میں پیر صاحب کے مرکز میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں۔ اب حکومت کے ایک ادارے شپلے کالج سے گزشتہ 14 سال سے وابستگی ہے۔ میں نے اس ادارے سے تدریس سے متعلق کئی کورسز کئے تھے اور ان کورسز میں میری کارکردگی کی بنیاد پر ہی انہوں نے مجھے یہاں پڑھانے کے لئے منتخب کیا۔"

برطانیہ میں مسلمان بچوں کو دینی تعلیم دینے کے سلسلے میں موجودہ طریقہ کار میں درپیش مشکلات اور اس ضمن میں بہتری کے امکانات کے حوالے سے حافظ محمد ایاز قریشی صاحب نے فرمایا "سب سے اہم مسئلہ زبان کا ہے' ہمارے علماء کرام بلا شبہ قابل ہیں لیکن انگلش نہ جاننے کی وجہ سے انہیں دشواری پیش آتی ہے۔ الحمد اللہ میں نے جہاں بھی پڑھایا ہے انگریزی میں پڑھایا ہے اور میرا طریقہ کار یہ ہے کہ ہر جمعہ کو کلاس ختم ہونے سے پہلے پندرہ بیس منٹ یا آدھا گھنٹہ اسلام کی بنیادی باتوں پر لیکچر دیتا ہوں' دراصل بچوں سے گفتگو بچوں کی سطح پر کرنا ضروری ہے' انہیں تعلیم ان کی ذہنی سطح' ان کی زبان اور ان کے ماحول کو پیش نظر رکھتے ہوئے دی جانی چاہئے' انہیں سمجھانا چاہئے کہ اسلام اور قرآن کیا ہے' پھر اس کے بعد

Marfat.com

ادب و آداب اور ماحول و ثقافت کے موضوعات پر ان کی رہنمائی کی جائے۔ قرآن پڑھانے اور قرآن کو سمجھانے میں جو فرق ہے' علماء کو چاہئے کہ وہ اسے پیش نظر رکھیں۔ ہمیں اس ضمن میں کوئی جامع پروگرام اور طریقہ کار وضع کرنا ہو گا کیونکہ موجودہ صورتحال میں بچے نہ قرآن سمجھ سکتے ہیں نہ اسلامی ادب و آداب سے واقف ہوتے ہیں بلکہ درحقیقت وہ پوری طرح اپنے والدین اور اساتذہ کو بھی نہیں سمجھ پاتے' اس سے نقصان ہو رہا ہے۔ بچے قرآن پڑھنے کے باوجود اسلام پر عمل نہیں کرتے' ہماری مساجد اور دینی مدارس میں جو کچھ پڑھایا جا رہا ہے اور جس طرح پڑھایا جا رہا ہے اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ نصاب اور طریقہ تعلیم دونوں' تبدیلی کے متقاضی ہیں"۔ حافظ محمد ایاز قریشی صاحب نے بتایا کہ انہوں نے اس ضمن میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ رہنمائی فرمائیں۔ حافظ صاحب نے کہا کہ ہمارے دوسرے علماء اور بزرگ بھی اس کام میں مدد کر سکتے ہیں۔

مسلک اہلسنت سے تعلق رکھنے والے بچے اور نوجوان بڑے ہو کر دیگر تحریکوں میں شامل ہو جاتے ہیں' ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کے اسباب اور پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے حافظ محمد ایاز قریشی صاحب نے فرمایا کہ "اگر بچوں کو شروع ہی سے تعلیم و تربیت کے دوران عقائد کے بارے میں واضح طور پر بتایا اور سمجھایا جائے اور وہ اس کی بنیاد اور روح سے آگاہ ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے مسلک پر قائم و مستحکم نہ رہیں۔ صرف وہی نوجوان یا افراد اپنا عقیدہ چھوڑتے ہیں جن کی رہنمائی یا تعلیمی بنیاد میں کمی ہوتی ہے۔ اگر ایسے لوگ آپ کے دوست بن جائیں جو اپنے مسلک کا آپ سے زیادہ علم رکھتے ہیں تو بھٹکنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں"۔ حافظ محمد ایاز قریشی صاحب نے کہا "میرے شاگردوں نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کی ہے لیکن انہوں نے اپنا مسلک نہیں چھوڑا وہ آج بھی ملتے ہیں تو یہی کہتے ہیں کہ آپ نے جو ہمیں بتایا اور سمجھایا تھا وہ ہمیں آج تک یاد ہے۔ ہمیں نوجوانوں کو یہ سمجھانا اور قائل کرنا ہو گا کہ دوسرے مسالک کے لوگوں سے تعلقات تو ہو سکتے ہیں لیکن اپنے مسلک کی حقانیت پر یقین رہنا چاہئے' ہمیں یہ یقین ان کے اندر پیدا کرنا ہو گا"۔

علماء و مشائخ میں خوشگوار تعلقات کار کے سلسلے میں حافظ محمد ایاز قریشی صاحب نے کہا کہ "علماء کے تقسیم ہونے یا واضح اختلافات سامنے آنے سے یہاں برطانوی معاشرے میں مسلمانوں کی من حیث القوم بدنامی ہوتی ہے کیونکہ دوستوں' استادوں اور احباب میں مختلف مذاہب کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ رمضان اور عیدین جیسے معاملات پر اختلاف شرمندگی کا باعث بنتا ہے۔ میں تو یہی دعا کرتا ہوں کہ ہمارے علماء و مشائخ کے درمیان اتحاد و اتفاق کی فضا قائم ہو جائے تاکہ ہماری نئی نسل کا یقین مستحکم اور مستقبل محفوظ ہو سکے۔

Marfat.com

مولانا جہانگیر اختر نعیمی

مولانا جہانگیر اختر صاحب نعیمی برطانیہ کی ان ممتاز دینی شخصیات میں شامل ہیں جو بیک وقت مذہبی اور عصری تعلیم سے آراستہ ہیں۔ ان کا خاندان 1965ء سے انگلینڈ میں مقیم ہے۔ نعیمی صاحب مساجد اور دینی اداروں کی سرگرمیوں میں حصہ لینے اور تعاون کرنے کے ساتھ ساتھ برطانیہ میں مسلمانوں کے مسائل کے حل میں بھی گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہاں بامقصد دینی تعلیم کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔

مولانا جہانگیر اختر صاحب نعیمی 8 نومبر 1965ء کو میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے ان کے والد گرامی الحاج عبدالرحمٰن صاحب ایم بی بی ایس ڈاکٹر تھے اور آزاد کشمیر میں پریکٹس کرتے تھے۔ وہ پہلے برطانیہ آئے تھے پھر جب ان کے اہل خانہ برطانیہ منتقل ہوئے تو جہانگیر اختر صاحب نعیمی کی عمر صرف چند ماہ تھی۔ ہوش سنبھالنے کے بعد نعیمی صاحب نے سکول، کالج اور پھر یونیورسٹی کی سطح پر تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور لیسٹر یونیورسٹی سے فارمیسی میں بی ایس سی آنرز کیا۔ جس کے بعد پیٹربرا مسجد میں دینی تعلیم کا آغاز کیا جہاں انہوں نے مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب سے دین کی بنیادی کتابوں اور عربی گرامر کا مطالعہ کیا۔ وہ 1983ء میں بریڈ فورڈ آئے اور ساؤتھ فیلڈ سکوئر کی مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام میں مفتی اقبال نعیمی صاحب کی زیر نگرانی درس نظامی کا آغاز کیا اور دو سال تک درس نظامی کی تعلیم جاری رہی۔ جناب جہانگیر اختر صاحب نعیمی نے عربی، فارسی، صرف و نحو، کافیہ، قدوری اور اصول الشاطبی بھی مفتی صاحب سے پڑھیں۔ مفتی اقبال صاحب نعیمی کی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے مولانا جہانگیر اختر صاحب نعیمی نے فرمایا کہ مفتی صاحب ایک علمی شخصیت ہیں اور اپنی استطاعت کے مطابق دین و مسلک کی بے پناہ خدمت کر رہے ہیں۔ تحریری صلاحیتوں کے باعث فتویٰ نویسی میں ان کی بے حد دلچسپی ہے۔ وہ اپنے والد کی شروع کی ہوئی تفسیر نعیمی کی بھی تکمیل کر رہے ہیں۔ مفتی اقبال نعیمی صاحب جلسوں اور اجتماعات میں شرکت کی بجائے تحقیقی و تصنیفی کاموں میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔

مولانا جہانگیر اختر صاحب نعیمی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ "اگرچہ مناسب منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے میں اپنی دینی تعلیم کا بھرپور استعمال نہیں کر پا رہا ہوں لیکن مساجد سے تعلق قائم ہے۔ جامع مسجد تبلیغ الاسلام بارکر اینڈ روڈ بریڈ فورڈ کی انتظامی کمیٹی کا رکن ہوں۔ جمعیت تبلیغ الاسلام کے ساتھ مالی اور دیگر تعاون رہتا ہے۔ مسجد کے تدریسی اور انتظامی کاموں میں بھی سرگرمی سے حصہ لیتا ہوں"۔

مولانا جہانگیر اختر صاحب نعیمی کو مسلمانوں خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں کے مسائل میں گہری

Marfat.com

دلچسپی ہے' ان مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بچوں کی تربیت ایک بڑا مسئلہ ہے' عموماً" سولہ سال کی عمر تک بچے مسجد سے منسلک رہتے ہیں لیکن مساجد میں کوئی ایسا باقاعدہ نصاب نہیں ہے جو بچوں کو ایک اچھی اور کامیاب اسلامی زندگی کے لئے تیار کر سکے۔ سولہ سال کی عمر کے بعد چونکہ بچے والدین کے زیر اثر نہیں رہتے' اس لئے دین اور مساجد سے دور ہو جاتے ہیں' پھر علماء اور مشائخ کا انگلش سے واقف نہ ہونا بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ علماء و مشائخ کے درمیان باہمی اختلاف رائے بھی بچوں کو دین سے دور کرتا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے آزادانہ ماحول' غلط لٹریچر اور سوسائٹی کے باعث بھی نوجوان گمراہ ہو جاتے ہیں اور غلط کاموں اور غلط عقائد کا شکار ہو جاتے ہیں اس سلسلے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی و اخلاقی تعلیمات سے متعلق انگلش میں لٹریچر موجود ہو لیکن اس ضمن میں ایک مسئلہ وسائل کی کمی کا بھی ہے' اسلامی ممالک کھل کر امداد نہیں کرتے۔ علماء حضرات کا وہ احترام اور سٹیٹس نہیں ہے جو ہونا چاہئے' وہ خود معاشی مسائل سے دوچار رہتے ہیں۔ اس کا اثر بھی عوام پر ہوتا ہے خاص طور پر جب وہ پاکستان سے آتے ہیں تو انہیں اپنے STAY کے کنفرم ہونے کی فکر رہتی ہے' جب تک ان کی فیملی یہاں آکر آباد نہ ہو وہ فکر مند رہتے ہیں۔

مولانا جہانگیر اختر صاحب نعیمی نے فرمایا کہ اس میں کوئی شعبہ نہیں کہ برطانیہ میں رہنے والے عوام اہل سنت بے پناہ قربانیاں دیتے ہیں اور اپنی خون پسینے کی کمائی سے عطیات دیتے ہیں' لیکن اس ضمن میں مناسب منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ مساجد کے قیام' مدرسوں کے قیام اور محفلوں پر اخراجات ہو رہے ہیں لیکن لٹریچر اور اہم کتب کے ترجمے اور اشاعت کی بے حد ضرورت ہے۔ دوسرے مکاتب فکر کے لوگ زیادہ منظم طریقے سے کام کر رہے ہیں' ہمارے جلسوں اور اجتماعات میں بھی جو تقریریں ہوتی ہیں وہ انگلش میں نہیں ہوتیں نوجوان نسل کو نہ کتابوں سے فائدہ پہنچ رہا ہے نہ تقریروں سے۔ جو تربیت مل رہی ہے وہ اتنی مفید اور موثر نہیں ہے کہ وہ معاشرتی سطح پر زیادہ مستحکم ثابت ہو سکے اس لئے ایسے علماء تیار کئے جانے چاہئیں جو انگلش پر بھی عبور رکھتے ہوں۔ دینی لٹریچر انگلش میں منتقل کیا جائے' دینی نصاب کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ عقائد و تعلیمات کے ساتھ نوجوانوں کی معاشرتی رہنمائی بھی ہو۔ علماء اہلسنت اور مشائخ باہم متحد و متفق ہو کر مسلک کے فروغ اور استحکام کے لئے کوششیں کریں کیونکہ آج کل صورتحال یہ ہے کہ جس کے ساتھ چند آدمی ہیں اس نے اپنی الگ تنظیم بنالی ہے اور پھر ایک تنظیم دوسرے سے تعاون کرنے کے بجائے مقابلہ میں مصروف ہے۔ ایک اہم مسئلہ مسلمان بچیوں کی شادی کا ہے بچیاں ارینجڈ میرج سے فرار حاصل کر رہی ہیں اس کی وجہ بھی والدین کی سطح پر تربیت کی کمی ہے تاہم پاکستان میں زبردستی کی شادی کے ضمن میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

مولانا جہانگیر اختر صاحب نعیمی نے بتایا کہ انہوں نے کسی بزرگ کے ہاتھ پر ابھی تک باقاعدہ بیعت نہیں کی ہے تاہم وہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب اور جمعیت تبلیغ الاسلام کی دینی خدمات کے بے حد معترف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پیر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے برطانیہ میں

Marfat.com

اہل سنت کے کام کا آغاز کیا' اس وقت متعدد مساجد جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام قائم ہیں' جو علماء اور مشائخ پورے برطانیہ اور یورپ میں کام کر رہے ہیں ان کو یہاں بلانے اور ان کے مسائل حل کرنے میں پیر صاحب نے مقدور بھر کوشش کی ہے۔ اسلامک مشنری کالج کا قیام بھی ایک اہم قدم ہے لیکن ظاہر ہے کہ یہ ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ اس کے لئے عوام اور دوسرے اداروں کا تعاون ضروری ہے۔ جب مقابلے میں تنظیمیں کھڑی ہو جاتی ہیں تو منفی پروپیگنڈہ شروع ہو جاتا ہے' ظاہر ہے کہ اس سے نقصان پہنچتا ہے۔

برطانیہ میں دینی اور عصری تعلیم ساتھ ساتھ دینے کے لئے اداروں کے قیام کے ضمن میں مولانا جہانگیر اختر صاحب نعیمی نے فرمایا کہ یہاں بچیوں کے ایک دو سکول ہیں جو دوسرے مسلک کے لوگوں نے قائم کئے ہیں اہلسنّت کا ابھی تک کوئی ایسا فعال ادارہ نہیں ہے۔ جامعہ الکرم میں علماء تیار کرنے کے لئے کوششوں کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا لیکن وہ بنیادی تعلیم دے کر طلبا کو یا تو الازہر بھیج دیتے یا پھر پاکستان میں بھیرہ شریف روانہ کر دیتے ہیں۔ اس طرح ایسے علماء تیار نہیں ہو سکتے جو یہاں برطانیہ کی ضرورت ہیں۔ حجاز کالج ابھی نیا ہے اس کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ اگر پاکستان میں پوری محنت کے ساتھ درس نظامی کرنے پر سات آٹھ سال لگتے ہیں تو یہاں انگریزی اور دوسرے مضامین کے ساتھ تین چار سال کے کورس میں کس طرح انصاف ہو سکتا ہے۔

بعض مساجد میں ناخوشگوار واقعات کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مساجد میں جو لوگ کام کر رہے ہیں ان کی دینی تعلیم کافی نہیں ہے' پھر ان کے اپنے ذاتی مفادات علاقہ' برادری اور سیاسی وابستگی کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور جب ان مسائل کو مسجد میں لا کر انا کا مسئلہ بنایا جاتا ہے تو جھگڑے ہوتے ہیں۔

مولانا جہانگیر اختر صاحب نعیمی نے فرمایا کہ ایک اور بڑا مسئلہ رمضان اور عیدین کا ہے۔ اس مسئلہ پر علماء کے درمیان اختلافات کے باعث نوجوان نسل متنفر ہو رہی ہے۔ علماء کو چاہئے کہ وہ اپنا وقار اور ساکھ قائم رکھنے کے لئے کوئی ایسا فارمولہ اور طریقہ وضع کریں جو شریعت کے مطابق بھی ہو' اس پر عمل کرنے میں آسانی بھی ہو اور اتفاق و اتحاد بھی قائم رہے۔

Marfat.com

پیر سید کوثر حسین شاہ نوشاہی

پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب نوشاہی اور ان کے صاحبزادے اویس الحسن شاہ

پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب نوشاہی حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کی اولاد میں سے ہیں اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے بیعت ہیں۔ وہ برطانیہ میں 1981ء سے جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے تبلیغ دین میں مصروف ہیں اور جامع مسجد غوثیہ مسلم ویلفیئر سنٹر لیڈز میں طویل عرصہ تک امامت و خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد اب جامع مسجد تبلیغ الاسلام شیر برج روڈ بریڈ فورڈ میں دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ قبل ازیں وہ جمعیت تبلیغ الاسلام کی جامع مسجد براؤننگ سٹریٹ میں بھی دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب 21 دسمبر 1956ء کو ٹھل شریف ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام پیر سید محمد افضل شاہ نوشاہی ہے اور آپ حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت پیر سید محمد ہاشم شاہؒ صاحب المعروف دریا دل کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد

Marfat.com

پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب نوشاہی جامع مسجد غوثیہ لیڈز میں میلاد النبیؐ کے جلسہ سے خطاب کر رہے ہیں

میں سے ایک بزرگ سید قطب شاہ قادریؒ حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ صاحب کی اولاد میں سے ہیں' ڈیڑھ سو سال قبل پوٹھوہار میں اپنے مریدین کی دعوت پر رنمل شریف سے ترک سکونت کر کے منگلا ڈیم کے قریب ساؤچک تشریف لائے- بعد میں ان کا انتقال بھی یہیں سلطان پور میں ہوا- پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب کے والد حضرت قبلہ پیر سید محمد افضل شاہ صاحب نوشاہی کو کھیتی باڑی سے بے حد دلچسپی تھی' ساتھ ہی ان کو حالات حاضرہ خصوصاً" کشمیر کے موضوع پر بہت عبور حاصل تھا- آپ نے اپنے والد بزرگوار سید محمد عالم شاہ صاحب نوشاہی سے بیعت کی تھی ان کے والد سید اللہ دتہ شاہ اور پھر ان کے والد سید دیدار بخش شاہؒ صاحب کی قبور شریف ٹھل شریف ضلع جہلم میں ہیں- پیر کوثر حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں خود قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی سے بیعت ہوں تاہم ابھی انہوں نے مجھے خلافت عطا نہیں کی ہے-

جب ٹھل شریف کا علاقہ منگلا ڈیم پراجیکٹ کی زد میں آیا تو پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب 1961ء میں ہجرت کر کے دینہ کے قریب ایک جگہ شیخوپورہ آکر رہائش پذیر ہو گئے- گورنمنٹ مڈل سکول لدھڑ سے مڈل پاس کرنے کے بعد انہوں دینہ ہائی سکول سے میٹرک کیا- پھر پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی خواہش پر جامعہ اسلامیہ چک سواری میں درس نظامی میں داخلہ لیا لیکن چند وجوہ کی بناء پر جامعہ اسلامیہ چھوڑ کر جامع مسجد حنفیہ دینہ میں داخلہ لے لیا اور فقہ' صرف و نحو اور دیگر کتب پڑھیں- آپ کے اساتذہ میں حافظ پیر انور صاحب نوشاہی اور قاری محمد الیاس صاحب شامل تھے جبکہ انہوں نے قاری محمد رفیق صاحب سے جو گجرات کے رہنے والے تھے قراءت کی تعلیم حاصل کی- انہوں نے کچھ عرصہ قاضی

Marfat.com

محمد ارشاد شاہ صاحب لدھڑوی سے درس نظامی کی کتب پڑھیں- پیر صاحب نے فرمایا 'میرے استاد پیر حافظ انور صاحب نوشاہی پیر برق شاہ صاحب کے مرید اور خلیفہ بھی تھے جبکہ پیر برق شاہ صاحب اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب میرے ماموں ہیں- پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب کئی سال تک مسجد حنفیہ شیخوپورہ میں فی سبیل اللہ نماز جمعہ پڑھاتے رہے اس کے بعد بزم نوشاہیہ کی دعوت پر جون 1981ء میں بریڈ فورڈ تشریف لے آئے-

برطانیہ میں اپنی دینی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ "1981ء میں بزم نوشاہیہ کی دعوت پر بریڈ فورڈ آنے کے کچھ عرصہ بعد میں نے سب سے پہلے ہڈرز فیلڈ کی ایک جامع مسجد میں تھوڑے دن کام کیا لیکن مسلکی اختلاف کی بنیاد پر میں نے وہ مسجد چھوڑ دی- اس کے بعد میں نے اولڈھم میں جامع مسجد تبلیغ الاسلام گرین گیٹ سٹریٹ میں ایک سال تک امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض سرانجام دئے لیکن چونکہ مجھے ہر ہفتے پیر معروف شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا ہوتا تھا اس لئے میرے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ میں دونوں مقامات پر اپنے فرائض سرانجام دوں لہٰذا میں نے 1982ء میں وہاں سے استعفیٰ دے دیا اور لیڈز آ گیا- میں یہاں پر 1982ء سے 1986ء تک جامع مسجد غوثیہ مسلم ویلفیئر سنٹر میں امامت و خطابت کے ساتھ تدریس کے شعبے سے وابستہ رہا' بعد ازاں میں تقریباً 2 سال پاکستان میں مقیم رہا' میرے پاکستان جانے سے قبل پیر صاحب کے مریدین نے لیڈز میں مسجد کی تعمیر کیلئے دو کنال رقبہ خریدا تھا جس کی خریداری کیلئے انہوں نے عوام سے ڈھائی ہزار پاؤنڈ چندہ کیا تھا جبکہ کاؤنٹی سے ساڑھے سات ہزار پاؤنڈ کی گرانٹ منظور ہوئی تھی- پاکستان سے واپس آنے کے بعد مسجد کی تعمیر کا مسئلہ درپیش تھا- کمیٹی نے کہا کہ مسجد تقریباً" ایک لاکھ پاؤنڈ سے مکمل ہو گی لہٰذا پہلے ایک لاکھ پاؤنڈ اکاؤنٹ میں ہونے چاہئیں- میں نے کہا کہ اس طرح تو مسجد کبھی تعمیر نہیں ہو سکے گی لہٰذا جو بھی جمع شدہ سرمایہ ہے اس سے مسجد کے کام کا آغاز کر دیا جائے اور ساتھ ہی چندہ کی مہم چلائی جائے' اس مسجد کے چندے کے لئے جو شخص سب سے پہلے نکلا وہ میں تھا' میرے ساتھ دو ساتھی اور تھے جو اولڈھم اور مانچسٹر میں چندے کے لئے نکلے- ہماری اس مہم کے نتیجے میں آہستہ آہستہ دوسرے ساتھی جمع ہونا شروع ہو گئے اور ہم نے تقریباً" پندرہ ہزار پاؤنڈ جمع کر لئے' پھر ہم نے برمنگھم میں اپنے ایک بلڈر ساتھی سے بات کی اس کے علاوہ مولانا غلام رسول صاحب چکسواری سے بات کی انہوں نے کہا کہ ان کے ایک شاگرد محمد حسین جو کنٹریکٹر ہیں' یہ مسجد 45 ہزار پاؤنڈ میں تعمیر کر کے دیں گے جس پر ہم نے مسجد کی تعمیر کا ٹھیکہ غلام رسول صاحب چکسواری کے شاگرد محمد حسین کو دے دیا- اس وقت تک ہمارے پاس سترہ ہزار پاؤنڈ جمع ہوئے تھے جن میں سے ہم نے 15 ہزار پاؤنڈ اس کنٹریکٹر کو دے دئے- اس وقت کی کمیٹی کے لوگوں نے اعتراض کیا کہ اب ہمارے پاس کچھ نہیں رہا اس لئے جلد ہی یہ کام رک جائے گا- میں نے انہیں سمجھایا کہ یہ اللہ کا گھر بن رہا ہے وہ اسے رکنے نہیں دے گا وہ مسبب الاسباب ہے پھر جب کام شروع ہوا تو مسجد پر کام ہوتے دیکھ کر وہاں کی کمیونٹی نے پے در پے عطیات دینے شروع کر دئے- اس طرح مجموعی طور پر ایک ایک آدمی

Marfat.com

نے پانچ پانچ ہزار پاؤنڈ تک کا عطیہ دیا آخر کار وہ مسجد سترا سی ہزار پاؤنڈ کی لاگت سے مکمل ہو گئی۔ اب اس مسجد میں چار سو نمازیوں تک کی گنجائش ہے۔ خواتین کیلئے علیحدہ پردے کا انتظام ہے۔ اس دوران ہم نے سارا کام فی سبیل اللہ کیا اور کوئی تنخواہ وغیرہ نہ لی۔ بچوں کو بھی بلا معاوضہ پڑھایا۔ پیر معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی بھی اس دوران اپنا قیمتی وقت دیتے رہے۔ اب وہاں دو کلاسیں لڑکوں کی ہیں اور دو لڑکیوں کی۔ لیڈی ٹیچرز بڑی بچیوں کو پڑھاتی ہیں۔ میرے پاس چونکہ فی الحال وقت نہیں ہے اس لئے میں امامت و خطابت نہیں کر رہا۔ اس وقت مسجد کی کمیٹی کے صدر چوہدری محمد ارشد کھٹانہ ہیں جن کا تعلق ضلع گجرات سے ہے' باقی اراکین کا تعلق بھی پاکستان آزاد کشمیر سے ہے۔ کمیٹی میں چوہدری مطلوب حسین اور پروفیسر ڈاکٹر اسماعیل جمیل صاحب کافی فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ کمیٹی کے انتخابات ہر سال ہوتے ہیں۔ جب سے مسجد بنی ہے تین چار افراد کمیٹی کے صدر کے منصب پر رہ چکے ہیں۔ اس مسجد کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں پر کوئی اختلاف نہیں ہے اور نہ ہی مسلک کا کوئی جھگڑا ہے۔ اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ اتحاد کو برقرار رکھا جائے اور اختلافی امور کو کمیٹی میں اکثریت رائے سے طے کر لیا جائے۔ فی الحال میں پیر صاحب کی ہدایت پر شیر برج روڈ مسجد میں دینی خدمت انجام دے رہا ہوں کیونکہ وہاں کے مستقل مدرس وامام پاکستان گئے ہوئے ہیں' دوسرے جہاں زیب صاحب اور ان کی اہلیہ ہیں"۔

پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی صاحب کی برطانیہ میں دینی خدمات کے حوالے سے پیر کوثر حسین شاہ صاحب نے فرمایا 1981ء میں جب ہم یہاں آئے تھے تو یہاں دین کے بارے میں لوگوں میں کافی ذوق و شوق تھا مگر جو لوگ 61-1960ء میں یہاں آئے تھے ان کا کہنا ہے کہ یہاں پتہ نہیں چلتا تھا کہ رمضان کب آئے اور عید کب گزر گئی' جمعہ کا بھی کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دینی رہنمائی کیلئے برطانیہ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کو بھیجا۔ آپ اس وقت واحد شخص تھے جو برطانیہ میں داڑھی رکھ کر آئے تھے۔ آپ نے فیکٹری میں شفٹوں میں کام کیا اور لوگوں کو دین کی دعوت دینی شروع کی۔ آپ نے دیگر مسالک کے حضرات سے اپنی مساجد واگذار کرنے میں بھی کافی اہم کردار ادا کیا اور ان کے علاوہ بہت سی مساجد بنائیں۔ اپنے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے سب سے پہلے انہوں نے علامہ ابوالمحمود نشتر صاحب' مولانا بوستان ناصر صاحب اور سید زاہد حسین شاہ صاحب کو بلایا۔ ورلڈ اسلامک مشن والوں کو شیر برج روڈ والی عمارت لیکر دی' اس طرح مشن کی آبیاری میں مالی اور افرادی طور پر آپ نے نہایت سرگرمی سے کام کیا۔ آپ نے یہاں بڑے بڑے جید علماء کو بلایا' چودہ پندرہ اداروں کی بنیادیں رکھیں' جہاں مسجد کی ضرورت محسوس کی وہاں مسجد بنا دی۔ اب وہاں پر الحمدللہ بچے بوڑھے جوان نمازیں پڑھتے ہیں' نماز جمعہ اور مجالس ہوتی ہیں۔ آپ نے یہاں جو کام کئے بعد میں آنے والوں نے اس سے استفادہ کیا۔ پرانے علماء بتاتے ہیں کہ پیر صاحب نے پہلے پہلے امیگریشن کے سلسلے میں علماء کے ساتھ بہت تعاون کیا تھا' خصوصاً" انڈیا سے آنے والے علماء اور حفاظ کو بہت سہارا دیا۔ اس وقت انڈیا سے علماء اور حفاظ کی کافی تعداد برطانیہ آرہی تھی' آپ نے انہیں یہاں ایڈجسٹ کیا۔ بہت سے ایسے

Marfat.com

علماء جنہیں پیر صاحب نے سپانسر کیا' پانچ سال پورے ہونے پر ادھر ادھر چلے گئے اس کے باوجود ان کے بارے میں پیر صاحب کا کہنا یہ ہے کہ کوئی بات نہیں' یہ لوگ جہاں بھی جائیں گے دین ہی کا کام کریں گے' اور اگر مزید نہیں بھی کریں گے تو اب تک جو کچھ کیا ہے وہی ان کے لئے کافی ہو گا۔ ہمارا فرض ان کی مدد کرنا اور دینی ضروریات کیلئے ان کی خدمات حاصل کرنا تھا۔ قبلہ پیر صاحب علماء دین کی بے حد عزت و احترام کرتے ہیں اور یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ وہ خود عالم دین ہیں اور ان کے بھی بے شمار مرید ہیں علماء حضرات کی مدد اور ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنا آپ کی گویا عادت بن چکا ہے۔"

برطانیہ کے ماحول کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے پیر سید کوثر حسین شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم اٹھارہ سال سے عوام اور ان کی اولاد کے قریب ترین ہیں۔ اٹھارہ سال قبل اور آج کے ماحول کے بارے میں یہی کہوں گا کہ پہلے دینی تعلیم کا ماحول بہترین تھا۔ لوگوں میں اپنے دین کو زندہ رکھنے کی ایک تڑپ موجود تھی لیکن آج کے والدین میں یہ سوچ ہی نہیں ہے کہ بچوں کو دینی تعلیم بھی دلائی جائے' لہٰذا ان کی اولاد دین سے کافی دور چلی گئی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل تیزی سے بے راہ روی کی طرف جا رہی ہے اس کوتاہی میں والدین کی سستی کا بھی بڑا عمل دخل ہے۔ پھر جب والدین کو ہوش آتا ہے تو اس وقت تک پانی سر سے اونچا ہو چکا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ والدین خود نماز روزہ کی پابندی نہیں کرتے اور بچوں کو زبردستی دین پر عمل کرنے کو کہتے ہیں' اس طرح وہ بچہ باغی ہو جاتا ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ جب بچہ ناظرہ قرآن پڑھ لیتا ہے تو والدین اسے کافی سمجھ لیتے ہیں اور بالغ ہونے پر اسے مدرسہ سے اٹھا لیتے ہیں اس طرح ان بچوں کی دینی تعلیم ادھوری رہ جاتی ہے۔ چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے بعض اساتذہ کے پاس پچاس سے ساٹھ تک بچے تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اساتذہ کے لئے ہر بچے پر توجہ دینا مشکل ہو جاتا ہے دوسری طرف مساجد کمیٹیوں کے پاس اتنے فنڈز نہیں ہوتے کہ وہ مزید مدرس رکھ سکیں۔ میرے خیال میں ان مسائل کا ایک ہی حل ہے کہ والدین ادارے اور علماء کے ساتھ بھرپور تعاون کریں' بچوں کو بالغ ہونے پر بھی مسجد بھیجیں' خود بھی نماز کی پابندی کریں اور بچوں کو بھی نماز کی پابندی کرائیں۔

Marfat.com

حافظ محمد ظہیر نقشبندی

حافظ محمد ظہیر صاحب ایک ایسے نوجوان عالم دین ہیں جنہوں نے انتہائی کم عمری بلکہ طالب علمی ہی کے دور میں تدریسی فرائض بھی انجام دینے شروع کر دئے تھے۔ اس سلسلے میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے بانی حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے ان کی بے حد حوصلہ افزائی کی۔ حافظ محمد ظہیر صاحب 18 سال تک جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام دینی اداروں اور مساجد میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ اس طویل عرصہ میں سے دس برس تک ان کی وابستگی اسلامک مشنری کالج سے رہی۔

حافظ محمد ظہیر صاحب پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی لازوال اور بے مثال دینی خدمات کے بے حد معترف ہیں تاہم وہ موہڑہ شریف کے پیر حضرت الحاج ہارون الرشید صاحب سے بیعت ہیں۔ ان کے والد گرامی حاجی محمد بشیر صاحب بھی الحاج خواجہ پیر ہارون الرشید صاحب سے بیعت ہیں۔ حافظ ظہیر صاحب پیر صاحب کی شخصیت اور بزرگی سے بے انتہا متاثر ہیں۔ انہوں نے پہلے بچپن میں صرف 12 سال کی عمر میں پاکستان میں حضرت پیر ہارون الرشید صاحب سے بیعت کی تھی لیکن پانچ سال بعد

Marfat.com

حافظ ظہیر احمد صاحب الحاج پیر محمود حسین صاحب کے ساتھ

پیر صاحب انگلینڈ تشریف لائے اور انہوں نے حافظ اقتدار صاحب کو شرف ملاقات بخشا تو حافظ صاحب ان سے بے حد متاثر ہوئے اور انہوں نے پھر پیر صاحب سے شعوری طور پر دوبارہ بیعت کی۔ حافظ ظہیر صاحب گزشتہ دو سال سے اسلامک سنٹر اور اد نظیریہ' ہلٹن روڈ بریڈ فورڈ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ سنٹر الحاج پیر محمود حسین صاحب نے قائم کیا ہے جو حضرت پیر ہارون الرشید صاحب آف موہڑہ شریف کے خلیفہ ہیں۔

حافظ محمد ظہیر صاحب 8 اپریل 1966ء کو میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے وہ صرف ایک سال کے تھے کہ ان کے والد حاجی محمد بشیر صاحب 1967ء میں برطانیہ آ گئے۔ حافظ صاحب نے ابتدائی تعلیم میرپور ہی میں حاصل کی اور 12 سال کی عمر میں 1988ء میں اپنے والد کے پاس برطانیہ آ گئے۔ یہاں آ کر انہوں نے پہلے کچھ عرصہ انگریزی سکول میں تعلیم حاصل کی پھر اسلامک مشنری کالج میں داخلہ لیا جہاں انڈیا کے حافظ محمد آدم صاحب ان کے استاد تھے' حافظ محمد ظہیر صاحب نے ان کی زیر نگرانی صرف ایک سال چار ماہ کی مدت میں 1981ء میں کلام پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔ انہوں نے اسلامک مشنری کالج میں مفتی محمد سلیمان صاحب سے کچھ دینی کتب بھی پڑھیں لیکن وہ اپنے والد گرامی کے ریٹائر منٹ کے باعث گھریلو ذمہ داریاں کاندھوں پر آ جانے کی وجہ سے اس سلسلے کو تکمیل کے مرحلہ تک نہ پہنچا سکے۔

حافظ محمد ظہیر صاحب 1980ء میں جن دنوں قرآن کریم حفظ کر رہے تھے اسی دوران پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی نے انہیں اسلامک مشنری کالج میں پڑھانے کے لئے ایک کلاس دے دی تھی۔ حافظ ظہیر صاحب دس برس یعنی 1990ء تک اسلامک مشنری کالج میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں ہلٹن روڈ پر جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام ایک نئی مسجد قائم کی گئی تو حافظ محمد ظہیر

Marfat.com

حافظ ظہیر احمد صاحب اپنے اولین استاد حافظ محمد آدم صاحب کے ساتھ

صاحب اس سے وابستہ ہو گئے- وہ 1998ء تک پانچ سال یہاں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے- اب وہ گزشتہ دو برس سے اسلامک سنٹر اور راد نظیریہ میں بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں جو ہلٹن روڈ پر واقع ہے اور جس کا انتظام الحاج پیر محمود حسین صاحب اور حاجی محمد اکرم صاحب بحسن و خوبی چلا رہے ہیں-

حافظ محمد ظہیر صاحب نے فرمایا کہ اسلامک سنٹر اور راد نظیریہ میں 35-35 بچوں کی دو کلاسیں ہوتی ہیں جن میں سے ایک کلاس وہ لیتے ہیں اور دوسری کلاس حافظ محمد ایاز صاحب لیتے ہیں جو حافظ محمد ظہیر صاحب کے استاد بھائی بھی ہیں- حافظ ظہیر صاحب نے بتایا کہ وہ 1985ء میں الحاج پیر محمود حسین صاحب کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں- انہوں نے کہا کہ الحاج پیر محمود حسین صاحب اپنی روحانی مصروفیات کے ساتھ ساتھ تبلیغ دین کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں' اپنے ساتھیوں اور معتقدین کے ساتھ ان کا رویہ انتہائی مشفقانہ ہوتا ہے- حافظ صاحب نے بتایا کہ ان کے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں-

ایک سوال کے جواب میں حافظ محمد ظہیر صاحب نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ دین کا جس قدر کام انگلستان میں ہو رہا ہے اتنا پاکستان میں بھی نہیں ہو رہا- یہ کہنا درست نہیں کہ یہاں مسلمانوں کی نئی نسل دین سے بیگانہ ہے- اگر دیکھا جائے تو یہاں مساجد میں نوجوان اور بچوں کی تعداد بزرگوں سے زیادہ نظر آتی ہے' انہیں اپنے دین سے اور اپنے اسلامی تشخص سے بے پناہ دلچسپی ہے' اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بعض وجوہ کی بناء پر ہمارے بہت سے بچے اور نوجوان بے راہ روی کا شکار ہو چکے ہیں یا ہو رہے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جن والدین نے اپنے بچوں پر تھوڑی سی بھی توجہ دی ہے وہ اپنی اولاد کی دین سے گہری وابستگی پر مطمئن اور مسرور ہیں-

Marfat.com

الحاج خلیفہ قاری عبدالقیوم الفت نوشاہی قادری

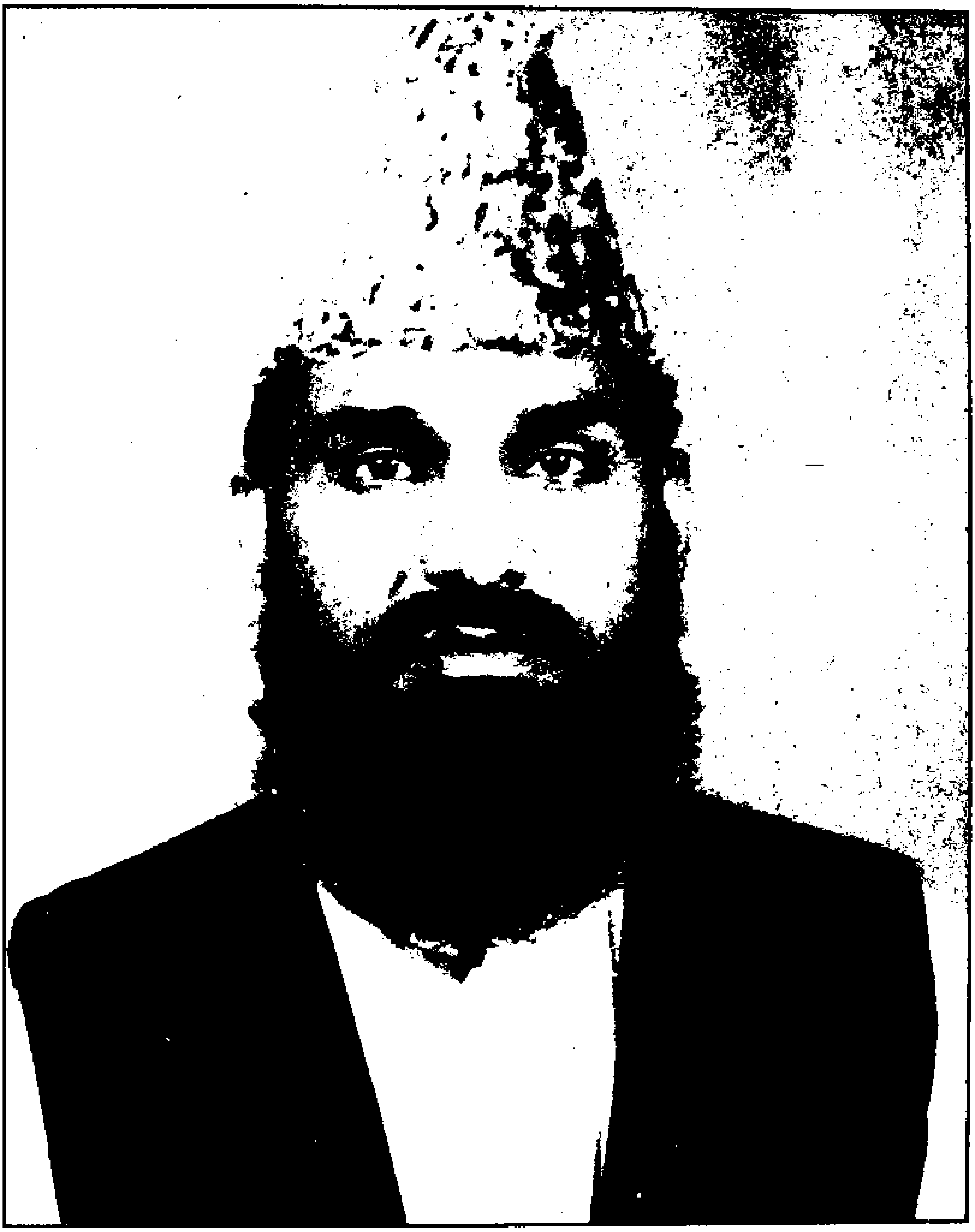

الحاج خلیفہ قاری عبدالقیوم صاحب الفت نوشاہی قادری قریبا" 1998ء میں برطانیہ تشریف لائے ہیں۔ اس سے پہلے وہ پاکستان میں مختلف مساجد اور دینی مدارس میں امامت و خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ قاری عبدالقیوم صاحب 1951ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام غلام محمد صاحب تھا۔ قاری عبدالقیوم صاحب نے 1971ء میں ابتدائی تعلیم کے بعد گکھڑ

Marfat.com

منڈی میں جامعہ سلطانیہ رضویہ میں استاد قاری محمد ہدایت اللہ صاحب کی زیر نگرانی قرآن حفظ کیا (قاری ہدایت اللہ صاحب بھی آج کل انگلینڈ میں ہیں) لالہ موسیٰ میں جامعہ خالقیہ رزاقیہ میں تجوید اور درس نظامی کی دو کلاسیں پڑھیں۔ اسی دوران علامہ قاری محمد یوسف صاحب سیالوی سے تجوید و قراءت کی کتب علم التجوید' فوائد مکیہ' جمال القرآن اور تیسیرالتجوید پڑھیں جبکہ درس نظامی میں مولانا محمد یعقوب صاحب اور مولانا غلام حیدر صاحب ان کے اساتذہ میں شامل تھے لیکن جامعہ خالقیہ رزاقیہ بند ہو جانے کے سبب درس نظامی مکمل نہ ہو سکا جس کے بعد انہوں نے جامعہ نوریہ رضویہ میں پانچ سال تک پڑھایا۔ قاری عبدالقیوم صاحب نوشاہی اب تک 200 افراد کو حفظ قرآن مکمل کروا چکے ہیں۔

نوشاہی سلسلے میں بیعت کے حوالے سے قاری عبدالقیوم صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ میرے والدین بھی نوشاہی سلسلے سے منسلک تھے اور والدہ کا اصرار تھا کہ میں بھی اسی سلسلے سے منسلک ہو جاؤں۔ میں خود بھی اسی جستجو میں تھا کہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے ایک مرید محمد شفیق صاحب سے اچانک ملاقات ہوئی جنہیں پیر صاحب نے دینی تعلیم کے لئے پاکستان بھیجا تھا۔ میں نے ان کی نارنجی رنگ کی ٹوپی دیکھ کر ان سے پوچھا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ ڈوگہ شریف گجرات سے آ رہے ہیں اور نوشاہی سلسلے میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے بیعت ہیں۔ تین دن بعد ڈوگہ شریف میں عرس تھا انہوں نے مجھے بھی دعوت دی اور میں ان کے ساتھ وہاں گیا۔ وہاں کا روحانی منظر دیکھ کر میری تڑپ اور بڑھ گئی' میں نے پیر سید رضا حسین شاہ صاحب سے جو پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے بھتیجے ہیں' عرض کیا کہ میں بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ پیر معروف حسین شاہ صاحب پاکستان آنے والے ہیں چنانچہ میں نے کوٹ غلام رسول وزیر آباد میں' جہاں میں امامت و خطابت کرتا تھا' پیر صاحب کو دعوت کی۔ دیگر علماء کو بھی بلایا اور ایک بڑا جلسہ ہوا۔ میں نے 1987ء میں عوام کی موجودگی میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے بیعت کی۔ پھر پیر صاحب کے حکم پر میں نے دولت نگر گجرات میں جامعہ تبلیغ الاسلام میں چار سال حفظ کی تعلیم دی۔ پھر مدرسہ کے صدر مدرس حضرت مولانا حافظ محمد انور نوشاہی صاحب کے انتقال کے بعد پیر صاحب کے حکم پر مدرسہ کی مکمل نگرانی کی اور کام کیا۔ اس کے علاوہ میں چک سواری شریف میں جامعہ نوشاہیہ قادریہ کی نگرانی کرنے بھی جاتا تھا۔ پیر صاحب کے حکم پر میں مرکزی آستانہ عالیہ قادریہ دربار نوشاہی نوشہ پور شریف جی ٹی روڈ جہلم کی بھی دیکھ بھال کرنے جاتا تھا۔ جامعہ تبلیغ الاسلام دولت نگر گجرات میں اس وقت قاری سید امداد حسین صاحب نوشاہی (پیر صاحب کے مرید) ہیں اور وہاں شعبہ حفظ چل رہا ہے اس کے علاوہ سکول کا شعبہ ہے اور درس نظامی کا بھی آغاز ہوا ہے۔ چک سواری میں بھی دو تین استاد خدمات انجام دے رہے ہیں جو پیر صاحب کے مرید بھی ہیں جن میں حافظ قاری تمثیل حسین نوشاہی اور مولانا محمد اسلم صاحب نوشاہی شامل ہیں۔ وہاں شعبہ حفظ' شعبہ تجوید' سکول اور درس نظامی کے شعبے موجود ہیں۔ جامعہ قادریہ نوشاہیہ میں جو کہ مرکزی آستانہ عالیہ میں واقع ہے' حفظ اور تجوید کے شعبے ہیں۔ مشق کے لئے اساتذہ اور انگلش ٹیچر بھی ہیں۔ اساتذہ کی

Marfat.com

مولانا قاری عبدالقیوم صاحب الفت نوشاہی مولانا حافظ عبدالقادر صاحب نوشاہی کے ہمراہ

رہائش کے لئے ... گاہ ہے بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ہر سہولت اور انتظام موجود ہے جس کے مکمل اخراجات پیر صاحب ... کرتے ہیں۔ قاری عبدالقیوم صاحب نوشاہی نے بتایا کہ اس وقت پاکستان میں سلسلہ نوشاہیہ سے منسلک چھ ادارے کام کر رہے ہیں۔ جامعہ تبلیغ الاسلام دولت نگر ضلع گجرات' جامعہ اسلامیہ چک سواری آزاد کشمیر۔ جامعہ نوشاہیہ کھبل اعوان چکوال روڈ سوہاوہ' جامعہ نوشاہیہ جھمٹ مغلاں راولپنڈی' جامعہ نوشاہیہ کامونکی ضلع گوجرانوالہ اور مرکزی دارالعلوم آستانہ عالیہ نوشہ پور شریف جہلم۔ اٹک آئل کمپنی مورگاہ موڑ پر کام شروع ہونے والا ہے۔ قاری عبدالقیوم صاحب نوشاہی نے بتایا کہ انہیں پیر صاحب کی سرپرستی میں کام کرتے ہوئے تیرہ سال ہو چکے ہیں۔

برطانیہ آمد کے حوالے سے قاری عبدالقیوم صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "میں 1998ء میں 24 اگست کو برطانیہ آیا ہوں اور بریڈ فورڈ میں مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام میں ظہر اور عشاء کی نماز اور حفظ کی ایک کلاس پڑھاتا ہوں۔ برطانیہ میں دینی سرگرمیوں کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ یہاں بہت کام ہو رہا ہے لیکن اگر پیر صاحب خود یہاں تشریف نہ لاتے اور علماء کو دعوت نہ دیتے تو اس ماحول میں دین کی روشنی پھیلانا مشکل ہوتا۔ انہوں نے پورے برطانیہ میں علماء کو متعین کیا ہے اور مساجد بنائی ہیں۔ جہاں نمازیوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا ہے جبکہ میں یہاں پیر صاحب کی سرپرستی میں کسی دشواری کے بغیر دین کی خدمت کر رہا ہوں۔"

Marfat.com

پیر سید تصدق حسین شاہ نوشاہی

پیر سید تصدق حسین شاہ صاحب نوشاہی ورلڈ اسلامک مشن اور جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈفورڈ کے بانی رکن ہیں۔ آپ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے بھانجے ہیں۔ آپ کے والد مکرم کا اسم گرامی پیر سید محمد افضل صاحب نوشاہیؒ اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدہ دولت فاطمہ نوشاہیؒ ہے۔ آپ 1941ء میں ٹھل نزد منگلا ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ٹھل فوجی چھاؤنی بن جانے کے بعد آپ کے

Marfat.com

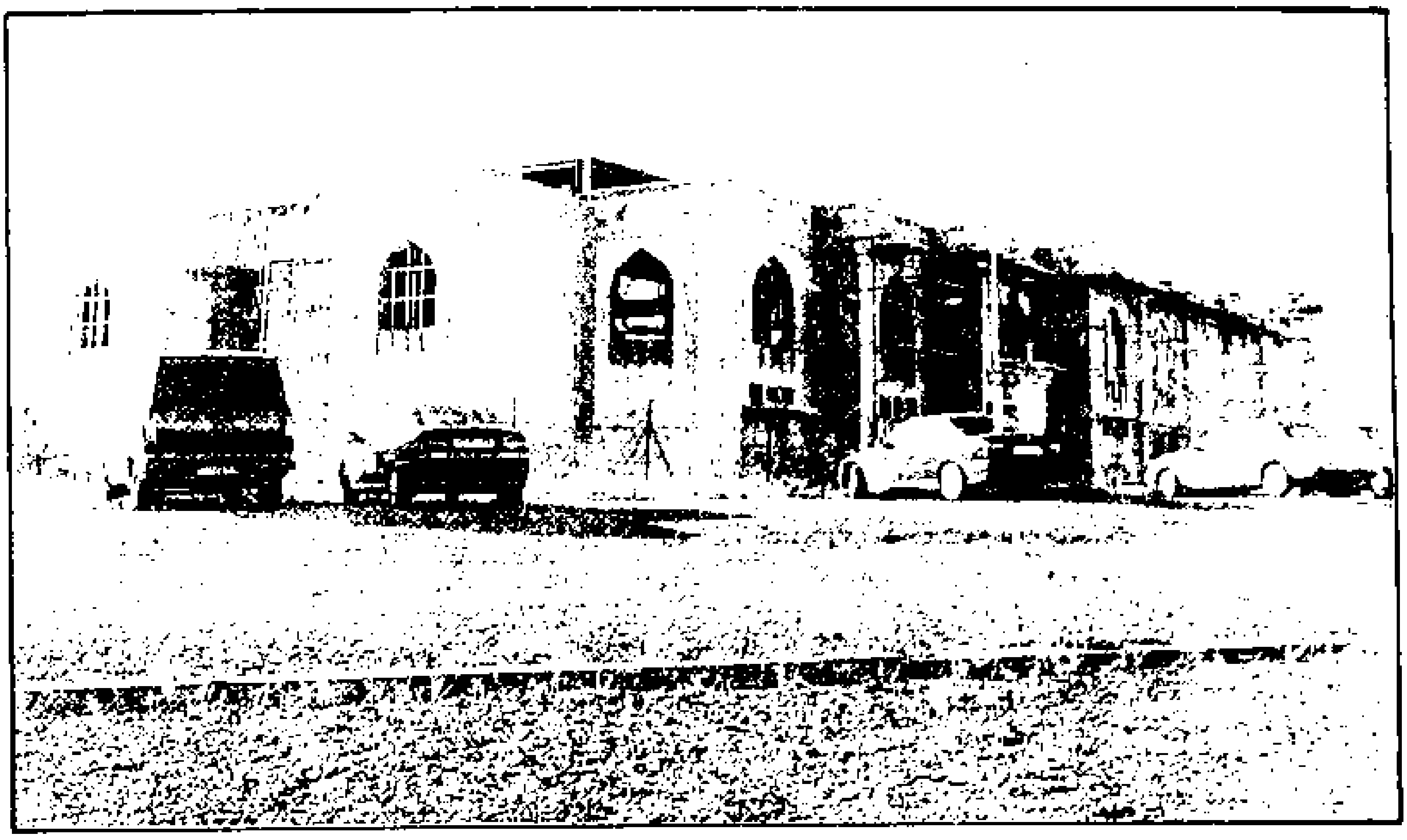

بریڈ فورڈ میں مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام 13 کنال اراضی پر زیر تعمیر مرکزی جامع مسجد

خاندان نے نوشہ پور شریف نئی آبادی داخلی شیخوپور نزد دینہ (ضلع جہلم) میں اقامت اختیار کر لی۔

پیر سید تصدق حسین شاہ نوشاہی نے مڈل سکول چک عبدالخالق اور گورنمنٹ ہائی سکول چک سواری میں تعلیم حاصل کی جبکہ دینی تعلیم دارالعلوم احسن المدارس راولپنڈی میں حاصل کی۔ یہ دارالعلوم مرکزی جامع مسجد راولپنڈی میں مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری ؒ کی نگرانی میں قائم ہوا تھا' وہی اس کے مہتمم اعلیٰ تھے۔ پیر سید تصدیق حسین شاہ صاحب نے اسی دارالعلوم میں فارسی اور عربی بھی سیکھی۔

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی دعوت پر پیر سید تصدق حسین شاہ صاحب نوشاہی جون 1963ء میں برطانیہ آئے اور ایک عرصہ تک بریڈ فورڈ فیکٹریوں میں کام کرتے رہے۔ ساتھ ساتھ انہوں نے مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ 9' جامع مسجد تبلیغ الاسلام وکٹر سٹریٹ بریڈ فورڈ 9 اور لیڈز 12 میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔ لیڈز 12 کی مسجد میں آپ کافی عرصہ خطابت بھی کرتے رہے۔

پیر سید تصدق حسین شاہ صاحب نوشاہی 1978ء میں 73 وکٹر ٹیرس بریڈ فورڈ 9 میں حضرت پیر سید ابوالکمال برق صاحب نوشاہی ؒ کے ہاتھ پر بیعت اختیار کر کے قادری نوشاہی سلسلہ طریقت میں داخل ہوئے۔ آپ کو پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی کی طرف سے خلافت حاصل ہے۔ آپ نے 1984ء میں تحریراً" خلافت پائی تھی۔ آپ نے 1970ء میں فریضہ حج ادا کیا اور بعد میں دو عمرے بھی کیے۔

پیر سید تصدق حسین شاہ صاحب مساجد اور مدارس کے قیام میں بھرپور حصہ لیتے رہے ہیں اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے عہدہ دار بھی رہے ہیں۔

Marfat.com

خلیفہ صوفی محمد یٰسین زاہدی نقشبندی

خلیفہ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی نقشبندی جامعہ غوثیہ زاہدیہ اسلامک کلچرل و سٹڈی سنٹر برمنگھم کے بانی اور مہتمم اعلیٰ ہیں۔ وہ موہڑہ شریف سے وابستہ ہیں اور انہیں حضرت خواجہ پیر محمد زاہد خان صاحب سے بیعت و خلافت کی اجازت حاصل ہے۔ انہوں نے برطانیہ میں ذکر و فکر کی خصوصی محافل کا اہتمام بڑے جذبہ و شوق سے کر رکھا ہے۔ ماہانہ محافل کے علاوہ وہ میلاد النبیؐ کے موقع پر عظیم الشان جلوس اور اجتماعات کا اہتمام کرتے ہیں۔ جامعہ غوثیہ زاہدیہ اسلامک کلچرل و سٹڈی سنٹر میں انہوں نے مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے معیاری دینی تعلیم کا اہتمام کیا ہے۔

خلیفہ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی 10 جنوری 1948ء کو ڈڈیال آزاد کشمیر کے گاؤں خیری میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام حاجی عبداللہ خان صاحب ہے وہ بھی طویل عرصے سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ صوفی محمد یٰسین زاہدی صاحب 1965ء میں برطانیہ آئے اور روزگار و معاش کے سلسلے میں مختلف فیکٹریوں میں کام کیا لیکن دل میں دین کے لئے کام کرنے کی تڑپ اور کسی مرشد کامل کی تلاش کا جذبہ

Marfat.com

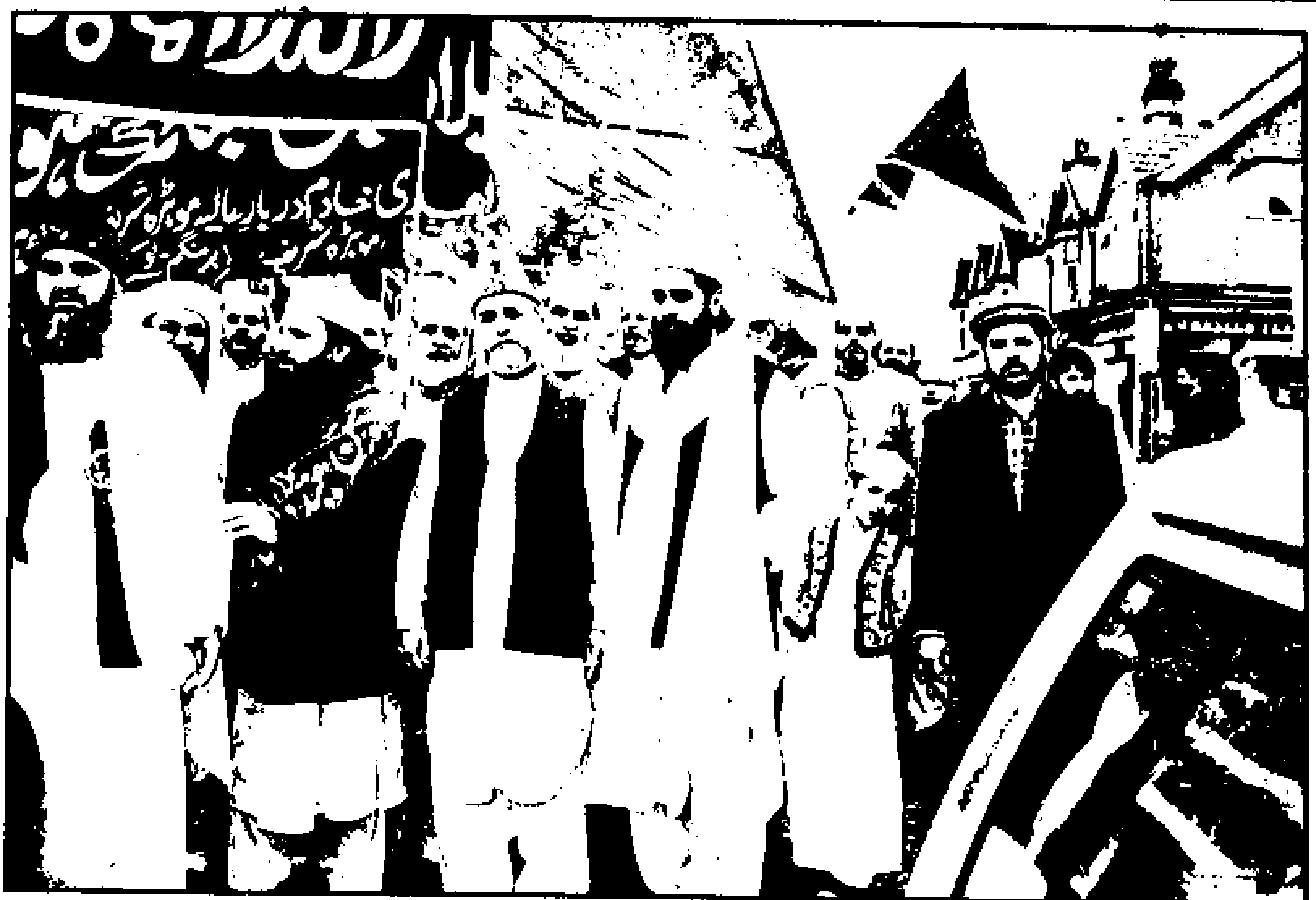

جلوس عید میلاد النبی ؐ کے موقع پر خلیفہ حاجی صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی' پیر جہانزیب بادشاہ صاحب قاسمی' ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی' صاحبزادہ دلدار علی شاہ صاحب' مولانا حافظ عبدالقادر صاحب اور صوفی محمد یونس صاحب نوشاہی

موجزن تھا چنانچہ 1971ء میں پاکستان گئے۔ موہڑہ شریف میں حاضری دینے کا موقع ملا وہاں حضرت خواجہ پیر محمد زاہد خان صاحب سے ملاقات ہوئی چنانچہ انہوں نے وہیں بیعت کرلی۔ پیر صاحب نے چند نصیحتیں اور کلمات عطا کئے۔ صوفی محمد یٰسین صاحب نے انگلینڈ واپس آکردو سال قیام کیا پھرپاکستان واپسی ہوئی تو داڑھی رکھی ہوئی تھی جسے پیر صاحب نے پسند کیا۔ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی نے دس سال پاکستان میں قیام کیا۔ ان کا قیام لالہ رخ واہ کینٹ میں تھا۔ اس دوران دربار شریف پر حاضری کا سلسلہ جاری رہا۔

خلیفہ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی 1984ء میں واپس برطانیہ آ گئے اور یہاں ماہانہ گیارہویں شریف اور ذکر پاک کی محفلوں کا سلسلہ شروع کیا جن میں شریک ہونے والے افراد کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی نے بتایا کہ جب سے حضرت پیر صاحب کا وصال ہوا ہے تو انہوں نے ماہانہ محفلوں کے لئے دس تاریخ مقرر کی ہے کیونکہ 9 دسمبر 1993ء کو ان کا انتقال ہوا تھا۔ اس طرح ختم خواجگان کا سلسلہ جاری ہے۔ وہ ہر اتوار کو ذکر پاک کا اہتمام کرتے ہیں۔ خلیفہ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی نے فرمایا کہ میں حضرت پیر زاہد خان صاحب اور ان کی اولاد کا خادم تھا اور رہوں گا' میں مخلوق خدا کی خدمت کو بھی سعادت سمجھتا ہوں اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پیر محمد زاہد خانؒ صاحب اور ان کے صاحبزادگان کی دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے خلیفہ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی نے فرمایا کہ ان کی اولاد میں حضرت امام العارفین آفتاب احمد قاسمی صاحب کی برطانیہ میں بے پناہ دینی و ملی خدمات ہیں۔ ان کے ہاتھ پر بہت بڑی تعداد میں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے

Marfat.com

صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی' صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی اور خلیفہ کرامت حسین صاحب

جن میں کئی پادری بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہاں دعوت دین کے سلسلے میں بھی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ حضرت ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی صاحب بھی برطانیہ سمیت پوری دنیا کے دورے کر کے لوگوں کو اسلامی تعلیمات اور ذکر و فکر کی دعوت دیتے ہیں ان کی کوششوں کے نتیجہ میں ذکر کی محافل عام ہوئی ہیں وہ یہاں برطانیہ میں ہمارے پروگراموں میں بھی تشریف لاتے رہتے ہیں۔ دربار عالیہ موہڑہ شریف کا ذکر کرتے ہوئے خلیفہ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی نے فرمایا کہ اس دربار سے لوگوں کی دنیا ہی بدل جاتی ہے۔ خود اپنے بارے میں انہوں نے کہا کہ جب میں نے دربار شریف میں حاضری دی تو مجھ میں یہ تبدیلی آئی کہ میرا مغربی انداز یکسر تبدیل ہو گیا اور تمام دنیاداری اور مصروفیات چھوڑ کر میں نے صرف اور صرف اللہ کے ذکر کی خاطر' حضور نبی کریمؐ کی محبت کی خاطر اور اپنے شیخ کے حکم کے مطابق برطانیہ میں ذکر کا حلقہ شروع کیا پچھلے پانچ چھ سال سے کامیابی کے ساتھ پروگرام جاری ہیں۔ جن میں ماہانہ ذکر اور ہفتہ وار اجتماعات' عظیم الشان جلسوں اور جلوسوں کا اہتمام کیا جس میں اگرچہ کچھ دوستوں نے بھی تعاون کیا لیکن زیادہ اہتمام و انصرام میں نے خود کیا اور وہ برمنگھم کی تاریخ کا ایک کامیاب پروگرام تھا جو عید میلادالنبیؐ کے سلسلے میں آلم راک کی مرکزی جامع مسجد ضیاء القرآن میں 18 جولائی 1999ء کو کیا گیا۔

خلیفہ صوفی محمد یٰسین زاہدی صاحب نے دربار موہڑہ شریف کی ایک شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مرکزی دربار میں سائیں فتح محمد ایک خلیفہ تھے جن کے پاس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا ان سے معلومات بھی حاصل ہوئیں اور ان کی کرامات کا بھی مشاہدہ کرتا' انہوں نے حضرت باباجیؒ صاحب قاسم موہڑوی کے بارے میں بتایا کہ ان کی ایک کرامت تو اپنی جگہ یہ تھی کہ وہ 80 سال وہاں بیٹھے چالیس سال پتھر پر اور چالیس سال تخت پوش پر ایک ہی کمرے میں۔ ان کا یہ کمال تھا کہ جس قسم کا شخص بھی ان کے پاس آیا ان کی نظر پڑنے کے بعد وہ اللہ اللہ کرتا ہوا وہاں سے رخصت ہوا۔ خلیفہ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی نے کہا

Marfat.com

خلیفہ حاجی صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی' ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی اور شیخ محمود رشید صاحب کے ساتھ امریکہ کے تبلیغی دورے کے دوران نیویارک میں عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس کے موقع پر

کہ اگر برطانیہ میں ہونے والی دینی و ملی خدمات اور اسلام و مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کوششوں کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اس ضمن میں ان مشائخ عظام نے بڑا موثر کردار ادا کیا ہے جو وقتاً" فوقتاً" پاکستان اور آزاد کشمیر سے یہاں آتے رہے۔ انہوں نے نہ صرف یہاں اپنے قیام کے دوران عوام اہلسنّت کی دینی رہنمائی اور روحانی تربیت میں اہم کردار ادا کیا ہے بلکہ ان مشائخ نے یہاں ادارے قائم کئے اور اپنے مریدوں اور خلفاء کے ذریعے دین کی تبلیغ و ترویج اور نئی نسل کی دینی تربیت کے لئے مستقل اہتمام کیا اور آج بھی یہاں خدمات انجام دینے والے علماء میں سے بیشتر کا تعلق مشائخ کے کسی نہ کسی سلسلہ سے ہے۔

برطانیہ میں اپنی دینی و تدریسی خدمات کے بارے میں خلیفہ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی نے بتایا کہ وہ کافی عرصہ گھر میں بچوں کو دینی تعلیم دینے کے علاوہ ایک ادارے میں بھی بچوں کو دینی تعلیم دیتے رہے پھر گزشتہ سال انہوں نے برمنگھم میں واش ووڈ ہیتھ روڈ پر جامعہ غوثیہ زاہدیہ اسلامک کلچرل وسٹڈی سنٹر قائم کیا اس ادارے کو حضرت پیر محمد زاہد خانؒ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ یہاں بچوں کو دینی تعلیم اور بالغ افراد کو ذکر و فکر کی دعوت دی جاتی ہے۔ ابتدائی طور پر تین استاد رکھے گئے ہیں پھر جیسے جیسے بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا اساتذہ کی تعداد بھی بڑھائی جائے گی۔ خلیفہ صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی نے کہا کہ ہم کوشش کریں گے کہ یہاں بچیوں کے لئے کلاسز بھی شروع کی جائیں جن میں حفظ کا بھی اہتمام ہو۔ دارالعلوم کے قیام کے ساتھ ساتھ لوگوں کو ذکر الٰہی کی دعوت دینے کا سلسلہ بھی جاری ہے اور ہر اتوار کو خاص طور پر ذکر و فکر کی محفل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

برطانیہ میں علماء و مشائخ کی خدمات علماء اہلسنّت کے درمیان اختلافات اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے صوفی محمد یٰسین صاحب زاہدی نے فرمایا کہ جہاں تک خدمات اور

Marfat.com

برمنگھم میں خلیفہ صوفی محمد یلیین صاحب زاہدی کے زیر اہتمام عید میلادالنبیؐ کے جلوس میں وہ' ڈاکٹر پیر فضیل عیاض صاحب قاسمی' صاحبزادہ سلطان ریاض الحسن صاحب' صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی' شیخ محمود رشید صاحب اور دیگر شرکاء

کوششوں کا تعلق ہے سب اپنی اپنی جگہ کوشش کر رہے ہیں' دین کی دعوت دی جارہی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ علماء باہم متحد نہیں ہیں ان کے درمیان موثر رابطہ موجود نہیں ہے اگر یہ متحد ہو کر مربوط کوشش کریں تو برطانیہ میں اسلام کا بول بالا ہو سکتا ہے۔ پھر علماء اہلسنّت کے باہمی اختلافات سے عوام اہلسنّت میں کافی بے چینی پائی جاتی ہے حالانکہ جب مذہب و مسلک ایک ہے تو پھر کوئی اختلافات نہیں ہونے چاہئیں' ایک پلیٹ فارم اور ایک آواز ہونی چاہئے۔ اگر ہمیں صوفیاء کرام کے انداز میں دین کی تبلیغ اور فروغ کے لئے کوششیں کرنا ہیں تو ہمیں مل کر کام کرنا ہو گا۔ صوفی محمد یلیین صاحب زاہدی نے اس ضمن میں سلطان باہو ٹرسٹ کی کوششوں کو سراہا۔

خلیفہ صوفی محمد یلیین صاحب زاہدی نے برطانیہ میں بچوں کو دینی تعلیم دینے کے ضمن میں اس بات سے اتفاق کیا کہ پاکستان سے جو علماء آتے ہیں بیشتر صورتوں میں وہ انگلش پر عبور نہیں رکھتے جس کی وجہ سے انہیں بچوں کو پڑھانے اور سمجھانے میں مشکلات پیش آتی ہیں اور اگر ایک عالم انگلش پر بھی عبور رکھتا ہے تو وہ یقیناً" زیادہ کامیابی اور سہولت کے ساتھ بچوں کو دینی تعلیم و تربیت فراہم کر سکے گا میرے خیال میں اس وقت سلطان باہو ٹرسٹ برمنگھم کی کوششیں قابل تعریف ہیں اس کے علاوہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب کی جامعہ صدیقیہ بھی بہتر کام کر رہی ہے۔ کھکول شریف کے خلیفہ صوفی عبداللہ صاحب بھی طویل عرصے سے خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ اولڈھم میں ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی صاحب کا ادارہ جامعہ قاسمیہ زاہدیہ بھی قابل ذکر ہے' جس کے نگران اور مدرس صاحبزادہ الطاف حسین قاسمی صاحب ہیں۔

رمضان اور عیدین کے موقع پر رونما ہونے والے اختلافات کے ضمن میں خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ شرعی لحاظ سے تو چاند دیکھ کر رمضان کا آغاز اور عید منائی جاتی ہے لیکن برطانیہ میں موسمی وجوہات کے تحت چاند نظر نہیں آتا اس لئے ہمیں باہمی مشاورت سے کسی نتیجہ پر پہنچنا چاہیے۔

Marfat.com

الحاج خلیفہ محمد یونس نقشبندی گھمکولوی

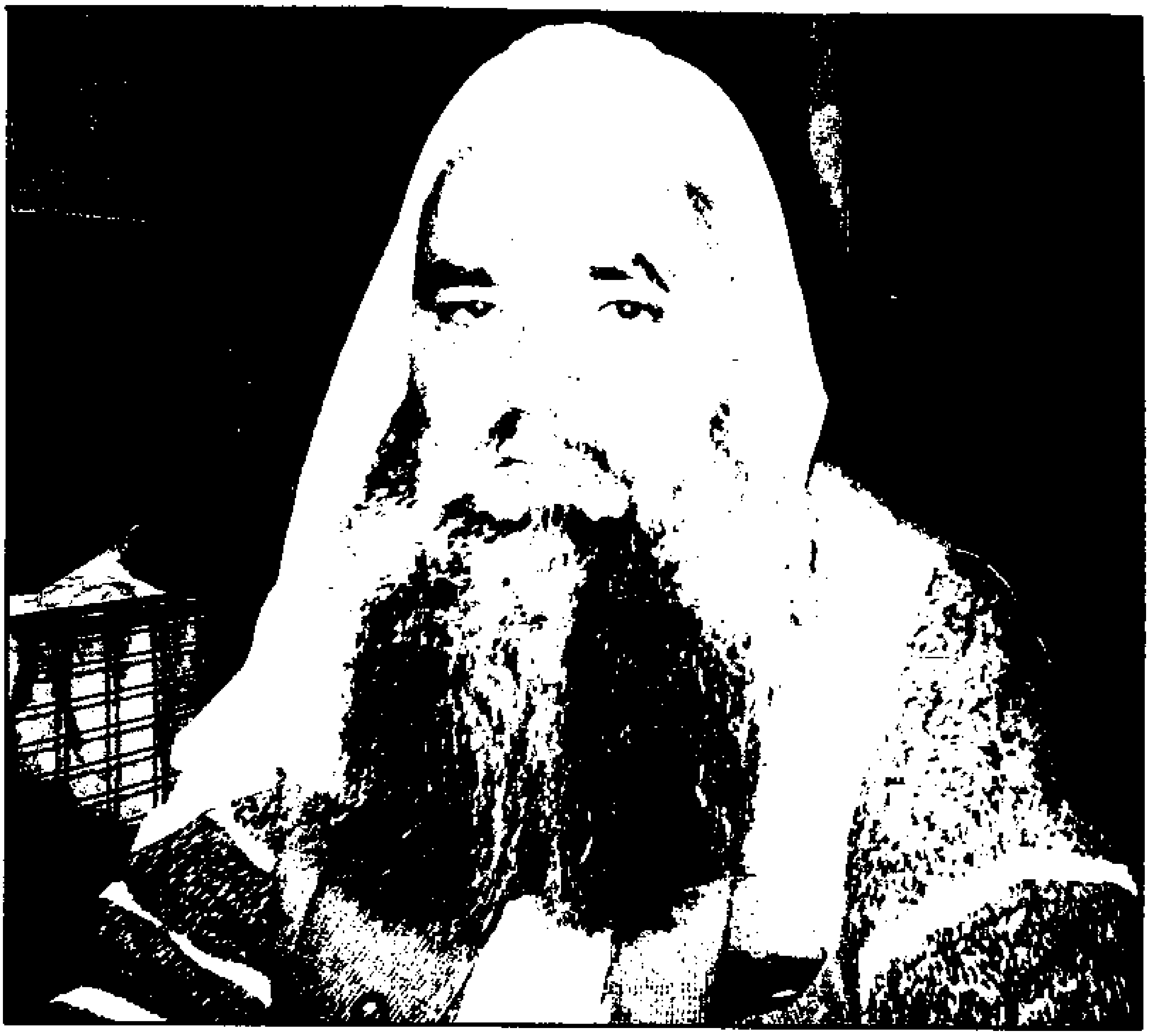

الحاج خلیفہ محمد یونس صاحب نقشبندی گھمکولوی آستانہ عالیہ گھمکول شریف سے بیعت اور سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ ہیں۔ برطانیہ کے شہر برمنگھم میں انہوں نے مدرسہ نور مصطفیٰؐ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جہاں 1988ء سے بچوں اور بچیوں کو دینی تعلیم دی جا رہی ہے۔ خلیفہ صاحب انتہائی خاموش طبع اور درویش صفت شخصیت ہیں اور انتہائی خاموشی اور یکسوئی کے ساتھ پچھلے 12 برس سے دینی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں اور روحانی محافل اور محافل ذکر میں مصروف ہیں۔

الحاج خلیفہ محمد یونس صاحب نقشبندی 31 دسمبر 1932ء کو ضلع راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان کے گاؤں ملک پور میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کی۔ 1985ء میں الحاج فضل حسین صاحب کے ہاتھ پر ہائی و یکمب میں بیعت کی جو گھمکول شریف کے خلیفہ مجاز اور حضرت زندہ پیر سے بیعت و خلافت یافتہ ہیں۔ خلیفہ محمد یونس صاحب ایک عرصے تک لندن میں کاروبار کرتے رہے لیکن ایک رات اچانک یہ خیال آیا کہ انہیں دینی خدمت کا راستہ اپنانا چاہئے چنانچہ انہوں نے برمنگھم میں یہ دینی ادارہ مدرسہ نور مصطفیٰؐ قائم کر لیا جہاں ان کے علاوہ ایک اور قاری صاحب بھی تدریسی خدمات انجام دے رہے

Marfat.com

الحاج خلیفہ محمد یونس صاحب گھمکولوی اور صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب رحمانی مڈلینڈز کو آپریٹو ایشین فیونرل سروسز کے دیگر مذاہب کے نمائندوں کے ساتھ۔

ہیں۔ خلیفہ محمد یونس صاحب کا خیال ہے کہ برطانیہ میں والدین بچوں کو دینی تعلیم دلانے کے سلسلے میں اتنی دلچسپی نہیں لے رہے جتنی لینی چاہئے، صرف چالیس پچاس فیصد بچے دینی تعلیم کے لئے مدارس یا اداروں کا رخ کرتے ہیں، اس ضمن میں والدین اور علماء کرام دونوں کو اپنی ذمہ داریاں محسوس کرنی چاہئیں اور ایسی وجوہات تلاش کرنی چاہئیں جن کی وجہ سے لوگ بچوں کو دینی تعلیم نہیں دلا رہے ہیں یا نوجوانوں کو اس جانب کشش محسوس نہیں ہوتی۔ خلیفہ محمد یونس صاحب نے اس ضمن میں حضرت صوفی عبداللہ صاحب کے ادارے کی تعریف کی اور کہا کہ ان کا دارالعلوم صحیح خطوط پر کام کر رہا ہے۔ خلیفہ محمد یونس صاحب نے 13 حج اور تین عمرے کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت زندہ پیر آج بھی ایک زندہ حقیقت ہیں اور ان کے خلفاء خاص طور پر صوفی عبداللہ صاحب، الحاج فضل حسین صاحب، صوفی اسلم صاحب اور طارق صاحب فی سبیل اللہ دین کی خدمت کر رہے ہیں جس کا اجر انہیں اللہ سے ملے گا۔

ایک سوال کے جواب میں الحاج خلیفہ محمد یونس صاحب نے فرمایا کہ تمام تر دشواریاں اور ناموافق حالات کے باوجود علماء اہل سنت اور مشائخ نے برطانیہ میں مسلمانوں اور ان کے بچوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ خاص طور پر برمنگھم شہر مساجد اور مدارس کا شہر بن چکا ہے یہاں بے شمار علماء کرام اور مشائخ عظام کے سلسلہ کے حضرات دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ خلیفہ صاحب نے خاص صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب رحمانی کا تذکرہ کیا اور ان کی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے فرمایا کہ قاری صاحب ان کے مدرسہ نور مصطفیٰ کے سلسلے میں بھی ان سے بھرپور تعاون فرما رہے ہیں۔

Marfat.com

حافظ قاری محمد اقبال قادری نوشاہی

حافظ قاری محمد اقبال صاحب قادری نوشاہی 1985ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ مختلف مساجد اور دینی اداروں میں تدریسی و تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے ہیں اور آج کل قرآن پاک اور دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

قاری محمد اقبال صاحب قادری نوشاہی یکم جنوری 1958ء کو ضلع گجرات کے گاؤں بھتہ نور جمال میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے ہے اور ان کے والد گرامی کا نام چوہدری احمد خان صاحب ہے۔ سکول کی ابتدائی تعلیم کے دوران ان کے استاد ماسٹر محمد بوٹا صاحب انہیں دینی تعلیم دلانے کے لئے جامعہ عربیہ غوثیہ تکیہ لالہ موسیٰ لے گئے وہاں انہوں نے حفظ میں داخلہ لیا اور پانچ سال کی مدت میں کلام پاک کے حفظ کی تکمیل کی۔ جامعہ عربیہ غوثیہ میں ان کے اساتذہ میں ادارہ کے مہتمم حافظ شاہ صد

Marfat.com

صاحب ' ان کے فرزند غلام مصطفٰے صاحب ' قاری عبدالمجید صاحب ' قاری برکت علی صاحب ' قاری قطب الدین صاحب اور قاری برخوردار صاحب شامل تھے۔ حفظ مکمل کرنے کے بعد قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے تجوید کی تعلیم دینہ میں حاصل کی جس کے بعد وہ لاہور چلے گئے جہاں تین چار ماہ قیام کے دوران دارالعلوم جامعہ نظامیہ میں درس نظامی کی ابتدائی کتابیں نورالایضاح اور قدوری وغیرہ پڑھیں۔ یہاں مولانا عبدالرشید صاحب ان کے استاد تھے۔ اس دوران وہ لالہ موسیٰ چلے گئے جہاں ایک قریبی گاؤں میانہ چک میں انہوں نے دو سال امامت کے فرائض انجام دے۔

قراءت و تجوید کی تعلیم کے لئے قاری محمد اقبال صاحب نے علامہ قاری محمد یوسف صاحب سیالوی کے ادارے جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ میں داخلہ لیا۔ یہاں 40 کے قریب طلباء قراءت کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تجوید کے اس دو سالہ کورس میں پہلے سال حدر' علم التجوید' تیسیر التجوید اور دوسرے سال میں فوائد مکیہ' مقدمتہ الجزریہ اور حدر پڑھائے جاتے ہیں' اس کے بعد امتحان ہوتا ہے اور کامیاب ہونے والے طلبہ کو سند دی جاتی ہے۔ قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے یہاں علامہ قاری محمد یوسف صاحب سیالوی کی نگرانی میں 1983ء میں تجوید و قراءت کی سند حاصل کی اور جہلم میں عید گاہ کی مسجد اور مدرسہ میں ایک سال پڑھایا۔ قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے بتایا کہ مفتی محمد خان صاحب قادری جو علامہ طاہر القادری صاحب کے ساتھ رہے ہیں' ان کے کلاس فیلو ہیں' اس کے علاوہ مولانا محمد اشرف صاحب' قاری عبداللطیف صاحب اور ان کے کئی دیگر ساتھی برطانیہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ اس وقت یہاں حافظ محمد اسلم صاحب' قاری محمد شفیع صاحب اور قاری اسلم صاحب ان کے استاد بھائی ہیں۔

بیعت اور سلسلہ طریقت کے ضمن میں قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "دینہ کے قریب ایک گاؤں کالووال ہے' جہاں صوفی نذیر صاحب میرے ایک مخلص ساتھی ہیں' وہ میرے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے' انہوں نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے بڑے بھائی حضرت پیر سید ابوالکمال صاحب برق" نوشاہی سے بیعت کی ہوئی تھی۔ صوفی نذیر صاحب نے مجھے بھی پیر صاحب کے پاس چلنے کے لئے کہا' میں نے شروع میں کہا کہ کون پیروں کے پاس جائے لیکن پھر میں نے سوچا کہ نذیر صاحب میرے بڑے اچھے دوست اور نہایت متقی انسان ہیں تو وہ جس پیر کے مرید ہیں یقیناً" اس پیر میں کوئی نہ کوئی بات ہوگی' چنانچہ میں نے صوفی صاحب کے ساتھ ڈوگہ شریف میں پیر صاحب سے ملاقات کی جہاں وہ اس وقت مقیم تھے' دس پندرہ دن بعد ہم نے پیر صاحب کے ساتھ بھلوال میں حضرت خواجہ سلیمان نوری" اور خوشاب میں حضرت شاہ سخی معروف" کے دربار پر حاضری دی اور وہیں خوشاب میں' میں نے حضرت پیر ابوالکمال صاحب سے بیعت کی۔ ایک دو ماہ بعد پیر صاحب وصال فرما گئے۔ قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے مزید فرمایا "بیعت سے قبل پیر صاحب سے ہونے والی ایک دو ملاقاتوں میں' میں ان سے بے حد متاثر ہوا۔ میری پیر صاحب سے پہلی ملاقات ڈوگہ میں اور دوسری ملاقات ان کے ہمراہ سفر میں ہوئی۔" صوفی

Marfat.com

نذیر صاحب کی پیر صاحب سے عقیدت و محبت کا ذکر کرتے ہوئے قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے کہا "ایک بار میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو بیعت سے کیا حاصل ہوتا ہے تو انہوں نے کہا کہ اللہ معاف کرے اگر کوئی فرشتہ بھی آکر مجھ سے کہے کہ تم بیعت توڑ دو تو میں تب بھی بیعت نہیں توڑوں گا"۔

قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "اب میری عقیدت قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے ساتھ ہے اور یہ عقیدت انشاء اللہ قیامت تک رہے گی کیونکہ وہ ہمارے پیر بھی ہیں اور محسن اہلسنت بھی۔ ان میں خدا خوفی بھی ہے اور غریب پروری بھی۔ پاکستان سے جتنے بھی علماء برطانیہ آئے ہیں ان میں سے زیادہ تر غریب تھے اور وہ پیر صاحب کے توسط سے یہاں آئے اور پیر صاحب نے ان کا بے حد خیال رکھا"۔

اپنی برطانیہ آمد کے بارے میں قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ مجھے میرے ایک دوست علی قدر صاحب کیانی نے سپانسر کیا تھا لیکن میں پیر صاحب کی وساطت سے اور ان کی وجہ سے 12 مئی 1985ء کو برطانیہ آیا اور اولڈھم میں جامعہ اسلامیہ غوثیہ میں جو مسجد کمیٹی کے تحت کام کر رہا تھا' دینی خدمات انجام دینا شروع کیں اور پانچ سال اس ادارے سے وابستہ رہا۔ قاری اقبال صاحب نے بتایا کہ جب میں نے کام شروع کیا تو مجھے تین بچے اور ایک کمرہ دیا گیا تھا۔ 1990ء میں جب میں نے یہ ادارہ چھوڑا تو میرے پاس 150 بچے تھے اور ادارے کے لئے دوسرا مکان خرید لیا گیا تھا۔ قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے کہا کہ 1990ء میں میں دو ماہ کے لئے پاکستان گیا اسی دوران میری شادی بھی ہوئی۔ جب واپس آیا تو اولڈھم کے اس ادارے میں جگہ نہ تھی چنانچہ پھر میں نے بریڈ فورڈ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے اسلامک مشنری کالج میں ایک سال کام کیا۔ قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی رمضان المبارک میں قرآن پاک سنانے کے لئے دنیا کے کئی ملکوں میں جا چکے ہیں جن میں ڈنمارک اور ناروے بھی شامل ہیں۔ وہ اب تک ستائیس

Marfat.com

اٹھائیس بار کلام پاک سنا چکے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حفظ کی تکمیل کرنے کے بعد سے وہ مسلسل رمضان المبارک میں کلام پاک سنا رہے ہیں۔ اسلامک مشنری کالج سے وابستگی کے دوران بریڈ فورڈ میں وہ حفظ کی تعلیم اور امامت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ تاہم بریڈ فورڈ میں مکان نہ ہونے اور فیملی کی رہائش اولڈھم میں ہونے کی وجہ سے وہ واپس اولڈھم چلے گئے اور ایک سال تک گرین گیٹ سٹریٹ مسجد میں خدمات انجام دیں لیکن بعض وجوہ سے وہ وہاں سے علیحدہ ہو گئے اور پھر انہوں نے ایک سال نگینہ مسجد میں اور ایک سال مدینہ اسلامک سنٹر میں خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں والدہ کی بیماری کے باعث وہ پاکستان چلے گئے اور ادارے سے کہہ دیا کہ وہ کوئی متبادل انتظام کر لیں۔ اب انہوں نے نجی طور پر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے بتایا کہ وہ اب قراءت سبعہ کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے جو لطف علامہ قاری محمد یوسف صاحب سیالوی کے پاس پڑھنے میں آیا ہے وہ کہیں اور نہیں آیا۔

برطانیہ میں بچوں کو دینی تعلیم کے ضمن میں درپیش مشکلات اور دشواریوں کے حوالے سے قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ میں نے بچوں کو شروع سے ہی کنٹرول کیا ہے، بعض مساجد میں یہ شکایت ہوتی ہے کہ استاد بچوں کو مارتے ہیں لیکن مجھے کبھی کوئی مسئلہ نہیں ہوا، میرا اتنا کنٹرول تھا کہ جب تک بچے سبق نہیں سنا دیتے تھے میں انہیں باہر نہیں جانے دیتا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ دینی تعلیم کے ضمن میں اہم بات یہ ہے کہ علماء اور اساتذہ کی محنت کے ساتھ ساتھ والدین کو بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہوں گی۔ بیشتر صورتوں میں یہ ہوتا ہے کہ والدین تعلیم یافتہ نہ ہونے کے باعث دین سے دور ہیں ایسی صورت میں اساتذہ کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے بتایا کہ وہ سات آٹھ بچوں کو قرآن حفظ کرا چکے ہیں۔

نوجوانوں کو دین سے قریب رکھنے اور برطانیہ میں مسلمانوں کے مستقبل کے حوالے سے قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے کہا کہ اگر نوجوانوں پر پوری توجہ نہیں دی جائے گی تو وہ بڑے ہو کر تعلیم حاصل کرنے کے بجائے منشیات اور دیگر برائیوں کا شکار ہو جائیں گے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین، اساتذہ اور علماء انہیں دین سے قریب رکھنے کے لئے کوششیں کریں۔ برطانیہ میں زیادہ اہم مسئلہ مسلمان بچیوں کا ہے۔ علماء و مشائخ کو چاہئے کہ وہ ہر قصبہ میں ایسے افراد پر مشتمل کمیٹیاں بنائیں جو دینی معلومات کے ساتھ ساتھ انگریزی بھی جانتے ہوں کیونکہ بیشتر پاکستانی علماء کی انگریزی کمزور ہے جبکہ یہاں صورتحال یہ ہے کہ جب تک ہم انگریزی میں بات نہیں کریں گے، بچے ہماری بات نہیں سمجھیں گے۔

قاری محمد اقبال صاحب نوشاہی نے کہا کہ میں ایک ادارہ بنانا چاہتا ہوں جہاں اچھے اساتذہ بچوں بالخصوص بچیوں کو معیاری دینی تعلیم فراہم کریں، ممکن ہے کہ روز قیامت میرا یہ عمل میری بخشش و نجات کا وسیلہ بن جائے۔

Marfat.com

مولانا اشفاق احمد نوشاہی قادری

مولانا اشفاق احمد صاحب نوشاہی قادری کا تعلق برطانیہ کے ایک مذہبی گھرانے سے ہے۔ ان کے والد 1957ء میں بسلسلہ روزگار برطانیہ تشریف لائے تھے لیکن پھر انہوں نے مستقلاً" برطانیہ میں ہی قیام کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک انتہائی قابل ذکر اور لائق تحسین و قابل تقلید بات یہ ہے کہ مولانا اشفاق احمد نے کیمیکل ٹیکنالوجی میں بی ایس سی آنرز کرنے کے بعد دینی تعلیم و تدریس کو اپنا مشن بنایا۔ آپ پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی سے بیعت ہیں اور ان کی سرپرستی میں آج کل جمعیت تبلیغ الاسلام کے

Marfat.com

بریڈ فورڈ میں مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس

پلیٹ فارم سے تبلیغ دین کا کام کر رہے ہیں۔

مولانا اشفاق احمد صاحب نوشاہی قادری یکم اکتوبر 1967ء کو تحصیل گوجر خان کے ایک گاؤں پیم نوشاہیہ میں ایک مذہبی اور صوفی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والد محترم کا نام حاجی عبدالرحیم صاحب دلشاد نوشاہی ہے اور آپ کے آباؤ اجداد عرصہ دراز سے سلسلہ نوشاہی قادری سے وابستہ چلے آ رہے ہیں۔ حاجی عبدالرحیم صاحب 1957ء میں اپنے برادر نسبتی غلام حسین صاحب بھٹی کی دعوت پر بسلسلہ روزگار یہاں برطانیہ آئے۔ اور سلو، بکنگھم شائر میں مقیم ہو گئے اور فیکٹری میں کام کرنے لگے لیکن بعد ازاں اپنے اہل و عیال کی تنہائی کی وجہ سے انہوں نے ڈربی میں اپنے عزیز و اقارب کے قریب رہنے کا فیصلہ کیا اور ریٹائر منٹ تک وہیں رہے۔

مولانا اشفاق احمد صاحب کے والد گرامی کو شروع ہی سے فقیری سے دلچسپی تھی اور قبلہ پیر برق صاحب" ان کے لئے صوفی کا لقب استعمال کرتے تھے۔ انہوں نے ڈربی جامع مسجد کی بنیاد رکھنے میں کلیدی کردار ادا کیا وہ بہت اچھے خوش نویس بھی تھے۔ جامع مسجد ڈربی میں نمازوں کے اوقات کا ٹائم ٹیبل بھی لکھا کرتے تھے۔ 1980ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد وہ مسجد میں فل ٹائم ٹیچر بھی رہے بعد ازاں صحت کی خرابی کی وجہ سے انہوں نے تدریس کا کام ترک کر دیا۔ آپ حضرت پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی سے بیعت ہیں جبکہ مولانا اشفاق صاحب کے دادا جان محترم نے قبلہ پیر صاحب کی اہلیہ محترمہ کے والد محترم سے بیعت کی تھی' ان کا نام حضرت پیر محمد فقیر صاحب تھا اور مولانا کے دادا حضور ان کے خلیفہ تھے۔

مولانا اشفاق احمد صاحب نے سکول کی ابتدا ڈربی سے کی اور یہیں کالج تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1988ء میں بریڈ فورڈ یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور جولائی 1992ء میں کیمیکل ٹیکنالوجی میں بی ایس سی آنرز کیا۔ گریجویشن کے بعد دو سال ٹیچنگ ٹریننگ کی۔ ساتھ ساتھ جامعہ تبلیغ الاسلام میں پیر صاحب اور قاضی غلام مرتضیٰ صابر صاحب سے فارسی اور کریمہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ 1993ء میں جب مفتی سیف الرحمٰن صاحب ہزاروی یہاں تشریف لائے تو ان سے بنیادی صرف شروع کی لیکن ان کے چلے

Marfat.com

حضرت نوشہ گنج بخش" کے عرس کے موقع پر قاری اشفاق احمد صاحب نوشاہی قادری اور مولانا طارق مجاہد صاحب ہملی قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے ساتھ

جانے کی وجہ سے صرف و نحو کی تعلیم مکمل نہ ہو سکی۔ بعد ازاں انہوں نے 1987ء میں انڈیا کے ایک عالم دین قاری محمد اسماعیل صاحب مصباحی سے قراءت و تجوید کی تعلیم حاصل کی۔

اپنی دینی وابستگی اور قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی شخصیت اور ان کی خدمات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا اشفاق احمد صاحب نوشاہی نے بتایا کہ ان کے گھر کا ماحول بہت مذہبی تھا اور والد صاحب الحاج صوفی عبدالرحیم صاحب دلشاد نوشاہی اپنے کام کاج کے ساتھ مساجد کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے وہ ڈربی جامع مسجد کی انتظامی کمیٹی میں جنرل سیکرٹری بھی رہے۔ اس طرح کے گھریلو ماحول میں جب مولانا اشفاق احمد صاحب کی عمر سولہ سال ہوئی تو انہوں نے اپنے والد صاحب سے دینی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس وقت ان کے والد صاحب نے کہا کہ آپ پہلے اپنی یہ تعلیم مکمل کر لیں اس کے بعد آپ کی مرضی ہے چنانچہ انہوں نے اے لیول کیا اور پھر بریڈ فورڈ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ وہاں ایک سال وہ یونیورسٹی ہاسٹل میں رہے اس کے بعد دوسرے سال انہوں نے قبلہ پیر صاحب کے آستانہ پر ڈیرہ لگا لیا اور تعلیم کی تکمیل تک تقریباً" چھ سال وہ پیر صاحب کی صحبت سے فیضP حاصل کرتے رہے۔ اس دوران انہوں نے وہاں تقریباً" چھ ماہ بچوں کو ناظرہ قرآن کی تعلیم بھی دی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد والدین نے 1995ء میں ان کی شادی کر دی جس کے بعد وہ واپس ڈربی آ گئے اور اب وہ وہیں مزید دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مولانا اشفاق احمد صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ قبلہ پیر صاحب کے ساتھ میری دینی خدمات جاری ہیں۔ یہاں بریڈ فورڈ میں ہر سال عرس شریف کی تقریبات اور گیارھویں شریف میں شرکت کیلئے پیر صاحب کے پاس حاضر ہوتا ہوں۔ پیر صاحب سے مجھے بچپن سے واقفیت اور عقیدت تھی اور میں والد صاحب کے ہمراہ عرس شریف میں آیا کرتا تھا' اس طرح مجھے پیر

Marfat.com

صاحب کی شخصیت اور کردار کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقع ملتا رہتا تھا- پیر صاحب کی سب سے متاثر کن بات یہ تھی کہ وہ جو کہتے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے- بزرگان دین سے ان کا بہت گہرا تعلق تھا- نبی آخرالزمانؐ کی سنت اور قرآن کے احکامات پر عمل کرتے تھے- آپ کے جد امجد حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے فرمایا تھا کہ میرا بھی وہی راستہ ہے جو حضور پاکؐ اور صحابہ کرامؓ کا تھا- میں قبلہ پیر صاحب کے روحانی اور علمی مرتبے سے بے حد متاثر تھا آخر کار 28 جون 1986ء کو ہفتہ کے دن ان سے شرف بیعت حاصل ہوا- اس کے بعد میں یونیورسٹی کی تعلیم کے بہانے بریڈفورڈ آگیا اور پورے چھ سال پیر صاحب سے فیض حاصل کرتا رہا اس عرصہ میں ان کی شخصیت اور خدمات کا قریب سے مشاہدہ کرنے کا موقع ملا- میرے خیال میں یہاں برطانیہ میں تبلیغ دین اور فروغ دین کیلئے پیر صاحب کی خدمات کو کبھی بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکے گا- یہاں پر لندن سے لیکر سکاٹ لینڈ تک پیر صاحب نے تبلیغ دین کا شب و روز کام کیا ہے' ان کی کوششوں سے یہاں اسلام پھیلا- 1960ء میں جب یہاں مسلمان آنا شروع ہوئے تو انہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا تھا کہ کب رمضان شروع ہوئے اور کب عیدالفطر منائی جائے گی حتیٰ کہ وہ نمازوں کے اوقات تک سے بے خبر تھے لیکن پیر صاحب کی کوششوں کی وجہ سے یہ ممکن ہو سکا- اس دوران 1993ء میں مجھے قبلہ پیر صاحب کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی وہاں پر ایک ہی کمرے میں ہمارا قیام رہا- وہیں پر مجھے قبلہ پیر صاحب کی کتابوں سے عقیدت و محبت کا بھی علم ہوا' انہیں کتابوں سے بے حد پیار ہے' ان کے پاس جب بھی فارغ وقت ہوتا وہ کتب خانوں اور لائبریروں میں چلے جاتے اور کتابوں کے مطالعہ اور خریداری میں اپنا وقت صرف کرتے-

برطانیہ کے مسلم نوجوانوں کی دینی ضروریات اور دینی تعلیمی مسائل کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا اشفاق احمد صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ قبلہ پیر معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی دینی خدمات کی وجہ سے یہاں پر مسلمانوں کے بہت سے دینی مسائل کم ہوئے ہیں لیکن ابھی بھی نوجوانوں کے حوالہ سے بہت کام باقی ہے- مساجد کی تعمیر کی وجہ سے ہمارے کافی نوجوانوں نے مساجد کا رخ کرنا شروع کردیا ہے اور اکثریت اب پانچ وقتہ نمازی بن چکی ہے - پھر بھی یہاں یہ دیکھا گیا ہے کہ جن نوجوانوں نے اچھی سوسائٹی اختیار کی وہ اچھے رہے اور جنہوں نے بری صحبت پکڑی وہ خراب ہو گئے- پھر ہمارے نوجوانوں کیلئے ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہمارے اکثر علماء حضرات انگلش زبان سے نابلد ہیں اگر نوجوان مسجد یا مدرسہ جائیں بھی تو وہاں اردو یا پنجابی بولے جانے کی وجہ سے ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا لہٰذا ایک ضرورت یہ ہے کہ ہمارے علماء حضرات انگلش زبان پر عبور حاصل کریں تو مطلوبہ نتائج جلد برآمد ہو سکتے ہیں- ایک مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوان کالج اور یونیورسٹیوں میں پہنچ کر دوسرے مسالک یا تنظیموں کے ہاتھوں میں چلے جاتے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مدارس میں بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھادیا جاتا ہے اور کچھ بنیادی دینی معلومات دے دی جاتی ہیں لیکن انہیں اپنے عقائد اور دیگر معاملات کا پتہ نہیں ہوتا- اس وقت وہ بالکل نیوٹرل ہوتے ہیں' جب سکول کالج پہنچتے ہیں تو اس طرح کی تنظیمیں ان کی برین

Marfat.com

قاری اشفاق احمد صاحب نوشاہی قادری اور قاری محمد یونس صاحب دربار نوشاہیہ بریڈ فورڈ میں قبلہ پیر صاحب کے ساتھ

واشنگ شروع کر دیتی ہیں جس سے انہیں اپنے مسلک کے بارے میں اختلاف ہو جاتا ہے لہٰذا اس مسئلے کے حل کے لئے ہمارے اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے نوجوانوں کو بتائیں کہ ہمارے اور دیگر مسالک کے ماننے والوں کے درمیان کیا فرق ہے۔ ان کا عقیدہ کیا ہے اور ہمارا کیا ہے؟ والدین کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو سنی لٹریچر فراہم کریں اور گھر کے ماحول پر نظر رکھیں۔ اپنے بچوں کو محافل اور میلاد کی مجالس میں ساتھ لیکر جائیں تاکہ انہیں اس کی اہمیت کے بارے میں واقفیت ہو سکے۔ اس بات کی بھی اجتماعی طور پر کوشش کی جانی چاہئے کہ سٹیٹ سکولوں کی طرز پر ہمارے مسلک کے بھی سکول بنائے جائیں جہاں پر اسلامی ماحول کے ساتھ عصری تعلیم کا بھی انتظام ہو کیونکہ عصری تعلیم کے بغیر ہم موجودہ زمانے کی رفتار کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ ان اداروں کے قیام سے ہمیں یہاں پر ہی ایسے مقامی علماء دستیاب ہو جائیں گے جو یہاں کے بچوں کو ان کی زبان اور لہجے میں تعلیم دیں گے جس سے ایک بہت بڑا کمیونیکیشن گیپ پر ہو جائے گا اس بات کی بھی بے حد اہمیت اور ضرورت ہے۔

مساجد میں ہونے والے ناخوشگوار واقعات اور رویت ہلال کے مسئلہ کی وجوہات بیان کرتے ہوئے مولانا اشفاق احمد صاحب نے فرمایا کہ مساجد میں ہونے والے اکثر ناخوشگوار واقعات کی بنیاد غلط فہمی پر ہوتی ہے یا پھر علمائے کرام کی ضروریات ہوتی ہیں جب کمیٹی والے وہ پوری نہیں کرتے تو وہ مسجد چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ یہاں کا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ کمیٹی کے عہدیدار بالکل ورکنگ کلاس سے ہوتے ہیں جبکہ علماء حضرات پڑھے لکھے ہوتے ہیں جس کی جہ سے فریقین کے مابین بہتر ہم آہنگی نہیں ہو پاتی اور اختلافات جنم لیتے ہیں۔ اسی طرح عید الفطر کا مسئلہ بھی ہم آبزرویٹری کی مدد سے حل کر سکتے ہیں۔ اس ملک میں اکثر بادل چھائے رہتے ہیں جس کی وجہ سے عید کے چاند کی رویت مشکل ہو جاتی ہے۔ اس مسئلے پر بھی علماء اختلاف کا شکار ہو جاتے ہیں۔ آبزرویٹری کے ذریعے ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ چاند کب نظر آئے گا۔ اس طرح یہ مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

حافظ محمد مقصود احمد نقشبندی

حافظ محمد مقصود احمد صاحب نقشبندی ایک نوجوان عالم دین ہیں اور 1992ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں- آج کل وہ ووسٹر کی مرکزی جامع مسجد غوثیہ سے منسلک ہیں اور دینی خدمات اور تدریس کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں- وہ بہت اچھے نعت خوان بھی ہیں-

حافظ محمد مقصود احمد صاحب 21 جنوری 1974ء کو آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی کے ایک چھوٹے سے گاؤں کرتی میں کھنڈر کے مقام پر پیدا ہوئے- ان کے والد گرامی کا نام حافظ محمد احمد صاحب نقشبندی ہے جو خود بھی ایک صاحب علم شخصیت ہیں اور لنکا شائر برطانیہ کے شہر راچڈیل میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں- حافظ محمد احمد صاحب نے قرآن پاک کے حفظ کی تکمیل کے بعد فیصل آباد میں مفتی محمد امین صاحب کی درسگاہ سے تعلیم حاصل کی اور ضلع محمود آباد میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور 17 سال تک ایک ہی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے اس کے بعد دو سال کوٹلی کی جامع مسجد میں پڑھایا اور آج کل راچڈیل میں بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں-

حافظ محمد مقصود احمد صاحب نے ابتدائی تعلیم اور ناظرہ قرآن پاک فیصل آباد میں مکمل کیا پھر جب ان کے والدین کوٹلی منتقل ہوئے تو وہاں 1985ء میں حفظ قرآن کی تکمیل کی- جناب گل حسین شاہ صاحب بخاری نے آگھار کالونی میں انہیں حفظ قرآن کی تکمیل کروائی پھر سنگلو میں قاری محمود حسین شاہ صاحب کی زیر نگرانی تجوید و قراءت کا کورس کیا قاری صاحب آج کل لوٹن (برطانیہ) میں ہیں- حافظ محمد مقصود احمد صاحب نے کہا کہ والد صاحب پہلے ہی برطانیہ آچکے تھے انہوں نے 1992ء میں مجھے بھی یہاں بلوا لیا جہاں میں راچڈیل میں چھ سات ماہ بچوں کو پڑھاتا رہا' وہاں خلیفہ احمد دین صاحب موہڑہ شریف والے بھی تھے' کچھ عرصہ ایک فیکٹری میں بھی کام کیا' پھر کوٹلی کے ہی حافظ رمضان صاحب نقشبندی نے جو شیفیلڈ میں تھے' میرے والد صاحب سے کہا کہ مجھے ووسٹر بھجوا دیں چنانچہ 1993ء سے میں ووسٹر میں امامت و خطابت اور بچوں کو دینی تعلیم دے رہا ہوں- سو کے قریب بچے بچیاں ہیں- حافظ محمد طفیل صاحب صدیقی بچوں کو پڑھاتے ہیں اور میں بچوں کو پڑھاتا ہوں- یہاں ناظرہ کلام پاک کی تعلیم دی جاتی ہے-

برطانیہ میں بچوں کو تعلیم کے ضمن میں درپیش مسائل و مشکلات کے ضمن میں حافظ صاحب نے فرمایا کہ اصل مسئلہ زبان کا ہے' انگلش میں کوئی بات سمجھائی جائے تو بچے جلد سمجھ جاتے ہیں جبکہ دوسری زبان میں انہیں کوئی بات سمجھانے میں کافی وقت لگتا ہے- انہوں نے بتایا کہ میں نے انگریزی تعلیم اور مزید دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کوششیں کیں لیکن کچھ گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے یہ سلسلہ زیادہ نہیں چل سکا تاہم میں یہ سمجھتا ہوں کہ علماء کی کونسلوں' تنظیموں اور بزرگ علماء کو چاہئے کہ وہ مشترکہ

Marfat.com

کوششوں کے ذریعے برطانیہ میں بچوں کی دینی تعلیم کے لئے ایک جامع نصاب مرتب کریں اور اسے متعارف کرائیں۔

اپنے سلسلہ بیعت و طریقت کے ضمن میں حافظ محمد مقصود احمد صاحب نے بتایا کہ میں نے کوٹلی میں آگھار شریف کے حضرت قاضی محمد صادق صاحب چیچوی کے صاحبزادے حافظ عبدالواحد صاحب کے ہاتھ پر جو حاجی پیر صاحب کے نام سے مشہور ہیں' 1987ء میں جہلم میں بیعت کی تھی۔ اس طرح میرا تعلق سلسلہ نقشبندیہ سے ہے۔ والد صاحب نے حضرت محمد صادق صاحب سے بیعت کی ہے۔ ووسٹر میں اپنے ادارے کے بارے میں حافظ محمد مقصود احمد صاحب نے بتایا کہ ادارے کا نام جامع سنٹرل ماسک غوثیہ ہے۔ حاجی محمد یوسف صاحب ہماری اس مسجد کی انتظامی کمیٹی کے صدر ہیں جبکہ ظفر صاحب سیکرٹری ہیں اس کے علاوہ صادق صاحب ہیں اور یہ سب مل کر مسجد کا کام چلا رہے ہیں' کمیٹی اور علماء کے درمیان کبھی کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔

اپنے اساتذہ کرام کا ذکر کرتے ہوئے حافظ محمد مقصود احمد صاحب نے کہا کہ میرے اساتذہ نہایت نیک اور دیندار شخصیات تھے' قاری گل حسین شاہ صاحب بخاری جن سے میں نے کلام پاک حفظ کیا وہ تہجد گزار اور پاکیزہ زندگی گزارنے والی شخصیت تھے۔ قاری محمود حسین شاہ صاحب بہت اچھے استاد تھے ان کا پڑھانے اور سمجھانے کا طریقہ بہت عمدہ تھا وہ بہت محنت کرتے اور ہر بچے کے بارے میں فکر مند رہتے تھے۔ حافظ مقصود احمد صاحب نے کہا کہ مجھے قراء حضرات میں قاری خوشی محمد صاحب الازہری مرحوم اور زینت القراء قاری غلام رسول صاحب بے حد پسند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے اساتذہ کی محنت سے ہی آج میں اس قابل ہوا ہوں۔

برطانیہ میں علماء کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حافظ محمد مقصود احمد صاحب نقشبندی نے فرمایا کہ جتنے بھی علماء یہاں آئے ہیں انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے لئے مقدور بھر کوششیں کی ہیں تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کوششوں کو مربوط اور منظم بنایا جائے' پھر یہ صرف علماء کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہم سب لوگوں کو ان کوششوں میں مل جل کر حصہ لینا ہوگا صرف اسی طرح ہم برطانیہ میں اپنا اور اپنے بچوں کا مستقبل محفوظ بنانے کے ساتھ ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے لئے بھی بہتر مستقبل کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ حافظ مقصود احمد صاحب نے کہا کہ برطانیہ میں مسلمان بچوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے ان کے والدین پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں دینی تعلیم دینا علماء اور مدرسین کی ذمہ داری ہے لیکن اگر والدین گھر کے ماحول کو اسلامی نہیں بنائیں گے اور خود اسلامی احکامات پر عمل پیرا نہیں ہوں گے تو بچوں کو صرف ڈیڑھ دو گھنٹے کے لئے مسجد چھوڑ آنے سے ہمیں اپنا مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ والدین کو پہلے خود اپنی مثال پیش کرنا ہوگی تب بچے خوشی سے اس پر عمل کرنے کے لئے رضامند ہوں گے۔ لیکن اگر والدین خود نماز نہ پڑھیں اور بچے کو نماز پڑھنے کے لئے کہیں تو وہ نہ تو دل سے اس پر عمل کرے گا اور نہ نماز کی اہمیت کو سمجھے گا۔

Marfat.com

حافظ گل نواز چشتی سیالوی

حافظ گل نواز صاحب چشتی سیالوی 1991ء سے بریڈ فورڈ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ سرگودھا میں خوشاب کے نزدیک ایک گاؤں ٹھٹھہ نون میں پیدا ہوئے۔ ان کے دیگر بزرگوں کی طرح ان کے والد گرامی علی محمد صاحب کا پیشہ بھی زمینداری تھا اور اب ان کے دو بھائی بھی زمینداری کرتے ہیں۔ حافظ گل نواز صاحب کے والد گرامی کی دیرینہ خواہش تھی کہ ان کے بیٹے حافظ قرآن بنیں چنانچہ حافظ گل نواز صاحب سمیت ان کے چار میں سے دو بیٹے حافظ قرآن ہیں۔

حافظ گل نواز چشتی صاحب نے سرگودھا کے قریب ایک گاؤں اسکندر پور کے ایک مدرسہ میں قرآن کریم حفظ کیا۔ وہاں ان کے استاد ملک محمد رمضان صاحب تھے جو انتہائی نیک اور شفیق انسان تھے۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد حافظ گل نواز صاحب چشتی نے اپنے گاؤں میں ایک مصلیٰ سنایا اور اس کے بعد دینہ آگئے جہاں انہوں نے جی ٹی روڈ پر جامع مسجد میں علامہ قاری محمد یوسف صاحب سیالوی سے تین سال تک قراءت و تجوید کی تعلیم حاصل کی اور حدر پڑھی۔ ساتھ ہی ساتھ وہ اس مسجد میں بچوں کو دینی تعلیم بھی دیتے رہے اور امامت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ وہ قریباً 23 سال اس مسجد سے وابستہ رہے۔ بعد ازاں انہوں نے تین چار سال کوٹلی آزاد کشمیر میں دینی خدمات انجام دیں۔ انہوں نے جامع مسجد اڈیاں اور محلہ مسعود شاہ میں بھی امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دیئے۔

حافظ گل نواز چشتی صاحب نے حضرت خواجہ قمرالدین صاحب سیالوی سے بیعت کی تھی۔ سیال شریف ان کے علاقہ سے بہت قریب ہے اور ان کے آباؤ اجداد بھی سیال شریف ہی سے بیعت تھے۔ تاہم حافظ گل نواز چشتی صاحب حضرت پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی صاحب سے بھی گہری عقیدت رکھتے تھے اور ان کی شخصیت سے بے حد متاثر تھے۔ حافظ گل نواز چشتی صاحب کا کہنا ہے کہ حضرت پیر ابوالکمال برق نوشاہی صاحب گویا دینی و دنیاوی علم کا ایک سمندر تھے۔ ان کے وصال کے موقع پر دینہ میں حافظ گل نواز چشتی صاحب کی ملاقات پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے ہوئی۔ حافظ گل نواز چشتی صاحب نے فرمایا کہ قبلہ پیر معروف حسین شاہ صاحب سے ملاقات کے بعد وہ ان سے بھی بے حد متاثر ہوئے۔ ان کا کہنا ہے کہ پیر صاحب ایک باکمال اور عالم فاضل بزرگ ہیں اور ایک غریب پرور شخصیت ہیں۔

برطانیہ آنے کے بارے میں حافظ گل نواز صاحب چشتی نے فرمایا کہ انہوں نے کبھی ایسا سوچا بھی نہیں تھا لیکن جب قبلہ پیر معروف صاحب سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے پیر صاحب سے اس سلسلے میں گذارش کی اور قبلہ پیر صاحب نے کمال مہربانی سے ان کو انگلینڈ بلوالیا۔ حافظ گل نواز صاحب چشتی 19 نومبر 1991ء کو انگلینڈ آئے۔ پہلے وہ شیر برج روڈ پر تبلیغ الاسلام جامع مسجد میں حفظ کی کلاسیں لیتے رہے اور

Marfat.com

کچھ اوقات کی نمازوں کی امامت بھی کرتے رہے- بعد ازاں وہ رائن سٹریٹ کی مسجد میں آ گئے اور تین سال تک وہیں متعین رہے اس دوران انہوں نے حفظ کی کلاسوں کو پڑھایا اور امامت کے فرائض بھی انجام دئے- بعد ازاں وہ کچھ عرصہ کے لئے پاکستان چلے گئے- واپس آنے کے بعد اب وہ تبلیغ الاسلام جامع مسجد برنٹ پلیس میں امامت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں-

حافظ گل نواز چشتی صاحب نے بھی انگلینڈ میں قبلہ پیر معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی دینی اور تبلیغی خدمات کو بے پناہ سراہا- انہوں نے فرمایا کہ آج بھی ابتدائی عمروں میں پاکستان اور آزاد کشمیر سے آنے والے جو بزرگ حضرات موجود ہیں وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ پہلے یہاں مسلمانوں کو یہ علم بھی نہیں ہوتا تھا کہ قبلہ کس طرف ہے' رمضان کب آیا اور عید کب گزر گئی- آج یہ صورت حال ہے کہ ہر طرف یا اللہ اور یا رسولؐ اللہ کے نعرے بلند ہو رہے ہیں' برطانیہ میں دینی سرگرمیوں کو اس مقام پر پہنچانے میں پیر صاحب کا بہت اہم اور موثر کردار ہے- یہ ان کی پر خلوص اور بے لوث شخصیت کا کمال ہے کہ ان کے اکثر و بیشتر ساتھی ان کی ہر ہدایت پر عمل کرتے ہوئے انتہائی خلوص اور دیانتداری کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں اور پیر صاحب جس کی جو ڈیوٹی لگاتے ہیں وہ اسے کما حقہ پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے- حافظ صاحب نے فرمایا کہ اس ملک میں سب سے پہلے قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نے پاکستان اور انڈیا سے علماء کرام کو بطور امام' خطیب اور مدرس برطانیہ بلایا' ابتدا میں جو صاحبان یہاں تشریف لائے ان میں سے اکثر جمعیت تبلیغ الاسلام کی سپانسر شپ پر یہاں پہنچے- پیر صاحب نے ان علماء کرام کو یہاں قیام کے سلسلے میں بھی ہر ممکن تعاون فراہم کیا- کچھ لوگ جو اپنے طور پر آئے اور پیر صاحب سے تعاون کے طلب گار ہوتے تو پیر صاحب نے ان کی بھی بھرپور سرپرستی کی اس لئے کہ پیر صاحب کی سوچ یہ ہے کہ یہ حضرات آخر کار دین کی خدمت کے مقصد کے لئے آئے ہیں-

ایک سوال کے جواب میں حافظ گل نواز چشتی صاحب نے کہا کہ یہاں مسلمان بچوں میں بہت دینی ذوق موجود ہے' بچوں کے ذہن بھی اچھے ہیں لیکن ان کو صحیح معنوں میں دین کے قریب لانے اور دین کے قریب رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ والدین کا بھی بھرپور تعاون شامل حال ہو- والدین کا سب سے بڑا اور ضروری تعاون یہ ہے کہ وہ خود بچوں کے سامنے عملی نمونہ پیش کریں اور خود کو دین سے قریب رکھیں- اگر وہ خود نماز کی پابندی کریں گے تو وہ بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین کر سکیں گے اگر وہ خود نماز کے پابند نہیں ہوں گے تو بچوں کو ان کی تلقین بے اثر ثابت ہو گی-

زبان کی وجہ سے تدریس میں کسی مشکل کے بارے میں حافظ گل نواز چشتی صاحب نے کہا کہ انہیں اس سلسلے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی- انہوں نے کہا کہ زبان کا کوئی مسئلہ نہیں ہے' بچے سب سنتے اور سمجھتے ہیں کیونکہ آج بھی بیشتر گھروں کے اندر پنجابی اور اردو ہی بولی جاتی ہے- جب بچے اپنے ماں باپ کی بات سمجھتے ہیں تو وہ اساتذہ کی بات بھی سمجھ لیتے ہیں- ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اساتذہ اور والدین دونوں بچوں کی دینی تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیں اور آپس میں ایک دوسرے سے تعاون کریں-

Marfat.com

مولانا حافظ اختر حسین نذر علی

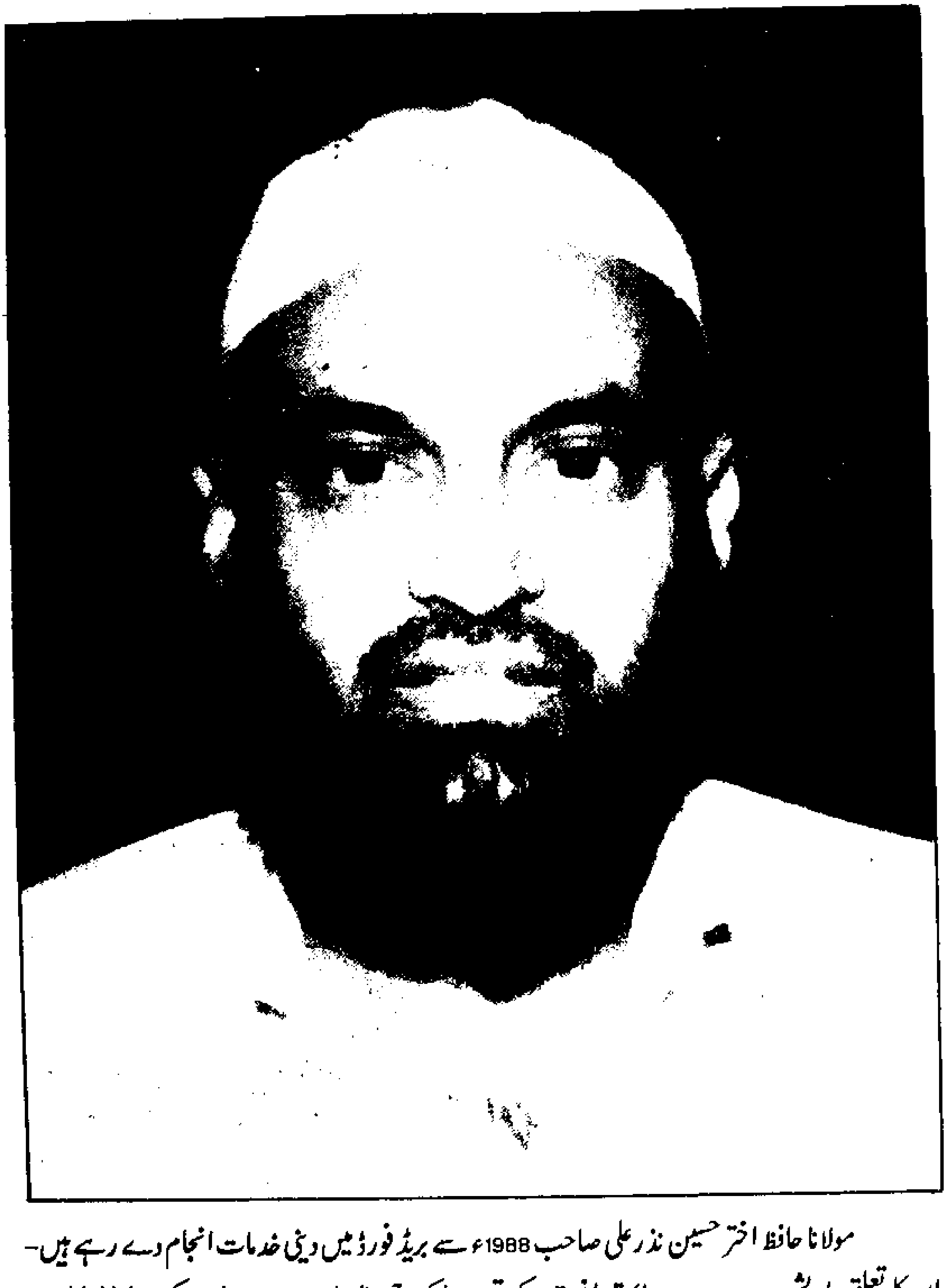

مولانا حافظ اختر حسین نذر علی صاحب 1988ء سے بریڈ فورڈ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کا تعلق ماریشس سے ہے جو ساؤتھ افریقہ کے قریب ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ ان کے پردادا انڈیا سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہوئے تھے۔ حافظ اختر حسین صاحب جولائی 1968ء میں ماریشس کے شہر ٹویولے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام شمس الدین نذر علی صاحب ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ماریشس میں

Marfat.com

مسلمانوں کی تعداد بہت ہے لیکن پھر بھی وہ تیسرے نمبر پر ہیں۔ پہلے نمبر پر ہندو اور دوسرے نمبر پر عیسائی ہیں۔ یہاں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب کے والد گرامی حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی صاحب نے عظیم تبلیغی خدمات انجام دی تھیں۔

حافظ اختر حسین صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے ابتدائی تعلیم اور دو سال کالج کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سینک شہر میں دار العلوم علیمیہ میں داخلہ لیا۔ یہ ادارہ حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صاحب صدیقی کے نام سے منسوب ہے۔ حافظ اختر حسین صاحب نے وہاں حفظ کی تعلیم کا آغاز کیا۔ انہوں نے وہاں قرآن کریم کے 15 پارے حفظ کئے' اس کے بعد ورلڈ اسلامک مشن نے انہیں دینی تعلیم کے لئے چار سال کے لئے انڈیا کے شہر مبارک پور بھجوا دیا جہاں انہوں نے حفظ قرآن مکمل کیا اور کچھ دینی تعلیم بھی حاصل کی لیکن بعض گھریلو حالات کے باعث وہ چار سال سے قبل ہی ماریشس واپس آ گئے۔

مولانا حافظ اختر حسین نذر علی صاحب نے بتایا کہ ماریشس کی سرکاری زبان انگریزی ضرور ہے لیکن وہاں کی مادری زبان اور میڈیا کی زبان فرانسیسی ہے البتہ اردو بھی بڑے پیمانہ پر بولی اور سمجھی جاتی ہے اور باقاعدہ طور پر سکولوں میں پڑھائی بھی جاتی ہے اس لئے کہ وہاں زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو انڈیا سے ہجرت کر کے آباد ہوئے ہیں۔ حافظ اختر حسین صاحب نے بتایا کہ انڈیا سے واپس آنے کے بعد انہوں نے ماریشس کے شہر کوٹلوئی میں شان رسول مسجد میں دو سال امامت کے فرائض انجام دیئے۔ انہوں نے شادی بھی وہیں اپنے خاندان میں کی۔

برطانیہ آنے کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے حافظ اختر حسین نے فرمایا کہ ان کے ایک برادر نسبتی امیر اللہ صاحب یہاں برطانیہ میں برمنگھم کے قریب کوونٹری شہر میں رہتے ہیں' انہوں نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے رابطہ قائم کیا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ حافظ اختر حسین صاحب کو انگلینڈ بلا لیں۔ چنانچہ قبلہ پیر صاحب نے حافظ اختر حسین صاحب کو 1988ء میں انگلینڈ بلا لیا۔ یہاں پیر صاحب نے انہیں والٹن روڈ پر مسجد میں مقرر کیا وہ وہاں بچوں کو پڑھانے کے فرائض ادا کرتے رہے اور یہ سلسلہ چھ سال جاری رہا بعد ازاں انہیں تبلیغ الاسلام جامع مسجد ٹورلین میں مقرر کر دیا گیا۔ اب وہ وہیں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حافظ صاحب کے اپنے دو بچے ہیں' وہ ان کو بھی دینی تعلیم دلوا رہے ہیں۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نئی نسل کے مستقبل اور دینی ماحول کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں مولانا حافظ اختر حسین صاحب نے فرمایا کہ "ویسٹرن سوسائٹی میں رہنے کے لئے بہت کچھ کھونا پڑتا ہے اس لئے اب یہاں بچوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے بڑی جدوجہد اور کاوش کی ضرورت ہے' ان کی دینی تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو دین سے بہت رغبت ہے لیکن ہمیں یہاں کے ماحول اور بچوں کے مزاج کے مطابق ان کو دین کے قریب رکھنا ہو گا۔ بہرحال اس سلسلے میں علماء کرام اور خاص طور پر پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی نے جو خدمات انجام دی ہیں' آج یہ انہی کا نتیجہ ہے کہ یہاں ہر طرف مساجد میں رونق نظر آتی ہے۔

Marfat.com

مولانا الحاج شاہ عبدالوحید طاہر علوی

مولانا الحاج شاہ عبدالوحید صاحب طاہر علوی لندن میں کانونٹ وے ایجوکیشن اینڈ اسلامک ٹیچنگ سنٹر کے بانی اور منتظم اعلیٰ ہیں۔ وہ ایک بلند پایہ خطیب ہیں اور خطابت و امامت کے ضمن میں جامع مسجد ویسٹ ایلنگ لندن میں حضرت علامہ پیر عبدالخالق صاحب مجددی اور علامہ محمد فرید صاحب ہارونی کی معاونت فرماتے ہیں۔ آپ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ کراچی یونیورسٹی سے علوم اسلامیہ میں ماسٹرز ڈگری حاصل کی ہے۔ آپ کا تعلق ایک ایسے خانوادہ سے ہے جس میں بہت سی برگزیدہ ہستیاں گذری ہیں۔ شاہ صاحب کی اپنی پوری زندگی عبادت سے عبارت ہے اس لئے کہ انہوں نے اسلام کے دورِ قدیم

Marfat.com

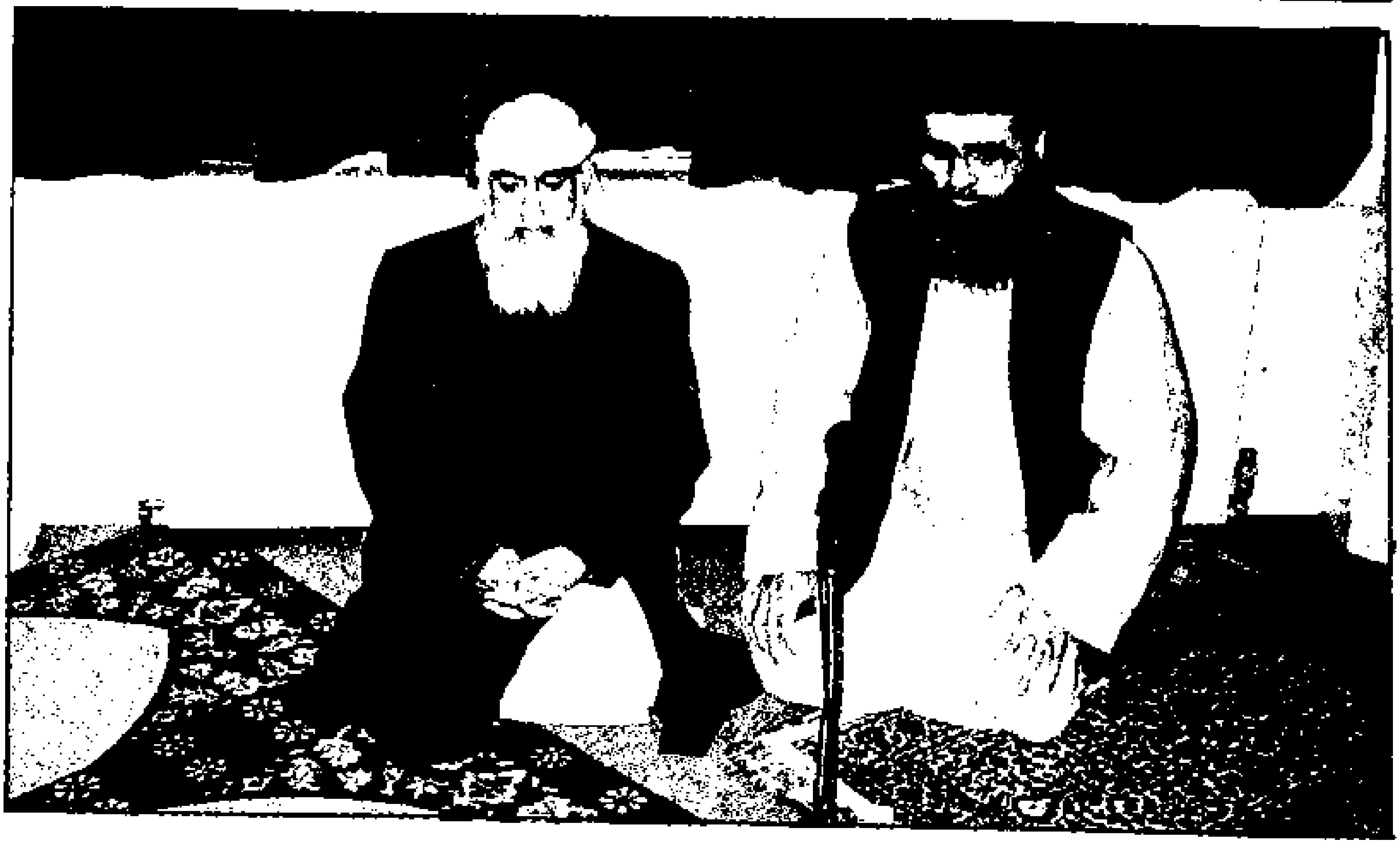

مولانا شاہ عبدالوحید صاحب طاہر علوی اور علامہ پیر عبدالخالق صاحب مجددی ایلنگ مسجد میں

کے بزرگوں کی طرح ہر لمحہ اور ہر قدم پر تبلیغ دین اور خدمت دین کو ملحوظ خاطر رکھا۔ شاہ صاحب نے ایک طرف تو فوج میں رہتے ہوئے دفاع وطن کی خاطر اپنی زندگی کی بھی پروا نہ کی اور دوسری طرف اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے دوران نہ صرف اپنے ذاتی دینی فرائض کو پابندی سے ادا کیا بلکہ اپنے ساتھیوں اور اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی تبلیغ و تلقین کے ذریعہ اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی بھرپور اور کامیاب کوششیں کیں۔ دین اور روحانیت سے وابستگی آپ کو ورثہ میں ملی تھی اسی لئے اب آپ نے خود کو مکمل طور پر خدمت دین کے لئے وقف کر دیا ہے۔

مولانا شاہ عبدالوحید صاحب طاہر علوی 13 اکتوبر 1945ء کو ضلع ہزارہ میں ہری پور سے ملحق گاؤں تلوکر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی عبدالحق صاحب اور دادا محترم کا اسم گرامی احمد جی صاحب تھا۔ شاہ صاحب نے اپنے خاندانی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا "میرے مرحوم دادا جی کی جائیداد اور زمینداری اتنی بڑی تھی کہ ان کے کم و بیش ستر یا اسی ملازمین تھے۔ جو کھیتی باڑی اور مال مویشی کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ دادی صاحبہ جمعرات اور جمعہ کو اپنے باغیچہ میں لوگوں کے لئے رکھے ہوئے پانی کے مٹکوں میں دودھ ڈالتی تھیں اور کہتی تھیں کہ سارا ہفتہ لوگ پانی اور لسی پیتے رہتے ہیں' یہ دو مبارک دن ہیں اس میں لوگوں کو دودھ دیا جائے۔ میری دادی صاحبہ مرحومہ ولیہ تھیں۔ اسی طرح میرے دادا مرحوم سے جس نے کچھ مانگا وہ اس کو زمین کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا دے دیتے تھے۔ والد صاحب جب جوان ہوئے تو جنگ عظیم اول کا زمانہ تھا۔ وہ اپنے والد کے اکلوتے بیٹے تھے' ان کی تین بہنیں تھیں اس لئے دادا جی ان کو نظروں سے اوجھل کرنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ ہائی سکول کے بعد دادا جی مرحوم نے خاندانی دباؤ سے مجبوراً" یہ اجازت دی کہ وہ دوسرے شہر جا کر مزید تعلیم حاصل کریں تو والد مرحوم نے 1922ء میں

Marfat.com

برطانیہ سے سینئر انگلش ٹیچر کا امتحان پاس کیا اور پھر تدریسی پیشہ سے وابستہ ہو گئے - والد صاحب مرحوم کی شادی اپنے ہی خاندان میں ہوئی لیکن دادا جی اور دادی صاحبہ اپنے کسی پوتے یا پوتی کو دیکھنے سے قبل ہی سفر آخرت پر روانہ ہو گئے"۔

شاہ صاحب نے مزید فرمایا "میرے دادا جی مرحوم قطب شاہی اعوان خاندان سے تعلق رکھتے تھے- ہندوستان میں سب سے پہلے ہمارے خاندان کے بزرگ حضرت عون قطب شاہ صاحب جناب پیران پیر دستگیرؒ کے حکم سے تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لائے' ان کی چار ازواج بھی ان کے ہمراہ تھیں- حضرت عون قطب شاہ عہدہ ولایت میں قطب تھے اور آپ کی سگی خالہ جناب پیران پیر دستگیر کی زوجہ اطہر تھیں- آپ اپنی خالہ سے ملنے جاتے تھے اور جناب غوث پاکؒ کے فیض سے مستفیض ہوتے تھے' پھر ایک دن آپ نے غوث پاک کے ہاتھ پر بیعت کی- آپ کا خاندان علوی ہاشمی ہے اور آپ کا سلسلہ تقریباً" آٹھ پشتوں کے بعد شہید کربلا حضرت عباس علمدارؓ سے جا ملتا ہے اس لئے آپ علوی سید ہیں- حضرت قطب شاہ صاحب نے بے شمار ہندوؤں کو مسلمان کیا اور اپنی اولادوں کو برصغیر میں پھیلا دیا- اجل آنے سے پہلے آپ نے محسوس کر لیا تھا اس لئے غوث پاکؒ سے بغداد شریف واپس آنے کی اجازت مانگی تاکہ ان کی مٹی بغداد شریف ہی میں ملے- آپ اپنی ساری اولاد برصغیر میں چھوڑ کر اکیلے بغداد شریف چلے گئے اور کچھ ہی عرصہ میں مالک حقیقی سے جا ملے- آپ کا مزار اب بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے- ماضی قریب میں اولیاء اللہ حضرت سلطان باہوؒ اور حضرت سائیں حیدر شاہ صفدر عرف بابا فتح خانؒ (جن کا مزار ٹیکسلا ٹاؤن میں مرجع خلائق ہے) بھی ہمارے ہی خاندان سے گزرے ہیں-"

اپنے والد گرامی کا مزید تذکرہ کرتے ہوئے شاہ عبدالوحید صاحب طاہر علوی نے فرمایا کہ "والد بزرگوار کو اپنے والدین کی وفات کا بہت صدمہ تھا اس لئے آپ نے خود کو تدریس میں مشغول کر لیا اور مستقل طور پر ٹیچر کی ملازمت کر لی- اس وقت ہر کوئی سکول کی تعلیم حاصل نہ کرتا تھا شاید اسی وجہ سے میرے والد صاحب مرحوم گاؤں اور عزیز و اقارب میں بابو جی مشہور ہوئے' یعنی پڑھے لکھے- والد گرامی انتہائی دیندار انسان تھے' نماز روزہ سے دلی لگاؤ تھا اور ان کی محفل بزرگوں کے ساتھ ہوا کرتی تھی- وہ جلد ہی ایک اچھے ٹیچر بن گئے' بہت محنتی تھے جس پر ان کی تنخواہ ڈیڑھ روپے ماہانہ سے بڑھا کر 2 روپے ماہانہ کر دی گئی تھی- یہ سروس اتنے شوق سے کرتے تھے کہ روزانہ 40'50 میل کا سفر پیدل طے کر کے سکول آتے اور جاتے تھے' کدال ان کے کندھے پر ہوتا تھا' جنگل بیابان سے راستہ مختصر کرتے ہوئے اپنا راستہ بناتے ہوئے وہ ہری پور سے لورہ جاتے تھے' پیسوں کی ضرورت نہیں تھی' بس شوق تھا- والد صاحب مرحوم نے تقریباً" 40 سال تک اسی طرح سفر کر کے سکول پڑھایا- ہری پور سے لورہ کا فاصلہ 20 یا 25 میل سے کم نہیں ہو گا- پاکستان بننے کے بعد والد صاحب ہیڈ ماسٹر بن گئے تھے اور ضلع ہزارہ کے کئی ہائی سکولوں میں رہے- صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب مرحوم والد صاحب کے شاگردوں میں سے تھے- والد صاحب نے بڑی بڑی شخصیات سے ملاقاتیں کیں- جن میں قائداعظم محمد علی جناح' شہید ملت لیاقت علی

Marfat.com

مولانا شاہ عبدالوحید صاحب جلسہ عید میلادالنبیؐ کے موقع پر علامہ محمد فرید صاحب ہارونی اور دیگر علماء کرام کے ساتھ

خان' سابق گورنر جنرل سکندر مرزا اور سابق وزیر اعلیٰ سرحد ڈاکٹر خان صاحب شامل ہیں- والد صاحب انگلش' فارسی اور اردو میں ماہر تھے- اردو اور فارسی بہت خوش خط لکھتے تھے- آپ ایک اچھے قاری قرآن بھی تھے- صوم وصلوٰۃ کے اس قدر پابند تھے کہ صبح سویرے اگر ہم میں سے کسی سے نماز فجر یا تلاوت قرآن پاک قضا ہو جائے تو ناشتہ نہیں ملتا تھا- میں نے' میرے بڑے اور چھوٹے بھائی یا چھ بہنوں میں سے کسی نے کسی دوسرے قاری سے قرآن نہیں پڑھا- بلکہ ہم سب کو والد مرحوم ہی نے قرآن پاک ناظرہ' تجوید اور ترجمہ کے ساتھ پڑھایا- والد صاحب ہمیں دینی لیکچر بھی دیا کرتے تھے جن میں اولیاء کا ذکر' مثنوی مولانا روم اور حکایات شامل ہوتی تھیں- پاکستان بننے کے بعد وہ تادم پنشن اپنے ہی شہر ہری پور میں تدریس کرتے رہے- تقریباً" 18 سال ہری پور میں رہے اور غالباً" 65 سال تک محکمہ تعلیم سے وابستہ رہے- کہتے تھے کہ اولاد کے لئے بہترین زیور اور ہتھیار ان کی دینی اور دنیوی تعلیم ہے' اسی وجہ سے ہم 3 بھائی اور 6 بہنیں سب تعلیم یافتہ ہیں- والد صاحب مرحوم 1901ء میں پیدا ہوئے تھے اور 1987ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے- وصال کے وقت آپ نے میری والدہ صاحبہ (جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت حیات ہیں' عمر تقریباً" 85 سال ہے' بلا ناغہ تہجد پڑھتی ہیں) کو آواز دے کر بلایا' آپ پلنگ پر گاؤ تکیہ لگائے ہوئے صحن میں تھے- والدہ صاحبہ قریب آئیں تو فرمایا' کلمہ شہادت پڑھو' خود بھی دو دفعہ کلمہ شہادت مکمل پڑھا اور تیسری دفعہ کلمہ شہادت پڑھتے پڑھتے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی- والدہ صاحبہ کلمہ شہادت پڑھ رہی تھی اور وہ خاموش ہو گئے انہیں پتہ بھی نہ چلا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے"-

شاہ صاحب نے اپنے ابتدائی حالات اور تعلیم کے حوالے سے فرمایا "میری طبیعت بچپن ہی سے کچھ درویشانہ تھی- میں سکول سے واپس آتا' اپنی کتاب لیتا' بکری کو بھی ساتھ لیتا اور جنگل میں چلا جاتا- وہاں میں مطالعہ کرتا' بکری چرتی رہتی اور آتے وقت گھر میں جلانے کے لئے لکڑیاں کاٹ کر لاتا' گھر کے

Marfat.com

قریب ہی ہمارا قبرستان اور اس کے قریب ملحقہ گاؤں گھرخان کا قبرستان ہے۔ اس قبرستان میں بابا شہید کے نام سے مشہور کسی بزرگ کا گھنے درختوں میں مزار تھا' دن کو بھی وہاں جاتے ہوئے ڈر سا لگتا تھا لیکن میں اکثر نماز فجر کے بعد وہاں جاتا اور کلمہ کا ذکر با آواز بلند کرتا تھا جس کو گاؤں والے بھی سنتے تھے۔ میں بچپن ہی سے نماز روزہ کا پابند تھا اور بزرگوں اور ولیوں کا عاشق تھا۔ کئی اولیاء اللہ سے مجھے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ میں نے آٹھویں جماعت میں یونیورسٹی کا امتحان دیا تھا' شروع ہی سے میرا پسندیدہ مضمون دینیات تھا۔ پھر میں نے گورنمنٹ ہائی سکول نمبر1 ہری پور ہزارہ سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ بڑے بھائی مرحوم نے غالبا" 1952ء میں پاکستان ایر فورس میں شمولیت کرلی اور وارنٹ آفیسر بن کر ریٹائر ہوئے۔ میں نے خود میٹرک کے بعد پاکستان نیوی میں شمولیت کرلی' میں انجینئرنگ کے شعبہ میں تھا۔ چھوٹے بھائی نے بھی پاکستان ایر فورس میں شمولیت اختیار کی اور والد صاحب کی وفات کے بعد فلائٹ سارجنٹ کے عہدہ سے خود ریٹائر منٹ حاصل کی۔ اب ہری پور ہزارہ میں ان کی ایک شاندار کلینکل لیبارٹری ہے۔ میں نے 14 سال پاکستان نیوی میں سروس کی اور ہر SHIP میں امامت کے فرائض دیتا رہا۔ میں نے 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں اگلے مورچوں پر حصہ لیا۔ 1971ء میں ہوائی جہاز کے حملے میں گولیاں لگیں اور میں شدید زخمی ہوگیا۔ کافی عرصہ ہسپتال میں رہا اور ٹھیک ہونے کے بعد پھر سروس شروع کردی۔ حکومت پاکستان کی طرف سے مجھے تمغہ خدمت پاکستان' ستارہ حرب اور تمغہ جنگ بھی ملا ہے۔ 14 سال تک دن رات کی فوجی سروس کے باوجود میں نے نجی طور پر تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ کراچی بورڈ سے ایف اے کا امتحان پاس کیا پھر کراچی یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے اسلامک سٹڈیز کی ڈگریاں حاصل کیں۔ اب انشاء اللہ پی ایچ ڈی کرنے کا ارادہ ہے۔ میرا پسندیدہ مضمون ہمیشہ سے دینیات اور اسلامیات ہی رہا' میں نے اسلامیات میں 88 فیصد نمبر حاصل کئے"۔

الحاج شاہ عبدالوحید صاحب طاہر علوی نے مزید فرمایا کہ "انہوں نے پنشن حاصل کرنے کے بعد رائل سعودی بحریہ میں شمولیت اختیار کرلی' تقریبا" 4 سال وہاں سروس کرنے کے بعد کمرشل نیوی میں چلے گئے۔ وہ سعودی عرب' ایران اور یونان کی شپنگ کمپنیوں میں تھرڈ اور سیکنڈ انجینئر کے طور پر فرائض انجام دیتے رہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا "میں جس جہاز پر جاتا وہاں ایک بڑے کیبن میں مسجد بناتا اور اس میں دینی کتابیں لاکر رکھتا' جہاز کے عملہ کو باقاعدہ قرآن پڑھاتا اور نماز باجماعت کی امامت کے فرائض انجام دیتا۔ بہت سے افسر ایسے ہیں جنہوں نے مجھ سے تجوید کے ساتھ قرآن مجید پڑھا۔ ہم دنیا کے جس شہر میں بھی جاتے نماز کا وقت ہوتا تو وہیں کسی بھی پارک میں نماز باجماعت کھڑی کر لیتے۔ میری 27 سالہ بحری زندگی کے بے شمار ناقابل فراموش واقعات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ 2 فروری 1982ء کو ہمارا جہاز یوگوسلاویہ سے ٹمبر لوڈ کر کے سعودیہ کیلئے روانہ ہوا' جیسے ہی ہم بحر قلزم میں داخل ہوئے طوفان نے ہمیں گھیر لیا۔ بچنے کی بالکل امید نہ تھی' چند ملکوں کو ریڈیو رابطہ پر ہم نے اپنی پوزیشن بھی بتادی۔ دہشت اور خوف وہراس کا یہ عالم تھا کہ لوگوں کے جسم کالے' نیلے ہو رہے تھے۔ میں جہاز کے چند کونوں میں جاکر

Marfat.com

مولانا شاہ عبدالوحید صاحب طاہر علوی اور مولانا قاری محمد امین صاحب چشتی السعیدی

اذان دیتا' کئی بار آواز حلق ہی میں دب کر رہ جاتی- میرے پاس داتا صاحب" کی کشف المجوب تھی' میں نے حافظ نابینا کا واقعہ پڑھا تھا' میں نے سب افسروں سے کہا کہ چاک ہاتھ میں لے لو' نشان لگاتے رہو اور 300 وفعہ صلوٰتا" تنجینا پڑھنی ہے- سب نے جلدی جلدی پڑھنی شروع کر دی- ابھی ہم نے تعداد بھی پوری نہیں کی تھی کہ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے طوفان کا زور ٹوٹنے لگا- 24 گھنٹے زندگی اور موت کی کشمکش سے اللہ تعالٰی نے ہمیں صلوٰتا" تنجینا پڑھتے ہی نجات عطا فرمائی اور ہم کو نئی زندگی ملی- بحری سروس میں دنیا کے صرف چند ہی ملک ایسے ہیں جہاں میں نہ جا سکا- جہاں بھی گیا پہلے دیکھا کہ وہ مسلمان ہیں' مساجد ہیں' کئی دفعہ مجھے گرجاؤں میں جا کر شان اسلام پر تقریر کرنے کا موقع بھی ملا- ایک دفعہ اتوار کے روز منیلا (فلپائن) میں ایک گرجا کے پاس سے گذر رہا تھا' لوگ وہاں آ رہے تھے' میرے دل میں خیال آیا کہ آج یہاں شان اسلام پر تقریر کرتے ہیں- میں گیٹ پر گیا اور اپنا مدعا بیان کیا- انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور اندر جا کر سٹیج کے پاس پہلی کرسی پر بٹھا دیا جب وہ اپنی عبادت کر چکے تو پادری نے میرے نام کا اعلان کیا میں نے سٹیج پر جا کر انگلش میں شان اسلام بیان کی' خاص کر عقیدہ توحید اور حضرت عیسیٰؑ کی زندگی پر روشنی ڈالی' سب لوگ بڑے غور سے سن رہے تھے- بعد میں بہت سے لوگوں نے آ کر مجھ سے ہاتھ ملایا اور میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے ISLAM IS GOOD- اللہ تعالٰی کا خصوصی فضل و کرم تھا کہ میں جب بھی غیر مسلم ملکوں میں جاتا تو اسلام کی تبلیغ کرتا- میں دو حج اور کئی عمرے بھی کر چکا تھا اس لئے میں حج اور کعبتہ اللہ پر تفصیل سے روشنی ڈالتا' کئی ملکوں میں مجھے مساجد میں امامت کا موقع بھی ملا جن میں سعودی عرب' ترکی اور فلپائن شامل ہیں- مجھے انڈیا کے شہر کلکتہ اور توتی کرین بھی جانے کا موقع ملا- 1978ء میں کلکتہ میں تقریباً" 3 ماہ رہا' سکیورٹی کی پابندی کے باوجود میں نے جامع مسجد میں جا کر نماز عیدالاضحیٰ ادا کی

Marfat.com

مولانا شاہ عبدالوحید صاحب اپنے ان نونہال شاگردوں کی رسم بسم اللہ میں' جو شاہ صاحب نے ان کی سالگرہ کے موقع پر منعقد کرائی

جب کہ پولیس کمشنر نے میری نماز پڑھنے کی درخواست مسترد کر دی تھی"۔

اپنی برطانیہ آمد اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے شاہ صاحب نے فرمایا"1992ء میں میں نے کمرشل نیوی میں چیف انجینئر کے امتحان کے لئے لندن کا انتخاب کیا اور یہاں ساؤتھمپٹن میرین کالج میں داخلہ لے لیا۔ لندن آکر مسجد کے ساتھ میری مصروفیت بڑھتی گئی اور جلد ہی میرے دل سے آواز آئی' دنیا ہی کما رہے ہو اب کچھ دین کماؤ' میں نے اس غیبی آواز پر میرین کالج کو خدا حافظ کہہ دیا اور صبح و شام ساؤتھ آل میں جامع مسجد میں گزارنے لگا اور درس قرآن شروع کر دیا۔ سب سے پہلے جامع مسجد کے امام صاحب مولانا قاری محمد امین صاحب چشتی السعیدی نے میری کافی حوصلہ افزائی کی۔ میں تقریباً"3 سال تک ان کا ہم پیالہ و ہم نوالہ رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمتؐ کے صدقہ میں میں دو سال کے اندر دیگر مساجد میں بھی جا کر خطابت کرنے لگا۔ میں نے دو سال تک رضاکارانہ طور پر ایک اسلامک سنٹر میں امام کے فرائض انجام دیے۔ دو سال قبل خود اپنا ایک دینی تدریسی مرکز قائم کیا۔ لندن میں مجھے یہ آٹھواں سال ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں دین کی سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ وقف کر دوں"۔

شاہ صاحب نے برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران مزید تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا"لندن میں اس عرصہ کے دوران مجھے بڑے بڑے علماء دین سے ملاقات اور ان سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ میرے والد صاحب تو روحانی طور پر خواجہ غریب نوازؒ کے مرید تھے۔ میں نے خود ابھی کسی کی بیعت نہیں کی' مجھے سب سلسلے پسند ہیں۔ البتہ لندن میں مجھے جہاں دیگر مذہبی اور روحانی شخصیات سے فیض ملا ان میں سرفہرست نام پیر طریقت سرمایہ اہل سنت حضرت علامہ عبدالخالق صاحب مجددی اور دارالعلوم غوثیہ رضویہ سعیدیہ حیدر آباد سندھ کے بانی حضرت مفتی محمد سعید القادری صاحبؒ کے ہیں۔ مفتی صاحب کا وصال 1998ء میں ہوا ہے۔ ان دونوں شخصیات نے مجھے روحانی فیض پہنچایا' ان کے ساتھ ساتھ علامہ محمد فرید صاحب ہارونی نے بھی میری بڑی حوصلہ افزائی کی ہے۔ یہاں تک کہ میں مستقل طور پر ان کا قائم

Marfat.com

مولانا شاہ عبدالوحید طاہر علوی صاحب اپنے سابقہ اسلامک سنٹر میں جلسہ شہادت امام حسینؓ کی صدارت کر رہے ہیں- بائیں جانب جامع مسجد ساؤتھ آل کے سیکرٹری محمد نثار قادری مرحوم ہیں- دوسری تصویر میں شاہ صاحب جامع مسجد ایلنگ میں عیدالفطر کا خطبہ دے رہے ہیں

مقام امام بن گیا- میں جامع مسجد ایکلسٹن روڈ ویسٹ ایلنگ میں علامہ عبدالخالق صاحب مجددی اور علامہ محمد فرید صاحب ہارونی کی عدم موجودگی میں امامت کے فرائض سرانجام دیتا ہوں- خصوصاً" جب وہ حج یا عمرہ پر تشریف لے جاتے ہیں"-

شاہ صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے دو سال قبل جو اسلامک سنٹر قائم کیا ہے اس کا نام "کانونٹ وے ایجوکیشن اینڈ اسلامک ٹیچنگ سنٹر" ہے- شاہ صاحب خود اس کی نگرانی کرتے ہیں اور ہیڈ ٹیچر کے طور پر فرائض انجام دیتے ہیں - یہاں بچیوں اور بچوں کو قرآن مجید کی ناظرہ اور تجوید سے تعلیم دی جاتی ہے اور بنیادی دینی معلومات فراہم کی جاتی ہیں- یہ ادارہ کونسل سے رجسٹرڈ ہے لیکن ابھی اپنی مدد آپ کی بنیاد پر چل رہا ہے- اس کی انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی جا رہی ہے فی الحال جنرل سیکرٹری کا انتخاب کیا گیا ہے' ان کا نام فاروق اعظم صاحب ہے' فقیرانہ اور درویشانہ طبیعت کے مالک ہیں' نیک کردار و گفتار ہیں اور بچوں کے مستقبل کو تابناک بنانے میں گہری دلچسپی لیتے ہیں- سنٹر میں شام کو 5 سے 7 بجے تک باقاعدہ کلاس ہوتی ہے بجبلہ دیگر اوقات میں بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا ہے- شاہ صاحب کا فرمانا ہے کہ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ 7 سال کا بچہ اچھی طرح سے قرآن مجید کی قراءت کر سکے اور مکمل نماز و روزہ کا پابند ہو- ساتھ ساتھ جامع مسجد ایلنگ میں بھی شاہ صاحب کے لیکچرز کا سلسلہ جاری ہے- خاص طور پر جمعۃ المبارک کو کبھی انگلش اور کبھی اردو میں خطبہ دیتے ہیں- شاہ صاحب نے فرمایا' جس جمعہ کو علامہ محمد فرید ہارونی صاحب خطبہ انگلش میں دیتے ہیں اس روز میں اردو میں دیتا ہوں- میں نے پیر طریقت حضرت علامہ عبدالخالق صاحب مجددی اور علامہ محمد فرید صاحب ہارونی کی صحبت طاہرہ میں قلیل عرصے میں بہت ہی فیض حاصل کیا ہے- الحمدللہ میرے عیدالفطر' عیدالاضحیٰ' شہداء کربلاؓ' میلادالنبیؐ شریف' معراج شریف اور جمعۃ المبارک کے خطبات مسلمانوں کو بہت پسند آئے اور انہوں نے میری عزت افزائی اور حوصلہ افزائی کی"- علامہ شاہ عبدالوحید صاحب نے بتایا کہ ایک سکھ نوجوان' ایک سری لنکن لڑکی اور ایک انگریز لڑکی نے سند کے ساتھ ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے- سکھ لڑکے نے جس کا نام شاہ رخ رکھا گیا نماز

Marfat.com

جمعہ سے کچھ ہی دیر قبل اسلام قبول کیا اور اس کے بعد اس نے اپنی زندگی کی پہلی نماز جو نماز جمعہ تھی' شاہ صاحب کی اقتداء میں ادا کی۔ سری لنکن لڑکی کا اسلامی نام عائشہ اور انگریز لڑکی کا مریم ملک رکھا گیا۔

برطانیہ میں علماء اہل سنت اور مشائخ کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت اس بات بہت ضروری ہے کہ وہ ایسی کتب تصنیف کریں یا کروائیں جو یہاں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہو سکیں۔ علاوہ ازیں اکابرین اہل سنت کی تصانیف اور مستند کتابوں کو انگلش میں منتقل کرنا بہت ضروری ہے اس لئے کہ یہاں ہماری نئی نسل اردو سمجھ یا بول تو لیتی ہے لیکن پڑھنا اس کے لئے خاصا مشکل بلکہ بعض جگہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ ان مقاصد کے لئے کل برطانیہ سطح پر تصنیف واشاعت کی ایک اہل سنت تنظیم ہونی چاہئے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس کام کے لئے باہمی اتحاد و اتفاق کی بہت ضرورت ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ علماء اہل سنت منقسم ہو رہے ہیں۔ اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ علمائے اہل سنت باہمی اتحاد سے مسلمانوں کی ترقی اور دینی تبلیغ کا لائحہ عمل تیار کریں اور پھر خلوص نیت سے رضائے الٰہی کے لئے اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

ایک سوال کے جواب میں علامہ صاحب نے فرمایا "نوجوان نسل کو اسلامی اقدار کا پابند بنانے کے لئے مسلمانوں کے گھروں میں ہر آن و ہر لمحہ اسلامی اقدار کا پاس ہونا چاہئے۔ والدین اور بڑے خود صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں اور تلاوت قرآن پاک باقاعدگی سے کریں۔ والدین آئے دن بچوں کی سالگرہ دھوم دھام اور ناچ گانے سے مناتے ہیں۔ وہ سالگرہ ضرور منائیں لیکن اسے عیش و نشاط بنانے کے بجائے اسلامی اقدار سے منور کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے انہیں اولاد کی نعمت عطا کی۔ سالگرہ پر ختم قرآن مجید کرائیں' نعت خوانی' ثنا خوانی اور حمد خوانی کرائیں اور سالگرہ کی محفل میں عزیز و اقارب کے علاوہ علمائے کرام کو بھی دعوت دیں تاکہ وہ بھی اس محفل کی روح پر اسلامی تصور پیش کریں۔ جہاں والدین دوسرے مقاصد کے لئے ملکوں کی سیر کرتے ہیں وہاں بچوں کو اسلامی ممالک کی سیر کرائیں' خصوصاً ہر سال چند دن حرمین شریفین میں گزاریں اور حج و عمرے کریں۔

گفتگو کے آخر میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ "ایک اور بات جو میں نے بہت محسوس کی ہے وہ یہ کہ بچوں کے لئے جو نورانی قاعدے برطانیہ میں چھپ رہے ہیں یا انڈیا اور پاکستان سے آ رہے ہیں ان کے پبلشر صاحبان کو دیکھنا چاہئے کہ اس نورانی قاعدے اور یسرنا القرآن میں عربی زبان کے بہت سے ایسے الفاظ ہیں جن کا لہجہ انگریزی زبان کے بعض بے ہودہ الفاظ سے ملتا جلتا ہے' بچے جب وہ لفظ پڑھتے ہیں تو عربی زبان کا تلفظ بگاڑ دیتے ہیں جس سے سخت توہین ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسے الفاظ کی جگہ دوسرے بامعنی الفاظ چھاپنے چاہئیں۔ بچوں کے دل میں اسلام اور قرآن کی محبت پیدا کرنے کے لئے ان کی بسم اللہ اور آمین کی رسمیں کرنی چاہئیں جن میں علماء کرام قرآنی تعلیمات اور اسلامی اقدار پر مکمل روشنی ڈالیں تاکہ بچوں کے دل میں دین کی لگن پیدا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی نیک کام اگر انسان خلوص نیت سے صرف اور صرف رضائے الٰہی کی خاطر کرے تو کامیابی اس کے قدم چومتی ہے"۔

Marfat.com

صاحبزادہ سید طاہر شاہ ابرار نوشاہی

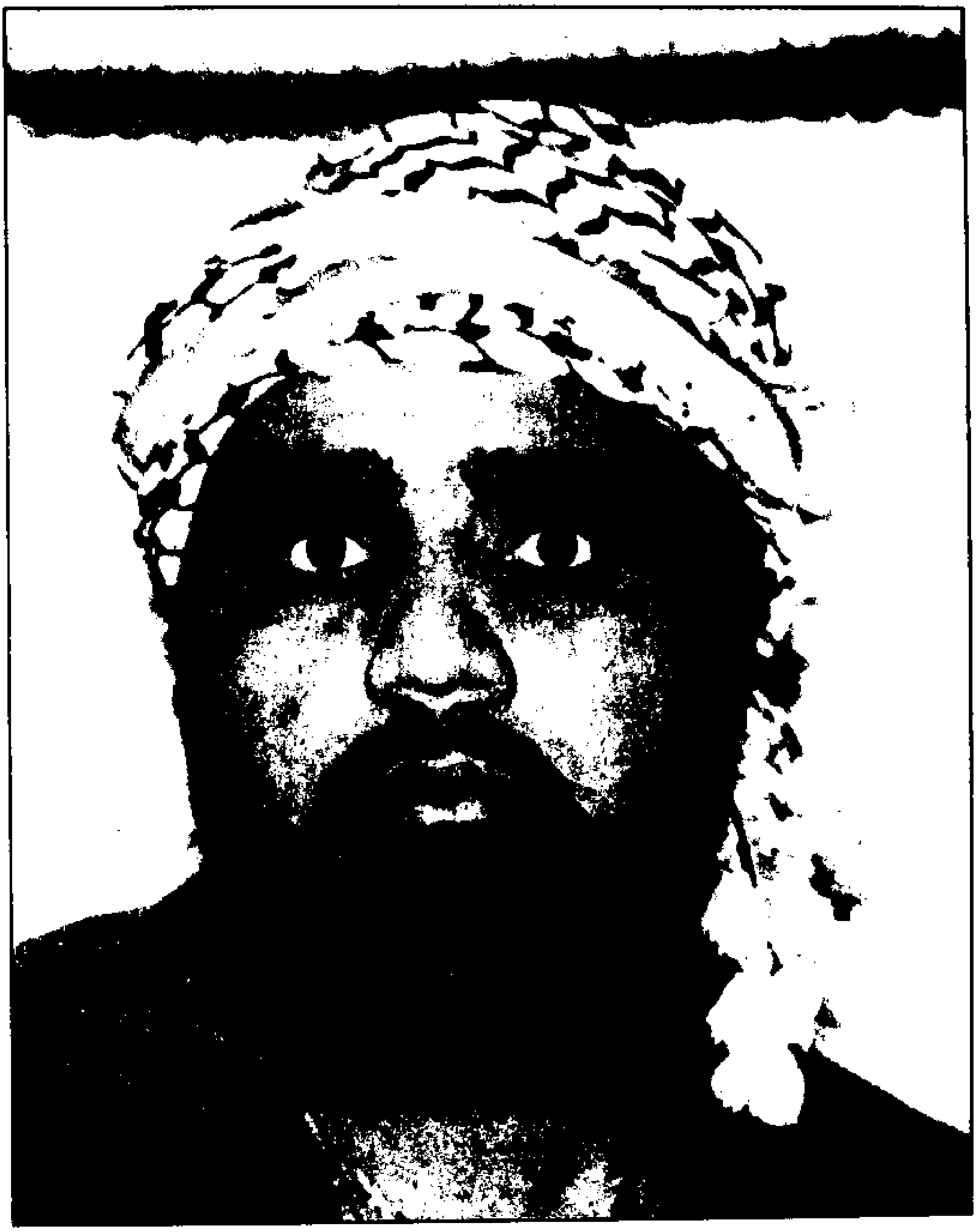

صاحبزادہ سید طاہر شاہ صاحب ابرار نوشاہی مجدد اسلام حضرت سید نوشہ گنج بخش قادریؒ کی اولاد ہیں- آپ پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی کے صاحبزادے اور مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے بھتیجے ہیں- آپ کی والدہ کا نام سیدہ نذیر فاطمہ نوشاہی ہے- صاحبزادہ سید طاہر شاہ صاحب 14 اکتوبر 1962ء بروز اتوار صبح 7 بجے ڈوگہ شریف ضلع گجرات میں پیدا ہوئے- آپ نے

Marfat.com

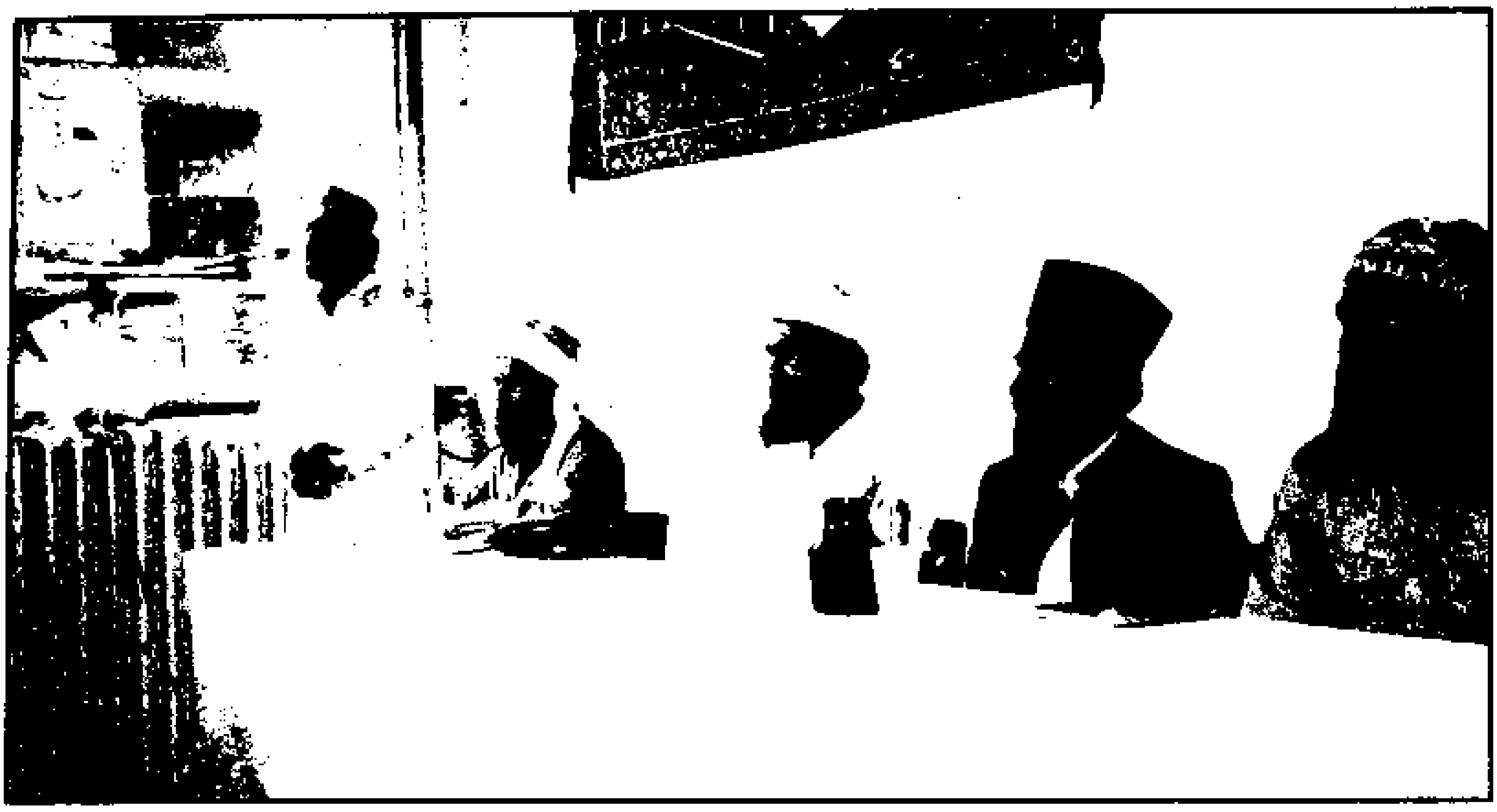

ہالینڈ میں حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کے عرس کے موقع پر (دائیں جانب سے) صاحبزادہ سید طاہر شاہ صاحب ابرار نوشاہی، مولانا حافظ عبدالقادر صاحب نوشاہی، سید منیر حسین شاہ صاحب اور حافظ منیب الرحمن صاحب۔ مرزا فاروق صاحب نعت پیش کر رہے ہیں

دنیوی تعلیم ہائی سکول دولت نگر میں اور دینی تعلیم جامعہ اسلامیہ چکسواری، جامعہ قادریہ نوشاہیہ ڈوگہ شریف اور جامعہ تبلیغ الاسلام دولت نگر ضلع گجرات میں حاصل کی۔

صاحبزادہ سید طاہر شاہ صاحب ابرار کو قاری محمد اسلم صاحب، علامہ حافظ محمد انور صاحب نوشاہیؒ، حافظ محمد شریف صاحب، قاری محمد رفیق صاحب نوشاہی، سید عبداللطیف شاہ صاحب بخاری نوشاہی، مفتی سید محمد افضل حسین شاہ صاحب رضوی، مفتی شمس الدین صاحب سیالوی، مفتی ریاض الدین صاحب، مفتی سیف الرحمن صاحب ہزاروی، علی عراقی صاحب اور پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی جیسے جید علما اور بزرگوں سے دینی تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل رہا۔ آپ 21 جولائی 1985ء کو مرکزی بزم نوشاہیہ کی دعوت پر برطانیہ آئے۔ آپ جامعہ تبلیغ الاسلام وکٹر سٹریٹ بریڈ فورڈ 9 میں اور لیڈز 12 کی جامع مسجد میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ نے لیڈز 12 کی مسجد میں 5 سال تک امامت اور خطابت کے فرائض بھی انجام دیے۔

صاحبزادہ سید طاہر شاہ صاحب ابرار نوشاہی اپنے والد گرامی پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ آپ ایک اچھے نعت خواں بھی ہیں اور بریڈ فورڈ میں اپنے چچا پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے قائم کردہ اداروں میں ہمیشہ سرگرم رہتے ہیں۔ آپ سلسلہ نوشاہیہ کی ترویج و ترقی کے لئے بھی کوشاں رہتے ہیں۔

Marfat.com

حافظ قاری محمد یٰسین جماعتی

حافظ قاری محمد یٰسین صاحب جماعتی 1986ء میں برطانیہ آئے اور اس عرصہ کے دوران انہوں نے کئی مساجد اور مدارس میں دینی و تبلیغی خدمات انجام دیں ہیں۔ وہ آج کل مرکزی جامع مسجد نور الاسلام بری سے وابستہ ہیں اور طلباء کو دینی و قرآنی تعلیم دے رہے ہیں۔

حافظ قاری محمد یٰسین صاحب 14 اگست 1956ء کو ضلع راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان کے موضع

Marfat.com

قاری محمد یسین صاحب غار ثور میں دعا کر رہے ہیں۔ دوسری طرف پیران عظام علی پور سیداں شریف کی تصاویر

پلینہ میں ایک مشہور زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے تین بڑے بھائی اور دو بہنیں ہیں، آپ چوہان راجپوت ہیں۔ والد گرامی کا نام غلام حسنؒ صاحب تھا وہ قاری محمد یلیین صاحب کے بچپن میں ہی انتقال فرما گئے تھے۔ وہ انتہائی دیندار، مخلص اور محنتی شخص تھے۔ اپنے والد کی خواہش پر ہی قاری محمد یلیین نے ابتدائی سطح سے ہی دینی تعلیم کا آغاز کیا اور ناظرہ قرآن پاک موضع چھترو (میرپور آزاد کشمیر) میں ابوالفضل مولانا محمد یوسف صاحب سے پڑھا جو آج کل برطانیہ میں ایکرنگٹن کی جامع مسجد غوثیہ رضویہ سے منسلک ہیں۔

قاری محمد یاسین صاحب نے اردو اور مزید دینی تعلیم کے لئے مدرسہ نقشبندیہ جماعتیہ علی پور سیداں شریف میں داخلہ لیا اور وہاں حفظ قرآن پاک کی سعادت قاری دوست محمد صاحب سے حاصل کی جبکہ شیخ الحدیث مفتی غلام رسول صاحب سے جو آج کل جامعہ قادریہ جیلانیہ لندن میں ہیں مزید دینی تعلیم حاصل کی۔ حفظ کلام پاک کے سلسلے میں مختصر عرصے کے لئے وہ دارالعلوم دودروازہ سیالکوٹ میں بھی رہے جہاں حافظ قاری سید محمد افضل شاہد صاحب نے ان کی رہنمائی کی۔ حفظ کی سند انہوں نے 7 مارچ 1978ء کو حاصل کی جس پر فخر ملت الحاج پیر سید افضل حسین شاہ صاحب اور جناب مفتی غلام رسول صاحب کے دستخط ہیں۔ حافظ قاری محمد یلیین صاحب نے علم تجوید و قراءت کے سلسلے میں مولانا قاری حافظ عبدالعزیزؒ صاحب اور حافظ قاری فقیر محمد صاحب مسعودی سے بھی رہنمائی حاصل کی۔ تاہم انہوں نے علم تجوید و قراءت کی تکمیل مولانا قاری عبدالرحیم صاحب نقشبندی سے کی جو برطانیہ میں بری میں مقیم ہیں۔ حافظ قاری محمد یاسین صاحب نے علم التجوید کے سلسلے میں جن کتب کا مطالعہ کیا ان میں علم التجوید، جمال القرآن، فوائد مکیہ اور مقدمۃ الجزریہ شامل ہیں جبکہ انہوں نے حدر بھی مفتی عبدالرحیم صاحب ہی سے پڑھا۔ حافظ قاری محمد یلیین صاحب نے فرمایا کہ قبلہ قاری عبدالرحیم صاحب نے برطانیہ میں اسلام کی خدمت

Marfat.com

قاری محمد یٰسین صاحب جماعتی' ان کے صاحبزادے حافظ محمد کلیم اور الحاج پیر حافظ علامہ سید محمد افضل حسین شاہ جماعتی سجادہ نشین علی پور شریف

اور نئی نسل کو مذہب کے قریب لانے کے سلسلے میں جو کوششیں کی ہیں وہ انتہائی قابل ستائش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ صاحب علم شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت مہربان اور انتہائی شفیق استاد بھی ہیں۔ میرے دوسرے اساتذہ میں حافظ قاری محمد بشیر صاحب نقشبندی خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو گوجرانوالہ میں محلہ دارالسلام میں مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب کی مسجد میں حفظ اور دینی علوم کی تعلیم دیتے رہے ان کا تعلق بھی آستانہ عالیہ علی پور سیداں سے تھا۔ ان کی طبیعت میں بے حد جلال تھا اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ جو بچہ مجھ سے قرآن پاک حفظ کرے گا وہ انشاء اللہ تمام عمر نہیں بھولے گا۔

پاکستان میں اپنی دینی و تدریسی سرگرمیوں کے بارے میں حافظ قاری محمد یٰسین صاحب نے بتایا کہ دوران تعلیم ہی شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب مرحوم نے مجھے نماز تراویح کی امامت کے لئے کہا اور میں نے آلو مہار شریف کے نزدیک ایک قصبہ بیلو مہار میں پہلی بار قرآن پاک سنایا۔ حفظ مکمل کرنے کے بعد قلعہ سوبھا سنگھ نامی قصبے سے کچھ لوگوں کی درخواست پر میرے استاد صابر مفتی غلام رسول صاحب نے مجھے وہاں روانہ کردیا اور میں نے وہاں پانچ سال تک امامت کے فرائض انجام دئے اور بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دی۔

اپنے سلسلہ بیعت و طریقت کے بارے میں حافظ قاری محمد یٰسین صاحب نے فرمایا کہ میں نے امیر ملت حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوریؒ کے پوتے حضرت جو ہر ملت جناب الحاج حافظ پیر سید اختر حسین شاہ صاحبؒ سے بیعت کی ہے۔ زبدۃ العارفین غوث زماں مجدد دوراں امیر ملت حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نے اپنی پوری زندگی احکام الٰہی اور سنت رسولؐ کے مطابق گزاری۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ دین اسلام کی اشاعت کے لئے وقف تھا انہوں نے تحریک پاکستان میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ اپنے مرشد حافظ پیر سید اختر حسین شاہ صاحبؒ کا ذکر کرتے ہوئے قاری محمد یٰسین

Marfat.com

صاحب نے کہا کہ وہ ایک جلیل القدر عالم دین اور فصیح البیان مقرر تھے جنہوں نے فارسی اور عربی کی مکمل تعلیم اور درس نظامی و دورہ حدیث کیا تھا۔ تبلیغی اور مذہبی جلسوں میں آپ کے عالمانہ اور مدلل خطابات سے لوگ بے پناہ متاثر ہوئے اور فیض حاصل کرتے۔ وہ ایک حلیم الطبع، مہمان نواز، معاملہ فہم اور دور اندیش شخصیت تھے۔ لوگ دور دور سے اپنی مشکلات اور مسائل کے سلسلے میں ان سے رہنمائی حاصل کرنے تشریف لاتے تھے۔

اپنی برطانیہ آمد اور یہاں اپنی تدریسی و دینی سرگرمیوں کے حوالے سے حافظ قاری محمد یٰسین صاحب نے فرمایا کہ میرے بڑے بھائی حاجی محمد رشید صاحب پہلے سے برطانیہ میں تھے وہ ایک نیک، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور پرہیز گار شخصیت ہیں۔ جامع مسجد عبادالرحمٰن ٹرسٹ نارتھ مانچسٹر کی تعمیر و ترقی کے لئے انہوں نے انتھک محنت کی اور وہ اپنی جیب سے بھی زر کثیر خرچ کرتے رہے۔ میں ان کی سپانسر شپ پر پہلی بار 1983ء میں برطانیہ آیا اور تقریباً نو مہینے تک برطانیہ کی مشہور جامع مسجد عبادالرحمٰن ٹرسٹ مانچسٹر میں بچوں کو درس قرآن دیتا رہا۔ پھر دوبارہ بھی میرے بڑے بھائی حاجی محمد رشید صاحب اور حاجی غلام نبی صاحب پہلوان کی معرفت عبادالرحمٰن ٹرسٹ نے ہی مجھے نائب امام اور مدرس کے طور پر سپانسر کیا اور میں 1986ء سے سات سال تک اس ادارے سے وابستہ رہا اس کے بعد پھر تقریباً دو برس تک میں نے دارالعلوم قادریہ جیلانیہ آشٹن انڈر لائن میں دینی تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا جس کے بعد کچھ عرصہ جامع مسجد سنہری راچڈیل میں بھی امامت کے فرائض ادا کرنے اور بچوں کو دینی تعلیم دینے کا موقع ملا۔

حافظ قاری محمد یٰسین صاحب جماعتی نے کہا کہ مجھ پر جناب الحاج غلام نبی صاحب مرحوم کا بھی بے حد احسان ہے، وہ ایک سچے عاشق رسولؐ تھے۔ ان کی نسبت بھی آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف سے تھی اور انہیں پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی دعا تھی کہ جس میدان میں قدم رکھتے وہاں کامیابی ان کے قدم چومتی۔ وہ میاں محمد صاحبؒ کے بھی بہت بڑے عاشق تھے اور انہیں سیف الملوک ازبر تھی۔ انہوں نے نارتھ مانچسٹر جامع مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ بلکہ وہ اس کی بنیاد رکھنے والوں میں شامل تھے اور اس ادارہ کے لئے ان کی بڑی خدمات ہیں۔

حافظ قاری محمد یٰسین صاحب نے فرمایا کہ گزشتہ تقریباً چھ برس سے وہ مرکزی جامع مسجد نور الاسلام بری سے وابستہ ہیں اور بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ خود ان کا لخت جگر محمد کلیم بھی اسی ادارے میں ان کے زیر نگرانی حفظ کلام پاک کر رہا ہے اور اپنی کم عمری کے باوجود 25 پارے حفظ کر چکا ہے۔ جامع مسجد نور الاسلام کے انتظامی امور کے بارے میں حافظ قاری محمد یٰسین صاحب نے فرمایا کہ انتظامی کمیٹی کے صدر حاجی مزمل خان صاحب ہیں جو ایک صاحب علم و عمل شخصیت ہیں اور ادارے کی تعمیر و ترقی کے لئے خلوص دل سے انتھک کوششیں کر رہے ہیں۔

برطانیہ میں علماء و مشائخ کی خدمات اور مسلمانوں کی نئی نسل کے دینی مستقبل کے حوالے سے حافظ قاری محمد یٰسین صاحب نے فرمایا کہ "یورپ بالخصوص برطانیہ میں مسلمانوں بالخصوص نوجوان کو دین

Marfat.com

حاجی قاری محمد لیسین صاحب جماعتی اپنے اولڈھم کے ساتھیوں حافظ حاجی انور صاحب اور حاجی عبدالروف صاحب کے ساتھ حج کے لئے روانگی سے قبل

سے قریب رکھنے میں علماء و مشائخ کا کردار مسلمہ ہے' انہوں نے مسجدوں کے قیام اور دینی اداروں کو آباد کرنے میں انتہائی موثر اور نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ آج محرم الحرام' رمضان المبارک اور عید میلادالنبیؐ کے مذہبی مواقع پر جو سرگرمیاں دیکھنے میں آتی ہیں یہ انہی حضرات کی وجہ سے ہیں جو اس دیار غیر میں اسلام کی خدمت اور نئی نسل کے دلوں میں دین کی شمع روشن کررہے ہیں۔ آج برطانیہ کے ہر شہر اور گلی محلوں میں مسلمان اور اسلامی سرگرمیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ جہاں تک نئی نسل کو مذہب سے قریب رکھنے اوران کے دینی مستقبل کا تعلق ہے تو اس ضمن میں والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں اسلامی ماحول پیدا کریں اور خود بچوں کے سامنے اپنی مثال پیش کریں۔ اگر ہمیں اپنی آئندہ نسل کو مغرب کی بے راہ روی سے بچانا ہے تو اپنے مادی مفادات کو نظرانداز کرکے اولاد کی تعلیم و تربیت کے لئے وقت اور توجہ دینا ہوگی"۔

برطانیہ کی بعض مساجد میں بعض اوقات رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حافظ قاری محمد لیسین صاحب نے فرمایا کہ "پاکستان کے عام الیکشن ہوں یا برطانیہ میں مساجد کمیٹی کا انتخاب ہماری سوچ اور خیالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی' ہر موقع پر علاقائیت' برادری ازم اور اجارہ داری کی خواہش نظر آتی ہے۔ ظاہر ہے اس بنیاد پر منتخب ہونے والے لوگ بیشتر صورتوں میں ضروری علم اور تجربہ نہیں رکھتے جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ مساجد اور مدارس کی کارکردگی متاثر ہوئی ہے بلکہ مسلمانوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ اگر علاقائیت اور برادری ازم سے بالا تر ہوکر مساجد کمیٹی میں دیندار' صاحب علم اور اہل افراد منتخب کئے جائیں تو یقیناً" بہت بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ مساجد اور مدارس کی کارکردگی بہتر ہونے سے نئی نسل کو بہتر مستقبل کی ضمانت فراہم کی جاسکے گی۔ بعض اوقات علماء اور حفاظ کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا اور ہے جب تک انہیں ویزا یا مستقل قیام کی اجازت نہیں ملتی وہ شدید دباؤ میں رہتے ہیں۔

Marfat.com

الحاج عبد الرحمٰن مجاہد

انجمن رضائے مصطفیٰ برطانیہ کے چیئرمین جناب الحاج عبد الرحمٰن صاحب مجاہد برطانیہ کی ایک ایسی شخصیت ہیں جن کی خدمات کے تذکرہ کے بغیر یو کے کے علاقہ ویلز کی دینی سرگرمیوں کا تذکرہ مکمل نہیں ہوتا۔ نیو پورٹ گونٹ میں مساجد کے قیام ' ان کے انتظام و انصرام ' ویلز میں اہل سنت کی دینی

Marfat.com

ایک علمی نشست کے دوران علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب' صاحبزادہ پیر الطاف حسین صاحب قاسمی' الحاج عبدالرحمٰن صاحب مجاہد اور علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی

سرگرمیوں خصوصاً" ربیع الاول شریف کی تقریبات' پاکستان اور برطانیہ کے دیگر علاقوں سے آنے والے علماء کرام و مشائخ عظام کی دیکھ بھال اور تواضع اور مسلمانوں کی سماجی بھلائی کے معاملات کے حوالے سے عبدالرحمٰن مجاہد صاحب کی خدمات انتہائی اہم' قابل ستائش' لائق تقلید اور ناقابل فراموش ہیں۔ آپ برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کی نوجوان نسل کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے انگلش میں ایک جامع نصاب کی تیاری کی کوششوں میں مصروف ہیں جو یقیناً" ایک بہت بڑا کام ہے۔ پاکستان میں وہ اپنے زمانہ طالب علمی میں انجمن طلباء اسلام کے قیام کے وقت ہی سے' اس سے وابستہ رہے اور تحریک ختم نبوت میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ جناب عبدالرحمٰن صاحب مجاہد اور ان کے والد گرامی' دونوں فیصل آباد کے قریب دربار عالیہ گمٹالہ شریف سے بیعت ہیں۔

جناب عبدالرحمٰن صاحب مجاہد 1953ء میں چشتیاں ضلع بہاولنگر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام چوہدری رحیم بخش صاحب ہے جو سرکاری ملازمت کے سلسلے میں مختلف شہروں میں تعینات رہے۔ مجاہد صاحب نے بی اے تک تعلیم چشتیاں میں گورنمنٹ ڈگری کالج سے حاصل کی' ساتھ ساتھ مفتی محمد اشفاق احمد صاحب رضوی سے دینی تعلیم کے حصول کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ مفتی صاحب نور المدارس میں مدرس تھے۔ مجاہد صاحب کالج کے بعد پابندی سے شام کو ان کے پاس جا کر چند گھنٹے دینی تعلیم حاصل کرتے۔ اس دوران انہوں نے خاص طور پر قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ مکمل کیا۔ تاہم مفتی اشفاق احمد صاحب کے وہاں سے منتقل ہو جانے کے سبب یہ سلسلہ معطل ہو گیا۔ عبدالرحمٰن مجاہد صاحب نے بتایا کہ وہ 1970ء کی پاکستان بھارت جنگ کے دوران مجاہد فورس میں بھی رہے اور اسی حوالے سے وہ اپنے نام کے ساتھ مجاہد لکھتے ہیں جو ان کا تخلص بھی ہے۔

زمانہ طالب علمی کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے جناب عبدالرحمٰن صاحب مجاہد نے فرمایا کہ انہوں نے کالج میں یونین کی سرگرمیوں میں جوش و خروش سے حصہ لیا۔ جب انجمن طلباء اسلام (ATI)

Marfat.com

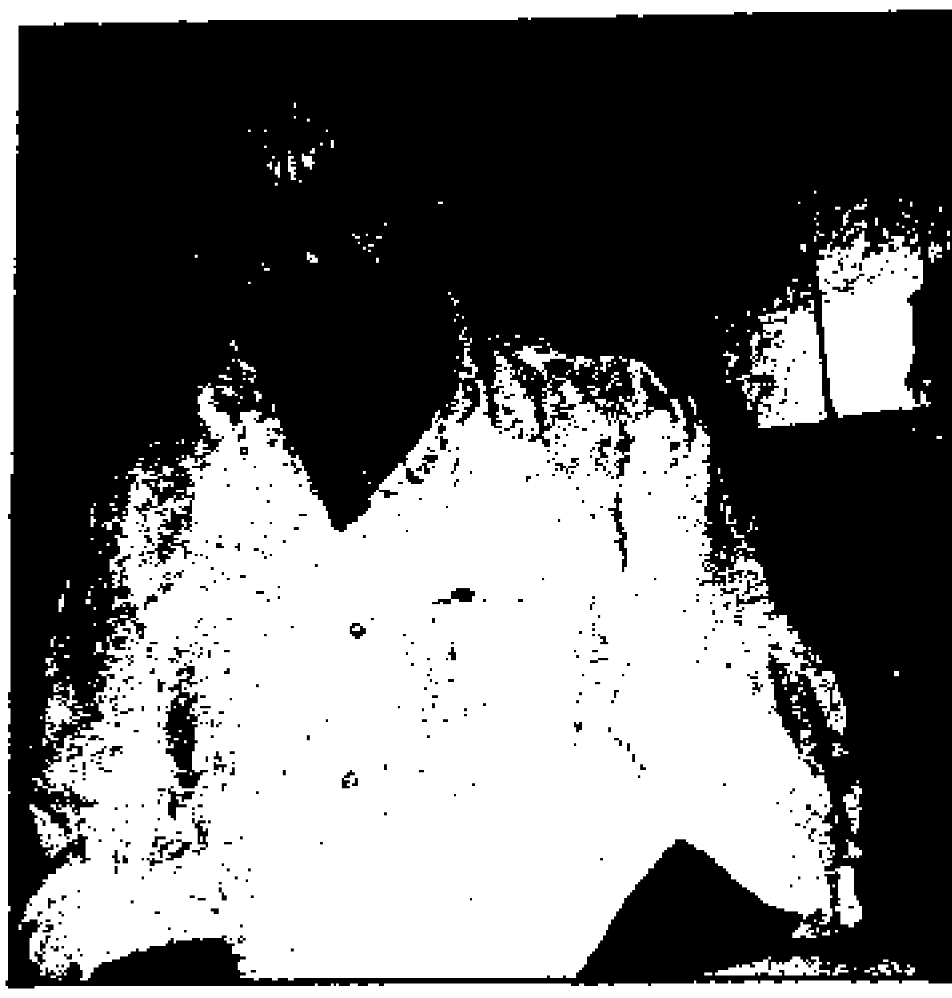

الحاج عبدالرحمٰن صاحب مجاہد اپنے استاد گرامی مفتی محمد اشفاق احمد صاحب رضوی اور علامہ خواجہ بشیر احمد صاحب چشتی کے ہمراہ۔ دوسری تصویر میں مجاہد صاحب کے والد گرامی چوہدری رحیم بخش صاحب ہیں

قائم ہوئی تو اس میں شمولیت اختیار کی اور 1976ء تک ضلع بہاولنگر کے ناظم کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ حاصل پور، منچن آباد، ہارون آباد، فورٹ عباس سمیت پورے علاقے میں دورے کئے۔ جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی اور مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی جب بھی چشتیاں آتے تو بہاولنگر کے دورے میں جناب عبدالرحمٰن مجاہد ان کے ہمراہ ہوتے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران چشتیاں سے گرفتار ہونے والے پہلے شخص جناب عبدالرحمٰن مجاہد تھے جنہیں جمعہ کے بعد چشتیاں کے مرکزی چوک میں تقریر کے فوراً بعد گرفتار کر لیا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں مکمل اتحاد اور یکجہتی کے مظاہرے دیکھنے کو ملتے اور لوگ ان تحریکوں میں پورے جوش و جذبے سے شریک ہوتے تھے۔

برطانیہ آمد اور یہاں سرگرمیوں کے حوالے سے جناب عبدالرحمٰن مجاہد نے فرمایا کہ "1976ء میں بی اے کرنے کے بعد میں برطانیہ آگیا اور ابتداء میں رضاکارانہ طور پر ایک سکول میں پڑھانا شروع کر دیا۔ اگرچہ مذہبی معاملات میں استعداد محدود تھی لیکن پھر بھی اس ضمن میں کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ لوگ مسلک اہلسنت کے حوالے سے زیادہ واقف نہیں تھے تاہم انہیں جب مختلف کتب کے ذریعے معلومات فراہم کی گئیں تو صورتحال میں بہتری آتی گئی پھر 1979ء میں نیوپورٹ میں انجمن رضائے مصطفیٰ کی بنیاد رکھی"۔

انجمن رضائے مصطفیٰ کے قیام، اس کے مقاصد اور سرگرمیوں کے بارے میں جناب عبدالرحمٰن مجاہد نے بتایا کہ "میں پہلے تو انجمن کے ایک رکن کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ مگر گزشتہ پانچ سال سے میں اس کا چیئرمین ہوں۔ انجمن کے قیام کے وقت جو مقاصد پیش نظر تھے ان میں مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت، اشتہارات، پمفلٹس اور کتابوں کی صورت میں لٹریچر کی اشاعت و تقسیم اور جلسوں کا انعقاد شامل تھا تا کہ دینی تعلیمات کے ضمن میں عوام کی زیادہ سے زیادہ رہنمائی ہو سکے۔ انجمن کے تحت 1981ء میں کلید

Marfat.com

مولانا عبدالرحمٰن صاحب مجاہد النور مسجد نیوپورٹ (ویلز) میں خطاب کر رہے ہیں دوسری تصویر میں آپ عیدالفطر کے موقع پر حافظ محمد صابر صاحب سیالوی اور بچوں کے ہمراہ

القرآن کے نام سے یسرنا القرآن چھپوا کر تقسیم کیا گیا اور وقتاً" فوقتاً" پمفلٹ شائع کئے جاتے رہے- ہر ماہ گیارھویں شریف کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے- رمضان المبارک کے دوران بھی انجمن خصوصی اجتماعات اور پروگراموں کا انعقاد کر رہی ہے- ربیع الاول کے مہینے میں روزانہ محفل میلاد منعقد کی جاتی ہے اور اس میں باہر سے آئے ہوئے اور مقامی علماء خطاب کرتے ہیں- محرم کے دس دنوں میں بھی روزانہ مجلس ہوتی ہے جس میں خواتین کی شرکت بھی ہوتی ہے- ان اجتماعات میں بچوں کو بھی تقریر کا موقع دیا جاتا ہے تاکہ انہیں بھی دینی معاملات اور معلومات سے دلچسپی پیدا ہو اور آئندہ وہ بھی ان سرگرمیوں میں ذوق و شوق سے حصہ لیں- انجمن نے حال ہی میں ایک مکان خریدا ہے جس میں بچوں کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے- انجمن رضائے مصطفیٰؐ کے تحت کونسل سے شہر میں ایک مرکزی جگہ خریدی گئی ہے تاکہ اسے باقاعدہ طور پر جامع مسجد بنایا جائے- یہ مسجد انجمن کے ساتھیوں کی کاوشوں اور چندہ سے خریدی گئی تھی اس پر 85 ہزار پاؤنڈ خرچ ہو چکے ہیں' جبکہ توقع ہے کہ ابھی مزید دو لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوں گے"- عہدیداروں میں مقبول علی صاحب' حاجی عالم صاحب' حاجی محمد ارشد صاحب' محمد اسلم صاحب اور محمد اقبال صاحب شامل ہیں- انجمن کے تحت اب تک جو بھی کام اور سرگرمیاں جاری ہیں لوگوں نے اسے سراہا ہے- خاص طور پر ہر سال شب قدر اور شب براءت کے موقع پر انگریزی میں جو پمفلٹس شائع کر کے تقسیم کئے گئے' انہیں لوگوں نے بے حد پسند کیا- دو سال پہلے انجمن کے تحت ہم نے پورے علاقہ کی سہولت کے لئے نمازوں کا ٹائم ٹیبل مرتب کر کے پاکستان سے چھپوایا' یہ کیلنڈر پاکٹ سائز اور بڑے سائز میں علیحدہ علیحدہ چھپوا کر تقسیم کیا گیا جسے لوگوں نے بہت پسند کیا- انجمن کے تحت ایک اور چھوٹی سی کتاب "درودوں کی

Marfat.com

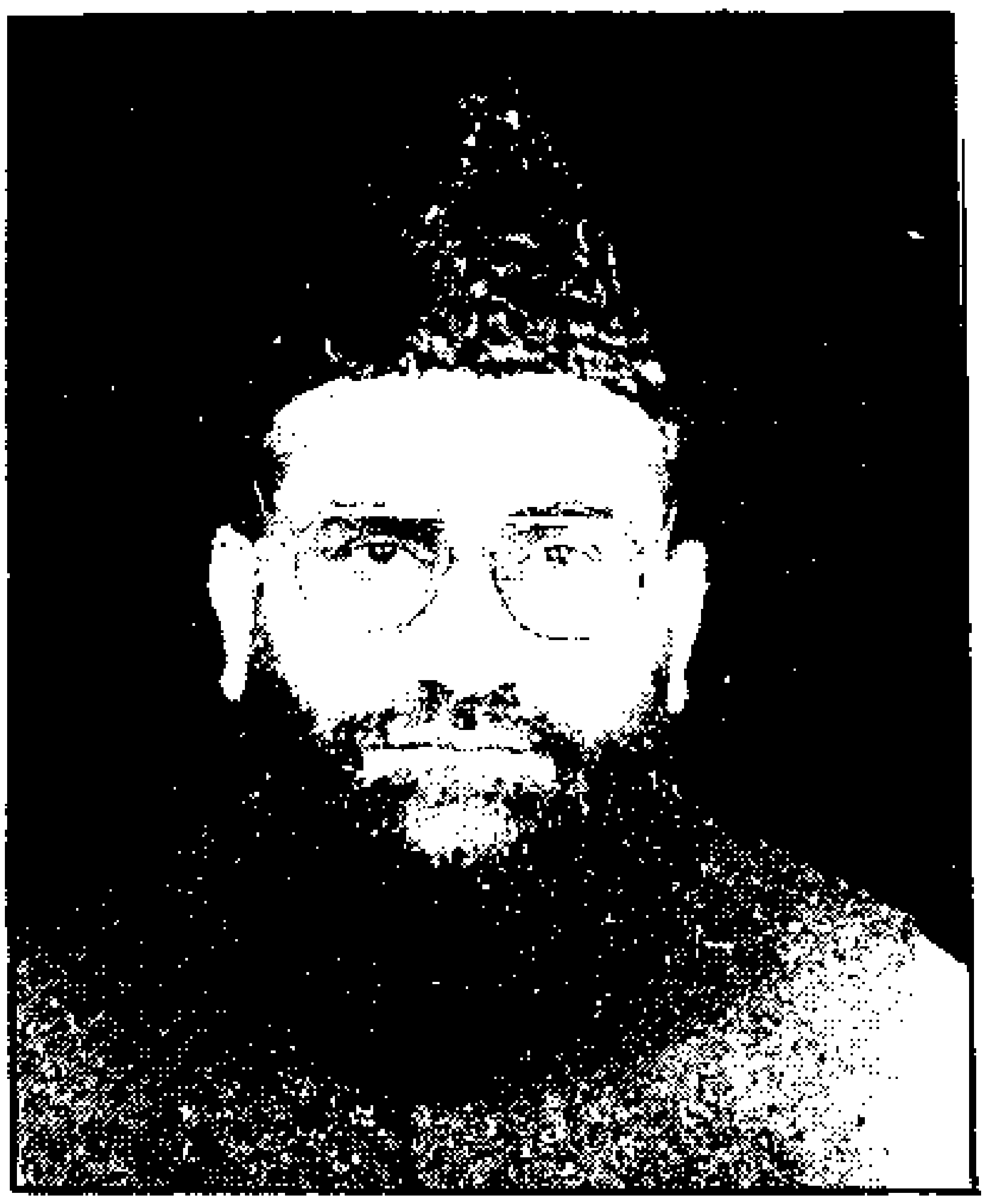
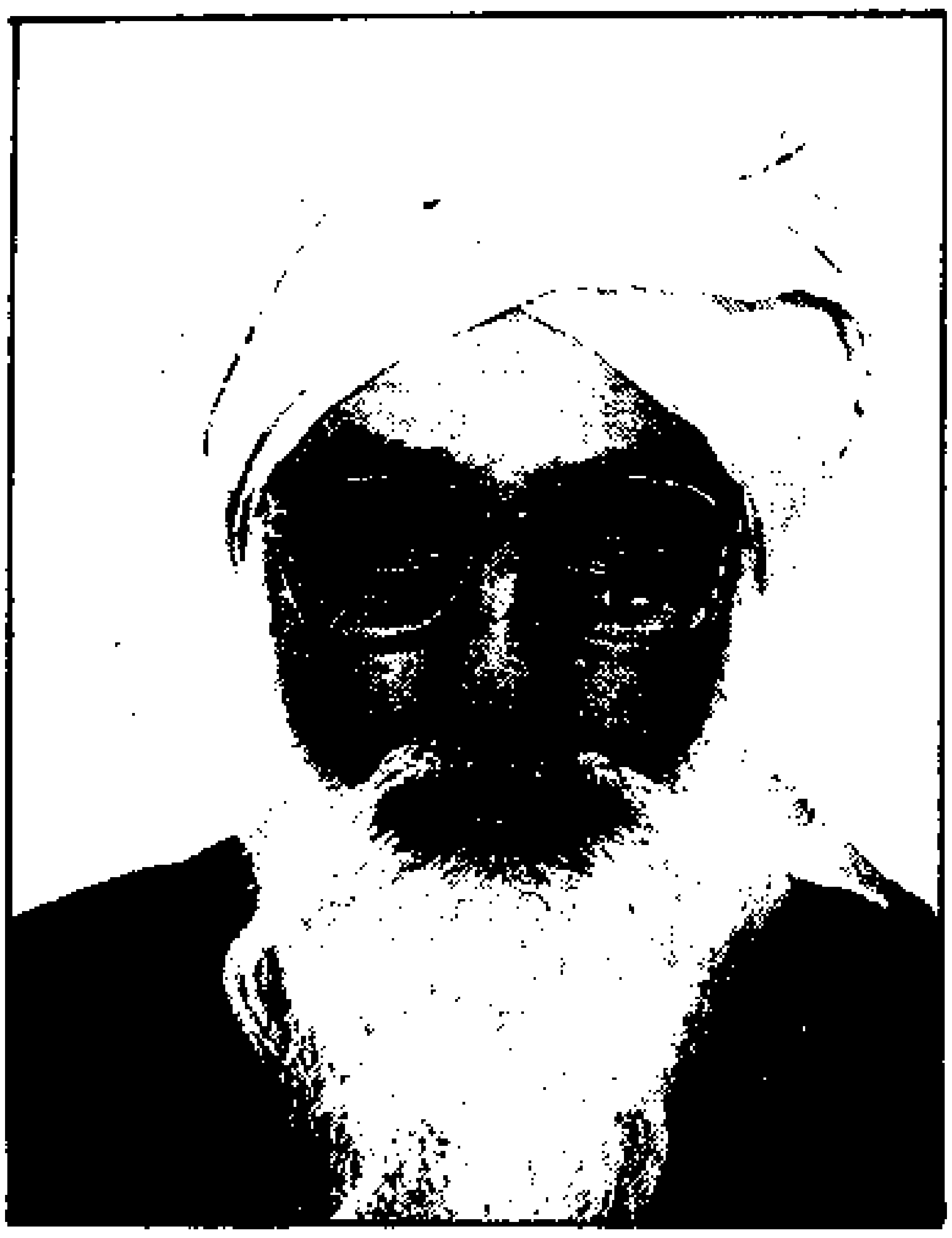

حافظ محمد عبداللہ صاحب سلطانی کے بھائی قاری اللہ بخش صاحب ناصر (جو اب نیو پورٹ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں) اور ان کے استاد گرامی شیخ الحدیث علامہ محمد شریف صاحب رضوی ملتانی

بہاریں" کو بھی لوگوں نے بے حد سراہا ہے۔ انجمن کی کوششوں سے برطانیہ میں دین اور مسلک کی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہو رہا ہے"۔ جناب عبدالرحمٰن مجاہد نے بتایا کہ "انجمن کے پروگراموں میں پاکستان سے جید علماء کرام تشریف لاتے ہیں۔ میرے استاد گرامی مفتی اشفاق احمد صاحب اور خانیوال کے مشہور نعت خوان صوفی ریاض صاحب ہر سال تشریف لاتے ہیں' ان کے علاوہ علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کے صاحبزادے علامہ حامد سعید کاظمی صاحب اور علامہ سعید احمد اسعد صاحب کئی بار تشریف لا چکے ہیں۔ راولپنڈی سے مولانا ابو بکر چشتی صاحب' پیر سید نصیر الدین شاہ صاحب' نارووال سے مولانا غلام رسول صاحب اور منڈی بہاؤالدین سے علامہ عرفان شاہ صاحب برطانیہ آتے رہتے ہیں اور ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ان کو ویلز میں بھی دعوت دی جائے۔ اس کے علاوہ علامہ سید ہاشمی میاں صاحب' سید گیلانی میاں صاحب آف کچھو چھہ شریف بھی کئی مرتبہ تشریف لائے ہیں' وہ ایک سید گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں' ان کے طریقہ تبلیغ کو لوگوں نے بہت پسند کیا اور لوگ مسلک اہلسنت کی طرف راغب ہوئے۔ انجمن رضائے مصطفےٰ کی یہ بھی کوشش ہے کہ بچوں کو دینی تعلیم کے لئے انگریزی میں ایک جامع سلیبس فراہم کیا جائے' اس سلسلے میں ہمارا مرکزی جماعت اہلسنت اور جماعت اہلسنت دونوں سے رابطہ ہے۔ ساتھ ہی ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ کم سے کم ویلز کی سطح پر علماء کی مشاورت سے بچوں کے لئے کوئی نصاب مرتب کر لیں اس سلسلے میں پیش رفت ہو رہی ہے"۔

انجمن رضائے مصطفےٰ کے علاوہ دیگر معاشی' سماجی و مذہبی سرگرمیوں کے بارے میں جناب عبدالرحمٰن مجاہد نے فرمایا کہ "میں نے معاشی ضرورتوں کے حوالے سے شروع میں اپنے بہنوئی کے ساتھ کچھ عرصہ کام کیا پھر تقریباً 8 ماہ بیکری کا کام کیا۔ 1979ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں

Marfat.com

عبدالرحمٰن مجاہد صاحب 1972ء میں انجمن طلبہ اسلام بھاولنگر کے ناظم کی حیثیت سے ایک ریلی سے خطاب کر رہے ہیں-
دوسری تصویر میں آپ علامہ عبدالعزیز صاحب چشتی (گوجرانوالہ) کے ساتھ

سے آکر رضا کارانہ طور پر مسجد میں بچوں کو دینی تعلیم دیتا رہا' یہ سلسلہ 1983ء تک چلتا رہا- 1983ء میں نیو کاسل مسجد چلا گیا- ایک دوست ڈاکٹر قمردین صاحب کے مشورہ پر 1985ء میں پوسٹ آفس لے لیا تاکہ کچھ روزگار کا بھی سلسلہ ہو اور دینی سرگرمیاں بھی چلتی رہیں' یہ سلسلہ 1992ء تک چلتا رہا- اس دوران مسجد کے قیام کے حوالے سے میں نیو کاسل سے نیو پورٹ واپس آگیا" مجاہد صاحب نے بتایا کہ نیو پورٹ میں دو مساجد ہیں- مسجد النور ہیرو روڈ اور دوسری مرکزی جامع مسجد حنفیہ رضویہ- جناب عبدالرحمٰن مجاہد صاحب نے بتایا کہ وہ بطور ممبران دونوں مساجد کی انتظامی کمیٹیوں میں شامل ہیں لیکن کمیٹیوں کی پیش کش کے باوجود انہوں نے کوئی عہدہ قبول نہیں کیا- علاقہ میں مسلمانوں کی آبادی کم ہونے کے باوجود ان مساجد کے سلسلے میں مرحلہ وار کام نہایت عمدہ طریقے سے ہو رہا ہے جو بہت جلد مکمل کر لیا جائے گا- النور مسجد ہیرو روڈ میں مولانا حافظ مشتاق احمد صاحب 1985ء سے خدمات انجام دے رہے ہیں جو مفتی اشفاق احمد صاحب رضوی کے چھوٹے بھائی ہیں' جبکہ مرکزی جامع مسجد حنفیہ رضویہ میں مولانا قاری منیر احمد صاحب ہیں جو 1999ء میں جنوبی افریقہ سے آئے ہیں- ان سے پہلے یہاں قاری طیب صاحب اور پیر سید اجمل حسین شاہ صاحب خدمات انجام دے چکے ہیں' قاری طیب صاحب مولانا بشیر احمد سیالوی صاحب کے بھانجے ہیں- علاقہ میں مسلمانوں اور پاکستانیوں کی تعداد اور سرگرمیوں کے حوالے سے جناب عبدالرحمٰن مجاہد نے بتایا کہ نیو پورٹ میں تقریباً" ڈھائی ہزار پاکستانی خاندان آباد ہیں- النور مسجد اور جامع مسجد حنفیہ رضویہ کے علاوہ علاقے میں دو امام بارگاہیں ہیں جبکہ ایک مسجد بنگلہ دیشی حضرات نے بنائی ہے- عربی حضرات نے ایک مکان کے اندر ایک چھوٹی سے مسجد بنائی ہے اور وہ وہیں نماز ادا کرتے ہیں- عبدالرحمٰن مجاہد صاحب نے مزید فرمایا "اب بے روزگاری بہت زیادہ ہو گئی ہے' خاص طور پر انگلینڈ کے مقابلے میں ویلز کی صورتحال زیادہ خراب ہے کیونکہ اس علاقے میں کوئی انڈسٹری نہیں ہے' ویلز کا علاقہ نسبتاً" پسماندہ شمار ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ قدرے الگ تھلگ ہے' اس کی آبادی بھی کم ہے اس لئے جو مسائل

Marfat.com

انگلینڈ کے دوسرے شہروں میں ہیں' خاص طور پر بچوں اور بچیوں کے سماجی مسائل' وہ اس علاقے میں کم ہیں- فیشن اور دوسری خرابیاں بھی یہاں دیر سے پہنچتی ہیں- پھر بھی پاکستانی آبادی' نسبتاً" کم تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے بھی بچوں کے مستقبل اور مسائل کی وجہ سے پریشان ہے- بچوں کو مناسب تربیت اور ماحول فراہم نہیں ہوتا چنانچہ وہ تعلیمی اداروں اور ان سے باہر کے مغربی ماحول سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں- مسجد میں گزارا گیا ایک ڈیڑھ گھنٹہ انہیں مناسب تربیت اور رہنمائی فراہم نہیں کرپاتا اس سلسلے میں مناسب منصوبہ بندی کے ساتھ ٹھوس اور مؤثر اقدامات ضروری ہیں- ایک اور بات جو شدت سے محسوس کی جارہی ہے وہ یہ کہ والدین میں دینی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت کا احساس کم ہو رہا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دینی تعلیم کی بجائے اگر وہ عصری دنیاوی تعلیم بہتر انداز میں حاصل کرلیں گے تو معاشی مسائل کے حل میں زیادہ مدد ملے گی لیکن یہ بات سو فیصد درست نہیں ہے کیونکہ اگر بچوں کو دینی تعلیم و تربیت مہیا ہو تو وہ اپنے معاشی اور معاشرتی مسائل بھی احسن طریقے سے حل کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں' کیونکہ دین محض عبادات کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ یہ حسن معاشرت سے لے کر حسن معیشت تک ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے"-

ایک سوال کے جواب میں جناب عبدالرحمٰن مجاہد نے فرمایا کہ "برطانوی معاشرت میں علماء کا ایک اہم کردار ہے' جو علماء و مشائخ یہاں آئے ہیں یا آتے رہے ہیں ان کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں دین کا جذبہ زیادہ سے زیادہ پیدا کیا جائے اور مسلمانوں خاص طور پر نوجوان نسل کو دین سے قریب رکھنے کی کوششیں کی جائیں لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض وجوہ سے عوام اہلسنت تقسیم ہو گئے ہیں' گروپ بندی سے ان کے درمیان مایوسی کا پیدا ہونا ایک فطری عمل ہے' عوام چاہتے ہیں کہ علماء متحد و متفق ہو کر ایک پلیٹ فارم سے دین کی خدمت کریں"-

رمضان اور عیدین کے مواقع پر رویت ہلال کے سلسلے میں اختلافات کے حوالے سے جناب عبدالرحمٰن مجاہد نے فرمایا کہ "اصل میں کچھ لوگ بوجوہ اندھی تقلید کرتے ہیں اور جب سعودی عرب سے چاند کا اعلان ہوتا ہے تو وہ برطانیہ میں بھی اعلان کر دیتے ہیں- اس طرح برطانیہ میں مسلم آبادی تقسیم ہو جاتی ہے حالانکہ اس ضمن میں مقامی محکمہ موسمیات سے رابطہ کیا جانا چاہئے- جب ہم نمازوں کے سلسلے میں ان سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں تو عیدین کے ضمن میں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا"- جناب عبدالرحمٰن مجاہد صاحب نے فرمایا کہ "لندن میں علماء کے ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ پہلے برطانیہ میں چاند دیکھا جائے اگر چاند نظر نہ آئے تو نزدیکی ملک مراکش سے جو مسلمان ملک بھی ہے اور انہوں نے اسلامی اصولوں کے مطابق رویت ہلال کمیٹی بھی قائم کر رکھی ہے' رابطہ کرنا چاہئے لیکن بعض علماء نے لندن اجلاس کے اس فیصلے سے وہاں اتفاق کرنے کے باوجود بعد میں اختلاف کیا- جناب عبدالرحمٰن مجاہد صاحب نے کہا کہ اس مسئلے کا حل یہی ہے کہ مقامی آبزرویٹری کی رپورٹ کی روشنی میں مراکش سے رابطہ کر کے رمضان اور عیدین کے مواقع پر متفقہ فیصلہ کیا جائے"

Marfat.com

صاجزادہ پیر سید انصر زماں شاہ نوشاہی

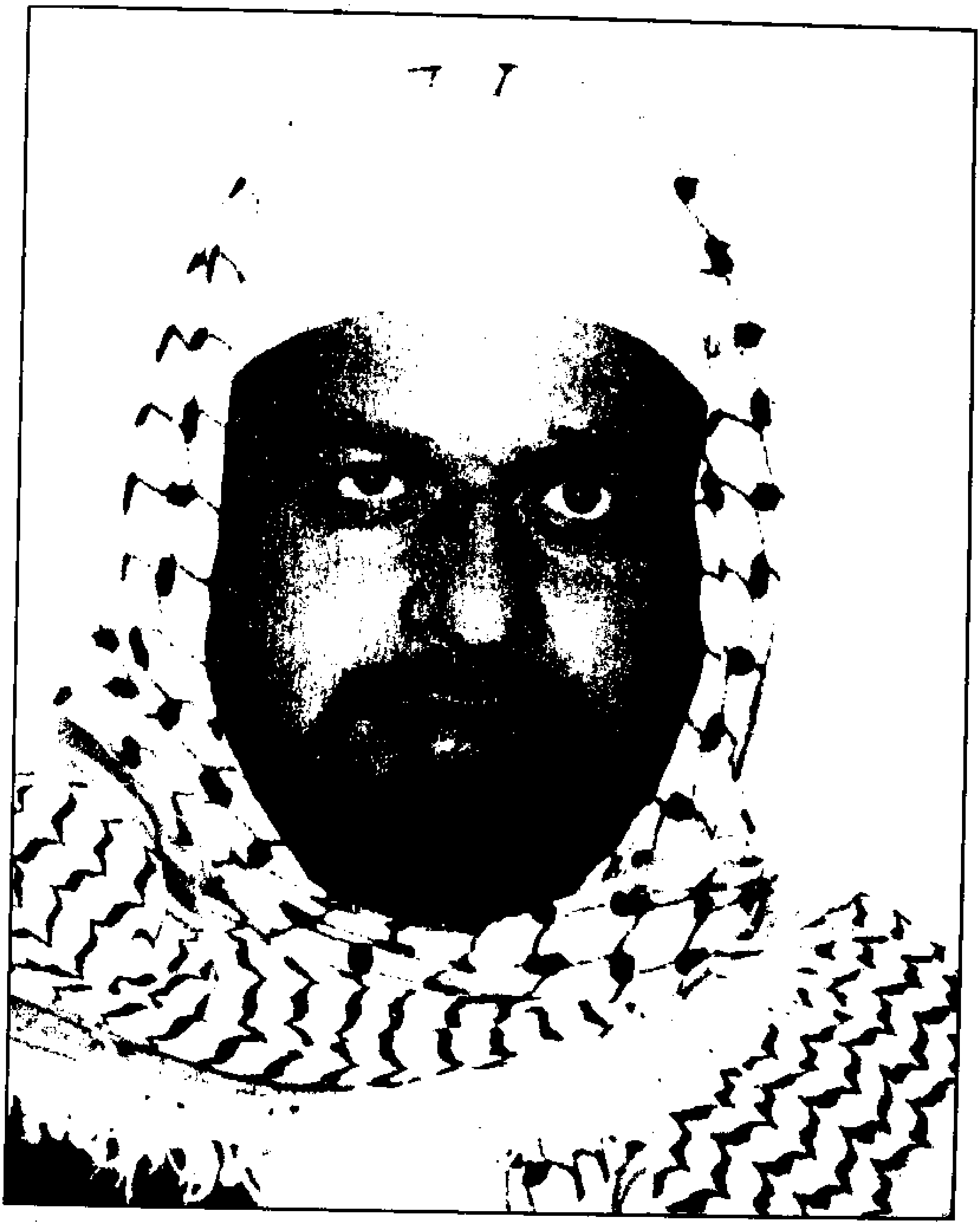

صاجزادہ پیر سید انصر زماں شاہ صاحب نوشاہی حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے والد مکرم کا اسم گرامی الحاج پیر سید محمد حسین شاہ نوشاہی اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدہ حمیدہ بیگم ہے۔ آپ 1961ء میں رمضان کے مبارک ماہ میں رنمل شریف' پھالیہ (ضلع گجرات) میں پیدا ہوئے۔

Marfat.com

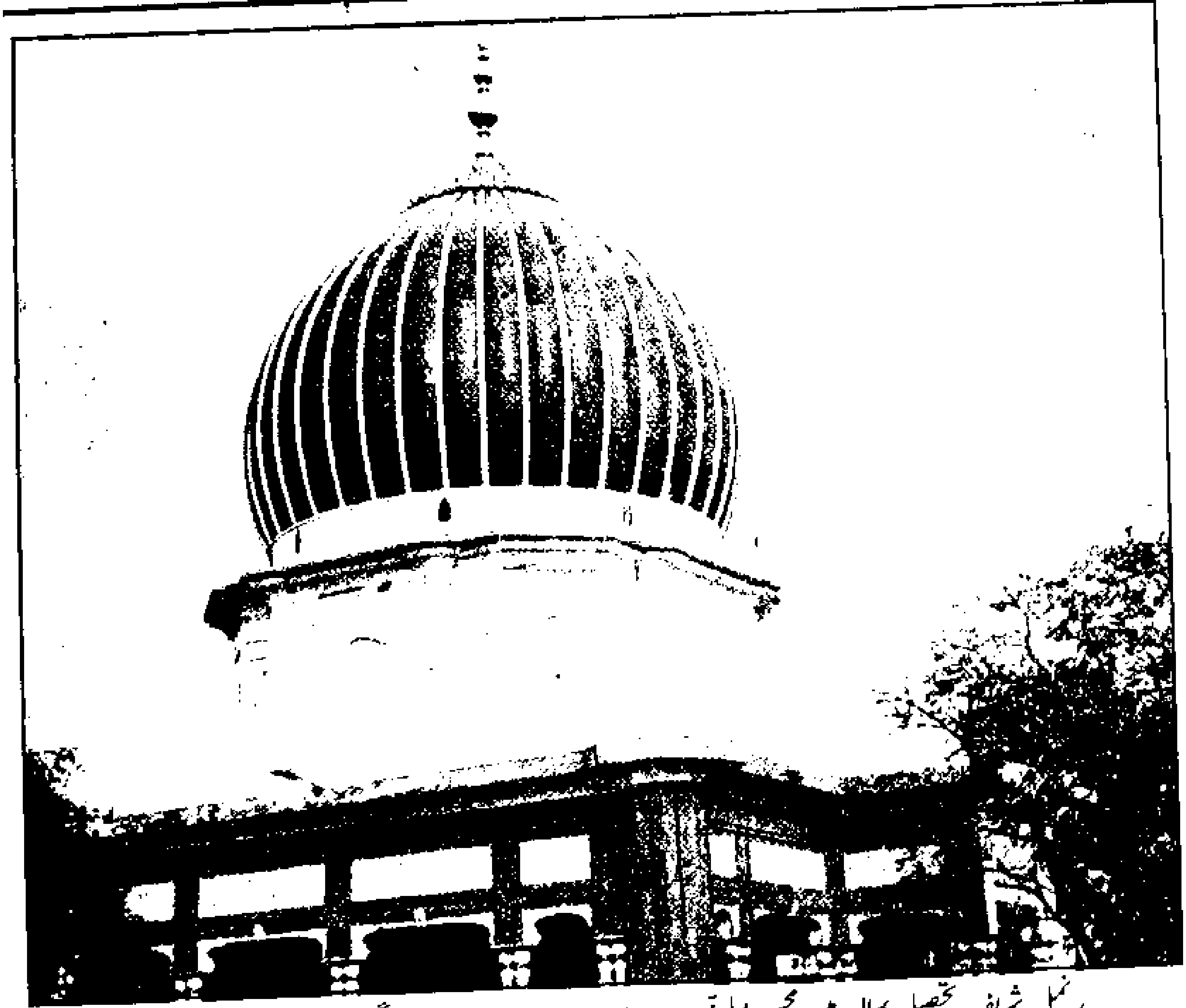

رنمل شریف تحصیل پھالیہ میں محسن اہلسنت مجدد اسلام حضرت پیر سید نوشہ گنج بخش قادری کا روضہ اطہر

صاحبزادہ صاحب نے دنیوی تعلیم ہائی سکول جوکالیاں اور دینی تعلیم رنمل شریف میں پیر سید حسن عالم شاہ نوشاہی سے حاصل کی۔ آپ جون 1980ء میں حضرت سید نوشہ گنج بخش قادریؒ کے عرس کے موقع پر رنمل شریف میں اپنے والد گرامی الحاج پیر سید محمد حسین شاہ نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور خلافت بھی انہی سے پائی۔ آپ سرکار بحر علومؒ مدفون چکسواری شریف، مرکزی نوشاہی آستانہ رنمل شریف، بھلوال شریف اور خوشاب شریف میں آرام فرما بزرگان قادریہ نوشاہیہ کے درباروں پر حاضری دیتے رہتے ہیں اور ان کے اعراس میں بھرپور شرکت کرتے ہیں۔

گو کہ پیر انصرزماں شاہ صاحب نوشاہی رنمل شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں مستقل قیام رکھتے ہیں لیکن آپ 1986ء سے اب تک انگلینڈ کے 7 دورے کر چکے ہیں۔ پہلی بار آپ 1986ء میں مرکزی بزم نوشاہیہ بریڈ فورڈ کی دعوت پر برطانیہ آئے۔ مرکزی بزم نوشاہیہ بریڈ فورڈ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کا قائم کردہ نوشاہی روحانی ادارہ ہے۔ پیر انصرزماں صاحب نے بعد میں برطانیہ کے مزید چھ دورے کئے۔ آج کل آپ بریڈ فورڈ 9 میں رہائش پذیر ہیں۔ شیفیلڈ، بولٹن، ڈیوزبری، برمنگھم، بریڈ فورڈ، نیلسن، لیڈز اور برطانیہ کے کئی دوسرے شہروں میں آپ کے مریدین کافی تعداد میں موجود ہیں۔ آپ اپنے مریدین سمیت نوشاہی روحانی تقاریب اور اعراس میں شرکت کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

الحاج خلیفہ قاری محمد یٰسین قریشی نوشاہی

الحاج خلیفہ قاری محمد یٰسین قریشی صاحب نوشاہی کا تعلق ایک دیندار گھرانے سے ہے۔ ان کے والد مکرم اور دادا حضور' دونوں عالم دین تھے۔ ان کے والد گرامی مولانا غلام میاں خورشید عالم قصوری نے کئی مساجد میں امامت اور خطابت کے فرائض انجام دیے اور مساجد کی خدمت کی۔ خلیفہ قاری محمد یٰسین صاحب حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے مرید اور خلیفہ ہیں' کئی برسوں سے جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ ہیں اور پیر صاحب کی سرپرستی میں تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آج کل وہ مسجد اقصیٰ پرسٹن میں نائب امام اور مدرس کی حیثیت سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

قاری خلیفہ محمد یٰسین صاحب قریشی نوشاہی 2 مارچ 1947ء کو آزاد کشمیر کے ایک گاؤں انڈہ کوٹلی میں پیدا ہوئے' جب انہوں نے ہوش سنبھالا تو ان کے والد گرامی نے ان کی دینی تربیت کا آغاز کیا۔ انہوں نے ابتدائی دینی تعلیم اور ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم والد بزرگوار سے گھر پر ہی حاصل کی اور گورنمنٹ ہائی سکول کھوئی رٹہ آزاد کشمیر میں بھی دنیاوی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ان کی عمر صرف دس سال تھی کہ والد گرامی کا انتقال ہو گیا۔ والد محترم کے انتقال کے بعد ان کے بڑے بھائی عبدالعزیز قریشی صاحب نے

Marfat.com

خلیفہ قاری محمد یٰسین صاحب قریشی نوشاہی روٹرڈم میں اپنے نوشاہی ساتھیوں کے ہمراہ

جو انگلینڈ میں مقیم تھے قاری محمد یٰسین صاحب کو 1967ء میں برطانیہ بلا لیا جہاں وہ ایک فیکٹری میں ملازم ہو گئے۔ اس دوران 1975ء میں وہ شادی کی غرض سے پاکستان گئے' پھر واپس آ گئے۔ 1980ء میں انہیں گھریلو وجوہات کی بنا پر دوبارہ پاکستان کا سفر کرنا پڑا۔ کچھ عرصہ وہاں قیام کرنے کے بعد وہ پھر برطانیہ آ گئے۔

اپنی دینی خدمات کے حوالے سے قاری محمد یٰسین صاحب قریشی نوشاہی نے بتایا کہ 1985ء میں قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی قیادت اور سرپرستی میں انہوں نے راٹرڈم ہالینڈ میں ایک مسجد بنائی جس کی انتظامی کمیٹی کا انہیں صدر بنایا گیا۔ وہ وہاں نو دس سال صدارت' امامت اور خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ شروع میں چونکہ مسجد کے مالی حالات کمزور تھے لہٰذا انہوں نے اور ان کے ایک ساتھی نے مل کر دینی کام کا آغاز کیا۔ تقریباً ڈھائی سال بعد ضلع گجرات کے مولانا غلام عباس صاحب قادری نوشاہی کو بلایا گیا اور انہوں نے امامت و خطابت کی ذمہ داری سنبھالی' قاری یٰسین صاحب بدستور مسجد کی انتظامی کمیٹی کے صدر رہے اور پیر صاحب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے ملکر دینی خدمات سرانجام دیں۔ خلیفہ قاری محمد یٰسین صاحب قریشی نے مزید کہا "بعض گھریلو مجبوریوں کے باعث پیر صاحب کی اجازت سے ہالینڈ سے واپس برطانیہ (پرسٹن) آ گیا۔ یہاں آ کر میں نے اپنے دیگر نوشاہی ساتھیوں سے مل کر بزم نوشاہیہ پرسٹن قائم کی۔ قبلہ پیر صاحب اس کے سرپرست اعلیٰ ہیں جبکہ میں اس کا نائب صدر ہوں۔ میرے ساتھ ضیاء احمد صاحب نوشاہی جنرل سیکرٹری اور خزانچی ہیں۔ ہم نے یہاں ایک حلقہ ذکر بھی قائم کیا ہے جہاں ہم سب نوشاہی حضرات ہفتہ یا جمعہ کی شام کو بیٹھ کر ذکر کرتے ہیں اور ہر ماہ گیارھویں شریف کو پیر صاحب کو بلا کر ختم شریف کرتے ہیں۔ اسی طرح میلاد شریف اور حضرت نوشہ گنج بخش" کے عرس کی تقریبات بڑے دھوم دھام سے منائی جاتی ہیں۔ قاری صاحب نے کہا کہ میں بریڈ فورڈ میں بھی پیر صاحب کے حکم پر جمعیت کے ایک ادارے میں کچھ عرصہ امامت کرتا رہا ہوں' مجھے گزشتہ سال اکتوبر میں قبلہ پیر صاحب کے ساتھ پاکستان جانے کی سعادت حاصل ہوئی وہاں ہر وقت قبلہ پیر صاحب کی صحبت حاصل رہی۔ وہاں میں نے اپنے محلہ حنیف آباد کوہ نور ملز راولپنڈی میں حضرت نوشہ گنج

Marfat.com

خلیفہ قاری محمد یٰسین صاحب قریشی نوشاہی روٹرڈم ہالینڈ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے ساتھ

بخش" کا عرس منایا جس میں قبلہ پیر صاحب نے صدارت فرمائی۔ دسمبر میں واپسی ہوئی یہاں آنے کے بعد مسجد اقصیٰ پرسٹن کے منتظمین نے قبلہ پیر صاحب سے گزارش کی کہ قاری محمد یٰسین نوشاہی کو ہماری مسجد میں مقرر فرمائیں تو قبلہ پیر صاحب نے مہربانی فرمائی' اس کے بعد سے اب تک میں مسجد اقصیٰ پرسٹن میں نائب امام کی حیثیت سے خدمت سرانجام دے رہا ہوں۔ مولانا محمد اسحٰق نعیمی صاحب یہاں امام اور خطیب ہیں۔

قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے اپنی بیعت اور ان کی شخصیت اور خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ ہالینڈ میں قبلہ پیر صاحب کے ایک خلیفہ عدالت خان صاحب نوشاہی سے میری ملاقات ہوئی پھر انہوں نے مجھے قبلہ پیر صاحب سے متعارف کرایا۔ آپ کی شخصیت' خدمات اور سادگی سے متاثر ہو کر میں نے 1984ء میں آپ سے بیعت کی۔ اگرچہ میں پہلے بھی ایک جگہ بیعت تھا لیکن قبلہ پیر صاحب سے بیعت ہونے کے بعد میری توجہ دینی کاموں اور دینی تعلیم کے حصول کی طرف زیادہ ہوئی میرے پاس جو بھی تعلیم اور فیض ہے وہ قبلہ پیر صاحب کی نگاہ کرم کا صدقہ ہے۔ پھر ایک سال کی قلیل مدت کے اندر 1985ء میں قبلہ پیر صاحب نے مجھے خلافت عطا کر کے سلسلہ نوشاہیہ قادریہ میں مجاز کیا۔ اگرچہ مجھے پیر صاحب کی طرف سے بیعت و طریقت کی مکمل اجازت ہے لیکن میں نے ابھی تک کسی کو بیعت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ میری یہی کوشش ہوتی ہے کہ لوگوں کو اچھے طریقے سے قائل کر کے پیر صاحب کی خدمت میں لے جاؤں اور وہ قبلہ پیر صاحب سے ہی بیعت کریں یا پھر جب پیر صاحب یہاں تشریف لاتے ہیں تو پھر وہ لوگ آپ سے بیعت کر لیتے ہیں"

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے قاری محمد یٰسین صاحب نے فرمایا کہ "پیر صاحب 1961ء میں جب یہاں تشریف لائے تو اس وقت یہاں کا ماحول انتہائی

Marfat.com

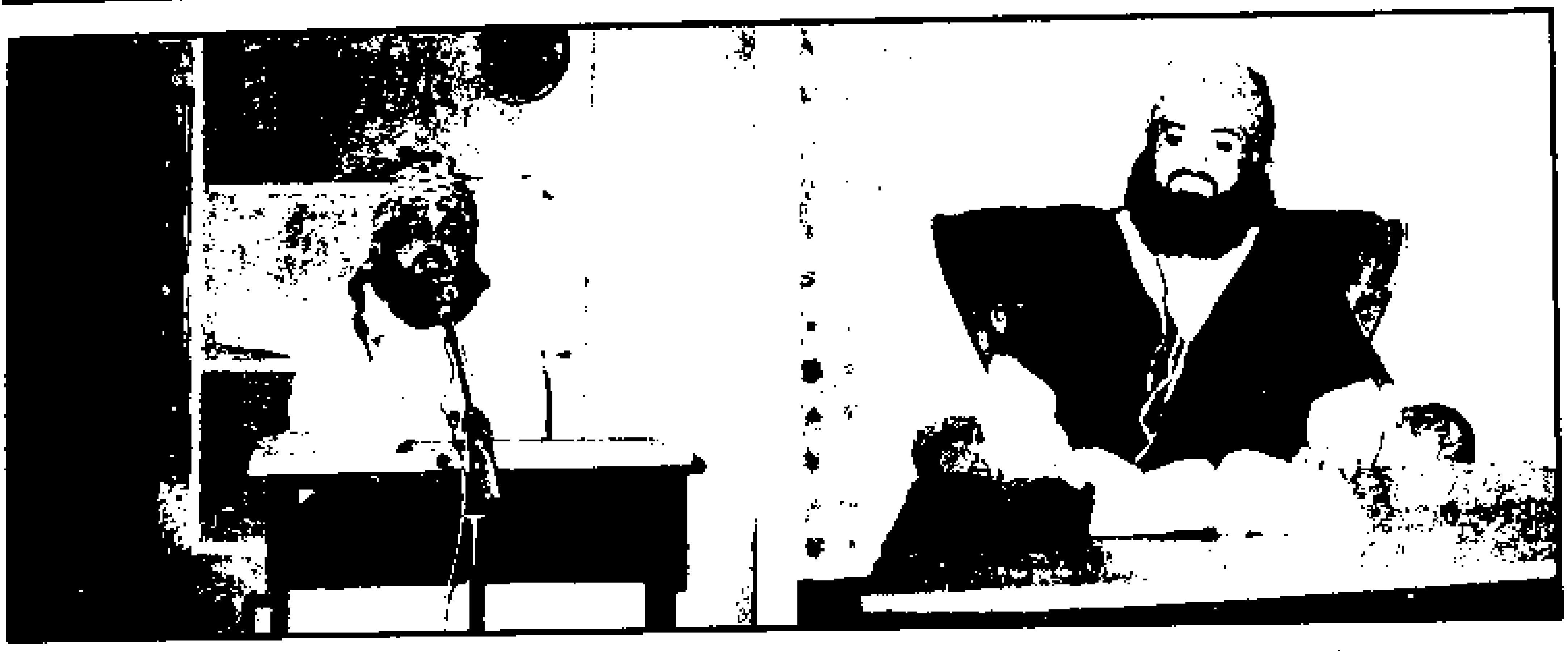

خلیفہ قاری محمد یٰسین صاحب قریشی پرسٹن کے ایک ادارے میں درس دیتے ہوئے دوسری تصویر میں وہ دارالعلوم قادریہ نوشاہیہ روٹرڈم میں خطاب کر رہے ہیں

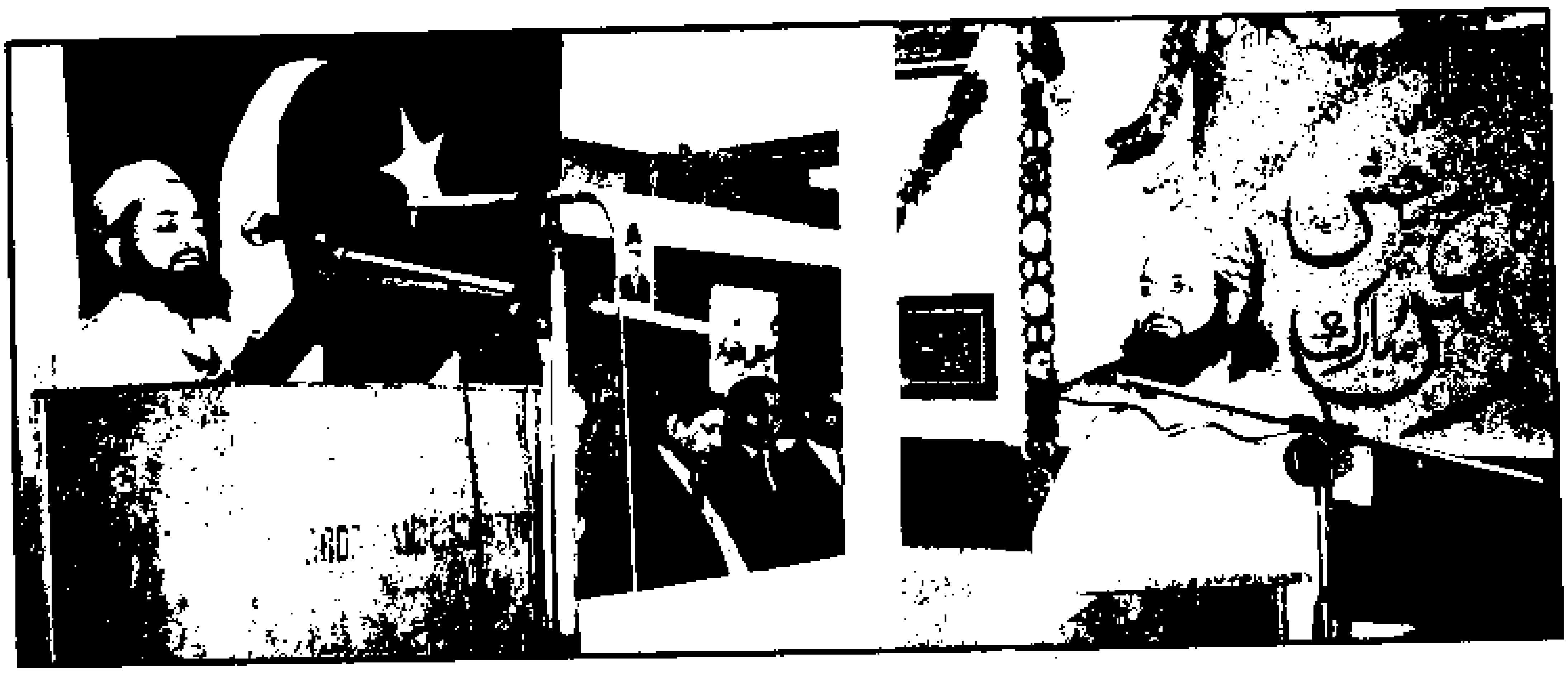

خلیفہ قاری محمد یٰسین صاحب قریشی نوشاہی دی ہیگ ہالینڈ میں مسجد قادریہ نوشاہی میں اور دوسری تصویر میں روٹرڈم میں یوم پاکستان کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

خراب تھا' لوگ اپنے دینی شعائر بھولتے جا رہے تھے لیکن پیر صاحب نے یہاں آ کر اپنے گھر میں نماز کی ابتدا کی اور رمضان المبارک میں تراویح خود پڑھانی شروع کیں اور عید کی نماز بھی اسی گھر میں پڑھی گئی۔ پھر جب لوگوں کی توجہ اس طرف ہو گئی تو آپ نے مساجد کی تعمیر کی طرف دھیان دیا پھر آہستہ آہستہ صرف بریڈ فورڈ میں ہی نہیں بلکہ پورے برطانیہ میں پیر صاحب نے وہ کام کیا جس کا غیر مسلم بھی اعتراف کرتے ہیں۔ ایک عیسائی پادری مسٹر فلپ لیوس نے اپنی کتاب ISLAMIC BRITAIN میں جو لندن اور نیویارک سے شائع ہوئی ہے' قبلہ پیر صاحب کی برطانیہ میں دینی خدمات کا علی الاعلان اعتراف کیا ہے اور آپ کو ایسا مرد مجاہد کہا ہے جس نے برطانیہ میں سب سے پہلے اسلام کا نعرہ لگایا' لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان کی توجہ دین کی طرف مبذول کرائی۔ آپ کی کوششوں سے اب بریڈ فورڈ میں 14' شیفیلڈ میں ایک اور اولڈھم میں ایک ادارہ کامیابی سے دینی خدمت انجام دے رہا ہے۔ قبلہ پیر صاحب ایک عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم صوفی بھی ہیں۔ جب میں پیر صاحب سے بیعت ہوا تو پیر صاحب نے مجھے یہی نصیحت کی کہ "اکیلا آدمی اگر عبادت کرتا ہے تو اپنی ذات کے لئے کرتا ہے لہٰذا وہ کام کرنا چاہئیں جس سے دوسرے کو بھی فائدہ حاصل ہو"۔

Marfat.com

خلیفہ قاری محمد یٰسین صاحب نوشاہی 1998ء میں نوشاہی منزل راولپنڈی میں عرس حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کے موقع پر دعا فرما رہے ہیں۔ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب اور دیگر علماء بھی تشریف فرما ہیں

نوجوانوں کو اسلام سے قریب رکھنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے خلیفہ قاری محمد یٰسین صاحب قریشی نوشاہی نے فرمایا کہ "یہاں برطانیہ میں پہلے پہل مزدور طبقہ کے لوگ آئے جو زیادہ تعلیم یافتہ نہ ہونے کے وجہ سے اپنے بچوں کی اسلامی خطوط پر تربیت نہ کر سکے اور اب اپنی اولاد کے بارے میں پریشان رہتے ہیں۔ پھر یہاں مسلمانوں نے غیر مسلموں کی تہذیب و ثقافت کو اپنانے کی کوشش کی' جب اولاد جوان ہوئی تو پھر یہ لوگ پریشان ہو گئے' دوسرے یہ کہ ہمارے بچے زیادہ وقت غیر مسلم سکولوں میں دیتے ہیں جب گھر آتے ہیں تو صرف دو گھنٹے دینی تعلیم کے لئے ہوتے ہیں اس لئے اگر والدین اس طرف توجہ نہیں کریں گے اور انہیں دینی تعلیم کے بارے میں نہیں بتائیں گے تو پھر بچے غیر مسلموں کے ماحول کو اپنانا شروع کر دیں گے۔ میں نے جس ماحول میں پرورش پائی وہاں اٹھتے بیٹھتے بسم اللہ کہا جاتا تھا اور ہر کام میں دین کو مد نظر رکھا جاتا تھا لیکن یہاں پر اس طرح کی صورتحال نہیں ہے۔ یہاں جن لوگوں نے دین کو اختیار کیا ان کو فرسودہ سمجھا جانے لگا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم لوگ پریشان ہیں۔ میرے پاس جو بھی لوگ آتے ہیں وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم اپنے بچے یا بچی کی وجہ سے پریشان ہیں میں نے اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دینی تعلیم اور تربیت نہ ہونے کی وجہ سے والدین کو اب پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے لہٰذا میری والدین سے یہی گزارش ہے کہ اگر وہ اپنے بچوں کو دینی ماحول فراہم کریں تو انشاء اللہ ہم کبھی بھی دین سے دور نہیں ہوں گے اس سلسلے میں ہم نوشاہی حضرات ذکر کی جو محفل منعقد کرتے ہیں اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ پہلے ہم خود دینی تعلیم حاصل کریں کیونکہ اس کے بعد ہی ہم دوسروں کو بہتر طریقے سے دین کی تبلیغ کر سکتے ہیں"۔

Marfat.com

مولانا قاری گل نواز چشتی نوشاہی

مولانا قاری گل نواز چشتی صاحب نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر انتظام بریڈ فورڈ میں ہلٹن روڈ پر واقع مسجد میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ 26 اپریل 1958ء کو ضلع چکوال کے ایک گاؤں کرولی پیراں کے ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم کا نام محمد خان صاحب اور دادا حضور کا نام حافظ موج دین صاحب تھا۔ گاؤں کے مڈل سکول سے آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعد وہ 14 سال کی عمر میں دینی تعلیم کے حصول کیلئے دینہ آگئے یہاں دار العلوم اہلسنت والجماعت مشین محلہ میں مفتی حبیب اللہ صاحب سے درس نظامی کی ابتدائی کتابیں گلستان' بوستان اور ترجمہ قرآن جبکہ قاری نور حسین سیالوی صاحب سے جمال القرآن' فوائد مکیہ' اور مقدمتہ الجزریہ وغیرہ پڑھیں۔ انہوں نے اس ادارے میں تقریباً" پونے دو سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد وزیر آباد میں مولانا عبد الغفور صاحب ہزاروی کے مدرسہ تعلیم القرآن سے دورہ قرآن کیا پھر چکوال میں دار العلوم اشاعت العلوم تلہ گنگ روڈ میں داخل ہو گئے اور وہاں شیخ الحدیث علامہ سید زبیر شاہ صاحب سے دورہ قرآن مکمل کیا۔ انہوں نے یہاں بھی تقریباً" دو سال تعلیم حاصل کی۔ تجوید کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے بھیرہ شریف میں حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہری کے قائم کردہ ادارے جامعہ اسلامیہ محمدیہ غوثیہ میں بھی تین سال تک دینی تعلیم حاصل کی۔ یہاں پر آپ کے اساتذہ مولانا نذیر صاحب' مولانا ظہور الہی مدنی صاحب' حافظ ریاض صاحب اور حضرت مولانا پیر علی حیدر شاہ ہاشمی صاحب تھے۔

قاری گل نواز چشتی صاحب نوشاہی نے تحصیل علم دین کے بعد برطانیہ آنے سے قبل چک سواری بھمبر آزاد کشمیر میں کچھ عرصہ تدریسی خدمات انجام دیں اس طرح جامع مسجد غوثیہ گوجر خان میں ایک سال وارڈ نمبر سات حیات سرروڈ گوجر خان میں ایک سال اور چوع خالصہ تحصیل کہوٹہ راولپنڈی میں پونے دو سال امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے بیعت' ان کی شخصیت اور خدمات کے علاوہ اپنے انگلینڈ آنے کا پس منظر بتاتے ہوئے قاری صاحب نے فرمایا "1968ء میں 15 سال کی عمر میں میرے والد صاحب نے پیر سید غلام محی الدین شاہ المعروف بابو جی صاحب" (گولڑہ شریف) سے میری بیعت کروائی تھی کیونکہ میرے دادا حضور اور ان کے بھائی حضور قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ صاحب" کے مرید تھے' اس طرح اس آستانہ سے ہماری خاندانی عقیدت اور ارادت قائم تھی۔ اکثر والد صاحب کے ہمراہ قبلہ پیر صاحب کے دربار میں میری حاضری ہوا کرتی تھی۔ اس دوران پیر معروف حسین شاہ صاحب کے برادر بزرگ الحاج پیر ابو لکمال برق صاحب نوشاہی" سے ربط و تعلق بنا' پھر جب پیر سید معروف حسین شاہ صاحب پاکستان تشریف لائے تو میں ان سے بھی بے حد متاثر ہوا' اسی اثناء میں میرے پیرو مرشد بابو جی صاحب" انتقال فرما گئے اور پیر برق شاہ صاحب بھی وصال فرما چکے تھے تو 1984ء میں' میں نے ڈوگہ شریف (گجرات) میں پیر معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی سے بیعت کی۔ 1986ء میں حضور نوشہ گنج بخش" کے عرس کی تقریبات میں شرکت کیلئے جمعیت تبلیغ الاسلام نے

Marfat.com

مجھے انگلینڈ بلانے کے لئے سپانسر کیا اور میں انگلینڈ آگیا یہاں آنے کے بعد میں نے براؤننگ سٹریٹ' فرائزنگ ہال اور اسلامک مشنری کالج میں امامت' خطابت اور درس و تدریس کے فرائض انجام دیے۔ آج کل میں بریڈ فورڈ سات میں ہلٹن روڈ کی مسجد میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہا ہوں"۔

پیر صاحب کی خدمات کے حوالے سے قاری صاحب نے فرمایا کہ "پیر صاحب یہاں کی مسلم کمیونٹی کے محسن ہیں اور میرے بھی محسن ہیں ان ہی کی وجہ سے یہاں پر تبلیغ دین کے کام کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ بریڈ فورڈ شہر کے وسط میں ایک بہت بڑی مرکزی جامع مسجد تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اس کے علاوہ بہت سے ادارے آپ کی سرپرستی میں دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ بلاشبہ پیر صاحب کی یہ خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی"۔

نعت خوانی کے ذوق کا ذکر کرتے ہوئے قاری صاحب نے فرمایا کہ "بچپن میں میں اپنے والد صاحب کو مختلف محافل اور مجالس میں نعت خوانی کرتے دیکھا کرتا تھا' انہیں دیکھ کر مجھے بھی نعت خوانی کا شوق پیدا ہوا اور میں نے بھی والد صاحب کی طرف سے حوصلہ افزائی پا کر نعت پڑھنی شروع کر دی۔ نعت شریف کا انتخاب میں زیادہ تر حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی" پیر برق شاہ" صاحب' بابا بلھے شاہ" خواجہ فرید" حضرت پیر مہر علی شاہ" صاحب اور حضور نوشہ گنج بخش" کے کلام سے کرتا ہوں۔ اہل سنت کے نوجوانوں کی دوسرے مسالک کی طرف رغبت کی وجوہات بتاتے ہوئے قاری صاحب نے فرمایا کہ اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ ہمارے بعض علماء حضرات کچھ وجوہات کی بنا پر بچوں کی تعلیم و تربیت پر پوری توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ اگر بچوں کو ان کے مزاج اور ماحول کے مطابق تعلیم دی جائے تو اس کے مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ برطانیہ کے سکولوں' کالجوں اور یونیورسٹیوں کی لائبریریوں میں جو لٹریچر ملتا ہے وہ مسلک اہل سنت کا نہیں ہوتا' دوسرے مسالک کے لوگوں کو باہر کی حکومتیں سپورٹ کرتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی لاکھوں کتابیں انگلش میں ترجمہ ہو کر شائع ہو رہی ہیں لہٰذا بچہ جس ماحول میں رہتا ہے اس سے متاثر ہو جاتا ہے۔ بچے چونکہ ناپختہ ذہن رکھتے ہیں اس لئے وہ اس لٹریچر کو پڑھ کر اس کے اثرات اخذ کرتے ہیں اور پھر اس پر چلنا شروع کر دیتے ہیں لہٰذا اس مسئلے کا حل یہی ہے کہ والدین اپنے دینی اداروں کے ساتھ پورا تعاون کریں تاکہ جو دینی ادارے انگریزی زبان میں لٹریچر تیار کر رہے ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ تیسری بات یہ کہ والدین اپنے بچوں کے سامنے خود مثالی نمونہ بنیں خود بھی دین پر عمل کریں تاکہ بچے انہیں دیکھ کر سیکھیں' اس کے علاوہ انہیں اپنے عقائد سے آگاہ کریں۔ ان چند باتوں پر اگر عمل کیا جائے تو بہتر نتائج مرتب ہوں گے"۔

قاری گل نواز چشتی صاحب نے فرمایا کہ "یہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہاں کے بچوں کی زبان انگلش ہونے کی وجہ سے ان کو دین اور خصوصاً" مسلک اہل سنت سے قریب لانے میں کوئی خاص دشواری پیش آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت بھی مسلک اہل سنت سے متعلق ایک سو سے زائد ایسی کتابیں موجود ہیں جو انگلش میں دستیاب ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں علماء صرف رہنمائی ہی کر سکتے ہیں" کتابیں خریدنا اور اپنے بچوں کو ان سے استفادہ کرانا تو والدین کی ذمہ داری ہے۔ اگر والدین اپنی ذمہ داری نباہیں اور دست تعاون بڑھائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہماری نئی نسل اپنے مسلک پر قائم نہ رہے"۔

Marfat.com

حافظ محمد ضیاء الحق نوشاہی

حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی 1982ء سے برطانیہ میں ہیں۔ آپ زمانہ طالب علمی میں ہی برطانیہ آ گئے تھے وہ اور ان کے والد پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی سے گہری وابستگی رکھتے ہیں اور ان کے زیر سرپرستی برطانیہ میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے جمعیت تبلیغ الاسلام کی تقریباً" تمام مساجد میں تدریسی خدمات انجام دی ہیں جبکہ کئی برس جمعیت کی مساجد میں رمضان المبارک میں قرآن کریم بھی سنایا ہے۔

حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی 24 اپریل 1971ء کو راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان میں بلیام پنڈوری میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا اسم گرامی الحاج محمد یاسین صاحب نوشاہی ہے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم پاکستان میں ہی حاصل کی جس کے بعد وہ 1982ء میں بارہ سال کی عمر میں برطانیہ آ گئے۔ ان کے والد گرامی پہلے ہی 1960ء سے برطانیہ میں مقیم تھے۔ حافظ محمد ضیاء الحق صاحب کے والد الحاج محمد یاسین صاحب نوشاہی شروع سے ہی دینی مزاج کے حامل تھے اور وہ قبلہ پیر معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی رہنمائی اور سرپرستی میں دینی خدمات سرانجام دیتے رہے تھے۔ وہ مساجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ الحاج محمد یٰسین صاحب نوشاہی مختلف مساجد کی انتظامی کمیٹی کے مختلف عہدوں پر بھی فائز رہے اور اس وقت بھی وہ پاکستان میں اپنے گاؤں میں ایک مسجد تعمیر کرا رہے ہیں۔

حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی کی دینی تعلیم کی بنیاد مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام میں ہی رکھی گئی۔ انہوں نے اپنے محترم استاد حافظ محمد اسماعیل صاحب کی زیر نگرانی حفظ قرآن کی تکمیل کی جس کے بعد وہ پاکستان چلے گئے اور پاکستان میں قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے مدرسہ جامعہ نوشاہیہ، دربار نوشاہی نوشہ پور شریف کے خالصتاً" مذہبی اور روحانی ماحول میں کلام پاک کی دو منزلیں طے کیں۔ جامعہ نوشاہیہ میں مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ انگریزی تعلیم کا بھی اہتمام ہے تاکہ جدید دور کے تقاضوں اور چیلنجوں سے بھی کماحقہ، عہدہ برآ ہوا جا سکے۔ جامعہ تبلیغ الاسلام کے اداروں میں یہ اہتمام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی سرپرستی اور رہنمائی میں ہو رہا ہے۔ حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی نے 1983ء میں جب حفظ کرنے کا آغاز جامعہ مسجد تبلیغ الاسلام ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈ فورڈ 8 سے کیا تو اس وقت وہاں صرف تین کلاسیں ہوا کرتی تھیں، دو ناظرہ کلام پاک کی اور ایک حفظ قرآن کی۔ حافظ ضیاء الحق صاحب نے حفظ کی تکمیل 1987ء میں کی تھی جس کے بعد 1990ء میں وہ پاکستان گئے تھے جہاں آٹھ دس ماہ قیام کے بعد واپس برطانیہ آ گئے۔

حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی نے 1984ء میں سلسلہ نوشاہیہ میں پیر سید معروف حسین شاہ کے برادر بزرگ پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی" کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی، وہ اس وقت

Marfat.com

تبلیغی دورے پر آئے ہوئے تھے- حافظ ضیاء الحق صاحب نے برطانیہ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام مختلف اداروں میں دینی خدمات انجام دی ہیں' خاص طور پر قرآن پاک کی تعلیم و تدریس ان کا مستقل موضوع رہا ہے- وہ جیسمنڈ ایونیو بریڈ فورڈ 9 اور براؤننگ سٹریٹ بریڈ فورڈ 3 میں قرآن پاک پڑھاتے رہے ہیں- تعلیم و تدریس کے سلسلے میں انہیں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی سرپرستی اور رہنمائی حاصل ہے- پیر صاحب کی شخصیت اور خدمات کے حوالے سے حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ پیر صاحب کی دینی و ملی خدمات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے- بیشتر ادارے پیر صاحب کی ذاتی توجہ اور ان کی تنظیم جمعیت تبلیغ الاسلام کی کوششوں اور سرپرستی میں چل رہے ہیں تاہم ایک وقت تھا کہ یہاں کوئی مسجد نہیں تھی یہ پیر صاحب کی برطانیہ آمد اور محنت کا نتیجہ ہے کہ دین کا پیغام مغربی دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل رہا ہے اور مسلمانوں کی نئی نسل کو دینی تعلیم اور ماحول فراہم کرنا ممکن ہو سکا ہے-

نوجوان نسل میں دینی رجحانات کا جائزہ لیتے ہوئے حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ اصل اہمیت اس بات کی ہے کہ بزرگان دین اور علماء کرم کس طرح نئی نسل کی رہنمائی اور انہیں دین کی طرف راغب کرتے ہیں- برطانیہ میں نئی نسل کو جس طرح قائل کیا جائے یا سمجھایا جائے وہ اسی طرف پیش قدمی کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے' ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انداز منطقی اور دلنشیں ہو- خوش آئند بات یہ ہے کہ ہمارے علماء کرام اس ضمن میں خاطر خواہ کام کر رہے ہیں اور ان کی کوششوں کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آ رہے ہیں- خود حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی بھی اس طرف بھرپور توجہ ہے اور وہ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کو اولین ترجیح دیتے ہیں- حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نوشاہی نے بتایا کہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے فورم سے وہ خود اس مقصد کے لئے کوششوں اور پروگراموں میں پوری طرح شریک ہیں-

پاکستان سے آنے والے علماء کو برطانیہ میں تعلیم و تدریس میں پیش آنے والی دشواریوں کے ضمن میں حافظ محمد ضیاء الحق صاحب نے فرمایا کہ علماء کو کوئی قابل ذکر مشکل یا دشواری پیش نہیں آتی' کبھی کبھی انگلش نہ جاننے کی وجہ سے کچھ مسائل ہوتے ہیں' لیکن پیر صاحب کی وساطت سے آنے والے علماء کی قابلیت اور تعلیمی استعداد کے پیش نظر زیادہ مسائل کا سامنا نہیں ہوتا- یہی وجہ ہے کہ برطانیہ میں اب اچھے مسلمان گھرانے علماء و مشائخ کی مدد سے اپنا مذہب اور اپنی ثقافت اپنا رہے ہیں اور اس کا سہرا پیر سید معروف حسین شاہ صاحب اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے سر ہے جو حضور نبی کریمؐ کے فرمان "سب سے بہترین انسان وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور پڑھائے" پر عمل کرتے ہوئے مغرب میں اسلام کے فروغ کے لئے سرگرم عمل ہیں-

Marfat.com

مولانا قاری محمد یونس نوشاہی

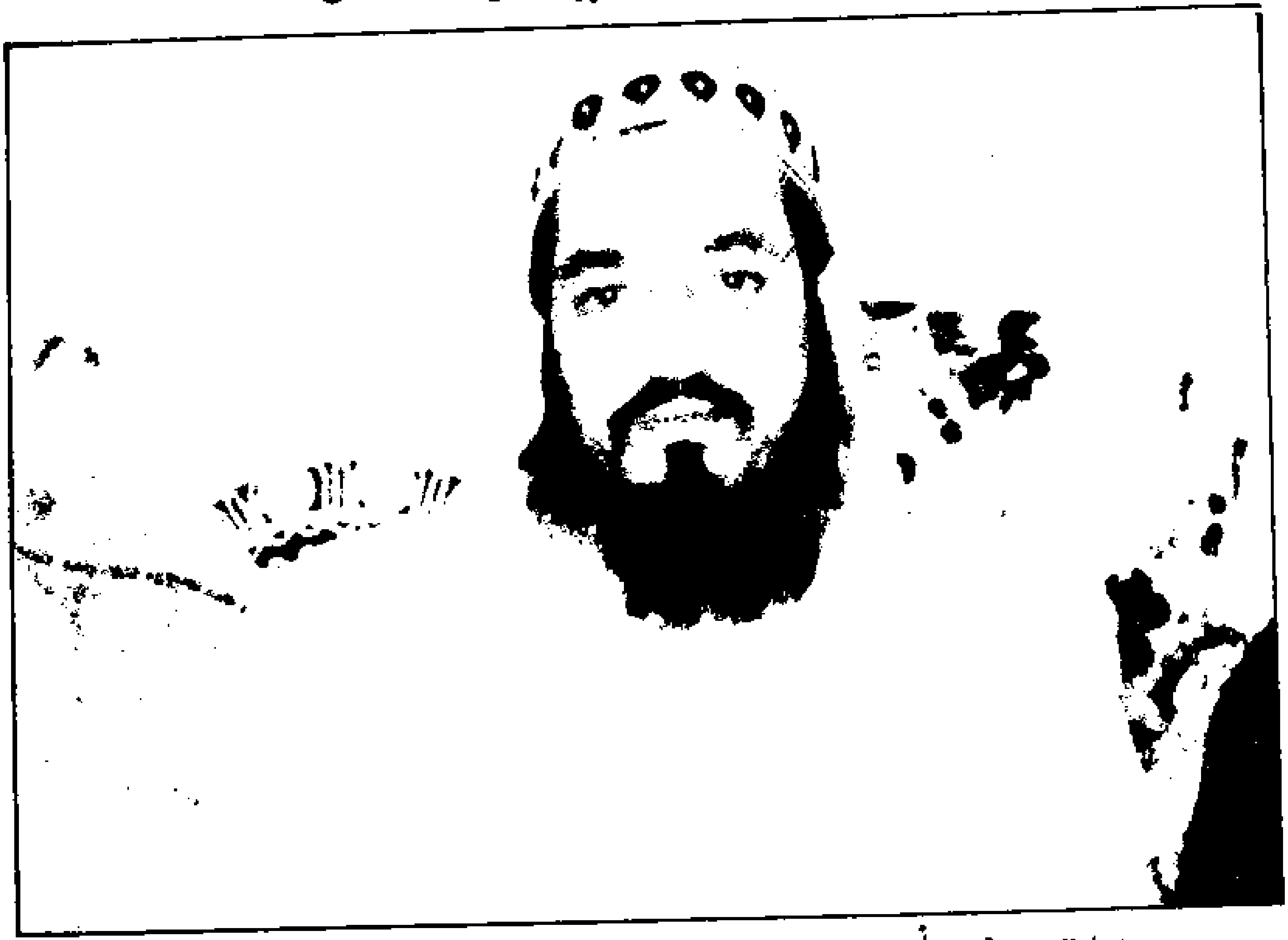

مولانا قاری محمد یونس صاحب نوشاہی مئی 1986ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے تحت برطانیہ کے مختلف شہروں کے دینی اداروں میں امامت و خطابت اور تبلیغ و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک علمی اور روحانی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔

مولانا قاری محمد یونس صاحب نوشاہی 13 جون 1953ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی میاں عبدالعزیز صاحب سروری قادری بھی حکیم، عالم اور صوفی ہیں جنہوں نے خوشاب میں دینی تعلیم حاصل کی۔ ان کے دادا میاں محمد عظیم صاحب چشتی قادری حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ کے مریدین میں سے تھے۔ دادا مکرم اور ان کے سب بھائی عالم دین تھے۔ مولانا قاری محمد یونس صاحب کے آباؤ اجداد عظیم بزرگ میاں حسن محمدؒ کی اولاد میں سے ہیں اور تین پشتوں سے فیصل آباد میں اپنے علاقے چک نمبر16 ج ب میں امامت و تبلیغ دین کے فرائض انجام دے رہے ہیں، آج کل ان کے والد گرامی وہاں امامت کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ قاری محمد یونس صاحب کے والد گرامی دربار حضرت سلطان باہو کے گدی نشین پیر سلطان حبیب صاحب سے بیعت ہوئے تھے۔

قاری محمد یونس صاحب نے ابتدائی تعلیم گاؤں کے سکول سے ہی حاصل کی پھر حفظ کے لئے وہ فیصل آباد کے دارالعلوم نوریہ رضویہ میں داخل ہوئے اور مولانا حافظ غلام حسین صاحب سے حفظ قرآن کی تکمیل کی جبکہ جامعہ صدیقیہ سراج العلوم مستی گیٹ لاہور سے حضرت قاری محمد یوسف صاحب صدیقی کی نگرانی میں علم تجوید کی تکمیل کی جن کے بے شمار شاگرد اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں تجوید

Marfat.com

و قراءت کی تعلیم دے رہے ہیں۔ علم تجوید کے سلسلے میں قاری یونس صاحب نے جمال القرآن' فوائد المکیہ' مقدمتہ الجزریہ اور تیسیرالتجوید پڑھیں جبکہ درس نظامی کی تکمیل جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد سے کی جہاں اساتذہ کرام میں شیخ الحدیث حضرت علامہ حافظ غلام نبی صاحب' اور شیخ الحدیث والقرآن مولانا حافظ احسان الحق جیسی ہستیاں شامل تھیں۔ اس کے علاوہ صوفی باصفا حضرت علامہ مفتی محمد امین الدین صاحب کے زیر سایہ تعلیم کا سلسلہ مکمل کیا۔ مولانا قاری محمد یونس صاحب نوشاہی نے بتایا کہ وہ شیخ الحدیث والقرآن حضرت علامہ سید محمد زبیر شاہ صاحب رضوی سے بھی بے حد متاثر ہیں جن کا چکوال میں انتقال ہوا اور وہیں ان کا مدرسہ بھی قائم ہے۔

برطانیہ آنے سے قبل مولانا قاری محمد یونس صاحب نے لاہور میں نو سال تک امامت و خطابت کے فرائض انجام دیئے جن مساجد سے ان کی وابستگی رہی ان میں جامعہ محمدیہ راوی روڈ' محلہ بابا شاہ نور جامع مسجد نورانی داروغہ والا' چاہ میراں شامل ہیں اس کے علاوہ انہوں نے جامعہ معینیہ لاثانیہ میں جو ایک مشہور درسگاہ ہے' ناظم اعلیٰ کے طور پر فرائض انجام دیئے۔ 76-1975ء میں چک سواری کی جامع مسجد میں دو سال تجوید و قراءت کی تدریس کی خدمات انجام دیں۔ حضرت پیر ابوالکمال صاحب برقؒ نوشاہی نے انہیں چک سواری آنے کی دعوت دی تھی اور وہاں مدرس مقرر کیا تھا۔

برطانیہ آمد کے حوالے سے مولانا قاری محمد یونس صاحب نوشاہی نے فرمایا "میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی دعوت پر یہاں آیا۔ 6 مئی 1986ء کو برطانیہ آنے کے بعد جمعیت تبلیغ الاسلام کے تحت ساؤتھ فیلڈ سکوئر کی جامع مسجد میں دو سال امامت کی اور حفظ کی کلاس پڑھائی پھر جامع مسجد تبلیغ الاسلام اسلامک مشنری کالج بریڈ فورڈ 7 میں چار سال امامت و خطابت کے فرائض انجام دیئے جس کے بعد جمعیت تبلیغ الاسلام مسجد بارکر اینڈ روڈ میں چار سال تک صرف خطابت اور تدریس کی خدمات انجام دیں بعد ازاں مسجد اقصیٰ پرسٹن سے وابستہ ہوا اور امامت و خطابت کے علاوہ حفظ کی کلاس بھی لی جس میں سے 15 بچے الحمدللہ حافظ قرآن بن کر نکلے۔"

جمعیت تبلیغ الاسلام کی دینی خدمات کے حوالے سے مولانا قاری محمد یونس صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ "برطانیہ میں جس تنظیم نے سب سے پہلے اسلام اور مساجد کی خدمت کی وہ جمعیت تبلیغ الاسلام ہے اور سب سے پہلے اور سب سے زیادہ کام کرنے والی شخصیت مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی ہے' ان کی خدمات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا"۔ قاری محمد یونس صاحب نوشاہی کا کہنا ہے کہ انہیں برطانیہ میں تدریس کے دوران زیادہ دقت اور پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور انہوں نے اپنے اداروں میں پاکستان والا ماحول اور ڈسپلن قائم رکھا ہے۔ مساجد میں ناخوشگوار واقعات یا مساجد کمیٹیوں اور علماء کے درمیان اختلافات کے حوالے سے اظہار خیال سے گریز کرتے ہوئے قاری محمد یونس نوشاہی نے کہا کہ انہوں نے دینی خدمات سے کنارہ کشی اختیار نہیں کی ہے' امامت و خطابت اور تدریس کا کام الحمدللہ بھرپور طور پر جاری ہے۔

Marfat.com

مولانا خلیل الرحمان فائز قادری نوشاہی

مولانا خلیل الرحمٰن صاحب فائز قادری نوشاہی بریڈ فورڈ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے انتہائی سرگرم کارکن ہیں اور جمعیت کی دینی سرگرمیوں خصوصاً" مساجد اور اور مدارس کی تعمیر سے متعلق خدمات میں پیش پیش ہیں۔ وہ قادری نوشاہی سلسلے کے ایک دیندار گھرانے میں 16 دسمبر 1949ء کو تحصیل گوجر خان کے ایک گاؤں مجوٹھامیں پیدا ہوئے ان کے والد مولانا فتح دین ایک صاحب طریقت عالم دین تھے تاہم ان کا پیشہ کھیتی باڑی تھااور وہ اپنے ماموں زاد حضرت میاں بدھوؒ سے بیعت تھے جو کہ سید خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب نے اپنے گاؤں کے پرائمری سکول سے پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی اور پھر قریبی قصبہ قاضیاں سے 1963ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا سکول کی تعلیم کے ساتھ علاقہ

Marfat.com

کے مشہور عالم دین اور گاؤں کی مسجد کے امام و خطیب حضرت مولانا محمد فاضل صاحب سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی اور ناظرہ قرآن کریم ختم کیا۔

مولانا خلیل الرحمٰن صاحب میٹرک کرنے کے بعد 1965ء میں اپنے کزن کی دعوت پر انگلینڈ آ گئے۔ یہاں آ کر انہوں نے حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے بھی کسب فیض کیا اور قبلہ پیر صاحب سے قرآن پاک کا ابتدائی حصہ ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ عربی گرامر کی چند کتابیں بھی آپ سے پڑھیں۔ قبلہ پیر صاحب ایک کلاس کو ناظرہ قرآن پڑھاتے تھے اور دوسری کلاس بالغوں کی تھی اس میں وہ ترجمہ قرآن اور اعلیٰ عربی پڑھاتے تھے۔ اس کلاس میں مولانا کے ساتھ ایوب انصاری صاحب' نور حسین صاحب' حافظ مصری صاحب' لیاقت حسین نوشاہی صاحب' صوفی محمد سلیمان صاحب اور حاجی محمد عظیم صاحب بھی شامل تھے۔ اس کے بعد مولانا خلیل الرحمٰن صاحب نے مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری سے فقہ اور فن خطابت میں مہارت حاصل کی۔ مولانا ابوالمحمود صاحب نشتر جو جامع مسجد تبلیغ الاسلام کے خطیب و امام تھے' مفتی سیف الرحمٰن صاحب ہزاروی اور صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد صاحب سے صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ قراءت و تجوید حضرت قاری غلام رسول صاحب سے پڑھی۔ ان دنوں وہ اسلامک مشنری کالج میں امام و خطیب تھے تو انہوں نے تجوید کی ایک کلاس ترتیب دی تھی جس میں مولانا خلیل الرحمٰن صاحب بھی شامل تھے۔ بعد میں انہوں نے مولانا بوستان ناصر صاحب اور مولانا لیاقت حسین صاحب نوشاہی سے بھی دینی تعلیم حاصل کی۔

برطانیہ میں اپنی اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی دینی خدمات کے حوالے سے بات چیت کرتے ہوئے مولانا خلیل الرحمٰن صاحب نے فرمایا "جب میں انگلینڈ (بریڈ فورڈ) آیا تو یہاں پیر صاحب کی شخصیت اور ان کی دینی خدمات کا بہت چرچا سنا' کیونکہ وہ یہاں پر ایک جانی پہچانی شخصیت تھے' ان سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا' پھر اسی سال 1965ء میں پیر صاحب سے ملاقات ہوئی' میں اس وقت پیر صاحب کی باوقار شخصیت اور ان کی سادگی سے بے حد متاثر ہوا' اس ملاقات کے بعد میں نے جمعیت تبلیغ الاسلام کے تبلیغی اور تنظیمی کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا اور پیر صاحب کی تدریس و تلقین سے دین کی طرف اس قدر رغبت ہوئی کہ میں نے پیر صاحب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے داڑھی رکھ لی۔ پھر جب 1978ء میں قبلہ پیر صاحب کے بڑے بھائی حضرت سید پیر ابوالکمال صاحب برق نوشاہی انگلینڈ تشریف لائے تو ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان کے زہد و تقویٰ اور روحانی مرتبہ کو دیکھتے ہوئے میں نے 1978ء میں ان سے بیعت کر لی۔ پھر پیرو مرشد حضرت برق صاحب کا مجھ پر اس قدر فیض ہوا کہ میں نے بھی شاعری شروع کر دی کیونکہ وہ خود بھی بہت بڑے شاعر تھے اور ہمارے علاقہ میں ان کے اشعار بڑے ذوق و شوق کے ساتھ پڑھے جاتے تھے۔ ابتدائی طور پر میں نے اپنے مشائخ کی شان میں شعر کہے' حمدیہ اور کچھ نعتیہ منقبتیں لکھیں' پیر سید معروف شاہ صاحب کے لئے بھی کچھ اشعار لکھے۔ حضرت پیر ابوالکمال برق نوشاہی کی شان میں میرے کچھ اشعار یہ ہیں":

Marfat.com

بڑا شوق سی اللہ دا ولی کوئی- کدے ملے نے اکھیاں نال ویکھاں
دیدے فرش کردیواں میں راہ اسدے- آندا راہ بھڑے باکمال ویکھاں
اٹھے پہر رہواں اہدی وجہ خدمت- نہ میں ماہ دیکھاں نہ میں سال ویکھاں
پچھے ہٹاں نہ فائز میں عمر ساری- بھاویں سرے تے لکھاں وبال ویکھاں

آخر کار اک دن رب میل دتا- اساں تک لیا اکھیاں نال سوہنا
مستی بھرے رسیلڑے نین اسدے- روشن مکھڑا پر جلال سوہنا
جسم جان تھیں مزاج نازک دسے- لطف و کرم دا کوہ ہمال سوہنا
پورے کر لے میں فائز ارمان اپنے- تک کے پیر سید ابوالکمال سوہنا

حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے حوالے سے عرض کیا ہے:

تیریاں ذرہ نوازیاں پیر عارف- تیرے فیض نے ایسی زندگانی بخشی
بے راہ روی تھیں مینوں محفوظ کر کے- قلب و ذہن نوں روح قرآنی بخشی
صبح و شام تلقین و تدریس دے نال- طلب دین دی توفیق ارزانی بخشی
فیض یافتہ فائز ہی نئیں تیرا- اہلسنت نوں اپنی جوانی بخشی

مولانا خلیل الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ "قبلہ پیر معروف حسین شاہ صاحب کی دینی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا- ان کی چند باتیں ایسی تھیں جن سے میں بے حد متاثر ہوا- پیر صاحب سے میری پہلی ملاقات کے وقت مجھ سے بعض باتیں ایسی ہوئیں جو میری کم علمی پر دلالت کرتی تھیں لیکن پیر صاحب نے بے انتہا مہربانی فرمائی اور درگزر سے کام لیا- میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ رات کو فیکٹری میں محنت مزدوری کرتے اور دن کو مسجد کا کام کرتے- سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے شہر شہر جا کر اہلسنت کو منظم کیا اور انہیں ان کی دینی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا' وہ یہ تمام کام اپنے خرچ سے کرتے اور مسجد کی تعمیر کے لئے لوگوں کو عطیات دینے کی ترغیب دیتے- اس سلسلے میں وہ خود بھی بہت زیادہ مالی ایثار فرماتے' انہوں نے کئی بار مسجد کے لئے قرض حسنہ دیا' وہ وقت کی بھی بہت زیادہ قربانی دیتے- ان کی یہ ہدایت تھی کہ اگر دینی کام کے حوالے سے کوئی آئے یا ٹیلی فون آئے اور وہ سو بھی رہے ہوں تو انہیں بیدار کر دیا جائے- بریڈ فورڈ اور دیگر شہروں میں قائم جمعیت کے اداروں کے قیام میں آپ کی شبانہ روز محنت کا مرکزی کردار ہے اس وقت جمعیت کے زیر انتظام تقریباً" 15' 16 ادارے دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان اداروں سے کم از کم 30' 35 علماء' حفاظ اور قاری حضرات وابستہ ہیں جبکہ مجموعی طور پر تقریباً" ڈیڑھ دو ہزار طلباء و طالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں"-

مولانا صاحب نے مزید فرمایا "یہاں پر چونکہ کئی مقامات پر عیدین کی نمازیں ہوتیں تھیں جن کے

Marfat.com

لئے ایک ٹیکسٹائل ہال' کچھ چرچ اور سکول کے ہال بک کئے جاتے تھے تو پیر صاحب کی مہربانی سے مجھے بھی کہیں عید کی نماز پڑھانے کا موقع مل جاتا تھا تاہم میں نے زیادہ تر مساجد میں جزوقتی طور پر نمازیں پڑھائی ہیں۔ پھر جب میں نے اچھی طرح قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرلی تو قبلہ پیر صاحب نے میری تقرری ساؤتھ فیلڈ سکوئر کی مسجد میں کردی۔ یہ مسجد پہلے دو مکانوں پر مشتمل تھی اور یہ الگ الگ مکانات تھے اس کے بعد اسے از سر نو تعمیر کیا گیا اور انہیں ایک کرکے مسجد بنایا گیا۔ وہاں پر تقریباً" چالیس بچوں کی ایک کلاس تھی جسے میں ناظرہ قرآن پڑھایا کرتا تھا۔ اللہ کے فضل سے اس کلاس کا رزلٹ بھی بہت اچھا ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ میں نے اپنے طور پر بچوں اور قبلہ پیر صاحب کی مدد سے انگریزی کتابوں کی ایک لائبریری بھی بنائی تھی' ایک سمجھدار اور بڑے بچے کو اس کا انچارج بنایا تھا۔ اس کا سارا نظام یہاں کی مقامی لائبریوں کی طرز پر چلتا تھا۔ میں کافی عرصہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے خازن کے طور پر بھی خدمات انجام دیتا رہا' اب میں مرکزی مسجد کی تعمیر کے کاموں سے منسلک ہوں۔ ان تمام کاموں میں مولانا لیاقت حسین نوشاہی صاحب کی کوششیں بھی قابل تعریف ہیں"

برطانیہ میں مسلمانوں کو دین سے قریب رکھنے کے لئے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟ اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا صاحب نے کہا کہ 1965ء میں جب میں یہاں آیا تھا تو اس وقت کے حالات اور اب موجودہ حالات میں زمین آسمان کا فرق ہے' اب یہاں ہر طرف آپ کو مسلمانوں کا کلچر اور روایات نظر آئیں گی۔ بڑے بڑے جید علماء آئے اور جگہ جگہ مسجدیں قائم ہوئیں' اب آپ کو ہر جگہ اذانوں کی آوازیں سنائی دیں گی' یہ بہت بڑی تبدیلی ہے۔ پھر آپ کو لوگ اپنے قومی لباس میں نظر آئیں گے جبکہ پہلے شلوار قمیض پہننا ایک عار سمجھا جاتا تھا۔ لمب لین کا علاقہ بہت بدنام تھا اب وہاں دو مسجدیں ہیں جہاں پر بچے بھی پڑھتے ہیں اور پانچ وقت نماز بھی ہوتی ہے' لیکن ابھی بھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے ہر آدمی یہ بات محسوس کرتا ہے کہ دینی لٹریچر انگریزی زبان میں ہونا چاہئے تاکہ بچے اسے آسانی سے سمجھ سکیں' اسلامک مشنری کالج کا قیام اسی مقصد کے لئے عمل میں لایا گیا ہے کہ وہاں پر دینی تعلیم کا باقاعدہ نصاب ہو اور درس نظامی کے حوالے سے طلبہ کے لئے انگلش میں لٹریچر تیار کیا جائے۔ اس کے لئے بڑی جدوجہد رہی لیکن چند وجوہ سے یہ کام آگے نہ بڑھ سکا البتہ قبلہ پیر صاحب کے مرید ڈاکٹر محمد حنیف فاطمی صاحب نے پیر صاحب کی ایما پر اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اعلیٰ حضرت کی کتاب الدولتہ المکیہ کا بھی انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے علاوہ پروفیسر غیاث الدین صاحب قریشی نے اعلیٰ حضرت کے سلام کا منظوم انگریزی ترجمہ کیا جبکہ علامہ ارشد القادری صاحب نے عربی زبان سیکھنے کے لئے ایک ابتدائی کتاب ترتیب دی تھی جسے ورلڈ اسلامک مشن نے شائع کیا تھا۔

Marfat.com

حافظ مصری خان

حافظ مصری خان صاحب کم وبیش گزشتہ 35 برس سے برطانیہ میں جمعیت تبلیغ الاسلام سے منسلک ہیں اور جمعیت کے زیر اہتمام مختلف مساجد اور مدارس میں تبلیغ و تدریس دین کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اگرچہ انہوں نے علامہ پیر علاؤالدین صدیقی صاحب سے بیعت کی تھی تاہم وہ روحانی طور پر پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے زیر اثر اور زیر سرپرستی علمی و روحانی فیض حاصل کر رہے ہیں۔ معاشی وسائل کے لئے وہ ایک فونڈری میں کام کرتے ہیں لیکن جمعیت تبلیغ الاسلام کے لئے ہر جگہ خدمات انجام دینے کو تیار رہیں۔

حافظ مصری خان صاحب کی پیدائش دسمبر 1948ء میں مقبوضہ کشمیر کے علاقہ رجوری سوانہ میں ہوئی' اس وقت ان کا خاندان آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی کی تحصیل نکیال میں متھیانی تھلہ میں آباد ہے۔ انہوں نے

Marfat.com

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی میاں محمد دین صاحب کے مدرسہ میں حاصل کی۔ کچھ عرصے بعد لاہور آکر اچھرہ موڑ پر ارائیاں والی مسجد میں جناب عبدالرشید صاحب سے چند ماہ دینی تعلیم حاصل کی' جس کے بعد جامعہ نظامیہ رضویہ میں استاد قاری محمد حنیف صاحب سے قرآن پاک صحیح طور پر پڑھنے کا موقع ملا' پھر حافظ صاحب گاؤں میں دو ماہ رہنے کے بعد اپنے ایک چچا محمد ابراہیم صاحب کی سپانسر شپ پر برطانیہ آ گئے۔ حافظ مصری خان صاحب نے برطانیہ آکر شروع میں ایک سکول میں داخلہ لیا جو سال ڈیڑھ سال پڑھنے کے بعد اگست 1966ء میں چھوڑ دیا۔ آپ نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے ملاقات کے بعد جمعیت تبلیغ الاسلام میں شمولیت اختیار کی۔ ساؤتھ فیلڈ سکوئر کی مسجد میں جب تک کسی امام کا تقرر نہیں ہوا تھا اس وقت تک وہاں امامت کرائی۔ 1970ء میں علامہ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب سے بیعت کی۔

حافظ مصری خان صاحب کا کہنا ہے کہ انہیں جو رہنمائی اور فیض بھی حاصل ہوا وہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے حاصل ہوا۔ برطانیہ میں دین کے لئے پیر صاحب کی خدمات کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ 1966ء سے 1985ء تک حافظ مصری خان صاحب جمعیت تبلیغ الاسلام کے مدرسہ ساؤتھ فیلڈ سکوئر سے پڑھنے اور پڑھانے' ہر دو اعتبار سے منسلک رہے اس طرح انہوں نے مانچسٹر کے قریب راچڈیل میں بھی ایک سال تک دینی تعلیم دی۔ ماسک سٹریٹ مدرسہ میں بھی پڑھانے کا موقع ملا اور انہوں نے ابتدائی دور میں پچیس تیس بچوں کو حافظ قرآن بنایا۔

برطانیہ میں بچوں اور نوجوانوں میں دینی تعلیم سے رغبت کے بارے میں حافظ مصری خان صاحب نے فرمایا کہ ابتدائی دور میں جو والدین یہاں برطانیہ آئے انہیں بھی اور ان کے بچوں کو بھی دینی تعلیم سے بے حد رغبت تھی لیکن اس وقت کسی جگہ مکمل حفظ نہیں کرایا جاتا تھا اب جبکہ یہ سہولتیں موجود ہیں والدین میں اب وہ جذبہ نہیں ہے۔ والدین بچوں کے لئے دینی تعلیم کی خواہش ضرور ظاہر کرتے ہیں لیکن پہلے جیسی تڑپ نہیں ہے۔ اس کے برعکس انگریزی تعلیم اور انگریزی بولنے کی اہمیت بڑھ رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ والدین اور اولادوں کے درمیان بھی محبت اور تعلق کمزور پڑ رہا ہے۔

برطانیہ کی بعض مساجد میں پیش آنے والے ناخوشگوار واقعات کے حوالے سے حافظ مصری خان صاحب نے فرمایا کہ بیشتر صورتوں میں انتظامی کمیٹیوں کے عہدیداران اور علماء کے درمیان اختلاف رائے کی وجہ سے یہ اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ کمیٹیوں اور علماء کے تعلقات کے ضمن میں حافظ مصری خان صاحب نے فرمایا کہ جو علماء پاکستان سے آتے ہیں خواہ وہ برادریوں کی بنیاد پر ہی آئیں لیکن ان کی قابلیت یہاں کے عام لوگوں سے بہرحال زیادہ ہوتی ہے' پھر کمیٹیوں میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں دینی معاملات کا زیادہ شعور نہیں ہوتا' وہ کچھ برادری کا سہارا لیتے ہیں اور کچھ دولت کا' اس طرح وہ اپنا قانون مسلط کرتے ہیں۔ تاہم جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام کام کرنے والے مدارس اور مساجد میں ایسی صورت حال نہیں ہے' اس کا سہرا پیر صاحب کے سر ہے۔ جو عالم بھی پاکستان سے آیا انہوں نے اس کا استقبال کیا' اسے سہارا دیا' مسلک اہلسنت کی کامیابی کے لئے ہر عالم دین کی تقریب اور اجتماع کو کامیاب بنایا اور کوئی اختلاف پیدا نہیں پیدا ہونے دیا' تاہم ہمارے بعض علماء بھی کمیٹیوں پر اپنی مرضی مسلط کرتے ہیں اور بعض کمیٹی والے علماء کے دینی معاملات میں مداخلت کرتے ہیں' اگر دونوں فریق لچک اور تحمل کا مظاہرہ کریں تو کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آئے گا۔

Marfat.com

مولانا قاری محمد سلیم اختر قریشی نقشبندی مجددی

مولانا قاری محمد سلیم اختر صاحب قریشی نقشبندی مجددی ایک عظیم دینی اور روحانی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں - ان کے بزرگوں میں حضرت قاضی القضاۃ شیخ قاضی فتح اللہ صدیقی شداہی" جیسے بزرگ بھی شامل ہیں جن کا مزار مبارک آگہار شریف آزاد کشمیر میں ہے- قاری صاحب کے خاندان کے بیشتر افراد کسی نہ کسی شکل میں دین کی خدمت سے وابستہ رہے ہیں- ان کے تقریبا" تمام چچا زاد' پھوپھی زاد اور خالہ زاد بھائی حافظ قرآن ہیں اور خاندان کے دیگر کئی افراد نے بھی حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی ہے- ان کے بزرگوں نے انتہائی خلوص لیکن خاموشی کے ساتھ دین کی خدمت کی ہے اور بے شمار علماء اور حفاظ نے اس خانوادے سے دینی علوم حاصل کیے ہیں- مولانا قاری سلیم اختر صاحب حضرت قاضی محمد صادق صاحب چیچھوی سے بیعت ہیں-حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی صاحب" حضرت قاضی محمد صادق صاحب چیچھوی کے جد امجد تھے-

مولانا قاری سلیم اختر صاحب نقشبندی نے کوٹلی کے ایک سکول سے پرائمری تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامع مسجد میرپور سے ڈھائی سال کی مدت میں 1990ء میں قرآن کریم حفظ کیا انہوں نے قاری غلام سرور صاحب سے کلام پاک کی منزل بھی درست کی اور علم تجوید بھی حاصل کیا- بعد ازاں انہوں نے درس نظامی کا آغاز کیا اور ایک سال تک تریال محلہ راجگان میں قاری محمد بشیر نقشبندی صاحب سے اس

Marfat.com

سلسلے کی کتابیں پڑھیں پھر جب وہاں سے ان کا تبادلہ جہلم کے قریب کالا دیو شریف میں دارالعلوم میں ہوا تو پھر وہاں انہوں نے درس نظامی کے سال دوم تا سال چہارم کی کتابیں پڑھیں' وہاں بھی ان کے استاد قاری محمد بشیر صاحب نقشبندی تھے۔

قاری سلیم اختر صاحب کو برطانیہ آنے سے قبل چھ مختلف مقامات پر رمضان المبارک کے دوران قرآن حکیم سنانے کی سعادت حاصل ہوئی کیونکہ ان کے بزرگوں کا یہ طریقہ ہے کہ ہر سال نئی جگہ پر قرآن سنایا جائے چنانچہ انہوں نے آزاد کشمیر اور پاکستان میں تین تین مقامات پر نماز تراویح میں کلام پاک سنایا۔ مولانا قاری سلیم اختر صاحب شادی کے حوالے سے برطانیہ آئے ان کی اہلیہ بھی حضرت قاضی صاحب سے بیعت اور عقیدت رکھتی ہیں۔ برطانیہ آمد کے بعد وہ 1996ء میں تبلیغ الاسلام مسجد وکٹر سٹریٹ میں نائب خطیب مقرر ہوئے وہ وہاں قاری محمد بشیر صاحب کی عدم موجودگی میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔ اس مسجد میں تین اساتذہ خدمات انجام دے رہے ہیں جن میں ان کے علاوہ قاری محمد بشیر شائق صاحب اور قاری عبدالغنی صاحب شامل ہیں' دو خاتون اساتذہ بھی ہیں جو بچیوں کو دینی تعلیم دیتی ہیں۔ مولانا قاری سلیم اختر کی کلاس میں 28 بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں بچوں کو پڑھانے میں کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا کیونکہ زیادہ تر بچے ضلع میرپور سے تعلق رکھتے ہیں اور پنجابی بولنے والے ہیں۔ برطانیہ میں دینی سرگرمیوں کے حوالے سے قاری صاحب نے فرمایا کہ "یہ بات خوش آئند اور حوصلہ افزا ہے کہ یہاں دین کی تعلیم اور تبلیغ کا کام تیزی سے پھیل رہا ہے لیکن اگر نوجوانوں کو زیادہ رغبت دلائی جائے' ان کے دلوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ بیدار کیا جائے تو بہت بہتر نتائج سامنے آئیں گے"۔

جمعیت تبلیغ الاسلام اور قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مولانا قاری سلیم اختر صاحب نے فرمایا کہ "پیر صاحب کی دینی و ملی خدمات سب کے سامنے ہیں۔ میں نے ان کی خدمات کے بارے میں پاکستان میں اپنے بزرگوں سے سنا تھا۔ میں ان کے آستانہ پر حاضری دیتا رہتا ہوں۔ پاکستان میں میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی' ان سے میری ملاقات یہاں آنے کے بعد وکٹر سٹریٹ کی مسجد میں ہوئی۔ مسجد کمیٹی کے صدر نے مجھے اس مسجد میں بچوں کو پڑھانے کا فریضہ سونپا تھا' مجھے یہاں عید کی نماز پڑھانے کا بھی موقع ملا"۔ انہوں نے بتایا کہ اس مسجد کی کمیٹی کے صدر چودھری خادم حسین صاحب ہیں جبکہ کمیٹی کے دیگر ممبران میں علماء بھی شامل ہیں اور خوش آئند بات یہ ہے کہ مسجد کے صدر اور دیگر عہدیدار علماء کے ساتھ مکمل تعاون کرتے ہیں۔ قاری محمد سلیم اختر صاحب نے عیدین کے موقع پر رویت ہلال کے بارے میں ہونے والے اختلافات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مسلمانوں کو بڑی شرمندگی ہوتی ہے لیکن بہر حال بڑے علماء جو فیصلے کرتے ہیں ہم اسے قبول کر لیتے ہیں تاہم اپنی حد تک ہماری کوششیں ہوتی ہے کہ برطانیہ میں مسلمانوں خاص طور پر نوجوانوں کو دین کے قریب لانے کی زیادہ سے زیادہ کوششیں کی جائیں اور میں بھی اس سلسلے میں مقدور بھر کوششیں کر رہا ہوں۔

Marfat.com

حافظ محمد اقتدار احمد نوشاہی قادری

حافظ محمد اقتدار احمد صاحب نوشاہی قادری ایک ایسے نوجوان عالم دین ہیں جو برطانیہ میں پیدا ہوئے لیکن انہوں نے دینی تعلیم پاکستان جاکر حاصل کی۔ جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر ہے' وہ سلسلہ نوشاہیہ سے منسلک ہیں اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی سے بیعت ہیں۔ حافظ اقتدار احمد صاحب آجکل بریڈ فورڈ میں ٹولرلین پر جامع مسجد جمعیت تبلیغ الاسلام میں امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بچوں کو دینی تعلیم بھی دے رہے ہیں۔

حافظ اقتدار احمد صاحب نوشاہی 8 جنوری 1976ء کو انگلینڈ کے مشہور شہر ڈربی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین اور بزرگوں کا تعلق ڈڈیال آزاد کشمیر سے ہے۔ حافظ صاحب کے والد گرامی حاجی عبدالمالک صاحب اور نانا مکرم حاجی عبدالرحیم صاحب بھی سلسلہ نوشاہیہ سے منسلک اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے بیعت ہیں۔ یہ دونوں بزرگ بھی ڈربی میں مقیم ہیں۔ حافظ اقتدار احمد صاحب نے جونئر سکول کی سطح تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد انگلینڈ ہی میں ناظرہ قرآن کریم مکمل کیا بعد ازاں وہ 1987ء میں دولت نگر (گجرات پاکستان) چلے گئے جہاں جامعہ تبلیغ الاسلام میں حافظ پیر محمد انور صاحب نوشاہی سے حفظ کا آغاز کیا' پھر قاری عبدالقیوم صاحب الفت نوشاہی کے زیر نگرانی کلام پاک کے حفظ کی تکمیل کی۔ انہیں حفظ کی تکمیل میں سوا سال کا عرصہ صرف ہوا لیکن وہ اس کے بعد بھی دو تین سال پاکستان میں ہی مقیم رہے اور سکول کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ پھر انگلینڈ واپس آکر انہوں نے قراءت و تجوید اور صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں ڈربی میں قاری محمد اسماعیل صاحب سے پڑھیں۔

حافظ محمد اقتدار صاحب نے 1990ء میں دولت نگر میں ہی پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ 1994ء میں ان کی برطانیہ واپسی ہوئی تو انہوں نے ٹولرلین کی جامع مسجد تبلیغ الاسلام میں نماز تراویح میں مکمل قرآن پاک سنایا' پھر اسی مسجد میں امامت اور بچوں کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جو اب تک جاری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انگریزی اور اردو سیکھنے کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔ حافظ اقتدار احمد صاحب ٹولرلین' ہلٹن روڈ بریڈ فورڈ 7 اور جیسمنڈ ایونیو کی مساجد میں بھی نماز تراویح کے دوران کلام پاک سنا چکے ہیں۔ اس طرح برطانیہ آنے سے پہلے انہوں نے پاکستان میں بھی مسلسل تین سال کلام پاک سنایا۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کی دین سے رغبت کے حوالے سے حافظ محمد اقتدار احمد صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ اس سلسلے میں کچھ مشکلات درپیش ہیں لیکن حفاظ اور علماء کرام کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں' والدین بھی اس سلسلے میں وقت دیتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ بچے دین کی تعلیم حاصل کریں اس لئے نئی نسل کے مستقبل کے حوالے سے تشویش کی کوئی بات نہیں ہے۔ حافظ اقتدار احمد صاحب نے پیر صاحب کی دینی وملی خدمات کے حوالے سے کہا کہ ہم سب پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے احسان منداور ممنون ہیں کہ انہوں نے برطانیہ میں دین کی ترویج و تبلیغ اور نوجوان نسل کو صراط مستقیم پر لانے اور سمجھنے کے لئے جو کام کیا اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔

Marfat.com

حافظ محمد بلال علی نوشاہی

حافظ محمد بلال علی نوشاہی صاحب 24 نومبر 1980ء کو آزاد کشمیر کے ضلع میرپور میں پیدا ہوئے- ان کے والد گرامی حاجی واحد علی صاحب اور دادا محترم حاجی چوہدری محمد منگا خان صاحب پہلے سے برطانیہ میں مقیم تھے چنانچہ حافظ محمد بلال صاحب بھی دو سال کی عمر میں برطانیہ آ گئے- انہوں نے گیارہ سال کی عمر میں 1991ء میں اپنے والد گرامی حاجی واحد علی صاحب کے ساتھ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت کی- حاجی واحد علی صاحب پیر صاحب کے ساتھ دینی کاموں میں پورے جوش و جذبے سے حصہ لیتے تھے- حافظ محمد بلال صاحب نومبر 1992ء میں پیر معروف حسین شاہ صاحب کے ساتھ پاکستان گئے اور وہاں پیر صاحب کے مدرسہ دربار نوشاہیہ' نوشہ پور شریف کشمیر کالونی جی ٹی روڈ' جہلم سے وابستہ ہو گئے- وہاں تین سال قیام کے دوران انہوں نے حافظ محمد امیر قاسم صاحب کی زیر نگرانی جو میانوالی کے رہنے والے ہیں' قرآن پاک کے مکمل حفظ کی سعادت حاصل کی اور تجوید کے ساتھ ساتھ اردو بھی سیکھی- قرآن کریم مکمل طور پر حفظ کرنے میں انہیں ڈھائی سال صرف ہوئے- وہ 1995ء میں بریڈ فورڈ واپس آ گئے-

حافظ محمد بلال علی صاحب نوشاہی ساؤتھ فیلڈ سکوئر کے مدرسہ میں بچوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں' ان کی کلاس میں 19 بچے ہیں جو ناظرہ قرآن پڑھ رہے ہیں- پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی خدمات کا ذکر

Marfat.com

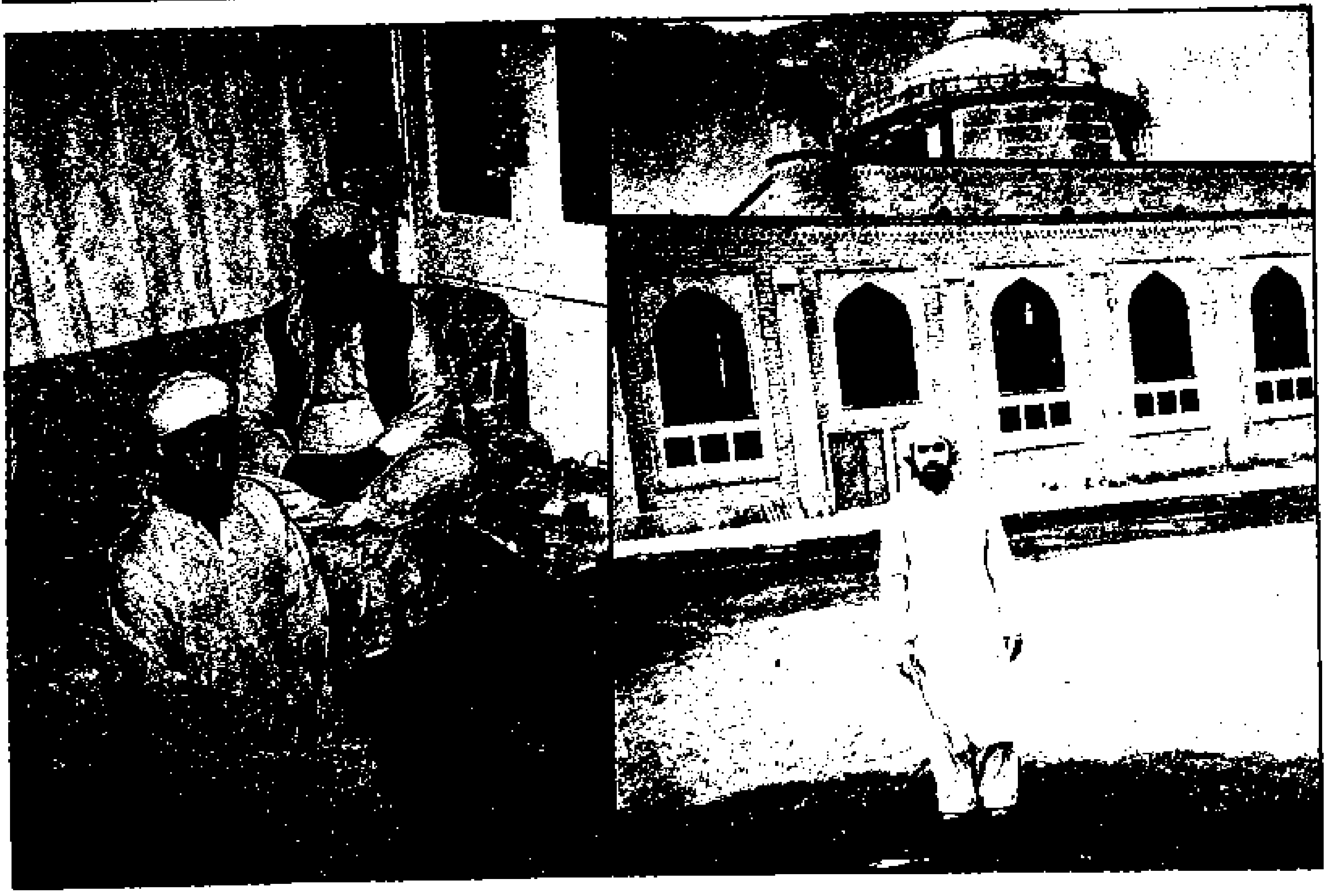

حافظ بلال علی صاحب نوشاہی بریڈ فورڈ کے مرکز میں زیر تعمیر جامع مسجد تبلیغ الاسلام کے باہر موجود ہیں۔ دوسری تصویر میں وہ اپنے مرشد حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی خدمت میں حاضر ہیں

حافظ بلال علی صاحب نوشاہی جامعہ تبلیغ الاسلام ٹارلین بریڈ فورڈ 8 میں درس قرآن دے رہے ہیں

کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ اگر برطانیہ میں دین کا کام ہو رہا ہے تو وہ قبلہ پیر صاحب کے دم قدم سے ہے جنہوں نے دین کے لئے خود کو دن رات وقف کیا ہوا ہے۔ حافظ بلال علی نوشاہی صاحب نے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ میں پیر صاحب کے زیر سایہ رہ کر مقدور بھر دین کی خدمت کر سکوں۔

Marfat.com

الحاج خلیفہ محمد صادق صابر قاسمی نقشبندی

الحاج خلیفہ محمد صادق صاحب صابر قاسمی نقشبندی کا تعلق ایک دیندار اور بزرگوں ودرویشوں سے محبت و عقیدت رکھنے والے خاندان سے ہے۔وہ آستانہ عالیہ موہڑہ شریف کے خاص مریدین اور عقیدت مندوں میں شامل ہیں۔انہوں نے 1987ء میں پیر آفتاب احمد قاسمی صاحب سے بیعت کی تھی۔خلیفہ صابر قاسمی صاحب 1962ء میں ہجرت کر کے انگلینڈ آ گئے یہاں انہوں نے بے شمار دینی خدمات سرانجام دیں اور علماء مشائخ سے عقیدت کی وجہ سے ان کے ساتھ متعدد مواقع پر تعاون کیا۔آج کل وہ بریڈ فورڈ میں مقیم ہیں۔اور وہاں ایک دینی ادارے کے قیام کیلئے شب و روز جدوجہد میں مصروف ہیں۔ان کا اپنا تصوف کا ایک حلقہ قائم ہے جہاں عبادت وریاضت اور اوراد و وظائف کا سلسلہ جاری وساری ہے۔خلیفہ صابر قاسمی صاحب کا فرمانا ہے کہ اگرچہ موہڑہ شریف کے ساتھ میرا وجدانی تعلق ہے لیکن آج کل پیر سید محمد امین شاہ صاحب نقشبندی میری روحانی تربیت فرماتے ہیں۔

اپنا خاندانی پس منظر بیان کرتے ہوئے خلیفہ صابر قاسمی صاحب نے فرمایا کہ ان کے والد کا نام محمد شفیع صاحب ہے اور دادا کا نام الہ دین تھا جبکہ ان کے جد امجد جن کا نام جہانگیر تھا لاہور کے رہنے والے تھے۔ان کے پردادا انگریزوں کے زمانے میں ٹوبہ ٹیک سنگھ آ کر آباد ہو گئے تھے جہاں انہوں نے رجانہ تھانہ کے نواح میں چک نمبر 29 گ ب لاہوریاں میں سکونت اختیار کی۔ان کا خاندان شروع سے ہی غرباء و مساکین سے محبت اور درویشوں و بزرگوں

Marfat.com

خلیفہ محمد صادق صابر قاسمی صاحب مئی 1993ء میں ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی صاحب کے ساتھ

سے عقیدت اور ان کی خدمت کرتا آیا ہے۔ ان کے والد کی ولادت بھی بڑی منتوں مرادوں اور ایک درویش کی دعا کے طفیل ہوئی۔ ان کے دادا جی الٰہ دین کی پانچ بہنیں تھیں بھائی کوئی نہیں تھا جب دادا جی کی شادی ہوئی تو ان کے یہاں بھی پہلے پہل بیٹیاں ہی پیدا ہوئیں جس کا ان کے پردادا اور پردادی کو بڑا غم تھا۔ انہوں نے درویشوں، پیروں فقیروں سے دعائیں کرائیں۔ ایک درویش نے دعا کی اور کہا کہ انشاء اللہ اب آپ کے ہاں بیٹا پیدا ہو گا وہ خود بھی درویش منش ہو گا اور درویشوں سے محبت کرنے والا ہو گا۔ درویش نے صابر قاسمی صاحب کے دادا کو گاؤں میں خیرات وغیرہ تقسیم کرنے کی بھی ہدایت کی جس پر ان کے پردادا اور پردادی نے گاؤں کے رواج کے مطابق گندم کا دلیہ خیرات کیا۔ اللہ کے فضل سے کچھ عرصے بعد صابر قاسمی صاحب کے والد گرامی پیدا ہوئے ان کا نام محمد شفیع رکھا گیا۔

صابر قاسمی صاحب نے مزید فرمایا کہ ”پہلا بیٹا ہونے کی وجہ سے میرے والد نے بڑے ناز و نعم میں تربیت اور پرورش پائی، پہ دادا کی خصوصی توجہ ہی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے اس وقت میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ اس وقت گاؤں میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ میرے والد ہی تھے لیکن وہ اس درویش کی دعا کے مطابق پوری طرح ایک درویش صفت انسان تھے۔ جب انہوں نے جوانی میں قدم رکھا تو ان کی ملاقات ایک درویش سے ہوئی اور وہ ان کی باتوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنا تمام گھربار چھوڑ کر اس درویش کے ساتھ نکل پڑے۔ اس وقت میری عمر چار سال اور میری چھوٹی ہمشیرہ کی عمر تین سال تھی میرے والد بارہ سال تک دن رات اس درویش کی خدمت کرتے رہے۔ اس عرصہ کے دوران وہ گھر میں ایک آدھ بار چکر لگا لیتے اور پھر واپس چلے جاتے۔ بارہ سال بعد وہ درویش انتقال کر گئے اور والد صاحب گھر لوٹ آئے۔ اس دوران ہم بہن بھائی بھی بڑے ہو چکے تھے۔ مجھے پڑھنے لکھنے کا شوق تھا لیکن والد کی عدم موجودگی کی وجہ سے میں زیادہ تعلیم نہ حاصل کر سکا لیکن پھر بھی میں نے بنیادی دینی تعلیم گھر پر حاصل کر لی پھر چک لاہوریاں سے پرائمری اور رجانہ ہائی سکول سے فرسٹ ڈویژن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ رجانہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صوفی عبدالستار صاحب بڑے متقی اور مذہبی انسان تھے وہ اپنے طلباء کے ساتھ خصوصی شفقت اور محبت فرماتے تھے۔ میرے والد کی دعا سے میرا ذہن اس قدر تیز تھا کہ جو سبق ایک بار پڑھ لیتا اسے دوہرانے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔ والد صاحب نے گھر واپس آنے کے بعد بھی درویشوں کی خدمت کو جاری رکھا ہمارے گھر

Marfat.com

پیر سید محمد امین شاہ صاحب نقشبندی بریڈ فورڈ 9 میں خلیفہ صابر قاسمی صاحب کی رہائش گاہ کے باہر اپنے معتقدین کے ہمراہ

باقاعدگی سے روزانہ لنگر چلا کرتا تھا اور جو بھی درویش ہمارے گھر آتا والد صاحب اس کی خدمت کرتے۔ اس طرح مجھے بھی درویشوں سے محبت ہو گئی۔ میری شادی بھی ایک درویش صفت گھرانے میں ہوئی۔ میرے سسر قادری سلسلے میں مرید تھے۔ شادی کے بعد مجھے بھی خواہش ہوئی کہ میں بھی کسی سے بیعت ہو جاؤں جب اس خواہش کا اظہار میں نے والد صاحب سے کیا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کس کے مرید بننا چاہتے ہو۔ چونکہ ہمارے گھر میں روزانہ کوئی نہ کوئی درویش آتا رہتا تھا ان میں سے ایک بزرگ محمد یوسف چشتی صابری تھے' ان کی شخصیت اور قول و فعل سے میں بے حد متاثر تھا وہ دنیا سے نفرت کرتے اور بہت کم روٹی کھاتے تھے' ہر وقت ایک تہبند میں ملبوس رہتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ سب دنیا غلاظت کا ڈھیر ہے۔ اس غلاظت سے جتنا کم استعمال کیا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ وہ اپنے گاؤں کے نمبردار بھی تھے لیکن انہوں نے اپنی ساری زمین مزارعوں کے حوالے کر رکھی تھی اور انہیں ہدایت کر دی تھی کہ مجھے میری ضرورت کے مطابق اناج غلہ دے جایا کرو باقی تم اپنے استعمال میں رکھو پھر جو اناج انہیں ملتا اس میں سے تھوڑا اپنے پاس رکھتے باقی خیرات کر دیتے۔ والد صاحب نے جب انہیں بتایا کہ میرا بیٹا آپ کا مرید ہونا چاہتا ہے تو انہوں نے کہا کہ اسے میرے پاس لیکر آؤ' جب ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پیر صاحب نے میرے والد سے کہا کہ یہ آج رات یہیں سوئے گا اسے ہم صبح مرید کریں گے انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ تم غسل کر کے دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کر سو جاؤ پھر کل جو ارادہ بنے اس پر عمل کرنا۔ اگلی صبح پھر انہوں نے مجھے بیعت فرمایا۔ اس موقع پر انہوں نے مجھے چند نصیحتیں بھی فرمائیں۔ پھر میں دو سال بعد انگلینڈ آ گیا یہاں آ کر پیر صاحب سے خط و کتابت ہوتی رہی لیکن کچھ سال بعد ان کا انتقال ہو گیا۔

خلیفہ صابر قاسمی صاحب نے بتایا کہ وہ 1962ء میں انگلینڈ آ کر ہیلی فیکس میں مقیم ہوئے اور پہلے 2 سال انہوں نے اپنی انگریزی کو بہتر بنایا' 3 سال ہیلی فیکس کے جنرل ہاسپٹل میں ہفتے میں 2 دن رضاکارانہ طور پر کام کیا۔ پھر ایک سال آٹو انجینئرنگ کا کورس کرنے کے بعد الیکٹرونکس انجینئرنگ میں داخلہ لیا بعد ازاں 197ء میں وہ واپس پاکستان آ گئے

Marfat.com

خلیفہ محمد صادق صاحب صابر قاسمی ایڈنبرا سکاٹ لینڈ میں پیر سید محمد امین شاہ صاحب کے ساتھ

اور لاہور میں کاروبار شروع کیا لیکن وہ زیادہ نہ چل سکا۔ اسی دوران ایک راجپوت گھرانے میں ان کی شادی ہوگئی۔

خلیفہ صابر قاسمی صاحب نے مزید گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ حالات اس نہج پر پہنچ گئے کہ دو سال بعد مجھے دوبارہ انگلینڈ آنا پڑا' یہاں آکر میں نے اپنا کاروبار شروع کیا ابتداء میں تو بہتر چلا لیکن پھر زوال آنا شروع ہوگیا اسی دوران میرے مرشد محمد یوسف صاحب چشتی صابری بھی انتقال فرما گئے۔ آزمائش کے اس دور میں میری مختلف بزرگوں اور پیروں سے ملاقاتیں ہوئیں لیکن کسی پر بھی اطمینان نہ ہوسکا۔ ایک روز خلیفہ قار محمد شفیق الاسلام صاحب زاہدی سے ملاقات ہوئی پھر ان کی وساطت سے موہڑہ شریف کے حضرت پیر زاہد خان سے رابطہ ہوا انہوں نے اس مشکل وقت میں میری بڑی حوصلہ افزائی کی جس پر میں نے ان سے بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے صاحبزادے پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی ایک ماہ تک انگلینڈ آرہے ہیں تم ان سے بیعت کر لینا۔ جب پیر آفتاب قاسمی صاحب مانچسٹر تشریف لائے تو میں نے ان سے ملاقات کی اور انہیں گھر آنے کی دعوت دی وہ میرے گھر ہڈرزفیلڈ تشریف لائے' اور انہوں نے مجھے باقاعدہ اپنا مرید بنالیا۔ اس طرح میں نے پیر آفتاب احمد صاحب قاسمی سے 1987ء میں دوسری بیعت کی۔ یہ پیر صاحب کا روحانی فیض تھا کہ ان سے بیعت ہوتے ہی میری مالی پریشانی اور بے سکونی دور ہونا شروع ہوگئی۔ پیر آفتاب صاحب کی برطانیہ میں دینی خدمات کے سبب میں نے ان سے ہڈرزفیلڈ میں اپنا ایک ادارہ قائم کرنے کی فرمائش کی جس پر انہوں نے فرمایا "اصل کام دل میں تبدیلی پیدا کرنا ہے اگر دل میں تبدیلی نہ آسکی تو ادارے بنانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا اور دل میں تبدیلی لانے کیلئے ضروری ہے کہ لوگوں سے محبت اور ان کے برے کاموں سے نفرت کی جائے"۔ پیر صاحب کی اپنی تعلیمات کے سبب ان کے مخالف بھی ان سے محبت کرنے والے بن گئے۔ پیر آفتاب صاحب دنیا سے پردہ فرمانے سے قبل یہاں آئے۔ اس بار وہ کچھ جلدی اور پریشانی میں تھے انہوں نے اپنی اس عجلت اور پریشانی کا سبب مجھے اشارتاً بتا بھی دیا لیکن اس وقت بات میری سمجھ میں نہ آئی انہوں نے کہا تھا "شاید میری آپ سے اب دوبارہ ملاقات نہ ہوسکے اور ہوسکتا ہے کہ اب میری وہیں پاکستان میں موہڑہ شریف میں ڈیوٹی لگ جائے۔" پھر وہ واپس پاکستان چلے گئے ان کی وفات سے ایک ماہ قبل میں نے ان سے ٹیلی فون پر بات کی اور انہیں بتایا کہ میں ہڈرزفیلڈ سے بریڈفورڈ منتقل ہوگیا ہوں۔ انہوں نے دعا دی اور کہا کہ اس کام میں بھی اللہ کی کوئی بہتری ہوگی' پھر انہوں نے تفصیلاً خط لکھنے کی ہدایت کی مگر میرا خط ملنے سے قبل ہی وہ وصال پاگئے۔

خلیفہ صابر قاسمی صاحب نے مزید کہا' پیر آفتاب صاحب قاسمی کے انتقال کے بعد ان کے والد محترم حضرت پیر زاہد خان صاحب سے ان کے انتقال تک رابطہ رہا وہ بھی 1993ء میں انتقال فرما گئے تھے لیکن انہوں نے اس تمام عرصہ

Marfat.com

محمد صادق صاحب صابر قاسمی' دائیں جانب جبل احد پر' بائیں جانب اوپر جبل رحمت پر اور نیچے مسجد سبعہ میں دعا کرتے ہوئے

میں میرے زخموں کو ایسے بھرا جیسے وہ پہلے کبھی تھے ہی نہیں۔ میں نے ان سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا جس پر انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ جلد ملاقات ہوگی۔ اتفاق سے دوماہ بعد پاکستان جانے کا پروگرام بن گیا۔ جب میں آستانہ عالیہ موہڑہ شریف پہنچا تو وہاں مریدوں کا بے پناہ رش تھا اور مجھے اپنی ملاقات ممکن نظر نہیں آرہی تھی' میرے دل میں اس وقت قبلہ پیر صاحب کے پیر دبانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ ابھی میں اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ قبلہ عالم کی نظر کرم مجھ پر اٹھی انہوں نے نہایت شفقت سے مجھے اپنے قریب بلا لیا' میں فرط جذبات سے ان کے قدموں میں بیٹھ گیا اور ان کے پیر دبانے شروع کردئے میں نے تجدید بیعت کیلئے عرض کی جس پر انہوں نے ارشاد فرمایا "جو کامل مرشد ہوتے ہیں وہ ایک دفعہ جب کسی کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں تو پھر اس ہاتھ کو نہیں چھوڑتے۔ ہاں اگر کبھی کسی رہنمائی کی ضرورت پڑے تو کسی بھی شیخ یا مرشد سے رہنمائی حاصل کرلینا"۔ ایک بار پیر زاہد خان صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا! "سبق اسباق مرید کی تربیت ہوتے ہیں' ان سے مرید میں ایک ڈسپلن پیدا ہوتا ہے اور فیض انسان کے دل کے مطابق ملتا ہے۔ کئی لوگ جدوجہد بہت کرتے ہیں لیکن دل میں تبدیلی لانے کی کوشش نہیں کرتے"۔ وہ کہا کرتے تھے کہ "اللہ لوگوں کی شرم رکھتا ہے لہٰذا تم بھی لوگوں کی شرم رکھو اگر تم کسی کی پردہ داری کروگے تو اللہ تمہاری پردہ داری کرے گا۔"

خلیفہ صابر قاسمی صاحب نے کہا کہ 1993ء میں جب میرے مالی حالات خراب ہوئے' میرا مکان اور کاروبار چھن گیا تو اس کا اظہار میں نے پیر صاحب سے نہیں کیا لیکن انہوں نے میری پریشانی کو بھانپتے ہوئے کہا کہ "بیٹا پریشانی کے بعد آسانی آجائے گی' تم زیادہ غم نہ کرو" پھر اللہ کے فضل سے میں نے چار بار عمرے کئے' ہمارے پیر صاحب ہمارے ساتھ بڑی شفقت فرماتے تھے' ان کے صاحبزادگان اور دیگر مریدین مجھے خلیفہ کہتے ہیں لیکن میں خود کو خادم سمجھتا ہوں۔ پیر آفتاب قاسمی صاحب نے مجھے باقاعدہ خلافت تو نہیں دی تھی البتہ پیرزادگان سے مجھے دوبار دستار بندی کا شرف حاصل ہوا ہے اور مجھے سبق دینے کا بھی اختیار دیا گیا ہے۔ میں دوماہ پاکستان میں رہا اس دوران پیر صاحب سے آٹھ بار شرف زیارت نصیب ہوا' پھر عرس شریف بھی شروع ہوگیا اسی دوران والدہ صاحبہ بھی علیل ہوئیں اور پیر صاحب بھی علیل ہوگئے' اس حال میں میں دو دن والدہ کے پاس رہتا اور باقی دن پیر صاحب کی خدمت میں گزارتا'

Marfat.com

خلیفہ صابر قاسمی صاحب عمرہ سے واپسی کے بعد اپنے صاحبزادوں کے ہمراہ

جب مرض نے زیادہ شدت اختیار کی تو پیر صاحب کو سی ایم ایچ منتقل کر دیا گیا لیکن ان کی حالت نہ سنبھلی بالآخر وہ بھی اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ ان کے وصال کے ایک ہفتے بعد میں بھی واپس انگلینڈ آ گیا۔

1993ء میں جب پیر زاہد خان صاحب انتقال فرما گئے تو پھر میرا رابطہ قاسمی صاحب کے صاحبزادگان سے ہو گیا۔

اپنے اساتذہ کے بارے میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے خلیفہ صابر قاسمی صاحب نے کہا کہ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ "بیٹا عالم لوگ صرف علم کی تعلیم دیتے ہیں ان میں کچھ بے عمل بھی ہوتے ہیں لہٰذا عالموں سے دینی تعلیم تو لینی چاہئے لیکن بے عمل لوگوں سے زیادہ محبت نہ رکھی جائے کیونکہ اس سے انسان میں بدظنی پیدا ہو جاتی ہے عالم باعمل سے اپنا تعلق رکھو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو صرف دینی کتابوں کا مطالعہ کیا کرو۔" میں نے کتابوں میں حضرت سلطان باہو، حضرت داتا گنج بخش، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت ابو طالب مکی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتابیں پڑھی ہیں۔ میں نے جامع مسجد تبلیغ الاسلام ساؤتھ فیلڈ سکوئر کے امام اور بلند پایہ عالم مفتی سیف الرحمٰن صاحب ہزاروی اور ان کے بعد ان کے صاحبزادے مفتی قاضی حسن رضا صاحب سے دینی تعلیم حاصل کی، وہ بھی میری بے حد عزت کرتے ہیں۔ اسی طرح پیر عبدالحق صاحب گولڑوی المعروف بہ چھوٹے لالہ جی صاحب اور حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب کے خلیفہ مولانا علی احمد صاحب کلروی سے بھی دینی راہنمائی حاصل کی۔ صاحبزادہ حبیب الرحمان صاحب محبوبی آف ڈھانگری شریف، قاری خادم حسین صاحب چشتی (اولڈھم) مولانا محمد اعظم چشتی صاحب (راچڈیل)، مولانا شریف صاحب (بریڈ فورڈ)، مولانا قاری شفیق الاسلام صاحب اور پیر اورنگزیب صاحب قاسمی مجھ پر خصوصی طور پر بڑی نظرِ کرم رکھتے ہیں۔ خلیفہ صابر قاسمی صاحب نے کہا کہ میں پیر آفتاب صاحب قاسمی اور حضرت پیر زاہد خان صاحب سے اپنی گہری وابستگی اور ان کے صاحبزادگان سے اپنی دلی عقیدت کا اظہار کر چکا ہوں اور موہڑہ شریف سے میرا جدانی تعلق ہے لیکن پچھلے کافی عرصہ سے حضرت پیر سید محمد امین شاہ صاحب نقشبندی میری روحانی تربیت کرتے ہیں۔ آپ ایک ریٹائرڈ آرمی افسر ہیں اور نقشبندی سلسلہ کی ایک برگزیدہ شخصیت ہیں۔ آپ اکثر و بیشتر برطانیہ اور دیگر ممالک کے دورے پر رہتے ہیں اور لوگوں کو فیض پہنچاتے ہیں۔

Marfat.com

چوہدری طالب حسین نوشاہی

چوہدری طالب حسین صاحب نوشاہی پچھلے 27 برس سے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی قیادت میں دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں وہ اس وقت جمعیت تبلیغ الاسلام مسجد بار کرائنڈر روڈ بریڈ فورڈ 3 کے انتظامی کمیٹی کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ چوہدری طالب حسین صاحب نوشاہی نے بتایا ان کے والد گرامی کا نام حاجی شاہ ولی صاحب نوشاہی ہے اور وہ جولائی 1946ء میں میرپور آزاد کشمیر کے ایک گاؤں چک ریام میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے وہیں مڈل تک تعلیم حاصل کی اور ساتھ ہی ساتھ ابتدائی دینی تعلیم بھی حاصل کی۔ وہ صرف 18 سال کی عمر میں 1964ء میں انگلینڈ آگئے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب 1973ء میں ان کی ملاقات مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی سے ہوئی تو سلسلہ نوشاہیہ اور دینی خدمات سے انہیں گہری دلچسپی پیدا ہو گئی اور نہ صرف انہوں نے بلکہ ان کے والد گرامی نے بھی پیر صاحب سے بیعت کی اور جمعیت تبلیغ الاسلام کی سرگرمیوں اور

Marfat.com

چوہدری طالب حسین صاحب نوشاہی اپنے پوتے معین حسین' پوتی حمیدہ حسین اور چوہدری جہانگیر صاحب کے صاحبزادے محمد ادلیس کے ساتھ (دائیں سے بائیں)

خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا جمعیت تبلیغ الاسلام کی دعوت پر انگلینڈ آنے والے علماء کرام کی خدمت اور ان کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے سلسلے میں وہ ہمیشہ آگے آگے رہے اور اس طرح ان کی دینی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رہا اور وہ بہت سے جید علماء کرام کی صحبت سے فیض بھی حاصل کرتے رہے۔

چوہدری طالب حسین صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ برطانیہ میں آج جو مسلمان معاشرہ کی صورت حال ہے وہ پہلے کے مقابلہ میں ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔1960ء کے بعد جن ایشیائی مسلمانوں نے بسلسلہ روزگار برطانیہ ہجرت کی ان میں سے اکثریت ناخواندہ حضرات کی تھی اور ان میں سے اکثر یہاں آنے کے بعد کچھ اس طرح سوچنے لگے تھے کہ چونکہ یہ انگلستان ہے اس لئے یہاں نماز روزہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور کچھ لوگ جو دین سے دلچسپی رکھتے تھے وہ یہاں کے ماحول اور اپنے دوسرے ساتھیوں کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر خاموش رہتے تھے اور دین کا نام نہیں لیتے تھے' پھر نہ کوئی مسجد تھی نہ کوئی دینی درسگاہ۔ایسے تاریک اور مایوس کن ماحول میں مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی نے سب سے پہلے ایک جہاد کے انداز میں تبلیغ دین کا کام شروع کیا۔راتوں کو خود فیکٹری میں کام کرتے رہے دن کے اوقات میں بوڑھوں اور نوجوانوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے لوگوں کو نماز کی تلقین کرتے اور انہیں دین کی طرف راغب کرتے۔

چوہدری طالب حسین صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ اس زمانے میں جو لوگ پاکستان یا آزاد کشمیر میں داڑھی رکھتے تھے وہ بھی انگلینڈ آنے سے قبل یا آتے ہی داڑھی صاف کروا لیتے تھے جبکہ پیر معروف حسین شاہ صاحب نے یہ مثال قائم کی کہ جب وہ انگلینڈ آئے تو داڑھی رکھ کر آئے۔انہوں نے یہاں بریڈفورڈ میں سب سے پہلے باقاعدہ مسجد قائم کی۔ورلڈ اسلامک مشن اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے تبلیغ اور اشاعت دین کے لئے نہ صرف بریڈ فورڈ اور برطانیہ بلکہ یورپ کے کئی ملکوں میں ایسی گراں قدر اور نتیجہ خیز خدمات انجام دیں جو تاریخ کا حصہ ہیں اور جنہیں ان کے سخت سے سخت ناقدین اور مخالفین بھی جھٹلا نہیں سکتے۔انہوں نے پاکستان اور انڈیا سے متعدد نامور

Marfat.com

چوہدری طالب حسین صاحب نوشاہی ' حضرت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی اور الحاج چوہدری محمد صدیق

علماء کرام اور حفاظ و قراء حضرات کو یہاں بلا کر ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جس سے نہ صرف ان علماء اور ان کے لواحقین کو بلکہ اس سرزمین انگلستان کے مسلمانوں خصوصاً عوام اہل سنت کو جو فیض پہنچا ہے اس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا۔ چوہدری طالب حسین صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے گزشتہ ربع صدی سے پیر صاحب کے سپاہیوں کی طرح ہر قدم پر ان کا ساتھ دیا ہے اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔

بریڈ فورڈ کے اکثر و بیشتر دینی حلقے اور خود پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی چوہدری طالب حسین صاحب کی گراں قدر خدمات کے معترف ہیں۔ آپ کے بارے میں پیر صاحب نے ارشاد فرمایا "بریڈ فورڈ 3 میں اہلسنت کا کام کرنے اور ان کے مشن کو آگے بڑھانے میں چوہدری طالب حسین صاحب نوشاہی کی بہت نمایاں خدمات ہیں۔ چوہدری صاحب ہر مہینے اپنے گھر پر (اور اپنے خرچ پر) محفل ذکر منعقد کرتے ہیں علماء کرام کو بلا کر تصوف پر وعظ کراتے ہیں اور تمام تر مہمانوں کی تواضع کرتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب کچھ مخالفین نے ہماری مسجد میں انتشار پھیلانے کی کوشش کی مگر چوہدری صاحب کے اثر و رسوخ کی وجہ سے مسجد کا نظام دوبارہ بہتر ہو گیا۔ چوہدری صاحب انتہائی خوش خلق اور ملنسار طبیعت کے مالک ہیں۔ ان کے تعلقات نہ صرف بریڈ فورڈ بلکہ دوسرے شہروں میں بھی ہیں۔ بریڈ فورڈ میں ان کی طویل عرصہ پر محیط گراں قدر خدمات کے علاوہ لیڈز 12 میں مسجد کے نظام کو بہتر بنانے میں بھی ان کا اہم اور سرگرم کردار ہے۔ وہ جب سے جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ ہوئے ہیں انہوں نے دینی کاموں میں بھرپور مالی تعاون کیا ہے۔ ایک موقع پر ایک مسجد کے قیام کے لئے انہوں نے 23 ہزار پونڈ سے زیادہ رقم بطور قرض حسنہ دی۔ اس کے علاوہ بھی وہ وقتاً فوقتاً قرض حسنہ اور عطیات کی صورت میں ہماری مدد کرتے رہے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ وہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے انتہائی سرگرم رکن اور فعال ساتھی ہیں ' آج کل وہ جمعیت تبلیغ الاسلام مسجد بارکر اینڈ روڈ بریڈ فورڈ 3 کی انتظامی کمیٹی کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ برطانیہ میں علماء کو بلانے اور ان کے انتظامات کرنے میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے ساتھ ان کا بڑا گہرا تعلق ہے"۔

Marfat.com

حاجی بشیر احمد

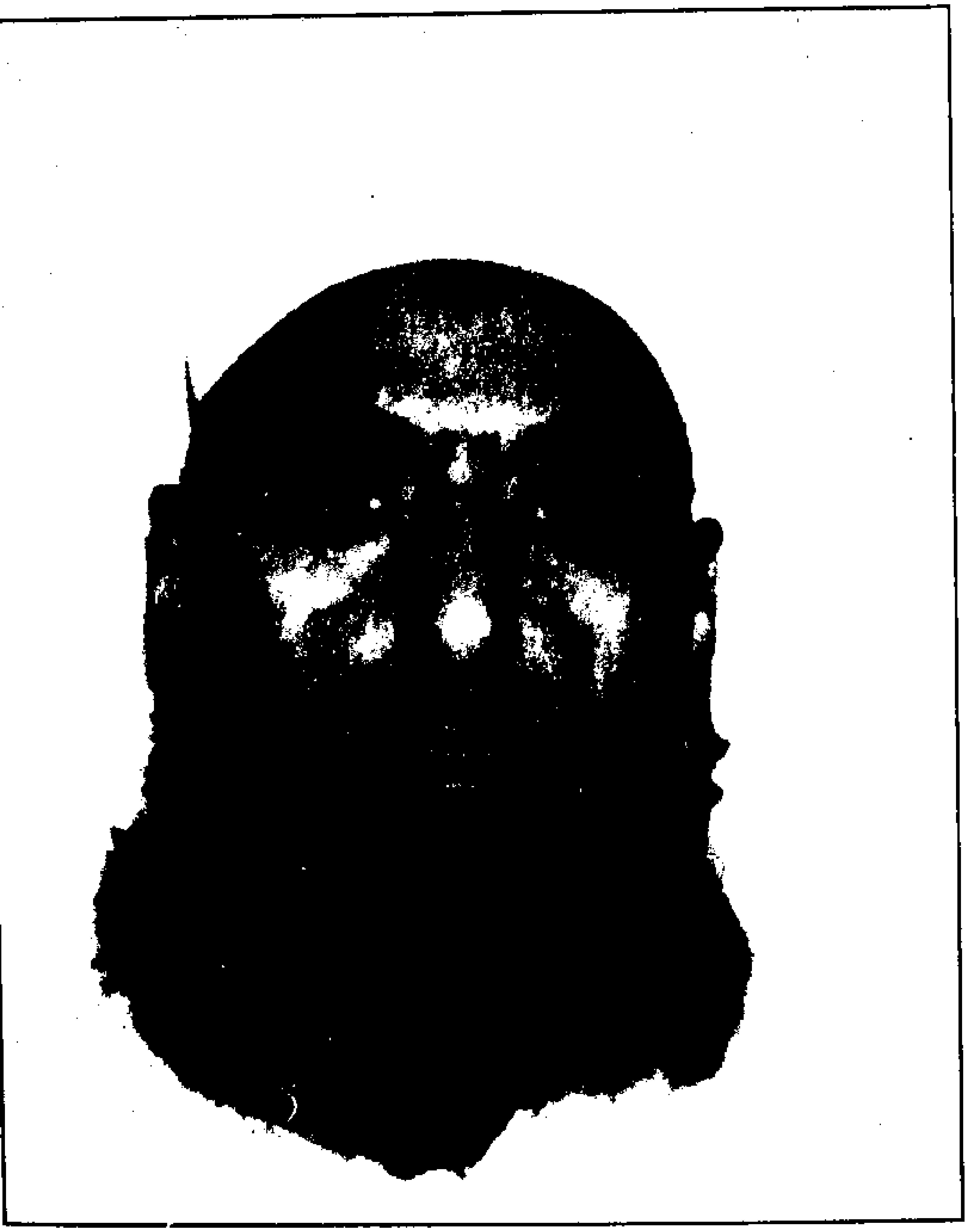

حاجی بشیر احمد صاحب ایک ایسی شخصیت ہیں جو اپنے دل میں دین کی خدمت کا بے پناہ جذبہ رکھتے ہیں۔ نہ صرف وہ بلکہ ان کے والد گرامی شکر محمد صاحب بھی طویل عرصہ سے جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ ہیں اور اس کی ہر ممکن خدمت اور معاونت کرتے ہیں۔ گو کہ حاجی بشیر احمد صاحب کے والد گرامی کی خاندانی بیعت چکوال کے ایک قریبی گاؤں میں وہاں کے سادات کے ساتھ ہے لیکن انہوں نے قبلہ پیر

Marfat.com

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی حضرت غوث پاک کے عرس کے موقع پر خطاب فرما رہے ہیں

سید معروف حسین شاہ صاحب کی بے مثال دینی خدمات کو دیکھتے ہوئے ہمیشہ ان کا ساتھ دیا اور انہی کی وجہ سے حاجی بشیر احمد صاحب نے بھی اس سلسلے میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ بشیر احمد صاحب نے 1982ء میں فریضہ حج ادا کیا۔

حاجی بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ وہ میرپور آزاد کشمیر کے گاؤں میاں ناں موہڑہ میں پیدا ہوئے' گاؤں میں مڈل تک تعلیم حاصل کی اور ناظرہ قرآن کریم پڑھا۔ ان کے والد صاحب پہلے ہی انگلینڈ آچکے تھے جبکہ وہ 1972ء میں یہاں آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں یہاں آیا تو ساؤتھ فیلڈ سکوئر میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی باقاعدہ مسجد بنی ہوئی تھی اور یہاں مولانا عبدالوہاب صدیقی صاحب نئے نئے آئے ہوئے تھے' انہیں پیر صاحب ہی نے یہاں بلوایا تھا۔ میرے والد صاحب بھی جمعیت کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے تھے اس لئے میں بھی پیر صاحب کی سرپرستی میں اس دینی اور فلاحی تنظیم کے ساتھ کام کرنے لگا۔ اس وقت سے اب تک پیر صاحب نے جو بھی ذمہ داری لگائی اسے میں نے پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہاں پیر صاحب کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

Marfat.com

ڈاکٹر ابو ظفر محمد عبد الغفار نوشاہی

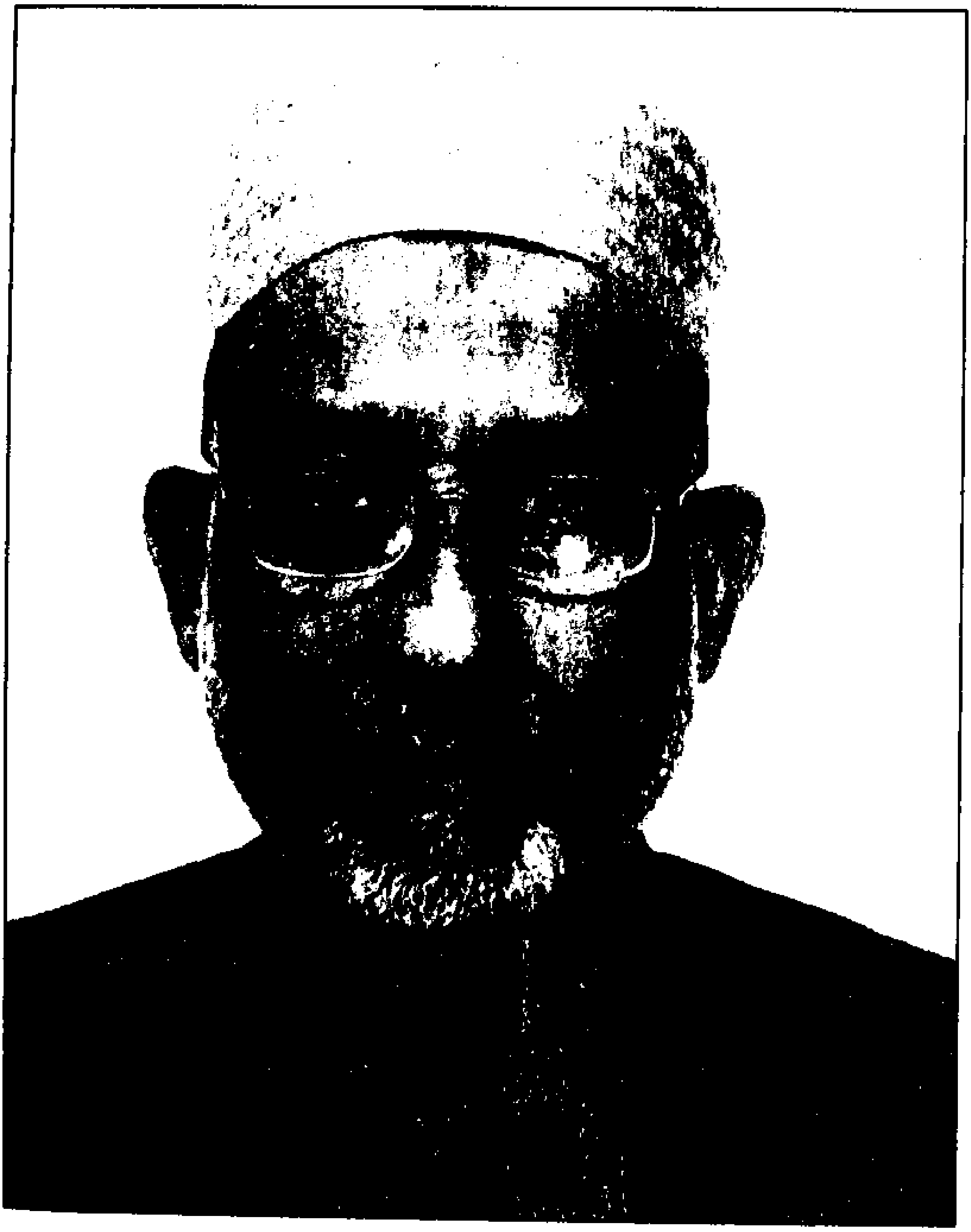

ڈاکٹر ابو ظفر محمد عبد الغفار صاحب نوشاہی 1977ء میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے حلقہ ارادت میں شامل ہو کر قادری نوشاہی سلسلہ سے وابستہ ہوئے۔ ان کا تعلق مغربی بنگال کے ایک مذہبی خاندان سے ہے۔ وہ 31 دسمبر 1933ء کو بصیرہاٹ کے مقام پر پیدا ہوئے۔ ان کے خاندان کے اکثر افراد چشتی سلسلہ کے ایک بڑے بزرگ کے مرید تھے اور ان کی ساس بھی چشتی سلسلہ کے ایک بڑے روحانی خانوادے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب برطانیہ میں مانچسٹر کے قریب وارنگٹن مسجد کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

Marfat.com

ڈاکٹر ابو ظفر محمد عبد الغفار صاحب نوشاہی کے والد گرامی ابو المسعود محمد عبد المعبود صاحب بھی ایک مذہبی شخصیت تھے' انہوں نے اپنے صاحبزادے کو ابتدائی دینی تعلیم کے لئے مقامی مدرسہ میں داخل کرایا۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نے 1949ء میں میٹرک' 1951ء میں انٹر سائنس اور 1957ء میں ایم بی بی ایس کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے وہ 1962ء میں انگلینڈ آئے اور انہوں نے 1970ء میں ایم آر سی پی کی ڈگری حاصل کی اور مانچسٹر کے قریب واقع ٹاؤن وارنگٹن میں بطور کنسلٹنٹ فزیشین ان کا تقرر ہو گیا۔

سلسلہ نوشاہیہ سے منسلک ہونے کے حوالہ سے ڈاکٹر عبد الغفار نوشاہی صاحب نے فرمایا کہ وہ 1977ء سے اب تک وارنگٹن کی مسجد کی انتظامی کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ 1979ء میں وہاں ایک امام کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے اس سلسلے میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی سے رابطہ قائم کیا۔ پیر صاحب نے امام کا مسئلہ تو حل کرا دیا لیکن ڈاکٹر صاحب پیر صاحب کی شخصیت اور کاموں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے پیر صاحب سے مستقل طور پر وابستگی اختیار کر لی اور وہ آپ سے بیعت کر کے سلسلہ نوشاہیہ میں شامل ہو گئے۔ اس دوران ڈاکٹر صاحب کو حضرت پیر سید ابو الکمال صاحب برق نوشاہی سے بھی ملاقاتوں کا شرف حاصل ہوتا رہا اور وہ ان کی شخصیت اور علم و فضل سے بے حد متاثر ہوئے۔

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی خدمات اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر ابو ظفر محمد عبد الغفار صاحب نے فرمایا کہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب اور جمعیت تبلیغ الاسلام کی دینی و ملی خدمات پر تبصرہ کرنا میرے لئے آسان نہیں ہے اور میں خود کو اس کا اہل نہیں پاتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کی جتنی خدمت انہوں نے کی ہے ماضی میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ بڑی تعداد میں علماء و مشائخ ان کی وساطت سے برطانیہ آئے' انہوں نے برطانیہ میں مساجد اور دینی مدارس کے قیام میں انتہائی اہم اور نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ برطانیہ کے مسلمانوں کے سماجی اور معاشرتی مسائل کے حل اور تعلیم و تدریس کے لئے بھی ان کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ ڈاکٹر ابو ظفر محمد عبد الغفار صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ پیر صاحب اور جمعیت تبلیغ الاسلام مسلمانوں کے لئے اپنی خدمات جاری رکھیں گے۔ ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نوشاہی نے بتایا کہ وہ اپنی دینی تعلیم اور استعداد بڑھانے کے لئے مذہبی کتب کا مطالعہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے موضوع پر انگلش میں لٹریچر اور کتابیں موجود ہیں اس لئے انہیں اس سلسلے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ وہ قبلہ پیر معروف حسین شاہ صاحب کے پاس پابندی سے حاضری دیتے ہیں اور مرکزی بزم نوشاہیہ کے زیر اہتمام ہونے والی تمام دینی و روحانی تقریبات خصوصاً "حضرت نوشہ گنج بخش" اور حضرت غوث الاعظم" کے اعراس میں پابندی سے شرکت کرتے ہیں۔ ہر ماہ گیارہویں شریف کی محفل میں بھی حاضری دیتے ہیں۔ ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نے فرمایا کہ ان کے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ بڑے صاحبزادے عارف عبد الغفار بھی قبلہ پیر صاحب سے بیعت ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ مولانا قاری مشتاق احمد قادری صاحب ان کی مسجد میں امامت و خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ وہ بہت اچھے عالم دین ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ قاری صاحب جمعہ کے موقعہ پر یا دیگر دینی تقاریب یا اہم مذہبی ایام پر ہونے والے اجتماعات سے جو خطاب کرتے ہیں بعد میں ڈاکٹر صاحب خود انگلش میں اس کا خلاصہ بیان کرتے ہیں تاکہ نوجوان اور بچے بھی ان باتوں کو اچھی طرح سے سمجھ سکیں۔

Marfat.com

حاجی محمد اشرف طاہر نوشاہی

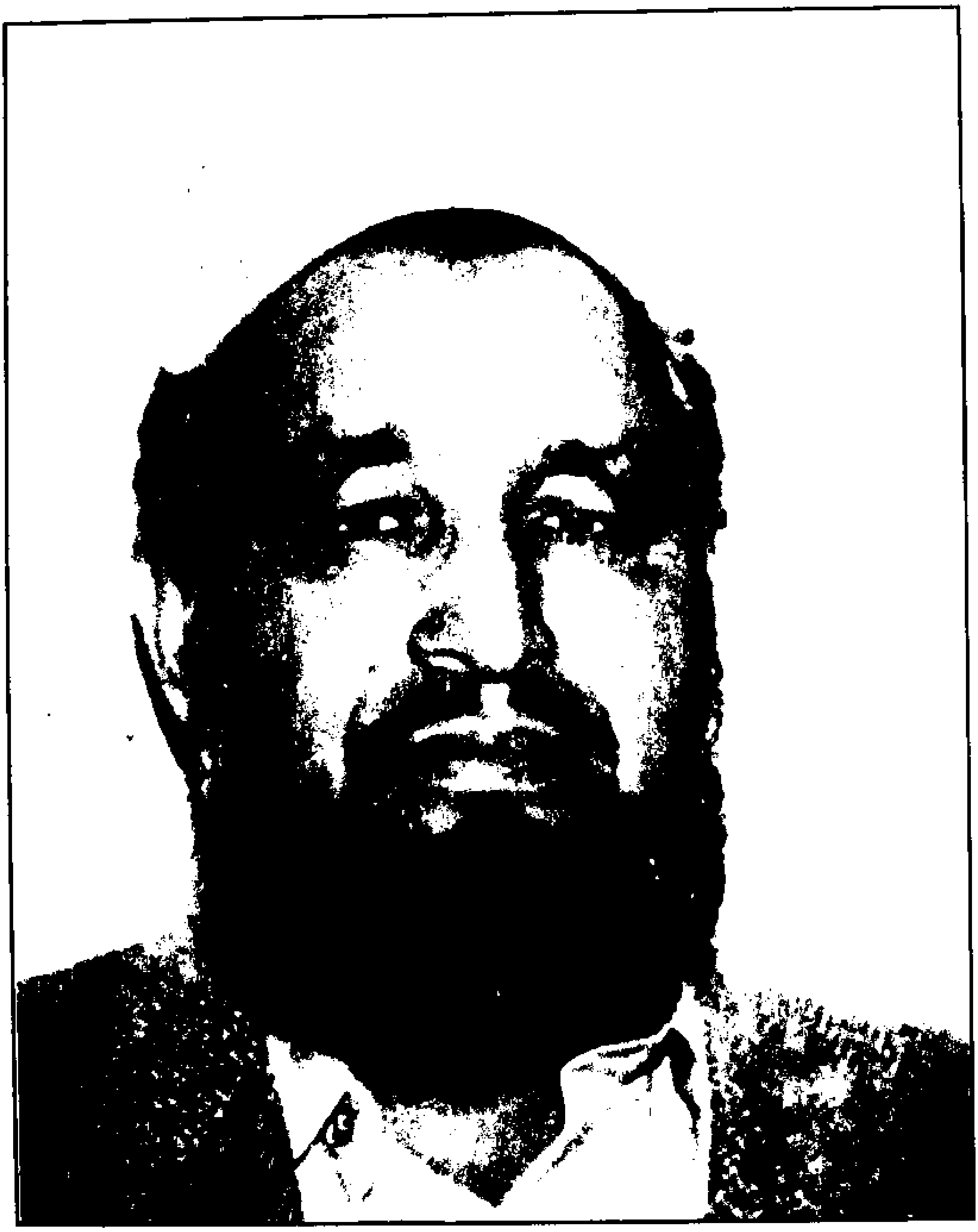

حاجی محمد اشرف طاہر صاحب نوشاہی 1961ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں۔ نوشاہی سلسلے سے ان کا تعلق کئی نسلوں سے ہے۔ وہ برطانیہ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی تنظیم جمعیت تبلیغ الاسلام کے پہلے ناظم اعلیٰ رہے اور آج بھی اس کے پلیٹ فارم سے تدریسی و تبلیغی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں۔

حاجی محمد صاحب اشرف طاہر نوشاہی 4 نومبر 1936ء کو راولپنڈی کو ٹھہ کلاں میں مورگاہ کے علاقہ

Marfat.com

حاجی محمد اشرف صاحب طاہر نوشاہی پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے ہمراہ حج پر روانگی سے قبل

میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام حاجی نادر خان صاحب ہے۔ میٹرک تک تعلیم اسلامیہ ہائی سکول سے اور ابتدائی دینی تعلیم جامع مسجد مورگاہ میں مفتی محمد صادق صاحب اور مولانا مستقیم اعوان صاحب سے حاصل کی۔ انہوں نے 1955ء میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے بڑے بھائی پیر سید ابوالکمال صاحب برق نوشاہی سے بیعت کی۔ حاجی محمد اشرف طاہر صاحب کے دادا پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے دادا سے اور والد حاجی نادر خان صاحب پیر صاحب کے والد گرامی پیر سید چراغ محمد شاہ صاحب نوشاہی سے بیعت تھے۔ حاجی اشرف طاہر صاحب اپنے مرشد کے بے حد معتقد ہیں' ان کی برطانیہ آمد بھی پیر صاحب ہی کے توسط سے 19 ستمبر 1961ء کو ہوئی۔ برطانیہ آکر وہ مستقل پیر صاحب کے ساتھ رہے' تاہم ذریعہ معاش کے طور پر پہلے ٹیکسٹائل انڈسٹری اور پھر ٹرانسپورٹ سے وابستہ رہے۔

برطانیہ میں دینی سرگرمیوں کے بارے میں حاجی اشرف طاہر صاحب نے فرمایا کہ شروع میں لوگوں کا مذہب کی طرف رجحان نہیں تھا اور انہیں گھروں سے بلانا پڑتا تھا تاہم جمعیت تبلیغ الاسلام اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی کوششوں سے پاکستان سے علماء اور حفاظ کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا اور لوگوں میں ذوق و شوق اور دینی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا۔ ابتدائی دور کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ شروع میں داڑھی رکھنے والوں کو برطانیہ میں لوگ کام پر نہیں رکھتے تھے یا نکال دیتے تھے۔ رمضان المبارک میں خاص طور پر صورتحال بہت عجیب ہوتی تھی۔ پہلے یہاں کے مسلمانوں کو رمضان المبارک اور عیدین کا پتہ نہیں چلتا تھا لیکن اب تو انگریزوں کو بھی رمضان المبارک اور ہماری عیدین وغیرہ کا علم ہوتا ہے۔ اسی طرح لباس کے حوالے سے بھی پہلے شلوار قمیض پہننے والوں کا مذاق اڑایا جاتا تھا لیکن اب صورتحال کافی مختلف ہے اور اب انگریز بھی ہمارے تہواروں میں شامل ہوتے ہیں۔ حاجی محمد اشرف طاہر صاحب نے فرمایا کہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کی کوششوں سے مساجد کی تعداد بھی بڑھی ہے اور اب وہ نمازیوں سے بھری ہوتی ہیں اس طرح یہاں ہماری آئندہ نسلیں محفوظ ہوگئی ہیں اور خوش آئند بات یہ ہے کہ نوجوان نسل میں دین کی رغبت میں اضافہ ہو رہا ہے تاہم جو بات اہمیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ برطانیہ

Marfat.com

برطانیہ میں بحیثیت امام و خطیب سب سے پہلے آنے والے عالم مولانا شاہ محمد صاحب المعروف ابوالمحمود نشتر صاحب' جمعیت تبلیغ الاسلام کی سپانسر شپ پر 15 اپریل 1971ء کو بریڈ فورڈ پہنچنے کے بعد جمعیت کے اس وقت کے سیکرٹری حاجی محمد اشرف طاہر صاحب نوشاہی اور ناظم مالیات حاجی یٰسین صاحب (دائیں جانب) کے ہمراہ - علامہ کے صاحبزادے محمود بھی ساتھ ہیں

میں مسلمان بچے اردو اور پنجابی وغیرہ اچھی طرح نہیں سمجھتے اس لئے اگر ہمارے علماء اور اساتذہ انہیں انگریزی میں تعلیم دیں تو بہت بہتر نتائج سامنے آسکتے ہیں اور آرہے ہیں' ورنہ اکثر جگہ صورتحال یہ ہوتی ہے کہ جمعہ کے دن مساجد بھری ہوتی ہیں لیکن امام صاحب کا خطاب نوجوانوں کی سمجھ میں نہیں آتا۔

دینی تعلیم کے لئے باقاعدہ سکولوں اور نصاب کے حوالے سے حاجی محمد اشرف طاہر صاحب نے اظہار خیال فرمایا کہ "مساجد میں بھی تعلیمی ادارے شروع ہو سکتے ہیں اور وہاں بھی دینی تعلیم دی جاسکتی ہے ضرورت صرف طریقہ کار اور بہتر نصاب ترتیب دینے کی ہے۔ مساجد میں رونما ہونے والے بعض ناخوشگوار واقعات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ایسے واقعات لوگوں کی کم علمی اور ناسمجھی کی وجہ سے ہوتے ہیں حالانکہ لوگوں کو یہ سوچنا اور سمجھنا چاہئے کہ مساجد اللہ کے گھر ہیں' ان کی خدمت کی جانی چاہئے اور یہ خدمت کسی نامزدگی یا عہدے کے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ دینی اداروں کے ساتھ تعاون کریں اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی کے ہاتھ مضبوط کریں جنہوں نے خود کو تبلیغ دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی نے حاجی محمد اشرف صاحب طاہر کے حوالے سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم شروع میں ایک ہی مکان میں ساتھ رہتے تھے اور ہم نے جب سے دینی سرگرمیاں شروع کیں حاجی صاحب ہمارے ساتھ رہے۔ 1963ء میں جمعیت تبلیغ الاسلام کی بنیاد رکھی گئی تو یہ بنیادی رکن تھے اور آج تک جمعیت تبلیغ الاسلام' ورلڈ اسلامک مشن اور مساجد و مدارس' غرض ہر سطح پر کاموں میں ان کا تعاون ہمارے ساتھ رہا ہے۔

Marfat.com

الحاج محمد حنیف قادری

الحاج محمد حنیف صاحب جن کا تعلق سلسلہ قادریہ سے ہے' 1969ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں' وہ اور ان کے والد گرامی الحاج منگا خان صاحب یہاں مساجد و مدارس کے قیام اور دینی و ملی خدمات میں سرگرم شخصیات اور اداروں کے ساتھ ہمیشہ بھرپور تعاون کرتے رہے ہیں اور انہیں کامیاب بنانے میں بھرپور حصہ لیتے رہے ہیں- حاجی محمد حنیف صاحب قادری اپنی کاروباری مصروفیات کے باوجود مسلمانوں کے اجتماعی مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل کی کوششوں میں دلچسپی لیتے ہیں-

الحاج محمد حنیف صاحب میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے' انہوں نے اپنے گاؤں بنگریلہ کے ہائی سکول سے میٹرک کیا- میرپور کالج سے ایف اے کرنے کے بعد وہ 1969ء میں برطانیہ آئے- ان کے والد صاحب 1960ء سے ہی برطانیہ میں تھے- حاجی محمد حنیف صاحب نے 1969ء میں برطانیہ آنے کے بعد کچھ عرصہ مختلف ملازمتیں کیں پھر کاروبار شروع کیا- ان کے والد صاحب برطانیہ آنے سے پہلے پاک فوج میں تھے' برطانیہ آکر انہوں نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی دینی سرگرمیوں اور مساجد و مدارس کے قیام کی کوششوں میں بھرپور تعاون کیا-

الحاج محمد حنیف صاحب نے 1994ء سے 1997ء تک ایک دفعہ عمرہ اور تین بار حج کی سعادت حاصل کی- ان کے والد محترم بھی اسلامی شعائر کے پابند تھے' انہوں نے کبھی نماز قضاء نہیں کی- انہوں نے پہلی بار 1971ء میں حج کیا پھر انہوں نے اور حنیف صاحب کی والدہ نے تین بار عمرہ اور دس بار حج کیا- الحاج محمد حنیف صاحب اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں' ان کے چھ بھائی اور ایک بہن ہیں- ان کے بھائی عزیز خان' عبدالحمید' محمد نجیب' محبوب خان' مقصود خان اور داؤد خان سب دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ مند ہیں- سب بہن بھائیوں نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے دینی تعلیم حاصل کی ہے- ان کے خاندان نے پیر صاحب کی دینی سرگرمیوں میں جو تعاون کیا ہے اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار سعادتوں سے نوازا ہے- ان کے والد صاحب کا انتقال 1995ء میں ہوا- حاجی محمد حنیف صاحب کی بچیاں بھی اچھی طرح دین سے واقف ہیں' قرآن پاک پڑھتی ہیں اور اردو اور عربی میں انہیں احادیث اور دینی کتابوں کے مطالعہ میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی-

برطانیہ میں علماء کو انگلش نہ آنے کے سبب جو دشواریاں پیش آتی ہیں ان کے بارے میں حاجی محمد حنیف صاحب قادری نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ جن علماء کو انگریزی نہیں آتی وہ بچوں کو صحیح طرح تعلیم نہیں دے پاتے جبکہ ان علماء کا یہ موقف ہوتا ہے کہ والدین اپنے بچوں کو اردو اور پنجابی وغیرہ سکھائیں- حقیقت یہ ہے کہ ہماری مساجد میں جب بچے جاتے ہیں تو وہ عربی اور اردو پڑھتے ہیں' علماء کرام ان کو پڑھا سکتے ہیں- گھروں میں ان کی والدہ اگر اردو اور عربی جانتی ہے تو وہ پڑھا سکتی ہے- انگلش کا مسئلہ

Marfat.com

سکول کی حد تک ہے یا ان بچوں کے لئے ہے جن کے گھروں میں اردو اور عربی کی تعلیم کی کوئی صورت نہیں ہے' انہیں یقیناً" انگلش میں دینی تعلیم دیئے جانے کی ضرورت ہے۔

مساجد میں بعض اوقات رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کے بارے میں الحاج محمد حنیف صاحب نے فرمایا کہ جہاں کہیں بھی کسی ایک گروپ یا آبادی کے لوگ جمع ہوں تو وہ چاہتے ہیں کہ مسجد میں ان کا ہولڈ ہو اور وہ اپنی مرضی سے مسجد کے نظام کو چلائیں حالانکہ مسجد کے نظام کو چلانا اکثریت یا برادری کی وجہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کی بنیاد تعلیمی اور انتظامی اہلیت پر ہونی چاہئے پھر بھی جو مساجد آزاد ہیں وہاں مسائل زیادہ ہیں اور جو مساجد کسی ادارے سے منسلک ہیں وہاں صورتحال پھر بھی بدرجہا بہتر ہے۔ عیدین کے موقع پر اختلافات کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ یہ موسمیات سے منسلک مسئلہ ہے' اس مسئلہ کا کوئی حل ضرور تلاش کیا جانا چاہیے۔

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی دینی و ملی خدمات کو سراہتے ہوئے الحاج محمد حنیف صاحب نے فرمایا کہ برطانیہ میں مسلمانوں کے لئے پیر صاحب کی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں انہوں نے نہ صرف یہ کہ ہمارے اہل خانہ کو بلکہ یہاں مسلمانوں کی نئی نسل کو دین کی سمجھ اور شعور عطا کیا۔ ان کی زندگی دین کی سربلندی کے لئے محنت سے عبارت ہے' آج یہاں ہر جگہ مساجد موجود ہیں۔ بریڈفورڈ میں ایک عظیم الشان مرکزی مسجد بھی بن رہی ہے جو انشاء اللہ بہت جلد مکمل ہو جائے گی۔ یہاں رمضان المبارک میں مساجد میں حفاظ کرام قرآن حکیم سناتے ہیں' ہر مسجد میں سو سے زیادہ نمازی ہوتے ہیں' جمعہ کی نماز میں تو اتنا رش ہوتا ہے کہ بعض اوقات جگہ نہیں ملتی۔ یہ سب پیر صاحب کی پر خلوص محنتوں کا نتیجہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں جو بھی علماء و مشائخ آئے ہیں انہوں نے دین اور مسلمانوں کی خدمت ہی کی ہے۔ ہمارے بچوں کو دین کی تعلیم دی ہے' مساجد بنائی ہیں اور انہیں آباد کیا ہے۔ تاہم پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی خدمات سب پر حاوی ہیں۔

الحاج محمد حنیف صاحب نے بیعت کے حوالہ سے بتایا کہ میں برطانیہ آنے سے پہلے ڈھوڈہ شریف گجرات میں پیر محمد شفیع صاحب سے بیعت ہو چکا تھا' ان کا سلسلہ قادریہ ہے اور اس طرح میں قادری سلسلے میں بیعت ہوں۔ نوجوان نسل کی دین سے رغبت اور مسلمانوں کو درپیش مسائل کے بارے میں حاجی محمد حنیف صاحب نے کہا کہ جہاں تک نئی نسل کا دین سے تعلق ہے تو سب سے پہلے یہ والدین پر منحصر ہے' جو لوگ کسی سلسلہ یا بزرگ سے وابستہ ہیں اور ان کا گھریلو ماحول مذہبی ہے تو 75 فیصد صورتوں میں ان کی اولاد راہ راست پر ہوتی ہے' جہاں صورتحال اس کے برعکس ہے وہاں نئی نسل دین سے دور اور معاشرتی خرابیوں کا شکار نظر آتی ہے۔ ہمارے علماء کرام اور دینی ادارے اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ نوجوان نسل کی ہر ممکن رہنمائی کی جائے' بہرحال اس ضمن میں والدین کو بنیادی کردار ادا کرنا ہو گا۔

اس سوال کے جواب میں کہ بعض حلقوں کے نزدیک برطانیہ میں مساجد بہت بن چکی ہیں' اب اداروں اور اسلامی سکولوں کی ضرورت ہے حاجی محمد حنیف صاحب نے فرمایا کہ میں اس خیال سے اصولی طور پر

Marfat.com

متفق ہوں لیکن اس میں کچھ مسائل اور پابندیاں ہیں جہاں تک بچوں کا تعلق ہے وہ سولہ سال تک صبح نو بجے سے لے کر شام تین بجے تک یہاں کے ماحول کے مطابق سکول میں تعلیم حاصل کرتے ہیں' اسکے بعد جب بچہ سولہ سال سے زیادہ ہو جائے تو اسے مستقل طور پر دینی سکولوں میں بھیجا جا سکتا ہے۔ جہاں تک انگلش کا تعلق ہے تو برطانیہ میں رہنے کے لئے انگلش کی تعلیم ضروری ہے' اگر ہمارے بچے ڈاکٹر' انجینئر' وکیل نہیں بنیں گے تو ہم پیچھے رہ جائیں گے۔ مسلمانوں کے لئے معیاری سکولوں اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ دینی تعلیم کے لئے جامع منصوبہ بندی سے کام کرنے کی ضرورت ہے' جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم نے پاکستانی اور کشمیری برادری بلکہ مسلمانوں کے جس ادارے اور تنظیم کو بھی ہماری مدد اور تعاون کی ضرورت ہوئی ہے' حتیٰ المقدور تعاون فراہم کیا ہے' اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی کوششیں اور مقاصد صحیح ہیں تو ہم ان کی مالی اور سماجی مدد کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رہے اور ہم اپنی نئی مرکزی مسجد کو آباد دیکھیں۔ یہ جمعیت تبلیغ الاسلام کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے مساجد تک رسائی اور دینی تعلیم کو اس ملک میں مسلمانوں کے لئے آسان بنا دیا ہے۔ اس موقع پر پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نے حاجی محمد حنیف صاحب اور ان کے والد گرامی الحاج منگا خان صاحب مرحوم کی دینی خدمات اور کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ 1963ء میں جب سے جمعیت تبلیغ الاسلام قائم ہوئی ہے اس وقت سے اس خاندان کا تعان ہمارے ساتھ شامل حال رہا ہے۔ حاجی حنیف صاحب کے والد گرامی نے جو آج ہم میں موجود نہیں ہیں' جمعیت کے تمام ابتدائی مراکز کے لئے قرضہ حسنہ اور عطیات کی صورت میں تعاون کیا۔ اس زمانے میں دینی کاموں کے لئے وقت اور پیسے سے مدد کرنا ایک مشکل مرحلہ تھا کیونکہ یہاں مسلمانوں کی تمام تر دلچسپی اپنے کاروبار اور روزگار میں تھی۔ مساجد اور مدرسوں کی ضرورت اس شدت سے محسوس نہیں کی گئی تھی لیکن حاجی حنیف صاحب کے والد ایک نیک سیرت اور اہل دل شخصیت تھے' انہوں نے ہر مشکل وقت میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ بریڈ فورڈ میں جتنی مساجد بھی قائم ہوئی ہیں' ان میں اس خاندان کا تعاون شامل رہا ہے۔ اب حاجی محمد حنیف صاحب بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں انہوں نے نہ صرف قرض حسنہ کی صورت میں تعاون کیا ہے بلکہ کئی بار ہمیں بڑے بڑے عطیات بھی دیئے ہیں ان کا تعاون ہمارے لئے بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

Marfat.com

خلیفہ حاجی محمد اقبال قادری

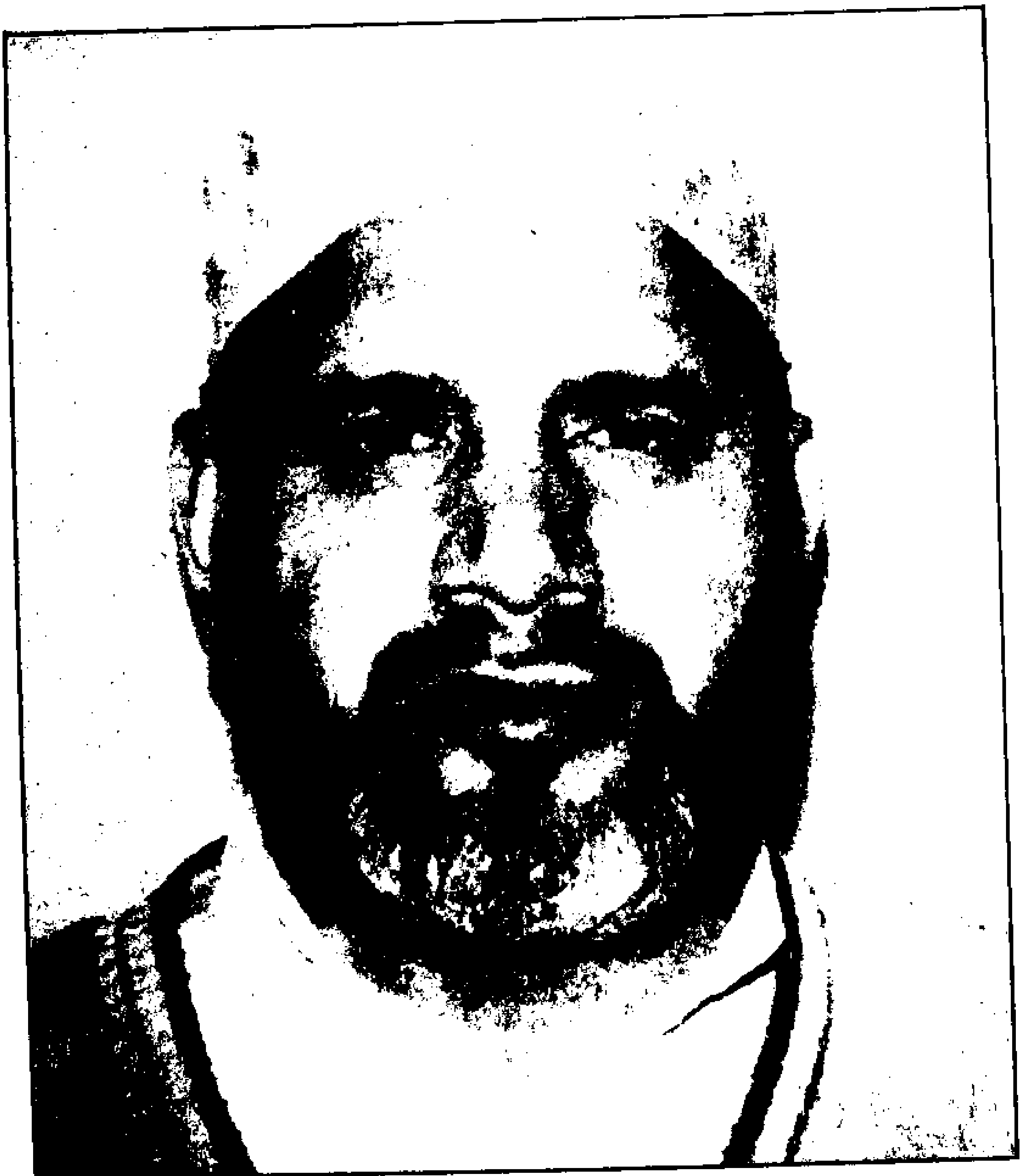

خلیفہ حاجی محمد اقبال صاحب قادری انتہائی دیندار اور مذہبی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ تبلیغ دین میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ مساجد کی تعمیر اور دینی اداروں کے قیام میں بڑھ چڑھ کر تعاون کرتے ہیں ان کا تعلق دربار عالیہ دیول شریف سے ہے۔ ان کے والد گرامی الحاج چوہدری دیوان علی صاحب مرحوم بھی انتہائی دیندار اور مذہبی شخصیت تھے۔ حاجی محمد اقبال صاحب قادری دسمبر 1949ء میں بھڑکیں ضلع و تحصیل میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے 1970ء میں میرپور ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا جبکہ دینی تعلیم بھی میرپور ہی میں مولانا شیر عالم صاحب سے حاصل کی۔ 9 فروری 1965ء کو وہ برطانیہ بریڈفورڈ آگئے اور یہاں انہوں نے مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام بریڈفورڈ 8 میں حافظ قاری مصری خان صاحب

Marfat.com

حاجی محمد اقبال صاحب قادری کے والد گرامی الحاج دیوان علی صاحب مرحوم نماز عید الفطر کے بعد دعا فرما رہے ہیں

سے مزید دینی تعلیم حاصل کی۔ حاجی محمد اقبال صاحب قادری ہمیشہ سے اپنے والد بزرگوار کی طرح دینی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ آپ 1970ء میں پیر محمد عبد المجید صاحب خضری آف دیول شریف کے دست مبارک پر بیعت ہو کر قادری سلسلے میں شامل ہوئے اور خلافت سے بھی سرفراز ہوئے۔ آپ نے پہلا حج 1991ء میں اور دوسرا حج 1997ء میں ادا کیا۔ خلیفہ حاجی محمد اقبال صاحب قادری کے والد گرامی الحاج چوہدری دیوان علی مرحوم 1962ء ہی میں بریڈ فورڈ انگلینڈ آ گئے تھے' وہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے بانی رکن تھے اور پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے قریبی ساتھی اور معتمد تھے' انہوں نے ہمیشہ مساجد اور دینی اداروں کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے 1972ء میں فریضہ حج ادا کیا تھا۔ حاجی محمد اقبال قادری صاحب بھی دینی و تبلیغی کاموں میں انتہائی خلوص اور تندہی سے حصہ لیتے ہیں' بڑے صاف گو

Marfat.com

انسان ہیں' عبادات کا خاص خیال رکھتے ہیں اور زیادہ وقت ذکرالٰہی میں گزارتے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام عائشہ بی بی اور اہلیہ محترمہ کا نام زرینہ بی بی ہے۔ آپ کے تین صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہیں۔

حاجی محمد اقبال صاحب قادری نے گفتگو کے دوران فرمایا کہ برطانیہ میں دین اسلام کا بول بالا کرنے میں پاکستان اور آزاد کشمیر سے ہجرت کر کے آنے والے علماء اور مشائخ کا انتہائی اہم کردار ہے اور ان کی خدمات کو کسی طور پر بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا تاہم انہوں نے کہا کہ اس سرزمین پر مساجد اور دینی اداروں کے قیام میں پاکستان اور آزاد کشمیر سے آنے والے ان محنت کشوں کی قربانیوں کو بھی کسی صورت میں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا جنہوں نے اپنے خون پسینے کی کمائی میں سے دین کی خدمت کے لئے بڑھ چڑھ کر عطیات دیئے اور کبھی بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ یہاں آنے والے علماء و مشائخ کی مہمانداری اور خدمت میں بھی انتہائی فراخدلی اور وسیع القلبی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آج یہاں کے مسلمان اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ اس سرزمین پر انتہائی عالی شان مساجد اور دینی ادارے قائم ہیں جہاں وہ اور ان کے بچے اپنے دینی فرائض انجام دیتے ہیں۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نوجوان نسل کو دین سے قریب رکھنے اور موجودہ معاشرتی صورت حال کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے خلیفہ حاجی محمد اقبال صاحب قادری نے فرمایا کہ یہ انتہائی اہم اور ہر مسلمان خاندان کے لئے غور طلب مسئلہ ہے۔ موجودہ صورت حال کے بارے میں نہ تو کسی طبقہ واحد کو ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے اور نہ آئندہ بہتری کے لئے کسی ایک طبقہ پر ذمہ داری ڈالی جاسکتی ہے۔ اگر ہم یہاں اپنی آنے والی نسلوں کو دین سے قریب رکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے والدین علماء و مشائخ اور سماجی و فلاحی کام کرنے والے لوگوں کو مل کر مربوط انداز میں کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پہلی ذمہ داری والدین کی ہے اگر وہ خود کو مثال بنا کر پیش کریں گے تب ہی ان کے بچے ان کی بات سننے پر آمادہ ہوں گے اس کے بعد علماء اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہاں کے بچوں کو ان کی نفسیات کے مطابق اچھی بات سننے اور اس پر عمل کرنے پر آمادہ کریں۔ حاجی محمد اقبال صاحب نے فرمایا کہ ہمیں یہاں کے نظام تعلیم اور حالات کار کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ بچوں کے لئے ایک ایسا مختصر اور جامع دینی نصاب بھی مرتب کیا جانا چاہئے کہ وہ تھوڑے وقت کے لئے ہی مسجد یا مدرسہ میں آکر دین کی بنیادی باتوں اور اصولوں سے پوری طرح آگاہ ہوسکیں۔

ایک سوال کے جواب میں حاجی محمد اقبال صاحب قادری نے فرمایا کہ اگر دینی کاموں اور دینی معاملات میں صرف دین کی خدمت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی خوشنودی کے حصول کا جذبہ کار فرما ہو تو کبھی بھی کسی دینی معاملہ یا کسی مسجد یا دینی ادارہ میں اختلافات یا تنازعات پیدا نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم مسجد کی خدمت کر رہے ہیں تو ہمیں یہ سوچ کر کرنی چاہئے کہ ہم اللہ کے گھر کی خدمت کر رہے ہیں اور اللہ کے بندوں کو اس کے گھر میں عبادت کی سہولت فراہم کرنے کے لئے کر رہے ہیں اور اس کا اجر اللہ رب العزت ہی ہمیں دے گا۔

Marfat.com

الحاج چوہدری محمد انور

الحاج چوہدری محمد انور صاحب بریڈ فورڈ کی ان دینی شخصیات میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں جن میں دین کی خدمت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ وہ 1972ء میں جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ ہوئے اور اب تک مسلسل اس پلیٹ فارم سے نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

الحاج چوہدری محمد انور صاحب یکم جنوری 1936ء کو پیر خانہ نزد کاکڑہ ضلع میرپور ریاست جموں و

Marfat.com

کشمیر میں پیدا ہوئے۔ اس جگہ کا موجودہ نام بہادر موڑ ہے۔ چوہدری صاحب نے پوٹھہ مڈل سکول میں تعلیم پائی جبکہ دھمیال کے مولانا احمد دین صاحب سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔ پاکستان میں انہوں نے 6 برس اپنا کاروبار کیا جبکہ انہوں نے 4 سال آزاد کشمیر آرمی اور ایک سال پاکستان آرمی میں خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں وہ 9 جون 1961ء کو بریڈ فورڈ برطانیہ آ گئے۔ انہوں نے یہاں 16 سال تک مختلف فیکٹریوں میں کام کیا۔

الحاج چوہدری محمد انور صاحب 1972ء میں جمعیت تبلیغ الاسلام میں شامل ہوئے۔ تبلیغ الاسلام جامع مسجد براونگ سٹریٹ، جامع مسجد تبلیغ الاسلام شیر برج روڈ اور جامع مسجد ملت اسلامیہ بریڈ فورڈ 7 میں آپ نے نمایاں کردار ادا کیا اور مختلف اوقات میں اداروں کے صدر رہے۔ مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام ویسٹ گیٹ بریڈ فورڈ 1 میں بھی بھرپور تعاون کرتے رہے۔ چوہدری صاحب جمعیت تبلیغ الاسلام کے تین مراکز کے ٹرسٹی رہے ہیں جبکہ اسلامک مشنری کالج اور ورلڈ اسلامک مشن میں بھی انہوں نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے تھارنٹن روڈ میں بھی دینی خدمات انجام دیں۔ چوہدری صاحب نے دسمبر 1978ء میں پہلا حج کیا، اب تک وہ 8 بار حج بیت اللہ اور ایک بار عمرہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں، آپ نے اپنے گاؤں میں ایک مسجد اور ایک دینی مدرسہ بھی قائم کیا ہے۔

الحاج چوہدری محمد انور صاحب پاکستان کمیونٹی سنٹر بریڈ فورڈ کے ٹرسٹی اور صدر اور کونسل برائے مساجد بریڈ فورڈ کے رکن بھی رہے ہیں۔ آپ کے والد کا نام منگا خان صاحب ولد سادہ خان صاحب اور آپ کی والدہ کا نام فضل بی بی بنت بگا خان صاحب ہے، آپ کی دادی محترمہ کا نام جیونی ہے۔ چوہدری صاحب کی شادی خانہ آبادی 10 اپریل 1957ء کو راج بیگم بنت حیات علی صاحب سے ہوئی جو چک ریام سے تعلق رکھتی ہیں، ان کی والدہ کا نام رجی بیگم ہے۔ چوہدری محمد انور صاحب کے پانچ صاحبزادے ذوالفقار علی خان، سرفراز علی خان، حافظ مسعود انور، داؤد انور، محبوب انور اور ایک صاحبزادی حافظہ ناہید کوثر ہیں۔ چوہدری صاحب کے صاحبزادے ان کے کاروبار کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

مولانا حافظ محمد سلیم اختر صاحب نقشبندی، قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی اور مولانا حافظ قاری رجب علی قادری کے ساتھ

Marfat.com

خلیفہ الحاج صوفی محمد یعقوب قادری نوشاہی

الحاج خلیفہ صوفی محمد یعقوب صاحب قادری نوشاہی 1964ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور گزشتہ 36 برس سے تبلیغ واشاعت دین کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کی سربراہی میں اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے انہوں نے برطانیہ کے مختلف شہروں میں نمایاں دینی خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ فلاحی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ وہ 12 مرتبہ حج اور عمرے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ 1971ء میں جب وہ علامہ ابوالمحمود صاحب نشتر کی قیادت میں حج پر جانے والے قافلے کے ساتھ گئے تو انہیں ابواہ شریف میں حضورؐ کی والدہ ماجدہ کی آخری آرامگاہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس قافلہ میں قاری خوشی محمد الازہری مرحوم بھی شامل تھے۔

الحاج محمد یعقوب صاحب نوشاہی 1949ء میں آزاد کشمیر کے ضلع میرپور کی تحصیل ڈڈیال کے موضع گنجوٹ میں پیدا ہوئے' ان کے والد کا نام الحاج محمد صابر قادری ہے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم آزاد کشمیر اور پاکستان میں ہی حاصل کی اور 1964ء میں برطانیہ آگئے' برطانیہ آنے کے بعد بھی مقامی سکولوں میں حصول تعلیم اور مختلف فیکٹریوں میں کام کا سلسلہ جاری رہا ساتھ ساتھ تبلیغ دین کا کام بھی ہوتا رہا۔ اولڈھم میں مولانا محمد حسین صاحب کی مسجد سے بھی

Marfat.com

الحاج صوفی محمد یعقوب صاحب قادری بچپن میں اپنے
والد گرامی الحاج محمد صادق صاحب قادری کے ساتھ

صاحبزادہ محمد شفیع صاحب قادری' پیر صاحب ڈھوڈا شریف
دائیں جانب کونے میں صوفی محمد یعقوب صاحب قادری ہیں

تین سال وابستگی رہی۔ الحاج محمد یعقوب صاحب نوشاہی اور راؤ شمشیر علی خان صاحب مختلف شہروں میں جا کر جلسے کرتے اور اسلامی لٹریچر تقسیم کرتے۔ راؤ شمشیر علی خان صاحب تبلیغی مقاصد کے لئے دعوت کے نام سے ایک رسالہ بھی نکالتے تھے۔ اس وقت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی سربراہی و رہنمائی میں جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ میں کام کر رہی تھی اور اس کی سرگرمیاں پورے زور و شور سے جاری تھیں لیکن اولڈھم میں اس کی کوئی شاخ موجود نہیں تھی۔ چنانچہ حاجی محمد یعقوب صاحب نوشاہی نے 1971ء میں چند دیگر ساتھیوں کے تعاون سے اولڈھم میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے نام سے ایک ٹرسٹ قائم کیا اور اس مقصد کے لئے ایک عالی شان عمارت کی بنیاد بھی رکھی گئی اس کے ساتھ ہی اولڈھم میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے قیام کے بارے میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کو مطلع کیا گیا اور پھر ان کی رہنمائی میں تبلیغ دین کے کام کو آگے بڑھایا گیا۔ پیر صاحب نے اس سلسلے میں ان کی بھرپور سرپرستی کی۔ الحاج محمد یعقوب صاحب نوشاہی کی بڑی خواہش تھی کہ اس ادارے میں ایک جامع لائبریری بھی ہونی چاہئے چنانچہ یہ شعبہ انہی کے سپرد کر دیا گیا اور لائبریری کے قیام کے لئے ابتدائی طور پر پیر صاحب نے خود 250 پاؤنڈ کا عطیہ دیا' اس طرح وہاں ایک عمدہ لائبریری قائم کی گئی۔ اب ادارے کی عظیم الشان عمارت میں بھرپور طور پر دینی کام ہو رہا ہے۔ تین چار علماء تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں اور بہت بڑی تعداد میں بچے وہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

حضرت پیر سید ابو الکمال صاحب برق نوشاہی سے اپنی وابستگی کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے الحاج محمد یعقوب صاحب نوشاہی نے بتایا کہ وہ 1978ء میں پہلی مرتبہ برطانیہ تشریف لائے تو ہم نے پروگرام بنایا کہ انہیں اولڈھم میں بلوایا جائے' مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ میں انہیں بریڈ فورڈ سے لے کر آؤں اس ضمن میں سفر کے لئے روانگی سے دو تین روز قبل میں نے یہ خواب دیکھا تھا کہ میں کسی دربار سے گزر رہا ہوں وہاں دو قبریں چھوڑ کر تیسری قبر کے قریب ایک ہاتھ دکھائی دیا جس نے مجھے اشارے سے کہا کہ سامنے جو بزرگ ہیں ان سے بیعت کر لو اس وقت تک میں نے پیر صاحب کو نہیں دیکھا تھا۔ میں عالم خواب میں ہی آگے بڑھا تو ایک وسیع عمارت میں پیر صاحب خطاب فرما رہے تھے' میں ان کے قدموں میں گر گیا انہوں نے خطاب چھوڑ کر مجھے اٹھایا اور تھپکی دی جس پر میری آنکھ کھل گئی۔

Marfat.com

صوفی محمد یعقوب صاحب قادری نوشاہی حضرت پیر سید ابوالکمال شاہ صاحب برق نوشاہی اور صوفی محمد یسین صاحب کے ساتھ

تین دن کے بعد جب میں پیر صاحب کو لینے گیا تو میں نے دیکھا کہ یہ وہی شخصیت ہیں جنہیں میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ جب میں نے یہ واقعہ پیر معروف حسین شاہ صاحب کو بتایا تو انہوں نے پیر صاحب سے کہا کہ آپ اس پر توجہ فرمائیں چنانچہ پیر ابوالکمال برقؒ نے مجھ سے کہا کہ نوشہؒ پیر کی طرف سے تمہیں حکم ملا ہے کہ اس سلسلے میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ 1978ء میں سلسلہ نوشاہی میں شامل ہو گیا۔ جمعیت تبلیغ الاسلام کے لئے تو میں پہلے بھی کام کر رہا تھا لیکن پیر صاحب سے بیعت کے بعد باقاعدہ سلسلہ شروع کیا۔ میں دوبارہ ڈوگہ شریف (گجرات) گیا تو مجھے پیر صاحب کے پاس رہنے کا موقع بھی ملا میں 1966ء سے 1982ء تک اولڈھم میں رہا۔ پھر کاروباری سلسلے میں 1984ء میں مانچسٹر آیا جس کے بعد سے یہاں ہوں تاہم پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے مسلسل رابطہ رہتا ہے اور ان کی رہنمائی میں دینی خدمات کا سلسلہ چل رہا ہے۔

اپنی دینی سرگرمیوں کے حوالے سے خلیفہ حاجی محمد یعقوب صاحب قادری نوشاہی نے کہا ہم نے یہاں بزم غلامان مصطفےٰؐ کے نام سے ایک تنظیم قائم کی ہے ایک اور تنظیم بزم عاشقان مصطفےٰؐ کے نام سے بھی ہے جس میں عہدیدار مقرر نہیں کئے گئے ہیں۔ میں اس کے بانی ارکان میں شامل ہوں۔ دوسرے دوستوں میں چوہدری ریاض صاحب، چوہدری یوسف صاحب، تبریز صاحب اور وحید صاحب شامل ہیں۔ اب تنظیم میں 14 افراد شامل ہو چکے ہیں۔ ہم ہر ہفتے محفل میلاد منعقد کرتے ہیں جس میں نعت خوانی اور دعا ہوتی ہے اس کے علاوہ ہم ہر ہفتہ دس دس پونڈ جمع کرتے ہیں اور ایک آدمی کو دیتے ہیں جو اپنے علاقے میں مستحق افراد میں تقسیم کر دیتا ہے۔ مقامی مسجد سے بھی ہمارا تعلق ہے، عبیدالرحمٰن ٹرسٹ مسجد سے بھی جہاں حضرت مولانا قمرالزماں اعظمی صاحب خطیب ہیں، ہمارا تعاون جاری رہتا ہے۔

مانچسٹر میں تبلیغ دین اور مسلک کے فروغ کی کوششوں کے ضمن میں الحاج محمد یعقوب صاحب قادری نوشاہی نے فرمایا کہ "اگرچہ متعدد افراد کام کر رہے ہیں لیکن سب سے نمایاں نام راجہ گلفراز صاحب کا ہے جو علماء کرام اور

Marfat.com

مشائخ عظام کی مہمان نوازی میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ان کی بڑی خدمات ہیں۔عبیدالرحمن ٹرسٹ' پھر مسجد اور انجمن غوثیہ' غرض وہ ان سب اداروں سے وابستہ رہے ہیں۔وہ عبیدالرحمن ٹرسٹ کی مسجد کے بانیوں میں شامل ہیں' وکٹوریہ پارک کی مسجد بنانے میں بھی انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قربانیاں دیں ہیں۔"

برطانیہ میں مسلمانوں کے مستقبل کے حوالے سے انہوں نے فرمایا کہ "ہر مکتب فکر کے لوگ دین کی خدمت کرنے کی کوشش کررہے ہیں جس کے نتیجہ میں کافی تعداد میں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا ہے۔میں خود بھی ان کوششوں میں شامل رہا ہوں۔ہماری کوششوں سے ایک عیسائی جیمز کوہن مسلمان ہوا ہم نے اس کا نام محمد اعظم رکھا' ایک پاکستانی لڑکی سے اس کی شادی کرائی اور اب وہ ایک مسلمان کی حیثیت سے رہ رہا ہے۔اس کے علاوہ بھی ہم مانچسٹر میں دین کی تعلیم کے لئے کوششیں کررہے ہیں تاہم والدین کی طرف سے مناسب توجہ نہ دئے جانے کے سبب کچھ بچوں میں آوارہ گردی اور دین سے دوری کا رجحان ہے والدین کو چاہئے کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔بچوں کو مسجد کی طرف راغب کریں خود مساجد میں جائیں تو بچوں کو بھی لے کر جائیں۔خوش آئند بات یہ ہے کہ مساجد میں بچوں کی تعلیم کا معقول انتظام کیا جارہا ہے۔عبیدالرحمن ٹرسٹ نے جو نیا تعلیمی سلسلہ شروع کیا ہے انشاء اللہ اس کے اچھے نتائج نکلیں گے پھر جو علماء و مشائخ یہاں آتے ہیں ان کی بھی خدمات ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر فرد اپنی بساط کے مطابق کام کررہا ہے"۔

الحاج محمد یعقوب صاحب قادری نوشاہی نے فرمایا کہ "جہاں تک برطانیہ میں مجموعی طور پر دینی خدمات کا تعلق ہے تو اس ضمن میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی خدمات آئندہ نسلیں بھی یاد رکھیں گی جنہوں نے جمعیت تبلیغ الاسلام قائم کی' ورلڈ اسلامک مشن قائم کیا' مسلک اہل سنت کے لئے نہ صرف برطانیہ بلکہ دنیا بھر میں کام کیا جسے فراموش نہیں کیا جاسکے گا۔مجھے حرم شریف میں بہت سے لوگ ملتے ہیں جو پیر صاحب کی خدمات کو بے حد سراہتے ہیں"۔

الحاج صوفی محمد یعقوب صاحب قادری نوشاہی نے فرمایا کہ جمعیت تبلیغ الاسلام اولڈھم کے پلیٹ فارم سے جن ساتھیوں کی خدمات بہت نمایاں ہیں ان میں مولانا محمد حسین صاحب اور صوفی محمد یٰسین صاحب سرفہرست ہیں ان کے علاوہ ہمیں جن دوسرے ساتھیوں کا بہت تعاون حاصل رہا ہے ان میں قاری عبدالشکور ہزاروی صاحب' الحاج چوہدری عبدالغفور صاحب' الحاج محمد صادق قادری نوشاہی صاحب' صوفی طالب حسین صاحب مغل' ریاض احمد صاحب' محمد یوسف صاحب' الحاج منگا خان صاحب' چودھری عبدالحمید صاحب' محمد بنارس صاحب' محمد یوسف صاحب' الحاج محمد پرویز صاحب' سعید احمد صاحب' اصغر علی صاحب' صوفی قادری محمد حسین صاحب اور صوفی محمد یٰسین صاحب شامل ہیں نئے ساتھیوں میں ذوالفقار صاحب' محمود صاحب' ثقلین صاحب' لیاقت صاحب' رحمٰن صاحب' صوفی عارف صاحب' اور چودھری مظہر صاحب نے اولڈھم میں کافی کام کیا ہے۔

الحاج صوفی محمد یعقوب صاحب قادری نے بتایا کہ انہوں نے بزم عاشقان مصطفےٰ کے زیر اہتمام ایک کتاب نوائے عاشقان مصطفےٰ بھی مرتب کی اور شائع کرائی جو رسول اکرمؐ کے حضور منتخب منظوم نذرانہ عقیدت پر مشتمل ہے اس کتاب کو برطانیہ کے دینی حلقوں میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

Marfat.com

حاجی چوہدری برکت علی

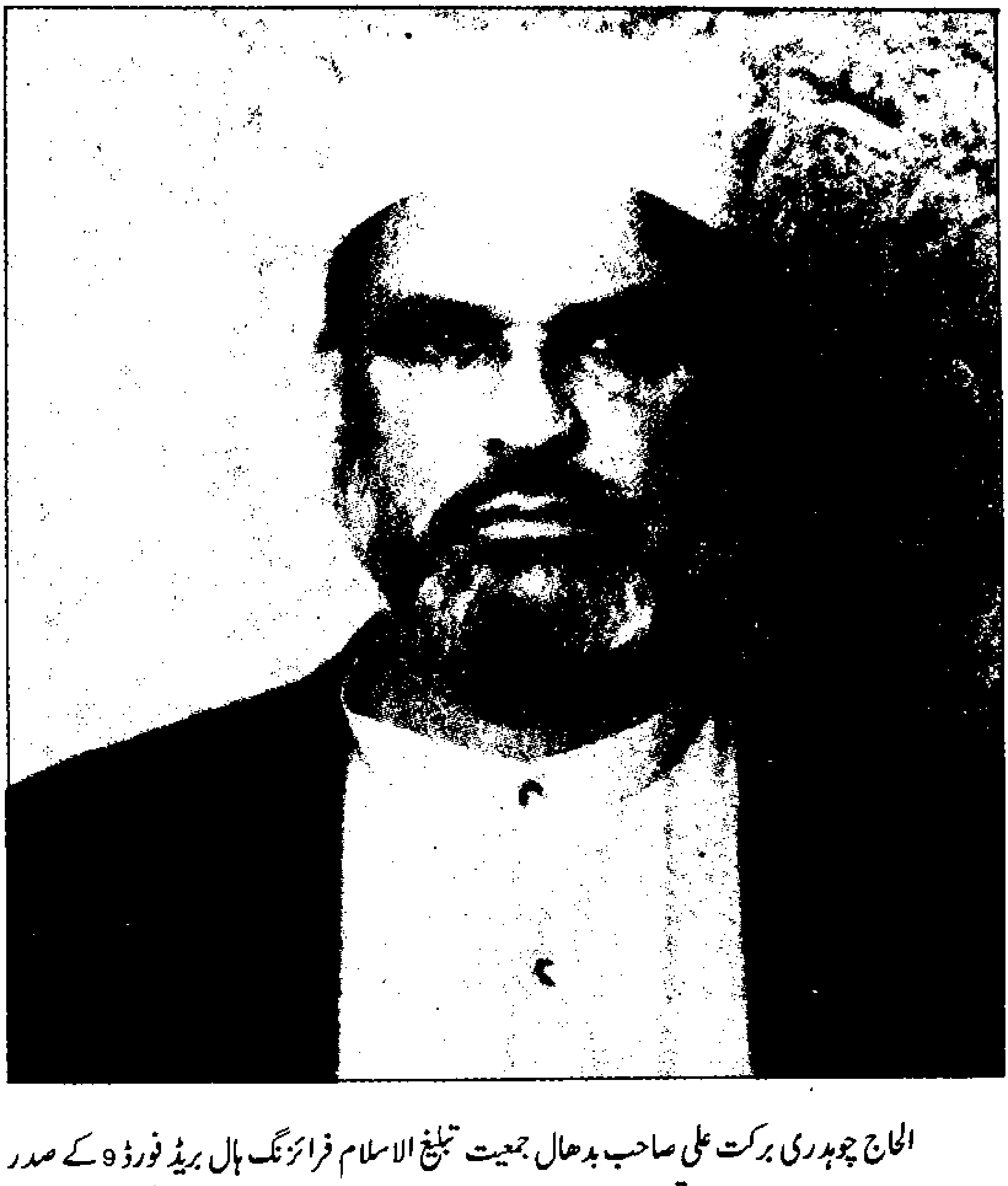

الحاج چوہدری برکت علی صاحب بدھال جمعیت تبلیغ الاسلام فرائزنگ ہال بریڈ فورڈ 9 کے صدر ہیں اور 1957ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں' وہ نہ صرف برطانیہ میں مسلمانوں کے مذہبی' تعلیمی' سماجی اور معاشی مسائل کا مکمل ادراک رکھتے ہیں بلکہ انہوں نے ان مسائل کے حل میں بے پناہ خدمات بھی انجام دی ہیں خاص طور پر برطانیہ میں مساجد اور دینی اداروں کے قیام اور ان کے استحکام میں مالی طور پر بے حد تعاون کیا ہے۔ وہ مبلغ اسلام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف قادری نوشاہی کے سکول کے زمانے سے ساتھی ہیں اور خاندانی تعلق اور دوستی کے حوالے سے انہوں نے برطانیہ میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے پیر صاحب کی کوششوں میں بھی ہر ممکن تعاون فراہم کیا ہے۔ چوہدری برکت علی صاحب کا خاندان

Marfat.com

ایک علمی پس منظر رکھتا ہے۔ دینی و تعلیمی سرگرمیوں کے فروغ میں ان کی کوششیں لائق ستائش بھی ہیں اور قابل تقلید بھی۔

الحاج چوہدری برکت علی صاحب بدھال چک سواری آزاد کشمیر کے علاقے تنگ دیو کے رہنے والے ہیں۔ ان کے والد گرامی کا نام چوہدری محمد خان صاحب ہے جن کا وصال ہو چکا ہے۔ چوہدری برکت علی صاحب نے 1957ء میں چکسواری سے میٹرک کیا۔ قرآنی تعلیم بھی سکول کے زمانے میں ہی حاصل کی۔ ان کے بزرگوں اور خاندان میں بیشتر افراد تعلیم یافتہ اور اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ ان کے دادا نائب تحصیلدار تھے جبکہ بتایا چوہدری ٹخی ولایت صاحب نے 1935ء میں علی گڑھ سے ڈبل ایم اے اور ایل ایل بی کیا تھا جس کے بعد وہ سیشن جج مقرر ہوئے ' تاہم اس تقرری کے تین دن بعد ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ آزاد کشمیر اسمبلی کے سپیکر چوہدری عبدالمجید صاحب ان کے چچا زاد بھائی ہیں' ایک چچا زاد بھائی آزاد کشمیر میں ڈائریکٹر ایجوکیشن اور دوسرے وکیل ہیں۔

الحاج چوہدری برکت علی صاحب ساڑھے پندرہ سال کی عمر میں میٹرک کرنے کے فوراً بعد اکتوبر 1957ء میں برطانیہ آ گئے تھے۔ ان کے بڑے بھائی چوہدری محمد سجاول خان صاحب اور خاندان کے کچھ اور افراد پہلے سے برطانیہ میں موجود تھے۔ چوہدری سجاول خان صاحب مرکزی جامع مسجد تبلیغ الاسلام ساؤتھ فیلڈ سکوئر بریڈفورڈ کے بانیوں میں سے ہیں اور اس وقت بھی وہ اس مسجد کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب سے اپنے تعلق کے بارے میں چوہدری برکت علی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اگرچہ پیر صاحب سے بیعت نہیں کی لیکن میں بیعت کرنے والوں کے مقابلے میں ان سے زیادہ عقیدت رکھتا ہوں۔ چوہدری برکت علی صاحب نے فرمایا کہ پیر صاحب ان کے بعد برطانیہ آئے اور انہوں نے بریڈفورڈ اور دوسرے شہروں میں جو بھی مساجد یا دینی ادارے قائم کئے اس میں ہم نے ہر ممکن تعاون فراہم کیا۔ ہمارا خاندان پیر صاحب کے سید اور مذہبی گھرانے کا معتقد ہیں۔ بیعت کے حوالے سے چوہدری برکت علی صاحب نے فرمایا کہ میں نے خود کسی سے بیعت نہیں کی ہے لیکن ہمارے خاندان کا روحانی طور پر مونڈھے شریف کے پیر صاحب سے تعلق ہے۔

برطانیہ آنے کے بعد الحاج چوہدری برکت علی صاحب بدھال مختلف فیکٹریوں میں کام کرتے رہے پھر 18 سال تک ٹرانسپورٹ کے شعبے سے وابستہ رہے' پھر صحت کی خرابی کے باعث ٹرانسپورٹ کا شعبہ تو چھوڑ دیا لیکن دینی و سماجی خدمات میں پوری سرگرمی سے حصہ لینا شروع کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ 1984ء میں فرائزنگ ہال کے علاقہ میں مسجد کی اشد ضرورت تھی لیکن وہاں انگریزوں کی آبادی اکثریت میں ہونے کی وجہ سے اجازت نہیں مل سکی تھی۔ پیر صاحب نے بھی اس ضمن میں کافی کوشش کی' بہر حال 1993ء میں جبکہ پیر صاحب پاکستان میں تھے ہم نے 70 ہزار پاؤنڈ کی ایک جگہ کا سودا کیا پھر واپس آتے ہی پیر صاحب نے قرضہ حسنہ کے طور پر یہ رقم ہمیں لے کر دی ہم سب لوگوں نے بھی اس میں حصہ لیا اور جامع مسجد تبلیغ الاسلام فرائزنگ ہال پر کام شروع ہوا۔ اس وقت جناب لئیق چوہدری صاحب' ضیاء

Marfat.com

صاحب' اعظم صاحب' چوہدری صدیق صاحب' بابا برکت صاحب' راجہ فضل داد صاحب' حاجی شوکت صاحب' حاجی ولایت صاحب' حاجی گلزار صاحب' چوہدری ریاض صاحب اور حاجی رزاق صاحب سمیت متعدد لوگوں نے تعاون کیا- 27 جنوری 1993ء کو جب مسجد کا کام شروع کیا گیا تو انتظامیہ کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں تھا چنانچہ پھر کوششیں کی گئیں اور دو لاکھ چالیس ہزار 22 پاؤنڈ جمع ہوئے جس میں سے مسجد پر دو لاکھ اکیس ہزار تین سو چھپن پاؤنڈ خرچ ہوئے' اس وقت بھی مسجد کے اکاؤنٹ میں 18 ہزار 666 پاؤنڈ جمع ہیں اور یہ ایک مثالی مسجد ہے جسے دور دور سے آنے والے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں- میں اس کمیٹی کا صدر اور چوہدری صدیق جنرل سیکرٹری ہیں چوہدری اعظم صاحب چیئرمین اور حاجی شوکت صاحب مسجد انتظامیہ کے خزانچی ہیں- اس وقت یہاں جناب علامہ سلطان احمد مشہدی صاحب امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں جبکہ اس سے پہلے حافظ محمد اشرف صاحب' قاری غلام حسین صاحب' قاری یونس صاحب' قاری امین صاحب' مولانا عبدالقدوس صاحب' مولانا نعیم امجد صاحب اور مولانا علی اکبر سجاد صاحب اس مسجد سے وابستہ رہے ہیں-

مسجد میں تدریسی خدمات کے بارے میں الحاج چوہدری برکت علی صاحب نے فرمایا کہ اس وقت یہاں 35' 40 کے قریب بچوں کو دینی تعلیم کے علاوہ اردو کی تعلیم بھی دی جاتی ہے- ہفتہ اور اتوار کو دو دو گھنٹے دیے جاتے ہیں- اس وقت تین اساتذہ مولانا محمد یعقوب صاحب' قاری اسماعیل صاحب اور قبلہ شاہ صاحب تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں جس میں عربی اور اردو کے علاوہ قرآنی اور دینی تعلیمات شامل ہیں- ہماری کوشش ہے کہ بچوں کو دینی تعلیم و تربیت کے لئے بہتر سے بہتر ماحول فراہم ہو سکے چوہدری برکت علی صاحب نے کہا کہ میں نے 1993ء سے آج تک مسجد کا مکمل اکاؤنٹ رکھا ہے کسی نے ایک پاؤنڈ دیا یا دس ہزار' اس کا ریکارڈ اور حساب موجود ہے-

علماء اور مساجد کمیٹیوں میں اختلافات اور کسی ایک عالم کے مسجد میں زیادہ عرصہ قیام نہ کر سکنے کی وجوہات اور پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے حاجی چوہدری برکت علی صاحب نے فرمایا کہ ہماری مسجد میں عالم تو ایک ہی رہا ہے لیکن نماز جمعہ کی امامت اور خطابت کے لئے وہ علماء کرام جن کا ذکر شروع میں آ چکا ہے یہاں چھ سات ماہ وابستہ رہے- ان میں سے کوئی بھی عالم یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہماری کمیٹی یا انتظامیہ نے ان کے احترام میں کوئی کمی آنے دی ہو- علماء کا ایک مقام ہے ہم کچھ بھی کریں ان کے بغیر نہیں چل سکتے' ہمیں مرنے جینے' شادی غمی' رمضان' عید غرض ہر موقع پر علماء کی ضرورت ہے- ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ علماء کے ساتھ کسی بھی طرح زیادتی نہیں ہونی چاہئے لیکن ایک بات انتظامیہ اور کمیٹی کے افراد کو بھی مجبوراً" کرنا پڑتی ہے وہ یہ کہ جب بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں لوگ یہ شکایت کریں کہ بچوں پر مناسب توجہ نہیں دی جا رہی ہے یا نماز اور جماعت کے وقت علماء موجود نہیں ہیں تو ظاہر ہے ایسی صورت میں علماء سے بات کرنا پڑتی ہے کہ وہ کچھ خیال کریں- پھر کچھ علماء کرام بھی زیادتی کرتے ہیں جیسے ایک صاحب جو جمعیت تبلیغ الاسلام کے توسط سے آئے اور 12 سال ساؤتھ فیلڈ سکوئر مسجد میں رہے لیکن وہ یہاں بیٹھ کر ہی جمعیت کے خلاف کام کرتے رہے' ان کی وجہ سے جمعیت تبلیغ الاسلام کی ویسٹ گیٹ مسجد کی تعمیر میں تاخیر ہوئی کیونکہ وہ لوگوں میں پیر صاحب کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ یہ حقیقت ہے بلکہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ برطانیہ میں جتنا دینی کام پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نے کیا ہے اتنا کسی دوسرے فرد نے نہیں کیا اور شاید کوئی آئندہ بھی نہ کر سکے-

چوہدری برکت علی صاحب نے فرمایا کہ پیر صاحب نے بارہ بارہ گھنٹے کام کرنے کے بعد بچوں کو پڑھایا ہے' اگر

Marfat.com

لوگ یہ کہتے ہیں کہ پیر صاحب خود امامت کیوں نہیں کرتے تو پھر بعد میں وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ پیر صاحب سے اب کام نہیں ہوتا تو انہوں نے نماز پڑھانا شروع کر دی۔ پیر صاحب کی زندگی کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہے بلکہ میں تو انہیں زمانہ طالب علمی سے ہی جانتا ہوں۔ پیر صاحب نے اپنے بڑے بھائی پیر سید ابو الکمال صاحب برق نوشاہی کی سرپرستی اور رہنمائی میں دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ برطانیہ کا کوئی بھی مسلمان جو دین سے لگاؤ رکھتا ہو' یا نہ رکھتا ہو پیر صاحب کی خدمات سے واقف اور ان کا معترف ہے' تاہم مخالفت برائے مخالفت کا تو کوئی علاج نہیں ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر انسان سے غلطی ہو سکتی ہے لیکن اچھائی اور برائی' نیکی اور بدی کے توازن اور نیت کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

چوہدری صاحب نے فرمایا کہ ساڑھے چھ سال میں فی الحال جامع مسجد تبلیغ الاسلام فرائزنگ ہال کا کام مکمل ہوا ہے ہماری کوشش ہے کہ مزید وسائل حاصل ہو جائیں تو مسجد کے ساتھ والا مکان بھی خرید لیا جائے تاکہ بچوں اور خواتین کی تدریس کا اہتمام وہاں کیا جائے' اس کے علاوہ ہماری خواہش ہے کہ ہم مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر فرائزنگ ہال میں صاف ستھری جگہ لے کر مزید مسجد تعمیر کریں اسی طرح ہم بچوں کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں کوئی مناسب ادارہ قائم کرنے کے بارے میں بھی سوچ رہے ہیں۔ ہمیں اطمینان اس بات کا ہے کہ فرائزنگ ہال میں لوگوں نے ہمارے ساتھ بے حد تعاون کیا ہے اور وہ ہم سے خوش ہیں کہ ان کے لئے دینی شعائر کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا ہے

بچوں کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں والدین کی ذمہ داریوں کے حوالے سے حاجی چوہدری برکت علی صاحب نے کہا کہ ہم نے کئی بار والدین کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ بچے مقررہ وقت سے آدھ گھنٹہ اور ایک گھنٹہ تاخیر سے آتے ہیں حالانکہ سکول مسجد کے نزدیک ہے اور بچے وہاں سے فارغ ہو کر آدھ گھنٹے میں مسجد پہنچ سکتے ہیں' پھر والدین مسجد میں آکر بچوں کی کارکردگی یا تعلیم کے بارے میں نہیں پوچھتے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے جبکہ والدین کو بھی اس میں دلچسپی لینی چاہئے۔

الحاج چوہدری برکت علی صاحب نے برطانیہ میں بالعموم اور فرائزنگ ہال میں بالخصوص مسلمانوں کے دینی اداروں کے ساتھ مسلسل اور مستقل تعاون کی تعریف کی اور کہا کہ مردوں کے ساتھ ساتھ ہماری مائیں' بہنیں اور بیٹیاں مساجد کے لئے بھرپور تعاون فراہم کرتی ہیں۔ ہماری مسجد کی انتظامیہ فی سبیل اللہ کام کرتی ہے پھر جلسے' اجتماعات اور علماء یا خطباء کو بلوانے کے اخراجات مسجد فنڈ سے نہیں کئے جاتے اس کے لئے یا تو ہم اپنے پاس سے خرچ کرتے ہیں یا لوگوں سے عطیات موصول ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ فرائزنگ ہال جامع مسجد کے تعمیری کام کے آغاز پر انہوں نے ایک ہزار پاؤنڈ اور پھر چھ ہزار پاؤنڈ فراہم کئے گزشتہ رمضان میں ان کی اہلیہ نے 800 پاؤنڈ زیر تعمیر مسجد تبلیغ الاسلام بریڈفورڈ کے لئے اور 200 پاؤنڈ فرائزنگ ہال مسجد کے لئے دیئے۔ چوہدری صاحب نے کہا ہمارے چچا مرحوم کی کوئی اولاد نہیں تھی' ہم اپنے آپ کو ان کی اولاد سمجھتے ہیں۔ 1985ء میں ان کے انتقال کے بعد ان کی جائیداد ہم بھائیوں کے پاس ہے اور ہماری کوشش ہے کہ ہم دین کے کاموں پر زیادہ سے زیادہ پیسہ خرچ کر کے ان کو ایصال ثواب کریں۔ الحاج چوہدری برکت علی صاحب نے کہا کہ ہمارے چچا فضل داد صاحب مرحوم ایک نیک انسان تھے اور ہم پر ان کے بے پناہ احسانات ہیں ہماری کوشش ہے کہ ہم ان کے لئے جو کچھ زیادہ سے زیادہ کر سکیں کریں۔

Marfat.com

حاجی محمد مالک نوشاہی

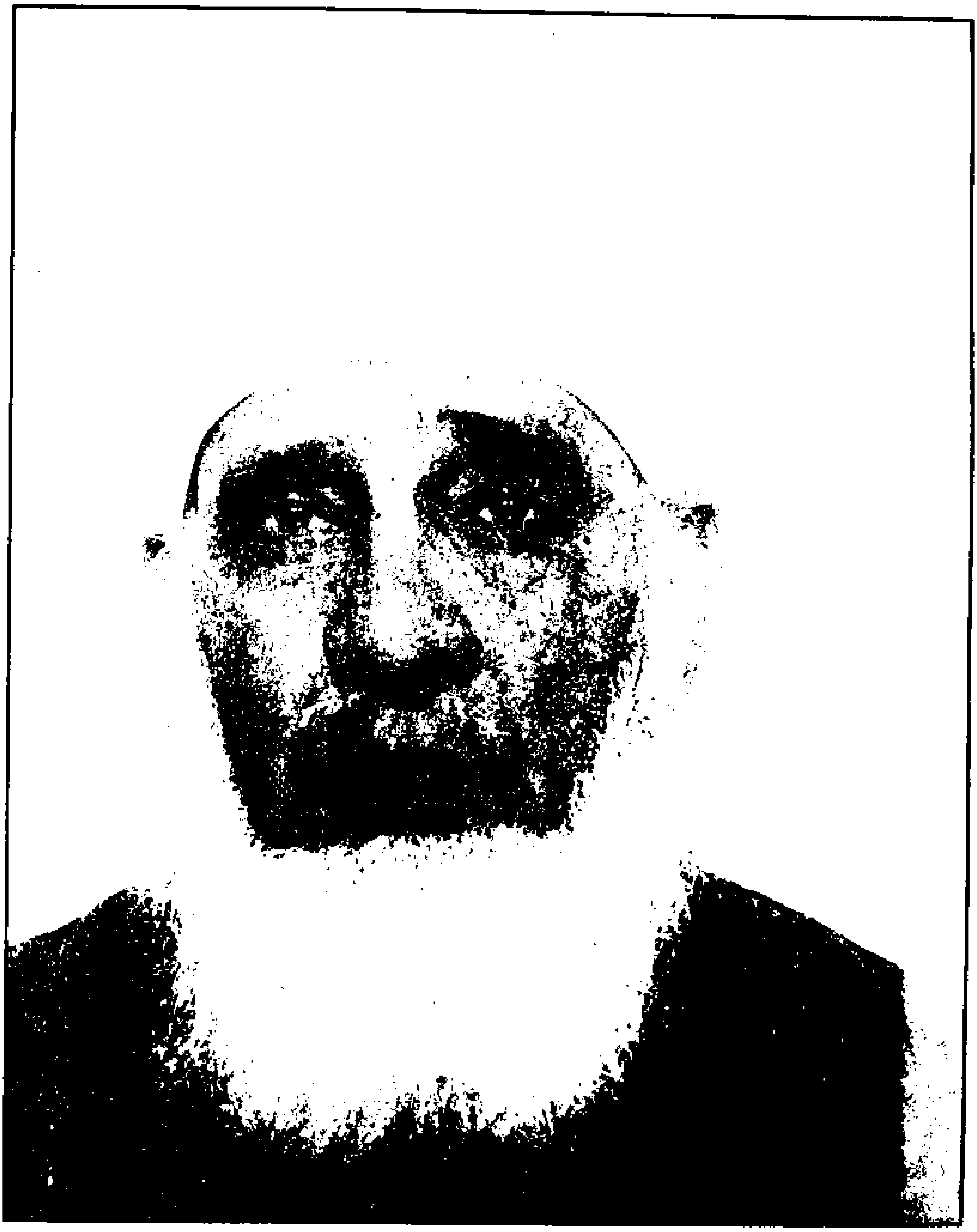

حاجی محمد مالک صاحب نوشاہی دین کی خدمت کا بھرپور جذبہ رکھتے ہیں وہ برطانیہ آنے والے ابتدائی لوگوں میں شامل ہیں۔ حاجی صاحب ڈوگرہ راج میں یکم جنوری 1931ء کو گاؤں سسرال ضلع و تحصیل میرپور ریاست جموں و کشمیر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی کا نام چوہدری قاسم علی صاحب ہے۔

حاجی محمد مالک صاحب نوشاہی نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے گاؤں کی مسجد کے امام مولانا فیض عالم

Marfat.com

سے حاصل کی۔ جوان ہونے کے بعد اپنا آبائی پیشہ یعنی کاشتکاری کا آغاز کیا۔ تاہم وہ 1961ء میں بریڈ فورڈ برطانیہ آ گئے۔ ان کے چھوٹے بھائی حاجی عبدالخالق صاحب پہلے ہی برطانیہ آ چکے تھے۔ حاجی محمد مالک صاحب برطانیہ آنے کے بعد 10 برس تک مختلف ٹیکسٹائل فیکٹریوں میں کام کرتے رہے۔

حاجی محمد مالک صاحب سلسلہ طریقت میں پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی سے وابستہ ہیں' وہ سلسلہ بزرگان نوشاہیہ کے مشائخ کے ساتھ بڑی عقیدت رکھتے ہیں اور بزرگان نوشاہیہ کے اعراس میں بھرپور شرکت کرتے ہیں۔ جمعیت تبلیغ الاسلام کے تمام پروگراموں میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ آپ کی برطانیہ آمد کے بعد جمعیت تبلیغ الاسلام نے جتنے ادارے قائم کئے' آپ نے ان کے قیام میں ہمیشہ مالی تعاون بھی کیا اور اپنا قیمتی وقت بھی دیا۔ حاجی محمد مالک صاحب جامع مسجد تبلیغ الاسلام ٹارلین بریڈ فورڈ 8 کی نہ صرف دیکھ بھال پر بھرپور توجہ دیتے ہیں بلکہ وہاں مؤذن کے فرائض بھی سرانجام دیتے ہیں۔

قاری عبدالقیوم صاحب الفت نوشاہی' علامہ سید سلطان مشہدی صاحب نوشاہی' قبلہ پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی' حافظ بلال علی صاحب نوشاہی اور قاری محمد امین صاحب چشتی نوشاہی عید ملن تقریب کے بعد

الحاج صوفی محمد یعقوب صاحب قادری نوشاہی اور بزم غلامان مصطفیٰ کے ان کے ساتھی چوہدری عبدالغفور صاحب

Marfat.com

حاجی محمد فضل نوشاہی

حاجی محمد فضل صاحب نوشاہی 1958ء سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے مختلف مقامات پر دینی، تدریسی و تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ ضعیف العمری کے باوجود دین کے لئے ان کے جذبے آج بھی جوان ہیں۔ حاجی محمد فضل صاحب 15 جنوری 1930ء کو ضلع راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان کے گاؤں تنگدیو اسراں، موجودہ عالم آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گوجر خان کے گاؤں قاضیاں میں حاصل کی۔ شروع میں کچھ عرصہ فوج کے سگنلز کے شعبہ سے وابستہ رہے تاہم بعد ازاں 17 فروری 1958ء کو بریڈ فورڈ برطانیہ آ گئے جہاں ان کے بڑے بھائی پہلے سے موجود تھے۔ حاجی محمد فضل صاحب نوشاہی کے والد نیک محمد صاحب اسم با مسمیٰ اور علاقہ کی ایک مذہبی اور دیندار شخصیت تھے۔ ان کے علاقہ میں مسلمان گھرانوں کی تعداد محدود تھی۔ علاقہ میں آنے والے مسلمان افسران ان کے گھر ٹھہرتے تھے جہاں انہیں حلال رزق کے ساتھ ضروری سہولتیں بھی فراہم ہوتی تھیں۔ حاجی محمد فضل صاحب کا جمعیت تبلیغ الاسلام سے تعارف لندن سے شائع ہونے والے رسالے "ایشیاء" کے ذریعہ ہوا پھر 1965ء میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی سے ان کی ملاقات ہوئی۔ 1978ء میں انہوں نے پیر صاحب کے بڑے بھائی پیر سید ابو الکمال برق صاحب نوشاہی سے بیعت کی۔

Marfat.com

حاجی محمد فضل صاحب نوشاہی کے صاجزادے حافظ ظہور الحق صاحب نوشاہی اور حافظ محمود الحق صاحب نوشاہی

برطانیہ میں دینی و تبلیغی کام کے حوالہ سے حاجی محمد فضل صاحب نوشاہی نے فرمایا کہ جمعیت نے جب کام شروع کیا تو ہم لوگ مالی لحاظ سے بہت کمزور تھے' اس دوران ورلڈ اسلامک مشن نے کام شروع کیا اور علماء و مشائخ اور پیران کرام کو دعوت دینی شروع کی لیکن اس پلیٹ فارم سے دین کا کام بڑھنے کی بجائے باہمی اختلافات پیدا ہونا شروع ہو گئے تاہم جمعیت تبلیغ الاسلام کے پلیٹ فارم سے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کا کام بھی کرتے تھے اور دینی و تبلیغی امور پر بھی توجہ دیتے تھے انہوں نے یہاں باقاعدہ تبلیغ دین کی بنیاد رکھی اور ان کی قائم کردہ مسجد کو سرکاری طور پر بریڈ فورڈ کی پہلی مسجد تسلیم کیا جاتا ہے۔ حاجی محمد فضل صاحب نوشاہی نے بتایا کہ برطانیہ میں مسلک اہلسنت کی تبلیغ کا کام 1968ء میں زور و شور سے شروع ہوا اور اس میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نے بنیادی کردار ادا کیا۔ حاجی محمد فضل صاحب نوشاہی کے دو بیٹے حافظ ظہور الحق صاحب نوشاہی اور حافظ محمود الحق صاحب نوشاہی حافظ قرآن اور گریجویٹ ہیں اور کمپیوٹر اور کیمسٹری کی ڈگریاں رکھتے ہیں۔ حاجی محمد فضل صاحب نے 1982ء سے خود کو معاشی سرگرمیوں سے الگ کر کے دین کے لئے وقف کر لیا ہے اور اب وہ جمعیت کے زیر انتظام اداروں میں طلباء کو دینی تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔

پیر سید معروف حسین شاہ صاحب نوشاہی نے حاجی محمد فضل صاحب کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ "ان کا شمار ان کے ابتدائی ساتھیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے 1963ء میں جمعیت کے قیام کے فوراً بعد پیر صاحب سے تعاون کا آغاز کیا۔ ورلڈ اسلامک مشن' اسلامک مشنری کالج اور جمعیت تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام جو دینی ادارے اور مدارس قائم ہوئے اور جو جلوس' جلسے اور اجتماعات منعقد ہوئے ان میں حاجی فضل نوشاہی صاحب نے بھرپور کردار ادا کیا۔ اسی طرح الاقصیٰ کانفرنس اور سلمان رشدی کے خلاف تحریک میں بھی انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ان کی خدمات کا ہر سطح پر اعتراف کیا جاتا ہے"۔

Marfat.com

حاجی طالب حسین

حاجی طالب حسین صاحب انتہائی دیندار اور دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والی شخصیت ہیں۔ 1981ء سے جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ ہیں اور اس کے مختلف اداروں کے لئے خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ حاجی طالب حسین صاحب کے بارے میں خود پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کا فرمانا ہے "حاجی طالب حسین صاحب کی جمعیت تبلیغ الاسلام کے ساتھ بڑی طویل وابستگی ہے' انہوں نے ہمارے ہر تنظیمی' دینی اور تعلیمی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور ہر قسم کا مالی تعاون کیا ہے"۔

Marfat.com

حاجی طالب حسین صاحب کے والد گرامی کا نام راج محمد صاحب ہے اور وہ 2 فروری 1951ء کو میر پور آزاد کشمیر کے قریبی گاؤں میاں ناں موہڑہ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم گاؤں کے ایک قریبی سکول سے حاصل کی اور ساتھ ساتھ قرآن کریم بھی پڑھا۔ حاجی طالب صاحب نے فرمایا کہ میں 3 جولائی 1965ء کو 14 سال کی عمر میں انگلینڈ آیا' ایک سال یہاں سکول میں تعلیم حاصل کی اس کے بعد 1981ء میں پیر صاحب سے باقاعدہ ملاقات کے بعد دینی تعلیم کی جانب رغبت ہوئی۔ انہوں نے تبلیغ الاسلام جامع مسجد ساؤتھ فیلڈ سکوئر میں دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ ساتھ ہی پیر صاحب سے عربی اور فارسی پڑھی۔ حدیث سے خصوصی دلچسپی تھی اس لئے حدیث کی کتب مسلم شریف' مشکوٰۃ شریف' ترمذی شریف اور علم حدیث سے متعلق دیگر کتب پڑھیں' امام ابو حنیفہ سے منسوب کتاب 'کتاب آثار پڑھی۔ انہوں نے 1983ء اور 1991ء میں دوبار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔

حاجی طالب حسین صاحب نے فرمایا کہ پہلے ان کے والد گرامی اور بڑے بھائی محمد خان صاحب انگلینڈ آئے تھے جبکہ وہ خود یہاں بعد میں پہنچے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ یہاں آنے اور ایک سال سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ٹیکسٹائل کی صنعت سے بھی وابستہ رہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں آنے کے بعد انہوں نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کی شخصیت اور ان کی دینی خدمات کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا لیکن ان سے باقاعدہ ملاقات 1981ء میں ہوئی اور اس کے بعد سے آج تک وہ پیر صاحب اور جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ جس دور میں انگلینڈ آئے تھے اس دور میں بحیثیت مسلمان دینی معمولات اور فرائض ادا کرنے کے لئے نہ سہولتیں میسر تھیں اور نہ ہی زیادہ تر مسلمانوں کو اس کا احساس تھا۔ خود انہیں بہت عرصہ بعد علم ہوا کہ رمضان المبارک کب سے شروع ہو چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب 69-1968ء میں پیر معروف صاحب نے پاکستان اور انڈیا سے علماء کرام کو یہاں بلانے کا سلسلہ شروع کیا تو لوگوں میں جان پیدا ہوئی اور انہیں اس بات کا بھرپور احساس ہونے لگا کہ وہ مسلمان ہیں اور اس حیثیت سے ان کے کچھ دینی فرائض ہیں۔ پیر صاحب کی موثر تحریک کے نتیجہ میں لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ جس اسلام کو وہ پاکستان میں چھوڑ آئے تھے' اسے یہاں بھی اپنانا ہے۔ بعد ازاں 1980ء کے بعد تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دینی سرگرمیوں کا سلسلہ خوب زور شور کے ساتھ شروع ہو گیا۔ موجودہ صورت حال کے حوالہ سے حاجی طالب حسین صاحب نے فرمایا کہ اب تو یہاں کے مسلمانوں میں دینی رجحان بہت زیادہ بڑھ چکا ہے' ہر عمر کے لوگ دین کی طرف آ رہے ہیں اور دینی علوم سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں خصوصاً" مسلمانوں کی نئی نسل کی بہت بڑی تعداد دین سے قریب ہو رہی ہے

حاجی طالب حسین صاحب جمعیت تبلیغ الاسلام کی مختلف مساجد کے لئے انتہائی پر خلوص طور پر خدمات انجام دیتے رہے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ وہ جامع مسجد تبلیغ الاسلام ساؤتھ فیلڈ سکوئر سے وابستہ تھے اور اب جامع مسجد تبلیغ الاسلام ٹورلین سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے دونوں صاحبزادے ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں اور دین کا بخوبی شعور رکھتے ہیں۔

Marfat.com

الحاج صوفی محمد نجیب نوشاہی

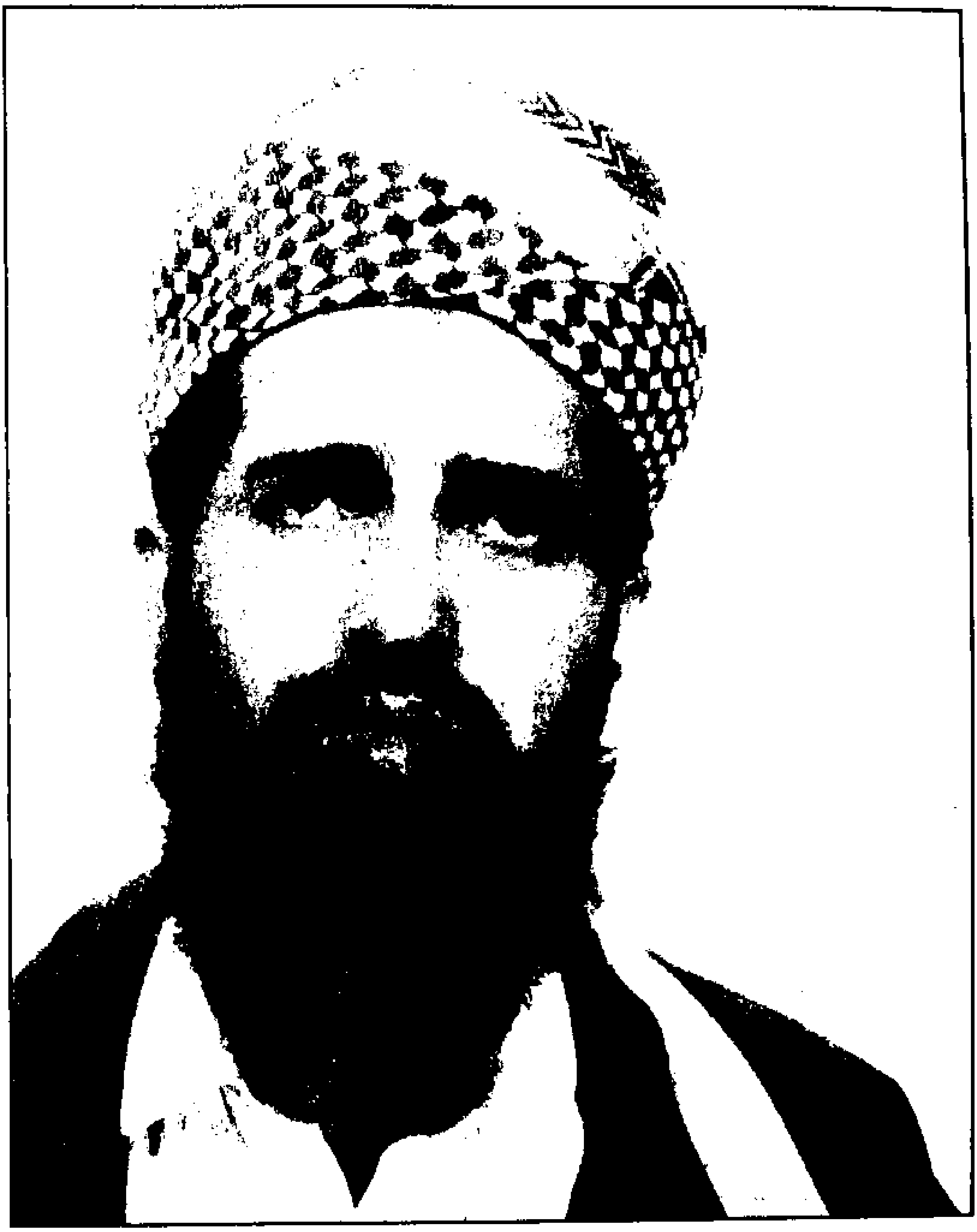

الحاج صوفی محمد نجیب صاحب نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈ فورڈ اور مرکزی بزم نوشاہیہ کے سرگرم رکن ہیں- ان کے والد ماجد کا نام چوہدری محمد دین صاحب تھا جبکہ والدہ ماجدہ کا نام سرور بی بی ہے- محمد نجیب صاحب کے آباؤ اجداد کا پیشہ کاشتکاری رہا ہے اور ان کا تعلق جاٹ سرال گوت سے ہے- وہ 5 جولائی 1954ء کو بمقام سرال نزد چک سواری ضلع و تحصیل میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے- دنیوی

Marfat.com

جلوال ضلع سرگودھا میں مجدد اسلام حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری کے مرشد حضرت سخی شاہ سلیمان نوری کا روضہ مبارک

تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول چکسواری میں اور دینی تعلیم گاؤں کے ایک علمی خانوادے کے پاس حاصل کی۔

الحاج محمد نجیب صاحب نوشاہی 15 جنوری 1970ء میں برطانیہ بریڈ فورڈ آئے اور کچھ ہی عرصہ بعد پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت کر کے قادری نوشاہی سلسلہ میں داخل ہوئے، انہوں نے پہلی بار 1990ء میں اور دوسری بار پیر صاحب کے ہمراہ 1997ء میں حج بیعت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ الحاج محمد نجیب صاحب نے 1973ء میں جمعیت تبلیغ الاسلام میں باقاعدہ شمولیت اختیار کی اور بریڈ فورڈ میں اس کی دینی سرگرمیوں میں عملاً" حصہ لینا شروع کر دیا۔ بعد میں قائم ہونے والی تبلیغ الاسلام مساجد اور مدارس میں بھرپور مالی تعاون کیا۔ جمعیت کے زیر اہتمام تبلیغی مجالس اور روحانی و دینی تقاریب میں مالی معاونت کے ساتھ ساتھ شریک محافل بھی ہوتے رہے۔ وہ مرکزی بزم نوشاہیہ کے بھی سرگرم رکن ہیں۔ دینی تقاریب اور اعراس کے موقع پر مہمانوں کی دیکھ بھال بھی انہی کے ذمہ ہوتی ہے۔

الحاج محمد نجیب صاحب نوشاہی جامع مسجد تبلیغ الاسلام ٹالرلین کے قیام سے اب تک اس کی انتظامی کمیٹی کے رکن چلے آ رہے ہیں۔ وہ مسجد کی دیکھ بھال اور انتظام و انصرام میں سرگرم رہتے ہیں۔

الحاج محمد نجیب صاحب پاکستان میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کی نگرانی میں قائم مدارس کی اکثر مالی امداد کرتے ہیں۔ وہ عمدہ اخلاق کے حامل، خوش گفتار اور ہنس مکھ شخصیت کے حامل ہیں۔

Marfat.com

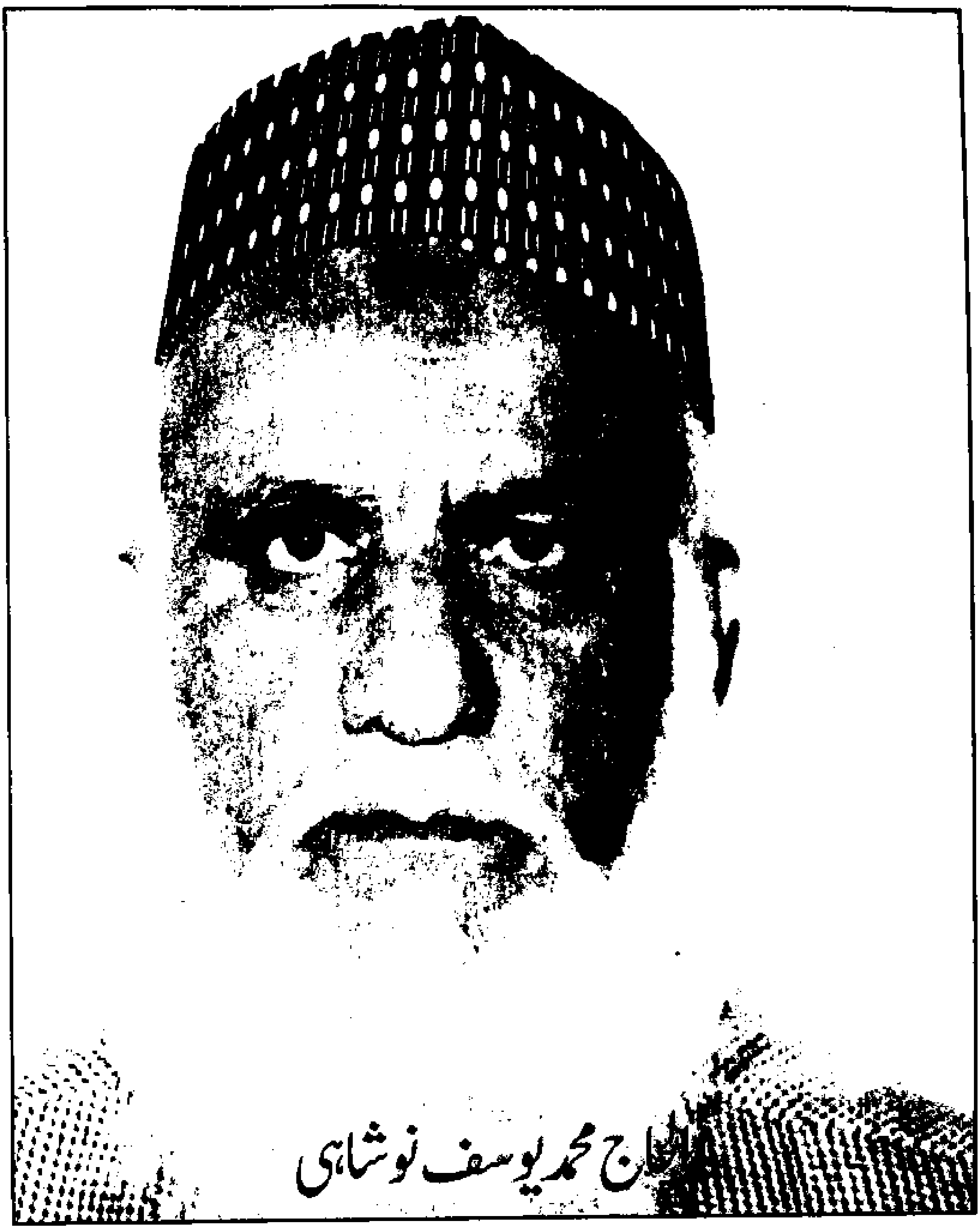

الحاج محمد یوسف صاحب نوشاہی بریڈفورڈ میں مدرسہ تبلیغ الاسلام جیسمنڈ ایونیو کی انتظامی کمیٹی کے رکن ہیں جبکہ جمعیت تبلیغ الاسلام کے ساتھ آپ کی وابستگی بہت پرانی ہے۔ الحاج محمد یوسف صاحب نوشاہی 1927ء میں سسرال ضلع و تحصیل میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے اور وہیں دینی و دنیوی تعلیم حاصل کی۔ حاجی صاحب 1962ء میں برطانیہ آگئے اور 1986ء تک کئی فیکٹریوں میں کام کرتے رہے۔ آپ ابتداء ہی سے جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ ہو گئے تھے اور جمعیت کی تمام سرگرمیوں میں شریک رہے ہیں۔ مساجد کی تعمیر کے سلسلے میں بھی وہ پیش پیش رہے ہیں۔ آج کل وہ مدرسہ تبلیغ الاسلام جیسمنڈ ایونیو کی انتظامیہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ الحاج محمد یوسف صاحب خاندانی طور پر نوشاہی خاندان کے ساتھ وابستہ رہے ہیں لیکن آپ نے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت اختیار کر کے سلسلہ نوشاہیہ میں باضابطہ شمولیت اختیار کی۔ آپ نے 1993ء میں فریضہ حج ادا کیا۔

Marfat.com

حاجی محمد بشیر نوشاہی

حاجی محمد بشیر صاحب نوشاہی 1980ء سے جمعیت تبلیغ الاسلام سے وابستہ ہیں- بریڈ فورڈ میں جمعیت کی زیر تعمیر مرکزی جامع مسجد کے لئے آپ نے غیر معمولی خدمات انجام دی ہیں- ساتھ ساتھ آپ تبلیغ الاسلام مسجد ٹارلین بریڈ فورڈ 8 کی انتظامی کمیٹی کے رکن بھی ہیں-

حاجی محمد بشیر صاحب نوشاہی نومبر 1939ء میں بمقام کوٹھہ کلاں نزد مورگاہ راولپنڈی میں پیدا ہوئے- ان کے والد ماجد کا نام فقیر محمد صاحب نوشاہی اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی محترمہ حسن بانو نوشاہی ہے- حاجی محمد بشیر صاحب نے مڈل سکول اٹک آئل کمپنی مورگاہ میں تعلیم حاصل کی جبکہ دینی تعلیم مولانا غلام مرسلین صاحب سے حاصل کی- وہ 30 اپریل 1961ء کو انگلینڈ آئے اور 2 سال برمنگھم میں قیام کرنے کے بعد بریڈ فورڈ آ گئے جہاں وہ 1980ء تک کام کرتے رہے-

حاجی محمد بشیر صاحب نوشاہی 1980ء سے جمعیت تبلیغ الاسلام کے ساتھ وابستہ ہیں- بریڈ فورڈ میں جمعیت کی زیر تعمیر مرکزی جامع مسجد کے لئے انہوں نے اپنا وقت' اثر و رسوخ اور صلاحیتیں وقف کر رکھی ہیں- ان دنوں وہ تبلیغ الاسلام مسجد ٹارلین بریڈ فورڈ 8 کی انتظامی کمیٹی کے ممبر ہیں- انہوں نے پہلی بار 1984ء میں اور دوسری بار 1987ء میں فریضہ حج ادا کیا- حاجی صاحب نے مولانا حافظ قاری عبدالقادر صاحب نوشاہی سے تجوید کی تعلیم حاصل کی ہے- وہ 1958ء سے پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے برادر اکبر پیر سید پیر عالم شاہ صاحب نوشاہی کے دامن طریقت سے وابستہ ہیں- سلسلہ نوشاہیہ سے ان کا اور ان کے بزرگوں کا بہت دیرینہ تعلق ہے- حاجی صاحب پاکستان کے اعراس نوشاہیہ میں رنمل شریف' چسکواری شریف' ڈوگہ شریف اور ٹھل شریف کے مقامات میں شرکت کرتے رہے ہیں-

حاجی محمد بشیر صاحب نوشاہی بریڈ فورڈ میں دینی اور قومی تحریکوں میں انتہائی گرم جوشی کا مظاہرہ کرتے ہیں- 1965ء اور 1971ء میں پاکستان کی حمایت میں جلسے اور جلوسوں میں شریک ہوتے رہے ہیں- ورلڈ اسلامک مشن کے اجتماعات کو کامیاب کرنے کے لئے آپ کی گراں قدر خدمات ہیں- آپ کے 3 صاجزادے اور 2 صاجزادیاں ہیں-

Marfat.com

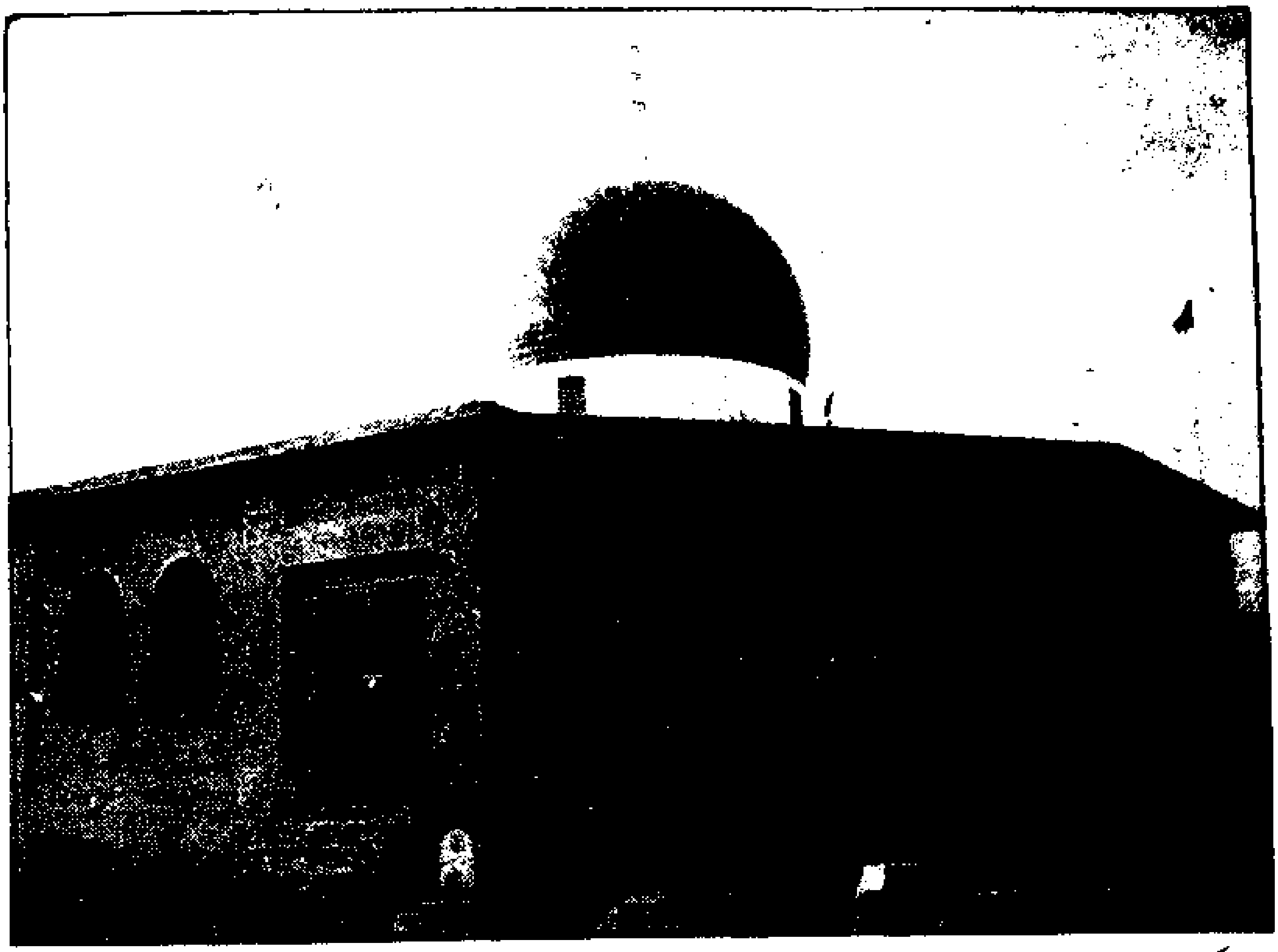

چکسواری (میرپور) میں آستانہ عالیہ نوشاہیہ حضرت سید پیر نصیر الدین شاہ بحر علوم نوشاہی و پیر سید چراغ محمد شاہ نوشاہی

الحاج محمد رمضان قادری نوشاہی

الحاج محمد رمضان صاحب قادری نوشاہی گزشتہ 36 برس سے زائد عرصہ سے جمعیت تبلیغ الاسلام بریڈفورڈ سے وابستہ ہیں اور اس کے ایک سرگرم رکن کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ الحاج محمد رمضان صاحب قادری نوشاہی یکم اپریل 1935ء کو بوہا' ضلع و تحصیل میرپور ریاست جموں و کشمیر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی الحاج محمد کریم صاحب اور والدہ کا نام محترمہ آمنہ بی بی ہے۔ انہوں نے مڈل سکول جھنگ ضلع میرپور میں تعلیم پائی جبکہ دینی تعلیم مولانا حبیب الرحمٰن سے حاصل کی۔ الحاج محمد رمضان صاحب اکتوبر 1963ء میں برطانیہ آئے اور 20 سال تک یہاں کام کیا۔

الحاج محمد رمضان صاحب پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی سے بیعت کر کے سلسلہ نوشاہیہ میں شامل ہوئے۔ ان کے والد الحاج محمد کریم صاحب جمعیت تبلیغ الاسلام کے معاونین میں سے تھے چنانچہ وہ بھی برطانیہ آتے ہی جمعیت میں شامل ہو گئے۔ تبلیغ الاسلام مساجد کے قیام میں انہوں نے وقت بھی دیا اور عطیات و قرض حسنہ کی صورت میں تعاون بھی کرتے رہے۔ انہوں نے 1993ء میں پہلی بار اور 1995ء میں دوسری بار فریضہ حج ادا کیا۔

الحاج محمد رمضان صاحب قادری نوشاہی آج کل مدرسہ تبلیغ الاسلام جیسمنڈ ایونیو بریڈفورڈ کے ساتھ وابستہ ہیں اور خازن کے طور پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

حاجی محمد ایوب نوشاہی

حاجی محمد ایوب صاحب نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام اور مرکزی بزم نوشاہیہ بریڈ فورڈ کے سرگرم رکن ہیں- وہ 25 اپریل 1961ء کو کنڈھ ' داخلی گوہند ڈاک خانہ دھرلیا جٹاں ضلع و تحصیل میرپور (اب کوٹلی) آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے- آپ کے والد گرامی کا نام حاجی چوہدری فضل حسین صاحب نوشاہی' دادا کا نام چوہدری غلام حسن صاحب' دادی کا نام فتح بی بی' نانا کا نام چوہدری نواب دین صاحب اور نانی کا نام علم بی بی تھا-

حاجی محمد ایوب صاحب نوشاہی نے گوہند اور دھرلیا کے سکولوں میں تعلیم پائی اور دینی تعلیم اپنے گاؤں میں حافظ محمد شفیع صاحب اور مولوی راج محمد صاحب سے حاصل کی- وہ 22 دسمبر 1975ء کو برطانیہ آئے اور دو سال ڈیوزبری کالج میں تعلیم حاصل کی- بعد ازاں انہوں نے 16 سال تک مختلف فیکٹریوں میں کام کیا- 22 اکتوبر 1985ء کو ان کی شادی محترمہ شاہین اختر سے ہوئی جن کے والد کا نام عبدالخالق صاحب اور والدہ کا نام کرامت بی بی ہے- حاجی محمد ایوب صاحب نوشاہی 1994ء 1996ء اور 1997ء میں تین بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں-

حاجی محمد ایوب صاحب نوشاہی جمعیت تبلیغ الاسلام اور ورلڈ اسلامک مشن بریڈ فورڈ کے ساتھ ہمیشہ مالی تعاون کرتے رہے ہیں اور ان اداروں کے زیر انتظام دینی تقاریب میں بھی بھرپور شرکت کرتے رہے ہیں-وہ مرکزی بزم نوشاہیہ کی تقاریب میں مالی تعاون بھی کرتے ہیں اور ان کے انتظامات میں بھی سرگرم عمل رہتے ہیں-

حاجی محمد ایوب صاحب نوشاہی 1998ء میں بریڈ فورڈ میں پیر سید معروف حسین شاہ صاحب عارف نوشاہی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ نوشاہیہ میں داخل ہوئے-

Marfat.com

"برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ"

(انگلش ایڈیشن)

برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ کی دو جلدوں کی اشاعت کے بعد اب اس کے انگلش ایڈیشن پر کام کا آغاز کیا جارہا ہے تاکہ برطانیہ میں مسلمان بچے اور آنے والی نسلیں اپنے ان اکابرین سے واقف ہوں اور انہیں یاد رکھیں جنہوں نے برطانیہ میں، مسلمانوں کو دین سے قریب رکھنے اور مساجد و مدارس کے قیام کے لئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ انگلش ایڈیشن کتاب کی دونوں جلدوں میں شامل شخصیات میں سے منتخب علماء کرام اور مشائخ عظام پر مشتمل ہوگا۔

رابطہ کے لئے

O

AHLE-SUNNAT INTERNATIONAL MEDIA FOUNDATION.
6, ST. 39, G-6/2, ISLAMABAD 44000, PAKISTAN.
TEL.(00-92-51)279830, 814225, 817883, 272405
MOB: (00-92)303-7375052, FAX:(00-92-51) 272405

Marfat.com

آبروئے ما ز نام مصطفیٰ است

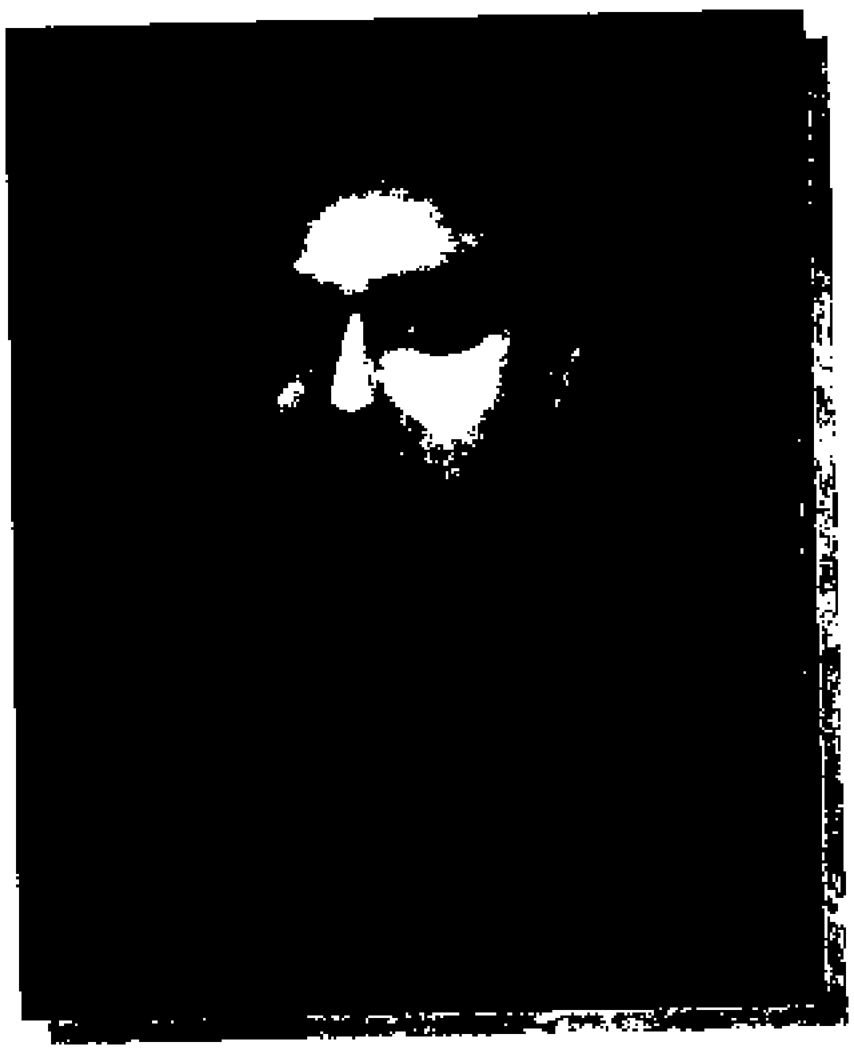

خالد اطہر نے کراچی یونیورسٹی سے ایم اے Mass Cammunications' ایم اے اردو اور بی او ایل (Bachelor Of Oriental Learnings) کی ڈگریاں حاصل کیں اور طالب علمی کے دوران ہی صحافت کا آغاز کیا۔ ان کے صحافتی کیریئر کی ابتداء اس دور میں روزنامہ "جسارت" کراچی سے ہوئی جب یہ اخبار جناب الطاف حسن قریشی کی ادارت میں شائع ہوتا تھا اور جناب محمد صلاح الدین مرحوم اس کے نیوز ایڈیٹر تھے۔ بعد ازاں خالد اطہر تین سال ڈان گروپ آف نیوز پیپرز کے اردو روزنامہ "حریت" کراچی اور تین سال روزنامہ "نوائے وقت" کراچی سے وابستہ رہے۔ 1982ء میں وہ روزنامہ "جنگ" سے وابستہ ہو گئے اور فروری 1991ء تک اس میں نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔

خالد اطہر نے مارچ 1991ء میں اپنے ایک دوست کے ساتھ ملک کی پہلی اردو نیوز ایجنسی "پی پی اے" قائم کی اور کراچی سے اسلام آباد منتقل ہو گئے۔ بعد ازاں انہوں نے پی پی اے پبلی کیشنز کے تحت ماہنامہ "سیربین"۔ ماہنامہ "سپورٹس ٹائمز" اور روزنامہ "امروز" اسلام آباد کی اشاعت شروع کی۔ اس وقت وہ پاکستان انٹرنیشنل پریس ایجنسی (پی پی اے) اور ماہنامہ سیربین انٹرنیشنل کے چیف ایڈیٹر کے طور پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔ پی پی اے پبلی کیشنز نے اب تک قومی اور دینی موضوعات پر کئی اہم کتابیں شائع کی ہیں۔

خالد اطہر کی اب تک آٹھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں "برطانیہ میں تحریک آزادی کشمیر (دو جلدیں)۔ "برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ" (دو جلدیں) اور "انگلستان کے نامور قراء" بھی شامل ہیں۔ "برطانیہ میں علماء اہل سنت اور مشائخ" کا انگلش ایڈیشن بھی زیر ترتیب ہے جو انشاء اللہ کچھ ہی عرصہ بعد اشاعت پذیر ہو گا۔

Marfat.com

آبروئے ما زنام مصطفیٰ است

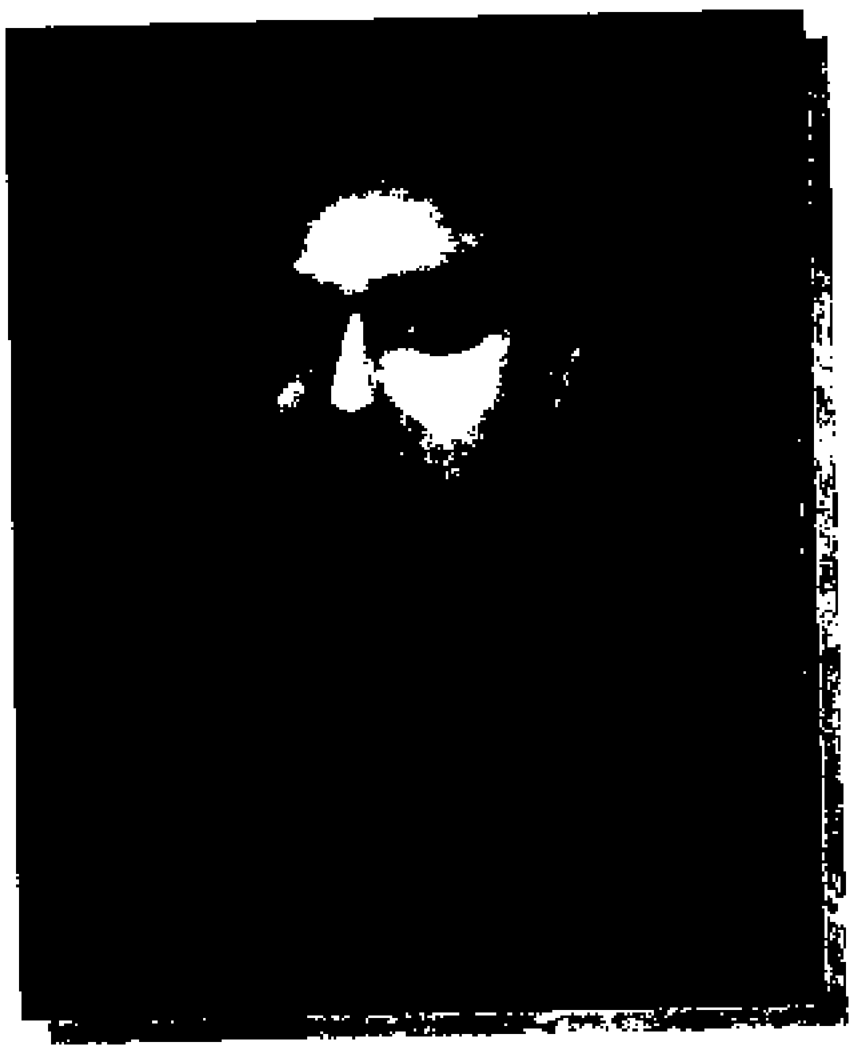

خالد اطہر نے کراچی یونیورسٹی سے ایم اے Mass Cammunications، ایم اے اردو اور بی او ایل (Bachelor Of Oriental Learnings) کی ڈگریاں حاصل کیں اور طالب علمی کے دوران ہی صحافت کا آغاز کیا۔ ان کے صحافتی کیریئر کی ابتداء اس دور میں روزنامہ "جسارت" کراچی سے ہوئی جب یہ اخبار جناب الطاف حسن قریشی کی ادارت میں شائع ہوتا تھا اور جناب محمد صلاح الدین مرحوم اس کے نیوز ایڈیٹر تھے۔ بعد ازاں خالد اطہر تین سال ڈان گروپ آف نیوز پیپرز کے اردو روزنامہ "حریت" کراچی اور تین سال روزنامہ "نوائے وقت" کراچی سے وابستہ رہے۔ 1982ء میں وہ روزنامہ "جنگ" سے وابستہ ہو گئے اور فروری 1991ء تک اس میں نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔

خالد اطہر نے مارچ 1991ء میں اپنے ایک دوست کے ساتھ ملک کی پہلی اردو نیوز ایجنسی "پی پی اے" قائم کی اور کراچی سے اسلام آباد منتقل ہو گئے۔ بعد ازاں انہوں نے پی پی اے پبلی کیشنز کے تحت ماہنامہ "سیربین"۔ ماہنامہ "سپورٹس ٹائمز" اور روزنامہ "امروز" اسلام آباد کی اشاعت شروع کی۔ اس وقت وہ پاکستان انٹرنیشنل پریس ایجنسی (پی پی اے) اور ماہنامہ سیربین انٹرنیشنل کے چیف ایڈیٹر کے طور پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔ پی پی اے پبلی کیشنز نے اب تک قومی اور دینی موضوعات پر کئی اہم کتابیں شائع کی ہیں۔

خالد اطہر کی اب تک آٹھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں "برطانیہ میں تحریک آزادی کشمیر (دو جلدیں)۔ "برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ" (دو جلدیں) اور "انگلستان کے نامور قراء" بھی شامل ہیں۔ "برطانیہ میں علماء اہل سنت اور مشائخ" کا انگلش ایڈیشن بھی زیر ترتیب ہے جو انشاء اللہ کچھ ہی عرصہ بعد اشاعت پذیر ہو گا۔

Marfat.com